آٹھ ہزار صحابہ کرامؓ کا بے مثال اِنسائیکلوپیڈیا

اُسد الغابۃ

فی

معرفۃ الصحابۃ

مصنّف

عزّ الدّین بن الاثیر ابی الحسن علی بن محمّد الجزری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

مولانا مُحمّد عبدالشکور فاروقی لکھنوی رح

المیزان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

❀❀❀ توجہ فرمائیں! ❀❀❀

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب............

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اَپ لوڈ (UPLOAD) کی جاتی ہیں۔
- متعلقہ ناشرین کی اجازت کے ساتھ پیش کی گئی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات کی نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

❀❀❀ تنبیہ ❀❀❀

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں

ٹیم کتاب وسنت ڈاٹ کام

webmaster@kitabosunnat.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

قال اللہ تعالیٰ فی القرآن المجید

أُولَٰئِكَ هُمُ الرَّاشِدُونَ (الحجرات)

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ (المجادلہ)

وہ لوگ وُہی ہیں نیک راہ پر
اللہ اُن سے راضی اور وہ اُس سے راضی

ترجمہ شیخ الہند رحمہ اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلیس، بامحاورہ، جدید ترجمہ اور حواشی کے ساتھ

آٹھ ہزار صحابہ کرامؓ کا بے مثال انسائیکلوپیڈیا

اُسد الغابۃ

فی

معرفۃ الصحابۃ

مصنف

عزالدین بن الاثیر ابی الحسن علی بن محمد الجزری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

مولانا محمد عبدالشکور فاروقی لکھنوی رحمہ اللہ

تسہیل، ترتیب و ترجمہ جدید

مولانا مفتی نور الاسلام حقانی
فاضل دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

مولانا محمد احمد
فاضل وفاق المدارس
فاضل جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد

غلام ربانی عزیز

مقدمہ

طالب الہاشمی

المیزان ناشران و تاجران کتب

الکریم مارکیٹ اردو بازار، لاہور پاکستان فون: ۷۲۱۲۷۶۲، ۷۱۲۲۹۸۱-۰۴۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المیزان

248.81
اب ن ۔ ا

عصر حاضر کے تقاضوں سے ہم آہنگ

کاپی رائٹ رجسٹریشن

أُسْدُ الغابة فی معرفة الصحابة کے تسہیل، ترتیب وترجمہ جدید کے

جملہ حقوق اشاعت "المیزان" کے نام محفوظ ہیں۔

اس کا کوئی حصہ "المیزان" کی تحریری اجازت کے بغیر نہیں چھاپا جاسکتا۔

المکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹۔۔۔ جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
نمبر 15708

سلسلہ مطبوعات۔ ۰۳۳

سن اشاعت ۲۰۰۶ء

محمد شاہد عادل نے

حاجی حنیف پرنٹرز سے چھپواکر

المیزان اُردو بازار لاہور سے شائع کی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کچھ المیزان کے بارے میں

انسان کی تخلیق کے ساتھ ہی خدائے علیم وحکیم نے اسے جس بیش قیمت نعمت سے بہرہ ور فرما کر ملائکہ پر برتری اور تفوق عطا فرمایا' وہ نعمت ''علم'' ہے' چنانچہ ارشاد خداوندی ہے کہ:

اِقْرَاْ وَ رَبُّكَ الْاَكْرَمُ۝ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ۝ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ۝ (العلق: ۳-۵)

یعنی ''پڑھو اور تمہارا پروردگار بڑا کریم ہے۔ جس نے قلم کے ذریعے سے علم سکھایا اور انسان کو وہ باتیں سکھائیں جن کا اس کو علم نہ تھا''۔

گویا علم اور انسان کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ علم ایک ایسی قندیل ہے جو گمراہی اور جہالت کی تاریکیوں میں گھرے ہوئے انسان کو حقیقت کا نور عطا کرتی ہے۔ علم ایک ایسی گراں قدر دولت ہے جس سے انسان کو نہ صرف معرفت نفس کا حصول ہوتا ہے بلکہ عرفان خداوندی کی کلید بھی یہی دولت ہے۔ خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ہر مسلمان مرد وعورت کے لیے حصول علم کو اولین ضرورت قرار دیا اور ماں کی گود سے آغوشِ لحد تک علم کی جستجو کی تاکید فرمائی۔ آپؐ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ ''حکمت مومن کی گم شدہ میراث ہے جہاں سے ملے اسے حاصل کیا جائے'' اور علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین کا دشوار گزار سفر ہی کیوں نہ طے کرنا پڑے'' مزید یہ کہ ''عالم کے قلم کی روشنائی کا مرتبہ آپؐ نے شہید کے خون سے بلند تر قرار دیا۔''

سب سے اوّلین انسان اور پیغمبر خدا جناب آدم علیہ السلام سے لے کر جناب سیدنا عیسیٰ علیہ السلام تک جملہ انبیائے کرام اپنی اپنی امتوں کے لیے معلم ومزکی بھی تھے۔ آخر میں پوری نوعِ انسانی کے گل سر سبد' سید البشر ختم نبوت کا تاج سرِ اقدس پر سجا کر مبعوث ہوئے تو انہیں بھی ''ویعلمھم الکتاب والحکمۃ ویزکیھم'' کے تحت منصب نبوت کی دیگر ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ معلم اور مزکی کی شان رفعت سے بھی سرفراز فرمایا گیا۔ پیغمبر آخر واعظم ﷺ منصب نبوت کی ذمہ داری بطریق احسن نبھا کر رفیق الاعلیٰ کی بارگاہ عالیہ میں محو استراحت ہو گئے تو علم وحکمت اور علوم نبوت کی یہ امانت اپنے اصحاب کی مقدس جماعت کے سپرد فرما گئے۔

اصحاب رسولؐ کی بے مثال اور پاکیزہ جماعت نے اس بارِ امانت کو نہ صرف اپنے سینوں اور سفینوں میں محفوظ کیا بلکہ اس کی ترویج واشاعت اور اس کے ابلاغ میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔ بلکہ اصحابِ رسول نے دین متین کو امت کے آئندہ طبقے تک پہنچانے کا حق ادا کر دیا۔ اس مقدس گروہ سے علوم کی یہ امانت تابعین کرام کو منتقل ہوئی اور انہوں نے بھی اس علمی وراثت کی ترویج و اشاعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ جب تابعین کرام یہ گراں قدر علمی ورثہ تبع تابعین کے سپرد فرما گئے تو تبع تابعین نے بھی اس فریضے سے سبکدوش ہونے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ یوں چراغ سے چراغ جلنے کا عمل جاری رہا اور آنحضورؐ کی بعثت سے لے کر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عصرِ حاضر تک کڑیوں سے کڑیاں ملتی گئیں اور زمانے کے بے رحم تھپیڑوں اور ظلم کی منہ زور آندھیوں (چنگیزی و تاتاری یلغاروں) کے باوجود علم و حکمت کے یہ دریا موجزن رہے اور رہتی دنیا تک علم و حکمت کے ان انوار سے جہالت کی یہ تاریک راتیں معرفت و عرفان کے سویروں میں تبدیل ہوتی رہیں گی۔

اسلام جب جزیرہ نمائے عرب سے نکل کر اقصائے عالم میں پھیلنا شروع ہوا تو جہاں جہاں بھی اس آفتاب عالم تاب کی کرنیں پہنچیں مسلمان اہل علم اور ارباب حکمت و دانش کی جماعت نے اس کی ترویج و اشاعت کی ذمہ داری خوب خوب نبھائی۔ اسلام چونکہ عالمگیر اور آفاقی دین ہے اور سید المرسلین ﷺ کی ختم نبوت قیامت تک باقی رہنے والی ہے۔ اس لیے دین حق کی روشن اور پاکیزہ تعلیمات کی تصنیف و تالیف، تدوین و تحقیق اور نشر و اشاعت بھی امت مسلمہ کے باشعور افراد کے ذمہ ہے۔ اور حق بات تو یہ ہے کہ مسلمان علماء نے اس فریضے سے عہدہ براء ہونے کا حق ادا کر دیا ہے۔ علم و فن کی سبھی شاخوں میں انہوں نے علمی کمالات کے ایسے ایسے یکتائے روزگار فن پارے (کتابوں کی صورت میں) امت کو دیے ہیں کہ دنیا کی دیگر قومیں اس میدان میں ان سے ہمسری کا دعویٰ نہیں کر سکتیں۔

برصغیر پاک و ہند میں اس علمی روایت کے سب سے بڑے سرخیل حضرتِ اقدس ''امام شاہ ولی اللہ'' ہیں۔ آپ نے اور آپ کے عالی مرتبت صاحبزادگان نے علوم نبوت کی اس شمع کو اس آب و تاب اور ایسی سج دھج سے روشن کیا کہ آپ کی ذات اور آپ کا خانوادہ اس وراثتِ علمی کا حقیقی وارث و امین قرار پایا۔ پھر انہی قدسی حضرات کی فراہم کردہ علمی اساسات پر اللہ کے کچھ روشن ضمیر اور پاک طینت بندوں نے ''دار العلوم دیو بند'' کی بنیاد رکھی۔ دیو بند کسی مذہبی فرقہ یا گروہ کا نام نہیں بلکہ یہ ایک خالص علمی تحریک تھی جو اسلامی علوم اور اسلامی قدروں کے احیا اور بقاء کے لیے برپا کی گئی۔ دار العلوم دیو بند کے قیام کی سعادت حضرت مولانا ''محمد قاسم نانوتوی'' اور ان کے رفقاء کو حاصل ہوئی جو دار العلوم دیو بند کے بانی ہیں۔ باقی دینی مدارس اسی دار العلوم دیو بند کا ایک عکس اور اس کی معنوی اولاد ہیں۔

اورنگ زیب عالم گیر کے عہد تک برصغیر میں مسلمانوں کا زوال اپنی انتہا کو پہنچ چکا تھا۔ اورنگ زیب کی شخصیت نے اپنے پختہ کردار کی قوت سے، اپنے عزم، ذہانت اور قربانیوں سے اس زوال کو طویل عرصے تک روکے رکھا۔ زوال اگرچہ مسلمانوں کا مقدر تو بن چکا تھا لیکن یہ اورنگ زیب ہی تھا جس نے کسی حد تک اس زوال و ادبار کو روکنے کی کوشش کی اور اس کی سرعت کو سست رفتاری میں تبدیل کیا۔

اورنگ زیب عالمگیر کے بعد جب مسلمانوں میں ایک ہمہ گیر انتشار ---- تعلیمی انتشار بھی اور تمدنی انتشار بھی شروع ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اپنی مہربانی سے ایک عظیم الشان شخصیت کو توفیق عطا فرمائی جس کے دل میں اللہ کریم نے غالباً یہ ڈالا کہ مسلمانوں کو تعلیمی اعتبار سے بلند کرنے کے لیے اور مسلمانوں کی تعلیمی اور فکری یک جہتی کو برقرار رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ مسلمانوں کی پوری تعلیمی روایت کو از سر نو مجتمع اور منظم کر کے محفوظ کر لیا جائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ زمانہ کسی بھی بھرپور یا ہمہ گیر تعلیمی اصلاح کا نہیں تھا، یہ زمانہ کسی تبدیلی و اصلاحی سرگرمی کے فوری آغاز کا نہیں تھا۔ یہ طویل المیعاد منصوبہ اپنے زمانے میں حضرت شاہ ولی اللہ نے شروع کیا۔ اس کے اثرات ایک طویل عرصہ کے بعد سامنے آنے والے تھے۔ اس منصوبہ کی کامیابی کے لیے ضروری تھا کہ اس کے ساتھ ساتھ ایک ایسا قلیل المیعاد منصوبہ بھی شروع کیا جائے جس کا مقصد یہ ہو کہ مسلمانوں کے ایک ہزار سالہ دور کے علوم وفنون کو ازسرنو مدون کر کے ایک نیا نصاب تعلیم وضع کیا جائے اور اس امر کا اہتمام کیا جائے کہ جو علوم اب تک تیار ہو چکے ہوں وہ سبھی اس تعلیمی ورثے کے حامل بن جائیں جو برصغیر میں مختلف ذرائع سے آئے ہیں۔ جس میں عرب سے آنے والا ورثہ بھی شامل ہے۔ جس میں علوم حدیث اور علوم نبوت کا ورثہ بھی شامل ہے، جس میں ایران سے آنے والی عقلیات کا ورثہ بھی شامل ہے اور سینٹرل ایشیا اور افغانستان سے آنے والی روایت بھی۔ ان ساری چیزوں کو مولانا نظام الدین سہالوی نے ایک ایسے جامع نصاب کی شکل میں تشکیل دیا جو دو سوا دو صدیوں سے اس پورے خطہ میں مقبول ہے۔ یہ بات بلاخوفِ تردید کہی جاسکتی ہے کہ ماضی قریب میں برصغیر میں جتنے بھی دینی قائدین اور اہل علم پیدا ہوئے ہیں ان میں سے 95 فیصد کا تعلق اسی نظام تعلیم سے رہا ہے۔ اس نصاب کی کچھ خصوصیات ہیں جو اسے دوسرے نظاموں سے منفرد بناتی ہیں، جو حالات کی پیداوار ہیں اور جن سے غالباً ان حالات میں اور اس ماحول میں صرف نظر نہیں کیا جا سکتا۔ اس نصاب کی نمایاں چیز اس کی جامعیت ہے۔ تقریباً 56 علوم اور تقریباً 120 بنیادی کتابیں اور متون اس نصاب میں شامل ہیں۔ کتابوں کے انتخاب میں ایک بات انہوں نے خاص طور پر پیش نظر رکھی اور وہ یہ کہ ہر فن کی انتہائی مشکل، انتہائی دقیق حتیٰ کہ چیستان قسم کی کتاب انہوں نے اس نصاب میں رکھی۔ اس مشکل پسندی سے مولانا نظام الدین کا مقصد یہ تھا کہ طلباء کو اتنی مشق کرائی جائے کہ جب وہ اس نصاب کو پڑھ کر فارغ ہوں تو مشکل سے مشکل اور ادق سے ادق کتاب سے استفادہ کرنا ان کے لیے مشکل نہ ہو، چنانچہ وہ اس مقصد میں کامیاب ٹھہرے۔ مولانا محمد قاسم نانوتویؒ خود درسِ نظامی کے سند یافتہ اور تربیت یافتہ تھے۔ یہ ایک فطری بات ہے کہ فکری طور پر آدمی جس روایت کا تربیت یافتہ ہوتا ہے، اسی روایت کو اختیار کرنے اور آگے بڑھانے کی کوشش کرتا ہے۔ مولانا محمد قاسم نانوتویؒ نے اسی روایت کو دارالعلوم میں اختیار کیا۔ لیکن بعد میں جب زمانے کے تقاضے بدلنا شروع ہوئے تو انہیں محسوس ہوا کہ خالص درس نظامی کو جوں کا توں اپنانا ٹھیک نہیں، اس لیے اس میں تبدیلیاں لانے کا عمل شروع ہوا اور سب سے پہلی تبدیلی خود مولانا محمد قاسم نانوتویؒ اور مولانا رشید احمد گنگوہیؒ نے کی اور یوں یہ تبدیل شدہ درس نظامی کا نصاب دارالعلوم دیوبند میں اختیار کیا گیا۔

دارالعلوم دیوبند سے ہزاروں اکابرین علماء وفضلاء تیار ہوئے اور اس شجر سایہ دار کی برکت سے برصغیر پاک و ہند میں مدارس کا ایک وسیع نیٹ ورک قائم ہوا اور تادمِ ایں یہ سلسلہ ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔

اس تعلیمی نظام کے لیے پڑھائی جانے والی کتب کی اشاعت وطباعت بھی وقت کی ایک ناگزیر ضرورت تھی اور یوں کئی ایک مطابع اور تصنیفی وتالیفی ادارے عالم وجود میں آئے۔ برصغیر پاک و ہند میں ان اشاعتی اداروں کا کردار گراں قدر اہمیت رکھتا ہے۔

انہی اداروں کی ایک کڑی ہمارا یہ ادارہ المیزان بھی ہے جو اس جذبے کے ساتھ میدان میں اترا ہے کہ اس علمی روایت کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استحکام شاندار طور پر برقرار رکھا جائے۔ المیزان کے پیش نظر امت مسلمہ کے علمائے حق اور ارباب تحقیق کی تالیف کردہ امہات الکتب کو عالمی معیار کے مطابق عصر حاضر کے تقاضوں سے ہم آہنگ زیور طبع سے آراستہ کرنا ہے۔ اس ادارے سے علوم القرآن، علوم الحدیث، علم التفسیر، علم الفقہ، اسلامی تاریخ، اسلامی تہذیب وتمدن، اسلامی اخلاق وروایات، اسلامی معاشرت، سائنسی وتکنیکی علوم تذکار وسوانح اور تقابل ادیان جیسے اہم موضوعات پر بیش قدر تالیفات اپنی صوری ومعنوی خوبیوں کے ساتھ اشاعت کی شکل میں سامنے آرہی ہیں۔ درس نظامی کی جملہ تصانیف بھی اس ادارے سے بڑی عمدگی کے ساتھ بلند معیار طباعت پر شائع ہورہی ہیں۔

علامہ ابن اثیر کی تالیف ''اسد الغابہ'' کی اردو ترجمہ کے ساتھ اشاعت بھی اسی زریں سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ یہ اصحاب رسول کے حالات وواقعات پر ایک بنیادی تالیف ہے اور گویا ایک انسائیکلوپیڈیا کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کتاب میں حروف تہجی کی ترتیب سے اصحاب رسول کے حالات وکوائف درج کیے گئے ہیں۔

اس گراں قدر تالیف کے سات حصوں کا ترجمہ لکھنؤ انڈیا کے معروف عالم دین مولانا عبدالشکور فاروقی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا ہے۔ یہ ترجمہ اپنے اندر ایک علمی شان رکھتا ہے۔ مولانا لکھنوی کے وقت تک اسد الغابہ کے سات حصے دستیاب تھے جن کا ترجمہ کر کے انہوں نے یہ قیمتی امانت برصغیر کے اردو داں طبقے کے سپرد کر دی۔ اسد الغابہ کے سات حصوں کے بعد آخری حصوں کا ترجمہ گرامی قدر جناب پروفیسر غلام ربانی عزیزؔ کے قلم کا تحفہ ہے۔ لیکن یہ ترجمہ پرانے عربی نسخے سے کیا گیا تھا اور زبان بھی بہت پرانی تھی اب المیزان نے مختلف مستند علماء کرام مولانا محمد احمد، مولانا مفتی نورالاسلام حقانی اور حافظ قاری اعجاز احمد اعجاز سے جدید عربی نسخے (جو کہ بیروت سے شائع ہوا ہے) کے مطابق مکمل کرایا ہے اور زبان کی بھی تسہیل کر دی گئی ہے اور ترتیب بھی جدید نسخے کے مطابق ہوگئی ہے۔ المیزان نے پوری کوشش کی ہے کہ اس اہم کتاب کو اس کے شایان شان شائع کیا جائے۔ ہم اس امر میں کہاں تک کامیاب رہے ہیں اس کا فیصلہ قارئین کرام کے ہاتھ میں ہے۔ تاہم علم کی یہ امانت اپنے محترم قارئین کے سپرد کرنے پر ہم ایک خوشگوار مسرت محسوس کر رہے ہیں۔

اللہ کریم کی بارگاہِ عالیہ سے عاجزانہ دعا ہے کہ وہ ہماری اس کاوش کو بھی اور دیگر اشاعتی امور کو بھی شرف قبولیت سے نوازے اور اپنی زندگی کے باقی ایام اسی مقدس مشن کی تکمیل میں صرف کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین یارب العلمین)

محمد شاہد عادل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کچھ اس کتاب کے بارے میں

مقدمہ

طالب الہاشمی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ.

جس طرح سرور کائنات رحمت عالم خیر الخلائق خاتم الانبیاء والمرسلین جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ ابی و امی) کی ذات گرامی تمام کمالات وصفات کی جامع اور انسانیت کی معراج ہے اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سیرت و کردار کے اعتبار سے اتنے ارفع واعلیٰ مرتبے کے حامل ہیں کہ انبیاء ورسل علیہم السلام کے بعد ان سے بہتر کسی انسان پر آفتاب طلوع نہیں ہوا۔ یہ وہ نفوس قدسی تھے جنھوں نے خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال جہاں آرا سے اپنی آنکھیں روشن کیں اور صاحب خلق عظیم صلی اللہ علیہ وسلم پر صدق دل سے یہ کہتے ہوئے ایمان لائے:

رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّکُمْ فَاٰمَنَّا. (آل عمران: ۱۱)

”اے پروردگار! بے شک ہم نے ایک پکارنے والے کی اس پکار کو سنا کہ اے لوگو! اپنے رب پر ایمان لاؤ؛ ہم ایمان لے آئے (پکارنے والے کی دعوت قبول کر لی)“۔

شرف ایمان کے حصول کے بعد ان مقدس ہستیوں میں سے بیشتر نے منبع رشد و ہدایت صلی اللہ علیہ وسلم سے براہ راست صحبت واستفاضہ کی سعادت حاصل کی اور پھر زہد واتقاء، دیانت وامانت، علم وعمل، صدق وعدالت، صبر واستقامت، شجاعت وشہامت، جانبازی وسرفروشی، استغناء وقناعت، جود وسخا، فقر وعفاف، ایثار ومروت، حلم وتحمل، انکسار وتواضع، خوش خلقی وخدمت خلق اور اخلاص فی الدین کے ایسے نقوش صفحۂ تاریخ پر ثبت کیے کہ ان کی تابانی سے آنکھیں خیرہ ہو جاتی ہیں۔ اللہ کے یہ نیک بندے بلاشبہ خاصان خدا تھے؛ ان کے نفس گرم سے آج تک فوز وسعادت کے چراغ روشن ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیاست اور معیشت کے چہرے کو انہوں نے نکھارا۔ تہذیب وتمدن کی زلفوں کو انہوں نے سنوارا۔ جہالت کے اندھیروں اور کفر وشرک کی ظلمتوں میں انہوں نے ہدایت کی شمعیں فروزاں کیں۔ ان میں زندۂ جاوید ہو جانے والے بہت سے ایسے خوش بخت بھی تھے جنہوں نے نورِ ہدایت کو کفر وجہل کی پھونکوں سے بچانے کی خاطر اپنی سوختہ جانوں کی فصیل ابھار دی اور دین حق کی حرمت پر قربان ہو گئے۔ شمع رسالت کے ان پروانوں کی دلسوزی اور جانگدازی کی عجیب شان تھی۔ دینِ حنیف کی تبلیغ واشاعت اور پرچم حق کی سربلندی کے لیے انہوں نے زندگی کے ہر میدان میں وہ بے مثل قربانیاں دیں کہ ان کا اجتماعی اور انفرادی کردار آنے والے قافلۂ انسانیت کے لیے مشعل راہ بن گیا۔ ان قدسی صفت انسانوں نے رضائے الٰہی کی خاطر جو مصائب وآلام برداشت کیے ان کا حال پڑھ کر جسم پر کپکپی طاری ہو جاتی ہے۔ صرف اور صرف اپنے دین کے لیے انہوں نے ماں باپ کو چھوڑا' اہل وعیال سے جدائی اختیار کی' قبیلے اور وطن عزیز کو خیر باد کہا' گھر بار لٹایا' فاقے سہے' ہر قسم کی جسمانی اذیتیں برداشت کیں یہاں تک کہ ضرورت پڑنے پر اپنی جانوں تک کا نذرانہ پیش کر دیا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہی نہیں بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس دنیائے فانی سے رخصت ہو جانے کے بعد بھی صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اللہ کے پسندیدہ دین اسلام کی جس دردمندی اور خلوص کے ساتھ خدمت اور حفاظت کی' اس کا اعتراف کرنا ہمارے ایمان کا تقاضا ہے۔ یہ نفوس قدسی ملت اسلامیہ کے محسنین ہیں اور یہ امت ان کے احسانات کے بارگراں سے تا ابد سبکدوش نہیں ہو سکتی۔ اللہ کے ان پاکباز بندوں کی قرآن حکیم میں جگہ جگہ تعریف وتحسین کی گئی ہے اور کھلے لفظوں میں ان کو جنت کی بشارت دی گئی ہے۔ مثلاً سورۃ الانفال میں ارشاد ہوا:

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا مَعَكُمْ فَاُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ ۭ (الانفال: ۷۴-۷۵)

''جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے اللہ کی راہ میں گھر بار چھوڑے اور جدوجہد کی اور جنہوں نے پناہ دی اور مدد کی' وہی سچے مومن ہیں ان کے لیے خطاؤں سے درگزر ہے اور بہترین رزق ہے اور جو لوگ بعد میں ایمان لائے اور ہجرت کر کے آ گئے اور تمہارے ساتھ مل کر جدوجہد کرنے لگے وہ بھی تم ہی میں شامل ہیں''۔

سورۂ توبہ میں فرمایا گیا ہے:

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ ذٰلِكَ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ. (التوبة: ۱۰۰)

''وہ مہاجر و انصار جنہوں نے سب سے پہلے دعوت ایمان پر لبیک کہنے میں سبقت کی' نیز وہ جو بعد میں راست بازی کے ساتھ ان کے پیچھے آئے' اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔ اللہ نے ان کے لیے ایسے باغ مہیا کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہی وہ عظیم الشان کامیابی ہے''۔

اسی طرح کئی اور مقامات پر صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے اوصاف و محاسن بیان کیے گئے ہیں' ان کو صبغۃ اللہ کے پاکیزہ نمونے قرار دیا گیا ہے اور ان سے مغفرت اور بڑے اجر کا وعدہ فرمایا گیا ہے۔

آسمان ہدایت کے ان درخشندہ ستاروں یعنی صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی مشکبار سیرتوں کو منظر عام پر لانے کا فریضہ دوسری صدی ہجری ہی سے امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل علم اور اہل قلم نے سنبھال رکھا ہے۔ ان میں محدثین کرام' فقہائے عظام' مؤرخین اور سیرت نگار ہر طبقے کے ارباب علم و دانش شامل ہیں۔ سیرت نگاری فی الحقیقت تاریخ نگاری ہی کی ایک شاخ ہے۔ اسلام میں تاریخ نگاری کی ابتدا کیسے ہوئی؟ اس کے بارے میں نامور محقق اور عالم دین علامہ غلام احمد حریری مرحوم (سابق پروفیسر اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور) نے یوں دادِ تحقیق دی ہے:

''جہاں تک اسلام میں تاریخ نگاری کے سلسلۂ آغاز کا تعلق ہے اس کی ابتدائی نوعیت یہ تھی کہ صحابۂ کبارؓ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات و سرایا کی تفاصیل کو سینوں میں رکھنے کا بڑا اہتمام فرماتے تھے اور اپنی آل اولاد کو بھی ان واقعات کو یاد رکھنے کی تاکید کرتے رہتے۔ نیز حضرات صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور ان کی اولاد کو خلفائے راشدین کے زمانے کی فتوحات کی جزئیات تک کو یاد رکھنے کا پورا دھیان تھا۔ پھر تابعین عظامؒ بھی صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے نقش قدم پر چلے یہاں تک کہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے فرمان سے حدیثیں مدون ہونے لگیں اور یہ سعادت جن اصحاب کے حصے میں آئی تو انہوں نے کذب و افترا کا سدباب ضروری سمجھا۔ لہٰذا انہوں نے راویوں کے احوال کی چھان بین شروع کی۔ ان کی ثقاہت و عدالت حفظ و ضبط اور اخلاق و کردار کی تحقیق و پڑتال میں لگ گئے چنانچہ تقریباً ڈیڑھ لاکھ راویوں کے اسمائے گرامی' جائے ولادت' مقام وفات اور ان کے سارے ضروری کوائف کا مہتم بالشان ذخیرہ فراہم ہو گیا۔ اس کے بعد ان راویوں میں سے جن ارباب علم و فضل نے تاریخ میں تالیفات سپرد قلم کیں تو صرف ان کے حفظ و ضبط اور فضل و کمال کو جانچنے اور جاننے پر اکتفا کیا گیا (یعنی علم تاریخ میں علم حدیث کی نسبت راویوں کے بارے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں معیار قدرے نرم کر دیا گیا) چنانچہ ان مؤلفین میں سے جو ثقاہت وعدالت سے متصف اور حفظ و ضبط کے خصائص سے بہرہ مند تھے' ان کی تالیفات مقبول ومعروف ہوئیں اور ان کے مشمولات اہل نظر کے اعتماد کے مستحق قرار پائے مثلاً ابن الاثیرؒ' یاقوت رومیؒ' ذہبیؒ' ابن کثیرؒ' ابن حجر عسقلانیؒ' بدرالدین عینیؒ اور ابن خلدونؒ وغیرہ"۔ (مسلمان تاریخ نویس صفحہ ط از پروفیسر سعید اختر)

علامہ حریریؒ نے سطور بالا میں جن فاضل مؤلفین کے نام لیے ہیں ان میں ابن سعد' ابوحنیفہ دینوری' ابن عبدالبرؒ۔ ابن مندہؒ اصفہانیؒ' ابونعیم اصفہانی' خطیب بغدادی' ابن جوزیؒ' ابن خلکان' ابن عساکرؒ' ابن جریر طبریؒ' جلال الدین سیوطیؒ اور متعدد دوسرے مؤرخین اور اہل سیر کے ناموں کا بھی اضافہ کیا جا سکتا ہے ان میں سے بعض نے سیر الصحابہ کے موضوع پر مستقل کتابیں لکھیں اور بعض نے اپنی کتابوں میں ان نفوس قدسیہ کا ضمناً ذکر کیا ہے۔ اس موضوع پر لکھی جانے والی تمام تالیفات میں علامہ ابن اثیر الجزری کی معرکہ آراء تالیف "اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ" کو امتیازی حیثیت حاصل ہے۔ اس کتاب میں فاضل مؤلف نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے علاوہ سات ہزار پانچ سو صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے تذکرے قلمبند کیے ہیں۔ اس کتاب کی تالیف میں انہوں نے بڑی تحقیق و تفحص سے کام لیا ہے اور اس کے مشمولات کا ماخذ امہات کتب حدیث کے علاوہ اپنے دور سے پہلے اسماء الرجال پر لکھی جانے والی کتابوں کو بنایا۔ اکثر اہل علم کے نزدیک اس کتاب کو صحت' جامعیت اور تعداد صحابہؓ کے اعتبار سے اس فن کی پہلی تمام کتابوں پر فوقیت حاصل ہے۔

علامہ ابن اثیر الجزری کا شمار ان عظیم ارباب سیر و تاریخ اور علماء حدیث میں ہوتا ہے جو علم و فضل اور تحقیق و ثقاہت کے اعتبار سے نہ صرف اپنے بعد آنے والے ارباب سیر و تاریخ کے نزدیک سند تسلیم کیے گئے بلکہ وہ اپنے معاصرین کے نزدیک بھی علم حدیث کے امام' تاریخی تالیفات کے حافظ اور ایک باکمال شخصیت قرار دیے گئے۔ ان کا پورا نام (مع کنیت) عزالدین ابوالحسن علی بن محمد المعروف ابن اثیر الجزری تھا۔ وہ ۴ جمادی الاولیٰ ۵۵۵ھ بمطابق ۲ مئی ۱۱۶۰ء کو جزیرہ ابن عمر (عراق) کے ایک دینی اور علمی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی اس کے بعد اپنے والد اور دو بھائیوں کے ساتھ موصل گئے اور وہاں کے بڑے بڑے علماء سے حدیث اور دوسرے علوم دینی کی تعلیم پائی۔ پھر بغداد' شام اور بیت المقدس گئے اور وہاں کے علماء سے کسب فیض کیا۔ لوٹ کر موصل آئے اور وہیں مستقل اقامت اختیار کر لی۔ اس وقت وہ حدیث کے متبحر عالم بن چکے تھے اور قدیم وجدید تاریخ پر ان کو غیر معمولی عبور حاصل ہو چکا تھا۔ علامہ ابن اثیرؒ کی زندگی کا بیشتر حصہ موصل ہی میں گزرا۔ نصف صدی سے زائد عرصہ پر محیط یہ سارا زمانہ انہوں نے تصنیف و تالیف اور درس و تدریس میں گزارا۔ موصل میں ان کا گھر علماء و افاضل عصر کا مرکز بنا رہا۔ ہر جگہ کے علماء و

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فضلاء ان کے ہاں آتے اور مہمان ہوتے۔ اسی شہر میں علامہ ابن اثیرؒ نے تقریباً ۷۵ سال کی مثالی زندگی گزارنے کے بعد شعبان ۶۳۰ ہجری (مئی ۱۲۳۳ء) میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ.

علامہ ابن اثیرؒ کی جلالت علمی کو بڑے بڑے علماء عصر نے خراج تحسین پیش کیا ہے: ابن خلکانؒ اور حافظ ذہبیؒ کے الفاظ میں وہ امام فی حفظ الحدیث اور حافظاً للتواریخ المقدمۃ والمتاخرۃ تھے۔ ابن العماد حنبلیؒ کے نزدیک وہ بے مثل امام، مورخ، ادیب اور نساب تھے۔ علامہ ابن کثیرؒ ان کو علماء کا سردار اور انتہائی قابل احترام شخصیت قرار دیتے ہیں۔ سبط ابن جوزیؒ نے ان کو اپنا معلم اور مرشد کہا ہے۔ ان آراء کو دیکھ کر تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ علامہ ابن اثیر رحمۃ اللہ علیہ فی الواقع ایک یگانۂ روزگار شخصیت تھے۔ انہوں نے جو کتابیں اپنی یادگار چھوڑیں ان میں سے چار کتابوں نے بے پناہ شہرت ومقبولیت حاصل کی اور ان کے نام اور کام کو زندۂ جاوید کر دیا۔ ان کتابوں کے مختصر کوائف یہ ہیں:

۱۔ الکامل فی التاریخ:

یہ کتاب بڑی تقطیع کے بارہ اجزا (حصوں یا جلدوں) پر مشتمل ہے۔ اس میں ابتدائے عالم سے لے کر ۶۲۸ھ/ ۱۲۳۰ء تک کے حالات وکوائف بڑی تحقیق سے بیان کیے گئے ہیں۔ اگر چہ اس میں معدودے چند ایسی روایات بھی شامل ہوگئی ہیں جو تحقیق کی کسوٹی پر پوری نہیں اترتیں لیکن بحیثیت مجموعی یہ ایک اونچے درجے کی بے مثل تاریخ ہے۔ ابن خلکانؒ نے اس کو بجا طور پر ''من خیار التاریخ'' کہا ہے۔ مشہور مستشرق پروفیسر براؤن نے اسے تمام کتب تاریخ میں سب سے ممتاز قرار دیا ہے۔ اس کتاب نے یورپ اور ایشیاء میں ہر جگہ اپنی شہرت اور مقبولیت کے جھنڈے گاڑ دیے۔ ابن خلدونؒ نے بھی اپنی تاریخ میں جابجا اس کے حوالے دیے ہیں۔ پاک وہند کے ارباب علم نے اس کتاب کے اس حصے کو خصوصیت کے ساتھ قابل مطالعہ کہا ہے جو غوری اور غزنوی خاندانوں سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ کتاب پہلی مرتبہ لیڈن سے ۱۸۵۱ء میں طبع ہوئی۔ دوسری مرتبہ یہ لائپزگ سے ۱۸۷۶ء میں طبع ہوئی۔ اس کے بعد اس کا ایک ایڈیشن بولاق سے طبع ہوا۔ اس کا آخری ایڈیشن ۱۸۸۶ء میں قاہرہ سے منصۂ شہود پر آیا۔

۲۔ اللباب فی انساب العرب:

یہ کتاب نامور مورخ علامہ تاج الاسلام سمعانیؒ کی شہرۂ آفاق تالیف ''الانساب'' کا خلاصہ ہے۔ اصل کتاب آٹھ جلدوں میں تھی ابن اثیرؒ نے اس کا اختصار تین جلدوں میں کیا۔ ابن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلکانؒ نے اس اختصار کی تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ابن اثیر نے کئی تسامحات دور کیے' کئی باتوں کا اضافہ کیا اور کئی ابہامات کی وضاحت کی۔ یہ کتاب بھی چھپ چکی ہے۔

۳۔ التاریخ الباہر یا تاریخ الدولۃ الاتابکیہ:

یہ کتاب شاہان موصل یا خانوادۂ اتابیگ کی تین سو سالہ تاریخ کے واقعات پر مشتمل ہے۔ ضمناً اس میں صلیبی جنگوں پر بھی بڑی وضاحت سے گفتگو کی گئی ہے۔ اس کے کئی اجزا کا فرانسیسی زبان میں ترجمہ ہو چکا ہے اور یہ ترجمہ ۱۸۲۹ء میں پیرس میں چھپ چکا ہے۔

۴۔ اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہؓ

علامہ ابن اثیر رحمۃ اللہ علیہ کی اس عظیم الشان کتاب کا ذکر پیچھے بھی آ چکا ہے۔ علامہ موصوف کے بعض فاضل پیشروؤں (حافظ ابن عبد البرؒ۔ ابن مندہؒ۔ ابو موسیٰؒ۔ ابو نعیم اصفہانیؒ اور بعض دوسروں) نے سیر الصحابہؓ کے موضوع پر جو کتابیں لکھیں' انہوں (ابن اثیرؒ) نے ان سے نہ صرف استفادہ کیا بلکہ ان کے بعض بیانات کی تنقیح بھی کی اور ان پر استدراک بھی کیا۔ علاوہ ازیں اپنی تحقیق سے حاصل کی ہوئی بہت سے معلومات کا اضافہ بھی کیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ علامہ ابن اثیرؒ کی بے مثال کاوش' جستجو اور جانکاہی کی بدولت ہی ممکن ہو سکا کہ اتنی کثیر تعداد میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور صحابیات رضی اللہ عنھن کے سوانح حیات منظر عام پر آ گئے ورنہ ان میں سے بے شمار مقدس ہستیوں کے حالات کیا نام تک پردۂ خفا میں رہتے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس کتاب کی تالیف علامہ ابن اثیر رحمۃ اللہ علیہ کا ایسا مہتم بالشان کارنامہ ہے جس کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ علامہ موصوف کی دوسری کتابوں کی طرح یہ (اصل) کتاب بھی عربی زبان میں ہے۔ اس میں تمام صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور صحابیات رضی اللہ عنھن کے تذکرے حروف تہجی کی ترتیب کے مطابق مرتب کیے گئے ہیں۔ اس کے سات حصوں کا اردو ترجمہ لکھنؤ (بھارت) کے نامور عالم دین مولانا محمد عبد الشکور فاروقی رحمۃ اللہ علیہ (سابق مدیر اخبار النجم لکھنؤ) نے کیا تھا جو ۱۳۲۲ھ ہجری (۱۹۰۴ء) میں لکھنؤ میں زیور طبع سے آراستہ ہوا۔ یہ اردو ایڈیشن جلد ہی ختم ہو گیا اور سالہا سال تک نایاب رہا۔ ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء میں مکتبہ نبویہ لاہور نے اسے دوبارہ طبع کیا اب کی بار یہ گیارہ حصوں پر مشتمل تھا۔ آخری چار حصوں کا اردو ترجمہ پروفیسر غلام ربانی عزیز نے کیا تھا (ان گیارہ حصوں کو پانچ مجلدات میں محدود کر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیا گیا تھا) اس ایڈیشن کی کتابت' طباعت معیاری نہیں تھی اور اسمائے صحابہؓ کی فہرست میں بھی فاش غلطیاں کی گئی تھیں تاہم شائقین علم نے اس ایڈیشن کو بھی غنیمت سمجھا اور تھوڑے ہی عرصہ میں یہ نایاب ہو گیا۔ اب کافی عرصہ سے علمی اور دینی حلقے اس عظیم کتاب کے ایک ایسے اردو ایڈیشن کی ضرورت شدت سے محسوس کر رہے تھے جس کی کتابت و طباعت معیاری ہو لیکن ایسا ایڈیشن معرض وجود میں لانے کے لیے کثیر اخراجات' جانگسل محنت اور تگ و دَو کی ضرورت تھی۔ ادارہ **المیزان** تحسین و ستائش کا مستحق ہے کہ اس نے یہ بارگراں اپنے کندھوں پر اٹھالیا اور یہ ایڈیشن تین خوبصورت جلدوں کی صورت میں پیش کر دیا۔ کمپیوٹرائزڈ کتابت طباعت کے علاوہ اس ایڈیشن کی قابل ذکر خوبی یہ بھی ہے کہ اِس میں اُس اضافی مواد کا ترجمہ بھی شامل کر دیا گیا ہے جو بیروت (لبنان) میں چھپنے والے اس کتاب کے تازہ ترین عربی ایڈیشن میں شامل ہے۔ اس طرح اس کی افادیت میں دو چند اضافہ ہو گیا ہے۔ اس ایڈیشن کی باقی خوبیوں کا اندازہ کتاب پڑھ کر ہی کیا جا سکتا ہے ع

مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید

راقم الحروف کے نزدیک یہ ایڈیشن علمی اور دینی حلقوں (نیز اسلامیات اور تاریخ کے طلبہ و طالبات) کے لیے ایک گراں بہا تحفے کی حیثیت رکھتا ہے۔

امید ہے کہ ان حلقوں میں اس کی خاطر خواہ پزیرائی ہو گی۔

اس شاندار کتاب کے اردو ترجمہ کو اس کے شایان شان انداز میں شائع کرنے پر ادارہ **المیزان** مبارکباد کا مستحق ہے۔

احقر العباد

طالب الہاشمی غفرلہ

۲ ربیع الاول ۱۴۲۵ ہجری

۲۳ اپریل ۲۰۰۴ء

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلیس، بامحاورہ، جدید ترجمہ اور حواشی کے ساتھ

آٹھ ہزار صحابہ کرامؓ کا بے مثال انسائیکلوپیڈیا

اُسد الغابۃ

فی

معرفۃ الصحابۃ

حصہ اول

مصنف

عز الدین بن الاثیر ابی الحسن علی بن محمد الجزری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

مولانا محمد عبدالشکور فاروقی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ

تسہیل، ترتیب و ترجمہ جدید

مولانا مفتی نور الاسلام حقانی
فاضل دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

مولانا محمد احمد
فاضل وفاق المدارس
فاضل جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد

حافظ قاری اعجاز احمد اعجاز
فاضل وفاق المدارس العربیہ پاکستان

مقدمہ

طالب الہاشمی

المیزان ناشران و تاجرانِ کتب

الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور پاکستان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین (جلد اول)

حضرت محمد رسول اللہؐ 65

آپ کی والدہ اور دادا کی وفات اور آپ کے چچا ابو طالب کا

آپ کی کفالت کرنا 67

رسول اللہؐ کا حضرت خدیجہؓ سے نکاح کرنا اور

آپ کی اولاد کا ذکر 68

کعبہ کی تعمیر کا ذکر اور رسول اللہؐ کا حجر اسود کو رکھنا 69

بعثت کا ذکر 70

حضرت خدیجہؓ اور ابو طالب کی وفات اور رسول اللہؐ

کا طائف جانا اور پھر لوٹنا 72

معراج کا بیان 73

مدینہ کی طرف ہجرت کا بیان 75

ہجرت کے بعد کے واقعات 75

رسول اللہؐ کا حلیہ شریف اور آپ کے بعض اخلاق 78

آنحضرتؐ کے بعض اخلاق اور معجزات 84

آپ کے لباس اور ہتھیاروں اور آپ کے جانوروں کا

ذکر 86

آپ کے چچاؤں اور پھوپھیوں کا ذکر 88

آپ کی بیبیوں اور حرموں کا ذکر 89

آپ کی وفات اور آپ کی عمر کا ذکر 90

حرف الہمزۃ۔ باب الہمزۃ مع الالف 92

۱۔ حضرت آبی اللحمؓ الغفاری 92

۲۔ حضرت ابانؓ بن سعید 93

۳۔ حضرت ابانؓ العبدی 95

۴۔ حضرت ابانؓ المحاربی 95

۵۔ حضرت ابجرؓ المزنی 96

۶۔ سیدنا و ابن ابراہیم (روحی فداہ) فرزند رسول اللہؐ 96

۷۔ حضرت ابراہیمؓ الاشہلی 99

۸۔ حضرت ابراہیمؓ بن حارث 99

۹۔ حضرت ابراہیمؓ بن خلاد 99

۱۰۔ حضرت ابراہیمؓ ابو رافع 100

۱۱۔ حضرت ابراہیمؓ بن عباد 100

۱۲۔ حضرت ابراہیمؓ عذری 101

۱۳۔ حضرت ابراہیمؓ زہری 101

۱۴۔ حضرت ابراہیمؓ بن عبداللہ 102

۱۵۔ حضرت ابراہیمؓ انصاری 102

۱۶۔ حضرت ابراہیمؓ ثقفی 103

۱۷۔ حضرت ابراہیمؓ بن قیس 103

۱۸۔ حضرت ابراہیمؓ نجار 103

۱۹۔ حضرت ابراہیمؓ بن نعیم 104

۲۰۔ حضرت ابرہہؓ 104

۲۱۔ حضرت ابزیٰؓ خزاعی 105

۲۲۔ حضرت ابیضؓ بن حمال 106

۲۳۔ حضرت ابیضؓ 107

۲۴۔ حضرت ابیضؓ بن عبدالرحمٰن 107

۲۵۔ حضرت ابیضؓ بن ہنی 107

۲۶۔ حضرت ابیضؓ 107

۲۷۔ حضرت ابیؓ بن امیہ 108

۲۸۔ حضرت ابیؓ بن ثابت 108

۲۹۔ حضرت ابیؓ بن شریق 109

۳۰۔ حضرت ابیؓ بن عجلان 109

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۱۔ حضرت ابیؓ بن عمارۃ 109
۳۲۔ حضرت ابیؓ بن قشب 110
۳۳۔ حضرت ابیؓ بن کعب بن عبد ثور 110
۳۴۔ حضرت ابیؓ بن کعب بن قیس 110
۳۵۔ حضرت ابیؓ بن مالک 113
۳۶۔ حضرت ابیؓ بن معاذ 113

باب الہمزہ مع الثاء 114

۳۷۔ حضرت اثالؓ بن نعمان 114
۳۸۔ حضرت اثوبؓ بن عتبہ 114

باب الہمزہ مع الجیم ومع الحاء الخاء 114

۳۹۔ حضرت اجمدؓ 114
۴۰۔ حضرت احبؓ 115
۴۱۔ حضرت احزابؓ بن اسید 115
۴۲۔ حضرت احمدؓ بن حفص 115
۴۳۔ حضرت احمرؓ بن جزی 116
۴۴۔ حضرت احمرؓ مولیٰ ام سلمہؓ 116
۴۵۔ حضرت احمرؓ بن سلیم 117
۴۶۔ حضرت احمرؓ بن سواء 117
۴۷۔ حضرت احمرؓ ابو عسیب 117
۴۸۔ حضرت احمرؓ بن قطن 117
۴۹۔ حضرت احمرؓ بن معاویہ 118
۵۰۔ حضرت احمریؓ 118
۵۱۔ حضرت احنفؓ بن قیس 118
۵۲۔ حضرت احوصؓ بن مسعود 119
۵۳۔ حضرت احیحہؓ بن امیہ 119
۵۴۔ حضرت اخرمؓ اسدی 120
۵۵۔ حضرت اخرمؓ 120
۵۶۔ حضرت اخرمؓ ہجیمی 120
۵۷۔ حضرت اخنسؓ بن شریق 120
۵۸۔ حضرت اخنسؓ بن خباب 121

باب الہمزہ مع الدال ومع الذال 121

۵۹۔ حضرت ادرعؓ اسلمی 121
۶۰۔ حضرت ادرعؓ ضمری 121
۶۱۔ حضرت ادریسؓ 121
۶۲۔ حضرت ادیمؓ تغلبی 121
۶۳۔ حضرت اذینہؓ بن حارث 122

باب الہمزہ مع الراء 123

۶۴۔ حضرت اربدؓ بن حمیر 123
۶۵۔ حضرت اربدؓ خادم رسول اللہ ﷺ 123
۶۶۔ حضرت اربدؓ بن مخشی 123
۶۷۔ حضرت ارطاۃؓ طائی 123
۶۸۔ حضرت ارطاۃؓ بن کعب 124
۶۹۔ حضرت ارطاۃؓ بن منذر 124
۷۰۔ حضرت ارقمؓ بن ابی ارقم 125
۷۱۔ حضرت ارقمؓ بن جفینہ 126
۷۲۔ حضرت ارقمؓ نخعی 126
۷۳۔ حضرت ارمیؓ بن اصحمہ 127

باب الہمزہ مع الزاء 128

۷۴۔ حضرت ازاذمردؓ 128
۷۵۔ حضرت ازدازؓ 129
۷۶۔ حضرت ازہرؓ بن حمیضہ 129
۷۷۔ حضرت ازہرؓ بن عبد عوف 129

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۷۸۔حضرت ازہرؓ بن قیس	130
۷۹۔حضرت ازہرؓ بن منقر	130

باب الہمزہ والسین

۸۰۔حضرت اسافؓ بن انمار	130
۸۱۔حضرت اساف بن نہیکؓ	130
۸۲۔حضرت اسامہؓ بن اخدری	131
۸۳۔حضرت اسامہؓ بن خزیم	131
۸۴۔حضرت اسامہؓ بن زید	131
۸۵۔حضرت اسامہؓ بن شریک	133
۸۶۔حضرت اسامہؓ بن عمیر	134
۸۷۔حضرت اسامہؓ بن مالک	135
۸۸۔حضرت اسحاقؓ غنوی	135
۸۹۔حضرت اسحاقؓ	136
۹۰۔حضرت اسدؓ ابن اخی خدیجہ	136
۹۱۔حضرت اسدؓ بن حارثہ	137
۹۲۔حضرت اسدؓ بن زرارہ	137
۹۳۔حضرت اسدؓ بن سعیہ	138
۹۴۔حضرت اسدؓ بن عبید	138
۹۵۔حضرت اسدؓ بن کرز	138
۹۶۔حضرت اسدؓ بن حارثہ	139
۹۷۔حضرت اسعد الخیرؓ	139
۹۸۔حضرت اسعدؓ بن زرارہ	139
۹۹۔حضرت اسعدؓ بن سلامہ	140
۱۰۰۔حضرت اسعدؓ بن سہل	140
۱۰۱۔حضرت اسعدؓ بن عبداللہ	141
۱۰۲۔حضرت اسعدؓ بن عطیہ	141
۱۰۳۔حضرت اسعدؓ بن یربوع	141
۱۰۴۔حضرت اسعدؓ بن یزید	142
۱۰۵۔حضرت اسعرؓ	142
۱۰۶۔حضرت اسفعؓ بکری	142
۱۰۷۔حضرت اسقعؓ بن شریح	143
۱۰۸۔اسقف نجران	143
۱۰۹۔حضرت اسلعؓ بن اسقع	143
۱۱۰۔حضرت اسلعؓ بن شریک	143
۱۱۱۔حضرت اسلمؓ بن اوس	144
۱۱۲۔حضرت اسلمؓ بن بجرہ	144
۱۱۳۔حضرت اسلمؓ بن جبیرہ	144
۱۱۴۔حضرت اسلمؓ حادی رسول اللہؐ	145
۱۱۵۔حضرت اسلمؓ حبشی	145
۱۱۶۔حضرت اسلمؓ راعی	146
۱۱۷۔حضرت اسلمؓ بن حصین	146
۱۱۸۔حضرت اسلمؓ ابورافع	147
۱۱۹۔حضرت اسلمؓ بن سلیم	147
۱۲۰۔حضرت اسلمؓ مولیٰ عمر رضی اللہ عنہ	148
۱۲۱۔حضرت اسلمؓ بن عمیرہ	148
۱۲۲۔حضرت اسلمؓ	148
۱۲۳۔حضرت اسماءؓ بن حارثہ	149
۱۲۴۔حضرت اسماءؓ بن ربان	149
۱۲۵۔حضرت اسماعیلؓ بن ابی حکیم	149
۱۲۶۔حضرت اسماعیلؓ	150
۱۲۷۔حضرت اسماعیلؓ زیدی	150
۱۲۸۔حضرت اسمرؓ بن ساعد	151
۱۲۹۔حضرت اسمرؓ بن مضرس	151
۱۳۰۔حضرت اسودؓ بن ابیض	152

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۳۱۔ حضرت اسودؓ بن ابی اسود 152
۱۳۲۔ حضرت اسودؓ بن اصرم 153
۱۳۳۔ حضرت اسودؓ بن ابی بختری 153
۱۳۴۔ حضرت اسودؓ بن ثعلبہ 154
۱۳۵۔ حضرت اسودؓ بن حازم 154
۱۳۶۔ حضرت اسودؓ حبشی 154
۱۳۷۔ حضرت اسودؓ بن حرام 155
۱۳۸۔ حضرت اسودؓ بن خزاعی 155
۱۳۹۔ حضرت اسودؓ بن خطامہ 156
۱۴۰۔ حضرت اسودؓ بن خلف 156
۱۴۱۔ حضرت اسودؓ بن ربیعہ یشکری 156
۱۴۲۔ حضرت اسودؓ بن ربیعہ 157
۱۴۳۔ حضرت اسودؓ بن زید 157
۱۴۴۔ حضرت اسودؓ بن سریع 158
۱۴۵۔ حضرت اسودؓ بن سفیان 158
۱۴۶۔ حضرت اسودؓ بن سلمہ 159
۱۴۷۔ حضرت اسودؓ والد عامر بن اسود 159
۱۴۸۔ حضرت اسودؓ بن عبدالاسد 159
۱۴۹۔ حضرت اسودؓ بن عبداللہ 159
۱۵۰۔ حضرت اسودؓ بن عبس 159
۱۵۱۔ حضرت اسودؓ بن عمران 160
۱۵۲۔ حضرت اسودؓ بن عوف 160
۱۵۳۔ حضرت اسودؓ بن عویم 160
۱۵۴۔ حضرت اسودؓ بن مالک 160
۱۵۵۔ حضرت اسودؓ بن نوفل 160
۱۵۶۔ حضرت اسودؓ بن ہلال 161
۱۵۷۔ حضرت اسودؓ بن وہب 161
۱۵۸۔ حضرت اسودؓ بن یزید 161
۱۵۹۔ حضرت اسودؓ 162
۱۶۰۔ حضرت اسیدؓ بن ابی اسید 162
۱۶۱۔ حضرت اسیدؓ بن ابی اناس 162
۱۶۲۔ حضرت اسیدؓ بن جاریہ 164
۱۶۳۔ حضرت اسیدؓ بن سعید قرظی 164
۱۶۴۔ حضرت اسیدؓ بن صفوان 164
۱۶۵۔ حضرت اسیدؓ بن عمرو 165
۱۶۶۔ حضرت اسیدؓ بن کرز 165
۱۶۷۔ حضرت اسیدؓ مزنی 165
۱۶۸۔ حضرت اسیدؓ بن ثعلبہ 165
۱۶۹۔ حضرت اسیدؓ بن ابی جدعا 166
۱۷۰۔ حضرت اسیدؓ بن حضیر 166
۱۷۱۔ حضرت اسیدؓ ابن اخی رافع 167
۱۷۲۔ حضرت اسیدؓ بن ساعدہ 168
۱۷۳۔ حضرت اسیدؓ بن سعید 168
۱۷۴۔ حضرت اسیدؓ بن ظہیر 168
۱۷۵۔ حضرت اسیدؓ بن یربوع 169
۱۷۶۔ حضرت اسیرؓ بن جابر 169
۱۷۷۔ حضرت اسیرؓ بن عروہ 170
۱۷۸۔ حضرت اسیرؓ بن عمرو درکی 170
۱۷۹۔ حضرت اسیرؓ بن عمرو 171
باب الهمزة مع الشين المعجمة 171
۱۸۰۔ حضرت اشجؓ عبدی 171
۱۸۱۔ حضرت اشرسؓ بن غاضرہ 171
۱۸۲۔ حضرت اشرفؓ 172
۱۸۳۔ حضرت اشرفؓ 172

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۸۴۔ حضرت اشعثؓ بن جودان	172
۱۸۵۔ حضرت اشعثؓ بن قیس	172
۱۸۶۔ حضرت اشیمؓ ضبابی	174
باب الہمزۃ مع الصاد	**174**
۱۸۷۔ حضرت اصبغؓ بن غیاث	174
۱۸۸۔ حضرت اصحمہؓ نجاشی	174
۱۸۹۔ حضرت اصرمؓ شقری	175
۱۹۰۔ حضرت اصرمؓ	175
۱۹۱۔ حضرت اصیدؓ بن سلمہ	175
۱۹۲۔ حضرت اصیلؓ بن عبداللہ ہذلی	177
باب الہمزۃ مع الضاد	**177**
۱۹۳۔ حضرت اضبطؓ بن حیی	177
۱۹۴۔ حضرت اضبطؓ سلمی	177
باب الہمزہ مع العین	**178**
۱۹۵۔ حضرت اعرسؓ بن عمرو	178
۱۹۶۔ حضرت اعشیٰؓ مازنی	178
۱۹۷۔ حضرت اعورؓ بن بشامہ عنبری	179
۱۹۸۔ حضرت اعینؓ بن ضبیعہ	180
باب الہمزۃ مع الغین	**180**
۱۹۹۔ حضرت اغرؓ غفاری	180
۲۰۰۔ حضرت اغرؓ مزنی	180
۲۰۱۔ حضرت اغرؓ بن یسار	181
۲۰۲۔ حضرت اغلبؓ راجز	182
باب الہمزۃ مع الفاء	**182**
۲۰۳۔ حضرت افطسؓ	182
۲۰۴۔ حضرت افلحؓ بن ابی القعیس	182
۲۰۵۔ حضرت افلحؓ مولی رسول	183
۲۰۶۔ حضرت افلحؓ مولی ام سلمہ	183
۲۰۷۔ حضرت افلحؓ ابو فکیہہ	184
باب الہمزۃ مع القاف	**184**
۲۰۸۔ حضرت اقرعؓ بن حابس	184
۲۰۹۔ حضرت اقرعؓ بن شفی	187
۲۱۰۔ حضرت اقرعؓ بن عبداللہ	188
۲۱۱۔ حضرت اقرعؓ غفاری	188
۲۱۲۔ حضرت اقرمؓ بن زید	188
۲۱۳۔ حضرت اقعسؓ بن سلمہ	188
۲۱۴۔ حضرت اقمرؓ ابوعلی	189
باب الہمزۃ مع الکاف	**189**
۲۱۵۔ حضرت اکبرؓ حارثی	189
۲۱۶۔ حضرت اکتلؓ بن شماخ	189
۲۱۷۔ حضرت اکثمؓ بن جون	189
۲۱۸۔ حضرت اکثمؓ بن صیفی عبدالعزی	191
۲۱۹۔ حضرت اکثمؓ بن صیفی	191
۲۲۰۔ اکیدر بن عبدالملک	192
۲۲۱۔ حضرت اکیمہؓ لیثی	192
باب الہمزہ والمیم	**193**
۲۲۲۔ حضرت اماناہؓ بن قیس	193
۲۲۳۔ حضرت امدؓ بن ابد	193
۲۲۴۔ حضرت امرؤالقیسؓ بن اصبغ	194
۲۲۵۔ حضرت امرؤالقیسؓ بن عابس	194
۲۲۶۔ حضرت امرؤالقیسؓ بن فاخر	195

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۲۷۔ حضرت امیہ ؓ بن اشکر 195
۲۲۸۔ حضرت امیہ ؓ بن ثعلبہ 195
۲۲۹۔ حضرت امیہ بن خالد ؓ 196
۲۳۰۔ حضرت امیہ ؓ بن خویلد ضمری 196
۲۳۱۔ حضرت امیہ ؓ بن ضفارہ 197
۲۳۲۔ حضرت امیہ ؓ بن سعد قرشی 197
۲۳۳۔ حضرت امیہ ؓ بن عبداللہ بن عمرو 198
۲۳۴۔ حضرت امیہ ؓ بن عبداللہ قرشی 198
۲۳۵۔ حضرت امیہ ؓ بن ابی عبیدہ 199
۲۳۶۔ حضرت امیہ ؓ بن علی 199
۲۳۷۔ حضرت امیہ ؓ جد عمرو بن عثمان 199
۲۳۸۔ حضرت امیہ ؓ بن لوذان 200
۲۳۹۔ حضرت امیہ ؓ بن مخشی 200

باب الهمزة والنون 201

۲۴۰۔ حضرت انجشہ ؓ 201
۲۴۱۔ حضرت انس ؓ بن ارقم 201
۲۴۲۔ حضرت انس ؓ بن ابی انس 201
۲۴۳۔ حضرت انس ؓ بن ام انس 202
۲۴۴۔ حضرت انس ؓ بن اوس اوسی 202
۲۴۵۔ حضرت انس ؓ بن اوس اشہلی 203
۲۴۶۔ حضرت انس ؓ بن حارث 203
۲۴۷۔ حضرت انس ؓ بن حذیفہ 204
۲۴۸۔ حضرت انس ؓ بن رافع 204
۲۴۹۔ حضرت انس ؓ بن زنیم 204
۲۵۰۔ حضرت انس ؓ بن صرمہ 205
۲۵۱۔ حضرت انس ؓ بن ضبع 205
۲۵۲۔ حضرت انس ؓ بن ظہیر 205
۲۵۳۔ حضرت انس ؓ بن عبداللہ 205
۲۵۴۔ حضرت انس ؓ بن فضالہ 206
۲۵۵۔ حضرت انس ؓ بن قتادہ انصاری 207
۲۵۶۔ حضرت انس ؓ بن قتادہ باہلی 207
۲۵۷۔ حضرت انس ؓ بن مالک قشیری 207
۲۵۸۔ حضرت انس ؓ بن مالک بن نضر 208
۲۵۹۔ حضرت انس ؓ بن مدرک 210
۲۶۰۔ حضرت انس ؓ بن ابی مرثد 210
۲۶۱۔ حضرت انس ؓ بن معاذ بن انس 212
۲۶۲۔ حضرت انس ؓ بن معاذ جہنی 212
۲۶۳۔ حضرت انس ؓ بن نضر 213
۲۶۴۔ حضرت انس ؓ بن ہزلہ 214
۲۶۵۔ حضرت انسہ ؓ 214
۲۶۶۔ حضرت انیس ؓ انصاری 214
۲۶۷۔ حضرت انیس ؓ بن جنادہ 214
۲۶۸۔ حضرت انیس ؓ بن ضحاک 215
۲۶۹۔ حضرت انیس ؓ بن عتیک 215
۲۷۰۔ حضرت انیس ؓ ابو فاطمہ 215
۲۷۱۔ حضرت انیس ؓ بن قتادہ باہلی 216
۲۷۲۔ حضرت انیس ؓ بن قتادہ بن ربیعہ 217
۲۷۳۔ حضرت انیس ؓ بن مرثد 217
۲۷۴۔ حضرت انیس ؓ بن معاذ 218
۲۷۵۔ حضرت انیف ؓ بن جشم 218
۲۷۶۔ حضرت انیف ؓ بن حبیب 218
۲۷۷۔ حضرت انیف ؓ بن ملہ 218
۲۷۸۔ حضرت انیف ؓ بن وایلہ 219

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

باب الهمزة والهاء 219

۲۷۹۔ حضرت اہبانؓ بن اخت ابی ذر 219

۲۸۰۔ حضرت اہبانؓ بن اوس 219

۲۸۱۔ حضرت اہبانؓ بن صیفی 220

۲۸۲۔ حضرت اہبانؓ بن عیاذ 221

۲۸۳۔ حضرت اہودؓ بن عیاض 221

باب الهمزة مع الواو 221

۲۸۴۔ حضرت اوسؓ بن ارقم 221

۲۸۵۔ حضرت اوسؓ بن اعور 221

۲۸۶۔ حضرت اوسؓ بن انیس 222

۲۸۷۔ حضرت اوسؓ بن اوس ثقفی 222

۲۸۸۔ حضرت اوسؓ بن اوس 222

۲۸۹۔ حضرت اوسؓ بن بشیر 223

۲۹۰۔ حضرت اوسؓ بن ثابت 224

۲۹۱۔ حضرت اوسؓ بن ثعلبہ 224

۲۹۲۔ حضرت اوسؓ بن جبیر 224

۲۹۳۔ حضرت اوسؓ بن جہیش 224

۲۹۴۔ حضرت اوسؓ ابو حاجب کلابی 224

۲۹۵۔ حضرت اوسؓ بن حارثہ 225

۲۹۶۔ حضرت اوسؓ بن حبیب 225

۲۹۷۔ حضرت اوسؓ بن حدثان 225

۲۹۸۔ حضرت اوسؓ بن حذیفہ 225

۲۹۹۔ حضرت اوسؓ بن حوشب 227

۳۰۰۔ حضرت اوسؓ بن خالد 228

۳۰۱۔ حضرت اوسؓ بن خذام 228

۳۰۲۔ حضرت اوسؓ بن خولی 228

۳۰۳۔ حضرت اوسؓ بن ساعدہ 229

۳۰۴۔ حضرت اوسؓ بن سعد 229

۳۰۵۔ حضرت اوسؓ بن سعید 229

۳۰۶۔ حضرت اوسؓ بن سمعان 230

۳۰۷۔ حضرت اوسؓ بن شرحبیل 230

۳۰۸۔ حضرت اوسؓ بن صامت 230

۳۰۹۔ حضرت اوسؓ بن ضمعج 231

۳۱۰۔ حضرت اوسؓ بن عابد 231

۳۱۱۔ حضرت اوسؓ بن عبداللہ 231

۳۱۲۔ حضرت اوسؓ بن عرابہ 232

۳۱۳۔ حضرت اوسؓ بن عوف ثقفی 232

۳۱۴۔ حضرت اوسؓ بن عوف 232

۳۱۵۔ حضرت اوسؓ بن فاتک 232

۳۱۶۔ حضرت اوسؓ بن قیظی 233

۳۱۷۔ حضرت اوسؓ ابو کبشہ 234

۳۱۸۔ حضرت اوسؓ بن مالک اشجعی 234

۳۱۹۔ حضرت اوسؓ بن مالک 234

۳۲۰۔ حضرت اوسؓ بن محجن 234

۳۲۱۔ حضرت اوسؓ مرئی 234

۳۲۲۔ حضرت اوسؓ بن معاذ 235

۳۲۳۔ حضرت اوسؓ بن معلیٰ 235

۳۲۴۔ حضرت اوسؓ بن معیر 235

۳۲۵۔ حضرت اوسؓ بن منذر 235

۳۲۶۔ حضرت اوسؓ بن یزید 235

۳۲۷۔ حضرت اوسؓ 236

۳۲۸۔ حضرت اوسطؓ بن عمرو بجلی 236

۳۲۹۔ حضرت اوفیؓ بن عرفطہ 236

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۳۰۔ حضرت اوفیٰؓ بن مولہ	236
۳۳۱۔ حضرت اویسؓ بن عامر	236
باب الهمزة مع الياء	238
۳۳۲۔ حضرت ایاد ابوالسمحؓ	238
۳۳۳۔ حضرت ایاسؓ بن اوس	238
۳۳۴۔ حضرت ایاسؓ بن بکیر	239
۳۳۵۔ حضرت ایاسؓ بن ثعلبہ	239
۳۳۶۔ حضرت ایاسؓ بن رباب	240
۳۳۷۔ حضرت ایاسؓ بن سہل	241
۳۳۸۔ حضرت ایاسؓ بن شراحیل	241
۳۳۹۔ حضرت ایاسؓ بن عبدالاسد	241
۳۴۰۔ حضرت ایاسؓ بن عبداللہ	241
۳۴۱۔ حضرت ایاسؓ بن عبداللہ دوسی	241
۳۴۲۔ حضرت ایاسؓ بن عبد	242
۳۴۳۔ حضرت ایاسؓ بن عدی	242
۳۴۴۔ حضرت ایاسؓ ابوفاطمہ	242
۳۴۵۔ حضرت ایاسؓ بن قتادہ	243
۳۴۶۔ حضرت ایاسؓ بن مالک	244
۳۴۷۔ حضرت ایاسؓ بن معاذ	244
۳۴۸۔ حضرت ایاسؓ بن معاویہ	245
۳۴۹۔ حضرت ایاسؓ بن ودقہ	246
۳۵۰۔ حضرت ایفعؓ بن عبد کلاعی	246
۳۵۱۔ حضرت ایماؓ بن رحضہ	246
۳۵۲۔ حضرت ایمنؓ بن خریم	247
۳۵۳۔ حضرت ایمنؓ بن عبید	248
۳۵۴۔ حضرت ایمنؓ بن یعلیٰ	248
۳۵۵۔ حضرت ایمنؓ	249
۳۵۶۔ حضرت ایوبؓ بن بشیر	249
۳۵۷۔ حضرت ایوبؓ بن مکرز	250
حرف الباء۔ باب الباء والالف	250
۳۵۸۔ حضرت باقومؓ رومی	250
۳۵۹۔ حضرت باذانؓ فارسی	250
باب الباء والجیم	250
۳۶۰۔ حضرت بجادؓ بن سائب	250
۳۶۱۔ حضرت بجراہؓ بن عامر	251
۳۶۲۔ بجیر بن اوس	251
۳۶۳۔ حضرت بجیرؓ بن بجرہ طائی	251
۳۶۴۔ حضرت بجیرؓ بن ابی بجیر	252
۳۶۵۔ حضرت بجیرؓ ثقفی	252
۳۶۶۔ حضرت بجیرؓ بن زہیر	252
۳۶۷۔ حضرت بجیرؓ بن عبداللہ	253
۳۶۸۔ حضرت بجیرؓ بن عمران	253
باب الباء والحاء	254
۳۶۹۔ حضرت بحاثؓ بن ثعلبہ	254
۳۷۰۔ حضرت بحرؓ بن ضبع	254
۳۷۱۔ حضرت بحیراؓ راہب	255
۳۷۲۔ حضرت بحیراؓ	255
۳۷۳۔ حضرت بحیرؓ انماری	256
۳۷۴۔ حضرت بحیرؓ بن ابی ربیعہ	256
۳۷۵۔ حضرت بحینہؓ	256
باب الباء والدال	257
۳۷۶۔ حضرت بدرؓ بن عبداللہ خطمی	257

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۷۷۔حضرت بدرؓ بن عبداللہ مزنی	257
۳۷۸۔حضرت بدرؓ ابوعبداللہ	257
۳۷۹۔حضرت بدیلؓ بن سلمہ	258
۳۸۰۔حضرت بدیلؓ بن عمر انصاری	258
۳۸۱۔حضرت بدیلؓ بن کلثوم	258
۳۸۲۔حضرت بدیلؓ بن ماریہ	259
۳۸۳۔حضرت بدیلؓ بن ورقاء	259
۳۸۴۔حضرت بدیلؓ	260
۳۸۵۔حضرت بدیلؓ	260
باب الباء والذال	**260**
۳۸۶۔حضرت بذیمہؓ	260
باب الباء والراء	**261**
۳۸۷۔حضرت برؓ بن عبداللہ	261
۳۸۸۔حضرت براءؓ بن اوس	261
۳۸۹۔حضرت براءؓ بن عازب	261
۳۹۰۔حضرت براءؓ بن قبیصہ	262
۳۹۱۔حضرت براءؓ بن مالک	262
۳۹۲۔حضرت براءؓ بن معرور	263
۳۹۳۔حضرت برحؓ بن عسکر	264
۳۹۴۔حضرت برذعؓ بن زید جذامی	265
۳۹۵۔حضرت برذعؓ بن زید بن نعمان	265
۳۹۶۔حضرت برزؓ بن قہطم	265
۳۹۷۔حضرت برحؓ بن عرفجہ	265
۳۹۸۔حضرت بریدہؓ بن حصیب	266
۳۹۹۔حضرت بریدہؓ بن سفیان اسلمی	267
۴۰۰۔حضرت بریرؓ بن جندب	268
۴۰۱۔حضرت بریرؓ بن عبداللہ	268
۴۰۲۔حضرت بریرؓ ابوہریرہ	269
۴۰۳۔حضرت بریلؓ شہالی	269
باب الباء والزاے	**269**
۴۰۴۔حضرت بزیعؓ ازدی	269
باب الباء والسین	**270**
۴۰۵۔حضرت بسبسؓ جہنی	270
۴۰۶۔بسرؓ بن ارطاہ	270
۴۰۷۔حضرت بسرؓ بن ابی بسر مازنی	272
۴۰۸۔حضرت بسرؓ بن جحاش	272
۴۰۹۔حضرت بسرؓ اشجعی	273
۴۱۰۔حضرت بسرؓ سلمی	273
۴۱۱۔حضرت بسرؓ بن سفیان	273
۴۱۲۔حضرت بسرؓ بن سلیمان	273
۴۱۳۔حضرت بسرؓ عصمہ	274
۴۱۴۔حضرت بسرؓ بن محجن	274
۴۱۵۔حضرت بسرہؓ عقاری	274
۴۱۶۔حضرت بسیہؓ بن عمرو	274
باب الباء والشین	**275**
۴۱۷۔حضرت بشرؓ بن براء	275
۴۱۸۔حضرت بشرؓ ثقفی	276
۴۱۹۔حضرت بشرؓ بن جحاش	276
۴۲۰۔حضرت بشرؓ بن حارث انصاری	276
۴۲۱۔حضرت بشرؓ بن حارث بن قیس	276
۴۲۲۔حضرت بشرؓ بن حزن نضری	277
۴۲۳۔حضرت بشرؓ بن حنظلہ جعفی	277

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۲۴۔ حضرت بشرؓ ابوخلیفہ 277
۴۲۵۔ حضرت بشرؓ بن راعی العیر 278
۴۲۶۔ حضرت بشرؓ ابورافع 278
۴۲۷۔ حضرت بشرؓ بن سحیم 278
۴۲۸۔ حضرت بشرؓ بن صحار 279
۴۲۹۔ حضرت بشرؓ بن عاصم ثقفی 279
۴۳۰۔ حضرت بشرؓ بن عاصم 280
۴۳۱۔ حضرت بشرؓ بن عبداللہ 280
۴۳۲۔ حضرت بشرؓ بن عبد 280
۴۳۳۔ حضرت بشرؓ بن عرفطہ 280
۴۳۴۔ حضرت بشرؓ بن عصمہ 280
۴۳۵۔ حضرت بشرؓ بن عقربہ جہنی 281
۴۳۶۔ حضرت بشرؓ بن عمرو 281
۴۳۷۔ حضرت بشرؓ غنوی 282
۴۳۸۔ حضرت بشرؓ بن قحیف 282
۴۳۹۔ حضرت بشرؓ بن قدامہ ضبابی 282
۴۴۰۔ حضرت بشرؓ بن معاذ اسدی 283
۴۴۱۔ حضرت بشرؓ بن معاویہ 283
۴۴۲۔ حضرت بشرؓ بن معلی 284
۴۴۳۔ حضرت بشرؓ بن جحش بکائی 284
۴۴۴۔ حضرت بشرؓ بن ہلال عبدی 284
۴۴۵۔ حضرت بشیرؓ بن اکال 285
۴۴۶۔ حضرت بشیرؓ بن انس 285
۴۴۷۔ حضرت بشیرؓ انصاری 285
۴۴۸۔ حضرت بشیرؓ بن تیم 285
۴۴۹۔ حضرت بشیرؓ ثقفی 286
۴۵۰۔ حضرت بشیرؓ بن جابر 286
۴۵۱۔ حضرت بشیرؓ ابوجمیلہ 286
۴۵۲۔ حضرت بشیرؓ بن حارث 287
۴۵۳۔ حضرت بشیرؓ بن حارث عبسی 287
۴۵۴۔ حضرت بشیرؓ حارثی 287
۴۵۵۔ حضرت بشیرؓ بن خصاصیہ 287
۴۵۶۔ حضرت بشیرؓ ابوخلیفہ 288
۴۵۷۔ حضرت بشیرؓ ابورافع 288
۴۵۸۔ حضرت بشیرؓ بن ابی زید 289
۴۵۹۔ حضرت بشیرؓ بن سعد بن ثعلبہ 289
۴۶۰۔ حضرت بشیرؓ بن سعد بن نعمان 290
۴۶۱۔ حضرت بشیرؓ بن عبداللہ 290
۴۶۲۔ حضرت بشیرؓ بن عبدالمنذر 290
۴۶۳۔ حضرت بشیرؓ بن عرفطہ 291
۴۶۴۔ حضرت بشیرؓ بن عقبہ 291
۴۶۵۔ حضرت بشیرؓ بن عقربہ جہنی 291
۴۶۶۔ حضرت بشیرؓ بن عمرو بن محصن 292
۴۶۷۔ حضرت بشیرؓ بن عمرو 292
۴۶۸۔ حضرت بشیرؓ بن عنبس 292
۴۶۹۔ حضرت بشیرؓ غفاری 293
۴۷۰۔ حضرت بشیرؓ بن فدیک 293
۴۷۱۔ حضرت بشیرؓ بن معبد 294
۴۷۲۔ حضرت بشیرؓ بن نہاس عبدی 294
۴۷۳۔ حضرت بشیرؓ بن یزید ضبعی 295
۴۷۴۔ حضرت بشیرؓ ثقفی 295
۴۷۵۔ حضرت بشیرؓ ابورافع 295
۴۷۶۔ حضرت بشیرؓ عدوی 295

جلد اول ختم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین (جلد دوم)

باب الباء والصاد والعین والغین 299

۴۷۷۔ حضرت بصرہؓ بن ابی بصرہ 299

۴۷۸۔ حضرت بصرہؓ انصاری 299

۴۷۹۔ حضرت بعجہؓ بن زید 300

۴۸۰۔ حضرت بعجہؓ بن عبداللہ 300

۴۸۱۔ حضرت بغیضؓ بن حبیب 301

باب الباء والکاف 301

۴۸۲۔ حضرت بکرؓ بن امیہ ضمری 301

۴۸۳۔ حضرت بکرؓ بن جبلہ کلبی 302

۴۸۴۔ حضرت بکرؓ بن حارث 302

۴۸۵۔ حضرت بکرؓ بن حارثہ 302

۴۸۶۔ حضرت بکرؓ بن حبیب 302

۴۸۷۔ حضرت بکرؓ بن شداخ 303

۴۸۸۔ حضرت بکرؓ بن عبداللہ 304

۴۸۹۔ حضرت بکرؓ بن مبشر 304

۴۹۰۔ حضرت بکیرؓ بن شداد 304

باب الباء واللام 305

۴۹۱۔ حضرت بلالؓ بن حارث 305

۴۹۲۔ حضرت بلالؓ بن حمامہ 305

۴۹۳۔ حضرت بلالؓ بن رباح 306

۴۹۴۔ حضرت بلالؓ بن مالک مزنی 309

۴۹۵۔ حضرت بلالؓ بن یحییٰ 309

۴۹۶۔ حضرت بلالؓ 310

۴۹۷۔ حضرت بلزؓ 310

۴۹۸۔ حضرت بلیلؓ بن بلال 310

باب الباء والنون والہاء والیاء 310

۴۹۹۔ حضرت بنہؓ جہنی 310

۵۰۰۔ حضرت بہزؓ 311

۵۰۱۔ حضرت بہزادؓ ابومالک 311

۵۰۲۔ حضرت بہلولؓ بن ذویب 311

۵۰۳۔ حضرت بہیزؓ بن ہثیم 312

۵۰۴۔ حضرت بہیسؓ بن سلمی 312

۵۰۵۔ حضرت بولیؓ 312

۵۰۶۔ حضرت بودانؓ 312

۵۰۷۔ حضرت بیجرۃؓ بن عامر 313

۵۰۸۔ حضرت بیرحؓ بن اسد 313

حرف التاء -- باب التاء واللام والمیم 313

۵۰۹۔ حضرت تلبؓ بن ثعلبہ 313

۵۱۰۔ حضرت تمامؓ بن عباس 314

۵۱۱۔ حضرت تمامؓ بن عبیدہ 315

۵۱۲۔ حضرت تمامؓ 315

۵۱۳۔ حضرت تمیمؓ بن اسید 315

۵۱۴۔ حضرت تمیمؓ بن اسید عدوی 316

۵۱۵۔ حضرت تمیمؓ بن اوس 316

۵۱۶۔ حضرت تمیمؓ بن بشر 317

۵۱۷۔ حضرت تمیمؓ بن جراشہ 317

۵۱۸۔ حضرت تمیمؓ بن حارث 318

۵۱۹۔ حضرت تمیمؓ بن حجر 318

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۲۰۔ حضرت تمیمؓ بن حمام	318
۵۲۱۔ حضرت تمیمؓ مولی خراش	319
۵۲۲۔ حضرت تمیمؓ بن ربیعہ	319
۵۲۳۔ حضرت تمیمؓ بن زید	319
۵۲۴۔ حضرت تمیمؓ بن سعد	320
۵۲۵۔ حضرت تمیمؓ بن سلمہ	320
۵۲۶۔ حضرت تمیمؓ بن عبد عمرو	320
۵۲۷۔ حضرت تمیمؓ غنمی	321
۵۲۸۔ حضرت تمیمؓ بن غیلان	321
۵۲۹۔ حضرت تمیمؓ بن معبد	321
۵۳۰۔ حضرت تمیمؓ بن نسر	321
۵۳۱۔ حضرت تمیمؓ بن یزید	321
۵۳۲۔ حضرت تمیمؓ بن یعار	321
۵۳۳۔ حضرت تمیمؓ	322
باب التاء مع الواو و مع الیاء	**322**
۵۳۴۔ حضرت توامؓ ابو دخان	322
۵۳۵۔ حضرت تیہانؓ بن تیہان	322
۵۳۶۔ حضرت تیہانؓ	323
باب الثاء۔ باب الثاء والالف	**323**
۵۳۷۔ حضرت ثابتؓ بن اثلہ	323
۵۳۸۔ حضرت ثابتؓ مولی اخنس	323
۵۳۹۔ حضرت ثابتؓ بن اقرم	323
۵۴۰۔ حضرت ثابتؓ بن جذع	324
۵۴۱۔ حضرت ثابتؓ بن حارث	324
۵۴۲۔ حضرت ثابتؓ بن حسان	324
۵۴۳۔ حضرت ثابتؓ بن خالد	324
۵۴۴۔ حضرت ثابتؓ بن خنساء	325
۵۴۵۔ حضرت ثابتؓ بن دحداح	325
۵۴۶۔ حضرت ثابتؓ بن دینار	325
۵۴۷۔ حضرت ثابتؓ بن ربیع	326
۵۴۸۔ حضرت ثابتؓ بن ربیعہ	326
۵۴۹۔ حضرت ثابتؓ بن رفاعہ	326
۵۵۰۔ حضرت ثابتؓ بن رفیع	326
۵۵۱۔ حضرت ثابتؓ بن زید حارثی	327
۵۵۲۔ حضرت ثابتؓ بن زید	327
۵۵۳۔ حضرت ثابتؓ بن زید بن ودیعہ	328
۵۵۴۔ حضرت ثابتؓ بن سفیان	328
۵۵۵۔ حضرت ثابتؓ بن سماک	328
۵۵۶۔ حضرت ثابتؓ بن صامت	328
۵۵۷۔ حضرت ثابتؓ بن صہیب	329
۵۵۸۔ حضرت ثابتؓ بن ضحاک	329
۵۵۹۔ حضرت ثابتؓ بن ضحاک بن خلیفہ	330
۵۶۰۔ حضرت ثابتؓ بن طریف	331
۵۶۱۔ حضرت ثابتؓ بن ابی عاصم	331
۵۶۲۔ حضرت ثابتؓ بن عامر	331
۵۶۳۔ حضرت ثابتؓ بن عبید	332
۵۶۴۔ حضرت ثابتؓ بن عتیک	332
۵۶۵۔ حضرت ثابتؓ بن عدی	332
۵۶۶۔ حضرت ثابتؓ بن عمرو بن زید	332
۵۶۷۔ حضرت ثابتؓ بن عمرو انصاری	333
۵۶۸۔ حضرت ثابتؓ بن قیس	333
۵۶۹۔ حضرت ثابتؓ بن قیس	333
۵۷۰۔ حضرت ثابتؓ بن مخلد	335

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۷۱۔ حضرت ثابتؓ بن مری 335
۵۷۲۔ حضرت ثابتؓ بن مسعود 335
۵۷۳۔ حضرت ثابتؓ بن معبد 336
۵۷۴۔ حضرت ثابتؓ بن منذر 336
۵۷۵۔ حضرت ثابتؓ بن نعمان 336
۵۷۶۔ حضرت ثابتؓ بن نعمان بن حارث 337
۵۷۷۔ حضرت ثابتؓ بن نعمان بن زید 337
۵۷۸۔ حضرت ثابتؓ بن ہزال 338
۵۷۹۔ حضرت ثابتؓ بن وائلہ 338
۵۸۰۔ حضرت ثابتؓ بن ودیعہ 338
۵۸۱۔ حضرت ثابتؓ بن وقش 339
۵۸۲۔ حضرت ثابتؓ بن یزید بن ودیعہ 340
۵۸۳۔ حضرت ثابتؓ بن یزید 340
۵۸۴۔ حضرت ثابتؓ بن یزید انصاری 340

باب الثاء مع الراء و مع العین 341

۵۸۵۔ حضرت ثروانؓ بن فزارہ 341
۵۸۶۔ حضرت ثعلبہؓ بن ابی بلتعہ 341
۵۸۷۔ حضرت ثعلبہؓ بہرانی 342
۵۸۸۔ حضرت ثعلبہؓ بن جذع انصاری 342
۵۸۹۔ حضرت ثعلبہؓ بن حارث 342
۵۹۰۔ حضرت ثعلبہؓ بن حاطب 343
۵۹۱۔ حضرت ثعلبہؓ ابوحبیب 345
۵۹۲۔ حضرت ثعلبہؓ بن حکم 345
۵۹۳۔ حضرت ثعلبہؓ بن ابی رقیہ 345
۵۹۴۔ حضرت ثعلبہؓ بن زبیب 345
۵۹۵۔ حضرت ثعلبہؓ بن زہدم 346
۵۹۶۔ حضرت ثعلبہؓ بن زید انصاری 346
۵۹۷۔ حضرت ثعلبہؓ بن زید 346
۵۹۸۔ حضرت ثعلبہؓ بن زید 346
۵۹۹۔ حضرت ثعلبہؓ بن ساعدہ 347
۶۰۰۔ حضرت ثعلبہؓ بن سعد 347
۶۰۱۔ حضرت ثعلبہؓ بن سعیہ 347
۶۰۲۔ حضرت ثعلبہؓ بن سلام 348
۶۰۳۔ حضرت ثعلبہؓ بن سہیل 348
۶۰۴۔ حضرت ثعلبہؓ بن صعیر 348
۶۰۵۔ حضرت ثعلبہؓ بن عبداللہ 349
۶۰۶۔ حضرت ثعلبہؓ بن عبدالرحمٰن 349
۶۰۷۔ حضرت ثعلبہؓ ابوعبدالرحمٰن 350
۶۰۸۔ حضرت ثعلبہؓ بن علاء 350
۶۰۹۔ حضرت ثعلبہؓ بن عمرو 351
۶۱۰۔ حضرت ثعلبہؓ بن عمرو 351
۶۱۱۔ حضرت ثعلبہؓ بن عنمہ 351
۶۱۲۔ حضرت ثعلبہؓ بن قیظی 352
۶۱۳۔ حضرت ثعلبہؓ بن ابی مالک 352
۶۱۴۔ حضرت ثعلبہؓ بن ودیعہ 353

باب الثاء مع القاف و مع اللام و مع المیم 353

۶۱۵۔ حضرت ثقبؓ بن فروہ 353
۶۱۶۔ حضرت ثقفؓ بن عمرو 353
۶۱۷۔ حضرت ثقفؓ بن عمرو بن سمیط 354
۶۱۸۔ حضرت ثلبؓ بن ثعلبہ 354
۶۱۹۔ حضرت ثمامہؓ بن اثال 354
۶۲۰۔ حضرت ثمامہؓ بن بجاد عبدی 356

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۲۱۔حضرت ثمامہؓ بن ابی ثمامہ 356
۶۲۲۔حضرت ثمامہؓ بن حزن 356
۶۲۳۔حضرت ثمامہؓ بن عدی 357

باب الثاء والواو 357

۶۲۴۔حضرت ثوبانؓ بن بجدد 357
۶۲۵۔حضرت ثوبانؓ بن سعد 358
۶۲۶۔حضرت ثوبانؓ ابوعبدالرحمٰن 358
۶۲۷۔حضرت ثورؓ بن تلیدہ 359
۶۲۸۔حضرت ثورؓ بن عزرہ 359
۶۲۹۔حضرت ثورؓ والد یزید بن ثور 359

حرف الجیم -- باب الجیم والالف 360

۶۳۰۔حضرت جابانؓ ابومیمون 360
۶۳۱۔حضرت جابرؓ بن ازرق 360
۶۳۲۔حضرت جابرؓ بن اسامہ 360
۶۳۳۔حضرت جابرؓ بن حابس 361
۶۳۴۔حضرت جابرؓ بن خالد 361
۶۳۵۔حضرت جابرؓ بن ابی سبرہ 361
۶۳۶۔حضرت جابرؓ بن سفیان 362
۶۳۷۔حضرت جابرؓ بن سلیم 362
۶۳۸۔حضرت جابرؓ بن سمرہ 363
۶۳۹۔حضرت جابرؓ بن شیبان 363
۶۴۰۔حضرت جابرؓ بن صخر بن امیہ 363
۶۴۱۔حضرت جابرؓ بن صخر 363
۶۴۲۔حضرت جابرؓ بن ابی صعصعہ 364
۶۴۳۔حضرت جابرؓ بن طارق 364
۶۴۴۔حضرت جابرؓ بن ظالم 364
۶۴۵۔حضرت جابرؓ بن عبداللہ راسی 365
۶۴۶۔حضرت جابرؓ بن عبداللہ بن ریاب 365
۶۴۷۔حضرت جابرؓ بن عبداللہ بن حرام 366
۶۴۸۔حضرت جابرؓ ابوعبدالرحمٰن 367
۶۴۹۔حضرت جابرؓ بن عتیک 368
۶۵۰۔حضرت جابرؓ بن عمیر انصاری 368
۶۵۱۔حضرت جابرؓ بن عوف 369
۶۵۲۔حضرت جابرؓ بن عیاش 369
۶۵۳۔حضرت جابرؓ بن ماجد صدفی 369
۶۵۴۔حضرت جابرؓ بن نعمان 369
۶۵۵۔حضرت جابرؓ بن یاسر 370
۶۵۶۔حضرت جاحلؓ ابومسلم صدفی 370
۶۵۷۔حضرت جارودؓ بن معلی 370
۶۵۸۔حضرت جارودؓ بن منذر 371
۶۵۹۔حضرت جاریہؓ بن اصرم 372
۶۶۰۔حضرت جاریہؓ بن جمیل 372
۶۶۱۔حضرت جاریہؓ بن زید 372
۶۶۲۔حضرت جاریہؓ بن ظفر 372
۶۶۳۔حضرت جاریہؓ بن عبدالمنذر 373
۶۶۴۔حضرت جاریہؓ بن قدامہ 373
۶۶۵۔حضرت جاریہؓ بن مجمع 374
۶۶۶۔حضرت جاہمہؓ بن عباس 374

باب الجیم مع الباء 375

۶۶۷۔حضرت جبارؓ بن حارث 375
۶۶۸۔حضرت جبارؓ بن حکم سلمی 375
۶۶۹۔حضرت جبارؓ بن سلمی 375

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۷۰۔ حضرت جبارؓ بن صخر 376
۶۷۱۔ حضرت جبارہؓ بن زرارہ 376
۶۷۲۔ حضرت جبرؓ اعرابی 376
۶۷۳۔ حضرت جبرؓ بن انس 377
۶۷۴۔ حضرت جبرؓ ابوعبداللہ 377
۶۷۵۔ حضرت جبرؓ بن عبداللہ 377
۶۷۶۔ حضرت جبرؓ بن عتیک 378
۶۷۷۔ حضرت جبرؓ کندی 378
۶۷۸۔ حضرت جبلؓ بن جوال 378
۶۷۹۔ حضرت جبلہؓ بن ازرق کندی 379
۶۸۰۔ حضرت جبلہؓ بن اشعر خزاعی 379
۶۸۱۔ حضرت جبلہؓ بن ثعلبہ انصاری 379
۶۸۲۔ حضرت جبلہؓ بن جنادہ 379
۶۸۳۔ حضرت جبلہؓ بن حارثہ 379
۶۸۴۔ حضرت جبلہؓ بن سعید 380
۶۸۵۔ حضرت جبلہؓ بن شراحیل 380
۶۸۶۔ حضرت جبلہؓ بن عمرو انصاری 381
۶۸۷۔ حضرت جبلہؓ بن ابی کرب 381
۶۸۸۔ حضرت جبلہؓ بن مالک 381
۶۸۹۔ حضرت جبلہؓ 381
۶۹۰۔ حضرت جبلہؓ 381
۶۹۱۔ حضرت جبیبؓ بن حارث 382
۶۹۲۔ حضرت جبیرؓ بن ایاس 382
۶۹۳۔ حضرت جبیرؓ بن 383
۶۹۴۔ حضرت جبیرؓ بن حباب 383
۶۹۵۔ حضرت جبیرؓ بن حویرث 383
۶۹۶۔ حضرت جبیرؓ بن حیہ 383
۶۹۷۔ حضرت جبیرؓ مولی کبیرہ 384
۶۹۸۔ حضرت جبیرؓ بن مطعم 384
۶۹۹۔ حضرت جبیرؓ بن نعمان 385
۷۰۰۔ حضرت جبیرؓ بن نفیر 385
۷۰۱۔ حضرت جبیرؓ بن نوفل 386

باب الجیم والثاء والحاء المہملہ 386

۷۰۲۔ حضرت جثامہؓ بن قیس 386
۷۰۳۔ حضرت جثامہؓ بن مساحق 387
۷۰۴۔ حضرت جحافؓ بن حکیم 387
۷۰۵۔ حضرت جحدمؓ والد حکیم 387
۷۰۶۔ حضرت جحدمؓ بن فضالہ 387
۷۰۷۔ حضرت جحشؓ جہنی 388

باب الجیم والدال 388

۷۰۸۔ حضرت جدارؓ اسلمی 388
۷۰۹۔ حضرت جدؓ بن قیس 388
۷۱۰۔ حضرت جدیعؓ بن نذیر 389

باب الجیم والذال المعجمۃ 389

۷۱۱۔ حضرت جذرہؓ بن سبرۃ 389
۷۱۲۔ حضرت جذعؓ انصاری 389
۷۱۳۔ حضرت جذیہؓ 390

باب الجیم والراء 390

۷۱۴۔ حضرت جراحؓ بن ابی الجراح 390
۷۱۵۔ حضرت جرادؓ ابوعبداللہ 391
۷۱۶۔ حضرت جرادؓ بن عبس 391
۷۱۷۔ حضرت جرثومؓ بن ناشب 391

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۱۸۔ حضرت جرموزؓ ہجیمی	392
۷۱۹۔ حضرت جروؓ سدوسی	392
۷۲۰۔ حضرت جروؓ بن عمرو عذری	392
۷۲۱۔ حضرت جروؓ بن مالک	392
۷۲۲۔ حضرت جرولؓ بن احنف	393
۷۲۳۔ حضرت جرولؓ بن عباس	393
۷۲۴۔ حضرت جرولؓ بن مالک	393
۷۲۵۔ حضرت جرہدؓ بن خویلد	393
۷۲۶۔ حضرت جریجؓ ابوشاہ	394
۷۲۷۔ حضرت جریرؓ بن ارقط	394
۷۲۸۔ حضرت جریرؓ بن اوس	394
۷۲۹۔ حضرت جریرؓ بن عبداللہ حمیری	395
۷۳۰۔ حضرت جریرؓ بن عبداللہ بن جابر	395
۷۳۱۔ حضرت جریرؓ	397
۷۳۲۔ حضرت جریؓ حنفی	397
۷۳۳۔ حضرت جریؓ بن عمرو عذری	397
۷۳۴۔ حضرت جریؓ	397
باب الجیم والزائے والسین	**397**
۷۳۵۔ حضرت جزءؓ بن انس سلمی	397
۷۳۶۔ حضرت جزءؓ بن حدرجان	398
۷۳۷۔ حضرت جزءؓ سدوسی	398
۷۳۸۔ حضرت جزءؓ بن عمرو عذری	398
۷۳۹۔ حضرت جزءؓ بن مالک	399
۷۴۰۔ حضرت جزءؓ	399
۷۴۱۔ حضرت جزیؓ	399
۷۴۲۔ حضرت جزیؓ ابوخزیمہ	399
۷۴۳۔ حضرت جزیؓ بن معاویہ	399
۷۴۴۔ حضرت جسرؓ بن وہب	400
باب الجیم والشین المعجمہ	**401**
۷۴۵۔ حضرت جشیبؓ	400
۷۴۶۔ حضرت جشیشؓ دیلمی	400
۷۴۷۔ حضرت جشیشؓ کندی	400
باب الجیم والعین المہملہ	**400**
۷۴۸۔ حضرت جعالؓ	401
۷۴۹۔ حضرت جعالؓ آخر	401
۷۵۰۔ حضرت جعدہؓ بن خالد بن صمہ جشمی	402
۷۵۱۔ حضرت جعدہؓ بن ہانی حضرمی	402
۷۵۲۔ حضرت جعدہؓ بن ہبیرہ اشجعی	402
۷۵۳۔ حضرت جعدہؓ بن ہبیرہ بن ابی وہب	403
۷۵۴۔ حضرت جعشمؓ الخیر بن خلیبہ	403
۷۵۵۔ حضرت جعفرؓ بن ابی الحکم	404
۷۵۶۔ حضرت جعفرؓ بن زبیر بن عوام	404
۷۵۷۔ حضرت جعفرؓ ابوزمعہ بلوی	404
۷۵۸۔ حضرت جعفرؓ بن ابی سفیان	404
۷۵۹۔ حضرت جعفر طیارؓ بن ابی طالب	404
۷۶۰۔ حضرت جعفرؓ عبدی	407
۷۶۱۔ حضرت جعفرؓ بن محمد بن مسلمہ	407
۷۶۲۔ حضرت جعفیؓ	408
۷۶۳۔ حضرت جعونہؓ بن زیادہ شنی	408
۷۶۴۔ حضرت جعیلؓ بن زیاد اشجعی	408
۷۶۵۔ حضرت جعیلؓ بن سراقہ ضمری	409
۷۶۶۔ حضرت جعیلؓ	409

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب الجیم والفاء 409

۷۶۷۔ حضرت جفشیشؓ بن نعمان کندی 409
۷۶۸۔ حضرت جفینہؓ جہنی 410

باب الجیم واللام 410

۷۶۹۔ حضرت جلاسؓ بن سوید 410
۷۷۰۔ حضرت جلاسؓ بن صلیت 411
۷۷۱۔ حضرت جلاسؓ بن عمرو 411
۷۷۲۔ حضرت جلیبیبؓ 412
۷۷۳۔ حضرت جلیحہؓ بن عبداللہ 412

باب الجیم والمیم 413

۷۷۴۔ حضرت جمانہؓ باہلی 413
۷۷۵۔ حضرت جمدؓ کندی 413
۷۷۶۔ حضرت جمرہؓ بن عوف 413
۷۷۷۔ حضرت جمرہؓ بن نعمان 414
۷۷۸۔ حضرت جمہانؓ اسلمی 414
۷۷۹۔ حضرت جمیعؓ بن مسعود 414
۷۸۰۔ حضرت جمیلؓ بن بصرہ 414
۷۸۱۔ حضرت جمیلؓ بن ردام 415
۷۸۲۔ حضرت جمیلؓ بن عامر 415
۷۸۳۔ حضرت جمیلؓ بن معمر 415
۷۸۴۔ حضرت جمیلؓ نجرانی 416

باب الجیم والنون 416

۷۸۵۔ حضرت جنابؓ ابوخابط 416
۷۸۶۔ حضرت جنابؓ بن قیظی 417
۷۸۷۔ حضرت جنابؓ کلبی 417
۷۸۸۔ حضرت جنادحؓ بن میمون 417
۷۸۹۔ حضرت جنادہؓ بن ابی امیہ 417
۷۹۰۔ حضرت جنادہؓ بن ابی امیہ 418
۷۹۱۔ حضرت جنادہؓ بن ابی امیہ ازدی 419
۷۹۲۔ حضرت جنادہؓ بن جراد 419
۷۹۳۔ حضرت جنادہؓ بن زید حارثی 420
۷۹۴۔ حضرت جنادہؓ بن سفیان 420
۷۹۵۔ حضرت جنادہؓ بن عبداللہ 420
۷۹۶۔ حضرت جنادہؓ بن مالک 420
۷۹۷۔ حضرت جنادہؓ ازدی 421
۷۹۸۔ حضرت جنادہؓ 422
۷۹۹۔ حضرت جنبذؓ 422
۸۰۰۔ حضرت جندبؓ بن جنادہ 422
۸۰۱۔ حضرت جندبؓ بن حیان 425
۸۰۲۔ حضرت جندبؓ بن زہیر 425
۸۰۳۔ حضرت جندبؓ بن ضمرہ 425
۸۰۴۔ حضرت جندبؓ بن عبداللہ 426
۸۰۵۔ حضرت جندبؓ بن عمرو 428
۸۰۶۔ حضرت جندبؓ بن کعب 428
۸۰۷۔ حضرت جندبؓ بن مکیث 429
۸۰۸۔ حضرت جندبؓ بن ناجیہ 429
۸۰۹۔ حضرت جندبؓ ابوناجیہ 430
۸۱۱۔ حضرت جندرہؓ بن خیشنہ 430
۸۱۲۔ حضرت جندعؓ انصاری اوسی 430
۸۱۳۔ حضرت جندعؓ بن ضمرہ 431
۸۱۴۔ حضرت جندلہؓ بن نھلہ 432
۸۱۵۔ حضرت جنیدؓ بن سباع جہنی 432

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸۱۶۔حضرت جنیدؓ بن عبدالرحمٰن 432

باب الجیم والہاء 432

۸۱۷۔حضرت جہبلؓ بن سیف 432
۸۱۸۔حضرت جہجاہؓ بن قیس 432
۸۱۹۔حضرت جہدمہؓ 433
۸۲۰۔حضرت جہرؓ ابوعبداللہ 434
۸۲۱۔حضرت جہمؓ اسلمی 434
۸۲۲۔حضرت جہمؓ بلوی 435
۸۲۳۔حضرت جہمؓ بن قثم 435
۸۲۴۔حضرت جہمؓ بن قیس 435
۸۲۵۔حضرت جہمؓ بن شرحبیل 435
۸۲۶۔حضرت جہمؓ 435
۸۲۷۔حضرت جہیشؓ بن اویس 436
۸۲۸۔حضرت جہیمؓ بن صلت 436
۸۲۹۔حضرت جہیمؓ بن قیس 436

باب الجیم والواو والیاء 437

۸۳۰۔حضرت جودانؓ 437
۸۳۱۔حضرت جونؓ بن قتادہ 437
۸۳۲۔حضرت جویریہؓ عصری 438
۸۳۳۔حضرت جیفرؓ بن جلندی 438

حرف الحاء المہملۃ باب الحاء والالف 438

۸۳۴۔حضرت حابسؓ بن دغنہ کلبی 438
۸۳۵۔حضرت حابسؓ بن ربیعہ تمیمی 438
۸۳۶۔حضرت حابسؓ بن سعد 439
۸۳۷۔حضرت حاتمؓ خادم نبی 440
۸۳۸۔حضرت حاتمؓ بن عدی 440
۸۳۹۔حضرت حاجبؓ بن زید 440
۸۴۰۔حضرت حاجبؓ بن زید 440
۸۴۱۔حضرت حارثؓ بن ازمع 440
۸۴۲۔حضرت حارثؓ بن اسد 441
۸۴۳۔حضرت حارثؓ بن اشیم 441
۸۴۴۔حضرت حارثؓ بن اقیش 441
۸۴۵۔حضرت حارثؓ بن انس 441
۸۴۶۔حضرت حارثؓ بن انس بن مالک 442
۸۴۷۔حضرت حارثؓ بن اوس ثقفی 442
۸۴۸۔حضرت حارثؓ بن اوس بن عتیک 442
۸۴۹۔حضرت حارثؓ بن اوس بن معاذ 443
۸۵۰۔حضرت حارثؓ بن اوس بن نعمان 443
۸۵۱۔حضرت حارثؓ بن اوس انصاری 443
۸۵۲۔حضرت حارثؓ بن اوس انصاری 444
۸۵۳۔حضرت حارثؓ بن اوس 444
۸۵۴۔حضرت حارثؓ بن بدل 444
۸۵۵۔حضرت حارثؓ بن بلال 445
۸۵۶۔حضرت حارثؓ بن تبیع 445
۸۵۷۔حضرت حارثؓ بن ثابت بن سفیان 445
۸۵۸۔حضرت حارثؓ بن ثابت بن عبداللہ 446
۸۵۹۔حضرت حارثؓ بن جماز 446
۸۶۰۔حضرت حارثؓ بن حارث ازدی 446
۸۶۱۔حضرت حارثؓ بن حارث اشعری 446
۸۶۲۔حضرت حارثؓ بن حارث غامدی 448
۸۶۳۔حضرت حارثؓ بن حارث بن قیس 449
۸۶۴۔حضرت حارثؓ بن حارث بن کلدہ 449
۸۶۵۔حضرت حارثؓ بن حاطب 449

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۸۶۶۔ حضرت حارثؓ بن حاطب 450
۸۶۷۔ حضرت حارثؓ بن حباب 450
۸۶۸۔ حضرت حارثؓ بن حبال 451
۸۶۹۔ حضرت حارثؓ بن حسان 451
۸۷۰۔ حضرت حارثؓ بن حکم 453
۸۷۱۔ حضرت حارثؓ بن حکیم 453
۸۷۲۔ حضرت حارثؓ بن خالد بن صخر 453
۸۷۳۔ حضرت حارثؓ بن خالد قرشی 454
۸۷۴۔ حضرت حارثؓ بن خزمہ 454
۸۷۵۔ حضرت حارثؓ بن خزیمہ 455
۸۷۶۔ حضرت حارثؓ بن خضرامہ ضبی 455
۸۷۷۔ حضرت حارثؓ بن رافع بن مکیث 455
۸۷۸۔ حضرت حارثؓ بن رافع 455
۸۷۹۔ حضرت حارثؓ بن ربعی 456
۸۸۰۔ حضرت حارثؓ بن ربیع 456
۸۸۱۔ حضرت حارثؓ بن ابی ربیعہ 456
۸۸۲۔ حضرت حارثؓ بن زہیر 457
۸۸۳۔ حضرت حارثؓ بن زیاد انصاری 457
۸۸۴۔ حضرت حارثؓ بن زیاد 458
۸۸۵۔ حضرت حارثؓ بن زید بن حارثہ 458
۸۸۶۔ حضرت حارثؓ بن زید بن عطاف 458
۸۸۷۔ حضرت حارثؓ بن زید 458
۸۸۸۔ حضرت حارثؓ بن زید 459
۸۸۹۔ حضرت حارثؓ بن ابی سبرہ 459
۸۹۰۔ حضرت حارثؓ بن سراقہ 459
۸۹۱۔ حضرت حارثؓ بن سعد 459
۸۹۲۔ حضرت حارثؓ بن سعید 460
۸۹۳۔ حضرت حارثؓ بن سفیان 460
۸۹۴۔ حضرت حارثؓ بن سلمہ 460
۸۹۵۔ حضرت حارثؓ بن سلیم 460
۸۹۶۔ حضرت حارثؓ بن سہل 460
۸۹۷۔ حضرت حارثؓ بن سواد 461
۸۹۸۔ حضرت حارثؓ بن سوید تیمی 461
۸۹۹۔ حضرت حارثؓ بن سوید بن صامت 462
۹۰۰۔ حضرت حارثؓ بن شریح 462
۹۰۱۔ حضرت حارثؓ بن صبیرہ 463
۹۰۲۔ حضرت حارثؓ بن ابی صعصعہ 463
۹۰۳۔ حضرت حارثؓ بن صمہ 463
۹۰۴۔ حضرت حارثؓ بن ضرار 464
۹۰۵۔ حضرت حارثؓ بن ابی ضرار 465
۹۰۶۔ حضرت حارثؓ بن طفیل بن صخر 466
۹۰۷۔ حضرت حارثؓ بن طفیل بن عبداللہ 466
۹۰۸۔ حضرت حارثؓ بن ظالم 466
۹۰۹۔ حضرت حارثؓ بن عباس 466
۹۱۰۔ حضرت حارثؓ بن عبداللہ ثقفی 466
۹۱۱۔ حضرت حارثؓ بن عبداللہ بجلی 467
۹۱۲۔ حضرت حارثؓ بن عبداللہ بن ابی ربیعہ 467
۹۱۳۔ حضرت حارثؓ بن عبداللہ بن سائب 468
۹۱۴۔ حضرت حارثؓ بن عبداللہ بن سعد 468
۹۱۵۔ حضرت حارثؓ بن عبداللہ 468
۹۱۶۔ حضرت حارثؓ بن عبداللہ بن کعب 468
۹۱۷۔ حضرت حارثؓ بن عبداللہ بن وہب 468
۹۱۸۔ حضرت حارثؓ ابوعبداللہ 468
۹۱۹۔ حضرت حارثؓ بن عبدشمس 469

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹۲۰۔ حضرت حارثؓ بن عبدالعزیٰ 469
۹۲۱۔ حضرت حارثؓ بن عبدقیس 469
۹۲۲۔ حضرت حارثؓ بن عبدکلال 469
۹۲۳۔ حضرت حارثؓ بن عبدمناف 470
۹۲۴۔ حضرت حارثؓ بن عبید 470
۹۲۵۔ حضرت حارثؓ بن عتیق 470
۹۲۶۔ حضرت حارثؓ بن عتیک 470
۹۲۷۔ حضرت حارثؓ بن عتیک بن نعمان 470
۹۲۸۔ حضرت حارثؓ بن عدی بن خرشہ 470
۹۲۹۔ حضرت حارثؓ بن عدی بن مالک 471
۹۳۰۔ حضرت حارثؓ بن عرفجہ 471
۹۳۱۔ حضرت حارثؓ بن عفیف 471
۹۳۲۔ حضرت حارثؓ بن عقبہ 471
۹۳۳۔ حضرت حارثؓ بن عمر ہذلی 471
۹۳۴۔ حضرت حارثؓ بن عمرو انصاری 471
۹۳۵۔ حضرت حارثؓ بن عمرو 472
۹۳۶۔ حضرت حارثؓ بن عمرو اسدی 473
۹۳۷۔ حضرت حارثؓ بن عمرو مزنی 473
۹۳۸۔ حضرت حارثؓ بن عمرو بن مؤمل 473
۹۳۹۔ حضرت حارثؓ بن عمیر 473
۹۴۰۔ حضرت حارثؓ بن عوف بن اسید 473
۹۴۱۔ حضرت حارثؓ بن عوف بن ابی حارثہ 474
۹۴۲۔ حضرت حارثؓ بن غزیہ 475
۹۴۳۔ حضرت حارثؓ بن غطیف سکونی 475
۹۴۴۔ حضرت حارثؓ بن فروہ 475
۹۴۵۔ حضرت حارثؓ بن قیس بن حارث 475
۹۴۶۔ حضرت حارثؓ بن قیس بن حصن 475
۹۴۷۔ حضرت حارثؓ بن قیس بن خلدہ 476
۹۴۸۔ حضرت حارثؓ بن قیس بن عدی 476
۹۴۹۔ حضرت حارثؓ بن قیس 476
۹۵۰۔ حضرت حارثؓ بن قیس بن عمیرہ 476
۹۵۱۔ حضرت حارثؓ بن کعب بن عمرو 477
۹۵۲۔ حضرت حارثؓ بن کعب 477
۹۵۳۔ حضرت حارثؓ بن کعب 477
۹۵۴۔ حضرت حارثؓ بن کلدہ 477
۹۵۵۔ حضرت حارثؓ بن مالک طائی 478
۹۵۶۔ حضرت حارثؓ بن مالک بن قیس 478
۹۵۷۔ حضرت حارثؓ بن مالک انصاری 478
۹۵۸۔ حضرت حارثؓ بن مالک 479
۹۵۹۔ حضرت حارثؓ بن مخاشن 479
۹۶۰۔ حضرت حارثؓ بن مخلد 479
۹۶۱۔ حضرت خارثؓ بن مسعود 480
۹۶۲۔ حضرت حارثؓ بن مسلم 480
۹۶۳۔ حضرت حارثؓ بن مسلم 481
۹۶۴۔ حضرت حارثؓ بن مضرس 481
۹۶۵۔ حضرت حارثؓ بن معاذ 481
۹۶۶۔ حضرت حارثؓ بن معاویہ 481
۹۶۷۔ حضرت حارثؓ بن معلیٰ 482
۹۶۸۔ حضرت حارثؓ بن معمر 482
۹۶۹۔ حضرت حارثؓ ملیکی 482
۹۷۰۔ حضرت حارثؓ بن نبیہ 482
۹۷۱۔ حضرت حارثؓ بن نعمان 482
۹۷۲۔ حضرت حارثؓ بن نعمان بن امیہ 483
۹۷۳۔ حضرت حارثؓ بن نعمان بن خزمہ 483

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹۷۴۔ حضرت حارثؓ بن نعمان بن رافع	483
۹۷۵۔ حضرت حارثؓ بن نفیع	484
۹۷۶۔ حضرت حارثؓ بن نوفل	484
۹۷۷۔ حضرت حارثؓ بن ہانی	484
۹۷۸۔ حضرت حارثؓ بن ہشام جہنی	485
۹۷۹۔ حضرت حارثؓ بن ہشام بن مغیرہ	485
۹۸۰۔ حضرت حارثؓ بن وہبان	487
۹۸۱۔ حضرت حارثؓ بن یزید اسدی	487
۹۸۲۔ حضرت حارثؓ بن یزید بن انسہ	487
۹۸۳۔ حضرت حارثؓ بن یزید جہنی	487
۹۸۴۔ حضرت حارثؓ بن یزید بن سعد البکری	487
۹۸۵۔ حضرت حارثؓ بن یزید	488
۹۸۶۔ حضرت حارثؓ	488
۹۸۷۔ حضرت حارثہؓ	488
۹۸۸۔ حضرت حارثہؓ بن جبلہ	489
۹۸۹۔ حضرت حارثہؓ بن خذام	489
۹۹۰۔ حضرت حارثہؓ بن خمیر	489
۹۹۱۔ حضرت حارثہؓ بن ربیع	489
۹۹۲۔ حضرت حارثہؓ بن زید	490
۹۹۳۔ حضرت حارثہؓ بن سراقہ	490
۹۹۴۔ حضرت حارثہؓ بن سہل	491
۹۹۵۔ حضرت حارثہؓ بن شراحیل	491
۹۹۶۔ حضرت حارثہؓ بن ظفر	491
۹۹۷۔ حضرت حارثہؓ بن عدی	492
۹۹۸۔ حضرت حارثہؓ بن عمرو انصاری	492
۹۹۹۔ حضرت حارثہؓ بن قطن	492
۱۰۰۰۔ حضرت حارثہؓ بن مالک انصاری	492
۱۰۰۱۔ حضرت حارثہؓ بن مالک بن غضب	493
۱۰۰۲۔ حضرت حارثہؓ بن مضرب	494
۱۰۰۳۔ حضرت حارثہؓ بن نعمان	494
۱۰۰۴۔ حضرت حارثہؓ بن نعمان خزاعی	495
۱۰۰۵۔ حضرت حارثہؓ بن وہب خزاعی	495
۱۰۰۶۔ حضرت حازمؓ انصاری	495
۱۰۰۷۔ حضرت حازمؓ بن ابی حازم احمسی	496
۱۰۰۸۔ حضرت حازمؓ بن حرملہ	496
۱۰۰۹۔ حضرت حازمؓ بن حرام	496
۱۰۱۰۔ حضرت حازمؓ	496
۱۰۱۱۔ حضرت حاطبؓ بن ابی بلتعہ	496
۱۰۱۲۔ حضرت حاطبؓ بن حارث	498
۱۰۱۳۔ حضرت حاطبؓ بن عبدالعزیٰ	498
۱۰۱۴۔ حضرت حاطبؓ بن عمرو بن عبدشمس	499
۱۰۱۵۔ حضرت حاطبؓ بن عمرو بن عتیک	499
۱۰۱۶۔ حضرت حامدؓ صائدی کوفی	499
باب الحاء والباء	499
۱۰۱۷۔ حضرت حبابؓ بن جبیر	499
۱۰۱۸۔ حضرت حبابؓ بن جزء	499
۱۰۱۹۔ حضرت حبابؓ بن زید	500
۱۰۲۰۔ حضرت حبابؓ بن عبداللہ	500
۱۰۲۱۔ حضرت حبابؓ بن عمرو	500
۱۰۲۲۔ حضرت حبابؓ بن قیظی	501
۱۰۲۳۔ حضرت حبابؓ بن منذر	501
۱۰۲۴۔ حضرت حبابؓ انصاری	502
۱۰۲۵۔ حضرت حبانؓ	502

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰۲۶۔ حضرت حبانؓ بن بح 502
۱۰۲۷۔ حضرت حبانؓ بن حکم سلمی 503
۱۰۲۸۔ حضرت حجابؓ ابو عقیل انصاری 503
۱۰۲۹۔ حضرت حبشیؓ بن جنادہ 503
۱۰۳۰۔ حضرت حبہؓ بن بعکک 504
۱۰۳۱۔ حضرت حبہؓ بن جوین 504
۱۰۳۲۔ حضرت حبہؓ بن حابس 505
۱۰۳۳۔ حضرت حبہؓ بن خالد 505
۱۰۳۴۔ حضرت حبہؓ بن مسلم 505
۱۰۳۵۔ حضرت حبیبؓ بن اساف 505
۱۰۳۶۔ حضرت حبیبؓ بن اسود 506
۱۰۳۷۔ حضرت حبیبؓ بن اسید 506
۱۰۳۸۔ حضرت حبیبؓ بن بدیل 506
۱۰۳۹۔ حضرت حبیبؓ بن حارث 506
۱۰۴۰۔ حضرت حبیبؓ بن حباشہ 506
۱۰۴۱۔ حضرت حبیبؓ بن حماز 507
۱۰۴۲۔ حضرت حبیبؓ بن حمامہ سلمی 507
۱۰۴۳۔ حضرت حبیبؓ بن حیان 507
۱۰۴۴۔ حضرت حبیبؓ بن خراش 507
۱۰۴۵۔ حضرت حبیبؓ بن خراس عصری 507
۱۰۴۶۔ حضرت حبیبؓ بن خماشہ انصاری 508
۱۰۴۷۔ حضرت حبیبؓ بن ربیعہ 508
۱۰۴۸۔ حضرت حبیبؓ بن زید تمیم 508
۱۰۴۹۔ حضرت حبیبؓ بن زید بن عاصم 508
۱۰۵۰۔ حضرت حبیبؓ بن زید کندی 508
۱۰۵۱۔ حضرت حبیبؓ بن سباع 509
۱۰۵۲۔ حضرت حبیبؓ بن سعد 509
۱۰۵۳۔ حضرت حبیبؓ سلمی 509
۱۰۵۴۔ حضرت حبیبؓ بن سندر 509
۱۰۵۵۔ حضرت حبیبؓ بن ضحاک جمحی 509
۱۰۵۶۔ حضرت حبیبؓ ابو ضمرہ 510
۱۰۵۷۔ حضرت حبیبؓ بن عمرو سلامانی 510
۱۰۵۸۔ حضرت حبیبؓ بن عمرو بن عمیر 510
۱۰۵۹۔ حضرت حبیبؓ بن عمرو 510
۱۰۶۰۔ حضرت حبیبؓ بن عمرو 511
۱۰۶۱۔ حضرت حبیبؓ بن عمیر 511
۱۰۶۲۔ حضرت حبیبؓ العنزی 511
۱۰۶۳۔ حضرت حبیبؓ بن فدیک 512
۱۰۶۴۔ حضرت حبیبؓ فہری 512
۱۰۶۵۔ حضرت حبیبؓ بن مخنف 512
۱۰۶۶۔ حضرت حبیبؓ بن ابی مرضیہ 513
۱۰۶۷۔ حضرت حبیبؓ بن مروان 513
۱۰۶۸۔ حضرت حبیبؓ بن سلمہ 513
۱۰۶۹۔ حضرت حبیبؓ بن ملہ 514
۱۰۷۰۔ حضرت حبیبؓ بن وہب 514
۱۰۷۱۔ حضرت حبیبؓ بن یساف 514
۱۰۷۲۔ حضرت حبیبؓ بن ابی یسر 515
۱۰۷۳۔ حضرت حبیؓ بن جاریہ ثقفی 515
۱۰۷۴۔ حضرت حبیشؓ اسدی 515
۱۰۷۵۔ حضرت حبیشؓ بن خالد 516
۱۰۷۶۔ حضرت حبیشؓ بن شریح 518
باب الحاء والتاء 518
۱۰۷۷۔ حضرت حتاتؓ بن عمرو انصاری 518

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰۷۸۔حضرت حتاتؓ بن یزید 518

باب الحاء والجیم 519

۱۰۷۹۔حضرت حجاجؓ باہلی 519

۱۰۸۰۔حضرت حجاجؓ بن حارث 519

۱۰۸۱۔حضرت حجاجؓ بن عامر ثمالی 519

۱۰۸۲۔حضرت حجاجؓ بن عبداللہ نصری 520

۱۰۸۳۔حضرت حجاجؓ بن علاط 520

۱۰۸۴۔حضرت حجاجؓ بن عمرو 522

۱۰۸۵۔حضرت حجاجؓ ابوقابوس 523

۱۰۸۶۔حضرت حجاجؓ بن قیس 523

۱۰۸۷۔حضرت حجاجؓ بن مالک 523

۱۰۸۸۔حضرت حجاجؓ بن مسعود 524

۱۰۸۹۔حضرت حجاجؓ بن منبہ 525

۱۰۹۰۔حضرت حجرؓ بن ربیعہ 525

۱۰۹۱۔حضرت حجرؓ ابوعبداللہ 525

۱۰۹۲۔حضرت حجرؓ عدوی 525

۱۰۹۳۔حضرت حجرؓ بن عدی 526

۱۰۹۴۔حضرت حجرؓ بن عنبس 527

۱۰۹۵۔حضرت حجرؓ والد مخشی 527

۱۰۹۶۔حضرت حجرؓ بن نعمان 527

۱۰۹۷۔حضرت حجرؓ بن یزید 527

۱۰۹۸۔حضرت حجنؓ 528

۱۰۹۹۔حضرت حجیرؓ بن ابی اہاب 528

۱۱۰۰۔حضرت حجیرؓ بن بیان 528

۱۱۰۱۔حضرت حجیرؓ بن ابی حجیر 528

۱۱۰۲۔حضرت حجیرہؓ 528

باب الحاء والدال 529

۱۱۰۳۔حضرت حدرجانؓ بن مالک 529

۱۱۰۴۔حضرت حدردؓ بن ابی حدرد 529

۱۱۰۵۔حضرت حدیرؓ 529

۱۱۰۶۔حضرت حدیرؓ بن ابی فوزہ 529

باب الحاء والذال المعجمہ 530

۱۱۰۷۔حضرت حذیفہؓ ازدی 530

۱۱۰۸۔حضرت حذیفہؓ بن اسید 530

۱۱۰۹۔حضرت حذیفہؓ بن اوس 531

۱۱۱۰۔حضرت حذیفہؓ بارقی 531

۱۱۱۱۔حضرت حذیفہؓ بن عبید مرادی 532

۱۱۱۲۔حضرت حذیفہؓ قلعانی 532

۱۱۱۳۔حضرت حذیفہؓ بن یمان 532

۱۱۱۴۔حضرت حذیمؓ بن حنیفہ بن حذیم 534

۱۱۱۵۔حضرت حذیمؓ جد حنظلہ 534

۱۱۱۶۔حضرت حذیمؓ بن عمرو 534

باب الحاء والراۤ 535

۱۱۱۷۔حضرت حرؓ بن خصرامہ 535

۱۱۱۸۔حضرت حرؓ بن قیس 535

۱۱۱۹۔حضرت حرؓ بن مالک 536

۱۱۲۰۔حضرت حراشؓ بن امیہ کعبی 536

۱۱۲۱۔حضرت حرامؓ بن عوف بلوی 536

۱۱۲۲۔حضرت حرامؓ بن ابی بن کعب انصاری 537

۱۱۲۳۔حضرت حرامؓ بن معاویہ 537

۱۱۲۴۔حضرت حرامؓ ابن ملحان 537

۱۱۲۵۔حضرت حربؓ بن حارث محاربی 538

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۱۲۶۔ حضرت حربؓ بن ابی حرب	538
۱۱۲۷۔ حضرت حرقوصؓ بن زہیر سعدی	539
۱۱۲۸۔ حضرت حرملہؓ بن ایاس	539
۱۱۲۹۔ حضرت حرملہؓ بن زید انصاری	539
۱۱۳۰۔ حضرت حرملہؓ بن عبداللہ بن ایاس	540
۱۱۳۱۔ حضرت حرملہؓ بن عمرو بن سنتہ اسلمی	540
۱۱۳۲۔ حضرت حرملہؓ مدلجی	541
۱۱۳۳۔ حضرت حرملہؓ بن مریطہ	541
۱۱۳۴۔ حضرت حرملہؓ بن ہوذہ	541
۱۱۳۵۔ حضرت حریثؓ بن حسان شیبانی	541
۱۱۳۶۔ حضرت حریثؓ بن زید بن عبدربہ	542
۱۱۳۷۔ حضرت حریثؓ بن زید خیل طائی	542
۱۱۳۸۔ حضرت حریثؓ بن سلمہ	542
۱۱۳۹۔ حضرت حریثؓ ابوسلمی	542
۱۱۴۰۔ حضرت حریثؓ بن شیبان	542
۱۱۴۱۔ حضرت حریثؓ بن عمرو	543
۱۱۴۲۔ حضرت حریثؓ بن عوف	543
۱۱۴۳۔ حضرت حریزؓ بن شراحیل کندی	543
۱۱۴۴۔ حضرت حریزؓ یا ابوحریز	543
۱۱۴۵۔ حضرت حریشؓ	543
۱۱۴۶۔ حضرت حریشؓ بن ہلال	544

دوسری جلد ختم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین (جلد سوم)

باب الحاء والزاء 547

۱۱۴۷۔ حضرت حزابہؓ بن نعیم 547

۱۱۴۸۔ حضرت حزامؓ بن خویلد 547

۱۱۴۹۔ حضرت حزمؓ بن عبد 547

۱۱۵۰۔ حضرت حزمؓ بن عمرو 548

۱۱۵۱۔ حضرت حزمؓ بن ابی کعب 548

۱۱۵۲۔ حضرت حزنؓ بن ابی وہب 548

باب الحاء والسین 549

۱۱۵۳۔ حضرت حسانؓ بن ثابت 549

۱۱۵۴۔ حضرت حسانؓ بن جابر 553

۱۱۵۵۔ حضرت حسانؓ بن ابی حسان عبدی 553

۱۱۵۶۔ حضرت حسانؓ بن خوط 554

۱۱۵۷۔ حضرت حسانؓ بن ابی سنان 554

۱۱۵۸۔ حضرت حسانؓ بن شداد 554

۱۱۵۹۔ حضرت حسانؓ بن عبدالرحمٰن ضبعی 555

۱۱۶۰۔ حضرت حسانؓ بن قیس 555

۱۱۶۱۔ حضرت حسحاسؓ بن بکر 555

۱۱۶۲۔ حضرت حسحاسؓ 555

۱۱۶۳۔ حضرت حسلؓ بن خارجہ 556

۱۱۶۴۔ حضرت حسلؓ عامری 556

۱۱۶۵۔ (سیدنا وابن سیدنا) حضرت حسنؓ بن علیؓ 556

۱۱۶۶۔ حضرت حسیلؓ بن جابر 565

۱۱۶۷۔ حضرت حسیلؓ بن خارجہ 565

۱۱۶۸۔ حضرت حسیلؓ بن نویرہ 566

۱۱۶۹۔ حضرت حسینؓ بن خارجہ 566

۱۱۷۰۔ حضرت حسینؓ بن ربیعہ 566

۱۱۷۱۔ حضرت حسینؓ بن سائب 566

۱۱۷۲۔ حضرت حسینؓ بن عرفطہ 567

۱۱۷۳۔ (سیدنا وابن سیدنا) حضرت حسینؓ 567

باب الحاء مع الشین المعجمۃ ومع الصاد 573

۱۱۷۴۔ حضرت حشرجؓ 573

۱۱۷۵۔ حضرت حصیبؓ 573

۱۱۷۶۔ حضرت حصنؓ بن قطن 573

۱۱۷۷۔ حضرت حصینؓ بن اوس 574

۱۱۷۸۔ حضرت حصینؓ بن بدر 574

۱۱۷۹۔ حضرت حصینؓ بن جندب 574

۱۱۸۰۔ حضرت حصینؓ بن حارث 574

۱۱۸۱۔ حضرت حصینؓ بن ام حصین 575

۱۱۸۲۔ حضرت حصینؓ بن حمام انصاری 575

۱۱۸۳۔ حضرت حصینؓ بن ربیعہ 575

۱۱۸۴۔ حضرت حصین خطمیؓ (ابوعبداللہ) 576

۱۱۸۵۔ حضرت حصینؓ بن عبید 576

۱۱۸۶۔ حضرت حصینؓ بن عوف 577

۱۱۸۷۔ حضرت حصینؓ عرجی 577

۱۱۸۸۔ حضرت حصینؓ بن عوف 577

۱۱۸۹۔ حضرت حصینؓ بن قطن 578

۱۱۹۰۔ حضرت حصینؓ بن محصن 578

۱۱۹۱۔ حضرت حصینؓ بن مروان 578

۱۱۹۲۔ حضرت حصینؓ بن مشمت 578

۱۱۹۳۔ حضرت حصینؓ بن معلیٰ 579

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۱۹۴۔حضرت حصینؓ بن نضلہ 579
۱۱۹۵۔حضرت حصینؓ بن وحوح 580
۱۱۹۶۔حضرت حصینؓ بن یزید کلبی 580
۱۱۹۷۔حضرت حصینؓ بن یزید 580
۱۱۹۸۔حضرت حصینؓ بن یعمر 581
۱۱۹۹۔حضرت حصینؓ 581

باب الحاء والضاد المعجمة والطاء المہملة 581

۱۲۰۰۔حضرت حضرمیؓ بن عامر 581
۱۲۰۱۔حضرت حطابؓ بن حارث 583
۱۲۰۲۔حضرت حطیئہؓ شاعر 583
۱۲۰۳۔حضرت حطیمؓ حدانی 583

باب الحاء والفاء 584

۱۲۰۴۔حضرت حفشیشؓ کندی 584
۱۲۰۵۔حضرت حفصؓ بن ابی جبلہ 584
۱۲۰۶۔حضرت حفصؓ بن سائب 584
۱۲۰۷۔حضرت حفصؓ بن مغیرہ 584

باب الحاء والکاف 585

۱۲۰۸۔حضرت حکمؓ بن حارث 585
۱۲۰۹۔حضرت حکمؓ بن حزن 585
۱۲۱۰۔حضرت حکمؓ بن ابی الحکم 586
۱۲۱۱۔حضرت حکمؓ بن ابی الحکم 586
۱۲۱۲۔حضرت حکمؓ بن رافع 586
۱۲۱۳۔حضرت حکمؓ بن سعید 586
۱۲۱۴۔حضرت حکمؓ بن سفیان 586
۱۲۱۵۔حضرت حکمؓ (ابوشبت) 587
۱۲۱۶۔حضرت حکمؓ بن صلت 587
۱۲۱۷۔حضرت حکیمؓ بن ابی العاص 588
۱۲۱۸۔حضرت حکمؓ بن ابی العاص 589
۱۲۱۹۔حضرت حکمؓ بن عبداللہ ثقفی 590
۱۲۲۰۔حضرت حکمؓ انصاری (ابوعبداللہ) 590
۱۲۲۱۔حضرت حکمؓ بن عمرو ثمالی 590
۱۲۲۲۔حضرت حکمؓ بن عمرو بن شرید 590
۱۲۲۳۔حضرت حکمؓ بن عمرو غفاری 591
۱۲۲۴۔حضرت حکمؓ بن عمرو بن معتب 592
۱۲۲۵۔حضرت حکمؓ بن عمیر ثمالی 592
۱۲۲۶۔حضرت حکمؓ بن کیسان 592
۱۲۲۷۔حضرت حکمؓ بن مرہ 593
۱۲۲۸۔حضرت حکمؓ ابومسعود زرقی 593
۱۲۲۹۔حضرت حکمؓ بن مسلم 594
۱۲۳۰۔حضرت حکمؓ بن مینا 594
۱۲۳۱۔حضرت حکیمؓ اشعری 595
۱۲۳۲۔حضرت حکیمؓ بن امیہ 595
۱۲۳۳۔حضرت حکیمؓ بن جبلہ 595
۱۲۳۴۔حضرت حکیمؓ بن حزام 596
۱۲۳۵۔حضرت حکیمؓ بن حزن 598
۱۲۳۶۔حضرت حکیمؓ بن طلیق 598
۱۲۳۷۔حضرت حکیمؓ بن قیس 598
۱۲۳۸۔حضرت حکیمؓ بن معاویہ 598
۱۲۳۹۔حضرت حکیمؓ ابومعاویہ 599

باب الحاء واللام والمیم 600

۱۲۴۰۔حضرت حلیسؓ بن زید 600
۱۲۴۱۔حضرت حلیسؓ 600
۱۲۴۲۔حضرت حمادؓ 601

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۲۴۳۔ حضرت حمارؓ	601
۱۲۴۴۔ حضرت حماسؓ لیثی	602
۱۲۴۵۔ حضرت حمامؓ	602
۱۲۴۶۔ حضرت حمامؓ بن جموح	602
۱۲۴۷۔ حضرت حمامہؓ اسلمی	602
۱۲۴۸۔ حضرت حمرانؓ بن جابر	603
۱۲۴۹۔ حضرت حمرانؓ بن حارثہ	603
۱۲۵۰۔ حضرت حمزہؓ بن حمیر	603
۱۲۵۱۔ حضرت حمزہؓ بن عبدالمطلب سیدالشہداءعم رسولؐ	603
۱۲۵۲۔ حضرت حمزہؓ بن عمرو	608
۱۲۵۳۔ حضرت حمزہؓ بن عمرو	608
۱۲۵۴۔ حضرت حمزہؓ بن عمار	609
۱۲۵۵۔ حضرت حمزہؓ بن عوف	609
۱۲۵۶۔ حضرت حمزہؓ بن مالک	609
۱۲۵۷۔ حضرت حمزہؓ بن نعمان	609
۱۲۵۸۔ حضرت حمطظؓ بن شریق	610
۱۲۵۹۔ حضرت حملؓ بن سعدانہ	610
۱۲۶۰۔ حضرت حملؓ بن مالک	610
۱۲۶۱۔ حضرت حمہؓ بن ابی حمیہ	611
۱۲۶۲۔ حضرت حمنؓ بن عوف	611
۱۲۶۳۔ حضرت حمیدؓ انصاری	611
۱۲۶۴۔ حضرت حمیدؓ بن ثور	612
۱۲۶۵۔ حضرت حمیدؓ بن عبدالرحمٰن	613
۱۲۶۶۔ حضرت حمیدؓ بن عبد	613
۱۲۶۷۔ حضرت حمیدؓ بن منہب	613
۱۲۶۸۔ حضرت حمیرؓ بن عدی	613
۱۲۶۹۔ حضرت حمیرؓ	613
۱۲۷۰۔ حضرت حمیضہؓ بن رقیم	614
۱۲۷۱۔ حضرت حمیلؓ بن بصرہ	614
باب الحاء والنون	**614**
۱۲۷۲۔ حضرت حنبلؓ بن خارجہ	614
۱۲۷۳۔ حضرت حنشؓ بن عقیل	614
۱۲۷۴۔ حضرت حنشؓ ابوالمعتمر	615
۱۲۷۵۔ حضرت حنطبؓ بن حارث	615
۱۲۷۶۔ حضرت حنظلؓ بن ضرار	615
۱۲۷۷۔ حضرت حنظلہؓ بن ابی حنظلہ	616
۱۲۷۸۔ حضرت حنظلہؓ ثقفی	616
۱۲۷۹۔ حضرت حنظلہؓ بن حذیم	616
۱۲۸۰۔ حضرت حنظلہؓ بن ربیع	617
۱۲۸۱۔ حضرت حنظلہؓ بن ابی عامر	619
۱۲۸۲۔ حضرت حنظلہؓ عیشمی	620
۱۲۸۳۔ حضرت حنظلہؓ بن علی	620
۱۲۸۴۔ حضرت حنظلہؓ بن عمرو	620
۱۲۸۵۔ حضرت حنظلہؓ بن قسامہ	620
۱۲۸۶۔ حضرت حنظلہؓ بن قیس انصاری زرقی	621
۱۲۸۷۔ حضرت حنظلہؓ بن قیس انصاری ظفری	621
۱۲۸۸۔ حضرت حنظلہؓ بن قیس	621
۱۲۸۹۔ حضرت حنظلہؓ بن نعمان	621
۱۲۹۰۔ حضرت حنظلہؓ بن نعمان بن عامر	621
۱۲۹۱۔ حضرت حنظلہؓ بن ہوذہ	621
۱۲۹۲۔ حضرت حنظلہؓ	622
۱۲۹۳۔ حضرت حنیفؓ بن ریاب	622
۱۲۹۴۔ حضرت حنیفہؓ ابوحذیم	622
۱۲۹۵۔ حضرت حنیفہؓ رقاشی	622

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۲۹۶۔حضرت حنینؓ مولی العباس 622

باب الحاء والواو 623

۱۲۹۷۔حضرت حوثرہؓ عصری 623

۱۲۹۸۔حضرت حوشبؓ بن طخیہ 623

۱۲۹۹۔حضرت حوشبؓ 624

۱۳۰۰۔حضرت حوشبؓ بن یزید فہری 625

۱۳۰۱۔حضرت حوطؓ بن عبدالعزی 625

۱۳۰۲۔حضرت حوطؓ عبدی 625

۱۳۰۳۔حضرت حوطؓ بن قرواش 626

۱۳۰۴۔حضرت حوطؓ بن مرہ 626

۱۳۰۵۔حضرت حوطؓ بن یزید انصاری 626

۱۳۰۶۔حضرت حولیؓ 626

۱۳۰۷۔حضرت حویرثؓ بن عبداللہ 627

۱۳۰۸۔حضرت حویرثؓ والد مالک 627

۱۳۰۹۔حضرت حویصہؓ بن مسعود 627

۱۳۱۰۔حضرت حویطبؓ بن عبدالعزی 628

باب الحاء والیاء 629

۱۳۱۱۔حضرت حیانؓ بن ابجر 629

۱۳۱۲۔حضرت حیانؓ اعرج 629

۱۳۱۳۔حضرت حیانؓ بن بح صدائی 629

۱۳۱۴۔حضرت حیانؓ بن ابی جبلہ 630

۱۳۱۵۔حضرت حیانؓ بن ضمرہ 630

۱۳۱۶۔حضرت حیانؓ بن قیس 630

۱۳۱۷۔حضرت حیانؓ بن ملہ 631

۱۳۱۸۔حضرت حیانؓ بن نملہ 631

۱۳۱۹۔حضرت حیدہؓ بن مخرم 631

۱۳۲۰۔حضرت حیدہؓ 632

۱۳۲۱۔حضرت حیسمانؓ بن ایاس 632

۱۳۲۲۔حضرت حیہؓ بن حابس 632

۱۳۲۳۔حضرت حییؓ بن حارثہ 633

۱۳۲۴۔حضرت حییؓ لیثی 633

حرف الخاء۔باب الخاء والالف 633

۱۳۲۵۔حضرت خارجہؓ بن جبلہ 633

۱۳۲۶۔حضرت خارجہؓ بن جزی 633

۱۳۲۷۔حضرت خارجہؓ بن حذافہ 634

۱۳۲۸۔حضرت خارجہؓ بن حصین 634

۱۳۲۹۔حضرت خارجہؓ بن حمیر 635

۱۳۳۰۔حضرت خارجہؓ بن زید 635

۱۳۳۱۔حضرت خارجہؓ بن زید 636

۱۳۳۲۔حضرت خارجہؓ بن صلت 637

۱۳۳۳۔حضرت خارجہؓ بن عبدالمنذر 637

۱۳۳۴۔حضرت خارجہؓ بن عقفان 638

۱۳۳۵۔حضرت خارجہؓ بن عمرو انصاری 638

۱۳۳۶۔حضرت خارجہؓ بن عمرو جمحی 638

۱۳۳۷۔حضرت خارجہؓ بن عمرو 638

۱۳۳۸۔حضرت خارجہؓ بن المنذر 639

۱۳۳۹۔حضرت خارجہؓ بن نعمان 639

۱۳۴۰۔حضرت خالدؓ احدب 639

۱۳۴۱۔حضرت خالدؓ ازرق 640

۱۳۴۲۔حضرت خالدؓ بن اساف 640

۱۳۴۳۔حضرت خالدؓ بن اسید بن ابی العیص 640

۱۳۴۴۔حضرت خالدؓ بن اسید بن ابی المغلس 641

۱۳۴۵۔حضرت خالدؓ اشعر 641

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۳۴۶۔ حضرت خالدؓ بن ایاس 641
۱۳۴۷۔ حضرت خالدؓ بن ایمن 641
۱۳۴۸۔ حضرت خالدؓ بن بکیر 641
۱۳۴۹۔ حضرت خالدؓ بن ثابت 642
۱۳۵۰۔ حضرت خالدؓ بن ابی جبل 642
۱۳۵۱۔ حضرت خالدؓ بن حزام 643
۱۳۵۲۔ حضرت خالدؓ بن حکیم 643
۱۳۵۳۔ حضرت خالدؓ بن حواری 643
۱۳۵۴۔ حضرت خالدؓ بن ابی خالد 643
۱۳۵۵۔ حضرت خالدؓ خزاعی 644
۱۳۵۶۔ حضرت خالدؓ بن ابی دجانہ 644
۱۳۵۷۔ حضرت خالدؓ بن رافع 644
۱۳۵۸۔ حضرت خالدؓ بن رباح 644
۱۳۵۹۔ حضرت خالدؓ بن ربعی 645
۱۳۶۰۔ حضرت خالدؓ بن زید بن جاریہ 645
۱۳۶۱۔ حضرت خالدؓ بن زید بن کلیب 645
۱۳۶۲۔ حضرت خالدؓ بن زید 647
۱۳۶۳۔ حضرت خالدؓ بن سطیح 647
۱۳۶۴۔ حضرت خالدؓ بن سعد 647
۱۳۶۵۔ حضرت خالدؓ بن سعید بن عاص 648
۱۳۶۶۔ حضرت خالدؓ بن سنان بن ابی عبید 650
۱۳۶۷۔ حضرت خالدؓ بن سنان بن غیث 650
۱۳۶۸۔ حضرت خالدؓ بن سوید 650
۱۳۶۹۔ حضرت خالدؓ بن سیار 650
۱۳۷۰۔ حضرت خالدؓ بن صخر 650
۱۳۷۱۔ حضرت خالدؓ بن طفیل 651
۱۳۷۲۔ حضرت خالدؓ بن عاص 652
۱۳۷۳۔ حضرت خالدؓ بن عبادہ 652
۱۳۷۴۔ حضرت خالدؓ بن عبداللہ 653
۱۳۷۵۔ حضرت خالدؓ بن عبدالعزیٰ 653
۱۳۷۶۔ حضرت خالدؓ بن عبیداللہ 653
۱۳۷۷۔ حضرت خالدؓ بن عدی 653
۱۳۷۸۔ حضرت خالدؓ بن عرفطہ 654
۱۳۷۹۔ حضرت خالدؓ 655
۱۳۸۰۔ حضرت خالدؓ بن عقبہ بن ابی معیط 656
۱۳۸۱۔ حضرت خالدؓ بن عقبہ 656
۱۳۸۲۔ حضرت خالدؓ بن عمرو بن عدی 656
۱۳۸۳۔ حضرت خالدؓ بن عمرو بن ابی کعب 657
۱۳۸۴۔ حضرت خالدؓ بن عمیر 657
۱۳۸۵۔ حضرت خالدؓ بن عمیر 657
۱۳۸۶۔ حضرت خالدؓ بن عنبس 657
۱۳۸۷۔ حضرت خالدؓ بن غلاب 657
۱۳۸۸۔ حضرت خالدؓ بن فضاء 658
۱۳۸۹۔ حضرت خالدؓ بن قیس بن مالک 658
۱۳۹۰۔ حضرت خالدؓ بن قیس 658
۱۳۹۱۔ حضرت خالدؓ بن کعب 658
۱۳۹۲۔ حضرت خالدؓ بن لجلاج 658
۱۳۹۳۔ حضرت خالدؓ بن مالک 659
۱۳۹۴۔ حضرت خالدؓ بن معبد حدلی 659
۱۳۹۵۔ حضرت خالدؓ بن مغیث 659
۱۳۹۶۔ حضرت خالدؓ بن نافع 660
۱۳۹۷۔ حضرت خالدؓ بن نضلہ 660
۱۳۹۸۔ حضرت خالدؓ بن ولید 661
۱۳۹۹۔ حضرت خالدؓ بن ولید 661

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۴۰۰۔ حضرت خالدؓ ابوہاشم 664
۱۴۰۱۔ حضرت خالدؓ بن ہشام 664
۱۴۰۲۔ حضرت خالدؓ بن ہوذہ 665
۱۴۰۳۔ حضرت خالدؓ بن یزید 665
۱۴۰۴۔ حضرت خالدؓ بن یزید مزنی 665
۱۴۰۵۔ حضرت خالدؓ بن یزید بن معاویہ 665

باب الخاء والباء 666

۱۴۰۶۔ حضرت خبابؓ خزاعی 666
۱۴۰۷۔ حضرت خبابؓ بن ارت 666
۱۴۰۸۔ حضرت خبابؓ ابوالسائب 669
۱۴۰۹۔ حضرت خبابؓ مولائے عتبہ 669
۱۴۱۰۔ حضرت خبابؓ والدعطاء 669
۱۴۱۱۔ حضرت خبابؓ بن قیظی 670
۱۴۱۲۔ حضرت خبابؓ بن منذر 670
۱۴۱۳۔ حضرت خبیبؓ بن اساف 670
۱۴۱۴۔ حضرت خبیبؓ بن اسود 671
۱۴۱۵۔ حضرت خبیبؓ بن حارث 671
۱۴۱۶۔ حضرت خبیبؓ ابوعبداللہ 671
۱۴۱۷۔ حضرت خبیبؓ بن عدی 672
۱۴۱۸۔ حضرت خبیبؓ جد معاذ 675

باب الخاء والدال 675

۱۴۱۹۔ حضرت خداشؓ بن بشیر 675
۱۴۲۰۔ حضرت خداشؓ بن حصین 675
۱۴۲۱۔ حضرت خداشؓ بن ابی خداش مکی 676
۱۴۲۲۔ حضرت خداشؓ بن سلامہ 676
۱۴۲۳۔ حضرت خداشؓ بن قتادہ 677
۱۴۲۴۔ حضرت خدعؓ 677
۱۴۲۵۔ حضرت خدیجؓ بن سالم 677
۱۴۲۶۔ حضرت خدیجؓ بن سلامہ 677

باب الخاء والذال 677

۱۴۲۷۔ حضرت خذامؓ بن ودیعہ 677

باب الخاء والراء 678

۱۴۲۸۔ حضرت خراشؓ بن امیہ 678
۱۴۲۹۔ حضرت خراشؓ بن حارثہ 678
۱۴۳۰۔ حضرت خراشؓ بن صمہ 679
۱۴۳۱۔ حضرت خراشؓ 679
۱۴۳۲۔ حضرت خراشؓ بن مالک 679
۱۴۳۳۔ حضرت خرباقؓ سلمی 679
۱۴۳۴۔ حضرت خرشہؓ بن حارث 680
۱۴۳۵۔ حضرت خرشہؓ بن حر 680
۱۴۳۶۔ حضرت خرشہؓ شامی 680
۱۴۳۷۔ حضرت خریتؓ بن راشد ناجی 681
۱۴۳۸۔ حضرت خریمؓ بن اوس 681
۱۴۳۹۔ حضرت خریمؓ بن ایمن 683
۱۴۴۰۔ حضرت خریمؓ بن فاتک 683

باب الخاء والزاے 684

۱۴۴۱۔ حضرت خزاعیؓ بن اسود 684
۱۴۴۲۔ حضرت خزاعیؓ بن عبدنہم 684
۱۴۴۳۔ حضرت خزامہؓ بن یعمر 685
۱۴۴۴۔ حضرت خزرجؓ ابوالحارث 685
۱۴۴۵۔ حضرت خزیمہؓ بن اوس 685
۱۴۴۶۔ حضرت خزیمہؓ بن ثابت 685

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۴۴۷۔ حضرت خزیمہؓ بن ثابت 686
۱۴۴۸۔ حضرت خزیمہؓ بن جزی سلمی 687
۱۴۴۹۔ حضرت خزیمہؓ بن جزی 687
۱۴۵۰۔ حضرت خزیمہؓ بن جہم 687
۱۴۵۱۔ حضرت خزیمہؓ بن حارث 688
۱۴۵۲۔ حضرت خزیمہؓ بن حکیم 688
۱۴۵۳۔ حضرت خزیمہؓ بن خزمہ 688
۱۴۵۴۔ حضرت خزیمہؓ بن عاصم 688
۱۴۵۵۔ حضرت خزیمہؓ بن معمر 688

باب الخاء والشین والصاد 689

۱۴۵۶۔ حضرت خشخاشؓ بن حارث 689
۱۴۵۷۔ حضرت خشخاشؓ 689
۱۴۵۸۔ حضرت خشرمؓ بن حباب 689
۱۴۵۹۔ حضرت خصفہؓ 690

باب الخاء والطاء 690

۱۴۶۰۔ حضرت خطابؓ بن حارث 690
۱۴۶۱۔ حضرت خطیمؓ 690

باب الخاء والفاء 690

۱۴۶۲۔ حضرت خفافؓ بن ایماء 690
۱۴۶۳۔ حضرت خفافؓ بن ندبہ 691
۱۴۶۴۔ حضرت خفافؓ بن نضلہ 692
۱۴۶۵۔ حضرت خفشیشؓ کندی 692

باب الخاء واللام 692

۱۴۶۶۔ حضرت خلادؓ ابوعبدالرحمٰن 692
۱۴۶۷۔ حضرت خلاد انصاریؓ 693
۱۴۶۸۔ حضرت خلادؓ بن رافع 693
۱۴۶۹۔ حضرت خلادؓ زرقی 694
۱۴۷۰۔ حضرت خلادؓ بن سائب 694
۱۴۷۱۔ حضرت خلادؓ بن سوید 694
۱۴۷۲۔ حضرت خلادؓ والد عبداللہ 695
۱۴۷۳۔ حضرت خلادؓ بن عمرو 696
۱۴۷۴۔ حضرت خلدہؓ انصاری 696
۱۴۷۵۔ حضرت خلفؓ بن مالک 696
۱۴۷۶۔ حضرت خلفؓ والد اسود 696
۱۴۷۷۔ حضرت خلیدؓ حضرمی 697
۱۴۷۸۔ حضرت خلیدؓ بن قیس 697
۱۴۷۹۔ حضرت خلیفہؓ بن بشر 697
۱۴۸۰۔ حضرت خلیفہؓ ابوسہیل 697
۱۴۸۱۔ حضرت خلیفہؓ بن عدی 697

باب الخاء والمیم 698

۱۴۸۲۔ حضرت خمخامؓ بن حارث 698
۱۴۸۳۔ حضرت خمیصہؓ بن ابان 698

باب الخاء والنون 698

۱۴۸۴۔ حضرت خنافرؓ بن توأم 698
۱۴۸۵۔ حضرت خنیسؓ بن حذافہ 698
۱۴۸۶۔ حضرت خنیسؓ بن خالد 699
۱۴۸۷۔ حضرت خنیسؓ بن ابی سائب 699
۱۴۸۸۔ حضرت خنیسؓ غفاری 699

باب الخاء والواو والیاء 700

۱۴۸۹۔ حضرت خواتؓ بن جبیر 700
۱۴۹۰۔ حضرت خوطؓ انصاری 701
۱۴۹۱۔ حضرت خوطؓ بن عبدالعزی 701

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۴۹۲۔حضرت خولی ؓ بن اوس 702
۱۴۹۳۔حضرت خولی ؓ بن ابی خولی 702
۱۴۹۴۔حضرت خولی ؓ 702
۱۴۹۵۔حضرت خویلد ؓ بن خالد خزاعی 702
۱۴۹۶۔حضرت خویلد ؓ بن خالد ہذلی 703
۱۴۹۷۔حضرت خویلد ضمری ؓ 703
۱۴۹۸۔حضرت خویلد ؓ بن خالد کنانی 703
۱۴۹۹۔حضرت خویلد ؓ بن عمرو انصاری 703
۱۵۰۰۔حضرت خویلد ؓ بن عمرو خزاعی 703
۱۵۰۱۔حضرت خیبری ؓ بن نعمان 704
۱۵۰۲۔حضرت خیثمہ ؓ بن حارث 704
۱۵۰۳۔حضرت خیر ؓ 704

حرف الدال المہملہ 704

۱۵۰۴۔حضرت داذویہ ؓ 704
۱۵۰۵۔حضرت دارم ؓ بن ابی دارم 705
۱۵۰۶۔حضرت داؤد ؓ بن بلال 705
۱۵۰۷۔حضرت دحیہ ؓ بن خلیفہ کلبی 706
۱۵۰۸۔حضرت دخان ؓ ابو شعبہ 706
۱۵۰۹۔حضرت درہم ؓ ابو زیاد 707
۱۵۱۰۔حضرت درہم ؓ ابو معاویہ 707
۱۵۱۱۔حضرت دعامہ ؓ بن عزیز 707
۱۵۱۲۔حضرت دعثور ؓ بن حارث 707
۱۵۱۳۔حضرت دغفل ؓ بن حنظلہ 708
۱۵۱۴۔حضرت دفہ ؓ بن ایاس 709
۱۵۱۵۔حضرت دکین ؓ بن سعید 709
۱۵۱۶۔حضرت دلجہ ؓ بن قیس 709
۱۵۱۷۔حضرت دلیم ؓ 710
۱۵۱۸۔حضرت دہر ؓ بن اخرم 710
۱۵۱۹۔حضرت دوس ؓ 710
۱۵۲۰۔حضرت دومی ؓ بن قیس 711
۱۵۲۱۔حضرت دیلم ؓ بن فیروز 711
۱۵۲۲۔حضرت دیلمی ؓ 712
۱۵۲۳۔حضرت دینار ؓ انصاری 712
۱۵۲۴۔حضرت دینار ؓ والد عمرو 712

حرف الذال المعجمۃ 713

۱۵۲۵۔حضرت ذابل ؓ بن طفیل 713
۱۵۲۶۔حضرت ذباب ؓ بن حارث 713
۱۵۲۷۔حضرت ذرع ؓ ابو طلحہ 713
۱۵۲۸۔حضرت ذفافہ ؓ 714
۱۵۲۹۔حضرت ذکوان ؓ 714
۱۵۳۰۔حضرت ذکوان ؓ غلام رسول اللہ ﷺ 714
۱۵۳۱۔حضرت ذکوان ؓ بن عبد قیس 714
۱۵۳۲۔حضرت ذکوان ؓ بن یامین 715
۱۵۳۳۔حضرت ذکوان ؓ مولائے انصار 715
۱۵۳۴۔حضرت ذہن ؓ بن قرضم 715
۱۵۳۵۔حضرت ذوالاذنین ؓ 716
۱۵۳۶۔حضرت ذوالاصابع ؓ تمیمی 716
۱۵۳۷۔حضرت ذوالبجادین ؓ 716
۱۵۳۸۔حضرت ذوجدن ؓ 716
۱۵۳۹۔حضرت ذوالجوشن ؓ ضبابی 717
۱۵۴۰۔حضرت ذوحوشب ؓ 717
۱۵۴۱۔حضرت ذوالخویصرہ ؓ تمیمی 718
۱۵۴۲۔حضرت ذوالخویصرہ ؓ یمانی 719
۱۵۴۳۔حضرت ذوخیوان ؓ ہمدانی 719

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۵۴۴۔ حضرت ذو دجن ؓ وحشی بن اسحٰق 719
۱۵۴۵۔ حضرت ذوالزوائد ؓ جہنی 720
۱۵۴۶۔ حضرت ذوالشمالین ؓ 720
۱۵۴۷۔ حضرت ذو ظلیم ؓ 720
۱۵۴۸۔ حضرت ذو عمرو ؓ 721
۱۵۴۹۔ حضرت ذوالغرہ ؓ جہنی 721
۱۵۵۰۔ حضرت ذوالغصہ ؓ 722
۱۵۵۱۔ حضرت ذو قرنات ؓ 722
۱۵۵۲۔ حضرت ذوالکلاع ؓ 722
۱۵۵۳۔ حضرت ذواللحیہ ؓ کلابی 723
۱۵۵۴۔ حضرت ذواللسانین ؓ 724
۱۵۵۵۔ حضرت ذو مخبر ؓ 724
۱۵۵۶۔ حضرت ذو مران ؓ ہمدانی 724
۱۵۵۷۔ حضرت ذو مناحب ؓ 724
۱۵۵۸۔ حضرت ذو منادح ؓ 725
۱۵۵۹۔ حضرت ذو مہدم ؓ 725
۱۵۶۰۔ حضرت ذوالیدین ؓ 725
۱۵۶۱۔ حضرت ذو یزن ؓ رہاوی 726
۱۵۶۲۔ حضرت ذواب ؓ 727
۱۵۶۳۔ حضرت ذؤالہ ؓ بن عوقلہ 727
۱۵۶۴۔ حضرت ذویب ؓ بن حارثہ 727
۱۵۶۵۔ حضرت ذویب ؓ بن حلحلہ 727
۱۵۶۶۔ حضرت ذؤیب ؓ بن شعثن 728
۱۵۶۷۔ حضرت ذؤیب ؓ بن کلیب 729
حرف الراء۔ باب الراء مع الف 729
۱۵۶۸۔ حضرت راشد ؓ بن حبیش 729
۱۵۶۹۔ حضرت راشد ؓ بن حفص 729
۱۵۷۰۔ حضرت راشد ؓ بن شہاب 730
۱۵۷۱۔ حضرت رافع ؓ بن بدیل 730
۱۵۷۲۔ حضرت رافع ؓ مولی بدیل 730
۱۵۷۳۔ حضرت رافع ؓ بن بشیر سلمی 731
۱۵۷۴۔ حضرت رافع ؓ (ابو بہی) 731
۱۵۷۵۔ حضرت رافع ؓ بن ثابت 731
۱۵۷۶۔ حضرت رافع ؓ بن جعدیہ 731
۱۵۷۷۔ حضرت رافع ؓ (ابوالجعد) 731
۱۵۷۸۔ حضرت رافع ؓ 731
۱۵۷۹۔ حضرت رافع ؓ بن حارث 732
۱۵۸۰۔ حضرت رافع ؓ بن خدیج 732
۱۵۸۱۔ حضرت رافع ؓ بن رفاعہ 733
۱۵۸۲۔ حضرت رافع ؓ بن زید 733
۱۵۸۳۔ حضرت رافع ؓ بن سعد 733
۱۵۸۴۔ حضرت رافع ؓ مولیٰ سعد 734
۱۵۸۵۔ حضرت رافع ؓ بن سنان 734
۱۵۸۶۔ حضرت رافع ؓ بن سہل 735
۱۵۸۷۔ حضرت رافع ؓ بن سہل بن زید 735
۱۵۸۸۔ حضرت رافع ؓ بن ظہیر 735
۱۵۸۹۔ حضرت رافع ؓ (مولیٰ عائشہ رضی اللہ عنہا) 736
۱۵۹۰۔ حضرت رافع ؓ بن عمرو بن مخدج 736
۱۵۹۱۔ حضرت رافع ؓ بن عمرو بن ہلال 736
۱۵۹۲۔ حضرت رافع ؓ بن عمیر 737
۱۵۹۳۔ حضرت رافع ؓ بن عمیرہ 738
۱۵۹۴۔ حضرت رافع ؓ بن عنترہ 739
۱۵۹۵۔ حضرت رافع ؓ بن عنجرہ 739
۱۵۹۶۔ حضرت رافع ؓ مولیٰ غزیہ 739

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۵۹۷۔حضرت رافعؓ قرظی 739
۱۵۹۸۔حضرت رافعؓ بن مالک بن عجلان 739
۱۵۹۹۔حضرت رافعؓ بن مالک (ابورفاعہ) 740
۱۶۰۰۔حضرت رافعؓ بن معبد 741
۱۶۰۱۔حضرت رافعؓ بن معلی بن لوذان 741
۱۶۰۲۔حضرت رافعؓ بن معلّٰی 742
۱۶۰۳۔حضرت رافعؓ بن مکیث 742
۱۶۰۴۔حضرت رافعؓ بن نعمان 743
۱۶۰۵۔حضرت رافعؓ بن یزید ثقفی 743
۱۶۰۶۔حضرت رافعؓ بن یزید بن سکن 743
باب الراء والباء 743
۱۶۰۷۔حضرت رباعؓ اسود 743
۱۶۰۸۔حضرت رباعؓ مولائے بنی جحجبی 743
۱۶۰۹۔حضرت رباعؓ مولیٰ حارث 743
۱۶۱۰۔حضرت رباعؓ بن ربیع 744
۱۶۱۱۔حضرت رباعؓ (مولی ام سلمہؓ) 744
۱۶۱۲۔حضرت رباعؓ (ابوعبدہ) 745
۱۶۱۳۔حضرت رباعؓ بن قصیر 745
۱۶۱۴۔حضرت رباعؓ بن معترف 745
۱۶۱۵۔حضرت ربیسؓ بن عامر 746
۱۶۱۶۔حضرت ربعیؓ بن خراش 746
۱۶۱۷۔حضرت ربعیؓ بن رافع 746
۱۶۱۸۔حضرت ربعیؓ بن ابی ربعی 746
۱۶۱۹۔حضرت ربعیؓ بن عمرو انصاری 747
۱۶۲۰۔حضرت ربیعؓ انصاری زرقی 747
۱۶۲۱۔حضرت ربیعؓ انصاری 747
۱۶۲۲۔حضرت ربیعؓ بن ایاس 747
۱۶۲۳۔حضرت ربیعؓ جرمی 747
۱۶۲۴۔حضرت ربیعؓ بن ربیعہ 748
۱۶۲۵۔حضرت ربیعؓ بن زیاد 748
۱۶۲۶۔حضرت ربیعؓ بن زیاد 749
۱۶۲۷۔حضرت ربیعؓ بن سہل 749
۱۶۲۸۔حضرت ربیعؓ بن قارب عبسی 749
۱۶۲۹۔حضرت ربیعؓ بن کعب انصاری 749
۱۶۳۰۔حضرت ربیعؓ بن نعمان 750
۱۶۳۱۔حضرت ربیعہؓ اجذم 750
۱۶۳۲۔حضرت ربیعہؓ بن اکثم 750
۱۶۳۳۔حضرت ربیعہؓ بن امیہ بن خلف 751
۱۶۳۴۔حضرت ربیعہؓ بن حارث (ابواروی) 751
۱۶۳۵۔حضرت ربیعہؓ بن حارث 751
۱۶۳۶۔حضرت ربیعہؓ بن حبیش 752
۱۶۳۷۔حضرت ربیعہؓ بن ابی خرشہ 752
۱۶۳۸۔حضرت ربیعہؓ بن خویلد 752
۱۶۳۹۔حضرت ربیعہؓ بن رفیع 752
۱۶۴۰۔حضرت ربیعہؓ بن رفیع عنبری 753
۱۶۴۱۔حضرت ربیعہؓ بن رواء عنسی 754
۱۶۴۲۔حضرت ربیعہؓ بن روح عنسی 754
۱۶۴۳۔حضرت ربیعہؓ بن زیاد 754
۱۶۴۴۔حضرت ربیعہؓ بن سعد اسلمی 754
۱۶۴۵۔حضرت ربیعہؓ بن سکن 754
۱۶۴۶۔حضرت ربیعہؓ بن شرحبیل 755
۱۶۴۷۔حضرت ربیعہؓ بن عامر 755
۱۶۴۸۔حضرت ربیعہؓ بن عباد 755
۱۶۴۹۔حضرت ربیعہؓ بن عبداللہ بن نوفل 756

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۶۵۰۔ حضرت ربیعہؓ بن عبداللہ بن ہدیر 756
۱۶۵۱۔ حضرت ربیعہؓ بن عثمان 756
۱۶۵۲۔ حضرت ربیعہؓ بن عمرو 756
۱۶۵۳۔ حضرت ربیعہؓ بن عمرو جہنی 756
۱۶۵۴۔ حضرت ربیعہؓ بن عیدان 757
۱۶۵۵۔ حضرت ربیعہؓ بن الغاز 757
۱۶۵۶۔ حضرت ربیعہؓ بن فراس 757
۱۶۵۷۔ حضرت ربیعہؓ بن فضل انصاری 757
۱۶۵۸۔ حضرت ربیعہؓ قرشی 758
۱۶۵۹۔ حضرت ربیعہؓ بن قیس عدوانی 758
۱۶۶۰۔ حضرت ربیعہؓ بن کعب 758
۱۶۶۱۔ حضرت ربیعہؓ کلابی 758
۱۶۶۲۔ حضرت ربیعہؓ بن لقیط 759
۱۶۶۳۔ حضرت ربیعہؓ بن لہیعہ 759
۱۶۶۴۔ حضرت ربیعہؓ بن مالک انصاری 759
۱۶۶۵۔ حضرت ربیعہؓ بن مالک 759
۱۶۶۶۔ حضرت ربیعہؓ بن وقاص 759
باب الراء والجیم 760
۱۶۶۷۔ حضرت رجاءؓ بن جلاس 760
۱۶۶۸۔ حضرت رجاءؓ غنوی 760
۱۶۶۹۔ حضرت رجاءؓ (ابو یزید) 760
باب الراء والحاء والخاء 761
۱۶۷۰۔ حضرت رحضہؓ بن خربہ غفاری 761
۱۶۷۱۔ حضرت رحیلؓ جعفی 761
۱۶۷۲۔ حضرت رخیلہؓ بن ثعلبہ 761
باب الراء والدال 761
۱۶۷۳۔ حضرت ردیحؓ بن ذؤیب 761
باب الراء والزائے والسین 762
۱۶۷۴۔ حضرت رزینؓ بن انس سلمی 762
۱۶۷۵۔ حضرت رزینؓ بن مالک 762
۱۶۷۶۔ حضرت رسیمؓ ہجری 762
باب الراء والشین 763
۱۶۷۷۔ حضرت رشدانؓ جہنی 763
۱۶۷۸۔ حضرت رشیدؓ ہجری 763
۱۶۷۹۔ حضرت رشیدؓ بن مالک 764
باب الراء مع العین 764
۱۶۸۰۔ حضرت رعیہؓ سحیمی 764
باب الراء والفاء 765
۱۶۸۱۔ حضرت رفاعہؓ بن اوس 765
۱۶۸۲۔ حضرت رفاعہؓ بدری 765
۱۶۸۳۔ حضرت رفاعہؓ بن تابوت 765
۱۶۸۴۔ حضرت رفاعہؓ بن حارث 766
۱۶۸۵۔ حضرت رفاعہؓ بن رافع بن عفراء 766
۱۶۸۶۔ حضرت رفاعہؓ بن رافع 767
۱۶۸۷۔ حضرت رفاعہؓ بن زنبر 768
۱۶۸۸۔ حضرت رفاعہؓ بن زید 768
۱۶۸۹۔ حضرت رفاعہؓ بن زید 769
۱۶۹۰۔ حضرت رفاعہؓ بن سموال 770
۱۶۹۱۔ حضرت رفاعہؓ بن عبدالمنذر 770
۱۶۹۲۔ حضرت رفاعہؓ بن عبدالمنذر 772

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۶۹۳۔ حضرت رفاعہؓ بن عرابہ 773
۱۶۹۴۔ حضرت رفاعہؓ بن عمرو 773
۱۶۹۵۔ حضرت رفاعہؓ بن عمرو بن زید 773
۱۶۹۶۔ حضرت رفاعہؓ بن قرظہ 774
۱۶۹۷۔ حضرت رفاعہؓ بن مبشر 774
۱۶۹۸۔ حضرت رفاعہؓ بن مسروح 774
۱۶۹۹۔ حضرت رفاعہؓ بن وقش 774
۱۷۰۰۔ حضرت رفاعہؓ بن وہب 775
۱۷۰۱۔ حضرت رفاعہؓ بن یثربی 775
۱۷۰۲۔ حضرت رفاعہؓ 776
۱۷۰۳۔ حضرت رفاعہؓ 776
۱۷۰۴۔ حضرت رفیعؓ (ابو العالیہ) 777

باب الراء مع القاف 777

۱۷۰۵۔ حضرت رقادؓ بن ربیعہ 777
۱۷۰۶۔ حضرت رقیبہؓ بن عقیبہ 777
۱۷۰۷۔ حضرت رقیمؓ بن ثابت بن ثعلبہ 777

باب الراء والکاف 778

۱۷۰۸۔ حضرت رکانہؓ بن عبد یزید 778
۱۷۰۹۔ حضرت رکانہؓ (ابو محمد) 779
۱۷۱۰۔ حضرت رکبؓ مصری 779

باب الراء والواؤ 779

۱۷۱۱۔ حضرت روحؓ بن زنباع 779
۱۷۱۲۔ حضرت روحؓ بن سیار 780
۱۷۱۳۔ حضرت رومانؓ رومی 781
۱۷۱۴۔ حضرت رومانؓ بن بعجہ 781
۱۷۱۵۔ حضرت رویبہؓ والد عمارہ 781
۱۷۱۶۔ حضرت رومہؓ غفاری 782
۱۷۱۷۔ حضرت رویفعؓ بن ثابت بن سکن 782
۱۷۱۸۔ حضرت رویفعؓ (مولائے نبیؐ) 783
۱۷۱۹۔ حضرت رئابؓ مزنی 783
۱۷۲۰۔ حضرت رئابؓ بن حنیف 783
۱۷۲۱۔ حضرت رئابؓ بن مہشم 784

حرف الزاء --- باب الزاء والالف 784

۱۷۲۲۔ حضرت زارعؓ بن عامر 784
۱۷۲۳۔ حضرت زاہرؓ بن اسود 784
۱۷۲۴۔ حضرت زاہرؓ بن حرام 784
۱۷۲۵۔ حضرت زائدہؓ بن حوالہ 785

باب الزاء والباء 785

۱۷۲۶۔ حضرت زبانؓ بن قیسور 785
۱۷۲۷۔ حضرت زبرقانؓ بن اسلم 785
۱۷۲۸۔ حضرت زبرقانؓ بن بدر 786
۱۷۲۹۔ حضرت زبیبؓ بن ثعلبہ 787
۱۷۳۰۔ حضرت زبیرؓ بن عبداللہ 788
۱۷۳۱۔ حضرت زبیرؓ بن عبیدہ 789
۱۷۳۲۔ حضرت زبیرؓ بن عوام (حواری رسول اللہؐ) 789
۱۷۳۳۔ حضرت زبیرؓ بن ابی ہالہ 793

باب الزاء والخاء والراء 794

۱۷۳۴۔ حضرت زخیؓ عنزی 794
۱۷۳۵۔ حضرت زرؓ بن حبیش 794
۱۷۳۶۔ حضرت زرؓ بن عبداللہ 794
۱۷۳۷۔ حضرت زرارہؓ بن اوفی 794

تیسری جلد ختم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین (جلد چہارم)

۱۷۳۸- حضرت زرارہؓ بن جزی 797
۱۷۳۹- حضرت زرارہؓ بن عمرو نخعی 797
۱۷۴۰- حضرت زرارہؓ ابو عمرو 798
۱۷۴۱- حضرت زرارہؓ بن قیس نخعی 798
۱۷۴۲- حضرت زرارہؓ بن قیس خزرجی 799
۱۷۴۳- حضرت زرارہؓ بن کریم 799
۱۷۴۴- حضرت زرعہؓ بن خلیفہ 800
۱۷۴۵- حضرت زرعہؓ 800
۱۷۴۶- حضرت زرعہؓ شقری 801
۱۷۴۷- حضرت زرعہؓ بن ضمرہ 801
۱۷۴۸- حضرت زرعہؓ بن عامر 801
۱۷۴۹- حضرت زرعہؓ بن عبداللہ بیاضی 801
۱۷۵۰- حضرت زرینؓ بن عبداللہ 801

باب الزاء والعین والفاء 802

۱۷۵۱- حضرت زعبلؓ 802
۱۷۵۲- حضرت زفرؓ بن اوس 802
۱۷۵۳- حضرت زفرؓ بن حرثان 802
۱۷۵۴- حضرت زفرؓ بن زید بن حذیفہ 802
۱۷۵۵- حضرت زفرؓ بن یزید 802
۱۷۵۶- حضرت زکرہؓ بن عبداللہ 802
۱۷۵۷- حضرت زکریاؓ بن علقمہ 803

باب الزاء والمیم والنون 803

۱۷۵۸- حضرت زملؓ بن عمرو 803
۱۷۵۹- حضرت زنباعؓ بن سلامہ 803

باب الزاء والہاء والواوَ 804

۱۷۶۰- حضرت زہرہؓ بن حویہ 804
۱۷۶۱- حضرت زہیرؓ بن اقمر 804
۱۷۶۲- حضرت زہیرؓ بن ابی امیہ 804
۱۷۶۳- حضرت زہیرؓ بن ابی امیہ 805
۱۷۶۴- حضرت زہیرؓ انماری 805
۱۷۶۵- حضرت زہیرؓ ثقفی 805
۱۷۶۶- حضرت زہیرؓ بن ابی جبل 806
۱۷۶۷- حضرت زہیرؓ بن خطامہ 806
۱۷۶۸- حضرت زہیرؓ بن خیثمہ 806
۱۷۶۹- حضرت زہیرؓ بن صرد 806
۱۷۷۰- حضرت زہیرؓ بن عاصم 808
۱۷۷۱- حضرت زہیرؓ بن عبداللہ 808
۱۷۷۲- حضرت زہیرؓ بن عبداللہ 808
۱۷۷۳- حضرت زہیرؓ بن عثمان 808
۱۷۷۴- حضرت زہیرؓ بن عجوہ 809
۱۷۷۵- حضرت زہیرؓ بن علقمہ بجلی 809
۱۷۷۶- حضرت زہیرؓ بن علقمہ 809
۱۷۷۷- حضرت زہیرؓ بن ابی علقمہ 810
۱۷۷۸- حضرت زہیرؓ بن علقمہ فرعی 810
۱۷۷۹- حضرت زہیرؓ بن عمرو 810
۱۷۸۰- حضرت زہیرؓ بن عیاض 811
۱۷۸۱- حضرت زہیرؓ بن غزیہ 811
۱۷۸۲- حضرت زہیرؓ بن قرضم 811
۱۷۸۳- حضرت زہیرؓ بن قیس بلوی 811

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۷۸۴-حضرت زہیرؓ بن مخشی 812

۱۷۸۵-حضرت زہیرؓ بن معاویہ 812

۱۷۸۶-حضرت زہیرؓ نمیری 812

۱۷۸۷-حضرت زوبعہؓ جنی 812

باب الزاء والیاء 812

۱۷۸۸-حضرت زیاد اخرشؓ 812

۱۷۸۹-حضرت زیادؓ ابوالاغر 812

۱۷۹۰-حضرت زیادؓ بن جاریہ 813

۱۷۹۱-حضرت زیادؓ بن جلاس 813

۱۷۹۲-حضرت زیادؓ بن جہور 813

۱۷۹۳-حضرت زیادؓ بن حارث 813

۱۷۹۴-حضرت زیادؓ بن حذرہ 814

۱۷۹۵-حضرت زیادؓ بن حنظلہ 814

۱۷۹۶-حضرت زیادؓ بن سبرہ 814

۱۷۹۷-حضرت زیادؓ (مولیٰ سعد) 815

۱۷۹۸-حضرت زیادؓ بن سعد سلمی 815

۱۷۹۹-حضرت زیادؓ بن سکن 815

۱۸۰۰-حضرت زیادؓ بن سمیہ 816

۱۸۰۱-حضرت زیادؓ بن طارق 817

۱۸۰۲-حضرت زیادؓ بن عبداللہ انصاری 817

۱۸۰۳-حضرت زیادؓ بن عبداللہ غطفانی 817

۱۸۰۴-حضرت زیادؓ بن عمرو 817

۱۸۰۵-حضرت زیادؓ بن عیاض 818

۱۸۰۶-حضرت زیادؓ غفاری 818

۱۸۰۷-حضرت زیادؓ بن قرد 818

۱۸۰۸-حضرت زیادؓ بن کعب 818

۱۸۰۹-حضرت زیادؓ بن لبید 818

۱۸۱۰-حضرت زیادؓ بن مطرف 819

۱۸۱۱-حضرت زیادؓ بن نعیم حضرمی 819

۱۸۱۲-حضرت زیادؓ بن نعیم فہری 819

۱۸۱۳-حضرت زیادؓ نہشلی 819

۱۸۱۴-حضرت زیادؓ ابوہرماس 820

۱۸۱۵-حضرت زیادؓ بن ابی ہند 820

۱۸۱۶-حضرت زیادؓ بن جہور 820

۱۸۱۷-حضرت زیدؓ بن اخنس 820

۱۸۱۸-حضرت زیدؓ بن ابی ارطاۃ 820

۱۸۱۹-حضرت زیدؓ بن ارقم 821

۱۸۲۰-حضرت زیدؓ بن اسحٰق 822

۱۸۲۱-حضرت زیدؓ بن اسلم 822

۱۸۲۲-حضرت زیدؓ بن ابی اوفی 822

۱۸۲۳-حضرت زیدؓ بن بولی 823

۱۸۲۴-حضرت زیدؓ بن ثابت 824

۱۸۲۵-حضرت زیدؓ بن ثعلبہ 825

۱۸۲۶-حضرت زیدؓ بن جاریہ 825

۱۸۲۷-حضرت زیدؓ بن جلاس 826

۱۸۲۸-حضرت زیدؓ بن حارث 826

۱۸۲۹-حضرت زیدؓ بن حارثہ 826

۱۸۳۰-حضرت زیدؓ بن حسن 830

۱۸۳۱-حضرت زیدؓ بن خارجہ 830

(الف) ۱۸۳۲-حضرت زید بن خالدؓ بن خالد 831

(ب) ۱۸۳۲-حضرت زید بن خریمؓ بن خریم 831

۱۸۳۳-حضرت زیدؓ بن ابی خزامہ 831

۱۸۳۴-حضرت زیدؓ بن خطاب 832

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۸۳۵۔حضرت زیدؓ بن دشنہ 833
۱۸۳۶۔حضرت زید دیلمیؓ 833
۱۸۳۷۔حضرت زید بن ربیعہؓ 833
۱۸۳۸۔حضرت زیدؓ (رسول اللہؐ کے غلام) 834
۱۸۳۹۔حضرت زید بن رقیشؓ 834
۱۸۴۰۔حضرت زید بن سراقہؓ 834
۱۸۴۱۔حضرت زید بن سعنہؓ 834
۱۸۴۲۔حضرت زید بن سلمہؓ 835
۱۸۴۳۔حضرت زید بن سہلؓ 836
۱۸۴۴۔حضرت زید بن شراحیلؓ 836
۱۸۴۵۔حضرت زید بن ابی شیبہؓ 837
۱۸۴۶۔حضرت زید بن صامتؓ 837
۱۸۴۷۔حضرت زید بن صحارؓ 837
۱۸۴۸۔حضرت زید بن صوحانؓ 838
۱۸۴۹۔حضرت زیدؓ بن عاصم 839
۱۸۵۰۔حضرت زیدؓ بن عامر 839
۱۸۵۱۔حضرت زیدؓ بن عائش 839
۱۸۵۲۔حضرت زید بن عبداللہؓ 839
۱۸۵۳۔حضرت زید بن عبداللہؓ 839
۱۸۵۴۔حضرت زید بن عبداللہؓ 840
۱۸۵۵۔حضرت زید ابوعبداللہؓ 840
۱۸۵۶۔حضرت زید ابوعبداللہؓ 840
۱۸۵۷۔حضرت زید بن عبیدؓ 841
۱۸۵۸۔حضرت زید ابوعجلانؓ 841
۱۸۵۹۔حضرت زید بن عمرو بن غزیہؓ 841
۱۸۶۰۔حضرت زید بن عمرو بن نفیلؓ 841
۱۸۶۱۔حضرت زید بن عمیرؓ 843
۱۸۶۲۔حضرت زید بن عمیر عبدیؓ 843
۱۸۶۳۔حضرت زید بن عمیر کندیؓ 843
۱۸۶۴۔حضرت زید بن قیسؓ 843
۱۸۶۵۔حضرت زید بن کعابہؓ 844
۱۸۶۶۔حضرت زید بن کعب سلمیؓ 844
۱۸۶۷۔حضرت زید بن کعبؓ 844
۱۸۶۸۔حضرت زید بن کعبؓ 844
۱۸۶۹۔حضرت زید بن لبیدؓ 844
۱۸۷۰۔حضرت زید بن لُصیت 845
۱۸۷۱۔حضرت زید بن مالکؓ 845
۱۸۷۲۔حضرت زید بن مربعؓ 846
۱۸۷۳۔حضرت زید بن مرسؓ 846
۱۸۷۴۔حضرت زید بن مزینؓ 846
۱۸۷۵۔حضرت زید بن معاویہ 847
۱۸۷۶۔حضرت زید بن ملحانؓ 847
۱۸۷۷۔حضرت زید بن مہلہلؓ 847
۱۸۷۸۔حضرت زید بن ودیعہؓ 848
۱۸۷۹۔حضرت زید بن وہبؓ 848
۱۸۸۰۔حضرت زید ابویسارؓ 848
۱۸۸۱۔حضرت زید بن یسافؓ 849
۱۸۸۲۔حضرت زیدؓ بن صلت 849

باب السین مع الف 849

۱۸۸۳۔حضرت سابط بن ابی حمیضہؓ 849
۱۸۸۴۔حضرت سابقؓ (رسول اللہؐ کے غلام) 849
۱۸۸۵۔حضرت ساریہ بن اوفیؓ 850
۱۸۸۶۔حضرت ساریہ بن زنیمؓ 850

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۸۸۷۔حضرت ساعدہ بن حرامؓ	851
۱۸۸۸۔حضرت ساعدہ ہذلیؓ	851
۱۸۸۹۔حضرت ساعدہ بن ھلواثؓ	851
۱۸۹۰۔حضرت ساعدہؓ	851
۱۸۹۱۔حضرت سالف بن عثمانؓ	852
۱۸۹۲۔حضرت سالمؓ (مولیٰ ابوحذیفہ)	852
۱۸۹۳۔حضرت سالمؓ بن حرملہ	854
۱۸۹۴۔حضرت سالمؓ (مولیٰ رسول اللہﷺ)	854
۱۸۹۵۔حضرت سالم بن ابی سالمؓ ابوشدادؓ	854
۱۸۹۶۔حضرت سالمؓ بن ابی سالمؓ ابوہند	854
۱۸۹۷۔حضرت سالمؓ بن عبید	854
۱۸۹۸۔حضرت سالم عدویؓ	855
۱۸۹۹۔حضرت سالمؓ بن عمرو	855
۱۹۰۰۔حضرت سالمؓ بن عمیر	856
۱۹۰۱۔حضرت سالمؓ بن وابصہ	856
۱۹۰۲۔حضرت سائبؓ بن اقرع	856
۱۹۰۳۔حضرت سائبؓ بن حارث	857
۱۹۰۴۔حضرت سائبؓ بن حارث بن قیس	857
۱۹۰۵۔حضرت سائبؓ بن ابی حبیش	857
۱۹۰۶۔حضرت سائبؓ بن حزن	858
۱۹۰۷۔حضرت سائبؓ بن خباب	858
۱۹۰۸۔حضرت سائبؓ بن خلاد جہنی	858
۱۹۰۹۔حضرت سائبؓ بن خلاد انصاری	859
۱۹۱۰۔حضرت سائبؓ	860
۱۹۱۱۔حضرت سائبؓ بن ابی سائب	860
۱۹۱۲۔حضرت سائبؓ بن سوید	861
۱۹۱۳۔حضرت سائبؓ بن عبداللہ	861
۱۹۱۴۔حضرت سائبؓ بن عبدالرحمٰن	862
۱۹۱۵۔حضرت سائبؓ بن عبید	862
۱۹۱۶۔حضرت سائبؓ بن عثمان	862
۱۹۱۷۔حضرت سائبؓ بن عمیر	863
۱۹۱۸۔حضرت سائبؓ بن عوام	863
۱۹۱۹۔حضرت سائبؓ غفاری	864
۱۹۲۰۔حضرت سائبؓ (مولیٰ غیلان بن سلمہ ثقفی)	864
۱۹۲۱۔حضرت سائبؓ بن ابی لبابہ	864
۱۹۲۲۔حضرت سائبؓ بن مظعون	864
۱۹۲۳۔حضرت سائبؓ بن نمیلہ	865
۱۹۲۴۔حضرت سائبؓ بن ہشام	865
۱۹۲۵۔حضرت سائبؓ بن ابی وداعہ	865
۱۹۲۶۔حضرت سائبؓ بن یزید	866
۱۹۲۷۔حضرت سائبؓ بن یزید	867
باب السین والباء	**867**
۱۹۲۸۔حضرت سباعؓ بن ثابت	867
۱۹۲۹۔حضرت سباعؓ بن زید	867
۱۹۳۰۔حضرت سباعؓ بن عرفطہ	867
۱۹۳۱۔حضرت سبرہؓ بن ابی سبرہ	868
۱۹۳۲۔حضرت سبرہؓ بن عمرو بن قیس	868
۱۹۳۳۔حضرت سبرہؓ بن عمرو	868
۱۹۳۴۔حضرت سبرہؓ بن فاتک	868
۱۹۳۵۔حضرت سبرہؓ بن فاکہ	868
۱۹۳۶۔حضرت سبرہؓ بن معبد	869
۱۹۳۷۔حضرت سبیعؓ بن حاطب	870
۱۹۳۸۔حضرت سبیعؓ بن قیس	870

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب السین والجیم 870

۱۹۳۹۔ حضرت سجار سلیطیؓ 870
۱۹۴۰۔ حضرت سجلؓ (نبیؐ کے کاتب) 870

باب السین والحاء والخاء 871

۱۹۴۱۔ حضرت سحیمؓ 871
۱۹۴۲۔ حضرت سحیمؓ 871
۱۹۴۳۔ حضرت سخبرہ ازدیؓ 871
۱۹۴۴۔ حضرت سخبرہ اسدیؓ 871
۱۹۴۵۔ حضرت سخرورؓ بن مالک 872

باب السین والراء 872

۱۹۴۶۔ حضرت سراجؓ بن مجاعہ 872
۱۹۴۷۔ حضرت سراجؓ ابومجاہد 872
۱۹۴۸۔ حضرت سراقہؓ بن حارث 872
۱۹۴۹۔ حضرت سراقہؓ بن حباب 873
۱۹۵۰۔ حضرت سراقہؓ بن سراقہ 873
۱۹۵۱۔ حضرت سراقہؓ بن عمرو انصاری 873
۱۹۵۲۔ حضرت سراقہؓ بن عمرو 873
۱۹۵۳۔ حضرت سراقہؓ بن عمیر 874
۱۹۵۴۔ حضرت سراقہؓ بن کعب 874
۱۹۵۵۔ حضرت سراقہؓ بن مالک 874
۱۹۵۶۔ حضرت سراقہؓ بن معتمر 876
۱۹۵۷۔ حضرت سرباتکؓ ہندی 876
۱۹۵۸۔ حضرت سرعؓ بن سوادہ 876
۱۹۵۹۔ حضرت سرقؓ بن اسد 877
۱۹۶۰۔ حضرت سریؓ (والد ربیع) 877
۱۹۶۱۔ حضرت سریعؓ بن حکم 877

باب السین والعین 878

۱۹۶۲۔ حضرت سعدؓ بن اخرم 878
۱۹۶۳۔ حضرت سعدؓ بن اسعد 878
۱۹۶۴۔ حضرت سعدؓ اسلمی 878
۱۹۶۵۔ حضرت سعدؓ اسود 879
۱۹۶۶۔ حضرت سعدؓ بن اطول 880
۱۹۶۷۔ حضرت سعدؓ انصاری 880
۱۹۶۸۔ حضرت سعدؓ بن ایاس انصاری 881
۱۹۶۹۔ حضرت سعدؓ بن ایاس شیبانی 881
۱۹۷۰۔ سعد بن بجیرؓ بن بجیر 881
۱۹۷۱۔ حضرت سعدؓ (مولیٰ حضرت ابوبکر صدیقؓ) 882
۱۹۷۲۔ حضرت سعدؓ بن تمیم 882
۱۹۷۳۔ حضرت سعدؓ بن جماز 883
۱۹۷۴۔ حضرت سعدؓ بن جنادہ 883
۱۹۷۵۔ حضرت سعد جہنیؓ 883
۱۹۷۶۔ حضرت سعدؓ بن حارث 883
۱۹۷۷۔ حضرت سعدؓ بن حارثہ 883
۱۹۷۸۔ حضرت سعدؓ بن حبان 884
۱۹۷۹۔ حضرت سعدؓ بن حبان 884
۱۹۸۰۔ حضرت سعدؓ بن حرہ 884
۱۹۸۱۔ حضرت سعدؓ بن خارجہ 885
۱۹۸۲۔ حضرت سعدؓ بن خلیفہ 885
۱۹۸۳۔ حضرت سعدؓ بن خولہ 885
۱۹۸۴۔ حضرت سعدؓ بن خولی عامری 886
۱۹۸۵۔ حضرت سعدؓ بن خولی (حاطب بن ابی بلتعہ کے غلام) 886
۱۹۸۶۔ حضرت سعدؓ بن خیثمہ 887

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹۸۷۔ حضرت سعدؓ دوسی 888
۱۹۸۸۔ حضرت سعدؓ دولی 888
۱۹۸۹۔ حضرت سعدؓ بن ابی ذباب 888
۱۹۹۰۔ حضرت سعدؓ بن ذویب 888
۱۹۹۱۔ حضرت سعدؓ بن ابی رافع 889
۱۹۹۲۔ حضرت سعدؓ بن ربیع 889
۱۹۹۳۔ حضرت سعدؓ بن ربیع انصاری 889
۱۹۹۴۔ حضرت سعدؓ بن ربیع۔ ابن حنظلیہ 890
۱۹۹۵۔ حضرت سعدؓ 890
۱۹۹۶۔ حضرت سعدؓ بن زرارہ 891
۱۹۹۷۔ حضرت سعدؓ بن زید 891
۱۹۹۸۔ حضرت سعدؓ بن زید طائی 891
۱۹۹۹۔ حضرت سعدؓ بن زید زرقی 892
۲۰۰۰۔ حضرت سعدؓ بن زید بن مالک 892
۲۰۰۱۔ حضرت سعدؓ بن زید 893
۲۰۰۲۔ حضرت سعدؓ 893
۲۰۰۳۔ حضرت سعدؓ بن سعد 893
۲۰۰۴۔ حضرت سعدؓ بن ابی سعد 893
۲۰۰۵۔ حضرت سعدؓ بن سلامہ 894
۲۰۰۶۔ حضرت سعدؓ بن سوید 894
۲۰۰۷۔ حضرت سعدؓ بن سہیل 894
۲۰۰۸۔ حضرت سعدؓ بن سہیل انصاری 894
۲۰۰۹۔ حضرت سعدؓ بن ضمیرہ 895
۲۰۱۰۔ حضرت سعدؓ ظفری 895
۲۰۱۱۔ حضرت سعدؓ بن عائذ 896
۲۰۱۲۔ حضرت سعدؓ بن عبادہ 896
۲۰۱۳۔ حضرت سعدؓ بن عبداللہ 898
۲۰۱۴۔ حضرت سعدؓ ابوعبداللہ 899
۲۰۱۵۔ حضرت سعدؓ ابوعبداللہ 899
۲۰۱۶۔ حضرت سعدؓ بن عبد بن قیس 899
۲۰۱۷۔ حضرت سعدؓ بن عبید 899
۲۰۱۸۔ حضرت سعدؓ 900
۲۰۱۹۔ حضرت سعدؓ بن عثمان 900
۲۰۲۰۔ حضرت سعدؓ عرجی 900
۲۰۲۱۔ حضرت سعدؓ بن عقیب 901
۲۰۲۲۔ حضرت سعدؓ بن عمار 901
۲۰۲۳۔ حضرت سعدؓ بن عمارہ زرقی 901
۲۰۲۴۔ حضرت سعدؓ بن عمارہ بکری 901
۲۰۲۵۔ حضرت سعدؓ بن عمرو انصاری 902
۲۰۲۶۔ حضرت سعدؓ بن عمرو بن ثقف 902
۲۰۲۷۔ حضرت سعد 902
۲۰۲۸۔ حضرت سعدؓ بن عمرو بن عبید 902
۲۰۲۹۔ حضرت سعدؓ بن عمیر 902
۲۰۳۰۔ حضرت سعدؓ بن عیاض 903
۲۰۳۱۔ حضرت سعدؓ بن فاکہ 903
۲۰۳۲۔ حضرت سعدؓ 903
۲۰۳۳۔ حضرت سعدؓ بن قرجا 903
۲۰۳۴۔ حضرت سعدؓ بن قیس 904
۲۰۳۵۔ حضرت سعدؓ بن مالک ساعدی 904
۲۰۳۶۔ حضرت سعدؓ بن مالک خدری 904
۲۰۳۷۔ حضرت سعدؓ بن مالک عذری 905
۲۰۳۸۔ حضرت سعدؓ بن مالک قرشی 905
۲۰۳۹۔ حضرت سعدؓ بن محمد 908
۲۰۴۰۔ حضرت سعدؓ ابومحمد 909

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۰۴۱۔ حضرت سعدؓ بن محیصہ	909	۲۰۶۸۔ حضرت سعیدؓ بن حیدہ	922
۲۰۴۲۔ حضرت سعدؓ بن مدحاس	909	۲۰۶۹۔ حضرت سعیدؓ بن خالد	922
۲۰۴۳۔ حضرت سعدؓ بن مسعود انصاری	909	۲۰۷۰۔ حضرت سعیدؓ بن ابی راشد	923
۲۰۴۴۔ حضرت سعدؓ بن مسعود ثقفی	911	۲۰۷۱۔ حضرت سعیدؓ بن ربیع	923
۲۰۴۵۔ حضرت سعدؓ بن مسعود	911	۲۰۷۲۔ حضرت سعیدؓ بن ربیعہ	923
۲۰۴۶۔ حضرت سعدؓ بن معاذ	912	۲۰۷۳۔ حضرت سعیدؓ بن رقیش	923
۲۰۴۷۔ حضرت سعدؓ بن منذر	915	۲۰۷۴۔ حضرت سعیدؓ بن زیاد	924
۲۰۴۸۔ حضرت سعدؓ بن منذر	915	۲۰۷۵۔ حضرت سعیدؓ بن زید انصاری	924
۲۰۴۹۔ حضرت سعدؓ بن نعمان	915	۲۰۷۶۔ حضرت سعیدؓ بن زید قرشی	924
۲۰۵۰۔ حضرت سعدؓ بن نعمان ظفری	916	۲۰۷۷۔ حضرت سعیدؓ بن سعد	926
۲۰۵۱۔ حضرت سعدؓ بن ہذیل	917	۲۰۷۸۔ حضرت سعیدؓ بن سعید	926
۲۰۵۲۔ حضرت سعدؓ بن ہلال	917	۲۰۷۹۔ حضرت سعیدؓ بن سفیان	927
۲۰۵۳۔ حضرت سعدؓ بن وائل	917	۲۰۸۰۔ حضرت سعیدؓ بن سوید	927
۲۰۵۴۔ حضرت سعدؓ بن وہب جہنی	917	۲۰۸۱۔ حضرت سعیدؓ بن سہیل	927
۲۰۵۵۔ حضرت سعدؓ بن وہب	918	۲۰۸۲۔ حضرت سعیدؓ بن شراحیل	927
۲۰۵۶۔ حضرت سعدؓ بن یزید	918	۲۰۸۳۔ حضرت سعیدؓ بن عاص	927
۲۰۵۷۔ حضرت سعدؓ	918	۲۰۸۴۔ حضرت سعیدؓ بن عامر	929
۲۰۵۸۔ حضرت سعدیؓ	918	۲۰۸۵۔ حضرت سعیدؓ	931
۲۰۵۹۔ حضرت سعر کنانیؓ	918	۲۰۸۶۔ حضرت سعیدؓ بن عبد	931
۲۰۶۰۔ حضرت سعیدؓ بن ایاس	920	۲۰۸۷۔ حضرت سعیدؓ بن عبید ثقفی	931
۲۰۶۱۔ حضرت سعیدؓ بن بجیر	920	۲۰۸۸۔ حضرت سعیدؓ بن عبید قاری	931
۲۰۶۲۔ حضرت سعیدؓ بن بختری	920	۲۰۸۹۔ حضرت سعیدؓ بن عثمان	933
۲۰۶۳۔ حضرت سعیدؓ بن حارث انصاری	920	۲۰۹۰۔ حضرت سعیدؓ عکی	933
۲۰۶۴۔ حضرت سعیدؓ بن حارث قرشی	921	۲۰۹۱۔ حضرت سعیدؓ بن عمرو تمیمی	934
۲۰۶۵۔ حضرت سعیدؓ بن حاطب	921	۲۰۹۲۔ حضرت سعیدؓ بن عمرو انصاری	934
۲۰۶۶۔ حضرت سعیدؓ بن حریث	921	۲۰۹۳۔ حضرت سعیدؓ بن عمرو کندی	934
۲۰۶۷۔ حضرت سعیدؓ بن حصین	922	۲۰۹۴۔ حضرت سعیدؓ بن قشب	934

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۰۹۵۔ حضرت سعیدؓ بن قیس 934
۲۰۹۶۔ حضرت سعیدؓ 934
۲۰۹۷۔ حضرت سعیدؓ بن مینا 935
۲۰۹۸۔ حضرت سعیدؓ بن نمران 935
۲۰۹۹۔ حضرت سعیدؓ بن نوفل 935
۲۱۰۰۔ حضرت سعیدؓ بن وقش 935
۲۱۰۱۔ حضرت سعیدؓ بن وہب 936
۲۱۰۲۔ حضرت سعیدؓ بن یربوع 936
۲۱۰۳۔ حضرت سعیدؓ بن یزید 936
۲۱۰۴۔ حضرت سعیدؓ بن سہیل 937
۲۱۰۵۔ حضرت سعیرؓ بن سوادہ 937
۲۱۰۶۔ حضرت سعیرؓ بن عداء 937

باب السین والفاء 937

۲۱۰۷۔ حضرت سفیانؓ بن اسد 937
۲۱۰۸۔ حضرت سفیانؓ بن ثابت 938
۲۱۰۹۔ حضرت سفیانؓ بن حاطب 938
۲۱۱۰۔ حضرت سفیانؓ بن حکم 938
۲۱۱۱۔ حضرت سفیانؓ بن خولی 938
۲۱۱۲۔ حضرت سفیانؓ بن ابی زہیر 938
۲۱۱۳۔ حضرت سفیانؓ بن زید 939
۲۱۱۴۔ حضرت سفیانؓ بن سہل 939
۲۱۱۵۔ حضرت سفیانؓ بن صہابہ 939
۲۱۱۶۔ حضرت سفیانؓ بن عبدالاسد 939
۲۱۱۷۔ حضرت سفیانؓ بن عبداللہ 940
۲۱۱۸۔ حضرت سفیانؓ بن عطیہ 940
۲۱۱۹۔ حضرت سفیانؓ بن عمیر 940
۲۱۲۰۔ حضرت سفیانؓ بن ابی عوجاء 940
۲۱۲۱۔ حضرت سفیانؓ بن قیس بن ابان 941
۲۱۲۲۔ حضرت سفیانؓ بن قیس کندی 941
۲۱۲۳۔ حضرت سفیانؓ بن مجیب 941
۲۱۲۴۔ حضرت سفیانؓ بن معمر 942
۲۱۲۵۔ حضرت سفیانؓ بن نسر 942
۲۱۲۶۔ حضرت سفیان ابونضرؓ 942
۲۱۲۷۔ حضرت سفیانؓ بن ہانی 943
۲۱۲۸۔ حضرت سفیانؓ بن ہمام 943
۲۱۲۹۔ حضرت سفیانؓ بن وہب 943
۲۱۳۰۔ حضرت سفیانؓ بن یزید 944
۲۱۳۱۔ حضرت سفینہؓ 944

باب السین والکاف 945

۲۱۳۲۔ حضرت سکبہ بن حارثؓ 945
۲۱۳۳۔ حضرت سکرانؓ بن عمرو 945
۲۱۳۴۔ حضرت سکنؓ ضمری 945
۲۱۳۵۔ حضرت سکینہؓ 945

باب السین واللام 946

۲۱۳۶۔ حضرت سلامؓ بن اخت عبداللہ بن سلام 946
۲۱۳۷۔ حضرت سلامؓ بن عمرو 946
۲۱۳۸۔ حضرت سلامہ ابوعمروؓ 946
۲۱۳۹۔ حضرت سلامہؓ بن عمیر 946
۲۱۴۰۔ حضرت سلامہؓ بن قیصر 947
۲۱۴۱۔ حضرت سلامہ ہلبؓ 947
۲۱۴۲۔ حضرت سلکان بن سلامہؓ 947
۲۱۴۳۔ حضرت سلکانؓ بن مالک 947

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۱۴۴۔ حضرت سلمؓ بن نذیر 947
۲۱۴۵۔ حضرت سلمانؓ بن ثمامہ 948
۲۱۴۶۔ حضرت سلمانؓ بن خالد خزاعی 948
۲۱۴۷۔ حضرت سلمانؓ بن ربیعہ 948
۲۱۴۸۔ حضرت سلمانؓ بن صخر 949
۲۱۴۹۔ حضرت سلمانؓ بن عامر 949
۲۱۵۰۔ حضرت سلمان فارسیؓ 949
۲۱۵۱۔ حضرت سلمہؓ بن ادرع 954
۲۱۵۲۔ حضرت سلمہؓ بن اسلم 954
۲۱۵۳۔ حضرت سلمہؓ بن اسود 955
۲۱۵۴۔ حضرت سلمہؓ 955
۲۱۵۵۔ حضرت سلمہؓ بن اکوع 955
۲۱۵۶۔ حضرت سلمہؓ بن امیہ 956
۲۱۵۷۔ حضرت سلمہ انصاریؓ 956
۲۱۵۸۔ حضرت سلمہؓ بن بدیل 956
۲۱۵۹۔ حضرت سلمہؓ بن ثابت 956
۲۱۶۰۔ حضرت سلمہؓ بن جاریہ 957
۲۱۶۱۔ حضرت سلمہؓ بن حارثہ 957
۲۱۶۲۔ حضرت سلمہؓ بن حاطب 957
۲۱۶۳۔ حضرت سلمہؓ بن حبیش 957
۲۱۶۴۔ حضرت سلمہ خزاعیؓ 957
۲۱۶۵۔ حضرت سلمہؓ بن خطل 958
۲۱۶۶۔ حضرت سلمہؓ بن ربیعہ 958
۲۱۶۷۔ حضرت سلمہؓ بن زہیر 958
۲۱۶۸۔ حضرت سلمہؓ بن سحیم 958
۲۱۶۹۔ حضرت سلمہؓ بن سعد 959
۲۱۷۰۔ حضرت سلمہؓ بن سلام 959
۲۱۷۱۔ حضرت سلمہؓ بن سلامہ 959
۲۱۷۲۔ حضرت سلمہؓ بن ابی سلمہ قرشی 960
۲۱۷۳۔ حضرت سلمہؓ بن ابی سلمہ جرمی 960
۲۱۷۴۔ حضرت سلمہؓ بن ابی سلمہ کندی 960
۲۱۷۵۔ حضرت سلمہ ابو سنانؓ 961
۲۱۷۶۔ حضرت سلمہؓ بن صخر خزرجی 961
۲۱۷۷۔ حضرت سلمہؓ بن صخر بن عتبہ 961
۲۱۷۸۔ حضرت سلمہؓ بن عرادہ 962
۲۱۷۹۔ حضرت سلمہؓ بن عمرو بن اکوع 962
۲۱۸۰۔ حضرت سلمہؓ بن قیس 962
۲۱۸۱۔ حضرت سلمہؓ بن قیصر 962
۲۱۸۲۔ حضرت سلمہؓ بن مالک 963
۲۱۸۳۔ حضرت سلمہؓ بن مجبر 963
۲۱۸۴۔ حضرت سلمہؓ بن مسعود 963
۲۱۸۵۔ حضرت سلمہؓ بن ملیاء 963
۲۱۸۶۔ حضرت سلمہؓ بن میلاء 963
۲۱۸۷۔ حضرت سلمہؓ بن نعیم 964
۲۱۸۸۔ حضرت سلمہؓ بن نفیع 964
۲۱۸۹۔ حضرت سلمہؓ بن نفیل 964
۲۱۹۰۔ حضرت سلمہؓ بن ہشام 965
۲۱۹۱۔ حضرت سلمہؓ بن یزید بن مشجعہ 966
۲۱۹۲۔ حضرت سلمہؓ بن یزید 966
۲۱۹۳۔ حضرت سلمہؓ بن قیس 967
۲۱۹۴۔ حضرت سلمیؓ بن حنظلہ 967
۲۱۹۵۔ حضرت سلمیؓ (خادم رسول اللہ ﷺ) 967
۲۱۹۶۔ حضرت سلمیؓ بن قین 967
۲۱۹۷۔ حضرت سلیط تمیمیؓ 967

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۲۱۹۸۔حضرت سلیطؓ بن ثابت 968
۲۱۹۹۔حضرت سلیطؓ بن حارث 968
۲۲۰۰۔حضرت سلیطؓ بن سفیان 968
۲۲۰۱۔حضرت سلیطؓ بن سلیط 968
۲۲۰۲۔حضرت سلیطؓ ابوسلیمان 969
۲۲۰۳۔حضرت سلیطؓ بن عمرو عامری 969
۲۲۰۴۔حضرت سلیطؓ بن عمرو بن مالک 969
۲۲۰۵۔حضرت سلیطؓ بن قیس 970
۲۲۰۶۔حضرت سلیطؓ 970
۲۲۰۷۔حضرت سلیکؓ بن عمرو 971
۲۲۰۸۔حضرت سلیکؓ 971
۲۲۰۹۔حضرت سلیل اشجعیؓ 971
۲۲۱۰۔حضرت سلیمؓ بن احمر 971
۲۲۱۱۔حضرت سلیمؓ بن اکیمہ 972
۲۲۱۲۔حضرت سلیم انصاریؓ 972
۲۲۱۳۔حضرت سلیمؓ بن ثابت 973
۲۲۱۴۔حضرت سلیمؓ بن جابر 973
۲۲۱۵۔حضرت سلیمؓ بن حارث 973
۲۲۱۶۔حضرت سلیمؓ عذری 974
۲۲۱۷۔حضرت سلیمؓ بن سعید 974
۲۲۱۸۔حضرت سلیمؓ بن عامر 974
۲۲۱۹۔حضرت سلیمؓ سلمی 974
۲۲۲۰۔حضرت سلیمؓ بن عش 975
۲۲۲۱۔حضرت سلیمؓ بن عقرب 975
۲۲۲۲۔حضرت سلیمؓ 975
۲۲۲۳۔حضرت سلیمؓ بن عمرو 975
۲۲۲۴۔حضرت سلیمؓ بن قیس انصاری 976
۲۲۲۵۔حضرت سلیمؓ بن قیس بن لوذان 976
۲۲۲۶۔حضرت سلیمؓ بن کبشہ 976
۲۲۲۷۔حضرت سلیمؓ بن ملحان 976
۲۲۲۸۔حضرت سلیمؓ بن اکیمہ 976
۲۲۲۹۔حضرت سلیمانؓ بن ابی حثمہ 977
۲۲۳۰۔حضرت سلیمانؓ بن ابوسلیمان 977
۲۲۳۱۔حضرت سلیمانؓ بن صرد 977
۲۲۳۲۔حضرت سلیمانؓ بن عمرو 978
۲۲۳۳۔حضرت سلیمانؓ بن مسہر 978
۲۲۳۴۔حضرت سلیمانؓ بن ہاشم 978
باب السین والمیم 979
۲۲۳۵۔حضرت سماکؓ بن ثابت 979
۲۲۳۶۔حضرت سماکؓ بن خرشہ 979
۲۲۳۷۔حضرت سماکؓ بن سعد 980
۲۲۳۸۔حضرت سماکؓ بن مخرمہ 980
۲۲۳۹۔حضرت سماکؓ بن ہزال 980
۲۲۴۰۔حضرت سمجؓ 981
۲۲۴۱۔حضرت سمرۃؓ بن جنادۃ 981
۲۲۴۲۔حضرت سمرۃؓ بن جندب 981
۲۲۴۳۔حضرت سمرۃؓ بن حبیب 982
۲۲۴۴۔حضرت سمرۃؓ بن ربیعہ 982
۲۲۴۵۔حضرت سمرۃؓ بن عمرو سوائی 983
۲۲۴۶۔حضرت سمرۃؓ بن عمرو عنبری 983
۲۲۴۷۔حضرت سمرۃؓ بن فاتک 983
۲۲۴۸۔حضرت سمرہؓ بن معاویہ 983
۲۲۴۹۔حضرت سمرۃؓ بن معیر 983

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۲۵۰۔ حضرت سمعانؓ بن خالد 984
۲۲۵۱۔ حضرت سمعانؓ بن عمرو 984
۲۲۵۲۔ حضرت سمیحہؓ 984
۲۲۵۳۔ حضرت سمیرؓ بن حصین 984
۲۲۵۴۔ حضرت سمیرؓ بن زہیر 985
۲۲۵۵۔ حضرت سمیر ابوسلیمانؓ 985
۲۲۵۶۔ حضرت سمیطؓ 985
۲۲۵۷۔ حضرت سمیفعؓ بن ناکور 985

باب السین والنون 985

۲۲۵۸۔ حضرت سنانؓ بن تیم 985
۲۲۵۹۔ حضرت سنانؓ بن ثعلبہ 985
۲۲۶۰۔ حضرت سنانؓ بن روح 986
۲۲۶۱۔ حضرت سنانؓ بن سلمہ 986
۲۲۶۲۔ حضرت سنانؓ بن ابی سنان 986
۲۲۶۳۔ حضرت سنانؓ بن سنہ 986
۲۲۶۴۔ حضرت سنانؓ بن شفعلہ 987
۲۲۶۵۔ حضرت سنانؓ بن صیفی 987
۲۲۶۶۔ حضرت سنانؓ ضمری 987
۲۲۶۷۔ حضرت سنانؓ بن ظہیر 987
۲۲۶۸۔ حضرت سنانؓ بن عبداللہ جہنی 988
۲۲۶۹۔ حضرت سنانؓ بن عبداللہ بن قشیر 988
۲۲۷۰۔ حضرت سنانؓ بن عرفہ 988
۲۲۷۱۔ حضرت سنانؓ بن عمرو 988
۲۲۷۲۔ حضرت سنانؓ بن مقرن 988
۲۲۷۳۔ حضرت سنانؓ بن وبر 989
۲۲۷۴۔ حضرت سنانؓ ابوہند الحجام 989
۲۲۷۵۔ حضرت سنانؓ اراشی 989
۲۲۷۶۔ حضرت سنبرؓ اراشی 989
۲۲۷۷۔ حضرت سندرؓ ابوالاسود 990
۲۲۷۸۔ حضرت سندرؓ ابوعبداللہ 990
۲۲۷۹۔ حضرت سنینؓ ابوجمیلہ 990
۲۲۸۰۔ حضرت سنینؓ بن واقد 991

باب السین والھاء 991

۲۲۸۱۔ حضرت سہل انصاریؓ 991
۲۲۸۲۔ حضرت سہلؓ ابوایاس 991
۲۲۸۳۔ حضرت سہلؓ بن بیضاء 992
۲۲۸۴۔ حضرت سہلؓ بن حارثہ 992
۲۲۸۵۔ حضرت سہلؓ بن حارث 993
۲۲۸۶۔ حضرت سہلؓ بن ابی حثمہ 993
۲۲۸۷۔ حضرت سہلؓ بن حنظلیہ انصاری 994
۲۲۸۸۔ حضرت سہلؓ بن حنظلیہ عبشمی 994
۲۲۸۹۔ حضرت سہلؓ بن حنیف 994
۲۲۹۰۔ حضرت سہلؓ بن رافع خدیج 995
۲۲۹۱۔ حضرت سہلؓ بن رافع بن ابی عمرو 996
۲۲۹۲۔ حضرت سہلؓ بن ربیع 996
۲۲۹۳۔ حضرت سہلؓ بن رومی 996
۲۲۹۴۔ حضرت سہلؓ بن سعد 996
۲۲۹۵۔ حضرت سہلؓ بن ابی سہل 997
۲۲۹۶۔ حضرت سہلؓ بن صخر 997
۲۲۹۷۔ حضرت سہلؓ بن ابی صعصعہ 998
۲۲۹۸۔ حضرت سہلؓ بنوظفر کے غلام 998
۲۲۹۹۔ حضرت سہلؓ بن عامر 998

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۳۰۰۔حضرت سہلؓ بن عتیک بن نعمان 998
۲۳۰۱۔حضرت سہلؓ بن عتیک 998
۲۳۰۲۔حضرت سہلؓ بن عدی بن مالک 998
۲۳۰۳۔حضرت سہلؓ بن عدی بن زید 999
۲۳۰۴۔حضرت سُہلؓ بن عدی تمیمی 999
۲۳۰۵۔حضرت سہلؓ بن عمرو انصاری 999
۲۳۰۶۔حضرت سہلؓ بن عمرو قرشی 999
۲۳۰۷۔حضرت سہلؓ بن عمرو بن عدی 1000
۲۳۰۸۔حضرت سہلؓ بن قرظہ 1000
۲۳۰۹۔حضرت سہلؓ بن قیس انصاری 1000
۲۳۱۰۔حضرت سہلؓ بن قیس بن ابی کعب 1000
۲۳۱۱۔حضرت سہلؓ بن قیس مزنی 1000
۲۳۱۲۔حضرت سہلؓ بن مالک 1001
۲۳۱۳۔حضرت سہلؓ بن منجاب 1001
۲۳۱۴۔حضرت سہلؓ 1001
۲۳۱۵۔حضرت سہمؓ بن مازن 1001
۲۳۱۶۔حضرت سہیلؓ بن بیضاء 1002
۲۳۱۷۔حضرت سہیلؓ بن حنظلیہ 1002
۲۳۱۸۔حضرت سہیلؓ بن خلیفہ 1002
۲۳۱۹۔حضرت سہیلؓ بن رافع 1002
۲۳۲۰۔حضرت سہیلؓ بن سعد 1003
۲۳۲۱۔حضرت سہیلؓ بن عامر 1003
۲۳۲۲۔حضرت سہیلؓ بن عبید 1003
۲۳۲۳۔حضرت سہیلؓ بن عتیک 1003
۲۳۲۴۔حضرت سہیل بن عدی 1003
۲۳۲۵۔حضرت سہیلؓ بن عمرو 1003
۲۳۲۶۔حضرت سہیلؓ بن عمرو قرشی 1004
۲۳۲۷۔حضرت سہیلؓ بن قیس 1005
باب السین والواو 1006
۲۳۲۸۔حضرت سواءؓ بن حارث 1006
۲۳۲۹۔حضرت سواءؓ بن خالد 1006
۲۳۳۰۔حضرت سواءؓ بن قیس 1006
۲۳۳۱۔حضرت سوادؓ بن زید 1007
۲۳۳۲۔حضرت سوادؓ بن عمرو 1007
۲۳۳۳۔حضرت سوادؓ بن غزیہ 1007
۲۳۳۴۔حضرت سوادؓ بن قارب 1008
۲۳۳۵۔حضرت سوادؓ بن قطبہ 1009
۲۳۳۶۔حضرت سوادؓ بن مالک 1009
۲۳۳۷۔حضرت سوادؓ بن یزید 1009
۲۳۳۸۔حضرت سوادہؓ بن ربیع 1009
۲۳۳۹۔حضرت سوادہؓ بن عمرو قاری 1009
۲۳۴۰۔حضرت سوادہؓ بن عمرو 1010
۲۳۴۱۔حضرت سویطؓ بن حرملہ 1010
۲۳۴۲۔حضرت سویبقؓ بن حاطب 1010
۲۳۴۳۔حضرت سویدؓ بن جبلہ 1010
۲۳۴۴۔حضرت سویدؓ بن حارث 1010
۲۳۴۵۔حضرت سویدؓ بن حنظلہ 1011
۲۳۴۶۔حضرت سویدؓ بن زید 1012
۲۳۴۷۔حضرت سویدؓ (مولیٰ سلمان فارسی) 1012
۲۳۴۸۔حضرت سویدؓ بن صامت 1012
۲۳۴۹۔حضرت سویدؓ بن صخر 1013
۲۳۵۰۔حضرت سویدؓ بن طارق 1013
۲۳۵۱۔حضرت سویدؓ بن عامر 1013

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۲۳۵۲۔ حضرت سوید ؓ ابوعبداللہ	1013
۲۳۵۳۔ حضرت سوید ؓ ابوعقبہ	1014
۲۳۵۴۔ حضرت سوید ؓ بن علقمہ	1014
۲۳۵۵۔ حضرت سوید ؓ بن عمرو	1014
۲۳۵۶۔ حضرت سوید ؓ بن عیاش	1014
۲۳۵۷۔ حضرت سوید ؓ بن غفلہ	1014
۲۳۵۸۔ حضرت سوید ؓ بن قیس	1015
۲۳۵۹۔ حضرت سوید ؓ بن مخشی	1015
۲۳۶۰۔ حضرت سوید ؓ بن مقرن	1016
۲۳۶۱۔ حضرت سوید ؓ بن نعمان	1016
۲۳۶۲۔ حضرت سوید ؓ بن ہبیرہ	1016
۲۳۶۳۔ حضرت سوید ؓ	1017
باب السین والیاء	**1017**
۲۳۶۴۔ حضرت سیابہ ؓ بن عاصم	1017
۲۳۶۵۔ حضرت سیار ؓ بن بلز	1017
۲۳۶۶۔ حضرت سیار ؓ بن روح	1017
۲۳۶۷۔ حضرت سیدان ؓ	1018
۲۳۶۸۔ حضرت سیف ؓ بن ذی یزن	1018
۲۳۶۹۔ حضرت سیف ؓ بن قیس	1018
۲۳۷۰۔ حضرت سیف ؓ بن مالک	1018
۲۳۷۱۔ حضرت سیمویہ ؓ	1019
باب الشین والالف والباء	**1019**
۲۳۷۲۔ حضرت شافع ؓ بن سائب	1019
۲۳۷۳۔ حضرت شاہ ؓ یمانی	1019
۲۳۷۴۔ حضرت شباث ؓ بن خدیج	1019
۲۳۷۵۔ حضرت شبث ؓ بن سعد	1020
۲۳۷۶۔ حضرت شبر ؓ بن صعفوق	1020
۲۳۷۷۔ حضرت شبرمہ ؓ	1020
۲۳۷۸۔ حضرت شبل ؓ	1020
۲۳۷۹۔ حضرت شبل ؓ بن معبد	1021
۲۳۸۰۔ حضرت شبیب ؓ بن حرام	1021
۲۳۸۱۔ حضرت شبیب ؓ بن ذی کلاع	1021
۲۳۸۲۔ حضرت شبیب ؓ بن غالب	1021
۲۳۸۳۔ حضرت شبیب ؓ بن قرہ	1022
۲۳۸۴۔ حضرت شبیب ؓ بن نعیم	1022
۲۳۸۵۔ حضرت شبیل ؓ بن عوف	1022
باب الشین مع التاء ومع الجیم	1022
۲۳۸۶۔ حضرت شتیر ؓ بن شکل	1022
۲۳۸۷۔ حضرت شجار ؓ سُلفی	1022
۲۳۸۸۔ حضرت شجاع ؓ بن ابی وہب	1022
۲۳۸۹۔ حضرت شجرہ ؓ کندی	1023
باب الشین والدال	**1023**
۲۳۹۰۔ حضرت شداد ؓ بن ازمع	1023
۲۳۹۱۔ حضرت شداد ؓ بن اسید	1023
۲۳۹۲۔ حضرت شداد ؓ بن امیہ	1023
۲۳۹۳۔ حضرت شداد ؓ بن اوس	1024
۲۳۹۴۔ حضرت شداد ؓ بن ثمامہ	1024
۲۳۹۵۔ حضرت شداد ؓ بن شرحبیل	1025
۲۳۹۶۔ حضرت شداد ؓ بن عارض	1025
۲۳۹۷۔ حضرت شداد ؓ بن عبداللہ	1025
۲۳۹۸۔ حضرت شداد ؓ بن عمرو	1025
۲۳۹۹۔ حضرت شداد ؓ بن عوف	1025

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۴۰۰۔ حضرت شدادؓ بن الہاد 1026

باب الشین والراء 1026

۲۴۰۱۔ حضرت شراحیلؓ جعفی 1026
۲۴۰۲۔ حضرت شراحیلؓ بن زرعہ 1026
۲۴۰۳۔ حضرت شراحیلؓ کندی 1026
۲۴۰۴۔ حضرت شراحیلؓ بن مرہ 1027
۲۴۰۵۔ حضرت شراحیلؓ منقری 1027
۲۴۰۶۔ حضرت شراحبیلؓ بن اوس 1027
۲۴۰۷۔ حضرت شرحبیلؓ جعفی 1027
۲۴۰۸۔ حضرت شرحبیلؓ ذوالجوشن 1028
۲۴۰۹۔ حضرت شرحبیلؓ بن حبیب 1028
۲۴۱۰۔ حضرت شرحبیلؓ بن حسنہ 1028
۲۴۱۱۔ حضرت شرحبیلؓ بن سمط 1029
۲۴۱۲۔ حضرت شرحبیلؓ بن عبدالرحمٰن 1030
۲۴۱۳۔ حضرت شرحبیلؓ بن عبد کلال 1030
۲۴۱۴۔ حضرت شرحبیلؓ ابوعمرو 1030
۲۴۱۵۔ حضرت شرحبیلؓ بن غیلان 1030
۲۴۱۶۔ حضرت شرحبیلؓ ابومصعب 1031
۲۴۱۷۔ حضرت شرحبیلؓ بن معدی کرب 1031
۲۴۱۸۔ حضرت شرحبیلؓ 1031
۲۴۱۹۔ حضرت شریحؓ بن ابرہہ 1031
۲۴۲۰۔ حضرت شریحؓ بن حارث 1032
۲۴۲۱۔ حضرت شریحؓ حضرمی 1032
۲۴۲۲۔ حضرت شریحؓ بن ابی شریح 1033
۲۴۲۳۔ حضرت شریحؓ بن ضمرہ 1033
۲۴۲۴۔ حضرت شریحؓ بن عامر 1033
۲۴۲۵۔ حضرت شریحؓ کلابی 1033
۲۴۲۶۔ حضرت شریحؓ بن عمرو 1033
۲۴۲۷۔ حضرت شریحؓ بن مکدد 1034
۲۴۲۸۔ حضرت شریحؓ بن ہانی 1034
۲۴۲۹۔ حضرت شریحؓ 1034
۲۴۳۰۔ حضرت شریدؓ بن سوید 1035
۲۴۳۱۔ حضرت شریطؓ بن انس 1035
۲۴۳۲۔ حضرت شریقؓ 1035
۲۴۳۳۔ حضرت شریکؓ بن حنبل 1036
۲۴۳۴۔ حضرت شریکؓ بن ابی حیسر 1036
۲۴۳۵۔ حضرت شریکؓ بن سحماء 1036
۲۴۳۶۔ حضرت شریکؓ بن طارق 1037
۲۴۳۷۔ حضرت شریکؓ بن عبدعمرو 1037
۲۴۳۸۔ حضرت شریکؓ بن وائلہ 1037
۲۴۳۹۔ حضرت شریکؓ 1037

باب الشین والطاء والعین والفاء 1038

۲۴۴۰۔ حضرت شطبؓ 1038
۲۴۴۱۔ حضرت شعبلؓ بن احمر 1038
۲۴۴۲۔ حضرت شعبہؓ بن توام 1038
۲۴۴۳۔ حضرت شعیب حضرمیؓ بن عمرو 1039
۲۴۴۴۔ حضرت شفیؓ بن مانع 1039
۲۴۴۵۔ حضرت شفیؓ ہذلی 1039

چوتھی جلد ختم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شیخ امام عالم حافظ ماہر (علوم) یکتائے (روزگار) یادگار سلف عزالدین علی بن محمد بن عبدالکریم جزری معروف بابن اثیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہر طرح کی تعریف اس اللہ کو جس نے ہمیں اس (کارِ خیر) کی ہدایت کی اور اگر اللہ ہمیں ہدایت نہ کرتا تو ہم ہرگز ہدایت نہ پاتے اور ہر قسم کی تعریف اس اللہ کو جو پاک ہے اس بات سے کہ اس کی نظیر اور مثل ہو وہ بہت پاک ہے حوادث اس کی بارگاہ کے قریب (تک) نہیں جاتے اس نے دین اسلام کو پسند فرمایا اور اسی سے راضی ہے پس اس نے اس دین کے ساتھ محمد ؐ کو بھیجا اور انہیں برگزیدہ کیا اور ان کے لئے اصحاب بنائے پس ان میں سے ہر ایک کو آپ کی صحبت کے لئے اختیار کیا اور منتخب فرمایا اور انہیں ستاروں کے مثل بنایا کہ انسان ان میں سے جس کی پیروی کرے حق کی طرف ہدایت پا جائے اور اسی کا تابع ہو جائے پس اللہ ان پر اور ان کی آل اور ان کے اصحاب پر ایسی رحمت نازل کرے جو ان کے لئے اس کی رضامندی کو واجب کر دے۔

میں اللہ کی تمام نعمتوں پر اس کا شکر کرتا ہوں ایسا شکر جو اس کی نعمتوں کی زیادتی کو مقتضی ہو اور اس کے انعام میں ہمارا حصہ پورا کر دے۔ امابعد (واضح رہے کہ) کوئی علم علم شریعت سے زیادہ بزرگ نہیں کیونکہ اسی کے سبب سے دنیا و آخرت کی بزرگی حاصل ہوتی ہے پس جو شخص اس علم کے ساتھ آراستہ ہوا وہ بیشک بہت نفع دینے والی تجارت اور بلند و باعزت مرتبے پر پہنچ گیا اور جو اس سے خالی ہوا وہ یقیناً نقصان میں رہا۔ اور اس علم میں اصل اللہ عزوجل کی کتاب اور اس کے رسول اللہ ؐ کی سنت ہے مگر کتاب بزرگ تو متواتر ہے اس (کے کلام الٰہی ہونے) پر سب کا اجماع ہے اس کے نقل کرنے والوں کے حالات بیان کرنے کی حاجت نہیں باقی رہی سنت رسول اللہ ؐ تو البتہ وہ اپنے راویوں کے حالات اور ان کے اخبار کے شرح کی محتاج ہے اور سب سے پہلے اس کے روایت کرنے والے رسول اللہ ؐ کے اصحاب ہیں اور وہ اپنے زمانے میں نہ لکھے گئے اور نہ یاد کئے گئے جیسا کہ ان کے بعد والوں یعنی علمائے تابعین وغیرہم کے ساتھ اس وقت تک کیا گیا کیونکہ وہ دین کی مدد کی طرف اور کافروں کے جہاد کی طرف متوجہ تھے اس وقت یہی بڑی مہم تھی کیونکہ اسلام کمزور تھا اور اہل اسلام کم تھے پس ان میں سے کسی کو اس کا جہاد اور مجاہدۂ نفس اپنے عبادات میں اس کی معاش کی فکر اور کسی دوسرے کام میں مصروف ہونے سے روک دیتا تھا اور ان میں ایسے لوگ نہ تھے جو کتابت جانتے ہوں مگر تھوڑے آدمی اور اگر وہ اسی زمانے میں محفوظ کر لئے جاتے تو یقیناً وہ اس سے بہت زیادہ ہوتے جس قدر علما نے ذکر کیا ہے اور اسی وجہ سے ان میں سے بہت لوگوں میں علماء نے اختلاف کیا ہے پس ان میں سے بعض ایسے ہیں جن کو بعض علماء نے صحابہ میں شمار کیا ہے اور ان میں سے بعض ایسے ہیں جن کو بعض نے صحابہ میں نہیں رکھا اور صحابہ کا جاننا اور ان کے کاموں کا اور ان کی حالتوں کا اور ان کے نسب کا اور ان کی روش کا معلوم کرنا دین میں ایک بڑا کام ہے اور جس کسی کے پاس قلب (سلیم) ہو یا وہ متوجہ ہو کے سنے اس پر مخفی نہیں ہے کہ وہ صحابہ جو دارالہجرت اور دارالایمان (یعنی مدینہ منورہ) میں رہے یعنی مہاجرین و انصار اور اسلام کی طرف سبقت کرنے والے اور وہ لوگ جنہوں نے نیکی میں ان کی پیروی کی جنہوں نے رسول اللہ ؐ کو دیکھا اور آپ کا کلام سنا اور آپ کے حالات مشاہدہ کئے اور ان کو اپنے بعد کے مردوں اور عورتوں آزاد اور لونڈی غلاموں کی طرف نقل کیا وہ یاد رکھنے اور محفوظ کرنے کے زیادہ سزاوار

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ آلودہ نہیں کیا انہیں کے لئے (ہنگامہ محشر میں) امن ہے اور یہ لوگ ہدایت یافتہ ہیں بدلیل اس کے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان کی پاکی بیان فرمائی ہے اور ان کی تعریف کی ہے اور (نیز ان کا جاننا ضروری ہے) اس وجہ سے کہ وہ حدیثیں جن پر تفصیلی احکام اور حلال وحرام وغیرہ امور دین کے معلوم کرنے کا دار و مدار ہے وہ نہیں ثابت ہوتیں مگر بعد اس کے کہ ان کی سندوں کے لوگ اور ان کے راویوں کا علم حاصل ہو اور سب سے پہلے راوی اور سب سے مقدم رسول اللہ کے اصحاب ہیں پس جب انسان ان سے ناواقف ہوگا تو ان کے سوا اور راویوں سے سخت ناواقف اور بہت ہی بے خبر ہوگا پس چاہئے کہ صحابہ اور غیر صحابہ تمام راویوں کا علم ان کے نسب اور ان کے حالات سے حاصل کیا جائے تاکہ جو حدیثیں ان میں سے پرہیزگار لوگوں نے روایت کی ہوں ان پر عمل درست ہو اور ان سے حجت قائم ہو کیونکہ مجہول کی روایت صحیح نہیں اور نہ اس کی روایت کی ہوئی حدیث پر عمل جائز ہے اور صحابہ بھی اس بات میں تمام راویوں کے شریک ہیں سوا جرح وتعدیل کے کہ وہ سب عدول ہیں جرح کو ان تک رسائی نہیں اس لئے کہ اللہ عزوجل نے اور اس کے رسول نے ان کی پاکی بیان کی ہے اور ان کو عادل کہا ہے اور یہ بات مشہور ہے ہمیں اس کے بیان کی حاجت نہیں اور اس قسم کی بہت سی باتیں ہماری اس کتاب میں آئیں گی پس ہم یہاں ان کو طول نہیں دیتے اور صحابہ کے ناموں میں بہت سی کتابیں لوگوں نے جمع کی ہیں اور بعض لوگوں نے ان کے نام نسب مغازی وغیرہ کی کتابوں میں لکھے ہیں اور ان کے مقاصد اس میں مختلف ہیں مگر وہ لوگ کہ جن پر صحابہ کے ناموں کا جمع کرنا ختم ہوگیا ہے حافظ ابوعبداللہ ابن مندہ اصفہانی اور حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی اور امام ابوعمر بن عبدالبر قرطبی ہیں خدا ان سے راضی رہے اور انہیں بہت ثواب دے اور ان کی کوشش کو مشکور کرے اور ان کو بڑا اچھا بدلہ دے اور ان کا مآل کار عمدہ کرے کیونکہ انہوں نے بہت اچھا کام کیا اس چیز میں جو انہوں نے جمع کی اور اپنی کوشش انہوں نے پوری خرچ کی ہے اور اپنے بعد اپنا ذکر خیر باقی رکھا۔ پس اللہ انہیں بہت بڑا ثواب دے کیونکہ انہوں نے متفرق چیزیں جمع کر دیں پس جب میں نے ان کتابوں کو دیکھا تو میں نے ان میں سے ہر ایک کو دیکھا کہ وہ اپنی تحریر میں ایسے راستے پر چلا ہے جو دوسرے کے رستہ کے خلاف ہو اور ان میں سے بعض لوگوں نے ایسے نام ذکر کئے ہیں جو دوسرے نے نہیں ذکر کئے اور ان لوگوں کے بعد حافظ ابوموسیٰ محمد بن ابی بکر بن ابی عیسیٰ اصفہانی پیدا ہوئے تو انہوں نے اپنی کتاب میں وہ باتیں جو علی بن مندہ سے چھوٹ گئی تھیں جمع کیں پس ان کی تصنیف بہت بڑی ہوئی قریب دو ثلث کتاب ابن مندہ کے پس میں نے مناسب سمجھا کہ ان سب کتابوں کو یکجا کر دوں اور جو باتیں ان سے رہ گئی ہیں کہ جن کو ابوعلی غسانی نے ابوعمر بن عبدالبر پر استدراک کیا ہے اور نیز وہ باتیں جو دوسرے لوگوں نے ان پر استدراک کی ہیں اور علاوہ ان کے جو ذکر کیا ہے اس پر اضافہ کر دوں ہم ان کے ناموں کو شمار کر کے یہاں طول نہیں دیتے اور میں نے ابن مندہ اور ابونعیم اور ابوموسیٰ کو دیکھا کہ ان کے پاس کچھ نام ہیں جو ابن عبدالبر کے پاس نہیں ہیں اور ابن عبدالبر کے پاس کچھ نام ایسے ہیں جو ان کے لوگوں کے پاس نہیں ہیں پس میں نے ارادہ کیا کہ ان کی چاروں کتابوں کو یکجا کر دوں مگر موانع روکتے تھے اور معذوریاں اس سے باز رکھتی تھیں اور اس وقت میں اپنے شہر میں اور اپنے وطن میں تھا اور میرے پاس میری کتابیں تھیں اور میری سماع کے اصول اور میرے منقول عنہ تھے جنہیں میں دیکھا کرتا تھا مگر بوجہ مکروہات اور مشاغل دنیا کے اس کا سامان نہ ہوسکا پھر اتفاق سے میں نے بلاد شامیہ کا سفر کیا بارادہ زیارت بیت المقدس کے اللہ سبحانہ وتعالیٰ اسے ہمیشہ دارالاسلام رکھے پس جب میں وہاں پہنچا تو بہت سے اکابر محدثین اور وہ لوگ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو حفظ اور ضبط میں سرگرم تھے میرے پاس مجتمع ہوئے اور منجملہ ان باتوں کے جو انہوں نے کہیں یہ بھی کہا کہ ہم اکثر ان علماء کو جنہوں نے صحابہ کے نام جمع کئے ہیں دیکھتے ہیں کہ وہ نسب میں اور صحابی ہونے میں اور ان مشاہدین جن میں وہ صحابی شریک ہوا ہے اور اس کے علاوہ اور حالات میں اس صحابی کے اختلاف کرتے ہیں اور ہم نہیں جاتے کہ اس میں حق کیا ہے اور انہوں نے (بہت باتیں کہیں غرض کہ انہوں نے) میرا ارادہ اپنے لئے اسمائے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ایک کتاب کے تالیف کرنے پر برانگیختہ کر دیا کہ اس کتاب میں جو جو نام مجھے ملے ہیں جمع کر دوں اور جس بات میں ان لوگوں نے اختلاف کیا ہے اس میں حق ظاہر کر دوں اور اللہ جسے چاہتا ہے راہ راست کی طرف ہدایت کرتا ہے اور (یہ بھی انہوں نے درخواست کی کہ) جو کچھ علمائے سابقین نے ذکر کیا ہے وہ بھی اس میں ہو اور جو ان سے چھوٹ گیا وہ بھی اس میں ہو تو میں نے ان سے اپنی کتابوں اور اپنے اصول کے نہ ملنے کا عذر کیا اور یہ کہ میں ان کتابوں سے بہت دور ہوں اور میں نقل کو انہیں سے جائز سمجھتا ہوں مگر ان لوگوں نے خواہش میں اصرار کیا پس (میرا) عزم اول پھر ابھرا اور جو میں اپنے دل میں سوچا کرتا تھا وہ از سر نو تازہ ہو گیا اور میں اس کو جمع کرنے لگا اور اس کی طرف متوجہ ہونے لگا اور میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ مجھے قول اور عمل میں صواب کی توفیق دے اور اس (کام) کو خاص اپنی ذات کریم کے لئے کرے اپنے احسان اور کرم سے اور اتفاق سے کچھ لوگوں نے موصل میں مجھ سے کچھ پڑھا تھا اور وہ شام چلے آئے تھے تو میں نے ان کی کتابوں سے کچھ مسند حدیثیں نقل کر لیں اس کے بعد فراغت پا کے میں اپنے وطن لوٹا اور میں نے چاہا کہ سندیں بڑھا دوں اور جو احادیث اس کتاب میں ہیں ان کی سندوں کو ذکر کر دوں مگر میں نے اس کو بہت باعث تکلیف سمجھا اس میں اس بات کی ضرورت تھی کہ جو کچھ میں نے جمع کیا ہے سب کو ردی کر دوں پس مجھے سستی اور آرام طلبی نے اس بات پر آمادہ کیا کہ جن باتوں کی ضرورت ہو ان کو نقل کر دوں کہ ترتیب میں خلل نہ آنے پائے اور اس قدر نہ بڑھ جائے کہ (طول سے) ملال پیدا ہو۔

اور میں کتاب کے ترتیب کی کیفیت بیان کرتا ہوں تا کہ جو شخص اسے دیکھے وہ ہمارے التزام کو اور اس کی کیفیت کو معلوم کر لے اور اللہ ہی سے مدد طلب کی جاتی ہے پس میں کہتا ہوں کہ میں نے انہیں کتابوں کو یکجا کر دیا ہے جیسا کہ میں پہلے ذکر کر چکا ہوں اور میں نے (ہر کتاب کے) نام پر ایک علامت بنا دی ہے ابن مندہ کی علامت صورت د ہے اور ابو نعیم کی علامت صورت ع اور ابن عبدالبر کی علامت صورت ب اور ابو موسیٰ کی علامت صورت س پس اگر (کسی صحابی کا) نام ان سب لوگوں کے پاس ہے تو میں اس نام پر سب علامتیں بنا دوں گا اور اگر وہ نام بعض ہی لوگوں کے پاس ہے تو میں اس نام پر انہیں کی علامت بنا دوں گا اور ہر بیان کے آخر میں میں اس شخص کا نام بھی لکھ دوں گا جس نے اس نام کو لکھا ہے اور اگر میں کہوں کہ اس کو تینوں نے لکھا ہے تو میں ابن مندہ اور ابو نعیم اور ابو عمر ابن عبدالبر کو مراد لیتا ہوں (اور میں) اس وجہ سے (لکھ دیتا ہوں) کہ علامتیں کبھی کتابت سے رہ جاتی ہیں اور بھول جاتی ہیں اور میں جو یہ کہتا ہوں کہ اس کو فلاں اور فلاں نے لکھا ہے یا تینوں نے لکھا ہے اس سے یہ نہیں مراد لیتا کہ اس بیان میں جو کچھ میں نے تحریر کیا ہے وہ مضمون سب ان لوگوں نے لکھا ہے کیونکہ اگر میں ان تمام باتوں کو نقل کر دیتا جو ان لوگوں نے لکھی ہیں تو کتاب بہت بڑھ جاتی اس لئے کہ ان لوگوں کا کلام کہیں تو مشترک ہوتا ہے اور کہیں ایک دوسرے کا کلام کئی کئی باتوں میں مخالف ہوتا ہے لہٰذا میں یہ مراد لیتا ہوں کہ انہوں نے اس نام کو لکھا ہے پھر میں صرف اسی پر اکتفا نہیں کرتا جو کہ ان لوگوں نے بیان کیا بلکہ وہ باتیں بھی بیان کرتا ہوں جو اس کے علاوہ اور اہل علم نے بیان کی ہیں اور جب میں کوئی نام ایسا لکھوں جس پر کسی کی علامت نہ ہو تو وہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام ان کی کتابوں میں نہیں ہے اور میں نے ابن مندہ اور ابونعیم کو دیکھا کہ انہوں نے حدیثیں بہت لکھی ہیں اور ان پر بحث کی ہے اور ان کی علتیں بیان کی ہیں اور صحابی کا نسب بہت نہیں لکھا اور نہ کچھ اس کے اخبار اور حالات اور وہ باتیں لکھی ہیں جس سے اس صحابی کی معرفت حاصل ہو اور میں نے ابوعمر کو دیکھا کہ وہ صحابی کے نسب کو اور اس کے حالات اور اس کے مناقب کو اور تمام ان باتوں کو جن سے اس کی معرفت حاصل ہو بہت لکھتے ہیں یہاں تک کہ وہ کہتے ہیں کہ یہ صحابی فلاں شخص کے بھتیجے اور فلاں کے چچازاد بھائی ہیں اور فلاں واقعہ ان سے ہوا تھا اور یہی بات تعریف سے مطلوب ہے باقی رہ گیا حدیثوں کا اور ان کی علتوں کا بیان کرنا اور ان کی سندوں کا لکھنا تو یہ بات کتب حدیث کے زیادہ مناسب ہے مگر میں نے ہر ایک کے کلام سے جو عمدہ بات تھی اور اس کی ضرورت تھی بطور اختصار کے نقل کر لی ہے کوئی ایسا بیان جو ان کی کتابوں میں ہو ترک نہیں کیا بلکہ سب کو ذکر کر دیتا ہوں یہاں تک کہ میں اس غلطی کو بھی ذکر کر دیتا ہوں جو اس کے بیان کرنے والے نے لکھی ہے اور اگر مجھے معلوم ہوتا ہے تو جو بات صحیح ہوتی ہے اس کو بیان کر دیتا ہوں ہاں اگر کسی نے ایک ہی بیان کو بعینہٖ مکرر کر دیا ہے تو میں اسے ترک کر دیتا ہوں اور صرف ایک ہی مرتبہ لکھتا ہوں اور یہ کہہ دیتا ہوں کہ فلاں شخص نے اس بیان کو اپنی کتاب میں دو جگہ لکھا ہے۔

باقی رہی کتاب کی وضع اور ترتیب تو میں نے اس کو اب ت ث پر مرتب کیا ہے اور نام میں پہلے اور دوسرے اور تیسرے حرف تک کا اعتبار کیا ہے اور اسی طرح اخیر نام تک اور ایسا ہی باپ دادا کے نام میں اور ان کے بعد قبیلہ وغیرہ میں۔ مثال اس کی یہ ہے کہ میں ابان کو ابراہیم سے پہلے لکھوں گا کیونکہ ابان میں بے کے بعد الف ہے اور ابراہیم میں بے کے بعد رے ہے اور میں ابراہیم بن حارث کو ابراہیم بن خلاد سے پہلے لکھوں گا کیونکہ حارث میں حاء مہملہ ہے اور خلاد میں خاء معجمہ ہے اور میں ابان عبدی کو ابان محاربی سے پہلے لکھوں گا اور اسی طرح میں نے عبد والے ناموں میں کیا ہے کہ عبد کے بعد پہلے حرف کا اعتبار کرتا ہوں اور ایسا ہی کنیتوں میں بھی کہ میں اس نام میں جو بعد ابو کے ہوتا ہے ترتیب کا لحاظ رکھتا ہوں پس میں ابوداؤد کو ابورافع سے پہلے لکھوں گا اور اسی طرح موالی میں بھی کہ اسود مولیٰ زید کو اسود مولیٰ عمر سے پہلے لکھوں گا اور جب کسی صحابی کا ذکر کیا جائے اور اسے باپ کی طرف نسبت نہ دی جائے بلکہ قبیلہ کی طرف منسوب کیا جائے تو میں قبیلہ کو باپ کے درجے میں رکھتا ہوں۔ مثال اس کی یہ ہے کہ میں زید انصاری کو زید قریشی سے پہلے لکھوں گا اور میں نے تمام قبائل کے ناموں میں حرفوں کا اعتبار کیا ہے اور علما نے چند صحابہ کے نام ایسے ذکر کئے ہیں کہ انکو کسی چیز کی طرف منسوب نہیں کیا تو میں نے ایسے ناموں کو اس نام کے بیان کے اخیر میں لکھا ہے جس نام سے وہ یاد کئے گئے ہیں مثال اس کی یہ ہے کہ زید غیر منسوب کو میں تمام ان لوگوں کے آخر میں بیان کروں گا جن کا نام زید ہے اور جس نام میں کم حرف ہوتے ہیں اس کو میں اس نام پر مقدم کرتا ہوں جس میں بہت حروف ہوں مثال اس کی یہ ہے کہ میں حارث کو حارثہ سے پہلے لکھوں گا اور ابن مندہ اور ابونعیم اور ابوموسیٰ نے مردوں اور عورتوں کے آخر میں کچھ صحابہ اور صحابیات کو ذکر کیا ہے جن کے نام معلوم نہیں تو انہوں نے ان کو ان کے باپ کی طرف منسوب کر دیا ہے کہا ہے کہ ابن فلاں اور ان کے قبائل کی طرف منسوب کر دیا ہے اور ان کے بیٹوں کی طرف منسوب کر دیا ہے اور یوں کہا ہے کہ فلاں اپنے چچا سے اور فلاں اپنے دادا سے اور فلاں اپنے ماموں سے روایت کرتا ہے اور فلاں نے صحابہ میں سے کسی شخص سے روایت کی ہے پس میں نے پہلے ان کی ترتیب اس طرح دی کہ سب سے پہلے ابن فلاں کو ذکر کیا پھر ان کو جو اپنے اب یعنی باپ سے روایت کرتے ہیں کیونکہ بے کے بعد ابن میں نون ہے اور ابیہ میں بے کے بعد یے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے پھر میں نے ان لوگوں کا ذکر کیا ہے جو اپنے جد یعنی دادا سے روایت کرتے ہیں پھر ان کا جو اپنے خال یعنی ماموں سے روایت کرتے ہیں پھر ان کا جو اپنے عم یعنی چچا سے روایت کرتے ہیں کیونکہ (جد میں جیم ہے اور) جیم خاء سے پہلے ہے اور جیم اور خاء عین سے پہلے ہیں (جو عم میں ہے) پھر ان لوگوں کا ذکر کیا ہے جو اپنے قبیلہ کی طرف منسوب ہیں پھر ان کا جو کسی صحابی سے روایت کرتے ہیں پھر ان لوگوں کی میں نے دوسری ترتیب دی کہ جو لوگ ابن فلاں سے روایت کرتے ہیں ان کو میں نے باپ کے نام پر ترتیب دیا ہے مثال اس کی یہ ہے کہ ابن الادرع کو میں ابن الاسقع پر مقدم کروں گا اور ان دونوں کو ابن ثعلبہ پر مقدم کروں گا اور جو لوگ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں ان کو بیٹوں کے نام پر مرتب دیا ہے مثال اس کی یہ ہے کہ ابراہیم عن ابیہ کو اسود عن ابیہ سے پہلے لکھوں گا اور جو لوگ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں ان کو پوتوں کے نام پر میں نے ترتیب دیا ہے مثال اس کی یہ ہے کہ صلت کے دادا کو طلحہ کے دادا پر مقدم کروں گا اور جو لوگ اپنے ماموں سے روایت کرتے ہیں ان کو ان کے بھانجوں کے نام پر ترتیب دیا ہے مثال اس کی یہ ہے کہ براء کے ماموں کو حارث کے ماموں پر مقدم کروں گا اور جو لوگ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں ان کو بھتیجوں کے نام پر ترتیب دیا ہے۔ مثال اس کی یہ ہے کہ انس کے چچا کو جبر کے چچا پر مقدم کروں گا اور جو لوگ قبیلہ کی طرف منسوب ہیں اور ان کے نام نہیں معلوم ان کو میں نے قبیلہ کے نام پر مرتب کیا ہے پس میں ازدی کو خثعمی پر مقدم کروں گا اور ابن مندہ وغیرہ نے چند ایسے لوگوں کو ذکر کیا ہے جن کا کچھ حال معلوم نہیں سوا اس کے کہ وہ رسول اللہ ؐ کے صحابی ہیں پس میں نے ان کی ترتیب ان لوگوں کے نام پر رکھی ہے جو ان سے روایت کرتے ہیں مثال اس کی یہ ہے کہ انس بن مالک جو کسی ایک صحابی (غیر معلوم الاسم) سے روایت کرتے ہیں اس کو میں مقدم کروں گا ثابت بن سمط پر جو کسی ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں اور اگر مجھے ان مقامات میں صحابی کا نام معلوم ہوگا تو میں صحابی کا نام لکھ دوں گا تاکہ وہ اپنے مقام میں تلاش کر کے معلوم کر لیا جائے اور میں نے بعض محدثین کو دیکھا کہ جب وہ کوئی کتاب بہ ترتیب حروف (تہجی) تالیف کرتے ہیں تو ان ناموں کو جن کے شروع پر لا ہے مثلاً لاحق اور لاشر کے انکو حرف لام کے باب سے جدا کر کے دوسرے باب میں رکھتے ہیں اور قبل یے کے ان کو ذکر کرتے ہیں مگر میں نے حرف لام میں رکھا ہے لام مع الالف کے باب میں (ان کا ذکر کیا ہے) یہی صحیح اور انسب ہے اور اسی طرح میں عورتوں کے نام میں بھی کروں گا اور جب کوئی صحابی اپنے باپ کے سوا اور کسی کی طرف منسوب ہوتا ہے تو میں اس کو اسی نسبت کے ساتھ ذکر کروں گا جیسے شرحبیل بن حسنہ کو میں ان ناموں (کے ذیل) میں ذکر کروں گا جن کے باپ کے نام کے شروع میں ح ہیں پھر میں ان کے باپ کا نام بھی بیان کروں گا اور جیسے مثال شریک بن سحماء کی کہ سحماء ان کی والدہ ہیں ان کو میں ان لوگوں (کے ذیل) میں ذکر کروں گا جن کے باپ کے نام کے شروع میں سین ہے بعد اس کے میں ان کے باپ کا نام بھی ذکر کر دوں گا یہ میں نے محض اس لئے کیا کہ سمجھ میں جلد آ جائے اور نام تلاش کرنے میں آسانی ہو اور میں ناموں کو انہیں صورتیں پر ذکر کروں گا جس طرح وہ بولے جاتے ہیں نہ اس کے اصلی حروف پر جیسے احمر کہ میں اس کو ہمزہ میں ذکر کروں گا ح میں نہ ذکر کروں گا اور جیسے اسود کہ میں اس کو بھی ہمزہ میں ذکر کروں گا اور جیسے کہ عمار میں اس کو عم میں ذکر کروں گا اور اس کو عمم میں ذکر نہ کروں گا کیونکہ حرف مشدد دو حرف ہیں پہلا ان میں سے ساکن ہے یہ میں نے محض آسانی کے لئے کیا ہے۔

اور میں نسب (کے بیان کرنے) میں نام کو کنیت پر مقدم کروں گا جس صورت میں کہ نام اور کنیت دونوں ایک ہوں مثال اس کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ ہے کہ میں عبداللہ بن ربیعہ کو عبداللہ بن ابی ربیعہ سے پہلے لکھوں گا اور میں (جب) ان ناموں کا ذکر کروں گا جو لکھنے میں ہم شکل ہیں تو عبارت میں بھی ان کو ضبط کروں گا تاکہ اشتباہ نہ پڑے کیونکہ اکثر لوگ اس میں غلطی کرتے ہیں اگرچہ وہ باب جس کے تحت میں وہ نام داخل ہے اس نام کی توضیح اور تشریح کر دیتا ہے مگر میں اس میں زیادہ آسانی اور وضاحت کر دیتا ہوں مثال اس کی یہ ہے کہ سلمہ انصار میں بکسر لام ہے اور بہ نسبت اس کے سلمٰی ہے۔ جس کے سین اور لام مفتوح ہیں اور سلیم تو وہ ابن منصور ہیں قبیلہ قیس غیلان سے ہیں۔

اور بیان کے آخر میں ان غیر معروف الفاظ کی شرح بھی کر دوں گا جو بعض صحابہ کی حدیث میں آئیں گے اور میں اس کتاب میں ایک فصل لکھوں گا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کے تمام حوادث کو شامل ہوگی مثل ہجرت حبشہ اور ہجرت مدینہ اور بیعت عقبہ کے اور تمام ان حوادث کے کہ جن میں کوئی ایک صحابی بھی شہید ہوا ہے کیونکہ ضرورت اس بات کو چاہتی ہے اس لئے کہ کہا جاتا ہے کہ فلاں صحابی قبل اس کے مسلمان ہو گئے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارقم کے گھر میں تشریف لے جائیں یا آپ وہیں تھے اور فلاں شخص نے حبشہ کی طرف یا مدینہ کی طرف ہجرت کی اور فلاں شخص بدر میں شریک ہوا اور فلاں بیعت عقبہ میں یا بیعت الرضوان میں شریک ہوا اور فلاں صحابی فلاں لڑائی میں شہید ہوئے اس کو میں اسی طرح بیان کر دوں گا کیونکہ سب لوگ اس کو نہیں جانتے اور اس میں زیادہ وضاحت ہے اور میں ایک فصل اور بھی ذکر کروں گا جس میں بغرض اختصار ان کتابوں کی سندیں ہوں گی جن سے میری روایتیں زیادہ تر ماخوذ ہیں تاکہ احادیث میں سندوں کی تکرار نہ کرنا پڑے۔ صحابہ کے بعض تذکرہ نویسوں نے چند ایسے لوگوں کو بھی ذکر کیا ہے۔ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھے اور آپ کو نہیں دیکھا اور نہ ایک گھڑی آپ کی صحبت اٹھائی جیسے احنف بن قیس وغیرہم اور اس میں شک نہیں کہ احنف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک شخص تھا اور اس نے آپ کو دیکھا نہیں اور اس بات کی دلیل کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک شخص تھا اس کا آنا ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس اہل بصرہ کے وفد کے ہمراہ اور وہ شخص ان کے سرداروں میں سے تھا اور یہ قصہ مشہور ہے مگر وہ نبیؐ کے پاس نہیں آیا اور نہ آپ کی صحبت اٹھائی پس میں نہیں جانتا کہ ان تذکرہ نویسوں نے اس کو اور اس کے جیسے دوسروں لوگوں کو کیوں ذکر کیا اگر اس وجہ سے ذکر کیا کہ یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں موجود تھے اور مسلمان تھے تو چاہئے تھا کہ جس قدر لوگ آنحضرت کی حیات میں مسلمان ہو گئے اور ان کے نام انہیں ملے تھے سب کو ذکر کر دیتے کیونکہ سنہ ۹ھ اور سنہ ۱۰ ہجری میں بکثرت تمام عرب کے قاصد اپنی قوم کی اسلام کی خبر لے کے رسول اللہؐ کے پاس آئے تھے پس چاہئے تھا کہ ان سب لوگوں کو ذکر کر دیتے بقیاس ان لوگوں کے جن کو انہوں نے ذکر کیا ہے اور میں اس کتاب میں ایک فصل کے اندر تمام ان نسبوں کا ذکر کروں گا جو اس کتاب میں ہیں اور ان کو حروف تہجی پر ترتیب دوں گا اور میں صرف اسی قدر نسبوں کا ذکر کروں گا جو اس کتاب میں ہیں تاکہ طول نہ ہو جائے اور میں نے یہ اس وجہ سے کیا کہ بعض اہل علم و دانش نے جو اس کتاب کو دیکھا تو انہوں نے اس کی فرمائش کی لہٰذا میں نے (ایسا) کر دیا اور تاکہ یہ کتاب بھی تمام ان چیزوں کی جامع ہو جائے جن کی ناظر کو ضرورت پڑتی ہے اور وہ کسی دوسری کتاب کا محتاج نہ رہے اور میری اس کتاب میں اگر کوئی شخص خطا یا وہم دیکھے تو وہ سمجھ لے کہ اس کو میں نے اپنی طرف سے نہیں کہا بلکہ میں نے اس کو علما اور اہل حفظ و اتقان کے کلام سے نقل کیا ہے اور خطا ... جو اس کتاب میں ہیں اور میں اللہ سبحانہ سے قول

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور فعل میں صواب کی درخواست کرتا ہوں پس اللہ اس شخص پر رحم کرے جو اس کتاب کی غلطیوں کی اصلاح کر دے اور میرے لئے مغفرت اور عفو گناہ کی اور اس بات کی دعا کرے کہ مجاورت اموات کے وقت یعنی مرجانے کے بعد ہماری بازگشت دارالسلام کی طرف اچھی طرح کرے والسلام۔

فصل

اس فصل میں ان بڑی بڑی کتابوں کی سندیں بیان کی جائیں گی جن سے میں نے احادیث وغیرہ اخذ کی ہیں اور ان کا ذکر اس کتاب میں بار بار ہوا ہے تاکہ اسناد (کے ذکر) سے (ہر مقام میں) طول نہ ہونے پائے اور میں اثنائے کتاب میں صرف مصنف کا نام اور اس کے بعد کا مضمون لکھوں گا پس چاہئے کہ یہی سند سمجھی جائے۔

ابواسحاق ثعلبی کی تفسیر قرآن مجید

ہم سے اس تفسیر کو احمد بن عثمان بن ابی علی بن مہدی زرزاری شیخ صالح رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے رئیس مسعود بن حسن القاسم اصبہانی نے اور ابوعبداللہ حسن بن عباس رستمی نے بیان کیا یہ دونوں کہتے تھے ہم سے احمد بن خلف شیرازی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابواسحق احمد بن محمد بن ابراہیم ثعلبی نے تمام کتاب الکشف والبیان فی تفسیر القرآن سنائی۔ میں نے یہ کتاب ابواسحق احمد سے شروع سے سورہ نساء تک سنی ہے باقی رہی سورہ مائدہ سے آخر کتاب تک تو وہ کچھ تو مجھے سماعاً حاصل ہوئی ہے اور کچھ اجازتاً اور اجازہ اور سماع باہم مخلوط ہو گیا ہے لہٰذا میں اس میں یہ کہتا ہوں کہ "اگر سماعاً نہیں ہے تو اجازتاً ہم سے اس کو بیان کیا ہے" اور جب میں یہ کہوں کہ ہم سے احمد نے اپنی اس اسناد سے جو ثعلبی تک بیان کیا تو وہ یہی اسناد (جو اوپر بیان ہوئی)

واحدی کی تفسیر وسیط

ہمیں کتاب وسیط جو قرآن مجید کی تفسیر میں ہے ابومحمد عبداللہ بن علی بن سویدہ تکریتی نے سنائی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعبداللہ محمد بن حسین بن فرخان سمنانی نے اور عبدالرحمٰن بن ابی الخیر بن سعید میھنی نے اجازت دی یہ دونوں کہتے تھے ہمیں ابوالحسن علی بن احمد بن متویہ واحدی نے سنائی اور نیز ابومحمد کہتے تھے کہ ہم سے ابوالفضل احمد بن الخیر بن سعید نے روایت کی ایک شخص ان کے سامنے پڑھ رہا تھا اور میں سن رہا تھا وہ کہتے تھے ہم سے واحدی نے روایت کی۔ پس جب میں کہوں کہ ہم سے ابومحمد بن سویدہ نے روایت بیان کی تو وہ واحدی تک اسی سند سے ہے۔

صحیح محمد بن اسمٰعیل بخاری

ہمیں پوری جامع صحیح جو امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رضی اللہ عنہ کی تالیف ہے ابوعبداللہ محمد بن سرایا بن علی نے اور ابو الفرج محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی العز واسطی نے اور ابوبکر مسمار بن عمر بن عویس نیار بغدادی نے اور ابوعبداللہ حسین بن ابی صالح بن فناخسرو دیلمی تکریتی نابینا نے سنائی یہ سب لوگ کہتے تھے کہ ہمیں ابوالوقت عبدالاول بن عیسیٰ بن شعیب سجزی نے سنائی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن عبدالرحمٰن بن محمد داودی نے سنائی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد عبداللہ بن احمد حموی سرخسی نے سنائی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن یوسف فربری نے سنائی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن اسمٰعیل نے سنائی۔ پس جب میں کہوں کہ مجھ سے ان لوگوں میں سے کسی نے یا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان سب لوگوں نے اپنی اسناد سے بخاری سے یہ روایت بیان کی اور میں اس کی سند نبیؐ تک ذکر کروں تو وہ اسی سند سے ہے (جو اوپر بیان ہوئی)

صحیح مسلم بن حجاج

ہم سے پوری صحیح جو ابوالحسین مسلم بن حجاج نیشاپوری رضی اللہ عنہ کی تالیف ہے ابوالفرج یحییٰ بن محمود بن سعد اصفہانی ثقفی نے روایت کی ان کے سامنے ایک شخص پڑھ رہا تھا اور میں سن رہا تھا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے دادا کے چچا ابوالفضل جعفر بن عبدالواحد بن محمد ثقفی نے روایت کی ان کے سامنے ایک شخص پڑھ رہا تھا اور میں سن رہا تھا۔ اور ابوعبداللہ محمد بن فضل فراوی نے اجازۃً مجھ سے روایت بیان کی وہ کہتے تھے مجھے جعفر نے اجازت دی تھی اور فراوی کہتے تھے ہمیں ابوالحسین عبدالغافر بن محمد فارسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابواحمد محمد بن عیسیٰ بن عمرویہ حلووی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن سفیان فقیہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین مسلم بن حجاج نیشاپوری نے خبر دی۔ پس جب میں کہوں کہ مجھ سے یحییٰ اور ابویاسر نے اپنی اسناد سے مسلم سے روایت بیان کی تو وہ اسی اسناد سے ہے۔

مالک بن انس کا موطا بروایت یحییٰ بن یحییٰ

ہم سے موطا کی روایت شیخ ابوالحرم مکی بن زیان بن شبہ مقری نحوی ماکسینی رحمہ اللہ نے بیان کی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر یحییٰ بن سعدون بن تمام ازدی قرطبی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے فقیہ ابومحمد عبدالرحمٰن بن محمد بن عتاب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قاضی ابوالولید یونس بن عبداللہ بن مغیث نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوعیسیٰ یحییٰ بن عبداللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے میرے باپ کے چچا عبداللہ بن یحییٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن یحییٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔ پس جب میں کہوں کہ ہمیں ابوالحرم نے اپنی اسناد سے بواسطہ یحییٰ بن یحییٰ کے مالک سے روایت بیان کی تو وہ اسی سند سے ہے۔

مالک کا موطا بروایت قعنبی

ہم سے اس موطا کی روایت ابوالمکارم فتیان بن احمد بن محمد بن سمینہ جوہری نے بیان کی وہ کہتے تھے ہم سے ابوعبداللہ حسین بن محمد بن نصر بن خمیس فقیہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن عبدالقادر بن یوسف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعمرو عثمان بن محمد بن یوسف علاف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر محمد بن عبداللہ بن ابراہیم شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابویعقوب اسحاق بن حسن بن میمون بن سعد حربی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قعنبی نے مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کر کے خبر دی۔

احمد بن حنبل کا مسند

ہمیں اس مسند کی روایت ابویاسر عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن ابی حبہ نے پہنچائی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم ہبۃ اللہ نے محمد بن عبدالواحد بن حصین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی حسن بن علی بن مذہب واعظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن مالک قطیعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن احمد بن حنبل نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد رضی اللہ عنہ نے تمام حدیثیں سنائی پس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہاں میں یہ لکھوں کہ ہمیں ابو یاسر نے یا عبدالوہاب نے اپنی اسناد سے عبداللہ سے خبر دی کہ وہ کہتے تھے کہ مجھے میرے والد نے حدیث سنائی تو وہ اسی سند سے ہے۔

ابو داؤد طیالسی کا مسند

ہمیں اس مسند کی روایت خطیب ابوالفضل عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر طوسی نے پہنچائی وہ کہتے تھے کہ ہمیں ابو سعید محمد بن محمد مطرز فقیہہ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نعیم احمد بن عبداللہ بن اسحاق اصفہانی نے اور ابو عبداللہ حسین بن ابراہیم جمال نے خبر دی یہ دونوں کہتے تھے کہ ہمیں ابو محمد عبداللہ بن جعفر بن فارس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یونس بن حبیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو داؤد طیالسی رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔ پس جب میں کہوں کہ ابو داؤد طیالسی نے کہا ہے تو وہ اسی اسناد سے ہے۔

ترمذی کی جامع کبیر

ہمیں اس پوری کتاب کی روایت ابوالفداء اسمٰعیل بن علی بن عبید واعظ موصلی نے اور ابو جعفر عبیداللہ بن احمد بن علی بن سمین نے پہنچائی اور طہارت کے بابوں کو چھوڑ کے باقی کتاب کی روایت ہمیں فقیہ ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن مہران شافعی نے پہنچائی یہ تینوں شخص کہتے تھے کہ ہمیں ابوالفتح عبدالملک بن ابوالقاسم بن ابی سہل کروخی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قاضی ابو عامر محمود بن قاسم بن محمد بن محمد ازدی نے اور ابو نصر عبدالعزیز بن محمد بن علی تریاقی نے اور ابو بکر عبدالصمد بن ابوالفضل فورجی نے خبر دی یہ سب لوگ کہتے تھے ہمیں ابو محمد بن ابوالجراح جراحی مروری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالعباس محبوبی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عیسٰی محمد بن عیسٰی بن سورۃ ترمذی رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔

ابو داؤد سجستانی کی سنن

ہمیں اس کتاب کی روایت ابو احمد عبدالوہاب بن علی بن امین صوفی شیخ صالح معروف بابن سکینہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو غالب محمد بن حسن ماوردی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی بن احمد تستری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عمر قاسم بن جعفر ہاشمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی محمد بن احمد لؤلؤی نے خبر دی وہ کہتے تھے۔ ہمیں ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی نے خبر دی۔ پس جب میں کہوں کہ ہمیں ابو احمد نے اپنی اسناد کے ساتھ ابو داؤد سے روایت کی تو وہ اسی سند سے ہے۔

ابو عبدالرحمٰن نسائی کی سنن

ہمیں اس کتاب کی روایت ابوالقاسم یعیش بن صدقہ بن علی فقیہ شافعی نابینا رضی اللہ عنہ نے پہنچائی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن علی بن احمد بن محمویہ یزدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد عبدالرحمٰن بن حسن دونی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نصر احمد بن حسین کسار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر احمد بن محمد سنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی رضی اللہ عنہ نے خبر دی پس جب میں کہوں کہ ہمیں ابوالقاسم نے یا (یہ کہوں کہ) یعیش نے اپنی اسناد کے ساتھ عبدالرحمٰن تک یا (یہ کہوں کہ) احمد بن شعیب سے روایت کی تو وہ اسی سند سے ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو یعلی موصلی کی مسند

ہمیں اس مسند کی روایت ابوالفضل منصور بن ابی الحسن بن ابی عبداللہ طبری فقیہ مخزومی معروف بالدینی نے خبر دی وہ کہتے ہیں ہمیں ابوالقاسم زاہر بن طاہر شحامی نے خبر دی وہ کہتے تھے۔ ہمیں ابوسعید محمد بن عبدالرحمٰن کنجرودی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعمرو بن حمدان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو یعلی احمد بن علی بن مثنی موصلی رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔

مغازی ابن اسحاق

ہمیں اس کتاب کی روایت ابوجعفر عبید اللہ بن احمد بن علی نے پہنچائی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفضل محمد بن ناصر بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین احمد بن محمد بن نقور نے اجازۃً خبر دی ابوجعفر یہ بھی کہتے تھے کہ ہمیں ابوالحسن علی ابن عساکر بطائحی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر محمد بن حسین بن علی مرزوقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین بن نقور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطاہر محمد بن عبدالرحمٰن مخلص نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین رضوان بن احمد صیدلانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعمر احمد بن عبدالجبار عطاردی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی پس جب میں اس کتاب میں ان اسناد سے لکھوں تو یہ معلوم اسناد ہوں گی۔

ابن ابی عاصم کی احاد و مثانی

ہمیں اس کی روایت ابوالفرج یحییٰ بن محمود ثقفی نے اجازۃً پہنچائی وہ کہتے تھے مجھے میرے دادا کے چچا رئیس ابوالفضل جعفر بن عبدالواحد بن محمد ثقفی نے پہنچائی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم عبدالرحمٰن اصبہانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی علی احمد بن عبدالرحمٰن ذکوانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر عبداللہ بن محمد بن عتاب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قاضی ابوبکر احمد بن عمرو بن ابی عاصم نے خبر دی جو اس کتاب کے مصنف تھے پس جس قدر اس کتاب میں ابن ابی عاصم سے مروی ہے وہ اسی اسناد سے ہے اور اگر کسی اور اسناد سے ہوگی تو میں اس کو ذکر کروں گا۔

محدثین موصل کے طبقات

ہمیں اس کتاب کی روایت ابومنصور بن مکارم بن احمد بن سعد مودب موصلی نے پہنچائی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم نصر بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالبرکات سعد بن محمد ادریس نے اور خطیب ابوالفضائل حسن بن ہبۃ اللہ نے خبر دی یہ دونوں کہتے تھے ہمیں ابوالفرج محمد ادریس بن محمد بن ادریس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومنصور مظفر بن محمد طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوزکریا یزید بن محمد بن ایاس بن قاسم ازدی نے خبر دی جو مصنف کتاب تھے۔

معافی بن عمران کا مسند

ہمیں اس کتاب کی روایت بھی ابومنصور بن مکارم نے پہنچائی وہ کہتے تھے ہمیں اس کی روایت ابوالقاسم بن صفوان نے پہنچائی وہ کہتے تھے ہمیں خطیب ابوالحسن بن علی بن ابراہیم سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطاہر ہبۃ اللہ بن ابراہیم بن انس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن علی بن عبیداللہ بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوجابر زید بن عبدالعزیز بن حبان نے خبر دی وہ کہتے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تھے ہمیں محمد بن عبداللہ بن عمار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں معافی بن عمران ازدی رضی اللہ عنہ نے خبر دی پس یہ وہ کتابیں ہیں جن سے (ہماری اس کتاب میں) بکثرت نقل ہوئی ہے اور ان کے علاوہ اور کتابیں جو ہیں میں ان کی سند پوری بیان کر دیا کروں گا کیونکہ وہ زیادہ مکرر نہ آئیں گی اور اللہ ہی توفیق کا کارساز ہے۔

فصل

اس فصل میں ہم اس شخص کو بیان کریں گے جس پر صحابیت کا اطلاق کیا جاتا ہے (یعنی یہ کہ صحابی کسے کہتے ہیں پس واضح رہے کہ صحابی کی تعریف میں محدثین نے اختلاف کیا ہے) امام ابوبکر احمد بن علی حافظ اپنی سند سے سعید بن مسیب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا ہم صحابہ میں اسی شخص کو شمار کرتے ہیں جو ایک سال یا دو سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہا ہو اور اس نے ایک جہاد یا دو جہاد آپ کے ساتھ کئے ہوں واقدی کہتے ہیں کہ ہم نے اہل علم کو دیکھا وہ کہتے تھے کہ جس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور وہ بالغ ہو کے مسلمان ہوا اور دین کی بات کو سمجھ سکتا ہو اور اس نے اسے پسند کیا ہو تو وہ ہمارے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ہے گو اس نے صرف ایک ہی گھڑی آپ کی صحبت اٹھائی ہو مگر آپ کے صحابہ کے کئی طبقے ہیں باعتبار فضائل و مناقب اور قدیم الاسلام ہونے کے اور احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وہ لوگ ہیں جنہوں نے ایک مہینہ یا ایک دن یا ایک گھڑی آپ کی صحبت اٹھائی یا آپ کو دیکھا۔ اور محمد بن اسمٰعیل بخاری کہتے ہیں کہ جو مسلمان نبی کی صحبت میں رہا یا اس نے آپ کو دیکھا وہ آپ کے صحابہ میں سے ہے اور قاضی ابوبکر محمد بن طیب کہتے ہیں کہ اہل لغت کا اس میں اختلاف نہیں ہے کہ صحابی مشتق ہے صحبت سے اور وہ صحبت کی کسی مخصوص مقدار سے مشتق نہیں ہے بلکہ اس کا استعمال ہر اس شخص پر ہوتا ہے جس نے صحبت اٹھائی خواہ کم یا زیادہ اور اسی طرح جس قدر اسم فعل سے مشتق ہوتے ہیں (ان سب کا اطلاق اس فعل کے موصوف پر ہوا کرتا ہے خواہ وہ صفت اسم میں کم ہو یا زیادہ) اس وجہ سے لوگ بولتے ہیں کہ میں فلاں شخص کی صحبت میں ایک سال تک یا ایک مہینے یا ایک دن یا ایک گھڑی رہا پس صحبت کا اطلاق قلیل صحبت اور کثیر صحبت سب پر ہوتا ہے قاضی موصوف کہتے ہیں مگر باوجود اس کے اس امت (مرحومہ) کی (یہ اصطلاح) قرار پا چکی ہے کہ وہ لوگ اس نام کو (یعنی صحابی کے لفظ کو) اسی شخص پر اطلاق کرتے ہیں جو کثیر الصحبت ہو اور اس کو اسی شخص کے حق میں جائز سمجھتے ہیں جو کثیر الصحبت ہو نہ اس پر جس نے ایک گھڑی بھر آپ کی ملاقات کی ہو یا آپ کے ساتھ ایک قدم چلا ہو یا آپ سے کوئی حدیث سنی ہو پس اسی وجہ سے ضروری ہوا کہ یہ نام اسی شخص کے لئے بولا جائے جس کی یہ حالت ہو مگر باوجود اس کے پرہیزگار اور امانت دار شخص کی روایت ایسے شخص سے مقبول ہوتی ہے اور اس پر عمل کیا جاتا ہے اگرچہ اس کی صحبت (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ) زیادہ نہ ہو اور اس نے آپ سے صرف ایک ہی حدیث سنی ہو اور اگر اس راوی کا یہ کہنا کہ وہ صحابی ہے نہ مانا جائے گا تو اس کی روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رد کرنا پڑے گی اور امام ابوحامد غزالی نے کہا ہے کہ صحابیت کا نام اسی پر اطلاق پاتا ہے۔ جس نے حضرت کی صحبت اٹھائی ہو پھر باعتبار لغت کے اس نام کے اطلاق کرنے میں صرف ایک گھڑی کی صحبت بھی کافی ہے مگر عرف (اہل حدیث) اس نام کو اس شخص کے ساتھ خاص کرتا ہے جس کی صحبت زیادہ ہو میں کہتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ان لوگوں کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس[1] شرط (یعنی طول صحبت) کے موافق بھی بہت ہیں کیونکہ رسول اللہؐ جب جنگ حنین میں تشریف لے گئے تو آپ کے ساتھ بارہ ہزار آدمی تھے۔

سوا بچوں اور عورتوں کے اور قبیلہ ہوازن کے لوگ مسلمان ہو کے آپ کے پاس آئے تھے اور انہوں نے اپنی عورتوں کو اور بچوں کو قید سے رہا کرایا اور (جب آنحضرتؐ کی وفات ہوئی تو) تمام مکہ اور مدینہ آدمیوں سے بھرا ہوا تھا اور تمام قبائل عرب جو آپ کے پاس آئے مسلمان تھے پس ان تمام لوگوں کے لئے صحبت ثابت ہے اور بیشک جنگ تبوک میں آپ کے ہمراہ بہت مخلوق تھی کہ ایک دفتر بھی ان کا احاطہ نہیں کر سکتا اور ایسا ہی حجۃ الوداع میں اور ان سب لوگوں کا صحابی ہونا ثابت ہے حالانکہ صحابہ کے تذکرہ نویسوں نے صرف اسی قدر (یعنی تقریباً سات آٹھ ہزار) کو ذکر کیا ہے باوجودیکہ ان میں بہت سے لوگ ایسے ہیں جن کے لئے صحبت ثابت نہیں ہے اور ایک ہی شخص کو کئی کئی مقام پر ذکر دیتے ہیں مگر یہ لوگ معذور ہیں اس وجہ سے کہ جس صحابی نے روایت نہیں کی اور نہ اس کا ذکر کسی روایت میں آتا ہے اس کے معلوم ہونے کی کیا سبیل ہے۔ اب یہ وقت ان فصول مقدمہ سے ہماری فراغت کا ہے جو کتاب پر مقدم تھیں بعد ان کے ہم اصل مقصود کو شروع کرتے ہیں اور سب سے پہلے ہم اپنے سردار رسول اللہ کا ذکر کرتے ہیں ان کے نام سے برکت حاصل کرنے کے لئے اور ان کے ذکر مبارک سے کتاب کو مشرف کرنے کے لئے اور اس وجہ سے کہ معرفت صحابی کے اس شخص کی معرفت پر موقوف ہے جس کا وہ صحابی ہے اگرچہ وہ اس سے زیادہ نامور ہیں کہ ان کی تعریف کی جائے لقد ظہرت فما تخفی علی احد .الا علی احد لا یعرف القمر (بے شک آپ کی ذات مجمع صفات ظاہر ہے اور کسی پر مخفی نہیں ہے، مگر اس شخص پر جو ماہتاب (جیسی روشن چیز) کو نہ جانتا ہو۔) مگر اکثر لوگ آنحضرتؐ کو مجملاً جانتے ہیں بغیر اس کے کہ کچھ آپ کے تفصیلی حالات ان کو معلوم ہوں اور ہم کچھ تھوڑے سے تفصیلی حالات آپ کے بطور اختصار کے بیان کرتے ہیں پس اب ہم کہتے ہیں اور اللہ ہی کی طرف سے توفیق (کی امید) ہے اور وہ ہماری (مدد کے) لئے کافی ہے اور وہ بڑا اچھا کارساز ہے۔

---

[1] صحابی کی تعریف میں مصنف نے جو اختلافات ذکر کیے ہیں ان کے علاوہ اور بھی اختلافات ہیں اور مصنف نے اپنی طرز تحریر سے اس امر کی طرف بھی اشارہ کر دیا ہے کہ ان مختلف اقوال میں صرف قول اول پسندیدہ ہے یعنی صحابی وہ ہے جو بحالت اسلام رسول اللہؐ سے ملا ہو یہی حافظ ابن حجر نے شرح نخبہ میں اور محدثین نے اور کتابوں میں لکھا ہے شرح نخبہ کی عبارت یہ ہے من لقی النبیؐ مومنا بہ ومات علی الاسلام ترجمہ صحابی وہ ہے جو نبیؐ سے ملا ہو اس حال میں کہ وہ آپ پر ایمان رکھتا ہو اور اسلام پر مرا ہو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ

آپ کا نسب نامہ یہ ہے محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان (کنیت آپ کی) ابوالقاسم (اور آپ) سردار اولاد آدم (ہیں) اللہ آپ پر درود اور سلام بھیجے مگر بعد عدنان کے اسماعیل بن ابراہیم علیہ السلام تک آپ کے باپ دادا میں سخت اختلاف ہے شمار میں بھی اور ناموں میں بھی کہ وہ منضبط نہیں ہو سکتا اور نہ اس سے کوئی غرض حاصل ہوتی ہے لہٰذا ہم نے اسے چھوڑ دیا اور مضر اور ربیعہ یقیناً باتفاق جمیع اہل نسب حضرت اسمٰعیل کی اولاد میں ہیں اور ان کے ماسوا میں لوگوں نے بہت اختلاف کیا ہے اور رسول اللہ ؐ کی والدہ آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ قرشیہ زہریہ ہیں آمنہ اور عبداللہ دونوں کلاب میں جا کے مل جاتے ہیں (فرق صرف اس قدر ہے کہ کلاب عبداللہ کے پردادا کے دادا ہیں اور آمنہ کے پردادا کے باپ ہیں (عبداللہ اور آمنہ کا نکاح اس طرح پر ہوا کہ) عبدالمطلب اپنے بیٹے عبداللہ کو وہب بن عبد مناف کے پاس لے گئے پھر وہب نے اپنی بیٹی آمنہ کا نکاح عبداللہ کے ساتھ کر دیا اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ آمنہ اپنے چچا وہب بن عبد مناف کے زیر تربیت تھیں عبدالمطلب ان کے پاس گئے اور ان سے ان کی بیٹی ہالہ بنت وہب کی درخواست اپنے لئے کی اور ان کی بھتیجی آمنہ بنت وہب کی اپنے بیٹے عبداللہ کے لئے کی اور دونوں کا نکاح ایک ہی مجلس میں ہوا پھر ہالہ سے عبدالمطلب کے ہاں حمزہ پیدا ہوئے۔ ہم سے عبید اللہ بن احمد بن علی بن جعفر نے اپنی اسناد سے بواسطہ یونس بن بکیر کے ابن اسحاق سے نقل کیا کہ وہ کہتے تھے حضرت آمنہ بنت وہب کہتی تھیں کہ جب ان کے شکم (مبارک) میں رسول اللہ ؐ تشریف لائے تو ان کے پاس کوئی آیا اور اس نے کہا کہ اس امت کے سردار تمہارے شکم میں آئے ہیں تم ان کا نام محمدؐ رکھنا پھر جب انہیں وضع حمل ہوا تو انہوں نے آنحضرت کے دادا عبدالمطلب کے پاس کہلا بھیجا کہ آج شب کو آپ کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا ہے اسے (آ کے) دیکھئے چنانچہ جب عبدالمطلب ان کے پاس آئے تو جو (عجائب و غرائب کے قسم سے) انہوں نے دیکھا تھا عبدالمطلب سے بیان کیا اور آنحضرت کے والد عبداللہ کی جب وفات ہوئی اس وقت آپ اپنی والدہ ماجدہ کے شکم میں تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں جب ان کی وفات ہوئی اس وقت نبی ؐ اٹھارہ مہینے کے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ آپ (اس وقت) سات مہینے کے تھے مگر پہلا قول زیادہ صحیح ہے اور حضرت عبداللہ کی وفات ان کے ماموؤں بنی عدی بن نجار کے ہاں مدینہ میں ہوئی تھی ان کے والد عبدالمطلب نے انہیں کھجوریں خریدنے کے لئے مدینہ بھیجا تھا اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ عبداللہ کو تجارت کی غرض سے شام بھیجا تھا کہ واپسی پر مدینہ میں بیماری ہو گئے وہیں انہیں موت آ گئی اور ان کی عمر اس وقت پچیس برس کی تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کی عمر اٹھارہ برس کی تھی اور (قبیلہ) بنی عدی (کے لوگوں) کو حضرت عبداللہ کا ماموں اس سبب سے کہتے ہیں کہ عبدالمطلب کی والدہ سلمٰی بنت زید اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ (ان کا نام) سلمی بنت عمرو بن زید (تھا وہ) قبیلہ بنی عدی بن نجار سے تھیں اور (جب حضرت عبداللہ مکہ سے مدینہ جا چکے تو) عبدالمطلب نے اپنے بیٹے زبیر بن عبدالمطلب کو بھی ان کے بھائی عبداللہ کے پاس مدینہ بھیج دیا تھا وہ ان کی وفات کے وقت پہنچ گئے تھے اور حضرت عبداللہ دار النابغہ میں دفن کئے گئے تھے اور عبداللہ اور زبیر اور ابو طالب ان تینوں بھائیوں کے باپ ماں ایک تھے ماں ان کی فاطمہ بنت عمرو بن عائذ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بن عمران بن مخزوم تھیں اور نبیؐ نے اپنے والد سے ایک لونڈی ام ایمن (نام) اور پانچ اونٹ اور کچھ بکریاں اور ایک تلوار جو نسلاً بعد نسل چلی آتی تھی اور کچھ چاندی میراث میں پائی تھی ام ایمن آپ کی خدمت کیا کرتی تھیں احمد کہتے ہیں کہ ہم سے ابن اسحاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے مطلب بن عبداللہ بن قیس نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا قیس بن مخرمہ سے نقل کیا وہ کہتے تھے میں اور رسول اللہؐ دونوں عام فیل میں پیدا ہوئے تھے ہم دونوں کی پیدائش ایک ہی سال کی ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ:

رسول اللہؐ کی ولادت دوشنبے کے دن ۱۰ ربیع الاول کو ہوئی تھی بعض لوگ کہتے ہیں کہ دوسری ربیع الاول کو بعض لوگ کہتے ہیں ۸ ربیع الاول کو سال فیل میں اور آپ کی ولادت نوشیرواں بن قباذ کی بادشاہت کے چالیسویں سال ہوئی تھی اور نوشیرواں کی بادشاہت کل سینتالیس برس آٹھ مہینے رہی اور جب آپ پیدا ہوئے تو آپ کے دادا عبدالمطلب نے ساتویں دن آپ کا ختنہ کیا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ آپ مختون اور ناف بریدہ پیدا ہوئے تھے اور ہم نے آپ کے باپ دادا کا ذکر اور ان کے نام اور ان کے حالات تاریخ کامل میں پورے طور پر ذکر کئے ہیں لہٰذا ہم یہاں ان کے ذکر سے طول نہیں دیتے کیونکہ ہمیں اجمالی حالات کا ذکر منظور ہے نہ تفصیلی کا اور جب رسول اللہؐ پیدا ہوئے تو لوگوں نے آپ کے لئے دودھ پلانے والیاں تلاش کیں تو (قبیلہ) بنی سعد بن بکر بن ہوازن بن منصور کی ایک خاتون سے جن کا نام حلیمہ بنت ابی ذویب تھا ان کے باپ کا نام حارث تھا آپ کو دودھ پلوایا گیا حلیمہ کا ذکر ان کے بیان میں اور آنحضرتؐ کی رضاعی بہن شیما کے بیان میں تلاش کر لیا جائے ہم نے ان دونوں کو ذکر کیا ہے ابن اسحاق کہتے ہیں کہ حلیمہ کہتی تھیں کہ اللہ ہمیں برابر برکت دکھاتا رہا اور ہم اسے رسول اللہؐ کے سبب سے جانتے تھے یہاں تک کہ آپؐ دو برس کے ہوئے تو ہم آپ کو آپ کی والدہ کے پاس لے گئے اور ہمیں آپ کے دینے میں بہت بخل تھا بوجہ اس برکت کے جو ہم نے آپ کے سبب سے دیکھی تھی پس جب آپ کی والدہ آپ کو دیکھ چکیں تو ہم نے ان سے کہا کہ آپ اگر ہمیں اجازت دیں تو ہم اس سال اور ان کو اپنے یہاں لے جائیں ہمیں ان پر مکہ کی وبا کا اندیشہ ہے (ان دنوں مکہ میں وبا بکثرت تھی) چنانچہ آپ کی والدہ نے آپ کو ہمارے ہمراہ رخصت کر دیا پس دو مہینے یا تین مہینہ ہم اپنے گھر میں رہے تھے کہ ایک دن اس حال میں کہ آپ ہمارے گھروں کے پیچھے اپنے (رضاعی) بھائی کے ہمراہ تھے کہ وہ بھائی دوڑتا ہوا آیا اور اس نے کہا کہ میرے قریشی بھائی (محمدؐ) کے پاس دو مرد آئے اور ان دونوں نے ان کو لٹا کر ان کا شکم چاک کر دیا تو میں آپ کے رضاعی باپ یعنی شوہر کے ہمراہ آپ کی طرف دوڑتی ہوئی باہر نکلی ہم لوگوں نے آپ کو کھڑا ہوا پایا آپ کے چہرے کا رنگ متغیر تھا آپ کے رضاعی باپ نے آپ کو لپٹا لیا اور پوچھا کہ اے میرے بیٹے تمہارا کیا حال ہے حضرت نے فرمایا کہ دو مرد سفید پوش آئے اور انہوں نے میرا شکم چاک کر ڈالا اور اس میں سے کوئی چیز نکال ڈالی پھر میرے شکم کو ویسا ہی کر دیا۔ آپ کے رضاعی باپ نے مجھ سے تنہائی میں کہا کہ مجھے خوف ہے کہ کہیں ان پر کوئی آفت نہ آجائے لہٰذا مناسب ہے کہ قبل اس کے کہ کوئی ایسی بات جس کا ہم خوف رکھتے ہیں ظاہر ہو ہم ان کو ان کے گھر پہنچا دیں حضرت حلیمہ کہتی ہیں کہ پھر ہم نے آپ کو سوار کیا اور مکہ کی طرف چلے جب ہم آپ کے گھر پہنچے تو آپ کی والدہ نے فرمایا کہ تمہیں کس چیز نے واپس کیا تم دونوں تو اس بچے کے بڑے خواہش مند تھے ہم لوگوں نے کہا کہ اللہ نے ہمارا کام پورا کرا دیا اور ہم وہ حق ادا کر چکے جو ہم پر تھا اور اب ہمیں ان پر حوادث کا خوف ہے لہٰذا ہم واپس لے آئے حضرت آمنہ نے فرمایا کہ مجھ سے تم اپنا واقعہ سچ سچ بیان کرو چنانچہ ہم نے آپ کی کیفیت ان سے بیان کی۔ حضرت آمنہ نے فرمایا کیا تم اس بچے پر شیطان کا خوف کرتی ہو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(یہ) ہرگز نہیں (ہوسکتا) اللہ کی قسم جب یہ بچہ میرے شکم میں آیا تو میں نے یہ دیکھا کہ ایک نور مجھ سے نکلا جس کی وجہ سے (ملک) شام کے محل دکھائی دینے لگے اچھا تم اس بچے کو چھوڑ دو۔ حضرت حلیمہ سے پہلے چند روز ابولہب کی لونڈی ثوبیہ نے بھی آپ کو دودھ پلایا تھا اپنے اس بیٹے کے دودھ سے جس کا نام مسروح تھا اور وہ آپ سے پہلے آپ کے چچا حضرت حمزہ کو بھی دودھ پلا چکی تھی اور بعد آپ کے ابوسلمہ بن عبدالاسد کو دودھ پلایا اور جب رسول اللہ ﷺ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو آپ ثوبیہ کو کچھ تحفہ از قسم نقد و لباس بھیجا کرتے تھے یہاں تک کہ وہ آپ کی واپسی خیبر کے وقت ۷ھ میں انتقال کر گئیں آپ نے ان کے بیٹے مسروح کا حال پوچھا لوگوں نے بیان کیا کہ وہ ثوبیہ سے بھی پہلے مر چکا ہے آپ نے پوچھا کیا اس نے کوئی عزیز چھوڑا ہے لوگوں نے بیان کیا کہ اس کا کوئی عزیز باقی نہیں رہا۔

آپ کی والدہ اور دادا کی وفات اور آپ کے چچا ابوطالب کا آپ کی کفالت کرنا

اور باسناد (سابق) ابن اسحاق سے منقول ہے انہوں نے کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن ابی بکر بن عمرو بن حزم نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کی والدہ آمنہ بنت وہب رسول اللہ ﷺ کو لے کے آپ کے ماموں یعنی بنی عدی بن نجار کے پاس مدینہ آئیں پھر لوٹتے وقت مقام ابواء میں انہوں نے وفات پائی اور رسول اللہ ﷺ اس وقت چھ برس کے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کی وفات مکے میں ہوئی اور شعب ابی دب میں مدفون ہوئیں مگر قول اول زیادہ صحیح ہے۔

ابن اسحاق کہتے ہیں اور رسول اللہ ﷺ اپنے دادا حضرت عبدالمطلب کے ہمراہ رہنے لگے وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے عباس بن عبداللہ بن معبد نے اپنے بعض لوگوں سے نقل کر کے بیان کیا کہ عبدالمطلب کے لئے کعبے کے سائے میں فرش بچھایا جاتا تھا کہ اس پر ان کے بیٹوں میں سے کوئی نہ بیٹھتا تھا محض ان کی تعظیم کی غرض سے اور رسول اللہ ﷺ جب تشریف لاتے تو اسی پر بیٹھتے پس آپ کے چچا آپ کو ہٹانا چاہتے تو حضرت عبدالمطلب فرماتے کہ میرے بیٹے کو یہیں بیٹھا رہنے دو اور فرماتے کہ میرے اس بیٹے کی بڑی شان ہے پھر عبدالمطلب کی بھی وفات ہوگئی اور نبی ﷺ اس وقت آٹھ برس کے تھے اور وفات سے پہلے ان کی بینائی جاتی رہی تھی اور حضرت عبدالمطلب (دنیا میں) پہلے وہ شخص ہیں جنہوں نے وسمہ سے خضاب کیا اور جب ان کی وفات کا وقت آیا تو انہوں نے اپنے بیٹوں کو جمع کیا اور انہیں رسول اللہ ﷺ کی پرورش کے لئے وصیت کی پس زبیر اور ابوطالب نے باہم قرعہ ڈالا کہ ان میں سے کون رسول اللہ ﷺ کی کفالت کرے قرعہ ابوطالب کے نام نکلا لہٰذا ابوطالب نے حضرت کو اپنے پاس رکھ لیا اور بعض کا قول ہے کہ قرعہ میں ابوطالب کا نام نہیں نکلا بلکہ انہیں رسول اللہ ﷺ نے زبیر پر ترجیح دی کیونکہ ابوطالب بہ نسبت زبیر کے آپ سے زیادہ محبت رکھتے تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ عبدالمطلب نے خاص ابوطالب کو آپ کے لئے وصیت کی تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ابوطالب نے پہلے آپ کی کفالت نہیں کی بلکہ پہلے زبیر نے آپ کی کفالت کی یہاں تک کہ جب ان کی وفات ہوگئی تو ان کے بعد ابوطالب نے آپ کی کفالت کی اور یہ غلط ہے اس لئے کہ زبیر عبدالمطلب کے بعد حلف فضول میں حاضر تھے اور رسول اللہ ﷺ کی عمر اس وقت بیس سال سے کچھ اوپر تھی اور تمام علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ زمانہ جاہلیت میں ایک قسم ہوئی تھی اس کا نام حلف فضول ہے۔ رسول اللہ ﷺ اپنے چچا ابوطالب کے ہمراہ عبدالمطلب کی وفات کے بعد پانچ برس کے اندر اندر شام تشریف لے گئے تھے پس یہ واقعہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ ابوطالب نے آپ کی کفالت کی تھی بعد اس کے ابوطالب شام گئے اور اپنے ہمراہ رسول اللہ ﷺ کو لے گئے اور آپ کی عمر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس وقت بارہ برس کی تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ نو برس مگر پہلا قول زیادہ صحیح ہے پھر اسی سفر شام میں بحیرا راہب نے آپ کو دیکھا اور نبوت کی علامتیں معلوم کیں اور یہ لوگ یعنی علمائے یہود و نصاریٰ قریش کے خاندان سے ایک نبی کے ظاہر ہونے کے امیدوار تھے پس بحیراء نے آپ کے چچا ابو طالب سے پوچھا یہ بچہ تمہارا کون ہے ابو طالب نے کہا کہ میرا بیٹا ہے بحیراء نے کہا اس بچے کے باپ کو زندہ ہونا نہ چاہئے ابو طالب نے کہا کہ اصل میں تو یہ میرا بھتیجا ہے بحیرا بے ساختہ کہہ اٹھا کہ میں اس بچے کو وہی نبی سمجھتا ہوں جس کی بشارت عیسیٰ (علیہ السلام) نے دی تھی کیونکہ ان کا زمانہ قریب آ گیا ہے لہٰذا تم اس بچے کی حفاظت کرو پھر بحیراء نے یہود شام کی عداوت نبی آخر الزمان کے ساتھ بیان کر کے آپ کو مکہ واپس کر دیا۔

بعد اس کے رسول اللہ ؐ اپنے چچاؤں کے ہمراہ جنگ فجار میں نخلہ والے دن شریک ہوئے اور نخلہ کا دن جنگ فجار کے تمام دنوں میں زیادہ سخت تھا اور فجار ایک جنگ (کا نام) ہے جو (قبیلہ) قریش اور (قبیلہ) قیس کے درمیان میں ہوئی تھی قبیلہ کنانہ قریش کی طرف تھا ہم نے تاریخ کامل میں اس جنگ کا ذکر کیا ہے اور یہ جنگ واقعات عرب میں بہت نامور ہے اور آنحضرتؐ (خود لڑتے نہ تھے بلکہ) لڑنے والوں کو تیر دیتے جاتے تھے اور ان کے اسباب کی حفاظت فرماتے تھے آپ کی عمر اس وقت بیس سال یا اس کے قریب تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ آپ اس جنگ کے شمطہ [1] والے دن میں بھی شریک ہوئے تھے اور یہی دن اس جنگ کے دنوں میں زیادہ سخت تھا اور اس دن قریش اور کنانہ کو شکست ہو گئی تھی زہری کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ اس روز شریک نہیں ہوئے اور اگر آپ اس دن شریک ہوتے تو قریش کو شکست نہ ہوتی حالانکہ یہ کوئی بات نہیں ہے اس لئے کہ رسول اللہؐ کے صحابہ کو خود احد کے دن شکست ہو گئی تھی اور بہت سے لوگ شہید ہو گئے تھے۔

رسول اللہ ؐ کا حضرت خدیجہ سے نکاح کرنا اور آپ کی اولاد کا ذکر

مصنف [2] کہتا ہے کہ ہمیں یونس نے ابن اسحاق سے نقل کر کے خبر دی کہ حضرت خدیجہ بنت خویلد بڑی شریف اور مالدار خاتون تھیں تجارت میں مردوں سے کام لیتی تھی یا کسی چیز میں ان سے مضاربت [3] کر لیتی تھیں مضاربت میں کچھ حصہ مال کا ان لوگوں کے لئے معین کر دیا کرتی تھیں۔ پس جب انہیں رسول اللہؐ کے حالات، راست گفتاری اور نہایت امانت داری اور کریمانہ عادات کے متعلق معلوم ہوا تو انہوں نے آنحضرتؐ کو بلوا بھیجا اور آپؐ سے درخواست کی کہ آپ ان کے ایک غلام کے ساتھ جس کا نام میسرہ تھا ان کا مال لے کے (بغرض تجارت ملک) شام تشریف لے جائیں رسول اللہؐ نے ان کی یہ درخواست منظور فرمائی اور ان کا مال لے کے آپ (ملک) شام کی طرف تشریف لے چلے (اثنائے راہ میں) آپ کو ایک راہب نے جس کا نام نسطور تھا آپ کو دیکھا اسے نے میسرہ سے بیان کیا کہ آپ اس امت کے نبی ہیں پھر رسول اللہؐ نے جو کچھ چاہا بیچا اور جو چاہا مول لیا بعد اس کے آپ لوٹ چلے پھر جب حضرت خدیجہ کے پاس ان کا مال لے کے مکہ پہنچ گئے اور خدیجہ نے اس مال کو بیچا تو وہ دگنا ہو گیا یا قریب

---

1. اس جنگ فجار کے ایک دن کا نام شمطہ ہے جس طرح اس کے ایک دوسرے دن کا نام نخلہ ہے۔
2. یہ عبارت حضرت مصنف کے کسی شاگرد نے بڑھا دی ہے یا خود مصنف نے لکھی ہے روایت کا یہ بھی دستور تھا کہ اپنے آپ کو غائب کے الفاظ سے تعبیر فرمایا کرتے تھے۔
3. مضاربت اس شرکت کا نام ہے جس میں ایک شریک کا صرف مال ہو دوسرے کی صرف محنت ہو اور نفع میں حسب معاہدہ دونوں حصہ دار ہوں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے اور ان سے میسرہ نے راہب کا وہ قول بیان کیا پس انہوں نے رسول اللہؐ سے کہلوا بھیجا کہ مجھے آپ کی خادمہ بننے کی آرزو ہے بوجہ اس قرابت کے جو آپ کو مجھ سے ہے اور بوجہ آپ کی شرافت اور امانت اور حسن خلق اور راست گوئی کے اور یہ کہہ کے انہوں نے اپنے آپ کو رسول اللہؐ کی خدمت میں پیش کیا پس رسول اللہؐ نے انہیں پیغام نکاح کا دیا اور آپ نے ان سے بارہ اوقیہ[1] چاندی مہر مقرر کر کے نکاح کر لیا اور اوقیہ چالیس درہم ہوتا ہے اور ہم نے اس کا ذکر خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ترجمے میں کیا ہے۔

آپ کی دختری اولاد سب انہیں حضرت خدیجہؓ سے تھی اور نرینہ اولاد میں بھی سوائے حضرت ابراہیم کے سب انہیں سے تھی۔ بیٹیاں (آپ کی یہ ہیں) حضرت زینب حضرت رقیہ حضرت ام کلثوم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہن اور فرزند (آپ کے یہ ہیں) حضرت قاسم اور رسول اللہؐ کی کنیت (ابو القاسم انہیں سے ہے اور حضرت طاہر اور حضرت طیب اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ (حضرت کے صاجزادوں کے نام یہ ہیں) قاسم طاہر عبداللہ اور یہی عبداللہ طیب (کے نام سے بھی مشہور) ہیں کیونکہ یہ اسلام میں پیدا ہوئے تھے اور بعض کا بیان ہے کہ قاسم اور عبداللہ ہی کا نام طاہر اور طیب ہے حضرت قاسم کی وفات مکہ میں ہوئی آپ کی اولاد میں سب سے پہلے وفات انہی کی ہوئی ان کے بعد حضرت عبداللہ کی ہوئی یہ سب زبیر بن بکار نے بیان کیا ہے اور میں نے حضرت خدیجہ اور حضرت کی صاجزادیوں کے بیان میں (رضی اللہ عنہن) اس سے زیادہ ذکر کیا ہے اور جب آپ نے حضرت خدیجہ سے نکاح کیا ہے اس وقت آپ کی عمر پچیس برس کی تھی اور حضرت خدیجہ کی عمر چالیس سال تھی اور بعض لوگوں نے اس کے خلاف بھی لکھا ہے۔

کعبہ کی تعمیر کا ذکر اور رسول اللہؐ کا حجر اسود کو رکھنا

ابن اسحاق کہتے ہیں (کہ اگلے زمانے میں) کعبہ کی عمارت میں بڑے بڑے پتھر تہہ بہتہ رکھے ہوئے تھے قد آدم سے کچھ بلند تھا پس قریش نے چاہا کہ اسے گرا دیں اور دیواروں کو بلند کریں اور اس کی چھت پلٹ دیں مگر کعبہ کے منہدم کرنے سے وہ ڈرتے تھے لہٰذا اتفاق سے قریش کے کچھ لوگوں نے کعبہ کا خزانہ چرایا تھا اور یہ خزانہ کعبہ کے اندر رہا کرتا تھا لہٰذا ان کے کفارے میں اور بھی ضروری ہوا کہ کعبہ کی عمارت درست کر دیں اور اسی اثناء میں کسی رومی تاجر کی کشتی جدہ میں دریا کنارہ آ گئی اور ٹوٹ گئی۔ ان لوگوں نے اس کشتی کی لکڑیاں لے لیں اور ان کو کعبہ کی چھپت کے لئے تجویز کیا بعد اس کے تمام قریش کعبہ کے منہدم کرنے کے لئے جمع ہوئے اور یہ واقعہ جنگ فجار کے پندرہ برس بعد کا ہے اور رسول اللہؐ اس وقت پینتیس ۳۵ برس کے تھے پس جب سب لوگ اس کے منہدم کرنے پر متفق ہو گئے تو ابو وہب بن عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم جو سعید بن مسیب بن حزن بن ابی وہب کے دادا تھے کھڑے ہو گئے اور انہوں نے ایک پتھر کعبہ سے اکھاڑا مگر وہ ان کے ہاتھ سے نکل کر پھر اپنے مقام پر چلا گیا تو انہوں نے کہا کہ اے گروہ قریش تم کعبہ کی تعمیر میں اپنا وہی مال لگانا جو پاک کمائی سے ہو اور اس میں مہر بغی (یعنی زنا کی کمائی کا روپیہ) نہ لگانا نہ سود کا اور نہ ظلم کا۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ گفتگو ولید بن مغیرہ نے کی تھی۔ الغرض (بعد اس ارادہ کے) انہوں نے کعبہ کو منہدم کر دیا اور قریش نے کعبہ کی تعمیر میں حصے تقسیم کر لئے دروازہ تو بنی عبد مناف اور بنی زہرہ کے حصے میں آیا اور رکن اسود یعنی حجر اسود اور رکن یمانی کا درمیانی مقام بنی مخزوم اور بنی تیم اور دوسرے قبائل قریش کے حصے میں آیا اور کعبہ کی چھت سہم اور جمح کے حصے میں آئی اور حجر اسود کا

---

[1] حضرت مصنف کے خلاف اور محققین نے ساڑھے بارہ اوقیہ لکھا ہے جس کے ۹۱ تولہ ایک ماشہ رتی طلا ہوا ہم نے حلم الفقہ صفحہ ۷۷ میں اور ملا محمد معین فرنگی محلی نے کنز الحسنات

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانب بنی عبدالدار اور بنی اسد اور بنی عدی بن کعب کے حصے میں آیا پس ان لوگوں نے (اپنے اپنے حصے کی) تعمیر شروع کی یہاں تک کہ جب عمارت حجر اسود تک پہنچی تو ہر قبیلہ یہ چاہتا تھا کہ حجر اسود کو وہی اٹھائے یہاں تک کہ ان لوگوں نے باہم مخالفت کی اور لڑنے کو مستعد ہو گئے اس حالت میں چار پانچ روز تک رہے تو ابوامیہ مخزومی نے کہا کہ اے گروہ قریش تم اپنے درمیان میں اس شخص کو حکم بناؤ جو سب سے پہلے مسجد کے دروازے سے آئے جب وہ اس بات پر متفق ہو گئے اور اس پر راضی ہو گئے تو (اتفاق سے) رسول اللہؐ (سب سے پہلے) تشریف لائے لوگوں نے کہا یہ امین آ گئے ہم ان سے راضی ہیں (جو کچھ یہ فیصلہ کر دیں ہم سب کو منظور ہے) پس جب رسول اللہؐ ان کے پاس پہنچ گئے تو انہوں نے سب حال آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا کوئی کپڑا لاؤ چنانچہ وہ ایک کپڑا آپ کے پاس لے آئے پھر رسول اللہؐ نے حجر اسود کو اپنے ہاتھ سے اٹھا کے اس کپڑے میں رکھ دیا بعد اس کے فرمایا کہ مناسب ہے کہ ہر قبیلہ (کا آدمی) اس کپڑے کا ایک ایک گوشہ پکڑ لے بعد اس کے تم سب لوگ اس کو اٹھاؤ چنانچہ سب لوگوں نے اس کو اٹھایا یہاں تک کہ جب اس کے مقام پر پہنچے تو رسول اللہؐ نے اپنے ہاتھ سے اس کو (اٹھا کے) رکھ دیا بعد اس کے اس پر عمارت بنی زمانہ جاہلیت میں بھی یعنی قبل اس کے آپ پر وحی نازل ہو رسول اللہؐ کا لقب امین تھا اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ کعبہ کی تعمیر کا سبب یہ تھا کہ پانی کے بھاؤ نے نشیب کو بھر دیا تھا اور پانی کعبہ کے اندر آتا تھا اور اس کی دیواروں کو صدمہ پہنچتا تھا لہٰذا قریش نے اس کی تعمیر کی۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ سب سے پہلے آنے والے کے حکم بنانے کا جس نے مشورہ دیا وہ ابوحذیفہ بن مغیرہ تھے اور یہ فضیلت تمام قریش پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی وقت ملی اور یہ بھی منجملہ ان کرامات کے تھا جو اللہ نے بعثت سے پہلے آپ کے لئے ظاہر کی تھیں۔

بعثت کا ذکر

لوگوں نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہؐ چالیس برس کی عمر میں مبعوث ہوئے اور یہ (یہ وہ زمانہ تھا جب پرویز بن ہرفر بن کسریٰ ملک فارس کا بادشاہ مقرر ہوا) اور ابن مسیب کا قول ہے کہ اللہ عزوجل نے آپ کو تینتالیس برس (کی عمر) میں نبی کیا تھا بعد اس کے دس برس آپ نے مکہ میں قیام کیا اور دس برس مدینہ میں اور ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ اللہ نے آپ کو چالیس برس کے سن میں نبی کیا بعد نبوت کے تیرہ برس آپ مکہ میں رہے اور دس برس مدینہ میں اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ مکہ میں تین برس تک آپ نے اپنا حال چھپایا چھپ چھپ کے (اللہ کی) عبادت کیا کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

وانذر عشیر تک الاقربین.

"اور اپنے قریب تر رشتہ داروں کو (عذاب الٰہی) سے ڈراؤ"۔

پس آپ نے ظاہری طور پر لوگوں کو اسلام کی طرف بلانا شروع کیا ابوعمر (ابن عبدالبر مصنف کتاب استیعاب) نے بیان کیا ہے کہ اللہ عزوجل نے آپ کو دوشنبہ کے دن ۸ ربیع الاول کو واقعہ فیل سے اکتالیسویں سال نبی کیا۔

ہمیں ابوجعفر عبداللہ بن احمد نے اپنی اسناد سے بواسطہ یونس کے ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے عبدالملک بن عبداللہ بن ابی سفیان بن جاریہ ثقفی نے بعض اہل علم جو بڑے حافظہ والے تھے سے نقل کر کے بیان کیا کہ جب اللہ نے رسول اللہؐ کو سرفراز کرنا چاہا اور آپ کی نبوت کی ابتداء کرنی چاہی تو جس پتھر یا درخت پر آپ کا گذر ہوتا تھا وہ آپ کو سلام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتا تھا اور آپ اس کا سلام سنتے تھے پھر رسول اللہ اپنے پیچھے بھی دیکھتے تھے اور دائیں بائیں جانب بھی (کہ کون سلام کرتا ہے) مگر آپ سوا درخت کے اور ان پتھروں کے جو آپ کے آس پاس ہوتے تھے اور کسی کو نہ دیکھتے تھے وہی درخت اور پتھر یہ کہتے تھے السلام علیک یا رسول اللہ اور ہم سے بہت لوگوں نے اپنی اسناد سے محمد بن اسمٰعیل (یعنی امام بخاری کی کتاب صحیح بخاری) سے نقل کیا کہ انہوں نے کہا ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ سے روایت کی کہ وہ کہتی تھیں سب سے پہلے وحی جو رسول اللہ ؐ پر بھیجی گئی تھی اچھے خواب تھے جو آپ سوتے میں دیکھتے تھے ان خوابوں کی یہ حالت تھی کہ جو خواب آپ دیکھتے تھے وہ مثل سپیدہ صبح کے (صاف صاف) بحالت بیداری ظہور میں آجاتا تھا بعد اس کے آپ کی طبیعت میں خلوت پسندی پیدا کر دی گئی پس آپ غار حرا میں خلوت فرمایا کرتے تھے وہاں آپ تحنث فرمایا کرتے تھے تحنث کئی رات (لگاتار) عبادت کرنے کو کہتے ہیں یہاں تک کہ آپ کے پاس حق (یعنی پیغام نبوت) آگیا اور آپ غار حرا میں تھے آپ کے پاس فرشتہ آیا اور اس نے کہا پڑھیے آپ نے فرمایا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں حضرت فرماتے ہیں پھر اس نے مجھے لے کے زور سے لپٹایا یہاں تک کہ مجھے تکلیف ہوئی بعد اس کے مجھے چھوڑ دیا اور کہا پڑھیے میں نے کہا کہ میں نے پڑھا ہوا نہیں ہوں پھر اس نے مجھے لے کر لپٹایا بعد اسکے مجھے چھوڑ دیا اور کہا کہ:

﴿ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَo خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍo اِقْرَاْ وَ رَبُّکَ الْاَکْرَمُo﴾ [العلق: ۱-۳]

"اپنے پروردگار کے نام سے پڑھ۔ جس نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا۔ پڑھ اور تیرا پروردگار بڑا بزرگ ہے۔"

پس ان آیتوں کو لے کے رسول اللہ ؐ اپنے گھر لوٹے اس حالت میں کہ آپ کا دل ہل رہا تھا اور آپ حضرت خدیجہ کے پاس تشریف لے گئے بعد اس کے راوی نے حضرت خدیجہ کا ورقہ بن نوفل (مسیحی محقق) کے پاس جانے کا قصہ بیان کیا اور بسند صحیح حضرت جابر سے مروی ہے کہ سب سے پہلی آیت جو قرآن کی نازل ہوئی وہ یاایھا المدثر ہے۔

ہمیں ابو جعفر نے اپنی اسناد سے بواسطہ یونس کے ابن اسحاق سے نقل کر کے خبر دی کہ انہوں نے بیان کیا ہے کہ پھر رسول اللہؐ پر جمعہ کے دن رمضان میں اللہ عزوجل کے اس قول سے نزول وحی شروع ہوا:

شھر رمضان الذی انزل فیه القران الی آخر الآیۃ۔ "مہینہ رمضان کا جس میں قرآن نازل کیا گیا۔"

اور اللہ تعالیٰ نے (جو) فرمایا ہے:

وما انزلنا علی عبدنا یوم الفرقان یوم التقی الجمعان۔ "اور جو کچھ ہم نے اپنے بندے پر فیصلے والے دن نازل کیا تھا جس دن کہ دو جماعتیں ملیں"۔

اس سے مراد بدر کے دن بروز جمعہ سترھویں رمضان کو رسول اللہ اور مشرکین کا اجتماع ہے اور یونس بشر بن ابی حفص کندی دمشقی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا مجھ سے مکحول نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ؐ نے حضرت بلال سے فرمایا کہ تم سے دوشنبہ کے دن کا روزہ نہ چھوٹنے پائے اس لئے کہ میں دوشنبہ ہی کے دن پیدا ہوا ہوں اور دوشنبہ ہی کے دن مجھ پر (پہلی) وحی نازل ہوئی ہے اور دوشنبہ ہی کے دن میں نے ہجرت کی ہے بعد اس کے جبریل علیہ السلام نے رسول اللہ ؐ کو وضو سکھلایا اور نماز کی دو رکعتیں تعلیم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیں پھر آپ حضرت خدیجہؓ کے پاس آئے اور ان سے بیان فرمایا انہوں نے بھی وضو کیا اور آپ کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھی۔

بعض لوگوں کا بیان ہے کہ (اس وقت) نماز چاشت اور نماز عصر (فرض) تھی اس کے بعد آپ نے لوگوں کو اسلام کی طرف بلایا اور ہم ابوبکر اور علی اور زید بن حارثہ کی نسبت بیان کر چکے ہیں کہ یہ سب سے پہلے اسلام لائے[1] اور کچھ لوگوں نے پوشیدہ طور پر آپ کا حکم مانا یہاں تک کہ یہ لوگ بہت ہو گئے اور ان کا حال کھل گیا اور سرداران قریش آپ کی گفتگو کو برا نہ سمجھتے تھے اور جب آپ کا گذر ان کی طرف ہوتا تھا تو کہتے تھے کہ محمدؐ کے ساتھ آسمان سے باتیں کی جاتی ہیں ان کی یہی کیفیت رہی یہاں تک کہ آپ نے ان کے معبودوں کے معائب ظاہر کئے اور آپ نے ان سے بیان فرمایا کہ ان کے باپ دادا کفر اور گمراہی پر مر گئے اور وہ دوزخ میں ہیں پس وہ لوگ آپ کے دشمن ہو گئے اور آپ سے بغض رکھنے لگے اور آپ کی ایذا رسانی کرنے لگے۔

اور آپ کے صحابہ جب نماز پڑھنا چاہتے تو جنگلوں میں نکل جاتے اور چھپ کے نماز پڑھتے اور جب قریش نے آپ سے عداوت ظاہر کی تو آپ کے چچا ابو طالب آپ کے پشت پناہ ہوئے اور انہوں نے آپ کی مدد کی اور آپ کی حفاظت کی بعد اس کے رسول اللہؐ کو جب کفار قریش کی طرف سے (زیادہ) اندیشہ ہوا تو آپ اور جو لوگ آپ کے ساتھ تھے ارقم بن ابی الارقم مخزومی کے گھر میں چھپ رہے یہاں تک کہ حضرت عمرؓ اسلام لائے اس وقت سب لوگ باہر نکلے اور قریش نے کمزور مسلمانوں پر حملہ کیا اور انہیں تکلیف دینا شروع کی ہم نے یہ واقعات صحابہ کے تذکروں میں لکھے ہیں مثل بلال اور عمار اور صہیب وغیرہم۔ بعد اس کے مسلمانوں نے حبش کی طرف دو ہجرتیں کیں جیسا کہ ہم انشاء اللہ تعالیٰ بیان کریں گے اور قریش نے رسول اللہؐ کو قتل کر دینا چاہا اور یہ کہ ابو طالب ان کے اور آپ کے درمیان میں دخل نہ دیں مگر ابو طالب نے ایسا نہ کیا لہٰذا کفار قریش نے ایک تحریر اس مضمون کی لکھی کہ بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب سے اور ان لوگوں سے جو ان کے ہمراہ اسلام لائے ہیں بالکل قطع تعلق کر لیں اور ان کے یہاں شادی بیاہ نہ کریں ان کے ہاتھ خرید فروخت نہ کریں ان سے کلام نہ کریں اور نہ ان کے پاس بیٹھیں جیسا کہ ہم انشاء اللہ بیان کریں گے۔

حضرت خدیجہ اور ابو طالب کی وفات اور رسول اللہؐ کا طائف جانا اور پھر لوٹنا

رسول اللہؐ نے فرمایا کہ ہمیشہ قریش میری ایذا رسانی سے ڈرتے رہے یہاں تک کہ میرے چچا ابو طالب مر گئے اور ابو طالب کی وفات سنہ ۱۰ھ شروع ذیقعدہ یا نصف شوال میں ہوئی اور ان کی عمر اس وقت کچھ اوپر اسی ۸۰ برس کی تھی پھر ان کے تین روز بعد خدیجہؓ کی وفات ہوگئی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ایک مہینے کے بعد اور بعض کا بیان ہے کہ ان دونوں کی وفات میں ڈیڑھ مہینے کا فصل تھا اور بعض کا قول ہے کہ پچاس دن کا فصل تھا اور حضرت خدیجہؓ کو رسول اللہؐ نے حجون میں (جو مکہ کا قبرستان ہے) دفن کیا اس زمانے میں نماز جنازہ (مشروع) نہ تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ ابو طالب سے پہلے انتقال فرما چکیں تھیں اور اس وقت عمر ان کی

---

[1] علماء کا اختلاف ہے کہ سب سے پہلے کون اسلام لایا بعد اس کے کہ سب نے اس امر پر اتفاق کیا ہے کہ وہ شخص انہیں تین میں منحصر ہے بعض محققین نے اس کا تصفیہ اس طرح کیا ہے کہ عورتوں میں سب سے پہلے حضرت خدیجہؓ اسلام لائیں اور آزاد مردوں میں سب سے پہلے حضرت ابوبکر اور غلاموں میں سب سے پہلے حضرت زید اور لڑکوں میں سب سے پہلے حضرت علی حضرت شیخ ولی اللہ محدث دہلوی نے ازالۃ الخفاء میں لکھا ہے کہ اولیت اسلام باعث فضیلت زیادہ تر اس وجہ سے سمجھی گئی کہ جو شخص سب سے پہلے اسلام لائے گا وہ ایسے نازک وقت میں اوروں کے اسلام کا بھی باعث ہوگا یہ بات صرف حضرت ابوبکر صدیق کی اولیت اسلام سے حاصل ہوئی بہت لوگ ان کی ترغیب سے مسلمان ہوئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۵ پینسٹھ برس کی تھی اور ان کی صحبت رسول اللہؐ کے ساتھ بعد اس کے کہ آپ نے ان سے نکاح کیا ساڑھے چوبیس برس رہی۔
حضرت خدیجہ کی وفات ہجرت سے تین برس اور ساڑھے تین مہینے پہلے ہوئی اور بعض کا لوگوں کا بیان ہے کہ ہجرت سے ایک برس پہلے واللہ اعلم۔ عروہ کہتے ہیں کہ حضرت خدیجہؓ کی وفات معراج کے بعد ہوئی بعد اس کے کہ انہوں نے رسول اللہؐ کے ساتھ فرض نماز پڑھ لی۔

جب ابوطالب [۱] کا مرض بہت بڑھ گیا تو انہوں نے عبدالمطلب کے تمام بیٹوں کو طلب کیا اور ان سے کہا کہ تم ہمیشہ فائدے میں رہو گے جب تک کہ تم محمد کی بات سنتے رہو گے اور ان کا حکم مانتے رہو گے لہٰذا تم ان کی پیروی کرو اور ان کی تصدیق کرو تم ہدایت پر رہو گے۔ ہم سے عبداللہ بن احمد نے اپنی اسناد سے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے نقل کر کے بیان کیا کہ پھر حضرت خدیجہ اور ابوطالب کا انتقال ایک ہی سال میں ہو گیا پس پے در پے رسول اللہؐ پر یہ مصائب پیش آئے اور حضرت خدیجہؓ اسلام کی خدمات کی انجام دہی میں آپ کی سچی وزیر تھیں آپ کو ان کی وجہ سے بہت اطمینان رہتا تھا اور جب تک ان کا انتقال نہیں ہو گیا رسول اللہؐ نے دوسرا نکاح نہیں کیا۔

جب حضرت خدیجہ اور ابوطالب کی وفات ہوگئی تو رسول اللہؐ بعثت سے دسویں سال ۳ شوال کو طائف تشریف لے گئے اور آپ کے ہمراہ آپ کے غلام زید بن حارثہ بھی لوگوں کو اسلام کی طرف بلاتے تھے لہٰذا انہیں (قبیلہ) ثقیف (کے لوگوں) نے بہت تکلیف پہنچائی اور حضرت زید نے ان سے بہت ناگوار باتیں سنیں اور ثقیف نے اپنے بے وقوفوں کو حضرت زید پر برانگیختہ کیا اور ہم نے یہ قصہ عداس وغیرہ (کے بیان) میں ذکر کیا ہے۔

جب آپ طائف سے لوٹے تو آپ نے مطعم بن عدی کے پاس آدمی بھیج کر ان سے امان طلب کی چنانچہ انہوں نے آپ کو امان دی پھر آپ کعبہ میں مطعم کے ہمراہ داخل ہوئے اور رسول اللہؐ مطعم کے اس احسان کو مانتے تھے اور طائف سے آپ کی واپسی ۲۳ ذیقعدہ کو ہوئی۔

معراج کا بیان

رسول اللہؐ کو ایک شب مسجد حرام (یعنی کعبہ) سے مسجد اقصیٰ (یعنی بیت المقدس) تک [۲] سیر کرائی گئی۔
لوگوں نے اس مکان میں اختلاف کیا ہے جہاں سے آپ کو معراج ہوئی بعض لوگوں نے کہا ہے کہ کعبہ سے اور بعض کا بیان ہے کہ (اس وقت) آپ اپنے گھر میں تھے اور بعض کا قول ہے کہ آپ ام ہانی (حضرت علی مرتضیٰؓ کی بہن) کے گھر میں تھے اور جو لوگ ان دونوں قولوں کے قائل ہیں وہ کہتے ہیں کہ تمام مکہ مسجد [۳] ہے اور لوگوں نے اس وقت میں بھی اختلاف کیا ہے

---

[۱] جب ابوطالب باوجودیکہ اس قدر آپ کی نصرت اور حمایت میں مصروف تھے اور دوسروں کو آپ کی پیروی کی ترغیب دیتے تھے مگر خود دولت ایمان سے بے بہرہ رہے وائے قسمت!

[۲] یہاں تک تو قرآن مجید سے ثابت ہے اور اس کے آگے آسمانوں وغیرہ پر جانا احادیث صحیحہ سے ثابت ہے تمام اہل اسلام کا اتفاق ہے کہ آنحضرتؐ ایک مرتبہ بحالت بیداری مع جسم کے معراج ہوئی اور روحانی معراج تو بارہا ہوئی۔

[۳] یعنی اللہ نے جو فرمایا ہے کہ سبحان الذی اسری بعبدہ لیلامن المسجد الحرام اس میں مسجد حرام سے خاص کعبہ مراد نہیں بلکہ مسجد حرام تمام مکہ کی زمین کو کہتے ہیں۔۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس میں رسول اللہ ؐ کو معراج ہوئی۔ عمرو بن شعیب نے اپنے والد (شعیب) سے شعیب نے عمرو کے دادا سے روایت کی کہ آپ کو ساتویں ربیع الاول کی شب میں ہجرت سے ایک سال پہلے معراج ہوئی اور حضرت ابن عباس اور انس کا بھی یہی قول ہے کہ ہجرت سے ایک برس سے اور سدی کہتے ہیں کہ ہجرت سے چھ مہینے پہلے اور واقدی کا قول ہے کہ آپ کو ہجرت سے اٹھارہ مہینے پہلے سترہویں رمضان کو معراج ہوئی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ رجب [1] میں آپ کو معراج ہوئی۔

ہم سے ابوالفرج محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی العزواسطی نے اور حسین بن صالح بن فناخسرو تکریتی وغیرہما نے بیان کیا یہ لوگ اپنی اس اسناد سے جو امام محمد بن اسمٰعیل بخاری سے انہیں حاصل ہے بیان کرتے تھے کہ امام بخاری نے اپنی کتاب صحیح بخاری میں کہا ہے کہ ہم سے ہدبہ بن خالد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہمام بن یحییٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قتادہ نے بواسطہ حضرت انس بن مالک کے حضرت مالک بن صعصعہ سے روایت کی کہ نبیؐ نے ان سے اس شب کی کیفیت بیان کی جس میں آپ کو معراج ہوئی آپ نے فرمایا کہ میں حطیم میں تھا [2] اور کبھی وہ کہتے تھے کہ (حضرت نے فرمایا) میں حجرہ میں لیٹا ہوا تھا کہ یکایک میرے پاس (اللہ کے یہاں سے) ایک آنے والا آیا اس نے (میرا سینہ) چاک کیا میں نے آپ کو یہ بھی فرماتے ہوئے سنا کہ یہاں سے یہاں تک چاک کیا۔ قتادہ راوی کہتے ہیں میں نے جارود سے پوچھا وہ میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ یہاں سے یہاں تک کا کیا مطلب انہوں نے کہا حلقوم سے زیرناف تک پھر اس نے میرا قلب نکالا پھر میرے پاس سونے کا ایک طشت ایمان سے بھرا ہوا لایا گیا اور میرا قلب (پہلے) دھویا گیا پھر ایمان سے بھر دیا گیا پھر وہ میرے سینے میں رکھ دیا گیا پھر میرے پاس ایک (سواری کا) جانور لایا گیا جو خچر سے نیچا اور گدھے سے اونچا تھا جارود نے حضرت انس سے پوچھا کہ اے ابوحمزہ یہ براق [3] تھا۔

حضرت انس نے کہا کہ ہاں وہ (ایسا تیز رو تھا کہ) اپنا ایک قدم اپنی منتہائے نظر پر رکھتا تھا پس میں اس پر سوار کیا گیا اور جبرئیل مجھے لے کے چلے یہاں تک کہ میں قریب والے آسمان پر پہنچا جبرئیل نے دروازہ کھلوایا پوچھا گیا کہ یہ کون ہے انہوں نے کہا جبرئیل پوچھا گیا کہ تمہارے ہمراہ کون ہے انہوں نے کہا محمد صلعم پوچھا گیا کہ وہ بلائے گئے تھے جبرئیل نے کہاں ہاں (یہ سن کے) اس (پوچھنے والے) نے کہا مرحبا به فنعم المجی جاء اور اس کے بعد حضرت انس نے آپ کا ساتویں آسمان تک اور سدرۃ المنتہیٰ تک جانے کا قصہ بیان کیا حضرت نے فرمایا پھر میرا گذر موسیٰ (پیغمبر علیہ السلام) کی طرف ہوا تو انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کو کیا حکم دیا گیا ہے میں نے کہا کہ مجھے ہر روز پچاس نمازوں کا حکم دیا گیا ہے موسیٰ نے کہا کہ آپ کی امت کے لوگ اس کی طاقت نہیں رکھتے ہیں میں آپ سے پہلے بنی اسرائیل کا تجربہ کر چکا ہوں لہٰذا آپ اپنے پروردگار کے پاس لوٹ جائیے اور اس سے اپنی امت کے لئے تخفیف کی درخواست کیجئے چنانچہ میں لوٹ گیا تو اللہ نے مجھ سے دس نمازیں معاف کر دیں پھر میں موسیٰ کے پاس لوٹ کے آیا تو انہوں نے ویسا ہی کہا پھر میں لوٹ کے گیا تو اللہ نے مجھ سے دس اور معاف کر دیں پھر میں موسیٰ کے پاس لوٹ

---

1. علامہ عینی نے عمدۃ القاری میں بعض کا قول نقل کیا ہے کہ ستائیسویں رجب کو ہوئی علامہ عینی نے یہ بھی لکھا ہے کہ لوگوں کا اس میں اختلاف نہیں ہے کہ یہ معراج حضرت خدیجہ کی حیات میں ہوئی اور" بلاشبہ حضرت خدیجہ نے بعد فرضیت کے آپ کے ہمراہ نماز پڑھی ۱۲۔
2. حطیم کعبہ کی بیرونی دیوار مغربی حصہ میں حجرہ بھی حطیم کی اندرونی حصہ کو کہتے ہیں۔
3. براق بضم با چونکہ اس کا رنگ چمکدار اور تیز رو ہے مثل برق یعنی بجلی کے ہوتی ہے اس لئے اس کا نام براق ہے ۱۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے آیا اور ان سے بیان کیا کہ انہوں نے کہا کہ آپ کی امت اس کی (بھی) طاقت نہیں رکھتی پس برابر میں اپنے پروردگار اور موسیٰ کے درمیان میں آمدورفت کرتا رہا یہاں تک کہ اللہ نے پانچ نمازیں رکھیں موسیٰ نے کہا کہ آپ کی امت اس کی بھی طاقت نہیں رکھتی لہٰذا آپ اللہ سے تخفیف کی درخواست کیجئے حضرت فرماتے ہیں کہ میں نے کہا کہ میں اپنے پروردگار سے تخفیف کی درخواست کرتے کرتے شرما گیا۔ لہٰذا اب میں نہ جاؤں گا پس جب میں آگے بڑھا تو ایک منادی نے آواز دی کہ میں نے اپنا فرض پورا کر دیا اور میں نے اپنے بندوں سے تخفیف کر دی۔

احمد بن یحییٰ بن جابر بلاذری کہتے ہیں کہ علما نے بیان کیا کہ (پہلے) رسول اللہ ؐ پر دو دو رکعتیں فرض کی گئی تھیں بعد اس کے مقیم کی نماز پوری چار رکعت کر دی گئی اور مسافر کی نماز اپنی حالت پر باقی رکھی گئی اور یہ (یعنی مقیم کے لئے پوری چار رکعت کا حکم) رسول اللہ ؐ کی ہجرت مدینہ سے ایک مہینہ پہلے ہوا۔

مدینہ کی طرف ہجرت کا بیان

جب انصار رسول اللہ ؐ سے بیعت کر چکے جیسا کہ ہم انشاء اللہ بیان کریں گے تو آپ نے اپنے صحابہ کو (ہجرت کا) حکم دے دیا اور انہوں نے مدینہ کی طرف ہجرت کی اور صرف آپ اور حضرت ابوبکرؓ اور حضرت علیؓ باقی رہ گئے پس آپ اور حضرت ابوبکرؓ (کفار) قریش سے چھپ کر نکل آئے اور جبل ثور کے ایک غار (میں چھپنے) کا ارادہ کیا چنانچہ آپ اس میں تین دن رہے اور بعض کا قول ہے کہ اس سے زیادہ۔ بعد اس کے آپ دونوں مدینہ کی طرف چلے آپ کے ساتھ حضرت ابوبکرؓ کا غلام عامر بن فہیرہ اور ان لوگوں کا رہبر عبداللہ بن اریقط تھا۔ (نبوت کے بعد) آپ کا قیام مکہ میں دس برس رہا اور بعض لوگ کہتے ہیں تیرہ برس اور بعض کا قول ہے کہ پندرہ برس اور زیادہ تر (لوگوں کا قول) تیرہ برس ہے اور بقول ابن اسحاق رسول اللہ ؐ کی تشریف آوری مدینہ میں بروز دوشنبہ بارھویں ربیع الاول کو ہوئی اور کلبی کا قول ہے کہ آپ پہلی ربیع الاول کو غار سے نکلے اور بارھویں ربیع الاول کو جمعہ کے دن مدینہ میں پہنچے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ہجرت کے بعد کے واقعات

ہمیں ابوالفرج بن ابی الرجاء اصبہانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ادیب ابوالطیب طلحہ بن ابی منصور حسین بن ابی ذر صالحانی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے دادا ابوذر محمد بن ابراہیم سبط صالحانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حافظ ابوالشیخ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی حاتم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے فضل بن شاذان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عمرو زنیج نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوزہیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حجاج بن ابی عثمان صواف نے ابوالزبیر سے انہوں نے حضرت جابر سے نقل کر کے بیان کیا کہ رسول اللہ صلعم نے اکیس غزوے بنفس نفیس کئے ان میں سے انیس غزوؤں میں شریک ہوا اور دو میں شریک نہ تھا۔ ہم سے عبیداللہ بن احمد بن علی نے بواسطہ اپنے اسناد کے یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے نقل کر کے بیان کیا کہ رسول اللہ ؐ نے بنفس نفیس چھبیس غزوے کئے اور سب سے پہلا غزوہ جو آپ نے کیا وہ ودّان تھا اسی کا نام ابواء بھی ہے ابن اسحاق نے کہا ہے کہ آخری غزوہ جو رسول اللہ ؐ نے کیا ہے کہ اس کے بعد اللہ نے آپ کو (دنیا سے) اٹھا لیا غزوہ تبوک تھا اور اسی اسناد سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن اسحاق سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ کے سریہ اور بعوث جب سے آپ مدینہ تشریف لائیں ہیں وفات کے وقت تک بعث اور سریہ ملا کر پینتیس تھے۔

۱ھ میں مدینہ آنے سے ایک مہینے بعد نماز (ظہر عصر عشا) میں چار رکعتیں کر دی گئی اور اس سے پہلے (ان میں میں) دو دو رکعتیں تھی۔ اسی سال میں رسول اللہؐ نے نماز جمعہ پڑھی اور جب آپ قباء سے مدینہ چلے تو آپ نے اثنائے راہ میں قبیلہ بنی سالم کے یہاں جمعہ پڑھا اور یہ پہلا جمعہ تھا جو پڑھا گیا اور آپ نے اس وقت خطبہ بھی پڑھا اور یہ اسلام میں پہلا خطبہ تھا اور اسی سال میں رسول اللہؐ نے اپنی مسجد (مقدس) بنائی اور اپنی ازواج کے مکانات تعمیر فرمائے اور مسجد قباء کی تعمیر کی۔

۲ھ میں رمضان میں غزوۂ بدر عظمی ہوا اور اسی سال میں شعبان میں رمضان کا روزہ فرض کیا گیا اور رسول اللہؐ نے صدقہ فطر کا حکم دیا اور اسی سال میں شعبان ہی میں قبلہ بدل دیا گیا بجائے بیت المقدس کے کعبہ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ (تحویل قبلہ) رجب میں ہوئی اور اسی سال میں عید سے دو دن پہلے صدقہ فطر واجب کیا گیا اور اسی سال میں رسول اللہؐ نے مدینہ میں قربانی کی اور آپ لوگوں کو لے کے عید کی نماز پڑھنے گئے اور دو بکریاں اپنے ہاتھ سے ذبح فرمائیں اور بعض کا قول ہے کہ ایک بکری۔

سنہ ۳ھ میں شوال میں غزوہ احد ہوا اور اسی سال میں اور بعض کا قول ہے کہ ۴ھ ربیع الاول میں شراب حرام کی گئی۔

سنہ ۴ھ میں رسول اللہؐ نے غزوہ ذات الرقاع میں نماز خوف پڑھی اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ اسی سال میں (مسافر کے لئے) نماز قصر کا حکم دیا گیا اور اسی سال میں رسول اللہؐ نے ایک یہودی اور یہودیہ کو سنگسار کیا اور قصہ اس کا مشہور ہے اور اسی سال میں تیمم کی آیت نازل ہوئی۔

۵ھ میں ذیقعدہ میں پردے کی آیت نازل ہوئی اور اسی سال میں مدینہ میں زلزلہ آیا تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل تم کو متنبہ کرتا ہے پس تم متنبہ ہو جاؤ اور اسی سال میں غزوۂ خندق ہوا۔

۶ھ میں غزوۂ بنی مصطلق میں افک [1] والوں نے کہا جو کچھ کہا اور اسی سال میں منافقوں کے سردار عبداللہ بن ابی بن سلول نے کہا تھا کہ لئن رجعنا الی المدینة لیخرجن الاعز منها الاذل - ''اگر ہم مدینہ لوٹ کر گئے تو جو ہم میں زیادہ عزت والا ہے اور وہ زیادہ بے عزت والے کو مدینہ سے نکالے گا مراد اس کی یہ تھی کہ منافق مسلمانوں کو مدینہ سے نکالیں گے''۔

اور اسی سال میں آفتاب میں گرہن پڑا اور رسول اللہؐ نے نماز کسوف پڑھی اور یہی پہلی نماز کسوف ہے جو پڑھی گئی اور اسی سال میں ذیقعدہ میں رسول اللہؐ نے حدیبیہ کا عمرہ کیا اور درخت کے نیچے بیعۃ الرضوان کی۔

اور اسی سال میں لوگوں پر قحط پڑا تو رسول اللہؐ نے پانی برسنے کی دعا کی چنانچہ پانی برسا اور لگا تار برسا پھر آپ سے ایک شخص نے کہا کہ یارسول اللہ (پانی کی کثرت سے) راستے بند ہو گئے مکانات گر گئے تو رسول اللہؐ نے فرمایا اللھم حوالینا ولا علینا- ''اے اللہ! ہمارے آس پاس کے مقامات میں پانی برسا خاص ہمارے رہنے کے مقامات پر پانی نہ برسے''۔

چنانچہ ابر مدینہ سے ہٹ گیا اور اسی سال میں رسول اللہؐ نے اونٹوں کے درمیان میں مسابقت [2] کرائی تو ایک عرب کا اونٹ

---

[1] افک کے معنی بہتان حضرت عائشہ صدیقہ پر کچھ منافقوں نے تہمت لگائی اور وہ تہمت بہت آب وتاب سے بیان کی گئی کہ بعض مسلمانوں کو بھی یقین آ گیا پھر ان کی پاکدامنی کی قرآن عظیم نے شہادت دی یہی واقعہ تہمت افک سے مراد ہے ۱۲

[illegible]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہؐ کی اونٹنی قصوا (نامی) سے سبقت لے گیا اور اس سے پہلے کبھی کوئی اونٹ اس سے سبقت نہ لے گیا تھا۔
یہ بات مسلمانوں پر بہت شاق ہوئی تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ پر حق ہے کہ دنیا میں جس چیز کو بلند کرے اس کو پست بھی کرے اور اسی سنہ میں آپ نے گھوڑ دوڑ کرائی تو حضرت ابوبکر کا ایک گھوڑا سبقت لے گیا اور انہوں نے انعام لے لیا اور یہ سب سے پہلی گھوڑ دوڑ تھی جو اسلام میں ہوئی۔
۷ھ میں رسول اللہؐ نے عمرہ حدیبیہ کی قضا کا عمرہ کیا کیونکہ (حدیبیہ والے سال میں) مشرکین نے آپ کو (عمرہ سے) روک لیا تھا پس اس عمرے میں رسول اللہؐ اور تمام مسلمانوں نے اضطباع [۱] کیا اور رمل [۲] کیا اور یہ سب سے پہلا اضطباع اور رمل تھا جو اسلام میں ہوا اسی سال میں جنگ خیبر ہوئی۔
اور اسی سال میں ایک (یہودی) عورت نے جس کا نام زینب تھا وہ سلام بن مشکم کی بی بی تھی رسول اللہؐ کو زہر دیا تھا ایک بکری (کے گوشت) میں زہر ملا کے ہدیۃً آپ کے پاس بھیجا تھا آپ نے اسے کھا لیا تھا اسی سال میں رسول اللہؐ نے کسریٰ اور قیصر اور نجاشی اور بادشاہ غسان (نام بنام) اور ہوذہ بن علی کی طرف سفارت بھیجی اور اسی سال میں رسول اللہؐ نے (اپنے لئے) مہر بنوائی اور جو خطوط بادشاہوں کو بھیجے ان پر وہ مہر کی اسی سال میں رسول اللہؐ نے پالے ہوئے گدھوں کے گوشت کو حرام فرمایا اور اسی سال میں خیبر کے دن عورتوں سے متعہ کرنے کو بھی حرام [۳] کر دیا۔
۸ھ میں رسول اللہؐ کا منبر بنایا گیا اور اس پر آپ نے خطبہ پڑھا اور اس سے پہلے آپ ایک ستون سے تکیہ لگا کر خطبہ پڑھا کرتے تھے پس جب آپ اسے چھوڑ کے منبر پر تشریف لائے تو وہ ستون رونے لگا یہاں تک کہ لوگوں نے اس کے رونے کی آواز سنی پس آپ منبر سے اتر کے اس کے پاس گئے اور اس پر آپ نے اپنا ہاتھ رکھ دیا وہ چپ ہو گیا اور یہ پہلا منبر تھا جو اسلام میں بنایا گیا اسی سال میں رسول اللہؐ نے مکہ فتح کیا اور طائف کا محاصرہ کیا اور اس پر منجنیق [۴] نصب فرمایا اور یہ پہلا منجنیق تھا جو اسلام میں نصب کیا گیا۔
۹ھ میں رسول اللہؐ نے اپنی ازواج سے ایلا کیا یعنی قسم کھائی کہ ایک مہینہ تک ان کے پاس نہ جائیں گے اور یہ قصہ مشہور ہے

---

[۱] اضطباع چادر کا اس طرح اوڑھنا کہ اس کا ایک سرا اپنے شانہ سے اتار کر داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں شانے پر ڈال دے۔
[۲] رمل شانہ ہلا ہلا کر کچھ تیزی کے ساتھ قریب قریب قدم رکھ کر چلنا
[۳] تحقیق یہ ہے کہ متعہ کی تحلیل و تحریم کئی بار ہوئی پہلے جنگ خیبر میں جو ۷ھ ہجری کا واقعہ ہے پھر فتح مکہ میں جو سنہ ۸ ہجری کا واقعہ ہے پھر جنگ اوطاس میں کہ وہ بھی سنہ ۸ ہجری کا واقعہ ہے اور اس جنگ اوطاس میں تین دن کے بعد ہمیشہ کے لئے حرام کر دیا گیا۔ تمام اہل اسلام کا متعہ کی حرمت پر اجماع ہے کیا صحابہ کیا تابعین کیا فقہا کیا محدثین صحابہ میں صرف ابن عباس پہلے بحالت اضطرار متعہ کو جائز سمجھتے تھے مگر جب حضرت علی مرتضیٰ نے اس پر ان کو تہدید کی اور متعہ کی حرمت قطعی ابدی سے ان کو واقف کیا تو انہوں نے اپنے قول سے رجوع کیا ابن عباس کا رجوع کرنا حدیث و فقہ کی کتابوں میں مذکور ہے۔ (علم الفقہ جلد ششم صفحہ)
[۴] منجنیق فلاخن بزرگ صراح ایک رسی ہوتی ہے جس کے سرے پر کچھ باندھ کر اس میں پتھر وغیرہ رکھ کر کاشتکار لوگ چڑیوں سے کھیت کی حفاظت کرتے ہیں اس کو ہمارے یہاں لچھنا کہتے ہیں اسی وضع کا قدیم زمانہ میں لڑائی کا ایک اوزار ہوتا تھا جو قریب قریب توپ کا کام دیتا تھا بڑے بڑے پتھر اس میں رکھ کر پھینک لیے جاتے تھے مکانات وغیرہ اس کے ذریعہ سے بآسانی گرا دیئے جاتے تھے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی سال میں رسول اللہ ؐ نے مسجد ضرار کو جو مدینہ میں تھیں گروادیا یہ مسجد منافقوں نے بنائی تھی اس کا ہدم (ہدم کے معنی گرانا) رسول اللہ ؐ کے تبوک سے واپس آنے کے بعد ہوا اور اسی سال میں رسول اللہ ؐ کے پاس ہر طرف سے وفود ۱ آئے اور اسی وجہ سے اس سال کا نام عام الوفود رکھا گیا اور اسی سال شعبان میں رسول اللہ ؐ نے عویمر عجلانی کے اور ان کی بی بی کے درمیان میں عصر (کی نماز کے) بعد اپنی مسجد میں لعان ۲ کرایا۔ اور وجہ اس کی یہ ہوئی کہ عویمر تبوک سے لوٹ کے آئے تو انہوں نے اپنی بی بی کو حاملہ پایا اور اسی سال شوال میں عبداللہ بن ابی بن سلول منافق مر گیا اور رسول اللہ ؐ نے اس کے جنازے کی نماز پڑھی اور اس کے بعد کسی منافق کی نماز نہیں پڑھی کیونکہ (اس کے بعد ہی) اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی **ولا تصل علی احد منھم مات ابدا** — "اور ان میں سے جو کوئی مر جائے اے نبی آپ اس کے جنازے کی نماز نہ پڑھیئے"۔ اور اسی سال میں رسول اللہ ؐ نے حضرت ابوبکر کو امیر حج بنایا انہوں نے لوگوں کے ہمراہ حج کیا۔

اور حضرت علیؓ بن ابی طالب کو حکم دیا کہ سورہ براءت مشرکوں کو سنادیں اور ان کا عہد انہیں واپس کردیں اور یہ (اعلان کردیں) کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی برہنہ ۳ ہو کر کعبے کا طواف نہ کرے اور یہی آخری حج تھا جو مشرکین نے کیا۔

سنہ ۱۰ میں آیۃ **یایھا الذین امنوا لیستأذنکم الذین ملکت ایمانکم والذین لم یبلغوا الحلم منکم ثلاث مرات** — "چاہیے کہ تمہاری لونڈی غلام اور وہ بچے تمہارے جو بالغ نہیں ہوئے ہوں (تمہارے پاس آنے کے لئے) تین وقتوں میں تم سے اجازت طلب کریں (جب تم اجازت دو تو آئیں)"۔ نازل ہوئی اس (آیت کے نازل ہونے) سے پہلے وہ لوگ ایسا نہ کرتے تھے اور اسی سال میں رسول اللہ ؐ نے حجۃ الوداع کیا اور بعض ۴ لوگ کہتے ہیں کہ آپؐ نے اسی حج کے ساتھ عمرہ بھی کیا اور رسول اللہ ؐ نے ہجرت کے بعد سوا اس کے کوئی حج نہیں کیا۔

رسول اللہ ؐ کا حلیہ شریف اور آپ کے بعض اخلاق

ہمیں حسین بن تو حن بن ابو یہ بن نعمان بن باوری نے اور احمد بن عثمان بن ابی علی نے خبر دی یہ دونوں کہتے تھے ہمیں ابوالفضل محمد بن عبدالواحد بن محمد نیلی اصفہانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم احمد بن منصور خلیلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم علی بن احمد بن محمد خزاعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوسعید ہشیم بن کلیب شاشی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عیسیٰ بن سورۃ ترمذی نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم سے سفیان بن وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جمیع بن عمر بن عبدالرحمٰن عجلی نے بیان وہ کہتے تھے ہم

---

۱ وفود جمع ہے وفد کی۔ وفد کے معنی قاصد۔ یہ لوگ اپنی اپنی قوم کی طرف سے ان کے اسلام کی خبر دینے اور ضروریات دین کا علم حاصل کرنے آئے تھے۔

۲ جب مرد اپنی عورت کو تہمت لگائے اور کوئی گواہ نہ ہو تو یہ حکم ہے کہ ان دونوں سے خاص طریق پر قسم لے کر تفریق کرادیجائے اسی کو لعان کہتے ہیں زیادہ تفصیل کتب فقہ میں ہیں ۱۲۔

۳ مشرکین عرب برہنہ ہو کر کعبے کا طواف کرنا افضل سمجھتے تھے۔

۴ علماء نے اختلاف کیا ہے کہ آپ نے صرف حج کیا تھا یا قران کیا تھا یا تمتع۔ محققین اسی طرف ہیں کہ آپ نے قران کیا تھا جیسا کہ علم الفقہ کی پانچویں جلد میں ہم نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سے ابوہالہ کے ایک بیٹے نے جو حضرت خدیجہؓ کا شوہر تھا اس کی کنیت ابوعبداللہ تھی ابن ابی ہالہ سے انہوں نے حضرت حسن بن علیؓ سے نقل کیا وہ کہتے تھے میں نے اپنے ماموں ہند بن ابی ہالہ سے رسول اللہ ﷺ کا حلیہ پوچھا اور میں یہ چاہتا تھا کہ کوئی بات آپ کے حلیہ میں ایسی بیان کریں جس سے مجھے تعلق ہو (یعنی وہ بات مجھ میں ہو) تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ فخمًا مفخمًا [1] (یعنی حسین و جمیل اور رعب والے تھے چہرے میں جس قدر اعضا ہوتے ہیں سب کامل تھے ان میں نہ بھدا پن تھا اور نہ کمی چہرہ (مبارک آپ کا ایسا چمکتا تھا جیسے شب بدر میں ماہتاب قد آپ کا بہ نسبت میانہ قد کے دراز تھا اور مشذب سے پست تھا (مشذب کے معنی بہت دراز چیز جس میں عرض طول کے مناسب نہ ہو اور اصل میں مشذب چھوہارے کے درخت کو کہتے ہیں جب کہ اس پر سے اس کا پوست اتار لیا جائے کیونکہ بعد پوست اتر جانے کے وہ طول میں بہت زیادہ ہو جاتا ہے مطلب یہ ہے کہ آپ کا طول آپ کے عرض کے مناسب تھا) آپ عظیم الہامۃ یعنی سر مبارک آپ کا بالکل گول تھا بال آپ کے رَجِل تھے یعنی گھنگریالے بالوں کے بین بین تھے کہ اگر آپ کا عقیصہ کھلتا تھا تو وہ جدا جدا ہو جاتا تھا ورنہ نہیں (یعنی اگر نہ کھلتا تھا تو بندھا ہوا رہتا تھا بہت پیچ دار بال نہ تھے کہ ان کی بندش دشوار ہوتی ہو عقیصہ بالوں کے مجموعے کو کہتے ہیں جو سر کے پیچھے ہوتا ہے (یعنی جوڑا) مطلب یہ ہے کہ آپ کے بال بعد اس کے کہ آپ ان کو یکجا کر کے جوڑا بنا لیں جب کھلتے تھے تو (بآسانی) جدا جدا ہو جاتے تھے اور ہر بال اپنے مقام پر آجاتا تھا اور ابن قتیبہ نے کہا ہے کہ یہ بات (یعنی جوڑے کی بندش) اول اسلام میں تھی بعد اس کے آپ نے مانگ نکالنا شروع کر دیا تھا آپ کے بال آپ کے کانوں کی لو سے نیچے ہو جاتے تھے جب آپ ان کو بڑھا لیتے تھے ورنہ لو کے برابر) رنگ آپ کا ازہر تھا ازہر کے معنی روشن سپید چمکدار اور ایک دوسری حدیث میں (بجائے ازہر کے) سپید مائل بہ سرخی آیا ہے اور یہ کچھ اختلاف نہیں ہے۔ جس قدر جسم آپ کا کھلا ہوا دھوپ میں رہتا تھا وہ مائل بہ سرخی تھا اور جس قدر جسم آپ کا کھلا ہوا نہ رہتا تھا وہ سپید چمکدار تھا کشادہ پیشانی تھے ازج الحواجب فی غیر قرن تھے (یعنی آپ کی دونوں ابرو لانبی اور گھنی تھیں ملی ہوئی نہ تھیں یعنی درمیان میں ناک کے اوپر ایک نہیں ہو گی تھیں بلکہ آپ ابلج تھے ابلج کے معنی دونوں ابرووں کے درمیان میں سپیدی (یعنی آپ کی دونوں ابروں کے درمیان میں سپیدی تھی) حواجب کو جمع اس لئے لائے کہ دو اور دو سے زیادہ کا شمار جمع میں ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کنا لحکمھم شاھدین (ہم ان کے حکم کو ملاحظہ کر رہے تھے ہم ضمیر جمع ہے حالانکہ اس سے) مراد داؤد اور سلیمان ہیں اور اس کی مثالیں بہت ہیں دونوں ابرووں کے درمیان میں ایک رگ تھی کہ غصہ اسے ابھار دیتا تھا یعنی جب کبھی آپ کو غصہ آتا تھا تو وہ رگ خون سے بھر جاتی تھی اور ابھر آتی تھی اقنی العرنین تھے (عرنین کے معنی ناک اور قنا کے معنی ناک کی درازی اور نرمہ بینی کا پتلا ہونا (یعنی آپ کی ناک لانبی تھی اور نرمہ بینی سبک اور پتلا تھا) اس پر ہر وقت ایک نور رہتا تھا جو شخص غور سے نہ دیکھے وہ آپ کو اشم سمجھتا تھا (اشم وہ شخص جس کی ناک پتلی اور بلند ہو مطلب یہ کہ آپ کے ناک کی بلندی حد سے زیادہ نہ تھی ڈاڑھی آپ کی گھنی تھی سہل الخدین تھے یعنی آپ کے رخساروں میں پھولا پن اور بلندی نہ تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے رخسارے لانبے تھے ضلیع الفم تھے یعنی منہ کا دہانہ چوڑا نہ تھا عرب کے لوگ اس کو حسن سمجھتے تھے مفلج الاسنان تھے یعنی دانت آپ کے علیحدہ علیحدہ تھے (ایک کے اوپر ایک نہ تھا) دقیق المسربہ

---

[1] مصنف نے اس مقام پر یہ کیا ہے کہ پہلے پوری حدیث جس میں حلیہ شریف کا بیان ہے لکھ دی ہے اس کے بعد جو الفاظ غریبہ اس حدیث میں آئے ہیں ان کی تفسیر کی ہے ہم نے بخیال آسانی و اختصار اس تفسیر کو ہر لفظ کے (اس قسم کے دو خطوں کے درمیان میں نقل کر دیا ہے)۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے مسر۔ یہ وہ بال جو گردن سے ناف تک ہوتے ہیں (یعنی آپ کی گردن سے لے کے ناف تک ایک باریک خط تھا) آپ کی گردن چاندی کی طرح صاف تھی آپ معتدل الخلق تھے یعنی ہر چیز آپ کے بدن کی حسن اور کمال کے مناسب تھی آپ بادن تھے یعنی تمام اعضاء پر گوشت بھرا ہوا تھا متماسک تھے یعنی گوشت آپ کا ڈھیلا نہ تھا آپ کا پیٹ اور سینہ برابر تھا یعنی آپ کا پیٹ ابھرا ہوا نہ تھا آپ کے دونوں شانوں کے درمیان میں کچھ فصل تھا (یعنی سینہ آپ کا چوڑا تھا) کرادیس آپ کی بہت فربہ تھیں کرادیس ہڈیوں کے سروں کو کہتے ہیں جیسے گھٹنے اور کہنیاں وغیرہ جو بدن آپ کا لباس میں پوشیدہ رہتا تھا اور کبھی کبھی آپ اس کو کھولتے تھے وہ بہت روشن تھا آپ کے گردن اور ناف کے درمیان بالوں کا ایک خط سا چلا گیا تھا اس کے علاوہ پستانوں پر اور پیٹ پر بال نہ تھے ہاتھوں پر کہنیوں تک اور شانوں پر اور سینے کے اوپر والے حصہ میں بال تھے۔ بہت کشادہ دست تھے کنایہ ہے سخی اور کریم ہونے سے ہتھیلیاں اور تلوے بھرے تھے ہاتھ پیر آپ کے لانبے تھے خمصان الاخمصین تھے اخمص تلوے کے بیچ والے حصے کو کہتے ہیں مطلب یہ کہ آپ کے تلوے کا درمیانی حصہ زمین سے اٹھا رہتا تھا مسیح القدمین تھے۔

یعنی آپ کے پیروں کی پشت چکنی تھی پانی ان پر نہ ٹھہرتا تھا جب آپ چلتے تھے تو قلعا چلتے تھے قلعا اگر بفتح قاف پڑھا جائے تو مصدر ہوگا اسم فاعل کے معنی میں یعنی آپ اپنے پیر کو زمین سے اٹھا کے چلتے تھے اور بعض اہل لغت نے بضم قاف کہا ہے اور ابو عبید ہروی کا بیان ہے کہ انہوں نے ازہری کے ہاتھ کا لکھا ہوا بفتح قاف و کسر لام دیکھا معنی ہر صورت میں وہی ہیں جو ہم نے بیان کئے اور (وہ یہ کہ جیسا بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پیر زمین پر گھسلاتے ہوئے نہ چلتے تھے۔ چلتے وقت آپ قدم بڑھا بڑھا کے رکھتے تھے اور آہستہ آہستہ چلتے تھے (دوڑتے نہ تھے) تیز رو تھے اور باوجودیکہ ہڑ ہڑ کے چلتے تھے اور آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے تھے پھر بھی اوروں سے آگے نکل جاتے تھے۔

ایک دوسری حدیث میں آیا ہے کہ آپ آہستہ آہستہ چلتے تھے اور آپ کے صحابہ تیزی کے ساتھ چلتے تھے پھر بھی وہ آپ کو نہ پاتے تھے جب آپ چلتے تھے (تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ) گویا آپ بلندی سے نیچے اتر رہے ہیں اور جب آپ (کسی طرف) ملتفت ہوتے تھے پوری طرح ملتفت ہو جاتے تھے نیچی نظر رکھا کرتے تھے آپ کی نظر زمین پر زیادہ رہتی تھی بہ نسبت آپ کی نظر کے آسمان کی طرف اکثر آپ کا دیکھنا گوشۂ چشم سے ہوتا تھا۔ آپ اپنے صحابہ کو اپنے آگے چلایا کرتے تھے جو شخص آپ سے ملتا تھا پہلے آپ اسے سلام کرتے تھے۔

ابو سعید کہتے ہیں ہم سے محمد بن عیسیٰ (ترمذی) نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن عبدۃ الضبی نے اور علی بن حجر نے اور ابو جعفر محمد بن حسین نے جو ابو حلیمہ کے بیٹے ہیں بیان کیا ان سب لوگوں کی روایت کا مضمون واحد تھا ان لوگوں نے کہا کہ ہم سے عیسیٰ بن یونس نے غفرہ کے مولی عمر بن عبداللہ سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن محمد نے جو حضرت علی بن ابی طالب کی اولاد میں سے یعنی ان کے پوتے تھے بیان کیا کہ حضرت علیؓ جب رسول اللہؐ کی صفت بیان کرتے تھے تو کہتے تھے کہ رسول اللہ نہ بہت لانبے تھے نہ بہت پستہ قد بلکہ باعتبار سب لوگوں کے آپ کا قد متوسط تھا بال آپ کے نہ زیادہ پیچدار تھے نہ بالکل سیدھے بلکہ کچھ گھونگھر والے کچھ سیدھے تھے آپ نہ مطہم تھے نہ مکلثم (مطہم کے معنی بہت فربہ مکلثم کے معنی گول چہرہ والا اور بعض لوگ کہتے ہیں مکلثم اور سہل الخدین کا مطلب ہے کہ آپ کا چہرہ نہ بہت لمبا تھا نہ بہت گول بلکہ بین بین تھا یہی زیادہ عمدہ ہوتا ہے آپ کا چہرہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گول تھا سپید مائل بہ سرخی آنکھیں آپ کی بڑی بڑی اور پتلی سیاہ تھی ابروئیں آپ کی لانبی اور خوب گھنی تھیں سب ہڈیوں کے جوڑ اور خاص کر شانوں کے جوڑ بڑے بڑے تھے۔ آپ کے جسم پر بال نہ تھے صرف ایک باریک خط سا بالوں کا آپ کے سینہ پر ناف تک تھا آپ کی ہتھیلیاں اور تلوے بھرے ہوئے تھے جب آپ چلتے تھے پیر اٹھا کے چلتے تھے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا آپ بلندی سے پستی میں اتر رہے ہیں جب آپ کسی طرف ملتفت ہوتے تھے تو پوری طرح ملتفت ہو جاتے تھے آپ کے دونوں شانوں کے درمیان میں مہر نبوت تھی آپ خاتم النبیین تھے آپ کا دل سب سے زیادہ جری تھا آپ سب سے زیادہ راست گفتار تھے اور سب سے زیادہ منکسر المزاج اور سب سے زیادہ خلیق تھے باوجود اس کے آپ کے رعب کی یہ کیفیت تھی کہ دفعۃً جو شخص آپ کو دیکھتا وہ ڈر جاتا اور جو آپ کو پہلے سے جانتا تھا اور آپ سے ملتا تھا وہ آپ کو دوست رکھتا تھا آپ کی تعریف کرنے والا کہتا ہے میں نے نہ آپ سے پہلے آپ کا مثل دیکھا اور نہ آپ کے بعد۔

ہم کو یحییٰ بن محمود بن سعد اصفہانی نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمیں ابو الطیب طلحہ بن ابی منصور ابی حسین بن صالحانی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے دادا ابو ذر محمد بن ابراہیم سبط صالحانی واعظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد عبداللہ بن محمد بن جعفر ابو الشیخ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عباس بن ایوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبید بن اسمٰعیل ہباری نے اپنی کتاب سے روایت کر کے بیان کیا اور نیز ابو الشیخ کہتے تھے کہ ہم سے اسحاق بن جمیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان بن وکیع نے بیان کیا یہ دونوں یعنی عبید بن اسماعیل اور سفیان بن وکیع کہتے تھے ہم سے جمیع بن عمر عجلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے قبیلہ بنی تمیم کے ایک شخص نے جو ابو ہالہ کی اولاد میں سے تھے حضرت خدیجہؓ کے شوہر ابن ابی ہالہ سے انہوں نے حضرت حسن بن علی سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے اپنے ماموں (ہند بن ابی ہالہ) سے نبی ؐ کے گھر میں تشریف لے جانے کی کیفیت پوچھی تو انہوں نے کہا کہ آپ کا اپنے لئے تشریف لے جانا ماذون تھا (یعنی آپ کو اس کی اجازت تھی) پس جب آپ اپنے مکان تشریف لے جاتے تو اپنے وقت کے تین حصے کر دیتے تھے ایک حصہ اللہ عزوجل (کے کاموں) کے لئے اور ایک حصہ اپنے گھر والوں کے لیے اور ایک حصہ اپنے لئے پھر آپ اپنا حصہ اپنے صحابہ کے درمیان میں تقسیم کر دیتے تھے اس وقت کو آپ عام لوگوں کے حوالے کر دیتے تھے بذریعہ خاص لوگوں کے (یعنی خاص لوگ آپ کے پاس جاتے تھے اور وہ آپ سے فائدہ اٹھاتے تھے پھر وہ اس فائدے کو عام لوگوں تک پہنچاتے تھے اسی لئے آپ فرمایا کرتے تھے کہ جو لوگ تم میں سے اہل عقل و خرد ہوں وہ میرے قریب رہا کریں) یہ حصہ جو تمام لوگوں کے لئے وقف ہوتا تھا اس میں آپ کی یہ عادت تھی کہ بزرگوں کو بقدر ان کی بزرگی کے ترجیح دیا کرتے تھے پھر ان میں سے بعض لوگوں کو ایک حاجت ہوتی تھی بعض کو دو حاجتیں بعض کو بہت سی حاجتیں پس آپ ان کے کاموں میں مشغول ہو جاتے تھے اور نیز ایسے کاموں میں مشغول ہو جاتے تھے جو ان کی اور تمام امت کی اصلاح کریں از قسم مسائل اور ان باتوں کی تعلیم کے جو ان کو مفید ہوں اور آپ (اکثر) فرمایا کرتے تھے کہ حاضر کو چاہیے کہ غائب کو یہ خبر پہنچا دے اور یہ بھی فرمایا کرتے تھے جو شخص خود اپنی حاجت مجھ تک نہ پہنچا سکتا ہو تم لوگ اس کی حاجت مجھ تک پہنچا دو کیونکہ جو شخص کسی بادشاہ تک ایسے شخص کی حاجت پہنچا دے جو خود اپنی حاجت اس بادشاہ تک نہ پہنچا سکتا ہو قیامت کے دن اللہ اس کو ثابت قدم رکھے گا آپ کے سامنے اسی قسم کے مسائل مذکور ہوتے تھے اور اس کے سوا اور کسی قسم کے مسائل کے ذکر کو آپ پسند نہ فرماتے تھے آپ کے صحابہ آپ کے پاس بھوکے (یعنی علم اور ہدایت کے خواہش مند ہو کے) آتے تھے اور کھا پی کے (اصل معنی تو اس کے یہی ہیں کہ کھانا کھا پی کے جاتے تھے مگر مفسرین نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کو علم اور خیر کے حاصل کرنے پر حمل کیا ہے کیونکہ ذوق کبھی اس معنی میں بھی آتا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فاذاقھا اللہ لباس الجوع والخوف (اللہ نے اسے بھوک اور خوف کا لباس دیا) مطلب یہ ہے کہ صحابہ جب آپ کے پاس سے اٹھتے تھے تو علم اور خیر حاصل کر چکے ہوتے تھے) اور آپ کے پاس سے رہنما بن کے نکلتے تھے۔

(حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں) پھر میں نے اپنے ماموں سے آنحضرتؐ کے باہر تشریف لے جانے کی کیفیت پوچھی کہ آپ وہاں کیا کرتے تھے تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ اپنی زبان نہ کھولتے تھے مگر اس بات میں جو آپ کے یا آپ کے صحابہ کے لئے مفید ہوتی اور اپنے صحابہ سے الفت کی باتیں کیا کرتے تھے (ان سے سخت کلامی اور کج خلقی کر کے) انہیں متنفر نہ کرتے تھے اور ہر قوم کے باعزت آدمی کی آپ عظمت کرتے تھے اور باعزت ہی آدمی کو اس کی قوم پر حاکم بناتے تھے اور آپ (کبھی کبھی) لوگوں سے (اپنی) حفاظت کرتے تھے اور ان سے اپنی نگہداشت فرماتے تھے نہ اس خیال سے کہ ان میں سے کسی کی شرارت یا کج خلقی سے آپ کنارہ کشی کریں (یعنی ہر قسم کے آدمی سے آپ بے تکلف ملتے تھے) اور اپنے صحابہ کی آپ خبر گیری فرماتے تھے اور لوگوں کے حالات پوچھا کرتے تھے جو بات اچھی ہوتی تھی اس کی تعریف کر دیتے تھے اور اس کی تائید کر دیتے تھے اور جو بات بری ہوتی تھی اس کی برائیاں بیان کر دیتے تھے اور اس کو کمزور کر دیتے تھے تمام کام آپ کے معتدل ہوتے تھے مختلف نہ ہوتے تھے آپ کبھی سستی نہ کرتے تھے اس خوف سے کہ پھر اور لوگ غافل ہو جائیں گے اور سستی کرنے لگیں گے۔ حق کہنے میں کبھی آپ کمی نہ کرتے تھے اور اس سے آگے نہ بڑھتے تھے جو لوگ سب سے اچھے ہوتے تھے وہ آپ کے قریب رہا کرتے تھے سب سے افضل آپ کے نزدیک وہ تھے جو مسلمانوں کی خیر خواہی سب سے زیادہ کرتے تھے اور سب سے زیادہ بلند مرتبہ آپ کے نزدیک وہ لوگ تھے جو مصائب کے برداشت اور دین کی حمایت سب سے عمدہ کرتے (حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں) پھر میں نے اپنے ماموں سے آپ کے بیٹھنے کی کیفیت پوچھی تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ بغیر ذکر اللہ عزوجل کے نہ بیٹھتے تھے اور نہ کھڑے ہوتے تھے۔ کبھی اپنے لئے کوئی مقام مخصوص نہ فرماتے تھے (کہ جب بیٹھیں تو وہیں بیٹھیں جیسا کہ امرا اور متکبرین کی عادت ہوتی ہے کہ اپنے بیٹھنے کی جگہ ممتاز رکھتے ہیں) اور اس سے اوروں کو بھی منع فرماتے تھے اور جب آپ کچھ لوگوں کے پاس جاتے تو جہاں جگہ ہوتی تھی وہیں بیٹھ جاتے اور اسی کا آپ حکم دیا کرتے تھے اور اپنے تمام ہمنشینوں سے اس کے موافق برتاؤ کرتے ایسا کہ آپ کے ہمنشینوں میں سے کوئی شخص یہ نہ سمجھتا تھا کہ اس سے زیادہ رسول اللہؐ کے ہاں کسی کی عزت ہے جو شخص آپ کے پاس بیٹھتا تھا یا کسی اپنی ضرورت سے آپ کی خدمت میں آتا تو آپ اس کے ساتھ رہتے یہاں تک کہ وہ خود لوٹ جاتا (آپ بمقتضائے خلق کبھی اپنی طرف سے اٹھنے میں سبقت نہ فرماتے تھے) اور جو شخص آپ سے کسی حاجت کا سوال کرتا تو وہ اس حاجت کو لے کے ہی جاتا یا کوئی عمدہ بات سن کے جاتا (یعنی اگر آپ کے پاس نہ ہوتا تو آپ بہت شیریں زباں سے اس پر اپنی معذوری ظاہر فرما دیتے) تمام لوگوں پر آپ کا خلق عام تھا آپ ان کے باپ ہو گئے تھے اور وہ سب آپ کے ہاں برابر حق رکھتے تھے۔ آپ کی مجلس حلم اور حیا اور صبر اور امانت اور سچائی کی مجلس ہوتی تھی اس میں آوازیں بلند نہ ہوتی تھیں نہ حرام باتیں مذکور ہوتی تھیں نہ وہاں[1] ان کی لغزشیں کہیں

---

[1] یعنی جو خطائیں اور لوگوں سے ہو جاتی تھیں ان کا چرچا وہاں سے باہر جا کے نہ کیا جاتا تھا اور جس سے وہ خطا صادر ہوئی ہوتی تھی اس کو عار نہ دلایا جاتا تھا بلکہ اس مجلس میں حضرت اس کی اصلاح فرما دیتے تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باہر بیان کی جاتی تھیں
سب لوگ بحالت اعتدال رہتے تھے باہم ایک دوسرے کو پرہیزگاری کی ترغیب دیتے تھے بہت تواضع سے رہتے تھے وہاں لوگ بڑوں کی تعظیم کرتے تھے اور چھوٹوں کو پیار کرتے تھے اور حاجت مند کو (اپنے اوپر) ترجیح دیتے تھے اور مسافر کی نگہداشت کرتے تھے۔

(حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں) میں نے پوچھا کہ حضرت کا اپنے ہم نشینوں کے ساتھ برتاؤ میں کیا حالت تھی میرے اماموں نے کہا کہ رسول اللہ ؐ ہمیشہ کشادہ پیشانی رہتے تھے خوش خلق نرم دل تھے۔ بدخلق اور سخت گو نہ تھے بازاروں میں بلند آواز سے بات نہ کرتے تھے۔ فحش کلام نہ کرتے تھے کسی کا عیب نہ بیان کرتے تھے نہ کسی کی حد سے زیادہ تعریف کرتے تھے جو باتیں آپ کو مرغوب نہ ہوتی تھیں ان سے تغافل کرتے تھے نہ آپ سے کوئی مایوس ہوتا تھا اور نہ آپ (کے دیدار) سے کوئی سیر ہوتا تھا آپ نے اپنی ذات کو تین باتوں سے علیحدہ رکھا تھا۔ جھگڑے سے، بہت کلام کرنے سے اور ان باتوں سے جو فضول ہوں اور لوگوں کے متعلق تین قسم کی باتیں آپ نہ کرتے تھے کسی کی برائی نہ کرتے تھے کسی کو عار نہ دلاتے تھے اور وہی باتیں کرتے تھے جن کے ثواب کی امید ہوتی تھی جب آپ کلام کرتے تھے تو آپ کے صحابہ سر جھکا لیتے تھے (اور اس طرح بے حس وحرکت ہو کے آپ کے کلام کی طرف متوجہ ہوتے تھے کہ) گویا ان کے سروں پر پرندہ بیٹھا ہے (کہ سر ہلنے سے وہ اڑ جائے گا) اور جب آپ سکوت کرتے تھے تو وہ لوگ بولتے تھے اور بات کرنے میں آپ کے سامنے باہم نزاع نہ کرتے تھے جب کوئی شخص بات کرنے لگتا تو اور لوگ چپ ہو کے اس کی بات سنتے تھے یہاں تک کہ وہ اپنی بات ختم کر دیتا ان سب کی بات آپ کے سامنے ان میں سے پہلے کی بات (سے موافق) ہوتی تھی (یعنی سب باہم طے کر کے اور کسی ایک بات پر اتفاق کر کے حضرت کے سامنے عرض کرتے تھے تاکہ حضرت کا وقت عزیز ضائع نہ ہو اور آپ کی طبع گرامی اختلافات کو دیکھ کر ملول نہ ہو یہ اکثری بات تھی نہ کلی) اور لوگ جس بات میں ہنستے تھے حضرت بھی اس بات میں ہنستے تھے اور جس بات میں اوروں کو تعجب آتا تھا آپ کو بھی تعجب آتا تھا (یعنی ہر بات میں آپ اپنے اصحاب کی موافقت کرتے تھے مسافر کی سخت کلامی اور اس کے (بے ادبی کے) سوالات پر آپ صبر کرتے تھے یہاں تک کہ آپ کے صحابہ ایسے لوگوں کو نکال دینا چاہتے تھے تو آپ فرماتے تھے کہ جب تم کسی صاحب حاجت کو دیکھو کہ وہ اپنی حاجت طلب کر رہا ہے تو اس کی مدد کرو (نہ یہ کہ اس سے سختی کرو) اور آپ اپنی تعریف اس شخص سے پسند فرماتے تھے جو ٹھیک تعریف کرے (مبالغہ بالکل نہ کرے) اور کبھی آپ کسی کی بات نہ کاٹتے تھے یہاں تک کہ وہ حد (شریعت) سے نکل جائے تو آپ اسے منع کر کے کاٹ دیتے تھے یا اٹھ جاتے تھے (حضرت حسن بن علی فرماتے ہیں) پھر میں نے اپنے ماموں سے پوچھا کہ رسول اللہ ؐ کے سکوت کی کیا حالت تھی انہوں نے کہا رسول اللہ ؐ کا سکوت چار وجہ سے ہوتا تھا یا تو بردباری کے سبب سے یا خوف کے سبب سے یا اندازہ کرنے کے سبب سے یا کسی فکر کے باعث سے آپ کا اندازہ کرنا صرف لوگوں کے حالات کے دیکھنے اور سننے میں ہوتا تھا اور آپ کی فکر اس کے متعلق ہوتی تھی کہ کون چیز باقی رہے گی اور کون فنا ہو جائے گی اور آپ کو خوف چار[1] باتوں

---

[1] ان چاروں باتوں میں خوف کی وجہ ظاہر ہے اچھی بات کے کرنے میں خوف اس امر کا ہوتا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ لوگوں پر وہ شاق ہو اور وہ آپ کی اقتدا نہ کرنے کے جرم میں مبتلا ہو جائیں بری بات کے ترک میں بھی یہی خوف ہوتا شاید لوگ اقتدا نہ کر سکیں اور تجویز چونکہ آپ اپنی رائے سے کرتے تھے لہٰذا اس میں یہ بھی خوف ہوتا ہوگا کہ کہیں خلاف مرضی الٰہی نہ ہو کیونکہ اجتہادی خطاؤں سے انبیا معصوم نہیں رکھے گئے۔ ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ہوتا تھا اچھی بات کے کرنے میں تا کہ لوگ اس پر عمل کریں اور بری بات کے چھوڑ دینے میں تا کہ لوگ اس سے باز آ جائیں اور امت کی اصلاح کے متعلق امور کے تجویز میں اور ان امور کے رائج کرنے میں جو ان کے لئے دنیا و آخرت میں مفید ہوں

آنحضرت ؐ کے بعض اخلاق اور معجزات

رسول اللہ ؐ سب سے زیادہ عبادت کرنے والے تھے نماز میں اس قدر طویل قیام فرماتے تھے کہ آپ کے دونوں پیروں میں (ورم آ کے) شگاف پڑ گیا تھا اور آپ سب سے زیادہ پرہیز گار تھے اکثر اوقات آپ کو کوئی ایسی چیز نہ ملتی تھی جو آپ کھا لیتے آپ کا فرش چھوہارے کی چھال سے بھرا ۱ ہوا تھا اور اکثر آپ کی چادر بالوں کی (بنی ہوئی ہوتی) تھی (یعنی آپ کمل اوڑھا کرتے تھے) اور آپ سب لوگوں سے زیادہ بردبار تھے (خطا کو) معاف کر دینا اور پردہ پوشی کرنا آپ پسند فرماتے تھے اور دوسروں کو بھی آپ اس کا حکم دیتے تھے اور آپ سب سے زیادہ سخی تھے۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی ؐ کے پاس (ایک دن) چھ اشرفیاں تھیں چار تو آپ نے خرچ کر ڈالیں اور دو باقی رہ گئیں ان کی وجہ سے آپ کو نیند نہ آتی تھیں نیند نہ آنے کا سبب میں نے پوچھا تو آپ نے یہی سبب بیان کیا حضرت عائشہؓ (کہتی ہیں میں) نے عرض کیا کہ جب صبح ہو جائے تو آپ انہیں ان کے مستحقین کو دے دیجئے گا آپ ؐ نے فرمایا کہ صبح (تک زندہ رہنے) کی کون مجھے سے ضمانت کر سکتا ہے پھر آپ ؐ ہی نے فرمایا کہ اس کی کوئی ضمانت نہیں کر سکتا۔

اور آپ سب سے زیادہ شجاع تھے حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جب جنگ (کی آگ) خوب بھڑکتی تھی تو ہم رسول اللہ ؐ کے ساتھ پناہ لیتے تھے آپ ہم سب سے زیادہ دشمن کے قریب رہتے تھے اور باوجود اپنی شرافت اور بلند مرتبہ ہونے کے بہت ہی منکسر تھے ایک لونڈی مدینہ کی لونڈیوں میں سے آپ کا ہاتھ پکڑ لیتی تھی اور اپنے کام کے لئے جہاں چاہتی تھی آپ کو بے تکلف لے جاتی تھی اور آپ اس کے ہمراہ بے عذر چلے جاتے تھے پھر آپ اس کا ساتھ نہ چھوڑتے تھے یہاں تک کہ وہ خود ہی لوٹتی اور جب آپ کو کوئی شخص پکارتا تو آپ فرماتے کہ میں حاضر ہوں اور آپ اکثر ساکت رہتے تھے ہنسی آپ کی صرف تبسم (کے ساتھ) ہوتی تھی (قہقہہ سے کبھی آپ نہ ہنستے تھے) اور آپ کے صحابہ جب باتیں کرنے لگتے تھے تو آپ بھی ان کے ہمراہ (باتوں میں) مصروف ہو جاتے تھے وہ اگر دنیا ۲ کا ذکر کرتے تو آپ بھی ان کے ساتھ دنیا کا ذکر کرنے لگتے تھے اور وہ اگر آخرت کا ذکر کرتے تو آپ بھی ان کے ہمراہ آخرت کا ذکر کرتے اور آپ فحش گو نہ تھے اور برائی کا جواب برائی کے ساتھ نہ دیتے تھے بلکہ آپ معاف کر دیتے تھے اور درگزر کرتے تھے۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ؐ کو جب (کبھی اللہ کی طرف سے) دو باتوں میں اختیار دیا جاتا تھا تو جو بات ان میں آسان ہوتی تھی اسی کو آپ اختیار ۳ فرماتے تھے بشرطیکہ وہ بات گناہ کی یا قطع رحم کی نہ ہوتی (یعنی اس سے کوئی اللہ کی یا مخلوق کی

---

۱ جس طرح ہمارے یہاں فرشوں میں نرمی کے لئے روئی بھر دیتے ہیں اس طرح چھوہارے کی چھال چمڑے کے اندر بھر دیتے تھے۔

۲ یعنی دنیاوی امور کے متعلق بھی آپ ان کی اصلاح و ترقی کی فکر رکھتے تھے اگر چہ دنیاوی ذکر بھی آپ کی زبان وحی ترجمان سے دینی حیثیت حاصل کر کے نکلتا تھا۔

۳ یہ محض امت کے خیال سے یہی مطلب ہے الدین یسر ا یعنی دین آسان ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حق تلفی نہ ہوتی ہو) اگر گناہ کی بات ہوتی تھی تو آپ اس سے بہت دور رہتے تھے اور کبھی آپ نے کسی عورت کو یا کسی خادم کو نہیں مارا اور نہ کسی اور کو مارا مگر جہاد میں اور حضرت انس کہتے ہیں کہ میں نے دس برس تک رسول اللہ ؐ کی خدمت کی مگر آپ نے نہ کبھی مجھے کوئی سخت کلمہ کہا نہ مجھے مارا نہ مجھے جھڑ کا نہ کبھی آپ مجھ سے ترش رو نہ ہوئے اور جب کبھی آپ نے مجھے کسی بات کا حکم دیا اور میں نے اس کی تعمیل میں دیر کی تو آپ نے مجھ پر غصہ نہیں کیا اگر آپ کے گھر والوں میں سے کوئی غصہ ہوتا تو آپ فرماتے تھے کہ اس پر غصہ نہ کرو کیونکہ اگر قادر ہوتا تو (جلد تعمیل) کر دیتا۔

اور آپ سب سے زیادہ مہربان تھے حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ آپ (اپنے) کپڑے سمیٹ کے جھاڑ و دے دیا کرتے تھے اور جوتی ٹانک لیا کرتے تھے اپنے خادم کی طرف سے جب وہ تھک جاتا تھا آٹا پیس دیا کرتے تھے صرف اسی قدر (آپ کے اخلاق کا بیان کر دینا یہاں) کافی ہے اور ہم نے بغرض اختصار ان کی سندیں چھوڑ دی ہیں۔

اور آپ کے معجزات اس سے زیادہ ہیں کہ (تحریر یا تقریر میں) ان کا احاطہ کر لیا جائے منجملہ ان کے آپ کا خبر دینا قریش کے قافلے کی جس شب کو کہ آپ کو معراج ہوئی کہ وہ فلاں وقت میں آجائے گا اور ایسا ہی ہوا جیسا کہ آپ نے فرمایا تھا۔

اور منجملہ ان کے یہ کہ آپ نے بدر میں کفار قریش کے قتل ہونے اور ان کے مقامات کی (کہ فلاں فلاں جگہ مقتول ہوگا فلاں فلاں جگہ) خبر دی اور ویسا ہی ہوا۔

اور جب آپ نے منبر بنوایا تو وہ ستون جس کے پاس آپ خطبہ پڑھا کرتے تھے با آواز رونے لگا یہاں تک کہ آپ نے اسے لپٹا لیا تو وہ چپ گیا۔ اور منجملہ ان کے یہ کہ آپ کی انگلیوں کے درمیان سے کئی مرتبہ پانی نے جوش کیا اور آپ کو تھوڑے سے کھانے میں برکت دی گئی یہاں تک اس سے بہت لوگ کھا لیتے تھے اور ایسا آپ نے کئی مرتبہ کیا۔

اور ایک مرتبہ آپ نے ایک درخت کو اپنے پاس آنے کا حکم دیا چنانچہ وہ آ گیا اور آپ نے اسے پھر اپنی جگہ واپس جانے کا حکم دیا تو واپس چلا گیا اور (ایک مرتبہ) کنکریوں نے آپ کے ہاتھ میں تسبیح پڑھی۔

اور منجملہ ان کے وہ غیب کی باتیں ہیں جن کی آپ نے خبر دی اور وہ بعد آپ کے جیسا آپ نے فرمایا ظہور میں آئیں جیسا کہ آپ نے اپنے دین کے (تمام اطراف عالم میں) پھیلنے کی خبر دی اور فتح (ملک) شام اور (ملک) مصر اور بلاد فارس کی (آپ نے خبر دی) اور خلفا کے شمار کی (آپ نے خبر دی) اور یہ کہ بعد ان (خلفائے راشدین) کے بادشاہت ہو جائے گی۔ خلافت نبوت نہ رہے گی۔

اور آپ کے بعد ابوبکرؓ و عمرؓ خلیفہ ہوں اور حضرت عثمانؓ کی بابت یہ فرمانا کہ یہ جنت میں داخل ہوں گے اس مصیبت کے بدلے میں جو انہیں پیش آئے گی (چنانچہ وہ مصیبت ان پر واقع ہوئی) اور حضرت عثمانؓ سے آپ کا یہ فرمانا کہ اللہ تمہیں ایک لباس (مراد لباس خلافت) پہنانے والا ہے پس اگر لوگ تم سے اس لباس کو اتارنا چاہیں تو ان کے کہنے سے تم وہ لباس نہ اتارنا۔

اور حضرت علیؓ سے آپ کا یہ فرمانا کہ (ایک دن) تمہارے اس پر یعنی تمہارے سر پر زخم لگایا جائے اور یہ یعنی تمہاری ڈاڑھی (خون سے) رنگین ہوگی چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

اور آپ کا اپنی صاحبزادی کے صاحبزادے حضرت حسنؓ کی نسبت فرمانا کہ اللہ اس کے ذریعے سے مسلمانوں کے دو بڑے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گروہوں میں صلح کرا دے گا۔ (چنانچہ ان کی وجہ سے دو بڑے گروہوں میں یعنی اہل شام واہل حجاز کے درمیان میں صلح ہو گئی جبکہ انہوں نے حضرت معاویہ سے صلح کر لی)

اور آپ کا حضرت عمار کی نسبت فرمانا کہ تم کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔

اور آپ کا علامتوں کو بیان کر کے مختار اور حجاج وغیرہ بیشمار امور کی طرف اشارہ کرنا۔

اور آپ کی ولادت کے وقت جو معجزات ظاہر ہوئے منجملہ ان کے واقعہ فیل ہے اور یہ ایک اتفاقی [1] بات ہے اور کسریٰ کے محل کا ہل جانا اور اہل کتاب کا آپ کے ظہور سے پہلے آپ کی نبوت کی خبر دینا اس کے علاوہ اور بھی بہت سی باتیں ہیں جن کو ہم طول نہیں دیتے کیونکہ اسی قدر کافی ہیں (اور سب سے بڑا اور دائمی معجزہ آپ کا قرآن مجید ہے)

آپ کے لباس اور ہتھیاروں اور آپ کے جانوروں کا ذکر

رسول اللہ اپنی ہر چیز کا نام رکھ دیا کرتے تھے چنانچہ رسول اللہ کا ایک عمامہ تھا جس کا نام سحاب تھا اور آپ عمامہ کے نیچے منڈھی ہوئی [2] ٹوپیاں پہنا کرتے تھے اور آپ کے پاس ایک چادر تھی اس کا نام فتح تھا۔

آپ کے پاس کئی تلواریں تھیں منجملہ ان کے ایک تلوار وہ تھی جو آپ نے اپنے والد سے میراث میں پائی تھی اور منجملہ ان کے ذوالفقار اور مخذم اور رسوب اور قضیب (نام نامی تلواریں) تھیں اور آپ کے پاس کئی زرہ تھیں (جن کے نام یہ تھے) ذات الفضول، ذات الوشاح، تبراء، ذات الحواشی، حزنق اور آپ کے پاس دو ٹپکے تھے خوش رنگ چمڑے کے ان میں تین حلقہ چاندی کے تھے (عربی لفظ "مِنْطَقَة" کا ترجمہ ہے۔ عام زبان میں اس کو کمر بند کہا جا سکتا ہے۔ یہ "منطقہ" دو نہ تھے بلکہ ایک تھا۔ محمد احمد) اور آپ کے نیزہ کا نام مثویٰ تھا اور آپ کے حربے کا نام عنزہ تھا اور عنزہ اس چھوٹے نیزہ کو کہتے ہیں جو اس لاٹھی کے مشابہ ہوتا ہے جس کے نیچے لوہے کی نوک دار شام لگی ہو یہ حربہ عید میں آپ ہمراہ کے جایا کرتا تھا اور آپ کے سامنے گاڑ دیا جاتا تھا آپ اس کو سامنے کر کے نماز پڑھتے تھے اور آپ کے پاس ایک بڑا حربہ تھا جس کا نام بیضاء تھا اور آپ کے پاس ایک ڈنڈا تھا گز بھر کا لانبا اور آپ کے پاس ایک خمدار لاٹھی تھی جس کا نام عرجون تھا اور آپ کی کمان کا نام کتوم تھا اور آپ کے ترکش کا نام کافور تھا اور آپ کے تیر کا نام موتصلہ تھا اور آپ کی ڈھال کا نام زلوق تھا اور آپ کے خود کا نام ذوالسبوع تھا اور آپ کے پاس کئی گھوڑے تھے (ایک کا نام تھا) مرتجز اور یہ سپید تھا اسے آپ نے ایک اعرابی سے مول لیا تھا اور اسی پر سوار ہو کر آپ خزیمہ بن ثابت کے مقابلہ میں گئے تھے اور بعض کا قول ہے کہ وہ کوئی اور گھوڑا تھا واللہ اعلم اور (ایک کا نام تھا) ذوالعقال اور (ایک کا نام تھا) سَکب اور یہ سیاہ رنگ کا تھا (اور ایک کا نام تھا) شحاء اور (ایک کا نام تھا) بحر اور یہ کُمَیْت تھا اور (ایک کا نام تھا) لحیف یہ ربیعہ بن ملاعب الاسنہ نے آپ کو ہدیۃً میں دیا تھا اور (ایک کا نام تھا) لزاز اور یہ مقوقس (شاہ اسکندریہ) نے آپ کو ہدیۃً بھیجا تھا اور (ایک کا نام تھا) ظرب اور یہ فروہ جذامی نے آپ کو ہدیہ میں دیا تھا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ فروہ نے آپ کو خچر ہدیہ دیا تھا اور آپ کے ایک گھوڑے کا نام سبحہ تھا۔ رسول اللہ نے ایک مرتبہ اس پر

---

[1] یعنی اس واقعہ کے وقوع پر سب مورخین کا اتفاق ہے اور چونکہ یہ واقعہ از قبیل خرق عادت ہے لہٰذا جس نبی کے وقت میں یا اس کے تعلق والے مقام میں یہ واقعہ ہو اسی کا معجزہ ہے۔

[2] یعنی اونچی دیوار کی ٹوپیاں آپ استعمال نہ فرماتے تھے۔ ایک حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ ٹوپیاں گول ہوتی تھیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گھوڑ دوڑی تو وہ آگے نکل گیا اس بات پر آپ خوش ہوئے۔ اور آپ کے پاس ایک خچر تھا اس کا نام دلدل تھا اس کو نبیؐ کے بعد حضرت علیؓ نے لے لیا تھا وہ اس پر سوار ہوا کرتے تھے ان کے بعد حضرت حسنؓ ان کے بعد حضرت حسینؓ ان کے بعد حضرت محمد بن حنفیہ نے اس کو لیا دلدل نے بڑی عمر پائی تھی اور نابینا ہو گیا تھا۔ ایک دن وہ (کسی کے) مطبخ میں چلا گیا تو کسی نے اس کو تیر [1] مار دیا اور وہ مر گیا

اور آپ کا ایک خچر اور تھا اس کا نام ایلیہ تھا اور وہ سیاہ رنگ کا تھا اور لمبا تھا اس لئے وہ آپ کو بہت اچھا معلوم ہوتا تھا (ایک مرتبہ) آنحضرتؐ سے حضرت علیؓ نے کہا کہ ایسا ہی خچر میں آپ کے لئے تیار کیے دیتا ہوں کیونکہ اس کا باپ گدھا ہے اور اس کی ماں گھوڑی ہے (انہیں دونوں کے جفت کر دینے سے ایسا خچر پیدا ہو سکتا ہے مطلب ان کا یہ تھا کہ حضرت جو اس قدر اس سے خوش ہیں تو یہ کوئی نایاب چیز نہیں ہے مگر رسول اللہؐ نے انہیں اس بات سے منع فرمایا کہ گدھے سے گھوڑی کو جفت کریں اور آپ کے پاس ایک گدھا تھا سبز رنگ کا اس کا نام عفیر تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یعفور اور آپ کے پاس ایک اونٹنی تھی جس کا نام عضباء تھا اور ایک دوسری اونٹنی تھی جس کا نام قصواء تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ دونوں نام ایک ہی اونٹنی کے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ نہیں وہ دو اونٹنی تھی اور آپ کی ایک بکری تھی کہ جس کا نام غوثہ تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں غیثہ اور ایک بکری اور تھی جس کا نام یمن تھا اور آپ کے پاس دو پیالے تھے ان میں سے ایک کا نام ریان اور دوسرے کا نام مضبب تھا اور آپ کے پاس پتھر کی ایک لگن تھی جس کو مخضب کہتے ہیں اس سے وضو کیا کرتے تھے اور آپ کے پاس ایک طشت پیتل کا تھا اور آپ کے پاس ایک آبخورہ تھا جس کا نام صادر تھا اور آپ کے پاس ایک خیمہ تھا جس کا نام زکی تھا اور آپ کے پاس ایک آئینہ تھا جس کا نام مدلہ تھا اور ایک مقراض تھی جس کا نام جامع تھا اور آپ کے پاس ایک سونٹا شوحط (ایک پہاڑی درخت جس کی لکڑی کی کمانیں بنتی تھیں) کا تھا جس کا نام مشوق تھا اور ایک جوتی تھی جس کا نام فراء تھا۔

یہ تمام نام ہیں یا صفات یا بغرض فال نیک نام رکھے گئے تھے (بہر حال ان کے معانی حسب ذیل ہیں قضیب جو تلواروں کے نام میں سے ایک نام ہے بروزن فعیل بمعنی فاعل یعنی جس پر پڑتی تھی اسے کاٹ دیتی تھی اور ذوالفقار تلوار کا نام اس سبب سے رکھا گیا کہ اس کی پشت پر چند نشان بہت خوبصورت تھے اور بتراء زرہ کا نام چھوٹے ہونے کے سبب سے رکھا گیا تھا اور ذات الفضول بھی زرہ کا نام اس کے لمبا ہونے کے سبب مرتجز (گھوڑے کا نام) بوجہ اس کی خوش آوازی کے رکھا گیا اور عقال ایک مرض ہے جو جانوروں کے پیر میں ہوا کرتا ہے اس کا قاف مشدد بھی پڑھا جاتا ہے اور مخفف بھی اور سکب (کی نسبت لوگوں کا اختلاف ہے کہ یہ کس گھوڑے کا نام تھا) بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ وہ گھوڑا تھا جس کو رسول اللہؐ نے فزاری سے خریدا تھا اور سب سے پہلا جہاد آپ کا اس گھوڑے پر جنگ احد تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ فزاری سے جو رسول اللہ نے مول لیا تھا دس اوقیہ کے عوض میں وہ مرتجز تھا اور سکب کے معنی تیز رو اور اسی طرح بحر (کے معنی بھی تیز رو) اور یہ ابوطلحہ انصاری کا گھوڑا تھا (انہوں نے ہدیۃً آپ کو دے دیا تھا) اور

---

[1] مجھے معلوم نہیں کہ کس نے مارا اور کیوں مارا بظاہر تو یہ فعل بہت برا معلوم ہوتا ہے جو مبارک سواری ایسے مقدس حضرات سے مشرف ہوئی ہو اس کو اس طرح مار ڈالنا عجب سنگدلی بلکہ بے ایمانی کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے مگر قاتل کا نام اور اصل سبب معلوم ہو تو کچھ کہا جا سکتا ہے غالباً مروانیوں میں سے کسی نے ایسا کیا ہو اس زمانے میں انہیں کا غلبہ تھا واللہ اعلم۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شحاء اگر صحیح ہے تو اس کے معنی تیز قدم اور لحیف بروزن فعیل بمعنی فاعل (یعنی لپیٹنے والا) وہ اپنی دم سے زمین کو مس کرتا ہوا چلتا تھا بوجہ اس کی درازی کے اور لزاز (مشتق ہے) لز سے اور اس کا نام لزاز بوجہ اس کے جفاکش اور محنتی ہونے کے رکھا گیا اور ظرب گھوڑے کا نام اس کے ظرب یعنی بلند زمین سے مشابہ ہونے کے سبب سے رکھا گیا اس تشبیہ سے اسے بوجہ اس کے کلاں قامت اور فربہ ہونے کے نامزد کیا گیا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ بوجہ اس کے ٹاپ کے سخت ہونے کے مثوی (اسم فاعل ہے) (ماخوذ) ثوی سے (یعنی مجرد اس کا ثوی ہے ورنہ مصدر اس کا اثواء ہے جس کے معنی) ٹھہرا دینا یعنی جسے وہ نیزہ مارا جاتا تھا وہ اپنی جگہ پر ٹھہر جاتا تھا یعنی مر جاتا تھا اور کتوم نام کمان کا اس وجہ سے رکھا گیا کہ اس کی آواز پست ہوتی تھی جب اس سے تیر پھینکا جاتا تھا اور کافور انگور کے شگوفہ کے غلاف اور چھوہارے کے شگوفہ کے غلاف کو کہتے ہیں ترکش کا نام کافور اس وجہ سے رکھا گیا کہ وہ تیروں کا غلاف تھا (یعنی تیر اس میں رہتے تھے) اور موتصل لغت قریش کی ہے وہ اس میں واو باقی رکھتے ہیں اور قریش کے علاوہ اور لوگ واو کو حذف کر دیتے ہیں اور متصل کہتے ہیں یعنی وہ تیر اپنے نشانے پر پہنچ جاتا تھا اور ذلوق (ڈھال کا نام اس وجہ سے رکھا گیا کہ) ہتھیار اس سے پھسل جاتا تھا اور دلدل کا نام دلدل بوجہ اسکی تیز روی کے رکھا گیا اور عفیر تصغیر ہے اعفر کی اور قاعدہ کے موافق تو اعیفر ہونا چاہئے تھا (عفیر کے معنی سپید) اور عضباء وہ اونٹنی جس کے کان پھٹے ہوئے ہوں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ اونٹنی جس کے کانوں میں سوراخ کیے گئے ہوں۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ عضباء وہی اونٹنی ہے جس کو رسول اللہؐ نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مول لیا تھا اور آپ نے اسی پر (سوار ہوکر) ہجرت کی تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ کوئی اور تھی اور قصواء اس اونٹنی کو کہتے ہیں جس کے کان کٹے ہوئے ہوں۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان دونوں اونٹنیوں میں یہ صفت نہ تھی بلکہ صرف نام رکھ دیا گیا تھا اور آبخورہ کا نام صادر اس وجہ سے رکھا گیا کہ آدمی اس سے سیراب ہو جاتا تھا۔

آپ کے چچاؤں اور پھوپھیوں ذکر

نبیؐ کے دس چچا تھے اور پانچ پھوپھیاں آپ کے چچا ایک زبیر تھے اور (ایک) ابوطالب ان کا نام عبد مناف تھا اور (ایک چچا کا نام) عبدالکعبہ وہ بچپن میں انتقال کر گئے تھے اور (پھوپھی آپ کی) ام حکیم تھی (جن کا نام) بیضاء (تھا) رسول اللہؐ کے والد حضرت عبداللہ کے ساتھ توام (جڑواں) پیدا ہوئی تھیں۔ ان سے کریز بن ربیعہ بن حبیب بن عبد شمس نے نکاح کیا تھا اور ان سے عثمان اور عامر بن کریز کی والدہ اروی پیدا ہوئی تھی اور (ایک پھوپھی آپ کی) عاتکہ بنت عبدالمطلب تھیں جن سے ابوامیہ بن مغیرہ مخزومی نے نکاح کیا تھا اور ان سے ابوامیہ کے دونوں بیٹے زہیر اور عبداللہ پیدا ہوئے تھے اور یہ دونوں حضرت ام سلمہ زوجہ نبیؐ کے باپ کی طرف سے بھائی ہیں اور (ایک پھوپھی آپ کی برہ بنت عبدالمطلب ہیں ان سے عبدالاسد بن ہلال بن عبداللہ مخزومی نے نکاح کیا اور ان سے ابوسلمہ بن عبدالاسد پیدا ہوئے عبدالاسد کے بعد ان سے ابورہم بن عبدالعزیٰ جو بھائی ہیں حویطب بن عبدالعزیٰ بن ابی قیس بن عبدود تے جو قبیلہ بنی عامر بن لوی میں سے تھے نکاح کیا اور ان سے ابوسبرہ پیدا ہوئے اور (ایک پھوپھی آپ کی) امیمہ بنت عبدالمطلب ہیں جن سے عمیر بن وہب بن عبد بن قصی نے نکاح کیا اور ان سے طلیب بن عمیر پیدا ہوئے اور ان تمام چچاؤں اور پھوپھیوں کی والدہ فاطمہ بنت عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم تھیں اور یہ عبداللہ بن عبدالمطلب کے سگے بھائی (اور حضرتؐ کے سگے چچا) تھے اور (ایک چچا آپ کے) حمزہ بن عبدالمطلب تھے (جو اس لقب سے ملقب تھے) شیر خدا اور شیر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ؐ اور (ایک چچا آپ کے) مقوم اور (ایک چچا آپ کے) حجل تھے اور حجل کا (اصلی) نام مغیرہ تھا اور (ایک پھوپھی آپ کی) صفیہ جن سے حارث بن حرب بن امیہ نے نکاح کیا اور حارث کے بعد عوام بن خویلد نے ان سے نکاح کیا تو ان سے زبیر اور سائب اور عبدالکعبہ پیدا ہوئے جو بچپن میں انتقال کر گئے اور ان سب کی والدہ ہالہ بنت اہیب بن عبد مناف بن زہرہ تھیں اور وہ رسول اللہ ؐ کی والدہ حضرت آمنہ بنت وہب بن عبد مناف کی چچا زاد بہن ہیں اور (ایک چچا آپ کے) عباس بن عبدالمطلب تھے ان کی والدہ نتیلہ بنت جناب بن کلیب بن مالک تھیں جو قبیلہ نمر بن قاسط میں سے تھیں اور ایک چچا آپ کے ضرار بن عبدالمطلب ہیں۔ اور وہ اسلام سے پہلے یکا یک انتقال کر چکے تھے ماں ان کی بھی نتیلہ ہیں اور (ایک چچا آپ کے) حارث بن عبدالمطلب ہیں اور حضرت عبدالمطلب کی اولاد میں سب سے بڑے یہی تھے اور انہیں کے ساتھ حضرت عبدالمطلب کی کنیت تھی (یعنی ان کی کنیت ابوالحارث تھی) والدہ ان کی صفیہ بنت جندب بن جحیر بن زباب بن حبیب بن سوأۃ بن عمر بن صعصعہ تھیں اور (ایک چچا آپ کے) قثم بن عبدالمطلب ہیں جو بچپن ہی میں انتقال کر چکے والدہ ان کی بھی صفیہ ہیں اور (ایک چچا آپ کے) عبدالعزیٰ بن عبدالمطلب ہیں اور انہیں کی کنیت ابولہب تھی اور یہ بڑے سخی تھے یہ کنیت ان کی رکھی تھی بوجہ ان کی خوبصورتی کے (لہب آگ کے شعلہ کو کہتے ہیں یعنی ان کا رنگ نہایت روشن اور سرخ وسپید تھا) اور ان کی والدہ لبنیٰ بنت ہاجر بن عبد مناف بن ضاطر بن حبشیہ ابن سلول خزاعیہ تھیں اور (ایک چچا آپ کے) غیداق بن عبدالمطلب تھے ان کا (اصلی) نام نوفل ہے اور ان کی والدہ ممنعہ بنت عمرو بن مالک بن مؤمل بن سوید بن سعد بن مشنوء بن عبد بن حبتر تھیں جو قبیلہ خزاعہ کی ایک خاتون تھیں اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ قثم اور غیداق ایک ماں کے بیٹے تھے اور حارث کی ماں کے بیٹے نہ تھے۔ آپ کے چچاؤں میں سے سوا حضرت حمزہ اور عباس کے کوئی اسلام نہیں لایا اور آپ کی پھوپھی حضرت صفیہ تو بالاتفاق اسلام لائیں اور اروی اور عاتکہ کے بارے میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے جیسا کہ ہم نے ان دونوں کے ناموں میں ذکر کیا ہے۔

آپ کی بی بیوں اور حرموں کا ذکرؐ

سب سے پہلی خاتون جن سے رسول اللہ ؐ نے نکاح کیا حضرت خدیجہؓ ہیں اور ان کی موجودگی میں آپ نے کسی سے نکاح نہیں کیا یہاں تک کہ ان کی وفات ہوگئی۔ پھر آپ نے ان کے بعد حضرت سودہؓ بنت زمعہ سے نکاح کیا۔ امام زہری کہتے ہیں کہ آپ نے حضرت عائشہؓ کے نکاح سے پہلے مکہ میں ان سے نکاح کیا تھا اور مکہ ہی میں آپ نے ان سے خلوت فرمائی اور امام زہری کے علاوہ اور لوگ کہتے ہیں کہ آپ نے پہلے حضرت عائشہؓ سے نکاح کیا تھا ہاں خلوت آپ نے حضرت سودہؓ کے ساتھ حضرت عائشہؓ سے پہلے فرمائی کیونکہ حضرت عائشہؓ (اس وقت) صغیرۃ السن تھیں اور آپ نے حضرت عائشہؓ بنت ابی بکر (صدیق) سے مکہ میں نکاح کیا اور مدینہ میں سنہ ۲ ہجر میں ان کے ساتھ خلوت فرمائی اور آپ نے حضرت حفصہؓ بنت عمر بن خطاب سے شعبان سنہ ۳ ہجرت میں نکاح کیا اور حضرت زینبؓ بنت خزیمہ ہلالیہ (جن کا لقب بباعث غریب پروری کے) ام المساکین (تھا) سے سنہ ۳ ہجری میں نکاح کیا وہ آپ کی خدمت میں دو مہینے یا تین مہینے رہیں۔ آپ کی بی بیوں میں سے سوا ان کے اور سوا حضرت خدیجہؓ کے آپ سے پہلے کسی کا انتقال نہیں ہوا۔ آپ نے حضرت ام سلمہؓ بنت ابی امیہ سے شعبان سنہ ۴ھ میں نکاح کیا اور اس کے علاوہ بھی کہا گیا ہے اور آپ نے حضرت زینبؓ بنت جحش اسدیہ سے سنہ ۵ھ میں نکاح کیا اور آپ نے حضرت ام حبیبہؓ بنت ابی سفیان سے سنہ ۶ھ میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکاح کیا اور آپ نے ان سے خلوت ۷ ہجری میں کی اور آپ نے حضرت جویریہؓ بنت حارث سے سنہ ٦ ھ میں نکاح کیا ۵ ہجری بھی کہا گیا ہے اور آپؐ نے حضرت میمونہ بنت حارث ہلالیہ سے ۷ ہجری میں نکاح کیا' اور حضرت صفیہ بنت حیی سے آپؐ نے ۷ ہجری میں نکاح کیا۔ اور ہم نے ان میں سے ہر ایک کو اس کے تذکرے میں پوری طرح ذکر کیا ہے۔ یہ وہ بیبیاں ہیں جن کے بارے میں کسی نے اختلاف نہیں کیا اور آپ ان میں سے نو کو چھوڑ گئے تھے اور یہ وہی بی بیاں ہیں جن کو اللہ سبحانہ اختیار[1] دیا تھا مگر انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کو اختیار کیا۔

اور وہ عورتیں جن سے رسول اللہ ؐ نے نکاح کیا اور ان سے صحبت نہیں فرمائی یا صرف آپ نے ان کی درخواست کی اور نکاح نہیں کیا یا بعد نکاح کے کسی نے آپ سے پناہ مانگی اور آپ نے اس کو طلاق دے دی ان عورتوں کے بارے میں اور ان کے طلاق دینے کے اسباب میں بہت سخت اختلاف ہے اور ان کے ذکر کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔ منجملہ ان عورتوں کے عالیہ بنت ظبیان ہے اور اسماء بنت نعمان بن جون اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام امیمہ تھا اور وہ عورت جس نے پناہ مانگی تھی بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس کا نام امیمہ تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں فاطمہ بنت ضحاک اور بعض لوگ کہتے ہیں ملیکہ اور منجملہ ان عورتوں کے غفاریہ ہیں حضرت نے ان میں سپید داغ دیکھا لہٰذا ان کو طلاق دے دی اور منجملہ ان عورتوں کے ام شریک ہیں کہ انہوں نے اپنی ذات نبی ؐ کو ہبہ کی تھی (مگر حضرت نے منظور نہیں فرمایا) اور اسماء بنت صلت سلیمہ تھیں اور لیلیٰ بنت خطیمؓ انصاریہ تھیں اور ان سب کا ذکر ان کے ناموں میں ہوا ہے۔

اور جو رہیں آپ کی حرمیں تو منجملہ ان کے حضرت ماریہ قبطیہ ہیں اور وہ آپ کے فرزند حضرت ابراہیم کی والدہ ہیں اور منجملہ ان کے ریحانہ بنت عمرؓ قرظبہ ہیں۔

آپ کی وفات اور آپ کی عمر کا ذکرؐ

ہم سے حسن بن توحن بن نعمان باوری یمنی نے اور احمد بن عثمان نے بیان کیا ان دونوں نے کہا کہ ہمیں محمد بن عبدالواحد اصفہانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوالقاسم احمد بن منصور خلیلی بلخی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم علی بن احمد خزاعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوسعید شاشی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوعمار نے اور قتیبہ نے اور ان کے علاوہ اور لوگوں نے بیان کیا یہ لوگ کہتے تھے کہ ہم سے سفیان بن عیینہ ہلالی نے زہری سے نقل کر کے

---

[1] اشارہ اس آیت کریمہ کی طرف ہے:
يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَ زِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَ اُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا.
(الاحزاب: ۲۸)
اے پیغمبر! اپنی بیویوں سے کہہ دو کہ اگر تم دنیوی زندگی (کا عیش) اور اس کی بہار چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ مال دے دوں اور اچھی طرح سے رخصت کر دوں۔
وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا. (الاحزاب: ۲۹)
اور اگر تم اللہ اور اس کے پیغمبر اور عاقبت کے گھر (یعنی بہشت) کی طلبگار ہو تو تم میں جو نیکوکاری کرنے والیاں ہیں ان کے لیے اللہ نے اجر عظیم تیار کر رکھا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیان کیا وہ حضرت انس سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا سب سے آخری دیدار جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ملا (وہ اس طرح پر ہوا کہ) دوشنبے کے دن آپ کے حجرے کا پردہ ہٹایا گیا تو میں نے رسول اللہؐ کے چہرہ مبارک کو دیکھا کہ وہ ورق مصحف کے مثل (پیارا پیارا) تھا اور لوگ حضرت ابوبکرؓ کے پیچھے (نماز پڑھ رہے) تھے تو آپ نے لوگوں کی طرف اشارہ کیا کہ تم اپنی جگہ پر رہو اور ابوبکرؓ ان کی امامت کرتے رہے اور (بعد اس کے) آپ نے پردہ ڈال دیا اور اسی دن کے اخیر میں آپ نے وفات پائی۔

ابوعمر (حافظ ابن عبدالبر) نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ مرض جس میں آپ نے وفات پائی چہارشنبہ کے دن ۲۹ صفر سنہ ۱۱ ہجری میں حضرت میمونہ کے گھر میں شروع ہوا پھر جب آپ کا مرض بڑھ گیا تو آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کے گھر میں اٹھ آئے اور دوشنبہ کے دن بوقت چاشت جس وقت کہ آپ مدینہ تشریف لائے تھے ۱۲ ربیع الاول کو وفات پائی (حساب کرنے سے معلوم ہوتا کہ دوشنبہ (پیر) ۱۲ ربیع الاول کو بنتا ہی نہیں۔ ۹ ذوالحجہ بروز جمعہ آپ نے مشہور خطبہ حجۃ الوداع دیا ہے۔ اور اس کے بعد صرف تین چاند بنتے ہیں جن کا ہر شخص با آسانی حساب کرسکتا ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھئے سیرۃ النبیؐ از علامہ شبلیؒ جلد اول۔ محمد احمد) اور سہ شنبہ کے دن آفتاب ڈھل جانے کے بعد آپ مدفون ہوئے اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ آپ شب چہارشنبہ کو مدفون ہوئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن ہونے کا علم نہیں ہوا یہاں تک کہ ہم نے پھاڑوں کے چلنے کی آواز نصف شب میں سنی شب چہارشنبہ کو اور (سب سے پہلے) آپ کی نماز حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ نے اور آپ کے اہل خانہ نے پڑھی بعد اس کے یہ لوگ ہٹ گئے اور مہاجرین آئے انہوں نے آپ کی نماز پڑھی بعد اس کے انصار آئے پھر صحابیہ عورتیں آئیں پھر غلام آئے سب لوگ یکے بعد دیگرے آپ کی نماز پڑھتے رہے کوئی ان کا امام نہ تھا اور آپ کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اور فضل بن عباس اور حضرت عباسؓ اور ان کے غلام صالح نے اور شقران نے اور اوس بن خولی انصاری نے غسل دیا اور ایک روایت میں ہے کہ اسامہ بن زید اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے (بھی) آپ کو غسل دیا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ آپ کے غسل کا کام کرتے تھے اور حضرت عباسؓ اور فضل اور قثم اور اسامہ اور صالح آپ (کے جسم اقدس) پر پانی ڈالتے جاتے تھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کہتے ہیں کہ ہم آپ کا جو عضو غسل دینے کے لئے اٹھانا چاہتے تھے وہ خود بخود اٹھ جاتا تھا اور ان لوگوں نے (غسل دیتے وقت) آپ کا لباس نہیں اتارا اور آپ کو تین سپید سحولی[1] کپڑوں میں کفن دیا گیا کفن میں کرتہ نہ تھا اور عمامہ نہ تھا اور آپ کی قبر میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت عباسؓ اور حضرت فضلؓ اور قثم اور شقران اور اسامہ اور اوس بن خولی اترے اور قثم کی ملازمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے اخیر میں ختم ہوئی (یعنی وہ سب کے بعد قبر سے باہر آئے) یہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت عباسؓ سے منقول ہے اور حضرت مغیرہ یہ دعویٰ کرتے تھے کہ انہوں نے اپنی انگشتری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں ڈال دی تھی وہ اس کے لینے کے لئے قبر میں اترے لہٰذا ان کی ملازمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے آخر میں ختم ہوئی حالانکہ یہ صحیح[2] نہیں ہے وہ آپ کے دفن میں بھی شریک نہیں تھے چہ جائیکہ ان کی ملازمت سب سے اخیر میں ختم ہوئی ہو اور حضرت علیؓ سے مغیرہ کے اس قول کی بابت پوچھا گیا تو انہوں نے

---

[1] سحول ایک مقام ہے یمن میں یعنی وہ کپڑے وہاں کے بنے ہوئے تھے۔

15708

[2] یعنی حضرت مغیرہ کا اس امر کا دعویٰ کرنا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا کہ وہ جھوٹ [1] کہتے ہیں ہم سب سے اخیر میں قثم کی ملازمت آنحضرتؐ سے ختم ہوئی۔ لوگوں نے آپ کے لئے لحد[2] کھود دی تھی اور شقران نے رسول اللہؐ کے نیچے ایک چادر بچھا دی تھی جس پر آپ بیٹھا کرتے تھے اور حضرت ابوبکر (صدیق) نے کہا کہ میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس نبی کو اللہ نے موت دی وہ وہیں مدفون ہوا جہاں اسکی موت آئی لہٰذا آپ کا بسترا اٹھایا گیا اور اسی کے نیچے لوگوں نے قبر کھودی اور حضرت ابوطلحہ نے آپ کی قبر میں کچی اینٹیں رکھ دیں اور انہوں نے آپ کی قبر کو مسطح بنایا اور سب لوگوں نے (دفن کرنے کے بعد) قبر پر پانی چھڑک دیا حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہؐ مدینے میں داخل ہوئے تو آپ کی تشریف آوری سے مدینہ کی ہر چیز روشن ہوگئی اور جب آپ کی وفات ہوئی تو ہر چیز تاریک ہوگئی اور آپ کی عمر ۶۳ ترسٹھ برس کی تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں ۶۵ پنسٹھ برس اور بعض لوگ کہتے ہیں ۶۰ ساٹھ برس اور پہلا قول صحیح ہے۔

اسی قدر (آپ کا ذکر) کافی ہے اور اگر ہم پورے طور پر آپ کے حالات بیان کرنا چاہیں تو کئی مجلد بنیں اور اسی قدر یاد کرنے کے لئے کافی ہے لہٰذا ہم اس میں طول نہیں دیتے

حرف الہمزۃ۔ باب الہمزۃ مع الالف

ا۔ حضرت آبی اللحمؓ الغفاری

حضرت آبی اللحمؓ الغفاری۔ یہ قبیلہ غفار کے ہیں قدیم الصحبت ہیں یہ عمیر کے غلام ہیں اوپر سے (یعنی ان کے باپ دادا کے وقت سے یہ غلامی چلی آرہی ہے) ان کے نام میں لوگوں کا اختلاف ہے باوجود اس کے اس امر پر اتفاق کہ وہ قبیلہ غفار سے ہیں خلیفہ بن خیاط نے کہا ہے کہ انکا نام عبداللہ بن عبدالملک ہے اور کلبی نے کہا ہے کہ آبی اللحم کا نام خلف بن مالک بن عبداللہ بن حارثہ بن غفار ہے ان کی اولاد میں سے حویرث بن عبداللہ بن آبی اللحم ہیں کلبی نے حویرث کو آبی اللحم کی اولاد میں قرار دیا اور ہثیم کہتے ہیں کہ ان کا نام خلف بن عبدالملک تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کا نام حویرث بن عبداللہ بن مالک بن عبداللہ بن ثعلبہ بن غفار تھا۔

اور ان کو آبی اللحم اس وجہ سے کہتے ہیں کہ (آبی اللحم کے معنی ہیں گوشت سے انکار کرنے والا) اور وہ جو جانور بتوں کے نام پر ذبح کیا جاتا تھا اس کا گوشت نہ کھاتے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ بالکل گوشت نہ کھاتے تھے۔ رسول اللہؐ کے ہمراہ خیبر میں شریک ہوئے تھے اور ان سے ان کے مولیٰ عمیر نے روایت کی ہے۔

ہم سے ابواسحاق ابراہیم بن محمد مہران نے اور اسمٰعیل بن عبیداللہ بن علی نے اور ابوجعفر عبیداللہ بن علی بن علی بغدادی نے بیان کیا یہ سب لوگ کہتے تھے کہ ہمیں ابوالفتح عبدالملک بن ابی القاسم بن ابی سہل کروخی نے اپنی اسناد سے امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ ترمذی سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے ہمیں قتیبہ بن سعید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں لیث نے خالد بن یزید سے انہوں نے سعید بن ابی ہلال سے انہوں نے یزید بن عبداللہ سے انہوں نے عمیر مولیٰ آبی اللحم سے انہوں نے حضرت آبی اللحم سے نقل کر کے

---

[1] اگر یہ روایت صحیح مان لی جائے کہ حضرت علی مرتضیٰ نے مغیرہ کے اس قول کو جھوٹ کہا تو یہ کہاں سے معلوم ہوا کہ حضرت علیؓ کو مغیرہ کا یہ قول صحیح سند سے پہنچا اور بالفرض یہ بھی تسلیم کر لیا جائے تو صحابہ کا سچا ہونا ہمارے بیاں دلائل قطعیہ سے ثابت ہے جس وقت تک اس کے خلاف کوئی قطعی دلیل اسی درجہ کی نہ ملے ہم اپنا عقیدہ نہیں بدل سکتے اس کی پوری بحث مع اور نفیس مباحث کے ترجمہ اسد الغابہ کے مقدمہ میں ہم انشاءاللہ لکھیں گے۔

[2] لحد یعنی قبر کو کہتے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خبر دی کہ حضرت آبی اللحم نے نبیؐ کو (مقام) احجار زیت میں استقاء[1] کرتے ہوئے دیکھا اور آپ اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے ہوئے دعا مانگ رہے تھے۔ حضرت آبی اللحم جنگ خیبر میں شہید ہوئے۔ ان کو تینوں (یعنی حافظ ابن مندہ اور حافظ ابو نعیم اور امام ابن عبدالبر) نے لکھا ہے

۲۔ حضرت ابانؓ بن سعید

حضرت ابانؓ بن سعید بن عاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی قرشی اموی کے فرزند ہیں اور ان کی والدہ ہند بنت مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ صفیہ بنت مغیرہ جو حضرت خالد بن ولید بن مغیرہ کی پھوپھی تھی حضرت ابان اور رسول اللہؐ عبد مناف میں جا کے ملتے ہیں۔

یہ اپنے دونوں بھائیوں خالد اور عمرو کے بعد اسلام لائے اور جب وہ اسلام لائے تو انہوں نے کہا (ترجمہ اشعار) کاش[2] (مقام) ظریبہ میں (جو) مردہ (مدفون) ہے وہ دیکھتا۔ ان باتوں کو جو عمرو اور خالد دین میں افترا کر رہے ہیں ان دونوں نے عورتوں کی اطاعت کر لی اس لئے یہ دونوں ہمارے جگری دشمنوں کی مدد کرتے تھے۔

حضرت عمرو نے اس کا یہ جواب۔ (ترجمہ اشعار)

میرا بھائی جس کی میں آبروریزی نہیں کرتا اگر چہ وہ اپنی گفتگو سے باز نہیں آتا جب اس پر اس کے بعض معاملات مشتبہ[3] ہو جاتے ہیں تو وہ کہتا ہے کہ کاش (وہ) مردہ (جو) ظریبہ میں (مدفون ہے) زندہ ہو جاتا (مگر میں اس سے کہتا ہوں کہ) تو اس مردہ (کے ذکر) کو چھوڑ دے جو اپنی راہ چلا گیا اور اس زندہ کے پاس آ جو قابل اتباع ہے ابان کی مراد مردے سے ان کے والد ابو احیحہ سعید بن عاص بن امیہ ہیں جو ظریبہ میں مدفون ہوئے تھے۔ ظریبہ ایک پہاڑ ہے طائف میں۔

(حافظ) ابو عمر بن عبدالبر کہتے ہیں کہ حضرت ابان حدیبیہ اور خیبر کے درمیان میں اسلام لائے اور غزوہ حدیبیہ ۶ھ میں ہوا تھا اور غزوہ خیبر محرم ۷ھ میں (حافظ) ابو نعیم کا بیان ہے کہ وہ خیبر سے پہلے اسلام لائے اور اس میں شریک ہوئے اور یہی صحیح ہے کیونکہ حضرت ابو ہریرہ سے منقول ہے کہ رسول اللہؐ نے ابان بن سعید بن عاص کو ایک لشکر میں مدینہ سے بھیجا تھا تو ابان اور ان کے ساتھی فتح خیبر کے بعد رسول اللہؐ کے پاس لوٹ کے آئے اور رسول اللہؐ اس وقت خیبر ہی میں تھے اور ابن مندہ نے کہا کہ پہلے ابان کے بھائی عمرو اسلام لائے اور ابان بن سعید ان کے بعد اسلام لائے تھے پھر یہ دونوں ہجرت کر کے حبش گئے یہ ابن مندہ کا قول تھا حالانکہ یہ متناقض ہے اور یہ وہم ہے کیونکہ حبش کی طرف ہجرت کرنے والے وہ لوگ ہیں جو سب سے پہلے اسلام لائے اور ابان (ان

---

[1] استقاء پانی برسنے کی دعا مانگنا ۱۲

[2] یہ اشعار اس زمانے کے ہیں جس زمانہ میں حضرت ابانؓ دور از حال کافر تھے وہ اپنے نو مسلم بھائیوں کی ان اشعار میں ہجو کرتے ہیں کہ کاش میرے (باپ جو مر چکے ہیں اور ظریبہ میں مدفون ہیں زندہ ہوتے اور) عمرو اور خالد کی افترا پردازیاں (یعنی کہ وہ ایک ہم جیسے بشر کو نبی کہتے ہیں اور بتوں کی پرستش وغیرہ کی ممانعت خدا کی طرف منسوب کرتے ہیں دیکھتے (تو ان دونوں کو مزا بتاتے) ۱۲

[3] یعنی جب اسے کوئی بات معلوم نہیں ہوتی اس کی عقل وہاں تک رسائی نہیں کرتی مثلاً آنحضرتؐ کا نبی ہونا اس کی فہم و فراست میں نہیں آتا تو وہ اپنے مردہ باپ کو پکارنے لگتا ہے حالانکہ اس زندہ رہبر یعنی حضرت محمدؐ کی پیروی کرنا چاہئے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سابقین میں نہیں ہیں اورانہوں نے) حبش کی طرف ہجرت نہیں کی۔

ابان رسول اللہؐ اور مسلمانوں کے سخت دشمن تھے ان کے اسلام کا یہ سبب ہوا کہ وہ (حسب عادت ایک مرتبہ) بغرض تجارت شام گئے توان کی ایک راہب (نصرانی درویش) سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے اس راہب سے رسول اللہؐ کی بابت پوچھا کہا کہ میں ایک قریشی آدمی ہوں ایک شخص ہم میں پیدا ہوا ہے وہ یہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں خدا کا رسول ہوں مجھے اللہ نے رسول کیا ہے جس طرح موسیٰ اور عیسیٰ کو کیا تھا راہب نے پوچھا کہ اس شخص کا نام کیا ہے انہوں نے کہا محمد (ﷺ) راہب نے کہا (کہ ایک نبی پیدا ہونے والے) ہیں میں ان کی علامات وصفات تم سے بیان کرتا ہوں چنانچہ اس نے وہ حالت بیان کی جو نبیؐ کی (تھی) اور آپ کا سن اور نسب بیان کیا ابان نے کہا کہ وہ ایسے ہی ہیں راہب نے کہا خدا کی قسم وہ عرب پر غالب آجائیں گے پھر تمام دنیا پر غالب آجائیں گے اور اس نے ابان سے کہا کہ اس مرد صالح سے میرا اسلام کہنا چنانچہ جب یہ مکہ لوٹ کے آئے تو انہوں نے نبیؐ کی کیفیت پوچھی اور آپ کے اور آپ کے صحابہ کی نسبت کوئی ناشائستہ کلمہ جیسے پہلے کہتے تھے نہیں کہا اور یہ واقعہ حدیبیہ سے پہلے کا ہے پھر رسول اللہؐ جب حدیبیہ تشریف لے گئے اور وہاں سے لوٹے تو یہ آپ کے ساتھ ہو گئے اور اسلام لے آئے اور ان کا اسلام اچھا ہوا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان ہی نے حضرت عثمانؓ (امیر المومنین) کو امن دیا تھا جب کہ انہیں نبیؐ نے حدیبیہ کے دن مکہ بھیجا تھا انہوں نے حضرت عثمانؓ کو اپنا گھوڑا سواری کے لئے دیا اور کہا کہ آپ بے خوف وخطر مکہ میں جہاں چاہیں جائیں۔

ہمیں ابواحمد بن ابی داؤد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سعید بن منصور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسمٰعیل بن عیاش نے محمد بن الولید زبیدی سے نقل کر کے خبر دی کہ عبداللہ بن سعید بن عاص نے انہیں خبر دی کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ سے سنا کہ رسول اللہؐ نے ابان بن سعید بن عاص کو مدینہ سے نجد کی طرف ایک لشکر کا سردار بنا کر بھیجا چنانچہ (وہ گئے اور) وہ اور ان کے ساتھی رسول اللہؐ کے پاس خیبر میں لوٹ کے آئے بعد اس کے آپ خیبر کو فتح کر چکے تھے اور ان لوگوں کی سواریوں کی نکیل چوہارے کی چھالوں کی تھیں ابان نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! ہمیں بھی خیبر کی غنیمت میں حصہ دیجئے۔ حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ان لوگوں کو نہ دیجئے (ان کا خیبر کی غنیمت میں کیا حق ہے) ابان نے (حضرت ابوہریرہ سے) کہا کہ اے وبر[1] جو ابھی پہاڑ سے اتر کے آیا ہے تو یہ بات کہتا ہے۔

نبیؐ نے (ابان کو ٹال دیا اور) فرمایا کہ اے ابان بیٹھو مگر رسول اللہؐ نے انہیں (خیبر کی غنیمت میں) حصہ نہیں دیا۔ رسول اللہؐ نے انہیں بحرین کا حاکم مقرر کر دیا تھا جب کہ علاء بن حضرمی کو وہاں سے معزول کر دیا چنانچہ وہاں کے حاکم رہے یہاں تک کہ رسول اللہؐ کی وفات ہو گئی اس کے بعد وہ مدینہ لوٹ آئے۔ حضرت ابوبکرؓ نے چاہا کہ انہیں پھر وہاں واپس کریں مگر انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہؐ کے بعد کسی کا کام نہیں کروں گا اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت ابوبکرؓ کی طرف سے یمن کے بعض اضلاع کی حکومت قبول کر لی تھی واللہ اعلم۔ ان کے والد کی کنیت ابواحیحہ تھی ان کا ایک لڑکا تھا احیحہ جو جنگ فجار میں مقتول ہوا اور (ایک بیٹا ان کا) عاص جنگ بدر میں بحالت کفر مقتول ہوا اسے حضرت علی نے قتل کیا تھا اور (دوسرا بیٹا ان کا) عبیدہ بھی جنگ بدر میں بحالت کفر مقتول ہوا

---

[1] وبر ایک جانور کو کہتے ہیں جو قد قامت میں بلی کے مشابہ ہوتا ہے مطلب ان کا یہ تھا کہ تم ایک جنگلی پہاڑی آدمی ہو جو تم ان امور کو کیا سمجھ سکتے ہو اور ایسی باتوں میں [illegible]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے حضرت زبیر نے قتل کیا تھا اور پانچ بیٹے ان کے اسلام لائے اور ان پانچوں نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت اٹھائی اور ان میں سے کسی کی اولاد نہیں سوائے عاص بن سعید کے صرف انہیں سے اولاد ہے اور انہیں عاص کی اولاد میں سے ہیں۔ سعید بن عاص بن سعید بن عاص بن امیہ جن کو حضرت معاویہؓ نے مدینہ کا عامل بنایا تھا اور عنقریب اس کا ذکر انشاء اللہ آئے گا اور یہ سعید والد ہیں عمرو اشدق کے جن کو عبدالملک بن مروان نے قتل کیا تھا اور ابان بھی انہیں لوگوں میں سے ایک شخص تھے جنہوں نے حضرت ابوبکرؓ کی بیعت میں توقف کیا تھا کہ دیکھیں بنی ہاشم کیا کر رہے ہیں پھر جب بنی ہاشم نے حضرت ابوبکرؓ سے بیعت کر لی تو انہوں نے بھی بیعت کر لی۔ ان کی وفات کے وقت میں اختلاف ہے۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ حضرت ابان اور عمرو جو دونوں سعید کے بیٹے ہیں جنگ یرموک میں شہید ہوئے مگر کسی اور مورخ نے اس کی موافقت نہیں کی اور جنگ یرموک ملک شام میں پانچویں رجب سنہ ۱۵ ہجری کو حضرت عمرؓ کی خلافت میں ہوئی تھی اور موسیٰ بن عقبہ کہتے ہیں کہ حضرت ابان جنگ اجنادین میں شہید ہوئے اور یہی قول ہے مصعب کا اور زبیر کا اور اکثر اہل نسب کا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ جنگ مرج الصفر میں دمشق کے پاس شہید ہوئے۔

واقعہ اجنادین جمادی الاولی سنہ ۱۳ ہجری میں حضرت ابوبکرؓ کی خلافت میں ان کی وفات سے کچھ پہلے ہوا تھا اور واقعہ مرج الصفر سنہ ۱۴ھ شروع خلافت حضرت عمرؓ میں ہوا تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں پہلے واقعہ مرج الصفر ہوا تھا پھر جنگ یرموک ہوئی اس کے بعد اجنادین ہوئی اور اس اختلاف کا سبب یہ ہے کہ یہ اوقات باہم ایک دوسرے سے قریب ہیں اور زہری کہتے ہیں کہ ابان بن عاص نے حضرت عثمانؓ کا مصحف زید بن ثابت پر بحکم حضرت عثمانؓ [1] املا کیا تھا اور اسی کی تائید کرتا ہے ان لوگوں کا قول جو کہتے ہیں کہ ان کی وفات سنہ ۲۹ ہجری میں ہوئی۔

حضرت ابان کے حالات میں مروی ہے کہ (ایک روز) انہوں خطبہ پڑھا اس میں بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے زمانہ جاہلیت کے تمام خون معاف کر دیئے ہیں۔ اس نام کو تینوں نے لکھا ہے۔

۳۔ حضرت ابانؓ العبدی

حضرت ابانؓ العبدی۔ (یعنی قبیلہ عبدالقیس کے) ان کا تذکرہ صرف ابن مندہ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ اپنی قوم کی طرف سے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تھے اور یہی محمد بن سعد واقدی سے مروی ہے حالانکہ یہ وہم ہے اور اس تذکرہ میں جو اس کے بعد ہے جواب کی بحث آئے گی۔

۴۔ حضرت ابانؓ المحاربی

حضرت ابانؓ المحاربی۔ یہ منجملہ ان لوگوں کے ہیں جو قبیلہ عبدالقیس کی طرف سے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تھے ان کو تینوں نے لکھا ہے حکم بن حیان محاربی نے حضرت ابان محاربی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں بھی منجملہ وفود کے تھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بغل کی سپیدی دیکھی جب آپ نے (تکبیر تحریمہ کے لئے) اپنے دونوں ہاتھ قبلہ کی طرف ان کا رخ کر کے اٹھائے تھے۔

---

[1] املا کے معنی یہ ہیں کہ ایک شخص پڑھے تاکہ اور لوگ لکھیں مطلب یہ ہوا کہ حضرت ابانؓ پڑھتے جاتے تھے اور حضرت زیدؓ لکھتے جاتے تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں کہتا ہوں ابونعیم اور ابوعمر (ابن عبدالبر) نے ابان عبدی کو ذکر نہیں کیا اور ان کو صرف ابن مندہ نے ذکر کیا ہے اور یہ ان کا وہم ہے کیونکہ ابان عبدی اور ابان محاربی دونوں ایک ہیں۔ محارب قبیلہ عبدالقیس کی ایک شاخ ہے اور یہ شاخ جن کی طرف منسوب ہے وہ محارب بن عمرو بن ودیعہ بن لکیز بن افصی بن عبدالقیس ہیں پس یہی ابان عبدی بھی ہیں اور محاربی بھی ہیں اور شاید ابن مندہ نے ان کو محاربی (لکھا ہوا) دیکھا تو انہوں نے ان کو محارب بن حصفہ بن قیس غیلان (کے خاندان) سے سمجھا اسی سبب سے انہوں نے دو ابان بنا دیئے حالانکہ یہ دونوں ایک ہیں۔

۵۔ حضرت ابجرؓ المزنی

حضرت ابجرؓ المزنی (یعنی قبیلہ مزینہ کے) ان کو ابن مندہ نے اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔ ان کی بابت اختلاف ہے بعض لوگ کہتے ہیں یہ ابجر کے بیٹے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ خود انہیں کا نام ابجر تھا اور صحیح یہ ہے کہ ان کا نام غالب بن ابجر تھا۔

ہمیں خطیب ابوالفضل عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر نے اپنی اسناد سے ابوداؤد طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم سے شعبہ نے عبید بن حسن سے روایت کی وہ کہتے تھے میں نے عبداللہ بن معقل سے سنا وہ عبداللہ بن بشر سے وہ مزینہ کے کچھ لوگوں سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا ہمارے سردار ابجر یا ابن ابجر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے مال میں صرف میرے گدھے باقی رہ گئے ہیں تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اپنے فربہ گدھے (ذبح کر کر کے) اپنے گھر والوں کو کھلا دو کیونکہ صرف وہی گدھے حرام ہیں جو غلیظ کھاتے ہوں۔ ایسا ہی ابوداؤد نے روایت کیا ہے اور غندر نے اس کی مخالفت کی ہے ہمیں ابویاسر عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی اسناد سے عبداللہ بن امام احمد بن حنبل سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن جعفر نے شعبہ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے عبید ابوالحسن سے سنا وہ کہتے تھے میں نے عبداللہ بن معقل سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن بشر سے سنا کہ بعض اصحاب نبیؐ نے بیان کیا کہ قبیلہ مزینہ کے سردار ابجر نے نبیؐ سے دریافت کیا کہ میرے مال میں اب صرف میرے گدھے باقی رہ گئے ہیں کچھ نہیں جو اپنے گھر والوں کو کھلاؤں پھر آگے اس کے انہوں نے ویسا ہی بیان کیا اور اس حدیث کو ان دونوں کے علاوہ اور لوگوں نے روایت کیا ہے تو انہوں نے غالب بن ابجر بیان کیا ہے ان کا تذکرہ انشاءاللہ غالب کے لفظ میں عنقریب آئے گا۔ ان کو ابن مندہ اور ابونعیم نے بیان کیا ہے۔

۶۔ سیدنا و ابن سیدنا ابراہیم (روحی فداہ) فرزند رسول اللہؐ

(سیدنا و ابن سیدنا) ابراہیم (روحی فداہ) فرزند رسول اللہؐ۔ ان کی والدہ حضرت ماریہ قبطیہ ہیں جنہیں مقوقس بادشاہ اسکندریہ نے رسول اللہؐ کے لئے ہدیۃً بھیجا تھا یہ اور ان کی بہن سیرین (دونوں ہدیہ میں آئی تھیں) سیرین کو رسول اللہؐ نے حسان بن ثابت کے حوالے کر دیا تھا ان سے عبدالرحمٰن بن حسان پیدا ہوئے پس یہ عبدالرحمٰن اور حضرت ابراہیم فرزند نبیؐ دونوں خالہ زاد بھائی ہیں۔

حضرت ابراہیم کی ولادت ذی الحجہ سنہ ۸ ہجری میں ہوئی ان کی ولادت سے نبیؐ بہت خوش ہوئے تھے۔ یہ عالیہ [1] میں پیدا ہوئے تھے ان کی قابلہ [2] حضرت سلمٰی زوجہ ابورافع تھیں جو نبیؐ کی آزاد کی ہوئی لونڈی تھیں (اس خدمت کے صلے میں) آپ نے

---

[1] مدینہ کی آبادی کچھ تو بلندی پر تھی اسی کو عالیہ کہتے ہیں اور کچھ نشیب میں تھی۔

[2] ''قابلہ'' اس عورت کو کہتے ہیں جو بچہ جنانے کا کام کرتی ہو۔ (یعنی جودایہ ہو)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہیں ایک غلام دے دیا تھا اور حضرت ابراہیم کا عقیقہ[1] آپ نے ان کی پیدائش کے ساتویں دن کیا تھا اور ان کا نام (بھی ساتویں دن) رکھا تھا ان کے بالوں کے ہم وزن چاندی آپ نے خیرات کی تھی اور لوگوں نے ان کے بال دفن کر دیئے تھے زبیر نے (جو علم نسب کے بڑے عالم تھے) ایسا ہی کہا ہے۔

پھر حضرت ابراہیم کو دودھ پلانے کے لئے آپ نے ام سیف کے حوالہ کر دیا جو مدینہ کے لوہار کی بی بی تھیں جن کا نام ابوسیف تھا۔ ہمیں ابوالفضل منصور بن ابی الحسن بن عبداللہ طبری مخزومی معروف بہ دینی نے اپنی اسناد سے ابویعلی احمد بن علی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے شیبان نے اور ہدبہ بن خالد نے بیان کیا تھا یہ دونوں کہتے تھے ہم سے سلیمان بن مغیرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ثابت نے حضرت انسؓ سے روایت کر کے خبر دی کہ رسول اللہؐ نے (صبح کو اپنے صحابہ سے) فرمایا کہ آج شب کو میرے یہاں ایک بچہ پیدا ہوا ہے اس کا نام میں نے اپنے باپ ابراہیم (پیغمبر) علیہ السلام کے نام پر رکھا ہے پھر آپ نے حضرت ابراہیم کو ام سیف کے حوالہ کر دیا وہ مدینہ کے ایک لوہار کی بیوی تھی اور شیبان کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہؐ اپنے صاحبزادے کو دیکھنے چلے اور ابو سیف کے پاس پہنچے۔ میں بھی آپ کے ہمراہ تھا اور وہ اپنی بھٹی میں آگ دہکار ہے تھے ان کا مکان دھویں سے بھرا ہوا تھا لہٰذا میں رسول اللہؐ سے آگے آگے چلا گیا (اور میں نے حضرت کے تشریف آوری کی اطلاع کی) تو وہ اپنے کام سے رک گئے پھر رسول اللہؐ نے صاحبزادے کو بلوایا اور انہیں لپٹا لیا اور جو کچھ اللہ نے چاہا وہ آپ نے فرمایا حضرت انس کہتے ہیں کہ پھر اس کے بعد میں ایک مرتبہ اور حضرت کے ساتھ ابوسیف کے یہاں گیا تو میں نے حضرت ابراہیم کو دیکھا کہ رسول اللہؐ کے آگے قبض روح کی حالت میں تھے ہدبہ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہؐ کی آنکھ آنسو بہا رہی تھی اور شیبان کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ کی دونوں آنکھیں آنسو بہا رہی تھیں پھر رسول اللہؐ نے فرمایا کہ آنکھ سے آنسو بہہ رہے ہیں اور دل رنجیدہ ہے مگر ہم زبان سے وہی باتیں کہتے ہیں جن سے ہمارا پروردگار راضی ہے اور شیبان کی حدیث میں (یہ بھی) ہے کہ (رسول اللہؐ نے فرمایا) اے ابراہیم ہم تمہاری جدائی سے رنجیدہ ہیں اور زبیر نے کہا ہے کہ انصار میں باہم یہ جھگڑا ہوا تھا کہ حضرت ابراہیم کو دودھ کون پلائے وہ چاہتے تھے کہ حضرت ماریہ کو رسول اللہ کی خدمت کے لئے رہنے دیں (ان سے دودھ پلانے کا کام نہ لیں) بوجہ اس کے حضرت کو ان سے محبت تھی پھر ام بردہ آئیں جن کا نام خولہ بنت منذر بن زید بن لبید بن خداش بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار تھا جو زوجہ تھیں براء بن اوس بن خالد بن جعد بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار کی تو انہوں نے رسول اللہؐ سے ان کے دودھ پلانے کے لئے کہا چنانچہ حضرت ابراہیم کو دودھ پلاتی تھیں اپنے ایک بیٹے کے دودھ سے دودھ پلانے کے لئے قبیلہ بنی مازن بن نجار میں لے جاتی تھیں اور پھر ان کو ان کی والدہ کے پاس (یعنی حضرت ماریہ) کے پاس واپس کر جاتی تھی اور رسول اللہؐ نے ام بردہ کو (اس کے صلے میں) کچھ کھجوروں کے درخت دیئے تھے۔

حضرت ابراہیم کی وفات جس وقت ہوئی وہ اٹھارہ مہینے کے تھے یہ قول واقدی کا ہے اور محمد بن مؤمل مخزومی کہتے ہیں کہ وہ اس وقت سولہ مہینے اور آٹھ دن کے تھے رسول اللہؐ نے ان کی نماز پڑھی اور فرمایا کہ ہم ان کو اپنے فرط[2] عثمان بن مظعون کے پاس دفن

[1] عقیقہ ساتوں روز کر دینا مسنون ہے اگر ساتوں روز کسی وجہ سے نوبت نہ آئے تو پھر جب چاہے کر دے۔

[2] فرط اس جماعت کو کہتے ہیں جو قافلے سے پہلے منزل پر پہنچ کر قافلے کی آسائش کا سامان کر رکھے حضرت عثمانؓ بن مظعون مہاجرین سے تھے جب ان کی وفات ہوئی تو حضرت نے ان کو دفن کر کے فرمایا کہ ہمارا جو عزیز مرے گا ہم ان ہی کے قریب دفن کریں گے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریں گے اور یہ (کہہ کے) آپ نے ان کو بقیع میں دفن کیا۔

حضرت جابر روایت کرتے ہیں کہ نبیؐ نے (ایک دن) عبدالرحمٰن بن عوف کا ہاتھ پکڑا اور ان کو باغ میں لے گئے تو حضرت ابراہیم اپنی والدہ کی گود میں نزع کی حالت میں تھے پھر آپ نے فرمایا کہا اے ابراہیم ہم تمہیں خدا کی کسی بات سے نہیں بچا سکتے بعد اس کے آپ کی دونوں آنکھیں بھر آئیں اور آپ نے فرمایا کہ اے ابراہیم اگر یہ سچی بات نہ ہوتی اور یہ سچا وعدہ نہ ہوتا کہ ہمارے پچھلے ہمارے اگلوں سے مل جائیں گے (یعنی جو پہلے مرا اور جو پیچھے مرا سب ایک دن مل جائیں گے) تو ہم اس سے بھی زیادہ تمہارا غم کرتے اور اے ابراہیم ہم تمہاری جدائی سے بہت رنجیدہ ہیں آنکھ رو رہی ہے اور دل رنجیدہ ہے مگر ہم زبان سے کوئی ایسی بات نہیں کہتے جس سے پروردگار ناخوش ہو۔

ہمیں عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر طوسی نے اپنی اسناد سے ابوداؤد طیالسی سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عدی بن ثابت سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں نے حضرت براءؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جب ابراہیم کی وفات ہوئی کہ ان کے لئے جنت میں ایک دودھ پلانے والی (مقرر کی گئی) ہے اور جب حضرت ابراہیم کی وفات ہوئی تو اتفاق سے اسی دن آفتاب میں گرہن لگ گیا تو کچھ لوگوں نے کہا کہ آفتاب میں انہیں کی وفات کی وجہ سے گرہن لگا ہے لہٰذا رسول اللہؐ نے خطبہ[1] پڑھا اور فرمایا کہ آفتاب اور ماہتاب دونوں خدا کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں نہ کسی کی موت سے ان میں گرہن لگتا ہے نہ کسی کی زندگی سے لہٰذا جب تم ایسا دیکھو تو خدا کے ذکر کی طرف اور نماز کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔

حضرت براء روایت کرتے ہیں کہ نبیؐ نے حضرت ابراہیم کی نماز میں چار تکبیریں کہیں یہی قول جمہور[2] علماء کا ہے اور یہی صحیح ہے۔

ہمیں ابواحمد یعنی عبدالوہاب بن علی بن عبیداللہ امین نے اپنی اسناد سے ابوداؤد بجستانی تک خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم سے ہناد بن سری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عبید نے وائل بن داؤد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے البھی سے سنا وہ کہتے تھے جب حضرت ابراہیم فرزند نبیؐ کی وفات ہوئی تو رسول اللہؐ نے لوگوں کے بیٹھنے کے مقامات[3] میں ان کی نماز پڑھی اور اسی اسناد سے ابوداؤد سے روایت ہے کہ میں نے سعید بن یعقوب طالقانی سے کہا کہ تم سے ابن مبارک نے یعقوب بن قعقاع سے انہوں نے عطاء سے نقل کر کے بیان کیا ہے کہ نبیؐ نے حضرت ابراہیم کے جنازے کی نماز پڑھی اور ابن اسحاق عبداللہ بن ابی بکر سے وہ عمرہ سے وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبیؐ نے حضرت ابراہیم کے جنازے کی نماز نہیں پڑھی ابوعمر (ابن عبدالبر) کہتے ہیں کہ یہ صحیح نہیں ہے کہ واللہ اعلم کیونکہ اکثر علما نے بچوں کے جنازے کی نماز پڑھنے پر اجماع کیا ہے بشرطیکہ (کم از کم) وہ روئیں ہو[4] اسی پر عمل جاری ہے سلف اور خلف کا۔

---

[1] یہ تھی خیر خواہی امت اور یہ تھی احکام الٰہی کی اطاعت ایسے نازک وقت میں بھی جب آپ کو معلوم ہوا کہ امت میں ایک غلط خیال پھیل رہا ہے فوراً اس کی صلاح کی فکر میں مصروف ہو گئے

[2] حنفیہ کے نزدیک بھی نماز جنازہ میں چار ہی تکبیریں ہیں ۱۲

[3] یعنی نماز جنازہ کے لئے جو مقام مخصوص کر دیا گیا تھا وہاں نہیں بلکہ جہاں لوگ بیٹھا کرتے تھے وہیں آپ نے ان کی نماز پڑھی۔

[4] مقصود یہ ہے کہ جو بچہ زندہ پیدا ہو کے مر جائے اس کی نماز ضرور پڑھی جائے گی اب زندہ پیدا ہونے کی علامت سے یہ رکھی گئی ہے کہ پیدا ہونے کے بعد [illegible] گا۔ ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیان کیا گیا ہے کہ فضل بن عباس نے حضرت ابراہیم کو غسل دیا وہ اور اسامہ بن زید ان کی قبر میں اترے اور رسول اللہ ؐ قبر کے کنارے بیٹھے رہے۔

زبیر کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم کی قبر پر (بعد دفن کرنے کے) پانی چھڑکا گیا اور ان کی قبر پر (پہچان کے لئے) علامت بنائی گئی اور یہ سب سے پہلی قبر ہے جس پر پانی چھڑکا گیا۔

نبی ؐ سے مروی ہے کہ اگر ابراہیم زندہ رہتے تو میں ان کے ماموؤں کو آزاد کر دیتا اور تمام قبطیوں سے جزیہ معاف کر دیتا۔

حضرت انس ؓ بن مالک سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا اگر حضرت ابراہیم زندہ رہتے تو یقیناً وہ صدیق اور نبی ہوتے۔

ابوعمر (ابن عبدالبر) کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ یہ کیسی بات ہے حضرت نوح کے بیٹے بعض نبی نہیں ہوئے اور اگر یہ کلیہ ہوتا[1] کہ نبی کی اولاد بھی نبی ہو تو یقیناً ہر شخص نبی ہوتا کیونکہ سب حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد ہیں۔

حضرت ابراہیم کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۷۔ حضرت ابراہیم ؓ الاشہلی

حضرت ابراہیم ؓ الاشہلی (کنیت ان کی) ابواسمٰعیل قبیلہ اشہل کے ہیں ان کی حدیث اسحاق فروی نے ابوغصن یعنی ثابت سے انہوں نے اسمٰعیل بن ابراہیم اشہلی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ انہوں نے کہا نبی ؐ بنی سلمہ کے یہاں تشریف لے گئے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ وہم ہے (یعنی ابراہیم اشہلی کوئی صحابی نہیں ہیں) ان کا تذکرہ ابن مندہ نے اور ابونعیم نے لکھا ہے فروہ کی "ر" ساکن ہے اور سلمہ کا لام مکسور ہے۔

۸۔ حضرت ابراہیم ؓ بن حارث

حضرت ابراہیم ؓ بن حارث بن خالد بن صخر بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ تیمی قریشی۔

امام بخاری کہتے ہیں کہ یہ ان لوگوں میں ہیں جنہوں نے اپنے والد کے ہمراہ ہجرت کی اور امام احمد بن حنبل سے منقول ہے کہ انہوں نے محمد بن ابراہیم بن حارث کا ذکر کیا اور کہا کہ ان کے والد مہاجرین میں سے تھے ابن عیینہ نے محمد بن منکدر سے انہوں نے محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ انہوں نے کہا ہمیں رسول اللہ ؐ نے ایک لشکر میں بھیجا اور ہمیں رسول اللہ ؐ نے حکم دیا کہ ہر شام اور صبح کو ہم یہ پڑھا لیا کریں **افحسبتم انما خلقنا کم عبثا و انکم الینا لاترجعون** چنانچہ ہم اس کو پڑھتے رہے اور مال غنیمت لے کر واپس آئے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۹۔ حضرت ابراہیم ؓ بن خلاد

حضرت ابراہیم ؓ بن خلاد بن سوید۔ قبیلہ خزرج کے ہیں۔ یہ چھوٹی عمر میں نبی ؐ کے پاس لائے گئے تھے۔

محمد بن اسحاق نے روایت کی ہے عبداللہ بن ابی لبید سے انہوں نے مطلب بن عبداللہ بن حطب سے انہوں نے ابراہیم بن

---

[1] بیشک یہ کلیہ تو نہیں ہے مگر یہ کیسے معلوم ہوا کہ حضرت انس ؓ نے اس کلیہ کی بنا پر کہا تھا ممکن ہے کہ حضرت ابراہیم کے آثار حرکات و سکنات سے ایسا قیاس کیا ہو یا نبی صلعم سے کوئی ایسی بات سنی ہو جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہو۔ جس سے یہ شرط کا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاد بن سوید اشہلی سے کہ انہوں نے کہا جبریل نبیؐ کے پاس آئے اور انہوں نے کہا کہ اے محمد آپ بکثرت حج اور قربانی کیا کیجئے میں کہتا ہوں کہ حافظ ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ یہ خزرجی (یعنی قبیلہ خزرج کے) ہیں اور ابن مندہ نے اس حدیث کی اسناد میں ان کو اشہلی قرار دیا ہے حالانکہ یہ دونوں متناقض ہیں کیونکہ اشہل جب بولا جاتا ہے تو عبدالاشہل کی طرف منسوب ہوتا ہے جو اس کا ایک مشہور قبیلہ ہے وہ خزرج میں سے نہیں ہے ہاں اگر انہوں نے ان کی نسبت عبدالاشہل بن بن نجار کی طرف مراد لی ہو تو یہ درست ہے کیونکہ نجار خزرج کا ایک قبیلہ ہے مگر جب اشہلی بولا جاتا ہے تو اس سے پہلا ہی سمجھا جاتا ہے واللہ اعلم اور صحیح یہی ہے کہ وہ خزرجی ہیں اور ان کا نسب خلاد بن سائب بن خلاد بن سوید کے بیان میں آئے گا۔ اس کو یاد رکھو۔

۱۰۔ حضرت ابراہیمؓ ابورافع

حضرت ابراہیمؓ ابورافع (ان کی کنیت) ابورافع ہے رسول اللہؐ کے غلام تھے۔

ابن معین کہتے ہیں کہ ان کا نام ابراہیم تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں ہرمز اور علی بن مدینی اور مصعب کہتے ہیں کہ ان کا نام اسلم تھا علی بن مدینی نے کہا کہ بعض کا بیان ہے کہ انکا نام ہرمز تھا اور بعض کا قول ہے کہ ان کا نام ثابت تھا اور یہ قبطی تھے پہلے حضرت عباس کے غلام تھے انہوں نے نبیؐ کو ہبہ کر دیا تھا۔

یہ مکہ میں (قبل از ہجرت) ام فضل کے ساتھ اسلام لائے تھے اور ان لوگوں نے اپنا اسلام مخفی رکھا تھا جنگ احد اور خندق میں شریک ہوئے اور نبیؐ کے اسباب کی حفاظت کرتے رہے جب انہوں نے نبیؐ کو حضرت عباس کے مسلمان ہو جانے کی خوشخبری سنائی تو نبیؐ نے انہیں آزاد کر دیا اور ان کے ساتھ اپنی آزاد کردہ لونڈی حضرت سلمیٰ کا نکاح کر دیا حضرت ابورافع فتح مصر میں بھی شریک تھے۔ ۳۶ھ میں وفات پائی یہ قول ابن ماکولا کا ہے اور بعض لوگوں نے اس کے خلاف بھی کہا ہے۔

ہمیں ابوالفرج یحییٰ بن محمود بن سعد اصفہانی ثقفی نے اجازۃً اپنی اسناد کے ساتھ ابوبکر احمد بن عمرو بن ابی عاصم ضحاک بن مخلد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہدبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حماد بن سلمہ نے عبدالرحمٰن بن ابی رافع سے انہوں نے اپنی پھوپھی سلمیٰ سے انہوں نے حضرت ابورافع سے روایت کی کہ (ایک شب کو) رسول اللہؐ اپنی سب بیویوں کے پاس تشریف لے گئے اور ہر ایک کے یہاں آپ نے علیحدہ علیحدہ غسل کیا میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ اگر آپ ایک ہی غسل (سب کے بعد) کرتے (تو کچھ حرج تھا) حضرت نے فرمایا کہ یہی زیادہ پسندیدہ اور زیادہ مرغوب ہے کہ ہر بار غسل کر لیا جائے۔

حضرت ابورافع کی وفات حضرت عثمان کی خلافت میں ہوئی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ کی خلافت میں اور یہی صحیح ہے ان کے بیٹے عبیداللہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے میر منشی تھے۔

ان کا تذکرہ ابوعمر (ابن عبدالبر) نے اسلم کے نام میں کیا ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی جگہ (یعنی ابراہیم کے نام میں) کیا ہے۔

۱۱۔ حضرت ابراہیمؓ بن عباد

حضرت ابراہیمؓ بن عباد بن نہیک بن اساف بن عدی بن زید بن جشم بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انصاری اوسی حارثی جنگ احد میں شریک ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے حارثہ ثاء مثلثہ کے ساتھ ہے اور انہیں کی طرف ان کی نسبت ہے۔

۱۲۔ حضرت ابراہیمؓ عذری

حضرت ابراہیمؓ عذری بن عبدالرحمٰن عذری۔ اس سے معان بن رفاعہ نے روایت کی ہے۔ اس روایت کو حسن بن عرفہ بن عیاش سے انہوں نے معان سے انہوں نے ابراہیم سے نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ صحابہ میں سے ہیں مگر کسی اور نے ان کی موافقت نہیں کی۔

ابن مندہ نے کہا ہے کہ ہمیں محمد بن عبیداللہ بن ابی رجاء نے خبر دی وہ کہتے ہیں ہمیں موسیٰ بن ہارون نے خبر دی وہ کہتے ہیں ہم کو سلیمان بن داؤد زہرانی نے خبر دی وہ کہتے ہیں ہم سے حماد بن زید نے تقیہ بن ولید سے انہوں نے معان بن رفاعہ سے انہوں نے حضرت ابراہیم بن عبدالرحمٰن عذری سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ؐ نے فرمایا اس علم کو (یعنی علم دین کو) ہر زمانے کے عادل (یعنی پرہیزگار) لوگ حاصل کریں گے اور دغا بازوں کی تحریف اور غلط کاروں کی انتساب اور جاہلوں کی تاویل کو شریعت سے دور کرتے رہیں گے اور ولید بن مسلمہ نے معان سے اسی کے مثل روایت کی ہے اور محمد بن سلیمان بن ابی کریمہ نے معان سے انہوں نے ابوعثمان ہندی سے انہوں نے اسامہ بن زید سے بھی اس حدیث کی روایت کی ہے اور تقیہ بن ولید نے بھی مسلمہ بن علی سے انہوں نے ابومحمد سلامی سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے اس حدیث کو روایت کیا ہے مگر یہ سب حدیثیں مضطرب[1] ہیں۔ ابراہیم بن عبدالرحمٰن عذری کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہے (ابوعمر نے نہیں کیا) عیاش میں یا ہے اور اس کے اخیر میں شین معجمہ ہے۔

۱۳۔ حضرت ابراہیمؓ زہری

حضرت ابراہیمؓ زہری بن عبدالرحمٰن بن عوف زہری اور ہم ان کا (پورا) نسب ان کے والد کے تذکرہ میں لکھیں گے ان کی کنیت ابواسحاق ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابومحمد اور ان کی والدہ ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط ہیں۔

محمد بن سعد واقدی نے ذکر کیا ہے کہ انہوں نے نبی ؐ کو دیکھا ہے۔ ابونعیم کہتے ہیں اور اس بات کی دلیل یہ ہے کہ رسول اللہ ؐ کی حیات میں پیدا ہو چکے تھے وہ روایت ہے جو ابراہیم بن منذر سے منقول ہے کہ ابراہیم بن عبدالرحمٰن نے سنہ ۷۵ھ میں وفات پائی اور عمر ان کی اس وقت ۷۶ سال کی تھی اور یہ حضرت عمرؓ بن خطاب سے اور اپنے والد حضرت عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے (ابوعمر نے نہیں لکھا) میں کہتا ہوں کہ میرے نزدیک ابونعیم کے قول میں اعتراض ہے کیونکہ انہوں نے ابراہیم بن عبدالرحمٰن کے صحابی ہونے پر استدلال کیا ہے ابن منذر کے اس قول سے کہ انہوں نے ۷۵ میں وفات پائی اور ان کی عمر اس وقت (۷۶) برس کی تھی۔ اس روایت کے بموجب ان کی ولادت ہجرت سے ایک برس پہلے ثابت

[1] مضطرب ان حدیثوں کو کہتے ہیں جن میں باہم اسناد میں یا متن میں اختلاف ہو مثلاً ایک سند میں کوئی راوی زیادہ ہو دوسری میں کم ہو یا مضمون کی کمی یا زیادتی ہو۔۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتی ہے حالانکہ مفسرین نے اور سیر اور نسب اور اسمائے صحابہ کی کتابوں کے مصنفین نے ذکر کیا ہے کہ ام کلثوم بنت عقبہ جو (ان کی والدہ ہیں) مکہ ہی میں رہیں یہاں تک کہ نبیؐ نے کفار قریش سے سنہ ۷ھ میں مقام حدیبیہ پر صلح کی اس کے بعد یہ ہجرت کر کے آئیں تو ان کے دونوں بھائی ان کی تلاش میں آئے پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی یاایھا النبی اذا جاء کم المومنات مھاجرات الایۃ (اس آیت میں حضرت کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ مسلمان عورتیں جو ہجرت کر کے آئیں ان کو پھر کافروں کے پاس واپس نہ کیجئے ۱۲) لہٰذا آپ نے ان کو ان کے دونوں بھائیوں کے حوالے نہیں کیا اور ان سے حضرت زید بن حارثہ نے نکاح کر لیا جب وہ غزوۂ موتہ واقع سنہ ۸ ہجری میں شہید ہو گئے تو ام کلثوم سے حضرت زبیر بن عوام نے نکاح کر لیا حضرت زبیر سے زینب پیدا ہوئیں بعد اس کے حضرت زبیر نے ان کو طلاق دی اس کے بعد حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے ان سے نکاح کیا ان سے یہ ابراہیم اور حمید وغیرہ پیدا ہوئے پس اگر یہ نبیؐ کے زمانے میں پیدا ہوئے ہوں گے تو آپ کی آخر عمر میں پیدا ہوئے ہوں گے کیونکہ حضرت زید جمادی الاولی سنہ ۸ ہجری میں شہید ہوئے تھے پھر ان کے بعد حضرت زبیر نے ام کلثوم سے نکاح کیا تھا اور ان سے بھی اولاد پیدا ہوئی اور دو عدتیں بھی ان پر گزریں ایک حضرت زید کی وجہ سے۔ دوسری حضرت زبیر کے سبب سے ان واقعات کے بعد حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے ان سے نکاح کیا اور ان سے یہ ابراہیم پیدا ہوئے پس یہ آنحضرتؐ کے اخیر زمانے میں پیدا ہوئے ہوں گے۔ واللہ اعلم

۱۴۔ حضرت ابراہیمؓ بن عبداللہ

حضرت ابراہیمؓ بن عبداللہ بن قیس۔ یہ ابراہیم حضرت ابوموسیٰ اشعری (جن کا نام عبداللہ بن قیس ہے) کے بیٹے اور ان کے نسب کا بیان انشاءاللہ تعالیٰ ان کے والد کے تذکرے میں آئے گا۔ یہ ابراہیم نبیؐ کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے اور آپ ہی نے ان کا نام ابراہیم رکھا تھا اور ان کی تحنیک فرمائی تھی۔ (صحابہؓ کی عادت تھی کہ سب سے پہلے وہ اپنے بچے کو حضور نبوی میں لے جاتے تھے حضرت اس بچے کو گود میں لے کر چھوہارا وغیرہ خود چبا کر اس کے منہ میں ڈال دیتے تھے اسی کو تحنیک کہتے ہیں) ہمیں ابوعبداللہ محمد بن محمد بن سرایا بن علی بلدی نے اور ابوالفرج محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی العز واسطی نے اور ابوبکر مسمار بن عمر بن عویس نیار بغدادی نے اور ابوعبداللہ حسین بن ابی صالح بن فناخسرو دیلمی تکریتی نے خبر دی یہ سب لوگ کہتے تھے ہمیں ابوالوقت نے اپنی اسناد کے ساتھ محمد بن اسمٰعیل بخاری سے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسحاق بن نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابواسامہ نے برید بن عبداللہ بن ابی بردہ سے انہوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ کے زمانے میں میرے یہاں ایک بچہ پیدا ہوا میں اسے نبیؐ کے پاس لے گیا آپ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور ایک چھوہارے سے اس کی تحنیک فرمائی اور آپ نے برکت کی دعا دی اور مجھے دے دیا یہ ابراہیم حضرت ابوموسیٰ اشعری کی اولاد میں سب سے بڑے تھے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہے۔ برید با کے ضمہ اور راء کے فتحہ کے ساتھ اور اس کے آخر میں دال مہملہ ہے۔

۱۵۔ حضرت ابراہیمؓ انصاری

حضرت ابراہیمؓ انصاری بن عبید بن رفاعہ انصاری زرقی ابوموسیٰ نے ایسا ہی بیان کیا ہے اور ابوموسیٰ (ان ابراہیم کو صحابی نہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہتے چنانچہ انہوں) نے کہا ہے کہ عبدان نے ان کو صحابہ میں شمار کیا ہے اور بواسطہ اپنی اسناد کے محمد بن منکدر سے انہوں نے ابراہیم بن عبید بن رفاعہ انصاری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا حضرت ابوسعید خدری نے کچھ کھانا تیار کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آپ کے صحابہ کی دعوت کی ان میں سے ایک شخص نے کہا کہ میں روزہ سے ہوں رسول اللہ ؐ نے فرمایا کہ تمہارے بھائی (ابو سعید خدری) نے تمہارے لئے تکلیف اٹھائی اور کھانا تیار کیا لہٰذا تم (اس وقت چل کے) کھالو اور اس روزے کے عوض میں اور روزہ رکھ لینا ابوموسیٰ نے اس کے بعد بیان کیا ہے کہ یہ ابراہیم تابعی ہیں وہ اس حدیث کو حضرت ابوسعید خدری سے روایت کرتے ہیں مگر اس سند میں انہوں نے حضرت ابوسعید کو چھوڑ دیا اور دوسری سند میں ابراہیم سے بواسطہ ابوسعید خدری کے مروی ہے کہ انہوں نے کھانا تیار کیا۔

۱۶۔ حضرت ابراہیمؓ ثقفی

حضرت ابراہیمؓ ثقفی طائفی ہیں۔ یزید بن ہرمز نے یحییٰ بن عطاء بن ابراہیم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی کہ نبیؐ نے فرمایا کہ دونوں جوتوں کو متوازی رکھو۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ ان سے ان کے بیٹے عطاء کے علاوہ اور کسی نے روایت نہیں اور ان کی حدیث کی اسناد بھی قوی نہیں ہیں۔ اور ان کی حدیث قابل دلیل نہیں ہے اور میرے نزدیک ان کو صحابہ میں ذکر کرنا درست نہیں ہے۔ اور ان کی حدیث میرے نزدیک مرسل ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۷۔ حضرت ابراہیمؓ بن قیس

حضرت ابراہیمؓ بن قیس بن معدی کرب کندی حضرت اشعث بن قیس کے بھائی نبیؐ کے پاس اپنی قوم کی طرف سے آئے تھے یہ ہشام کلبی کا قول ہے اور ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے کیا ہے اور کہا ہے کہ ابن مندہ سے ان کا تذکرہ چھوٹ گیا ہے۔

۱۸۔ حضرت ابراہیمؓ نجار

حضرت ابراہیمؓ نجار (بڑھئی) جنہوں نے رسول اللہ ؐ کے لئے منبر بنایا تھا۔ ابونضرہ نے حضرت جابرؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ؐ ایک چھوہارے کے ستون سے تکیہ لگا کے خطبہ پڑھا کرتے تھے آپ سے عرض کیا گیا کہ (اب) لوگ بہت مسلمان ہو گئے ہیں اور اطراف و جوانب سے قاصد آپ کے پاس آتے ہیں پس کاش آپ کوئی ایسی چیز بنوا لیتے جس پر آپ بیٹھا کرتے تو آپ نے ایک شخص کو بلوایا اور پوچھا کیا تم منبر بنا سکتے ہو اس نے کہا جی ہاں تو آپؐ نے پوچھا کہ تمہارا نام کیا ہے اس نے اپنا نام بتایا تو آپ نے فرمایا کہ تم اس کام کے نہیں ہو[1] پھر آپ نے دوسرے شخص کو بلوایا اور اس سے بھی ایسی ہی گفتگو کی پھر تیسرے شخص کو بلوایا اور اس سے پوچھا کہ تمہارا نام کیا ہے اس نے کہا ابراہیم آپ نے فرمایا کہ تم منبر بناؤ چنانچہ جب وہ بنا کے لائے اور رسول اللہ ؐ اس پر بیٹھے تو وہ ستون رونے لگا جس طرح اونٹنی آواز کرتی ہے پس آپ اتر کے اس پاس گئے اور اسے لپٹا لیا تو وہ چپ ہو گیا اور ایمن نے حضرت جابرؓ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا منبر ایک عورت کے غلام نے بنایا تھا اور حضرت ابوسعیدؓ کی روایت میں ہے کہ منبر ایک رومی آدمی نے بنایا تھا اور ایک روایت میں ہے کہ اس کا نام باقوم تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں باقول رومی (نے بنایا تھا)

۱۔ شاید حضرت کو بذریعہ وحی منبر بنانے والے کا نام معلوم ہو گیا ہو اس وجہ سے آپ نے نام سنکر فرمایا کہ تم اس کام کے نہیں ہو ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو سعید بن عاص کا غلام تھا۔ ابراہیم نجار کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۹۔ حضرت ابراہیمؓ بن نعیم

حضرت ابراہیمؓ بن نعیم نحام عدوی ان کو ابو عبد اللہ بن مندہ نے صحابہ میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ ان سے حضرت جابرؓ نے روایت کی ہے بشرطیکہ وہ روایت صحیح ہو اور ابن مندہ نے اپنی اسناد کے ساتھ امام ابو یوسف سے انہوں نے امام ابو حنیفہ سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے حضرت جابرؓ سے روایت کی ہے کہ ابراہیم بن نحام کا ایک غلام تھا اس کو انہوں نے مدبر[1] کر دیا تھا پھر انہیں اس کی قیمت کی ضرورت پیش آئی تو انہوں نے اس کو آٹھ سو درہم میں بیچ ڈالا۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض وہم کرنے والے نے (مراد ان کی ابن مندہ) امام ابو حنیفہ سے انہوں نے عطا سے انہوں نے حضرت جابرؓ سے روایت کی ہے کہ ابراہیم ابن نحام کا ایک غلام تھا انہوں نے اس کو مدبر کیا تھا حالانکہ یہ وہم ہے اور یہ تصحیف[2] ہے۔
یہ غلام ابراہیم بن نعیم بن نحام کا تھا ابن مندہ نے اس کی تصحیف کر دی اور انہوں نے کہا کہ ابراہیم ابن نجام کا غلام تھا کیونکہ ثابت قدم لوگوں نے اس حدیث کو عطاء سے انہوں نے جابر سے روایت کیا ہے کہ نعیم بن عبد اللہ بن نحام۔ اس کے روایت کرنے والے حسین معلم اور سلمہ بن کہیل وغیرہ ہیں اور منجملہ ان لوگوں کے جنہوں نے اس حدیث کی حضرت جابرؓ سے روایت کی عمرو بن دینار اور محمد بن منکدر اور ابو الزبیر ہیں مگر ان لوگوں میں سے کسی نے بھی ابراہیم بن نحام کا ذکر نہیں کیا۔ ان ابراہیم کا تذکرہ ابن مندہ اور نعیم نے کیا ہے میں کہتا ہوں کہ ابو نعیم ہی کا قول صحیح ہے اور بخاری نے ابراہیم بن نعیم نحام نے کہا ہے اور کہا ہے کہ یہ عدوی ہیں جنگ حرہ میں شہید ہوئے ابو بکر بن ابی عاصم نے کتاب الاحاد والمثانی میں ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابراہیم بن نعیم نحام اور کہا ہے کہ یہ عدوی ہیں اور زبیر بن ابی بکر نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمرؓ بن خطاب نے اپنی صاحبزادی رقیہ کا ابراہیم نحام سے نکاح کر دیا تھا۔ واللہ اعلم

۲۰۔ حضرت ابرہہؓ

حضرت ابرہہؓ۔ ہمیں ابو موسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمیں عباد بن محمد بن محسن نے اپنی کتاب سے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو احمد مکفوف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو محمد بن حیان نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہم سے ولید بن ابان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یونس بن حبیب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عامر نے یعقوب قمی سے انہوں نے جعفر سے انہوں نے سعید سے الذین اتیناهم الکتاب من قبله هم به یومنون (جن لوگوں کو ہم نے محمد سے پہلے کتاب دی ہے وہ محمد پر ایمان لاتے ہیں) کی تفسیر میں روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت جعفرؓ کو ۷ سواروں کے ساتھ نجاشی کے پاس بھیجا تھا پھر جب ان لوگوں کو یہ خبر ملی کہ نبی ﷺ بدر میں کفار پر غالب ہو گئے تو وہ نجاشی کے پاس گئے پھر نجاشی کے اصحاب میں سے جو لوگ ایمان لے آئے تھے انہوں نے نجاشی سے کہا کہ ہمیں اجازت دیجئے تو ہم اس نبی کے پاس جائیں جن کا ذکر ہم اپنی آسمانی کتاب میں دیکھتے تھے نجاشی نے انہیں

۱۔ مدبر اس غلام کو کہتے ہیں جس سے اس کا مالک کہہ دے کہ میرے بعد تو آزاد ہے ایسے غلام کا شریعت میں یہ حکم ہے کہ مالک کی زندگی بھر غلام رہتا ہے اور بعد مالک کے آزاد ہوتا ہے۔

۲۔ تصحیف [illegible]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اجازت دے دی اور آپ کے ہمراہ جنگ احد میں شریک ہوئے اور مقاتل وغیرہ سے منقول ہے کہ یہ چالیس آدمی تھے بتیس ۳۲ تو حضرت جعفرؓ طیار کے ہمراہ حبش سے آئے تھے اور آٹھ آدمی شام سے آئے تھے (۱) بحیرا (۲) ابرہہ (۳) اشرف (۴) تمام (۵) ادریس (۶) ایمن (۷) نافع (۸) تمیم یہ ابوموسی نے بیان کیا ہے۔ ابرہہ کا ذکر اور کسی نے نہیں کیا اور میرے نزدیک اس میں اعتراض ہے کیونکہ نبیؐ نے اپنے چچا ابوطالب کے ہمراہ بچپن میں بحیرا کو دیکھا تھا اور اس کا قصہ مشہور ہے ابن مندہ نے بھی ان کا تذکرہ کیا ہے پس اگر ابوموسیٰ نے کوئی اور بحیرا مراد لیا ہے تو ممکن ہے اور اگر انہوں نے وہی مراد لیا ہے تو ان کو ابن مندہ لکھ چکے ہیں پس کوئی وجہ ان پر استدراک[1] کرنے کی نہیں ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسی نے کیا ہے۔

۲۱۔ حضرت ابزیؓ خزاعی

حضرت عبدالرحمٰن بن ابزی خزاعی کے والد ہیں ان کا تذکرہ محمد بن اسماعیل نے وحدان میں کیا ہے اور ان کے لئے (نبیؐ کی) صحبت اور آپ کا دیدار ثابت نہیں ہے۔ ہاں ان کے بیٹے عبدالرحمٰن کے لئے صحبت اور رویت ثابت ہے اور ابن مندہ نے اپنی اسناد کے ساتھ ہشام بن عبداللہ رازی سے انہوں نے بکیر بن معروف سے انہوں نے مقاتل بن حیان سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابزیٰ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے رسول اللہؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے ایک دن لوگوں کے سامنے کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا اور اللہ کی حمد وثنا بیان فرمائی پھر آپ نے کچھ مسلمانوں کا ذکر کیا کہ وہ اپنے پڑسیوں کی تعلیم نہیں کرتے اور انہیں علم دین نہیں سکھاتے اور انہیں عقل مند نہیں بناتے اور انہیں عمدہ باتوں کا حکم نہیں دیتے اور بری باتوں سے انہیں منع نہیں کرتے اور ان لوگوں کا کیا حال ہے کہ وہ اپنے پڑوسیوں سے علم نہیں حاصل کرتے اور ان سے دین کی باتیں نہیں سیکھتے اور عقل نہیں حاصل کرتے قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ یا تو وہ لوگ اپنے پڑسیوں کو تعلیم کریں علم سکھائیں اور انہیں عقل مند بنائیں اور انہیں عمدہ باتوں کا حکم دیں اور انہیں بری باتوں سے روکیں اور وہ لوگ اپنے پڑسیوں سے علم حاصل کریں اور دین کی باتیں سیکھیں اور سمجھ حاصل کریں یا میں ان کے لئے دنیا ہی میں عذاب کی جلدی کروں گا پھر رسول اللہؐ منبر سے اتر آئے اور اپنے گھر میں تشریف لے گئے۔ اس حدیث کو اسحاق بن راہویہ نے اپنے مسند میں محمد بن ابی سہل سے انہوں نے بکر بن معروف سے انہوں نے مقاتل سے انہوں نے علقمہ بن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کیا ہے اور یہ محمد بن ابی سہل ابووہب محمد بن مزاحم ہیں وہی صرف اس حدیث کو روایت کرتے ہیں۔ یہاں تک ابن مندہ کا کلام تھا (اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابزیٰ بھی صحابی ہیں)

مگر ابونعیم نے اس کو رد کیا ہے اور کہا ہے کہ ابن مندہ نے جو یہ ذکر کیا ہے کہ بخاری نے ان کو کتاب الوحدان میں ذکر کیا ہے اور ان کی ایک حدیث ابوسلمہ سے انہوں نے ابن ابزیٰ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔ بخاری نے یہ حدیث ہشام سے انہوں نے بکیر بن معروف سے انہوں نے مقاتل سے انہوں ابوسلمہ ہشام کی روایت بیان کی ہے اور انہوں نے اس حدیث کو ابن ابزیٰ سے انہوں نبیؐ سے روایت کیا ہے اور اس میں یہ نہیں کہا کہ ابن ابزیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں ابونعیم نے کہا ہے کہ ابن مندہ نے اس حدیث کو ابووہب محمد بن مزاحم سے انہوں نے بکیر سے انہوں نے مقاتل سے انہوں نے علقمہ بن عبدالرحمٰن سے

---

[1] چھوٹی ہوئی بات کا بیان کر دینا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے انہوں نے رسول اللہ ؐ سے اسی مضمون کو نقل کیا ہے اور ابن مندہ نے بھی کہا ہے کہ اسحاق بن راہویہ نے بھی اس حدیث کو محمد بن ابی سہل سے جن کا نام محمد بن مزاحم ہے بکیر سے اسی مضمون کی روایت کی ہے حالانکہ اسحاق بن راہویہ نے اس حدیث کو صرف عبدالرحمٰن بن ابزیٰ سے روایت کیا ہے بخلاف اس کے جو ابن مندہ نے روایت کیا ہے۔ اور اس میں اسحاق کا تفرد ہے پھر ابونعیم نے کہا ہے کہ ہم سے سلیمان بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے محمد بن ابی سہل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بکیر بن معروف نے مقاتل بن حیان سے انہوں نے علقمہ بن سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ؐ نے خطبہ پڑھا پھر پوری حدیث بیان کی پس انہوں نے اس حدیث کو بواسطہ عبدالرحمٰن بن ابزیٰ کے نبیؐ سے نقل کیا اور ابزیٰ کی نبیؐ سے نہ کوئی روایت صحیح ہے نہ ملاقات یہ کلام ابونعیم کا تھا۔

بیشک ابونعیم نے جو کچھ کہا بہت اچھا کہا اور بہت ٹھیک کہا اللہ کی رحمت ان پر ہو اور ابوعمر (ابن عبدالبر) نے بھی ابزیٰ کا ذکر نہیں کیا بلکہ صرف عبدالرحمٰن کا ذکر کیا ہے کیونکہ ان کے نزدیک بھی ابزیٰ کا صحابی ہونا صحیح نہیں ہے واللہ اعلم عبدالرحمٰن کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم اور ابوعمر نے کیا ہے۔

۲۲۔ حضرت ابیض ؓ بن حمال

حضرت ابیض ؓ بن حمال بن مرثد بن ذی لحیان عامر بن ذی العنبر بن معاذ بن شرحبیل بن معان بن مالک بن زید بن سدد بن سعد بن عوف بن عدی بن مالک بن زید بن سدد بن زرعہ بن سبا اصغر بن کعب بن اذروح بن سدد اسی طرح ان کا نسب نسابہ ہمدانی نے بیان کیا ہے اور یہ ابیض ماربی سبائی ہیں۔

ہمیں ابراہیم بن محمد اور اسماعیل بن علی اور عبیداللہ ابوجعفر نے اپنی اسناد سے ابوعیسیٰ ترمذی سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے کہ ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمود بن یحییٰ بن قیس ماربی نے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مجھے میرے باپ نے ثمامہ بن شراحیل سے انہوں نے سمی بن قیس سے انہوں نے شمیر سے انہوں نے ابیض بن حمال سے روایت کی ہے کہ وہ رسول اللہ ؐ کے پاس گئے تھے اور آپ سے وہ شور پانی معافی میں مانگا جو مآرب (ایک مقام ہے یمن میں) میں پیدا ہوا تھا چنانچہ آپ نے انہیں معافی میں دے دیا پھر جب لوٹ کر چلے تو ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ! آپ کو معلوم ہے کہ آپ نے انہیں کیا دے دیا آپ نے انہیں ایک چشمہ جاری دے دیا لہٰذا آپ نے وہ معافی ان سے لے لی [1] اور ان کی ایک حدیث یہ بھی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ؐ سے پوچھا تھا کہ پیلو کے کون کون سے درخت حمی [2] بنائے جا سکتے ہیں آپ نے فرمایا وہ درخت جہاں اونٹوں کی رسائی نہ ہو۔

ابوعمر (ابن عبدالبر) کہتے ہیں کہ واقدی نے ابن لہیعہ سے انہوں نے بکر بن سوادہ سے انہوں نے سہل بن سعد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ؐ نے ایک شخص کا نام بدل دیا تھا اس کا نام اسود تھا آپ نے اس کا نام ابیض رکھا پس میں نہیں جانتا کہ آیا یہ وہی ابیض ہیں یا کوئی اور۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱؎ چونکہ اس معافی میں عامہ خلائق کی حق تلفی تھی اس وجہ سے حضرت ؐ نے واپس لے لی اگر وہ حضرت کی خود مملوک ہوتی تو کبھی واپس نہ لیتے۔

۲؎ حمی چراگاہ کو کہتے ہیں اس زمانے میں دستور تھا کہ امیر لوگ کچھ حصہ جنگل کا اپنے مواشی کے لئے خاص کر لیتے تھے اس کو حمی کہتے تھے وہاں دوسروں کے مویشی نہ چر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں کہتا ہوں کہ وہ ابیض جس کا نام نبی ﷺ نے بدل کے رکھا تھا یہ نہیں ہے کیونکہ (یہ ابیض بن حمال ہیں اور) ابیض بن حمال سر زمین یمن سے مآرب میں آ کے رہے تھے اور وہ ابیض جن کا نام نبی ﷺ نے بدل کے رکھا تھا مصر میں جا کے رہے تھے جیسا کہ ہم انشاء اللہ آئندہ بیان کریں گے اور ان دونوں کو بخاری نے دو ترجموں میں (علیحدہ علیحدہ) ذکر کیا ہے۔

۲۳۔ حضرت ابیض رضی اللہ عنہ

حضرت ابیضؓ۔ یہ وہ شخص ہیں جن کا نام اسود تھا نبی ﷺ نے ان کا نام ابیض رکھا یہ مصر میں جا کے رہے تھے ابن لہیعہ نے بکر بن سوادہ سے انہوں نے سہل بن سعد سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ کے اصحاب میں ایک شخص تھے جنکا نام اسود تھا نبی ﷺ نے ان کا نام ابیض رکھا اس کو ابن وہب نے ابن لہیعہ سے روایت کیا ہے اور ایسا ہی ابن مندہ نے بھی کہا ہے اور میں نے ابو سعید بن یونس بن عبدالاعلیٰ سے سنا وہ کہتے تھے ان ابیض کا ذکر ان لوگوں میں ہے جو مصر میں جا کر کے رہے تھے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہے۔

۲۴۔ حضرت ابیض رضی اللہ عنہ بن عبدالرحمٰن

حضرت ابیضؓ بن عبدالرحمٰن۔ ابن شاہین کہتے ہیں ہم سے محمد بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد نے بذریعہ اپنے راویوں کے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ کنیت ان کی ابوعزیز ہے اور نام ان کا ابیض بن عبدالرحمٰن بن نعمان بن حارث بن عوف بن کنانہ بن بارق ہے اور یہ نبی ﷺ کے پاس گئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۵۔ حضرت ابیض رضی اللہ عنہ بن ہنی

حضرت ابیضؓ بن ہنی بن معاویہ۔ انہوں نے نبی ﷺ کو پایا ہے اور فتح مصر میں شریک ہوئے ہیں ان سے ان کے بیٹے ہبیرہ نے روایت کی ہے اس کو حافظ عبداللہ ابن مندہ نے اپنی تاریخ میں ابوسعید بن یونس سے نقل کیا ہے ابن کلبی نے جمہرہ میں ایسا ہی کہا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۶۔ حضرت ابیض رضی اللہ عنہ

حضرت ابیضؓ۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ عبدان بن محمد مروزی نے ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ میں ان کو انصار سے سمجھتا ہوں اور انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ ہم سے احمد بن سیار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حرملہ بن یحییٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن وہب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن لہیعہ نے اور عمرو بن حارث نے بکر بن سوادہ سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ موسیٰ بن اشعث نے ان سے بیان کیا کہ ولید نے ان سے کہا کہ ہم اور ابیض جو نبی ﷺ کے اصحاب میں سے ایک شخص تھے ایک آدمی کی عیادت کو گئے وہ کہتے ہیں ہم دونوں مسجد میں پہنچے تو ہم نے لوگوں کو نماز پڑھتے دیکھا میں نے کہا خدا کا شکر ہے جس نے اسلام کے ذریعے سے سرخ اور سپید (یعنی ہر قسم کے لوگوں) کو جمع کر دیا تو ابیض نے فرمایا کہ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ ہر مذہب کو تم سے کچھ نہ کچھ حصے ملے گا میں نے کہا کیا (اس کا یہ مطلب ہے کہ) لوگ اسلام سے نکل جائیں گے انہوں نے کہا (ہاں) وہ تمہارے جیسی نماز پڑھیں گے اور تمہاری مجلسوں میں بیٹھیں گے اور تمہاری جماعتوں میں تمہارے ہمراہ رہیں گے مگر ہر مذہب کو ان سے حصہ ملے گا (یعنی جس طرح وہ تمہارے سامنے تمہاری جیسی کہتے ہیں اسی طرح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسروں کے سامنے جا کے ان کی جیسی کہیں گے) ان کا تذکرہ ابو موسی نے کیا ہے۔

۲۷۔ حضرت ابی ؓ بن امیہ

حضرت ابی ؓ بن امیہ شاعر بن حرثان بن اشکر بن سربال الموت اور سربال الموت ان کا نام عبداللہ بن زہرہ بن ذنیبہ بن جندع بن لیث کنانی لیثی ہے یہ ابی اور ان کے بھائی کلاب دونوں اسلام لے آئے تھے اور نبی ؐ کی طرف ہجرت کی تھی اور اس وقت اس کے باپ امیہ نے ان کے فراق میں یہ شعر کہا ترجمہ شعر جب کبوتری وج [1] (شہر طائف کبوتر وہاں زیادہ ہوتے ہیں) میں روتی ہے اپنے انڈوں (کے تلف ہو جانے) پر تو میں کلاب کو بلاتا ہوں اور (اخیر میں) ان کے والد بھی مسلمان ہو گئے تھے یہ کلبی نے ذکر کیا ہے۔

۲۸۔ حضرت ابی ؓ بن ثابت

حضرت ابی ؓ بن ثابت بن منذر بن حرام بن عمرو بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار انصاری خزرجی حضرت حسان بن ثابت اور حضرت اوس بن ثابت کے بھائی کنیت ان کی ابو شیخ ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کے بیٹے کی کنیت ابو شیخ ہے واللہ اعلم ابن مندہ نے محمد بن یعقوب سے انہوں نے احمد بن عبدالجبار سے انہوں نے یونس بن بکیر سے انہوں نے محمد بن اسحاق سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا اوس بن ثابت بن منذر بن حرام بن عمرو بن زید مناۃ جو قبیلہ نبی عدی بن عمرو انصاری سے ہیں کنیت ان کی ابو شداد ہے بدر میں شریک ہوئے تھے اور احد میں شہید ہوئے یہ حضرت حسان بن ثابت انصاری کے بھائی ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ نے ابی کا تذکرہ کا بھی اسی طرح کیا ہے حالانکہ ابن اسحاق تک سند صرف اوس کی پہنچتی ہے اور اس بات کی دلیل کہ وہ اوس ہیں (ابی نہیں ہیں) یہ ہے کہ کنیت ان کی ابو شداد بیان کی اور یہ کنیت اوس بن ثابت کی ہے ان کے بیٹے شداد تھے اسی لئے ان کی کنیت ابو اشداد رکھی گئی اور عنقریب ان کا ذکر آئے گا ابو نعیم کہتے ہیں کہ بعض وہمی لوگوں نے یعنی ابن مندہ نے ابی بن ثابت بن منذر کا ذکر کیا ہے اور نہ ان کی کوئی حدیث روایت کی نہ کچھ ذکر نہ نسب اور یہ کہہ دیا کہ یہ حضرت حسان اور اوس کے بھائی ہیں۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ تصحیف ہے اور انہوں نے اپنی سند ابن اسحاق تک پہنچائی کہ حضرت اوس بدر میں شریک ہوئے اور احد میں شہید ہوئے۔

ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابی بن ثابت بن منذر بن حرام بن عمرو بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار بدر میں اور احد میں شریک ہوئے اور جنگ بئر معونہ میں بماہ صفر ہجرت کے چھتیسویں مہینے شہید ہوئے یہ ابن شاہین کا قول ہے اور اس استدراک کی کوئی وجہ نہیں کیونکہ ابن مندہ نے بھی ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے صرف یہ کہ ابن مندہ نے جنگ احد میں ان کا شہید ہونا بیان کیا ہے پس اگر ابو موسیٰ نے صرف اس وجہ سے کہ وہ خود ان کا شہید ہونا بئر معونہ میں سمجھتے ہیں اور ابن مندہ نے احد کے دن ان کا شہید ہونا بیان کیا اور ان کو کوئی اور سمجھا ہے تو یہ ان کا وہم ہے کیونکہ یہ وہی ہیں ہاں ابن مندہ سے ان کی نقل میں بواسطہ یونس کے ابن اسحاق سے نقل کرنے میں وہم ہو گیا واللہ اعلم اور ہم نے یونس کی سند سے ابن اسحاق سے جو روایت کی ہے اس میں یہ نہیں ہے کہ حضرت ابی احد میں شہید ہوئے وہ ان کے بھائی حضرت اوس ہیں جو احد میں

---

[1] مطلب یہ ہے کہ جس وقت کبوتری اپنے انڈوں کے فراق میں روتی ہے تو مجھے اپنے بیٹے کی مفارقت یاد آتی ہے اور میں اسے پکارنے لگتا ہوں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہید ہوئے اور جس قدر رہ گئے ہیں ان کی کتاب میں ہیں نہ ان سب کو ابوموسیٰ نے بیان کیا ہے اور نہ ابونعیم نے اور نہ جس قدر احوال صحابہ کے ان سے رہ گئے ہیں ان سب کو ابوموسیٰ نے بیان کر دیا ہے اس لیے یہ دوسرے ہیں۔

حرام: حاء اور راء کی زبر کے ساتھ ہے۔ معونہ: میم کی زبر عین کی پیش جس کے بعد واؤ ساکن اور نون پھر ھاء ہے۔

۲۹۔ حضرت ابی ؓ بن شریق

حضرت ابی ؓ بن شریق۔ اور یہ مشہور ہیں اس نام سے اخنس بن شریق بن عمرو بن وہب بن علاج بن ابی سلمہ بن عبد العزیٰ بن غیرۃ بن عوف بن ثقیف ثقفی کنیت ان کی ابوثعلبہ ہے۔

ہمیں ابوموسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی نے اجازۃً ابواحمد کی کتاب سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عمر بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن یزید نے بواسطہ اپنے راویوں کے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے اخنس بن شریق کا نام ابی بن شریق بن عمرو بن وہب بن علاج ہے دراصل ان کا نام ابی تھا مگر جب انہوں نے جنگ بدر میں بنی زہرہ کو مکہ لوٹ جانے کا مشورہ دیا اور انہوں نے ان کے مشورے کو مان لیا اور لوٹ گئے تو یہ چرچا ہونے لگا کہ ابی بن شریق نے ان لوگوں کو لوٹا دیا لہٰذا ان کا نام اخنس رکھ دیا گیا اخنس کے معنی زیادہ لوٹانے والا یہ بنی زہرہ کے حلیف تھے[۱] اور انہیں رسول اللہ ؐ نے (کچھ دنوں) مولفۃ القلوب[۲] کے ساتھ دیا تھا۔ ان کی وفات حضرت عمر ؓ بن خطاب کی خلافت میں ہوئی۔ میں کہتا ہوں کہ اخنس بنی زہرہ کے حلیف اور ان میں ذی وجاہت تھے پھر جب قریش (کے کافر) جنگ بدر میں گئے اور بنی زہرہ کو ابوسفیان بن حرب کے متعلق یہ خبر ملی کہ وہ نبی ؐ سے بچ گئے اور قریش کا ارادہ جنگ بدر میں جانے کا ہے تو اخنس نے بنی زہرہ کو مکے لوٹ جانے کا مشورہ دیا اور ان سے کہا کہ اللہ نے تمہارے اس قافلے کو جو ابوسفیان کے ساتھ تھا بچا دیا اب تم کو اور کس بات کی ضرورت ہے لہٰذا وہ لوگ لوٹ گئے اور بدر میں ان کا کوئی مقتول نہیں ہوا اسی وقت سے ان کا لقب اخنس رکھا گیا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے کیا ہے۔

۳۰۔ حضرت ابی ؓ بن عجلان

حضرت ابی ؓ بن عجلان۔ انہوں نے نبی ؐ سے حدیث کی روایت کی ہے اور یہ ابوامامہ صدی بن عجلان باہلی کے بھائی ہیں ابن شاہین نے بیان کیا ہے کہ میں نے عبداللہ بن سلیمان بن اشعث کو ایسا ہی کہتے سنا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے کیا ہے۔

۳۱۔ حضرت ابی ؓ بن عمارۃ

حضرت ابی ؓ بن عمارۃ انصاری۔ انہوں نے رسول اللہ ؐ کے ہمراہ اپنے گھر میں دونوں قبلوں[۳] کی طرف نماز پڑھی ہے۔ سعید بن عفیر نے یحییٰ بن ایوب سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن رزین سے انہوں نے محمد بن یزید سے انہوں نے ایوب بن قطن سے

۱۔ زمانہ جاہلیت میں دستور تھا کہ چند لوگ باہم ایک دوسرے کی دوستی کی قسم کھا لیتے تھے ان لوگوں کو باہم حلیف کہتے تھے۔

۲۔ کچھ لوگ اس زمانے میں بخوف مسلمان ہو گئے تھے ان کے دل میں اسلام کی جڑ مضبوط نہ ہوئی تھی ان کو مولفۃ القلوب کہتے تھے حضرت ؐ بغرض تالیف ان کو اکثر مال دے دیا کرتے تھے ۱۲۔

۳۔ یعنی بیت المقدس کی طرف اور بعد بیت المقدس کے منسوخ ہو جانے کے کعبہ کی طرف ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے عبادہ بن نسی سے انہوں نے ابی بن عمارہ انصاری سے روایت کی کہ انہوں نے کہا میرے گھر میں رسول اللہ ؐ نے نماز پڑھی تو میں نے پوچھا کہ یارسول اللہ کیا میں موزوں پر مسح کروں آپ نے فرمایا ہاں میں نے عرض کیا کہ ایک دن تک آپ نے فرمایا ہاں میں نے کہا اور دو دن آپ نے فرمایا ہاں میں نے کہا تین دن تک آپ نے فرمایا ہاں جب تک[1] تمہارا جی چاہے۔اس حدیث کو عمرو بن ربیع بن طارق نے یحیٰی بن ایوب سے روایت کیا ہے اور انہوں نے عبادہ بن نسی کو (درمیان سند میں) نہیں ذکر کیا۔ابوعمر بن عبدالبر نے کہا ہے کہ اس حدیث کی سند میں اضطراب ہے اور بخاری نے تاریخ کبیر میں اس کو نہیں ذکر کیا کیونکہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ غلطی ہے یہ واقعہ ابوابی بن ام حرام کا ہے ابن عبلہ نے ایسا ہی بیان کیا ہے اور انہوں نے ذکر کیا ہے کہ میں نے ان کو دیکھا ہے اور ان سے حدیث سنی ہے ابوابی بن ام حرام کا نام عبداللہ ہے انشاء اللہ وہ اپنے باب میں مذکور ہوگا۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۲۔حضرت ابیؓ بن قشب

حضرت ابیؓ بن قشب۔ابن مندہ کہتے ہیں کہ (ان کا نام) ابی بن قشب ہے بشرطیکہ صحیح ہو اور انہوں نے ابن جریج کی اس حدیث کو ذکر کیا ہے جو بواسطہ عطاء کے حضرت ابن عباس سے منقول ہے کہ نبی ؐ (ایک مرتبہ) مسجد میں بعد تکبیر ہو جانے کے تشریف لائے اور (اس وقت) ابی بن قشب دو رکعت نماز پڑھ رہے تھے تو آپ نے ان کے شانے پر ہاتھ ٹھوکا اور فرمایا کہ اے ابن قشب کیا تم چار رکعت نماز پڑھتے ہو۔ابونعیم نے کہا ہے کہ اس حدیث میں بعض راویوں سے وہم ہو گیا ہے اور انہوں نے (حدیث میں) ابی کا نام لیا ہے حالانکہ (حدیث میں صرف) ابن قشب ہے۔

۳۳۔حضرت ابیؓ بن کعب بن عبدثور

حضرت ابیؓ بن کعب بن عبدثور۔ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی نے اجازۃً ابواحمد کی کتاب سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عمر بن حسن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں منذر بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن محمد نے علی بن محمد مدائنی سے انہوں نے اپنے راویوں کے ذریعہ سے نقل کیا کہ وہ لوگ کہتے تھے کہ قبیلہ خزاعہ کا ایک شخص اپنی قوم کے کچھ لوگوں کے ہمراہ آیا اور ان میں ابی بن کعب بن عبدثور بھی تھے ان لوگوں نے رسول اللہ ؐ سے بیعت کی اور مسلمان ہو گئے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے کیا ہے اور یہ وفد[2] جن کا ذکر اس ترجمے میں ہے قبیلہ مزینہ کا ہے۔

۳۴۔حضرت ابیؓ بن کعب بن قیس

حضرت ابیؓ بن کعب بن قیس بن عبید بن زید بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن نجار جن کا نام تیم اللات ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں تیم اللہ بن ثعلبہ بن عمرو بن خزرج اکبر انصاری خزرجی معاوی ان کا نام نجار اس وجہ سے رکھا گیا کہ انہوں نے بسولے سے اپنا ختنہ کر لیا تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ انہوں نے ایک شخص کے منہ پر بسولا مار دیا تھا اور اس کا منہ کٹ گیا تھا لہٰذا ان کو لوگ نجار

---

[1] اس حدیث پر عمل نہیں ہے کیونکہ صحیح احادیث میں مقیم کے لئے ایک شب و روز اور مسافر کے لئے تین شب و روز تک مسح کی اجازت ہے ۱۲

[2] وفد ان لوگوں کو کہتے ہیں جو کسی کی طرف سے قاصد بن کے کہیں جائیں یہ لوگ حضرت ؐ کے پاس اپنی قوم کی طرف سے آتے تھے اس لئے ان کو وفد کہا جاتا ہے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(بڑھئی) کہنے لگے اور معاویہ [1] بن عمرو کی اولاد بنی حدیلہ کے نام سے مشہورہ ہے حدیلہ معاویہ کی ماں ہیں معاویہ کی اولاد سب ان ہی کی طرف منسوب ہے اور یہ حدیلہ مالک بن زید بن حبیب بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج کی بیٹی ہیں اور صہلیہ بنت اسود بن حرام بن عمرو بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار کی دادی ہیں یہ صہیلہ اور حضرت ابی کے والد عمرو بن مالک بن نجار میں جا کے مل جاتے ہیں اور یہ صہیلہ ابوطلحہ زید بن سہل بن اسود بن حرام انصاری ام سلیم کے شوہر کی پھوپھی ہیں۔

ان ابی بن کعب کی دو کنیتیں ہیں (ایک) ابوالمنذر یہ کنیت ان کی نبی ؐ نے رکھی تھی (دوسری) ابوالطفیل یہ کنیت ان کی حضرت عمرؓ بن خطاب نے رکھی تھی اس وجہ سے کہ ان کے بیٹے کا نام طفیل تھا۔ یہ بیعت عقبہ میں اور جنگ بدر میں شریک تھے حضرت عمرؓ (ان کی نسبت) فرمایا کرتے تھے کہ ابی تمام مسلمانوں کے سردار ہیں ان سے عبادہ بن صامت اور حضرت ابن عباسؓ اور عبداللہ بن خطاب اور ان کے بیٹے طفیل بن ابی نے روایت کی ہے۔

ہمیں ابراہیم بن محمد نے اور اسماعیل بن عبید نے اور ابوجعفر نے اپنی اسناد سے ترمذی سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم سے محمد بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبدالوہاب ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خالد حذاء (جوتی سینے والے) نے ابوقلابہ سے انہوں نے حضرت انس بن مالک سے نقل کر کے خبر دی کہ نبی ؐ نے (ایک مرتبہ) حضرت ابی بن کعب سے فرمایا کہ اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں (سورۂ) لم یکن الذین سناؤں ابی نے عرض کیا کہ کیا اللہ نے میرا نام لیا ہے آپ نے فرمایا ہاں تو ابی (فرط مسرت سے) رونے لگے اور عبدالرحمٰن بن ابزی نے حضرت ابی سے روایت کی ہے کہ نبی ؐ نے ایسا ہی فرمایا عبدالرحمٰن کہتے ہیں میں نے حضرت ابی سے پوچھا کہ آپ کیا اس بات سے خوش ہوئے تو حضرت ابی نے جواب دیا کہ میں کیوں خوش نہ ہوتا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قل بفضل اللہ ورحمتہ بذلک فلیفرحوا ھو خیر مما یجمعون (اے نبی) کہہ دو کہ خدا کے فضل و رحمت سے (میں خوش ہوتا ہوں) اسی پر خوش ہونا چاہئے یہ اس چیز سے بہتر ہے جس کو لوگ جمع کرتے ہیں۔

ترمذی کہتے ہیں اسی سند کے ساتھ ہم سے ابن وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حمید بن عبدالرحمٰن نے داؤد عطار سے انہوں نے معمر سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے حضرت انسؓ سے نقل کر کے بیان کیا کہ نبی ؐ نے فرمایا میری امت میں سب سے زیادہ مہربان میری امت پر ابوبکرؓ ہیں اور خدا کی دین کی بابت سب سے زیادہ سخت عمر ہیں اور حیا میں سب سے زیادہ کامل عثمانؓ ہیں اور حلال وحرام کا سب سے زیادہ علم رکھنے والے معاذ بن جبل ہیں اور فرائض (میراث کے مسائل) کے سب سے زیادہ جاننے والے زید بن ثابت ہیں اور قرأت کے سب سے زیادہ ماہر ابی بن کعب ہیں اور ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اس امت کے امین ابوعبیدہ ہیں اس حدیث کو ابوقلابہ نے بھی حضرت انسؓ سے اسی کے مثل روایت کیا ہے اور انہوں نے اس میں اتنا جملہ زیادہ روایت کیا ہے کہ سب سے عمدہ فیصلہ کرنے والے علیؓ ہیں۔

زر بن حبیش سے روایت ہے کہ وہ بالالتزام ابی بن کعب کے ساتھ رہتے تھے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابی بن کعب کے مزاج میں کچھ سختی تھی تو میں نے ان سے کہا کہ آپ مجھ سے نرمی کیا کیجئے خدا آپ پر رحم کرے۔

ہمیں ابومنصور بن یحییٰ معدل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالبرکات محمد بن خمیس جہنی موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونصر

---

[1] یہ وہ معاویہ نہیں ہیں جو ملک شام کے بادشاہ تھے وہ حضرت ابوسفیان کے بیٹے ہیں ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن المرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن علی بن مثنیٰ نے بیان وہ کہتے تھے ہمیں ابوعبداللہ یعنی محمد بن عبدہ بن حرب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوعلی حسن بن قزعہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سفیان بن حبیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سعید نے ثویر بن ابی فاختہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے طفیل سے انہوں نے اپنے والد یعنی حضرت ابی بن کعب سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ انہوں نے نبی ؐ کو یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا والزمھم کلمة التقوىٰ (ترجمہ خدا نے انہیں تقویٰ کی بات لازم کر دی ہے) وہ کہتے تھے حضرت نے نے فرمایا کہ تقویٰ کی بات سے مراد لا الہ الا اللہ کی شہادت ہے۔

حسن بن صالح نے مطرف سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے مسروق سے روایت کی کہ رسول اللہ ؐ کے اصحاب میں سے (عہدہ) قضا کی زیادہ قابلیت رکھنے والے چھ آدمی تھے (۱) عمر اور (۲) علی اور (۳) عبداللہ (بن مسعود) اور (۴) ابی اور (۵) زید (بن ثابت) اور (۶) ابوموسیٰ (اشعری)

ابوعمر (ابن عبدالبر) نے بیان کیا ہے کہ محمد بن سعد نے واقدی سے نقل کیا ہے کہ سب سے پہلے جس نے رسول اللہ صلعم کے لئے لکھا آپ کی مدینہ میں تشریف آوری کے وقت وہ ابی بن کعب ہیں اور اخیر زمانے میں جن لوگوں نے لکھا ان میں بھی سب سے پہلے یہی ہیں اور درمیان میں اور لوگوں نے بھی لکھا جب ابی بن کعب نہ ہوتے تو زید بن ثابت لکھتے اور قریش میں جس نے سب سے پہلے آپ کے لئے لکھا وہ عبداللہ بن سعد بن ابی سرح ہے بعد اس کے وہ مرتد ہو گیا تھا اور مکے لوٹ گیا تھا اسی کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی ومن اظلم ممن افترى على الله كذبا اوقال اوحى الى ولم يوح اليه شيء (ترجمہ اور اس سے زیادہ ظالم کون ہے جو خدا پر جھوٹ افترا کرے یا یہ کہے کہ میرے اوپر وحی نازل کی گئی ہے حالانکہ اس پر کچھ بھی نازل نہیں کیا گیا) اور خطوط کے لکھنے کا کام عبداللہ بن ارقم زہری کے سپرد تھا اور آنحضرت ؐ کے عہد ناموں کی کتابت اور صلح ناموں کی جب آپ صلح کرتے تھے حضرت علیؓ بن ابی طالب کرتے تھے اور جن لوگوں نے رسول اللہ ؐ کے لئے کتابت کی تھی ان میں سے ابوبکرؓ صدیق ہیں اور عمرؓ بن خطاب اور عثمانؓ بن عفان اور زبیر بن عوام اور خالد اور ابان جو دونوں سعید بن عاص کے بیٹے ہیں اور حنظلہ اسیدی اور علاء بن حضرمی اور خالد بن ولید اور عبداللہ بن رواحہ اور محمد بن مسلمہ اور عبداللہ بن عبداللہ بن ابی بن سلول اور مغیرہ بن شعبہ اور عمرو بن عاص اور معاویہ بن ابی سفیان اور جہیم بن صلت اور معیقیب بن ابی فاطمہ اور شرحبیل بن حسنہ۔

ابونعیم نے کہا ہے کہ ابی کی وفات میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے بعض لوگ کہتے ہیں ۲۲ھ میں بعہد خلافت حضرت عمرؓ وفات پائی اور بعض لوگ کہتے ہیں ۳۰ھ میں بعہد خلافت حضرت عثمانؓ ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ یہی صحیح ہے کیونکہ زر بن حبیش ان سے حضرت عثمانؓ کی خلافت میں ملے تھے۔ ابوعمر (ابن عبدالبر) نے کہا کہ انہوں نے ۱۹ھ میں وفات پائی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ سنہ ۲۰ھ میں اور بعض کہتے ہیں کہ ۲۲ھ میں اور بعض کہتے ہیں کہ ۳۲ھ میں بعہد خلافت حضرت عثمانؓ اور اکثر لوگ اسی طرح بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عمرؓ کی خلافت میں وفات پائی (یہاں تک ابن عبدالبر کا قول تھا مگر صحیح وہی ہے جو ابونعیم نے بیان کیا)۔

حضرت ابی کے سر اور ڈاڑھی کے بال سپید تھے اور وہ اپنے بالوں کی سپیدی کو بدلتے نہ تھے (یعنی خضاب نہ لگاتے تھے) ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۵۔ حضرت ابی ؓ بن مالک

حضرت ابی ؓ بن مالک حرشی اور بعض لوگ کہتے ہیں عامری یہ ابو عمر (ابن عبدالبر) کا قول ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم کہتے ہیں کہ قشیری عامری پس یہ سب لوگ اس بات پر متفق ہیں کہ وہ عامر بن صعصعہ کے قبیلہ سے ہیں اب ان کے بعد اختلاف ہے کیونکہ (اگر ان کو حرشی کہا جائے تو یہ حریش کی اولاد سے ہوں گے اور اگر قشیری کہا جائے تو قشیر کی اولاد سے ہوں گے اور) حریش اور قشیر دونوں بھائی ہیں اور دونوں کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ بن معاویہ بن بکر بن ہوازن بن منصور بن عکرمہ بن خصفہ بن قیس بن مضر کے بیٹے ہیں۔

یہ ابی بصری ہیں ان کی ایک حدیث وہ ہے جو ہم سے ابوالفضل عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر نے اپنی سند کے ساتھ ابوداؤد طیالسی سے نقل کر کے بیان کی وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے قتادہ سے انہوں نے زرارہ بن اوفی سے انہوں نے ابی بن مالک سے نقل کر کے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے ماں باپ کو یا ان میں سے ایک کو پایا پھر بھی وہ دوزخ میں گیا اس پر اللہ لعنت کرے اور اسی کے مثل غندور علی بن جعد نے اور عاصم بن علی نے شعبہ سے روایت کی ہے اور اس کو ابوداؤد نے بھی شعبہ سے انہوں نے علی بن زید سے انہوں نے زرارہ سے انہوں نے اپنی قوم کے کسی آدمی سے جس کا نام مالک یا ابو مالک یا ابن مالک تھا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور اس حدیث کو ثوری نے اور ہشیم نے علی بن زید سے انہوں نے زرارہ سے انہوں نے عمرو بن مالک سے روایت کیا ہے اور اس کو حماد نے علی بن زید سے انہوں نے زرارہ سے انہوں نے مالک قشیری سے روایت کیا ہے اور اس کو اشعث بن سوار نے زرارہ سے انہوں نے اپنی قوم کے کسی آدمی سے جس کا نام مالک یا ابو مالک یا عامر بن مالک تھا روایت کیا ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ یہ حدیث مالک بن عمرو قشیری کی ہے یحییٰ بن معین کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں ابی بن مالک کوئی نہیں ہے وہ عمرو بن مالک ہیں (جن کو لوگوں نے ابی بن مالک سمجھا ہے) مگر (امام) بخاری نے ان ابی بن مالک کو اپنی کتاب (تاریخ) کبیر میں ابی کے باب میں ذکر کیا ہے اور انہوں نے ان کے بارے میں اختلاف بھی ذکر کیا ہے۔

بخاری کے علاوہ اور لوگ بھی ابی بن مالک کو صحیح کہتے ہیں واللہ اعلم۔ اور اس کی بحث عمرو بن مالک کے بیان میں آئے گی ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۶۔ حضرت ابی ؓ بن معاذ

حضرت ابی ؓ بن معاذ بن انس بن قیس بن عبید بن زید بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن نجار انصاری خزرجی نجاری۔ یہ اپنے بھائی انس بن معاذ کے ہمراہ بدر اور احد میں شریک ہوئے اور یہ دونوں بیر معونہ میں شہید ہوئے یہ کیفیت ابن شاہین نے واقدی سے نقل کی ہے ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب الہمزہ مع الثاء

۳۷۔ حضرت اثال رضی اللہ عنہ بن نعمان

حضرت اثال رضی اللہ عنہ بن نعمان حنفی [۱] ان کا تذکرہ عبدان بن محمد مروزی نے لکھا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ ہم سے محمد بن مرزوق نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے غالب بن حلبس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حارث بن عبید ایادی نے اپنے والد سے انہوں نے اثال بن نعمان حنفی نے سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ہم اور فرات بن حیان نبی ﷺ کے پاس گئے۔ ہم نے آپ کو سلام کیا آپ نے ہمارے سلام کا جواب دیا ہم اس وقت تک اسلام نہ لائے تھے۔ پھر آپ نے فرات بن حیان کو کچھ زمین بھی معافی میں دی تھی۔ فرات بن حیان کو حضرت حسان بن ثابت کا یہ شعر پہنچ چکا تھا ترجمہ شعر اگر ہم کہیں ادھر ادھر ڈھونڈنے سے فرات بن حیان کو پا جائیں تو وہ رہن ہلاک [۲] ہو جائیں

عبدان نے اس سے زیادہ ذکر نہیں کیا اُن کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۸۔ حضرت اثوب رضی اللہ عنہ بن عتبہ

حضرت اثوب رضی اللہ عنہ بن عتبہ۔ ان کو ابن قانع نے صحابہ میں ذکر کیا ہے۔

ہمیں ابو موسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے ہیں ہمیں ابو عبداللہ محمد بن عمر بن ہارون نے احمد بن ابی الحسن کی کتاب کو ان سے پڑھ کر بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں علی بن احمد بن عمر مقری نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالباقی بن قانع نے نیز احمد کہتے تھے کہ ہمیں زہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن عمر نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمیں ابن قانع نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسین نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن بحر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ملازم بن عمرو نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہارون بن بجید نے جابر سے انہوں نے حضرت اثوب بن عتبہ سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سپید مرغ میرا اور میرے ستر پڑوسیوں کا دوست ہے۔

امام احمد کہتے ہیں کہ یہ حدیث منکر ہے اس کی اسناد صحیح نہیں ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے کیا ہے۔

باب الہمزہ مع الجیم و مع الحاء الخاء

۳۹۔ حضرت اجمد رضی اللہ عنہ

حضرت اجمد رضی اللہ عنہ۔ جیم کے ساتھ۔ دار قطنی نے کہا ہے کہ احمد بن عجیان ہمدانی نبی ﷺ کے پاس آئے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب کے زمانے میں فتح مصر میں شریک تھے اور ان کا مقام جیزہ مصر کے نام سے مشہور ہے۔ دار قطنی کہتے تھے مجھے اس کی خبر عبدالواحد بن محمد سلمی نے دی وہ کہتے تھے میں نے ابو سعید عبدالرحمٰن بن یونس بن عبدالاعلیٰ صدفی کو کہتے ہوئے سنا مگر مجھے کوئی روایت حضرت اجمد

---

[۱] ایک قبلہ ہے عرب میں اس کی طرف منسوب ہیں ۱۲

[۲] رہن ہلاک کے معنی وہ گم کی ہوئی چیز جو اپنے مالک کے قبضے میں نہ جائے مطلب یہ ہے کہ ہم ان کو قید کر لیں پھر کبھی نہ چھوڑیں ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی نہیں ملی۔

۴۰۔ حضرت احبؓ

حضرت احبؓ۔ حاء مہملہ کے ساتھ۔ یہ مالک بن سعد اللہ کے بیٹے ہیں بعض لوگوں نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ یہ قول ابن دباغ کا ہے۔

۴۱۔ حضرت احزابؓ بن اسید

حضرت احزابؓ بن اسید (کنیت ان کی) ابورہم سمعی ظہری اور یہ سمائی (کے لقب سے بھی یاد کیے جاتے) ہیں۔ ان کا نسب سمع بن مالک بن زید بن سہل بن عمرو بن قیس بن معاویہ بن جشم بن عبد شمس ہے۔

ان کا ذکر محمد بن سعد کاتب واقدی نے ان صحابہ میں کیا ہے جو شام میں جا کے رہے تھے۔

امام بخاری کہتے ہیں کہ یہ (صحابی نہیں ہیں) تابعی ہیں اور ابن ابی خیثمہ نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے۔

علی بن عیاش نے اور ہشام بن عمار نے معاویہ بن یحییٰ طرابلسی اور معاویہ بن سعید تجیبی سے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے مرثد بن عبداللہ یزنی سے انہوں نے حضرت ابورہم سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے بڑا چور وہ ہے جو امیر[1] کی زبان چرائے اور سب سے بڑا خطا کار وہ ہے جو ناحق کسی مرد مسلمان کا مال مارلے اور منجملہ نیکیوں کے بیمار کی عیادت ہے اور پوری عیادت یہ ہے کہ تم اپنا دست شفقت اس مریض پر پھیرو اور اس سے پوچھو کہ وہ کیسا ہے اور سب سے بڑی سفارش یہ ہے کہ تم دو آدمیوں کے درمیان میں نکاح کی سفارش کرو یہاں تک کہ ان دونوں کے درمیان میں نکاح کرا دو اور انبیاء کے لباس کا طریقہ یہ تھا کہ وہ پائجامہ سے پہلے کرتہ پہنتے تھے اور مقبولیت دعا کی علامتوں سے ایک یہ ہے کہ چھینک آ جائے ابوسعد عبدالکریم بن ابی بکر سمعانی کہتے ہیں کہ ابورہم کا نام احزاب بن اسید ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کا نام اسید سمعی ہے۔ یہ تابعی ہیں (صحابی نہیں) حضرت ابوایوب انصاری سے روایت کرتے ہیں انسے مکحول اور خالد بن معدان نے روایت کی ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۲۔ حضرت احمدؓ بن حفص

حضرت احمدؓ بن حفص بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم۔ کنیت ان کی ابوعمرو مخزومی

یہ چچازاد بھائی ہیں خالد بن ولید کے اور ابوجہل بن ہشام کے اور خیثمہ بنت ہاشم بن مغیرہ کے جو حضرت عمرؓ بن خطاب کی والدہ ہیں۔ (اس رشتے سے یہ حضرت عمرؓ کے چچیرے ماموں ہوئے)

ابوعبدالرحمٰن نسائی نے ابراہیم بن یعقوب جوزجانی سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے ابوہشام مخزومی سے جو بنی مخزوم کے نسب کے بڑے عالم تھے ابوعمرو بن حفص کا نام پوچھا انہوں نے کہا کہ احمد اور ان کی والدہ درہ بنت خزاعی بن حارث بن حویرث ثقفی ہے۔ علی

---

[1] امیر کی زبان چرانے کا یہ مطلب ہے کہ امیر کی طرف سے لوگوں کو جھوٹا پیغام دے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن رباح نے ناشرہ بن سمی یزنی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے حضرت عمرؓ بن خطاب کو جابیہ ۱ والے دن خطبے میں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ (اے مسلمانو) میں تم سے خالد بن ولید کی بابت عذر خواہی کرتا ہوں میں نے انہیں حکم دیا تھا کہ وہ یہ مال صرف مہاجرین کو دیں مگر انہوں نے جاہ اور شرف والے لوگوں کو اور باتونی ۲ آدمیوں کو بھی دیا

لہٰذا میں نے انہیں معزول کر دیا اور ابوعبیدہ بن جراح کو ان کی جگہ پر مقرر کیا پس ابوعمرو بن حفص کھڑے ہو گئے اور انہوں نے کہا خدا کی قسم ۳ اے عمر تم نے انصاف نہیں کیا تم نے ایک ایسے عامل کو موقوف کر دیا جسے رسول اللہ ؐ نے عامل بنایا تھا اور تم نے ایک ایسی تلوار میان میں کر لی جو رسول اللہ ؐ نے (کافر کشی کے لئے) میان سے نکالی تھی اور تم نے ایک ایسے جھنڈے کو جھکا دیا جسے رسول اللہ ؐ نے بلند کیا تھا اور بے شک تم نے حق قرابت کا لحاظ نہ کیا اور تم نے اپنے چچا کے بیٹے پر حسد کیا حضرت عمرؓ نے (ان سخت و درشت الفاظ کے جواب میں نہایت نرمی سے) فرمایا کہ تم چونکہ خالد کے قریبی رشتہ دار ہو اور ابھی نو جوان ہو اس لئے تم کو اپنے چچا کے بیٹے کی حمایت میں غصہ آ گیا۔

۴۳۔ حضرت احمرؓ بن جزی

حضرت احمرؓ بن جزی بن شہاب بن جزء بن ثعلبہ بن زید بن مالک بن سنان ربعی سدوسی اس کو ابن مندہ اور ابونعیم نے بخاری سے نقل کیا ہے اور ابن عبدالبر کہتے ہیں کہ (ان کا نسب یوں ہے) احمر بن جزی بن معاویہ بن سلیمان حارث سدوسی کے مولیٰ۔ ابن عبدالبر نے کہا ہے کہ دار قطنی نے بیان کیا جزی میں جیم اور زے کو کسرہ ہے۔

میں کہتا ہوں ان سے صرف حسن بصری نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابوالفضل منصور بن ابوالحسن مخزومی نے اپنی سند کے ساتھ ابو یعلیٰ احمد بن علی بن مثنی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوموسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبد بن راشد نے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے حسن بصری سے سنا وہ کہتے تھے ہم سے رسول اللہ ؐ کے صحابی احمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم لوگ رسول اللہ ؐ کے بیٹھنے کے لئے اس قدر جگہ چھوڑ دیا کرتے تھے جس میں آپ کی دونوں کہنیاں دونوں پہلوؤں سے جدا رہیں (یعنی بفراغت بیٹھ سکیں) ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۔ حضرت احمرؓ مولیٰ ام سلمہؓ

حضرت احمرؓ ام المومنین حضرت ام سلمہؓ کے غلام ہیں۔ جبارۃ بن مغلس نے شریک سے انہوں نے عمران نخلی سے انہوں نے

---

۱ جابیہ ایک شہر ہے ملک شام میں اضلاع دمشق سے۔

۲ یہ اشارہ ہے اس امر کی طرف کہ حضرت خالد نے ایک شاعر کو کچھ روپیہ دے دیا تھا۔

۳ حضرت عمر کا حلم اور انکی بردباری اور للہیت قابل آفرین ہے ورنہ کس کی مجال تھی کہ اتنے بڑے شہنشاہ کے سامنے ایسی سخت گفتگو کرتا ساتھ ہی اس کے حضرت ابوعمر کی حق گوئی بھی قابل تعریف ہے۔ اس مقام پر اگر کوئی نافہم یہ اعتراض کرے کہ حضرت ابوعمر نے قسم کھا کر حضرت عمرؓ کی ناانصافی وغیرہ کو بیان کیا ہے پس اگر حضرت عمرؓ میں یہ باتیں نہ تھیں تو حضرت ابوعمرو کا جھوٹا ہونا اور جھوٹی قسم کھانا لازم آئے گا تو جواب اس اعتراض کا یہ ہے کہ حضرت ابوعمرو نے جو کچھ کہا اپنی سمجھ کے موافق کہا اس وقت ان کی سمجھ میں حضرت عمر کا یہ فعل خلاف انصاف ہوگا۔ یہاں سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضرات خلفائے راشدین نے کس قدر اختیارات نکتہ چینی کے عام طور پر دے رکھے تھے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احمد مولیٰ ام سلمہ سے روایت کی وہ کہتے ہیں میں ایک جہاد میں نبیؐ کے ہمراہ تھا (اس سفر میں) ہم لوگوں کا گذر ایک وادی پر یا (یہ کہا کہ) ایک نہر پر ہوا تو میں لوگوں کو (اپنی پشت پر سوار کر کر کے) پار اتارنے لگا نبیؐ نے (مجھ سے) فرمایا کہ تم نے تو آج کشتی[1] کا کام دیا ہے یہ حدیث جبارہ کی روایت سے مشہور ہے اور دوسرے لوگوں نے شریک سے روایت کر کے اس کی مخالفت کی ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہے۔

۴۵۔ حضرت احمرؓ بن سلیم

حضرت احمرؓ بن سلیم اور بعض لوگ کہتے ہیں سلیم بن احمر انہوں نے نبیؐ کو دیکھا ہے اور ان سے یزید بن شخیر نے روایت کی ہے اس کو ابن مندہ نے اپنی تاریخ میں ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

۴۶۔ حضرت احمرؓ بن سواء

حضرت احمرؓ بن سواء بن عدی بن مرہ بن حمران بن عوف بن عمرو بن حارث بن سدوس سدوسی ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے ان سے صرف ایاد بن لقیط روایت کرتے ہیں۔ ابن مندہ نے اپنی اسناد کے ساتھ حسن بن محمد بن علی ازدی سے روایت کی ہے انہوں نے کہا مجھ سے میرے والد نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے علاء بن منہال نے ایاد بن لقیط سے انہوں نے حضرت احمر بن سواد سدوسی سے نقل کر کے بیان کیا کہ ان کے پاس ایک بت تھا جس کی پرستش کیا کرتے تھے پھر اسے لے کے انہوں نے کنویں میں ڈال دیا بعد اس کے نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے بیعت کر لی۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ ان کی حدیث اس سند سے غریب ہے اور علاء بن منہال کوفی ہیں وہی ان کی حدیثوں کو جمع کرتے ہیں انہوں نے اس حدیث کو اسی سند سے لکھا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہے۔

۴۷۔ حضرت احمرؓ ابوعسیب

حضرت احمرؓ (ان کی کنیت) ابوعسیب نبیؐ کے غلام ہیں۔ ان سے عمران جونی اور حازم بن قاسم نے روایت کی ہے۔ ان کے نام میں لوگوں کا اختلاف ہے۔ یزید بن ہارون نے ابونصیرہ مسلم بن عبید سے انہوں نے ابوعسیب مولیٰ رسول اللہؐ سے انہوں نے رسول اللہؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا جبریل میرے پاس بخار اور طاعون لے کے آئے تو میں نے بخار کو مدینہ میں روک لیا اور طاعون کو شام بھیج دیا اور وہ میری امت کے لئے رحمت ہے اور کافروں کے لئے عذاب ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۸۔ حضرت احمرؓ بن قطن

حضرت احمرؓ بن قطن ہمدانی۔ فتح مصر میں شریک تھے بعض لوگ ان کو صحابی کہتے ہیں اس کو امیر ابونصر بن ماکولا نے ابن یونس سے نقل کیا ہے۔

---

[1] یعنی جس طرح کشتی کے ذریعے سے لوگ دریا کے پار اتر جاتے ہیں اسی طرح تمہارے ذریعے سے لوگ پار پہنچ گئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۹۔ حضرت احمرؓ بن معاویہ

حضرت احمرؓ بن معاویہ بن سلیم بن لائی بن حارث بن صریم بن حارث۔ اور حارث کا نام مقاعس بن عمرو بن کعب بن سعد بن زید مناۃ بن تمیم۔

کنیت ان کی ابوشعبل ہے۔ نبیؐ نے ان کے لئے اور ان کے بیٹے کے لئے ایک پروانہ امان کا لکھ دیا تھا اور یہ قبیلہ بنی تمیم کے وفد تھے ان کے نام میں اختلاف ہے۔ ابوالفتح ازدی کہتے ہیں ان کا نام مرہ ہے ان کا شمار کوفیوں میں ہے ان کی حدیث ان کی اولاد کے پاس ہے اس کی روایت محمد بن عمر بن حفص بن سکن بن سواء بن شعبل بن احمر بن معاویہ اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ احمر نبیؐ کے پاس گئے اور وہ بنی تمیم کے وفد تھے تو نبیؐ نے ان کے اور ان کے بیٹے شعبل کے لئے پروانہ لکھ دیا تھا۔ ان کی کنیت ابوشعبل (زیادہ مشہور) ہے (آپ نے اس پروانے میں یہ لکھ دیا تھا کہ) یہ تحریر ہے احمر بن معاویہ کے لئے اور شعبل بن احمر کے لئے ان کے مکانات اور مالوں کی حفاظت کے بابت جو شخص ان کو تکلیف دے اللہ کا ذمہ اس سے بری ہے بشرطیکہ یہ سچے ہوں یہ تحریر حضرت علیؓ بن ابی طالب نے لکھی تھی اور اس پر رسول اللہؐ کی مہر تھی۔ ابونعیم کہتے ہیں کہ محمد بن عمر نے ایسا ہی بیان کیا ہے مگر میں اس حدیث میں ارسال سمجھتا ہوں (یعنی کوئی راوی درمیان سے چھوٹ گیا ہے) اور انہوں نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے اس کی کوئی سند سوا اس کے نہیں ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہے۔

۵۰۔ حضرت احمریؓ

حضرت احمریؓ۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ انہوں نے نبیؐ کو دیکھا ہے۔ ان کا شمار مدینہ والوں میں ہے ان کی حدیث اسماعیل بن ابراہیم بن ابی حبیبہ نے عبداللہ بن ابی سفیان سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت احمری سے نقل کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے اپنی بی بی سے (زمانہ حج میں) عمرہ کرانے کا وعدہ کیا تھا مگر میں (اس زمانے میں) جہاد پر چلا گیا (اور اس اثنا میں حج کا زمانہ گذر گیا) تو مجھے اس کا بہت رنج ہوا اور میں نے یہ کیفیت نبیؐ سے عرض کی آپ نے فرمایا کہ تم اپنی بی بی سے کہہ دو کہ رمضان میں عمرہ ادا کرلیں کیونکہ رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر (ثواب رکھتا) ہے ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابن مندہ نے کیا ہے۔

۵۱۔ حضرت احنفؓ بن قیس

حضرت احنفؓ بن قیس۔ احنف ان کا لقب ہے حنف کے معنی وہ شخص جس کے پیر میں کجی ہو) ان کے پیر میں کچھ کجی تھی۔

ان کا نام ضحاک ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام صخر بن قیس بن معاویہ بن حصین بن عبادہ بن نزال بن مرہ بن عبید بن حارث بن عمرو بن کعب بن سعد بن زید مناۃ بن تمیم ہے۔ کنیت ان کی ابوبحر، تمیمی سعدی۔ انہوں نے نبیؐ کا زمانہ پایا تھا مگر آپ کو دیکھا نہیں اور چونکہ نبیؐ نے انہیں دعا دی تھی اس وجہ سے لوگوں نے ان کا تذکرہ (صحابہ میں) کیا ہے ان کی والدہ قبیلہ باہلہ کی ایک خاتون ہیں۔ ہم سے ابوالفرج یحییٰ بن محمود بن سعد ثقفی نے اجازۃً اپنی اسناد سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حجاج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن سلمہ نے علی بن زید سے انہوں نے حسن (بصری) سے انہوں نے حضرت احنف بن قیس نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے اس حالت میں کہ میں حضرت عثمان کے زمانہ خلافت میں کعبہ کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طواف کر رہا تھا کہ قبیلہ بنی لیث کے ایک شخص نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور (مجھ سے) کہا کہ کیا میں تمہیں بشارت نہ دوں میں نے کہا ہاں (ضرور دو) اس شخص نے کہا کیا تم کو یاد ہے جب مجھے رسول اللہؐ نے تمہاری قوم کے پاس بھیجا تھا میں (جب ان لوگوں کے پاس پہنچا تو) اسلام کی خوبیاں ان سے بیان کرنے لگا اور انہیں اسلام کی ترغیب دینے لگا تو تم نے (مجھ سے) کہا تھا کہ بیشک تم اچھی بات کی ترغیب دیتے ہو اور اچھی بات کا حکم کرتے ہو اور بیشک وہ (یعنی نبیؐ) بھی اچھی بات کی ترغیب دیتے ہیں یہ خبر نبیؐ کو پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ اے اللہ احنف کو بخش دے۔ احنف (یہ روح افزا بشارت سن کے بہت خوش ہوئے اور) اکثر کہا کرتے تھے کہ میرے نزدیک میرا کوئی عمل اس سے یعنی نبیؐ کی دعا سے زیادہ قابل امید نہیں ہے۔ حضرت احنف بڑے ذکی اور دانش مند اور عقیل تھے بصرہ کے لوگوں کے ہمراہ حضرت عمرؓ کے پاس آئے تھے حضرت عمرؓ نے ان کی عقل مندی اور دین داری اور نیک روی ملاحظہ فرما کر ایک سال تک ان کو روک لیا پھر ان کو (ایک روز) اپنے سامنے بلایا اور فرمایا کہ اے احنف تم جانتے ہو کہ میں نے تمہیں کیوں اپنے پاس روکا انہوں نے عرض کیا کہ اے امیر المومنین (میں) نہیں جانتا حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ بیشک رسول اللہؐ نے ہمیں عقل مند منافقوں سے پرہیز کرنے کا حکم دیا ہے لہٰذا مجھے خوف ہوا کہ کہیں تم ان میں سے تو نہیں ہو پھر حضرت عمرؓ نے انہیں ایک خط لکھ دیا حاکم بصرہ کے نام اس میں انہیں یہ لکھ دیا کہ احنف اہل بصرہ کے سردار ہیں اس وقت سے ان کی عزت بڑھتی گئی۔

یہ ان لوگوں میں تھے جنہوں نے حضرت علیؓ اور حضرت عائشہؓ کے درمیان میں جو جمل میں لڑائی ہوئی تھی اس سے کنارہ کشی کی اور جنگ صفین [1] میں حضرت علی مرتضیٰ کے ساتھ تھے۔ معصب بن زبیر جس وقت عراق کے حاکم ہوئے اس وقت تک زندہ رہے کوفہ میں سنہ ۶۷ ہجری میں وفات پائی۔ مصعب بن زبیر جو اپنے بھائی عبداللہ (بن زبیر) کی طرف سے حاکم عراق تھے ان کے جنازہ کے ہمراہ گئے۔ ابوالحسن مدائنی نے ذکر کیا ہے کہ انہوں نے ایک بیٹا چھوڑا تھا بحر نام اور انہیں کے ساتھ ان کی کنیت تھی (یعنی ابوالبحر) بحر کی جب وفات ہوئی تو ان کی کوئی نرینہ اولاد باقی نہ تھی۔ واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

---

[1] جنگ صفین اس لڑائی کا نام ہے جو حضرت علی مرتضیٰ اور حضرت معاویہؓ میں ہوئی تھی۔ جنگ جمل اس لڑائی کا نام ہے جو حضرت علیؓ اور حضرت عائشہؓ کے درمیان میں ہوئی تھی ۱۲

۵۲۔ حضرت احوصؓ بن مسعود

حضرت احوصؓ بن مسعود انصاری۔ محیصہ اور حویصہ فرزندان مسعود انصاری کے بھائی ہیں ان کا نسب ان کے بھائیوں کے بیان میں آئے گا یہ احد میں اور تمام ان غزوات میں جو احد کے بعد ہوئے شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ اندلسی نے عدوی سے نقل کیا ہے۔

۵۳۔ حضرت احیحہؓ بن امیہ

حضرت احیحہؓ بن امیہ بن خلف بن وہب بن حذافہ بن جمح جمحی صفوان بن امیہ کے بھائی ہیں۔ مولفۃ القلوب میں سے تھے۔ یہ ابن عبدالبر کا قول ہے اور ابو موسیٰ نے جو ابن مندہ کے چھوڑے ہوئے ناموں کا ذکر کیا ہے اس میں بیان کیا ہے کہ عبدان نے کہا ہے کہ ہم کو ان کی روایت نہیں ملی صرف ان کا نام انہوں نے لکھ دیا ہے اور عبدان نے یہ بھی کہا ہے کہ ہم سے احمد بن سیار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن سلیمان جعفی یعنی ابوسعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن اجلح نے اپنے والد سے انہوں نے بشیر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن تیم وغیرہ سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ مولفۃ القلوب کے ناموں میں ان کا بھی نام ہے۔

۵۴۔ حضرت اخرم رضی اللہ عنہ اسدی

حضرت اخرم رضی اللہ عنہ اسدی۔ رے کے ساتھ۔ یہ اسدی ہیں یعنی قبیلہ اسد بن خزیمہ سے ہیں۔ ان کو رسول اللہ ﷺ کا سوار کہتے تھے۔ جس طرح حضرت ابوقتادہ کو کہتے تھے۔ حضرت اخرم ۶ ہجری میں نبی ﷺ کے زمانے میں شہید ہو گئے تھے جب کہ عبدالرحمٰن بن عینیہ بن حصن بن حذیفہ بن بدر فزاری رسول اللہ ﷺ کے مویشیوں پر شبخون مارا۔ ان کی شہادت کا واقعہ حضرت سلمہ بن اکوع نے ایک طویل حدیث میں نقل کیا ہے جو صحیحین میں منقول ہے۔ اخرم ان کا لقب ہے اور نام ان کا محرز بن نھلہ ہے عنقریب ان کا ذکر محرز کے نام میں پورے طور پر ہوگا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے کیا ہے۔

۵۵۔ حضرت اخرم رضی اللہ عنہ

حضرت اخرم رضی اللہ عنہ۔ ان کا نام اور قبیلہ معلوم نہیں مگر ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ ان کو بعض متاخرین نے ذکر کیا ہے۔ ان کی حدیث یحییٰ بن یمان عجلی نے قبیلہ تیم اللات کے ایک شخص سے انہوں نے عبداللہ بن اخرم سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے ذی قار[1] کے دن فرمایا آج پہلا دن ہے جس میں عرب نے عجم[2] سے اپنے حقوق لے لئے اور میری وجہ سے سب کو مدد ملی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے کیا ہے اور صرف اسی حدیث کو روایت کیا ہے۔

۵۶۔ حضرت اخرم رضی اللہ عنہ ہجیمی

حضرت اخرم رضی اللہ عنہ ہجیمی۔ ان کا شمار صحابہ میں یحییٰ بن یمان کی حدیث کے سبب سے ہے جو انہوں نے عبداللہ تیمی سے نقل کی ہے یہ ابن ماکولا کا قول ہے۔ ان کا نسب ان کے بیٹے عبداللہ بن اخرم کے بیان میں آئے گا۔

میں کہتا ہوں کہ میرے خیال میں یہ ہجیمی وہی اخرم ہیں جن کا بیان اس سے پہلے ہو چکا ہے کہ ان کا نام اور قبیلہ معلوم نہیں کیونکہ راوی ان دونوں سے دونوں تذکروں میں عبداللہ ہیں اور عبداللہ سے یحییٰ اور میں نے ان دونوں کا تذکرہ علیحدہ علیحدہ صرف امیر ابو نصر ابن ماکولا کے پیروی کر کے لکھا کیونکہ انہوں نے اپنی کتاب میں ان کا تذکرہ اسی طرح یکے بعد دیگرے کیا ہے۔ بیشک انہوں نے دو شخص علیحدہ علیحدہ سمجھے ہیں۔

۵۷۔ حضرت اخنس رضی اللہ عنہ بن شریق

حضرت اخنس رضی اللہ عنہ بن شریق۔ ثقفی ان کا نسب ابی بن شریق کے بیان میں گذر چکا ہے یہ بنی زہرہ کے حلیف[3] ہیں۔

---

[1] ذی قار ایک خاص دن کا نام ہے ۱۲

[2] یعنی عجم والے جو اہل عرب پر ظلم کر رہے تھے اور عرب کو معیل سمجھتے تھے وہ بات اب جاتی رہی۔

[3] حلیف اس شخص کو کہتے ہیں جس سے قسم کی دوستی ہو اہل عرب میں باہم قسم کھا کے دوستی کے عہد کرنے کا دستور تھا ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۸۔ حضرت اخنسؓ بن خباب

حضرت اخنسؓ بن خباب سلمی۔ ان کا صحابی ہونا ثابت ہے ان کا تذکرہ ابوعمر نے معن بن یزید کے نام میں کیا ہے۔ ہم نے بھی معن کے بیان میں ان کا ذکر اس سے زیادہ کیا ہے۔ یہ ان لوگوں میں ہیں جو جنگ بدر میں شریک تھے۔

باب الھمزۃ مع الدال و مع الذال

۵۹۔ حضرت ادرعؓ اسلمی

حضرت ادرعؓ اسلمی۔ نبیؐ کی پاسبانی میں رہتے تھے۔ ان سے صرف سعید بن ابی سعید مقبری نے فقط ایک حدیث روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہے ایک شب کو میں رسول اللہؐ کی پاسبانی کے لئے گیا تو کوئی شخص مر گیا تھا لوگوں نے کہا کہ یہ عبداللہ ذوالبجادین ہیں۔ مدینہ میں ان کی وفات ہوئی لوگ جب ان کی تجہیز و تکفین سے فارغ ہوئے اور ان کے جنازے کو اٹھایا تو نبیؐ نے فرمایا کہ ان کے ساتھ نرمی کرو اللہ تمہارے ساتھ نرمی کرے گا کیونکہ یہ اللہ اور اس کے رسول کو دوست رکھتے تھے۔ یہ حدیث غریب ہے صرف اسی سند سے مروی ہے۔

۶۰۔ حضرت ادرعؓ ضمری

حضرت ادرعؓ ضمری۔ کنیت ان کی ابوالجعد ہے اور یہ کنیت ہی کے ساتھ مشہور ہیں۔ قاضی ابواحمد نے ان کا نام اسی طرح بتایا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ میں نے ان کا نام صرف علی بن سعید عسکری کی کتاب میں دیکھا ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کا نام عمرو ہے۔ چنانچہ ان کا ذکر عمرو کے بیان میں بھی انشاء اللہ ہوگا اور عبیدہ بن سفیان حضرمی سے روایت ہے انہوں نے ابوالجعد ضمری سے روایت کی اور (کہا ہے کہ) ابوالجعد ضمری صحابی تھے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص تین جمعہ بغیر عذر کے ترک کردے اللہ اس کے دل پر مہر کر دیتا ہے۔ یہ حدیث محمد بن عمر سے اور عبیدہ سے مشہور ہے اور اس حدیث کو صالح بن کیسان نے عبیدہ بن سفیان سے روایت کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ عمرو بن امیہ ضمری سے یہ حدیث مروی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے کیا ہے۔

۶۱۔ حضرت ادریسؓ

حضرت ادریسؓ۔ ان کا تذکرہ ابرہہ کے ساتھ گذر چکا ہے یہ ان لوگوں میں ہیں جو شام چلے گئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۶۲۔ حضرت ادیمؓ تغلبی

حضرت ادیمؓ تغلبی۔ ان سے صبی بن معبد نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر طلحی نے عبید بن غنام سے انہوں نے علی بن حکیم سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسرائیل نے منصور سے انہوں نے ابووائل سے انہوں نے صبی بن معبد سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں پہلے نصرانی تھا پھر مسلمان ہوا بعد اس کے میں نے حج کرنے کا ارادہ کیا تو میں نے اپنی قوم کے ایک شخص سے جن کا نام ادیم تھا پوچھا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو انہوں نے کہا کہ تم قران کرو یعنی حج وعمرہ کا احرام ایک ساتھ باندھو اور انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ نبی ؐ نے بھی قران کیا تھا۔ اسی حدیث کو جریر نے منصور سے انہوں نے ابووائل سے انہوں نے صبی سے روایت کیا ہے مگر انہوں نے (ادیم کی جگہ) ہدیم بن عبداللہ کہا ہے۔ شریک نے بھی اس حدیث کو منصور سے انہوں نے ابووائل سے انہوں نے صبی سے روایت کیا اور انہوں نے (ادیم یا ہدیم) شک کے ساتھ نقل کیا ہے۔ ابوموسیٰ کہتے ہیں کسی نے اس حدیث میں نبی ؐ کا ذکر نہیں کیا آپ کا ذکر صرف ابن ماکولا نے کیا ہے۔ ہدیم ہا اور دال مہملہ کے ساتھ ہے ابوموسی کہتے ہیں مشہور ہذیم ہے ہا اور ذال معجمہ کے ساتھ ہے اور ان کو ابونعیم نے اور جن لوگوں نے ابونعیم کی پیروی کی ہے ثعلبی ثائے مثلثہ اور عین مہملہ کے ساتھ لکھا ہے حالانکہ یہ تغلبی ہیں تائے مثناۃ اور غین معجمہ کے ساتھ کیونکہ قبیلہ بنی تغلب کے لوگ عیسائی تھے (اور یہ بھی عیسائی تھے) اور قبیلہ بنی ثعلبہ کے لوگ (عیسائی نہ تھے بلکہ) دین عرب پر تھے (یعنی مشرک تھے) ادیم میں ہمزہ کو پیش اور دال کے زبر ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ہمزے کو زبر اور دال کو زیر۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابو نعیم اور ابوموسیٰ نے کیا ہے۔

۶۳۔ حضرت اذینہؓ بن حارث

حضرت اذینہؓ بن حارث بن یعمر۔ ان کا نام شداخ بن عوف بن کعب بن مالک بن لیث بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ بن خزیمہ کنانی لیثی ہے۔ کنیت ان کی ابوعبدالرحمٰن ہے۔ یہ نسب ابن مندہ اور ابونعیم نے بخاری سے نقل کیا ہے اور ابن عبدالبر کہتے ہیں اذینہ عبدی ہیں جو کہ عبدالرحمٰن کے والد ہیں اور ان میں اختلاف ہے۔ اذینہ بن مسلم عبدی۔ عبدقیس سے بھی کہا گیا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان کا نام اذینہ بن حارث بن یعمر ہے پھر ابن عبدالبر نے ان کا نسب کنانہ تک پہنچایا ہے جیسا کہ گذر چکا اور اس کے بعد انہوں نے کہا ہے کہ پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہے۔ ابن عبدالبر نے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے ان کو قبیلہ شنی سے بیان کیا ہے حالانکہ یہ صحیح نہیں۔

ابوداؤد طیالسی نے اپنے مسند میں سلام ابوالاحوص سے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن اذینہ سے روایت کی ہے کہ نبی ؐ نے فرمایا جو شخص قسم کھائے مگر اس قسم کا جانب خلاف اس سے بہتر ہو تو اسے چاہئے کہ اسی بات کو کرے جو بہتر ہو اور اپنی قسم کا کفارہ دے دے۔ اس حدیث کو سوا ابوالاحوص یعنی سلام بن سلیم کے اور کسی نے ابواسحاق سے روایت نہیں کیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے کیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ جن لوگوں نے ان کو عبدی کہا ہے انہیں کا قول صحیح ہے۔ ان کو ابواحمد عسکری نے قبیلہ عبدالقیس کے لوگوں میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ اذینہ عبدی جن کی کنیت ابوعبدالرحمٰن بن اذینہ ہے حجاج کی طرف سے بصرہ کے قاضی تھے اور یہ حجاج سلمہ بن حارث بن خالد بن عائذ بن سعد بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن بہثہ کے بیٹے ہیں۔

اذینہ حضرت عثمانؓ کے زمانے میں قبیلہ عبدالقیس کے سردار تھے۔ انہوں نے جنگ جمل کا زمانہ پایا تھا لہٰذا ان کا تذکرہ اس میں بھی ہے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں ابوحاتم کہتے ہیں کہ جو حدیثیں انہوں نے روایت کی ہیں وہ مرسل ہیں (یعنی درمیان سے انہوں نے صحابی کا نام چھوڑ دیا ہے) فضل بن دکین نے کہا ہے کہ یہ تابعی ہیں کوفہ کے رہنے والے ہیں ابن دکین بھی کوفی ہیں اور وہ بہ نسبت اور لوگوں کے اپنے شہر کے رہنے والوں سے زیادہ واقف ہیں واللہ اعلم۔

اور شاید جو لوگ ان کو کنانی کہتے ہیں ان کو شبہ ہو گیا اس وجہ سے کہ انہوں نے دیکھا کہ ابن اذینہ شاعر کنانی کا تذکرہ مشہور ہے تو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان لوگوں نے ان کو اس شاعر کا باپ سمجھا حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کے نسب کے بیان میں ان کو عنبری بھی لکھ دیا ہے نون اور بے اور رے کے ساتھ حالانکہ یہ سب سے زیادہ عجیب ہے ابھی تو وہ ان کو لیثی کہہ چکے تھے قبیلہ کنانہ سے اور اب عنبری کہنے لگے قبیلہ تمیم سے اور بلا شبہ ان لوگوں نے ان کی تصحیف کر دی اور عبدی کو عنبری لکھ دیا ان کا تذکرہ بخاری نے بھی کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ اذینہ عبدی حضرت عمرؓ سے روایت کرتے ہیں ان سے ان کے بیٹے عبدالرحمٰن روایت کرتے ہیں اور یہ نبی ﷺ سے بھی مرسلاً (یعنی صحابی کو درمیان سے حذف کر کے) روایت کرتے ہیں ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب الهمزہ مع الراء

۶۴۔ حضرت اربدؓ بن حمیر

حضرت اربدؓ بن حمیر اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ابن حمزہ۔ وہب بن جریر نے اپنے والد سے انہوں نے ابن اسحاق سے نقل کر کے بیان کیا ہے کہ جن لوگوں نے نبی ﷺ کے ساتھ ہجرت کی تھی ان میں اربد بن حمیر بھی تھے اور یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے اربد بن حمزہ نقل کیا ہے اور ابن سعد نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے کہ جن لوگوں نے حبش کی طرف ہجرت کی تھی اور جنگ بدر میں شریک ہوئے ان میں اربد بن حمیر بھی ہیں حمیر کے حا کو پیش اور میم کو زبر اور یے کو تشدید ہے اور اخیر میں رے ہے۔ یہ امیر ابو نصر بن ماکولا کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۶۵۔ حضرت اربدؓ خادم رسول اللہ ﷺ

حضرت اربدؓ۔ رسول اللہ ﷺ کے خادم ہیں۔ ہمیں ابو موسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے کہ اربد رسول اللہ ﷺ کے خادم ہیں ان کا تذکرہ ابوعبداللہ بن مندہ نے (اپنی) تاریخ میں کیا ہے اور کہا ہے کہ ان کی حدیث اصبغ بن زید نے سعید بن راشد سے انہوں نے (حضرت امام) زید بن علی (شہید) سے انہوں نے حضرت علیؓ (یعنی امام زین العابدین) سے انہوں نے اپنی دادی حضرت فاطمہ الزہرا سے روایت کی ہے اس حدیث میں کچھ ان کا ذکر ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۶۶۔ حضرت اربدؓ بن مخشی

حضرت اربدؓ بن مخشی اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام سوید بن مخشی ہے۔ یہ صحابی ہیں قبیلہ طے کے۔ ان کا ذکر ابو معشر وغیرہ نے ان لوگوں میں کیا ہے جو بدر میں شریک تھے۔ ابو عمر نے ان کا تذکرہ سوید کے بیان میں کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابواحمد عسکری نے بھی کیا ہے۔

۶۷۔ حضرت ارطاۃؓ طائی

حضرت ارطاۃؓ طائی۔ قبیلہ طے کے بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ ارطاۃ کے والد تھے نبی ﷺ کے پاس (مقام) ذی الخلصہ کی فتح کی بشارت لے کے آئے تھے اس وقت آپ نے ان کا نام بشیر رکھا تھا۔ قیس بن ربیع نے اسماعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابی حازم سے انہوں نے حضرت جریر بن عبداللہ سے روایت کی کہ نبیؐ نے انہیں ذی الخلصہ(1) کے گرادینے کے لئے بھیجا تھا (چنانچہ حسب ارشاد اس کو منہدم کرچکے) تو انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک قاصد بھیجا جن کا نام ارطاۃ تھا چنانچہ وہ آئے اور انہوں نے حضرت کو بشارت دی نبیؐ (اس بشارت کو سن کے) سجدے میں گر گئے اس حدیث کو محمد بن عبداللہ نے نمیر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اسماعیل سے روایت کیا ہے اور انہوں نے انہیں ابو ارطاۃ کہا ہے اور اسماعیل کے اکثر شاگردوں نے کہا ہے کہ حضرت جریر نے ایک شخص کو بھیجا جن کا نام حصین بن ربیعہ طائی تھی اور یہی صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے حصین کے بیان میں کیا ہے اور انشاء اللہ (ہماری کتاب میں بھی) ان کا تذکرہ حصین کے بیان میں آئے گا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہے۔

۶۸۔ حضرت ارطاۃؓ بن کعب

حضرت ارطاۃؓ بن کعب بن شراحیل بن کعب بن سلامان بن عامر بن حارثہ بن سعد بن مالک بن نخع بن عمرو بن علۃ بن جلد بن مالک بن ادد۔ یہ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے انہیں ایک جھنڈا دیا اس جھنڈے کو لے کے یہ جنگ قادسیہ میں شریک ہوئے اور شہید ہوئے پھر اس جھنڈے کو قیس بن کعب نے لیا وہ بھی شہید ہوگئے۔

یہ ارطاۃ اور حجاج بن ارطاۃ بن ثور بن ہبیرہ بن شراحیل۔ شراحیل میں جا کے مل جاتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے اوس بن جہیش کے بیان میں کیا ہے علیحدہ ان کا ذکر نہیں کیا۔

۶۹۔ حضرت ارطاۃؓ بن منذر

حضرت ارطاۃؓ بن منذر۔ ہمیں ابوموسی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے کہ عبدان مروزی نے کہا ہے کہ (یہ) ارطاۃ بن منذر سکونی (ہیں) اور یہ صحابی ہیں اور انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ ہم سے ہشام بن عمار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مسلمہ بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے نصر بن علقمہ نے اپنے بھائی سے انہوں نے ابن عائذ سے انہوں نے ارطاۃ بن منذر سکونی سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ کے ہمراہ ننانوے ۹۹ مشرکوں کو قتل کیا ہے اور میں اس بات کو نہیں پسند کرتا کہ اتنے ہی مشرک اور قتل کردوں اور کسی ایک مسلمان(2) کا راز فاش کردوں (یعنی ایک مسلمان کے راز فاش کرنے میں جس قدر گناہ ہے اس کی تلافی مشرکوں کی اس کثیر تعداد کے قتل کرنے کا ثواب نہیں کرسکتا) عبدان نے کہا ہے کہ محمد بن علی بن رافع کہتے ہیں کہ صحیح یہ (ہے کہ ان کا نام) لقیط بن ارطاۃ سکونی ہے ارطاۃ بن منذر تو ہو ہی نہیں سکتا۔ ابوموسی کہتے ہیں کہ اس شخص کا کہنا ٹھیک ہے اور ابو موسی نے کہا ہے کہ اسی کی تائید کرتی ہے وہ حدیث جو ہم سے ابوغالب کشودی نے بیان کی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن زبدہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں طبرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن معلا دمشقی نے اور حسین بن اسحاق تستری نے خبر دی یہ دونوں کہتے تھے کہ ہم سے ہشام بن عمار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مسلمہ بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے نصر بن علقمہ نے اپنے بھائی

---

(1) ذوالخلصہ ایک شیوالہ تھا یمن میں اس میں ایک بت تھا جس کا نام خلصہ تھا مشرک اس کی پرستش کیا کرتے تھے اور اس شیوالہ کو وہ لوگ کعبہ یمانیہ کہتے تھے ۱۲ (خیر جاری شرح صحیح بخاری)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی محفوظ سے انہوں نے ابن عائذ سے نقل کر کے بیان کیا اور ابن عائذ کا نام عبدالرحمٰن بن لقیط بن ارطاۃ سکونی ہے کہ ایک شخص نے ان سے کہا کہ ایک ہمارا پڑوسی شراب پیتا ہے اور بری باتیں کرتا ہے آپ اس کی کیفیت سلطان سے بیان کر دیجئے حضرت لقیط بن ارطاۃ نے جواب دیا کہ میں نے ننانوے کافروں کو قتل کیا ہے اور (اس کے بعد راوی نے) اسی کے مثل بیان کیا (یعنی اس کے آگے انہوں نے کہا کہ میں باوجود اس کے کسی مسلمان کی پردہ دری کو نہیں پسند کرتا) ابو موسیٰ نے کہا کہ میں نہیں سمجھتا کہ پہلی روایت (جس میں ان کا نام ارطاۃ ظاہر کیا گیا ہے) کی سند کس طرح واقع ہوئی ہے کیونکہ عبدان نے اس روایت کے بعد ہی ہشام بن عمار سے یہ دوسری روایت بھی نقل کی ہے جس میں انہوں نے ان کا نام لقیط بن ارطاۃ بیان کیا ہے شاید ان سے ایک جگہ غلطی ہو گئی ارطاۃ تابعین سے اور تبع تابعین سے روایت کرتے ہیں اور اسی روایت میں یہ بھی ہے کہ ارطاۃ شام کے معتبر لوگوں میں سے ہیں کسی صحابی سے بھی ان کی ملاقات نہیں ہوئی چہ جائیکہ نبی ﷺ کی ملاقات۔

۷۰۔ حضرت ارقمؓ بن ابی ارقم

حضرت ارقمؓ بن ابی ارقم۔ ابی الارقم کا نام عبد مناف بن اسد بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم قرشی مخزومی۔ ان کی والدہ امیمہ بنت حارث ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام تماضر بنت جذیم ہے قبیلہ بنی سہم سے ہیں اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ان کا نام صفیہ بنت حارث بن خالد بن عمیر بن غبشان خزاعیہ ہے۔ حضرت ارقم کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔

اسلام کی طرف سب سے پہلے سبقت کرنے والوں میں ہیں قدیم الاسلام ہیں بعض لوگ کہتے ہیں یہ بارہویں تھے (یعنی ان سے پہلے صرف گیارہ آدمی مسلمان ہوئے تھے) اور یہ مہاجرین اولین میں سے ہیں۔ جنگ بدر میں شریک تھے انہیں رسول اللہ ﷺ نے بدر کے مال غنیمت سے ایک تلوار دی تھی۔ انہیں رسول اللہ ﷺ نے (ایک مرتبہ) صدقات کی تحصیل کرنے کے لئے بھی مقرر فرمایا تھا۔

یہ وہی شخص ہیں جن کے گھر میں (ہجرت سے پہلے) مکہ میں رسول اللہ ﷺ اور مسلمان چھپے تھے جب کہ مشرکوں کا خوف تھا (ان کا گھر کوہ صفا کے نیچے تھا) یہاں تک کہ پورے چالیس آدمی مسلمان ہو گئے ان چالیس کے آخری شخص حضرت عمرؓ بن خطاب تھے پس جب حضرت عمرؓ سے چالیس کی تعداد پوری ہوئی تو آنحضرت ﷺ اور سب مسلمان) ان کے گھر سے باہر نکلے۔ ابو عمر (ابن عبدالبر) نے کہا ہے کہ ابن ابی خیثمہ نے ذکر کیا ہے کہ ابو الارقم یعنی حضرت ارقم کے والد بھی مسلمان ہو گئے تھے اور انہوں نے بنی مخزوم سے روایت کی حالانکہ یہ غلط ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ ابو حاتم رازی نے اور ان کے بیٹے نے بھی ایک غلطی کی ہے ان دونوں نے ان ارقم کو عبداللہ بن ارقم کا والد قرار دیا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے کیونکہ عبداللہ بن ارقم زہری ہیں کیونکہ ان کا نسب یہ ہے عبداللہ بن ارقم بن عبد یغوث بن وہب بن عبد مناف بن زہرۃ (اور یہ ارقم زہری نہیں ہیں) عبداللہ بن ارقم حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں بیت المال کے سردار تھے۔

یحییٰ بن عمران بن عثمان بن عفان بن ارقم ارقمی اپنے چچا عبداللہ بن عثمان سے اور ان کے گھر والوں سے وہ ان کے دادا عثمان بن ارقم سے وہ حضرت ارقم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ارقم نے (ایک مرتبہ) بیت المقدس جانے کا سامان کیا جب سامان سے فراغت پائی تو نبی ﷺ کے حضور میں رخصت ہونے کو آئے آپ نے فرمایا تم کیوں جاتے ہو کوئی ضرورت ہے کوئی تجارت ہے انہوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے عرض کیا یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہو جائیں نہ کوئی ضرورت ہے نہ تجارت بلکہ بیت المقدس میں نماز پڑھنا چاہتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اس مسجد میں ایک نماز اور مسجدوں کی ہزار نمازوں سے بہتر ہے سوا کعبہ کے عثمان بن ارقم کہتے ہیں پھر حضرت ارقم بیٹھ گئے (اور اپنا ارادہ فسخ کر دیا)

ہمیں ابو یاسر عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن ابی حبۃ نے اپنی اسناد سے عبداللہ بن احمد بن حنبل تک خبر دی وہ کہتے ہیں مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عباد بن عباد مہلبی نے ہشام بن زیاد سے انہوں نے عثمان بن ارقم بن ابی الارقم مخزومی سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا (اور وہ نبیؐ کے اصحاب میں سے تھے) کہ جو شخص جمعہ کے دن لوگوں کے اوپر سے پھاندتا ہوا جاتا ہے اور امام کے نکل آنے کے بعد دو آدمیوں کے درمیان میں تفریق کر دیتا ہے (یعنی ان کو ہٹا کے خود ان کے بیچ میں بیٹھ جاتا ہے) وہ مثل اس شخص کے ہے جو اپنی آنتوں کو آتش جہنم میں کھینچے گا۔

عثمان بن ارقم کہتے ہیں میرے والد حضرت ارقم کی وفات ۵۳ ہجری میں بعمر ۸۳ سال ہوئی اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کی وفات ۵۵ھ میں ہوئی اور ان کی عمر اسی سے کچھ اوپر تھی۔ حضرت ارقم نے وصیت کی تھی کہ ان کے جنازے کی نماز حضرت سعد بن ابی وقاص پڑھائیں اس وقت حضرت سعد (مقام) عقیق میں تھے مروان نے کہا کہ کیا رسول اللہ کا صحابی ایک غیر حاضر شخص کے انتظار میں دفن نہ کیا جائے گا اور (یہ کہہ کے) اس نے چاہا کہ ان کی نماز پڑھا دے مگر عبیداللہ بن ارقم نے مروان کی یہ بات نہیں مانی اور ان کے ساتھ تمام بنی مخزوم اٹھ کھڑے ہوئے اور ان میں باہم گفتگو ہوئی پھر حضرت سعد آ گئے اور انہیں نے ان کے جنازے کی نماز پڑھائی۔ ابو نعیم نے ذکر کیا ہے کہ ان کی وفات بھی اسی روز ہوئی تھی جس روز ابوبکر صدیقؓ کی وفات ہوئی تھی مگر پہلا قول صحیح ہے۔ حضرت ارقم جنۃ البقیع میں مدفون ہوئے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۷۱۔ حضرت ارقمؓ بن جفینہ

حضرت ارقمؓ بن جفینہ تجیبی۔ قبیلہ بنی نصر بن معاویہ سے ہیں۔ فتح مصر میں شریک تھے ان کا تذکرہ اور ان کی اولاد کا اہل مصر میں ہے۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے اور ابن مندہ نے اس کو ابو سعید بن یونس سے روایت کیا ہے۔ ان کا شمار صحابہ میں ہے۔ ان کی حدیث ابن لہیعہ نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے عبداللہ بن ارقم بن جفینہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضرت عمرؓ کے سامنے اپنا کوئی مقدمہ پیش کیا تھا۔ ابو نعیم کہتے ہیں کہ ان کو متقدمین میں سے کسی نے ذکر نہیں کیا بعض متاخرین نے یعنی ابن مندہ نے ان کا تذکرہ کیا ہے مگر ان کا کچھ حال انہوں نے نہیں بیان کیا اور اس کا حوالہ ابو سعد بن عبدالاعلی پر کر دیا ہے اور یہ بیان کیا ہے کہ یہ فتح مصر میں شریک تھے۔ نہ ان کا نام معلوم ہے اور نہ کسی حدیث میں ان کا ذکر ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے کیا ہے۔

۷۲۔ حضرت ارقمؓ نخعی

حضرت ارقمؓ نخعی۔ نام ان کا اوس بن جہیش بن یزید نخعی ہے۔

ہمیں ابو موسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو علی حداد نے اجازۃً ابو احمد عطار کی کتاب سے نقل کر کے بیان کیا اور ہم سے عمر بن احمد بن عثمان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عمر بن حسن بن مالک نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے منذر قابوسی نے بیان کیا وہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہتے تھے ہم سے حسین نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن زکریا بن ابراہیم بن سوید نخعی نے حسن بن حکم نخعی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عابس نخعی سے انہوں نے قیس بن کعب سے روایت کر کے بیان کیا کہ قبیلہ نخع سے ان کے بھائی ارطاۃ بن کعب بن شراحیل اور ارقم جن کا نام اوس بن جہیش بن زید ہے نبیؐ کی خدمت میں گئے تھے۔ یہ دونوں اپنے زمانہ میں بڑے حسین اور بہت ہی خوش وضع تھے حضرت نے ان دونوں کو اسلام کی ترغیب دی چنانچہ یہ دونوں مسلمان ہو گئے اور ان کے حسن وغیرہ سے آپ بہت خوش ہوئے آپ نے (ان سے) پوچھا کہ کیا تم نے اپنے پیچھے اپنا جیسا اور بھی کوئی چھوڑا ہے ان دونوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ہم اپنی قوم کے ستر ۷۰ آدمی ایسے چھوڑ آئے ہیں جو ہر بات میں ہمارے شریک ہیں پھر آپ نے ان دونوں کو دعائے خیر دی اور آپ نے حضرت ارطاۃ کو ایک تحریر لکھ دی اور دونوں کو ایک جھنڈا دیا حضرت ارطاۃ اس جھنڈے کو لے کے جنگ قادسیہ میں شریک ہوئے اور وہ شہید ہو گئے پھر ان کے بھائی زید نے اس جھنڈے کو لیا وہ بھی شہید ہو گئے پھر ان کے بھائی قیس بن کعب نے اس جھنڈے کو لیا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا تھا کہ اے اللہ قبیلہ نخع میں برکت دے اور ان لوگوں کے لئے آپ نے دعائے خیر کی تھی۔ ابن عابس کہتے ہیں مجھ سے میرے والد نے زرارہ سے انہوں نے قیس بن کعب سے نقل کر کے بیان کیا کہ حضرت ارقم نبیؐ کے پاس گئے تھے اور اسلام لائے تھے آپ نے انہیں ایک تحریر لکھ دی تھی اور اس میں انہیں دعا بھی دی تھی ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے ان لوگوں میں اسی طرح کیا ہے جن کا ذکر ابن مندہ سے چھوٹ گیا ہے۔ ان کا نسب ابن حبیب نے ابن کلبی سے نقل کیا ہے مگر انہوں نے حضرت ارقم کا نام اوس نہیں بتایا انہوں نے یہ کہا ہے کہ بکر یعنی ابن عوف بن نخع کے اولاد کے یہ نام تھے مالک اور شیطان اور مرسوع انہیں کے خاندان سے حضرت ارقم بھی ہیں ان کا نام جہیش بن یزید بن مالک بن عبداللہ بن تسی بن یاسر بن جشم بن مالک بن بکر ہے۔ یہ رسول اللہؐ کے حضور میں گئے تھے۔ اسی قول کی تائید کرتی ہے یہ بات کہ ابن مندہ نے جہیش بن اوس نخعی کو بھی ذکر کیا ہے اور عنقریب انشاء اللہ ان کا بھی بیان ہوگا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے کیا ہے۔

۷۳۔ حضرت ارمیؓ بن اصحمہ

حضرت ارمیؓ بن اصحمہ نجاشی [1] بن بحر۔ ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے محمد بن اسحاق بن یسار نے بیان کیا کہ نام ان کے والد کا نجاشی بن اصحمہ ہے اصحمہ کے معنی عربی میں بخشش نجاشی بادشاہ (حبش) کا لقب تھا جیسے کسری (شاہ فارس کا لقب تھا) وہ کہتے ہیں کہ امام ابوالقاسم اسماعیل یعنی ابن محمد بن فضل رحمۃ اللہ علیہ نے جو ان کے شیخ تھے مغازی میں انہیں راویوں سے نقل کیا ہے کہ سنہ ۷ھ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم بادشاہان روئے زمین کو خط لکھے اور ان کے پاس قاصد بھیجے آپ نے انہیں اللہ (کی اطاعت) کی طرف بلایا کسی نے کہا کہ بادشاہ کسی ایسی تحریر کو جس پر مہر نہ ہو نہیں پڑھتے تو آپ نے چاندی کی ایک مہر بنوائی جس میں محمد رسول اللہ کندہ تھا آپ نے وہ مہر تمام خطوط پر کر دی اور حضرت عمرو بن امیہ ضمری کو نجاشی اصحمہ بن بحر کے پاس بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس خط میں لکھا تھا کہ تم مسلمان ہو جاؤ میں تمہارے سامنے اللہ کی تعریف کرتا ہوں جس کے یہ اوصاف ہیں [2] الملک القدوس السلام المومن المھیمن العزیز الجبار المتکبر اور میں اس بات کی

---

[1] یہ حضرت نجاشی حبش کے بادشاہ تھے پہلے مذہب عیسوی رکھتے تھے پھر مشرف بہ اسلام ہوئے اور بہت اچھی حالت رہی ۱۲

[2] ان الفاظ کا ترجمہ یہ ہے ...

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہادت دیتا ہوں کہ عیسیٰ خدا کی [1] روح اور اس کے کلمہ ہیں جس کو خدا نے مریم بتول طیبہ حصینہ کے طرف بھیجا تھا اللہ نے انہیں اپنی روح سے پیدا کیا اور انہیں اسی طرح پیدا کیا جس طرح آدم کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا تھا اور ان میں روح پھونکی تھی اور (اے بادشاہ) میں تجھے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی ترغیب دیتا ہوں اور میں نے تیرے پاس اپنے چچا کے بیٹے جعفر کو اور ان کے ہمراہ اور مسلمانوں کو بھیجا ہے پس تو تکبر کو چھوڑ دے اور میری نصیحتیں مان لے اور سلام ہو اس شخص پر جو ہدایت کی پیروی کرے۔

نجاشی (بادشاہ) نے اس خط کو پڑھا اور اس کا یہ جواب لکھا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سلام ہو آپ پر اے خدا کے نبی اور اس کی رحمت وہ خدا جس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی نے مجھے اسلام کی طرف ہدایت کی امابعد میرے پاس خط آپ کا پہنچا جس میں آپ نے عیسیٰ علیہ السلام کی حالت بیان فرمائی ہے قسم ہے آسمان اور زمین کے پروردگار کی کہ جو کچھ حال عیسیٰ کا آپ نے ذکر فرمایا ہے اس سے ایک ثفروق [2] کے برابر بھی زیادہ نہیں ہے وہ ایسے ہی ہیں جیسا کہ آپ نے فرمایا اور بے شک ہم نے اس پیغام کو سمجھ لیا جو آپ نے ہمیں بھیجا تھا اور ہم نے آپ کے چچا کے بیٹے اور ان کے ساتھیوں کو (اپنا) مقرب بنایا ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ خدا کے صادق و مصدوق رسول ہیں اور میں نے آپ سے بیعت کی اور آپ کے چچا کے بیٹے سے بیعت کی اور میں ان کے ہاتھ پر محض اللہ کی خوشنودی کے لئے مسلمان ہو گیا جو سارے جہان کا پروردگار ہے اور میں نے آپ کی خدمت میں اپنے بیٹے ارمیٰ بن اصحم کو بھیجا ہے میں صرف اپنی ہی جان پر اختیار رکھتا ہوں یارسول اللہ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کے پاس حاضر ہو جاؤں میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ جو کچھ آپ فرماتے ہیں حق ہے السلام علیک یارسول اللہ۔

پھر ان کے بیٹے (حضرت ارمیٰ) ساٹھ آدمیوں کے ہمراہ حبش سے چلے دریا میں کشتی پر سوار ہوئے جب بیچ دریا میں کشتی پہنچی تو سب لوگ غرق ہو گئے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

باب الہمزہ مع الزاء

۴۷۔ حضرت ازاذمرد رضی اللہ عنہ

حضرت ازاذمرد رضی اللہ عنہ۔ بعد الف کے زاء ہے ہرمز فارسی کے بیٹے ہیں کسریٰ (شاہ فارس) کے مقربین میں سے تھے انہوں نے نبی کا زمانہ پایا تھا مگر آپ کو دیکھا نہیں ان کی حدیث عکرمہ بن ابراہیم ازدی نے جریر بن یزید بن جریر بجلی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا حضرت جریر بن عبداللہ سے انہوں نے ازاذمرد سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں اس حال میں کہ ہم کسریٰ کے دروازے پر کھڑے ہوئے (اس کی) اجازت کے منتظر تھے اجازت ملنے میں دیر ہوئی اور گرمی سخت تھی اس سے بہت تکلیف ہوئی حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا لا حول ولا قوۃ الا باللہ ماشاء اللہ کان ومالم یشاء لم یکن (ترجمہ۔ طاقت اور قدرت اللہ ہی کی مدد سے ہوتی ہے جو وہ چاہتا ہے ہوتا ہے اور جو وہ نہیں چاہتا نہیں ہوتا) پھر اس نے (ازاذمرد سے) پوچھا کہ تم جانتے ہو کہ میں نے کیا کہا ازاذمرد نے کہاں ہاں (میں جانتا ہوں) اللہ عزوجل اس کلمہ کہنے والے سے مصیبت کو دور کر دیتا ہے پھر

---

1. یعنی خدا کی پیدا کی ہوئی روح اور کلمہ سے مراد اس کا حکم یعنی محض اس کے حکم سے پیدا ہوئے تھے بغیر توسط اسباب ظاہر کے ۱۲
2. ثفروق [illegible]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے ایک طویل قصہ بیان کیا کہ ایک جن انکی بیوی کے پاس انہیں کی شکل بن کر آتا تھا وہ ایک مرتبہ ان کو آسمان کی طرف چڑھا لے گیا تا کہ وہاں کی باتیں چھپ کے سنے چنانچہ جب وہ آسمان دنیا پر پہنچے تو ایک آواز وہاں سے سنی لا حول ولا قوۃ الا باللہ ماشاء اللہ کان ومالم یشاء لم یکن پس یہ دونوں گر پڑے پھر ان کو وہ جن ان کے گھر پہنچا آیا اس کے بعد وہ جن پھر جب ان کی بی بی کے پاس آیا تو انہوں نے کہا لا حول ولا قوۃ الا باللہ ماشاء اللہ کان ومالم یشاء لم یکن پس وہ جن جلنے لگا یہاں تک کہ خاک ہو گیا۔ اس حدیث کو سلیمان بن ابراہیم بن جریر نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا حضرت جریر بن عبداللہ سے روایت کیا ہے وہ کہتے تھے میں قادسیہ میں تھا مجھے ایک فارسی نے لا حول ولا قوۃ الا باللہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ پڑھتے سنا تو اس نے کہا کہ میں نے یہی کلام آسمان سے سنا ہے پھر انہوں نے یہی قصہ طول کے ساتھ بیان کیا ہے اور ازاذ مرد کا نام نہیں لیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۷۵۔ حضرت ازداز رضی اللہ عنہ

حضرت ازداز۔ بعض لوگ کہتے ہیں (ان کا نام) یزداد بن عیسی ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں یہ اپنی روایت میں صحابی کو درمیان سے چھوڑ دیتے ہیں یہ خود صحابی نہیں ہیں بخاری کے سوا اور لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ صحابی ہیں۔ زکریا بن اسحاق نے عیسی بن ازداذ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ بعد پیشاب کر چکنے کے اپنے جسم خاص[۱] کو تین مرتبہ بل دیتے تھے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہے۔

۷۶۔ حضرت ازہر رضی اللہ عنہ بن حمیضہ

حضرت ازہر رضی اللہ عنہ بن حمیضہ۔ ان کے صحابی ہونے میں کلام ہے۔ انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ ابوعمر نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۷۷۔ حضرت ازہر رضی اللہ عنہ بن عبدعوف

حضرت ازہر رضی اللہ عنہ بن عبدعوف بن عبد بن حارث بن زہرہ بن کلاب بن مرہ قرشی زہری۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کے چچا اور عبدالرحمٰن بن ازہر کے والد ہیں جن سے ابن شہاب روایت کرتے ہیں۔

ابوالطفیل حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں نے اور محمد بن حنفیہ نے سقایہ[۲] کی بابت اختلاف کیا تو طلحہ بن عبیداللہ نے اور عامر بن ربیعہ نے اور ازہر بن عبدعوف نے اس کی شہادت دی کہ سقایہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن حضرت عباس کے سپرد کیا تھا۔ اور عبیداللہ بن عبداللہ نے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب نے قریش کے چار آدمیوں کو بھیجا تھا انہوں نے حرم[۳] کے نشانات قائم کئے وہ چار یہ تھے۔ مخرمہ بن نوفل اور ازہر بن عبدعوف اور سعید بن یربوع اور حویطب بن

۱۔ مقصود اس سے یہ ہوتا تھا کہ پیشاب کا کوئی قطرہ جسم کے خاص میں باقی نہ رہ جائے یہ حدیث صحت کو نہیں پہنچی واللہ اعلم ۱۲

۲۔ سقایہ کے معنی پانی پلانا یہاں مراد حاجیوں کو پانی پلانا آنحضرت ﷺ نے یہ خدمت حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمائی تھی چنانچہ اب تک ان کے خاندان میں ہے ۱۲۔

۳۔ یعنی ہر طرف سے حرم کی حد بندی کر دی حرم کے حدود ہر جانب سے مختلف ہیں ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبدالعزیٰ۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۷۸۔حضرت ازہرؓ بن قیس

حضرت ازہرؓ بن قیس۔کنیت ان کی ابوالولید۔ان سے حریز بن عثمان نے روایت کی ہے(کسی اور نے ان سے روایت نہیں کی یہ ابن عبدالبر کا قول ہے) کہ نبیؐ مغرب کے فتنے سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے کیا ہے۔

۷۹۔حضرت ازہرؓ بن منقر

حضرت ازہرؓ بن منقر۔بصرہ کے اعراب میں سے ہیں ان کی حدیث یہ ہے کہ انہوں نے کہا میں نے نبیؐ کو دیکھا ہے اور آپ کے پیچھے نماز پڑھی ہے میں نے آپ کو سنا آپ الحمدللہ رب العالمین سے نماز شروع کرتے تھے اور(نماز ختم ہو جانے پر) دونوں طرف سلام پھیرتے تھے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب الہمزہ والسین

۸۰۔حضرت اساف ؓبن انمار

حضرت اساف ؓبن انمار اور اساف بن نہیک ان دونوں کا ذکر رافع بن خدیج کی مزارعت والی حدیث میں ہے جس کو ابواب بن عتبہ نے ابوالنجاشی سے انہوں نے رافعؓ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا مجھ سے میرے چچا ظہیر نے بیان کیا کہا کہ اے میرے بھتیجے رسول اللہؐ نے ہمیں اس بات سے منع فرمایا ہے کہ ہم اپنے کھیت کرایہ میں دیں اس حدیث کو قبیلہ بنی سلیم کے ایک شخص نے سنا جن کا نام اساف بن انمار تھا تو انہوں نے کہا۔شعر

لعل ضرارا ان تبید بنارھا وتسمع بالریان تعوی ثعالبه

شاید ضرار(نامی زمین) کے کنویں اب خشک ہو جائیں اور ریان(نامی مقام) میں تم سنو کہ لومڑیاں بولیں گی جب زمین کا کرایہ پر دینا موقوف ہو جائے گا تو اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ بوجہ زراعت نہ ہونے کے کنویں خشک ہو جائیں گے اور آبادی کے مقامات ایسے ویران ہو جائیں گے کہ وہاں لومڑیاں بولیں گی۔

ہمارے شاعر اساف بن نہیک نے یا نہیک بن اساف نے(اس کے جواب میں یہ شعر) کہا شعر

لعل ضرار ان تعیش بنا رھا وتسمع بالریان تبنی مشاربه

امید ہے کہ ضرار کے کنویں باقی رہیں اور ریان میں پانی پینے کے گھاٹ بنائے جائیں یعنی جب ہم حدیث کے موافق عمل کریں گے تو اور ترقی وفلاح ہو گی نہ تنزل وبربادی۔

۸۱۔حضرت اساف بن نہیکؓ

حضرت اساف بن نہیکؓ یا نہیک بن اسافؓ۔ان کا تذکرہ اسی حدیث میں ہے جو اوپر بیان ہو چکی۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸۲۔ حضرت اسامہؓ بن اخدری

حضرت اسامہؓ بن اخدری شقری۔ شقرہ کا نام حارث بن تمیم بن مر ہے ایسا ہی ابن عبدالبر نے بیان کیا ہے۔ ہشام کلبی کہتے ہیں کہ شقرہ کا نام معاویہ بن حارث بن تمیم ہے ان کو شقرہ صرف ان کے ایک شعر کے سبب سے کہنے لگے شعر

وقد احمل الرمح الاصم كعوبه بـه مـن دمـاء الـحـى كا لشقرات

نیز نیزے نے اپنی نوکیں اس حالت میں اٹھائیں کہ قبیلہ کا خون ان پر مثل شقرات کے تھا۔ مقصود اپنی شجاعت اور دلیری کا بیان کرنا ہے کہ میں نے اتنے آدمی نیزے سے مارے کہ میرا نیزہ خون سے سرخ ہو گیا تھا۔

شقرات شقائق[1] النعمان کو کہتے ہیں نعمان نے ایک زمین محدود کر لی تھی اور اس میں انہوں نے شقرات بوئے تھے لہٰذا شقرات انہیں کی طرف منسوب ہیں۔

ہمیں ابوالفضل عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد جعفر بن احمد بن حسین سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن احمد بن شاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عثمان بن احمد دقاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں علی بن عاصم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں بشیر بن میمون نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے حضرت اسامہ بن اخدری نے بیان کیا وہ کہتے تھے قبیلہ شقرہ کے کچھ لوگ نبیؐ کے پاس آئے ان میں ایک شخص فربہ تھا اس کا نام تھا اصرم اس نے ایک حبشی غلام مول لیا تھا اس نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ آپ اس کا نام رکھ دیجئے اور اس کے لئے دعا کیجئے آپ نے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے اس نے کہا اصرم آپ نے فرمایا (اصرم نہیں) بلکہ زرعہ آپ نے فرمایا تم اس غلام سے کیا کام لینا چاہتے ہو اس نے کہا میں اسے چرواہا بنانا چاہتا ہوں تو نبیؐ نے اپنی انگلیوں کو اٹھایا اور پھر ان کو بند کر لیا اور فرمایا کہ اس غلام کا نام عاصم ہے۔ حضرت اسامہ اخدری بصرہ میں جا کے رہے تھے سوا اس حدیث کے اور کوئی روایت ان سے نہیں ہے ان کا تذکرہ تینوں نے کیا ہے۔

۸۳۔ حضرت اسامہؓ بن خزیم

حضرت اسامہؓ بن خزیم۔ انہوں نے حضرت مرہ سے روایت کی ہے اور ان سے عبداللہ بن شقیق روایت کرتے ہیں۔ ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں ہوا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۸۴۔ حضرت اسامہؓ بن زید

حضرت اسامہؓ بن زید بن حارثہ بن شراحیل بن کعب بن عبدالعزیٰ بن زید بن امرء القیس بن عامر بن نعمان بن عامر بن عبدود بن عوف بن کنانہ بن بکر بن عوف بن عذرہ بن زید لات بن رفیدہ بن ثور بن کلب بن وبرہ کلبی ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کے نسب میں ابن رفیدہ بن لوی بن کلب کو ذکر کیا ہے یہ غلطی ہے وہ ثور بن کلب ہیں اس میں کچھ شک نہیں ان کی والدہ ام ایمن ہیں جو رسول اللہؐ کی کھلائی تھیں (گود لینے والی) پس یہ اور ایمن علاتی بھائی ہیں۔ حضرت اسامہ کی کنیت ابو محمد اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو زید اور بعض کہتے ہیں ابو یزید اور بعض کہتے ہیں ابو خارجہ اور یہ اپنے والدین کے وقت سے رسول اللہؐ کے مولیٰ (آزاد کردہ غلام)

---

[1] شقائق النعمان گل لالہ کو کہتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ یہ حب رسول اللہ کے لقب سے پکارے جاتے تھے۔ حضرت ابن عمر نے روایت کی ہے کہ نبی ؐ نے فرمایا اسامہ مجھے سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہیں فرمایا کہ منجملہ میرے محبوب لوگوں کے ہیں اور میں امید کرتا ہوں کہ تمہارے نیکوکار لوگوں میں سے ہوں پس تم لوگ ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا کرو۔

انہیں نبی ؐ نے اٹھارہ برس کی عمر میں عامل بنایا تھا۔

ہم سے منصور بن مکارم بن احمد بن سعد مودب موصلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم نصر بن احمد بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن علی بن ابراہیم سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطاہر ہبۃ اللہ بن ابراہیم بن انس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن علی بن عبداللہ بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوجابر یزید بن عبدالعزیز بن حیان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن ابراہیم بن عمار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں معافی بن عمران نے شریک سے انہوں نے ابن عباس انہوں نے ذریح سے انہوں نے بہی سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتی تھیں (ایک مرتبہ) اسامہ دروازے کی چوکھٹ پر گر پڑے اوران کے چہرے میں خراش آ گیا تو مجھ سے رسول اللہ ؐ نے فرمایا کہ تم ان کا خون دور کر دو مجھے اس سے نفرت معلوم ہوئی لہٰذا رسول اللہ ؐ خود اسے چوس چوس [1] کے تھوکنے لگے اور فرمایا کہ مجھے اسامہ سے (اس قدر محبت ہے کہ) اگر اسامہ لڑکی ہوتا تو میں اسے (بہت عمدہ عمدہ کپڑے پہناتا اور اسے زیور پہناتا تاکہ وہ خوبصورت معلوم ہو۔

ہمیں ابوالفضل عبداللہ بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوخطاب نصر بن احمد بن بطر قاری نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن بن رزقویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسماعیل بن محمد صفار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں رمادی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرزاق نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت اسامہ بن زید سے روایت کی کہ رسول اللہ ؐ (ایک مرتبہ) ایک گدھے پر سوار ہوئے اس کی پشت پر ایک چادر ڈال دی گئی تھی اور آپ نے اپنے پیچھے اسامہ کو سوار کر لیا اور آپ (اس وقت) حضرت سعد بن عبادہ کی عیادت کے لئے تشریف لیئے جاتے تھے۔ یہ قصہ جنگ بدر سے پہلے کا ہے۔ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے صحابہ کے وظیفے مقرر کیے تو حضرت اسامہ بن زید کا وظیفہ پانچ ہزار مقرر کیا اور اپنے صاحبزادہ حضرت عبداللہ بن عمر کا دو ہزار حضرت ابن عمر نے کہا کہ آپ نے اسامہ کو مجھ پر ترجیح دی حالانکہ میں ان کاموں میں شریک ہوا ہوں جن میں اسامہ شریک نہیں ہوئے حضرت عمرؓ نے جواب دیا کہ اسامہ رسول خدا کو تجھ سے زیادہ محبوب تھے اور ان کے باپ رسول خدا کو تیرے باپ سے زیادہ محبوب تھے۔

حضرت اسامہ نے حضرت علیؓ سے (ان کی خلافت کے وقت) بیعت نہیں کی نہ ان کے ساتھ ان کی کسی جنگ میں شریک ہوئے حضرت اسامہ نے ان سے کہا کہ (اے علی) اگر آپ اپنا ہاتھ کسی اژدہے کے منہ میں ڈال دیں تو میں بھی اپنا ہاتھ آپ کے ہاتھ کے ساتھ ڈال دوں گا مگر آپ سن چکے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ؐ نے کیا فرمایا تھا جب میں نے اس شخص کو قتل کیا جو لا الہ الا اللہ کہہ رہا تھا لہٰذا میں نے آپ کے ہمراہ لڑنے سے معذور ہوں (کیونکہ آپ کی لڑائی مسلمانوں کے ساتھ ہو رہی ہے) اور یہ واقعہ (جس کی طرف حضرت اسامہ نے اشارہ کیا) اس طرح پر ہے کہ ہمیں ابوجعفر عبیداللہ بن احمد بن علی بن سمین بغدادی نے اپنی اسناد کے

[1] خون کے نکال ڈالنے سے زخم جلد اچھا ہو جاتا ہے اسی واسطے یہ تدبیر حضرت نے کی۔ غایت درجہ کی محبت اس حدیث سے ظاہر ہوتی ہے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے محمد بن اسامہ بن محمد بن اسامہ بن زید نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا حضرت اسامہ بن زید سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے ایک جہاد میں ایک کافر کو پایا تھا اور انصار میں سے ایک شخص تھے ہم دونوں نے اس پر تلوار کھینچی اس نے کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ مگر ہم نے اسے نہیں چھوڑا یہاں تک کہ اسے قتل کر دیا پھر جب ہم رسول اللہ ؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے یہ واقعہ بیان کیا آپ نے فرمایا کہ اے اسامہ لا الہ الا اللہ کا کیا جواب دو گے میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ اس نے صرف جان بچانے کے لئے لا الہ الا اللہ کہہ دیا تھا آپ نے فرمایا اے اسامہ لا الہ الا اللہ کا کیا جواب دو گے پس قسم ہے اس کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا تھا کہ آپ برابر یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ مجھے یہ خواہش پیدا ہوئی کہ کاش میرا گذشتہ اسلام کالعدم [1] ہو جاتا اور میں آج مسلمان ہوا ہوتا پھر میں نے کہا کہ میں اللہ سے عہد کرتا ہوں کہ اب کسی ایسے شخص کو جو لا الہ الا اللہ کہتا ہو قتل نہ کروں گا۔

محمد بن اسحاق نے صالح بن کیسان سے وہ عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں نے حضرت اسامہ بن زید کو نبی ؐ کی قبر کے پاس نماز پڑھتے دیکھا اسی اثنا میں مروان ایک جنازے کی نماز پڑھنے کے لئے بلایا گیا چنانچہ جب وہ اس کی نماز پڑھ کے لوٹے اور حضرت اسامہ حضرت کے مکان کے دروازے کے پاس نماز پڑھ رہے تھے تو ان سے مروان نے کہا کہ تم چاہتے ہو کہ تمہارا مرتبہ لوگوں کو ظاہر ہو خدا تمہارے ساتھ (برا معاملہ) کرے اور ایک بری بات انہیں کہی پھر وہ لوٹ کے چلا اتنے میں حضرت اسامہ فارغ ہو گئے اور انہوں نے کہا اے مروان تو نے مجھے ایذا دی اور تو بدگو اور فحش بکنے والا ہے اور میں نے رسول اللہ ؐ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ بدگو اور فحش بکنے والے سے ناخوش رہتا ہے۔ حضرت اسامہ کا رنگ سیاہ تھا اور ناک ان کی چپٹی تھی۔ حضرت معاویہ کے اخیر زمانے میں ۵۸ یا ۵۹ ہجری میں وفات پائی اور بعض لوگ کہتے ہیں ۵۴ ہجری میں وفات پائی۔ ابو عمر (ابن عبد البر) نے کہا ہے کہ یہی میرے نزدیک زیادہ صحیح ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان کی شہادت کے بعد مقام جرف میں وفات پائی اور ان کی نعش مدینہ منورہ میں لائی گئی۔ ان سے ابو عثمان نہدی نے اور عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ وغیرہ نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں ابن مندہ نے بیان کیا ہے کہ نبی ؐ نے حضرت اسامہ کو اس لشکر کا سردار بنایا تھا جسے آپ نے غزوہ موتہ کی طرف بھیجا تھا اپنے اس مرض میں جس میں آپ نے وفات پائی حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے اس لئے کہ نبی ؐ نے اس لشکر پر جسے آپ نے موتہ کی طرف بھیجا تھا ان کے والد حضرت زید بن حارثہ کو سردار بنایا تھا اور فرمایا تھا کہ اگر زید شہید ہو جائیں تو جعفر بن ابی طالب سردار لشکر بنیں اور اگر وہ بھی شہید ہو جائیں تو عبد اللہ بن رواحہ۔ ہاں اسامہ کو بھی آپ نے ایک لشکر کا سردار بنایا تھا اور اس لشکر کو حکم دیا تھا شام کی طرف جائے اس لشکر میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی تھے جب رسول اللہ ؐ کا مرض بڑھ گیا تو آپ نے وصیت فرمائی کہ اسامہ کا لشکر روانہ ہو جائے چنانچہ آپ کی وفات کے بعد وہ لشکر روانہ ہوا یہ واقعہ غزوہ موتہ کا نہیں ہے۔ واللہ اعلم

۸۵۔ حضرت اسامہ ؓ بن شریک

حضرت اسامہ ؓ بن شریک ثعلبی قبیلہ بنی ثعلبہ بن یربوع سے ہیں یہ ابو نعیم کا قول ہے اور ابو عمر کہتے ہیں کہ قبیلہ بنی ثعلبہ بن سعد

---

[1] یعنی یہ قتل مجھ سے حالت کفر میں صادر ہوا ہوتا حالت کفر کے گناہ بعد اسلام لانے کے معاف ہو جاتے ہیں ۱۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ہیں۔اور بعض نے کہا ہے کہ ثعلبہ بن بکر بن وائل سے ہیں ابن مندہ کہتے تھے کہ ذیبانی غطفانی ہیں قبیلہ بنی ثعلبہ بن بکر سے ہمیں ابوالفضل خطیب نے اپنی اسناد کے ساتھ ابوداؤد طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ اور مسعودی نے زیاد بن علاقہ سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے حضرت اسامہ بن شریک کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نبیؐ کی خدمت میں گیا تو (میں نے دیکھا کہ) آپ کے صحابہ (اس طرح باادب سر جھکائے ہوئے ہیں کہ) گویا ان کے سروں پر پرند بیٹھے ہیں پھر آپ کے پاس ادھر ادھر سے اعراب (بدوی) آئے اور انہوں نے بے دھڑک آپ سے مسائل دریافت کرنا شروع کئے کہ یارسول اللہ فلاں بات کے کرنے میں ہمارے اوپر کچھ گناہ ہے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اے خدا کے بندو اللہ نے تنگی (شریعت سے) اٹھادی ہے مگر جو شخص کوئی بڑے (گناہ کی) بات کرے تو اسی نے تنگی پیدا کی اور وہ ہلاک ہو گیا اور ایک روایت میں یوں وارد ہوا ہے کہ جو کوئی اپنے بھائی کی آبروریزی کرے اسی نے تنگی پیدا کی اور ان لوگوں نے آپ سے دوا کی بابت پوچھا تو آپؐ نے فرمایا اے خدا کے بندو دوا کرو اس لئے خدا نے ہر بیماری کے لئے دوا پیدا کی ہے سوا بڑھاپے کے اور آپ سے یہ بھی پوچھا گیا کہ سب سے عمدہ وصف کون سا ہے جو انسان کو ملتا ہے آپ نے فرمایا کہ خوش خلقی۔اس حدیث کی روایت اعمش اور ثوری اور مسعر اور ابن عیینہ نے اور مالک بن مغول نے کی ہے یہ سب لوگ زیاد سے وہ حضرت اسامہ سے روایت کرتے ہیں اور وہب بن اسماعیل اسدی کوفی نے البتہ اس کے خلاف کیا ہے انہوں نے اس حدیث کو محمد بن قیس اسدی سے روایت کیا ہے اور انہوں نے زیاد سے انہوں نے قطبہ بن مالک سے روایت کی ہے مگر پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ کے قول میں اعتراض ہے کیونکہ اگر یہ غطفانی ہیں تو قبیلہ ثعلبہ بن سعد بن ذبیان بن بغیض بن ریث بن غطفان سے ہوں گے پھر ثعلبہ بن بکر بن وائل کے قبیلہ سے کیونکر ہوں گے کیونکہ وہ لوگ قبیلہ قیس غیلان سے ہیں جو قبیلہ مضر کی ایک شاخ ہے اور بکر بن وائل قبیلہ ربیعہ کی ایک شاخ ہے پس یہ دونوں قول باہم متناقض ہیں صحیح وہی ہے جو ابو عمر نے بیان کیا کیونکہ ان کی نسبت یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ یہ قبیلہ ذبیان سے ہیں اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ یہ قبیلہ بکر سے ہیں اور اس پر کوئی اعتراض نہیں ہوسکتا اور ابونعیم کا یہ کہنا کہ قبیلہ ثعلبہ بن یربوع سے ہیں کچھ نہیں ہے۔صحیح یہی ہے کہ یہ قبیلہ ثعلبہ بن سعد سے ہیں واللہ اعلم۔

۸۶۔حضرت اسامہؓ بن عمیر

حضرت اسامہؓ بن عمیر بن عامر بن اقیشر۔اقیشر کا نام عمیر بن عبداللہ بن حبیب بن یسار بن ناجیہ بن عمرو بن حارث بن کبیر بن ہند بن طابخہ بن لحیان بن ہذیل بن مدرکہ بن الیاس بن مضر ہذلی یہ کلبی نے بیان کیا ہے۔یہ اسامہ ابوالملیح ہذلی کے والد ہیں۔ ہمیں ابویاسر نے اپنی اسناد کے ساتھ عبداللہ بن امام احمد بن حنبل تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عفان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمام نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتادہ نے ابوالملیح سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی کہ حنین کے دن پانی بہت برس رہا تھا لہٰذا نبیؐ نے ایک منادی کو حکم دیا کہ (اس نے یہ اعلان کیا کہ اے لوگو) اپنے اپنے فرودگاہوں میں نماز پڑھ لو اس حدیث کو ابن مندہ نے حسن بن علی بن عفان عامری سے انہوں نے ابواسامہ یعنی حماد بن اسامہ سے انہوں نے ولید بن عبدہ باہلی سے انہوں نے ابوالملیح سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے۔اور ابونعیم نے اس سند کو عبداللہ بن عمر بن ابان سے انہوں نے ابواسامہ سے انہوں نے عامر بن عبدہ باہلی سے انہوں ابوالملیح سے انہوں نے اپنے والد سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیان کرنے کے بعد کہا ہے کہ اس حدیث میں بعض وہم کرنے والوں سے یعنی ابن مندہ سے وہم ہو گیا ہے کہ یہ حدیث ابواسامہ کی ولید بن عبدہ سے مروی ہے۔

ہمیں یحییٰ بن محمود اصفہانی نے اجازۃً اپنی اسناد کے ساتھ ابن ابی عاصم سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن عبدہ ضبی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن حمران نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خالد حذا نے ابوتمیمہ سے انہوں نے ابوالملیح سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں (ایک مرتبہ) نبی ؐ کے ہمراہ (اونٹ پر) سوار تھا کہ یکایک ہمارے اونٹ نے ٹھوکر لی میں نے کہا کہ شیطان ہلاک ہو جائے نبی ؐ نے فرمایا کہ یہ نہ کہو کہ شیطان ہلاک ہو جائے اس لئے کہ وہ (اس کے کہنے سے اور) بڑھ جاتا ہے یہاں تک کہ میرے اونٹ کے برابر ہو جاتا ہے اور کہتا ہے کہ میری قوت کے برابر کون ہے بلکہ بسم اللہ کہا کرو (اس کی وجہ سے) شیطان گھٹ جاتا ہے یہاں تک کہ مکھی کے برابر ہو جاتا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

کبیر: یاء کے ساتھ ہے اور اقتیر۔ ہمزہ کی پیش' قاف کی زبر کے ساتھ اس کے بعد یاء جس کے نیچے دو نقطے ہیں پھر شین نقطوں والی اور راء ہے۔

۸۷۔ حضرت اسامہ ؓ بن مالک

حضرت اسامہ ؓ بن مالک۔ کنیت ان کی ابوالعشر اء دارمی۔ حافظ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ عبدان بن محمد مروزی نے ان کو صحابہ میں شمار کیا ہے اور انہیں اس بات میں وہم ہو گیا ہے کیونکہ ابوالعشر اء کا نام اسامہ بہت اختلاف کے ساتھ بیان کیا گیا ہے ہاں ان کے والد صحابی ہیں یہ خود صحابی نہیں۔ عبدان اگرچہ قوت حافظ کے ساتھ موصوف تھے خطیب نے تاریخ بغداد میں ان کا ذکر کیا ہے اور ان کی تعریف کی ہے' اور طبرانی کے سوا بہت سے حفاظ نے ان سے روایتیں لکھی ہیں مگر کوئی شخص غلطی اور خطا سے نہیں بچا اور کون شخص بچنے کا دعویٰ کر سکتا ہے آنحضرت ؐ یہ فرماتے ہیں کہ میں ایک بشر ہوں (کبھی اجتہاد میں) مجھ سے غلطی ہو جاتی ہے اور (کبھی) صواب اور میں بھی بھول جاتا ہوں جس طرح تم بھول جاتے ہو۔

عبدان نے اس تذکرہ میں ایک حدیث بھی ابوالعشر اء سے نقل کی ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں عبدان نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ ہم نے ان کی حدیثیں اور جو جو اختلافات ان حدیثوں میں ہیں سب ایک مستقل مقام میں لکھ دیئے ہیں۔

ہم نے ان کا نام اس مقام میں صرف اس لئے لکھ دیا کہ بے علم آدمی عبدان کی کتاب میں ان کا نام دیکھ کر یہ نہ گمان کرے کہ ان کا نام ہم سے چھوٹ گیا۔ ان کا ذکر ابوموسیٰ نے کیا ہے۔

۸۸۔ حضرت اسحاق ؓ غنوی

حضرت اسحاق ؓ غنوی۔ ہمیں ابوموسی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن عبداللہ بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن جعفر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسماعیل بن عبداللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے موسیٰ بن اسماعیل نے خبر دی نیز ابوموسیٰ کہتے ہیں ہمیں اسماعیل بن فضل بن اخشید نے خبر دی اور روایت میں الفاظ بھی انہیں کے ہیں وہ کہتے تھے ہمیں ابوطاہر بن عبدالرحیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن ابراہیم بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن علی بن مثنیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوخیثمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یونس بن محمد نے خبر دی (اس کے بعد) دونوں کہتے تھے کہ ہمیں بشار

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن عبدالملک مزنی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میری دادی ام حکیم بنت دینار مزینہ نے اپنی مولیٰ ام اسحاق غنویہ سے انہوں نے رسول اللہ ؐ سے نقل کر کے خبر دی کہ ام اسحاق نے بقصد مدینہ مکہ سے ہجرت کی وہ اور ان کے بھائی (دونوں چلے) یہاں تک کہ اثنائے راہ میں ان سے ان کے بھائی نے کہا کہ اے ام اسحاق تم بیٹھ جاؤ میں مکہ جا کے اپنا ناشتہ لے آؤں وہیں بھول آیا ہوں ام اسحاق نے کہا مجھے خوف ہوتا ہے کہ وہ فاسق (یعنی میرا شوہر) تمہیں قتل کر دے گا مگر ان کے بھائی (نے نہ مانا اور وہ) ان کو وہیں چھوڑ کے مکہ چلے گئے اتنے میں ایک سوار تین روز کے بعد مکہ سے آیا اور اس نے کہا کہ اے ام اسحاق تم یہاں کیوں بیٹھی ہو انہوں نے کہا میں اپنے بھائی اسحاق کا انتظار کر رہی ہوں اس سوار نے کہا کہ اسحاق تمہارا بھائی اب کہاں وہ جب مکہ سے نکلا تو اسے تمہارا شوہر مل گیا اور اس نے اسے قتل کر دیا ام اسحاق کہتی ہیں میں انا اللہ وانا الیہ راجعون پڑھتی ہوئی وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی یہاں تک کہ مدینہ پہنچی اور رسول اللہ ؐ اپنی بی بی حفصہ بنت عمر کے یہاں تشریف رکھتے تھے بیٹھے ہوئے وضو کر رہے تھے میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ؐ میرا بھائی اسحاق قتل کر دیا گیا اور (اس وقت) میں آپ کی طرف بہت تیز نظر سے دیکھ رہی تھی اور آپ وضو کر رہے تھے پھر تھوڑی ہی دیر کے لئے میری نظر آپ کی طرف سے ہٹی تو آپ نے اپنے ہاتھ میں پانی لے کے میرے اوپر چھڑک دیا۔ (بشار بن عبدالملک راوی کہتے ہیں) میری دادی کہتی تھی کہ بعد رسول اللہ ؐ کی وفات کے ہمیں بڑی بڑی مصیبتیں پہنچتی تھی اور ہم دیکھتے تھے کہ ام اسحاق کی آنکھوں میں آنسوں بھرے ہوئے ہیں مگر ان کے چہرے[1] تک نہیں آتے تھے یہ حدیث بشار کی روایت سے مشہور ہے اس کو ابوعاصم اور عبدالصمد بن عبدالوارث وغیرہ نے بشار سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۸۹۔ حضرت اسحاقؓ

حضرت اسحاقؓ۔ یہ ایک دوسرے اسحاق ہیں۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ان کو بھی عبدان نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ ہم سے محمد بن حسین نے جن کا لقب بنان بغدادی تھا بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عمرو بن جبلہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن خالد مخزومی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خالد بن عبدالرحمٰن نے اسحاق سے جو نبی ؐ کے صحابی تھے نقل کر کے بیان کیا کہ نبی اللہ (ﷺ) نے کھجوروں کے کھولنے اور رطب کے چھیلنے سے منع فرمایا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۹۰۔ حضرت اسدؓ۔ ابن اخی خدیجہ

حضرت اسدؓ۔ ابن اخی خدیجہ۔ حضرت (ام المومنین) خدیجہ کے بھائی کے بیٹے ہیں یہ ابوعمر کا بیان ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ اسد بن خویلد ہیں اس صورت میں وہ حضرت خدیجہ کے بھائی ہوں گے۔

ابن مندہ کہتے ہیں ان کی حدیث سماک نے بعض ان لوگوں سے روایت کی ہے جنہوں نے اسد بن خویلد سے سنا ہے ان کی حدیث یہ ہے کہ نبی ؐ نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی شخص ایسی چیز کو بیچے جو اس کے پاس نہ ہو۔ عقیلی نے اس حدیث کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کی اسناد میں کچھ کلام ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

---

[1] یعنی رسول اللہ ؐ کے پانی چھڑک دینے کی برکت سے پھر کبھی کسی مصیبت پر انہیں بے قراری نہیں ہوئی ۱۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹۱۔ حضرت اسدؓ بن حارثہ

حضرت اسدؓ بن حارثہ علیمی کلبی۔ قبیلہ بنی علیم بن جناب سے ہیں نبیؐ کے پاس یہ اوران کے بھائی قطن بن حارثہ اپنی قوم کے کچھ لوگوں کے ہمراہ آئے تھے اور انہوں نے آپ سے اپنی قوم کے لئے پانی برسنے کی دعا کی درخواست کی تھی۔ اپنی قوم کی طرف سے بولنے والے اور ان کے وکیل یہی قطن بن حارثہ تھے انہوں نے ایک فصیح حدیث بیان کی ہے جس میں اجنبی لغات بہت ہیں اس حدیث کو ابن شہاب نے عروہ بن زبیر سے روایت کیا ہے۔ ابن عبدالبرنے بھی ان کا تذکرہ اسی طور پر کیا ہے جس طرح ہم نے ان کا تذکرہ کیا ہے۔

ہشام کلبی نے کہا ہے کہ حارثہ اور حصن دونوں قطن بن زائر بن حصین بن کعب بن علیم بن جناب کے بیٹے ہیں نبیؐ کے حضور میں آئے تھے۔ عنقریب انشاء اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ حارثہ کے بیان میں آئے گا مگر کلبی نے اسد بن حارثہ کا ذکر نہیں کیا اور ابن عبدالبر نے ان کا تذکرہ بنا بر روایت صحیح حارثہ کے بیان میں کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے کیا ہے۔ جناب: جیم نون اور اس کے آخر میں بائ موحدہ ہے۔ حارثہ: حاء مہملہ اور ثاء مثلثہ کے ساتھ ہے۔

۹۲۔ حضرت اسدؓ بن زرارہ

حضرت اسدؓ بن زرارہ انصاری۔ ہمیں ابوموسی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ابوالفضل محمد بن طاہر ہمارے یہاں آئے اور انہوں نے ہمیں اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر احمد بن علی فارسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعبداللہ حافظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابواحمد اسحاق بن محمد بن علی ہاشمی نے کوفہ میں خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جعفر بن محمد احمسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں نصر بن مزاحم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جعفر بن زیاد احمر نے غالب بن مقلاص سے انہوں نے عبداللہ بن اسد بن زرارہ انصاری سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جب میں معراج میں آسمان پر اٹھایا گیا تو فرشتے مجھے ایک موتی کے محل کے پاس لے گئے جس میں سونے کی زمین تھی وہ محل چمک رہا تھا پھر اللہ نے مجھ پر وحی بھیجی یا یہ فرمایا کہ مجھے خبر دی کہ علی میں تین اوصاف ہیں وہ مسلمانوں کے سردار اور پرہیزگاروں کے پیشوا ہیں اور غر محجلین[1] کے پیشرو ہیں۔ حاکم ابو عبداللہ نے کہا ہے کہ یہ حدیث متن اور اسناد دونوں کے لحاظ سے غریب ہے مجھے اسد بن زرارہ کی کوئی حدیث مسند سوا اس کے نہیں ملی۔ ابوموسی کہتے ہیں کہ حاکم ابوعبداللہ سے اس روایت میں اور اس اعتراض میں وہم ہو گیا کیونکہ یہ دراصل) اسعد بن زرارہ انصاری ہیں۔ صحابہ میں کوئی شخص اسد نام کا نہیں ہے سوا اسد بن خالد کے۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ یہ حدیث ہم سے ابوسعد بن ابی عبداللہ نے بیان کی وہ کہتے تھے ہم سے ابویعلی طہرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن موسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق نے وہ محمد بن خالد مقری سے اسی طرح کی اسناد کے ساتھ بیان کی صرف فرق اس قدر تھا کہ انہوں نے غالب بن مقلاص کی جگہ پر ہلال بن مقلاص کہا اور (بجائے عبداللہ بن اسد بن زرارہ کے) عبداللہ بن اسعد بن زرارہ بیان کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔

---

[1] قیامت کے دن مومنوں کے اعضائے وضو برکت وضو سے چمکیں گے اسی لئے ان کو غر محجلون کا خطاب ملا ہے ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹۳۔ حضرت اسدؓ بن سعیہ

حضرت اسدؓ بن سعیہ قرظی۔ بعض لوگ انہیں اسد کہتے ہیں اور بعض لوگ اسید ہمزہ کی زبر اور سین کی زیر کے ساتھ اور یہی صحیح ہے۔ ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے روایت کیا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ اسید ہے ضمہ ہمزہ اور فتح سین کے ساتھ۔ ابن اسحاق نے کہا ہے کہ ثعلبہ بن سعیہ اور اسید بن سعیہ اور اسد بن عبید یہ سب لوگ قبیلہ بنی ہدل کے ہیں نہ قبیلہ بنی قریظہ کے نہ بنی نضیر کے ان کا نسب بنی قریظہ و بنی نضیر سے اوپر ہے ہاں یہ ان کے چچازاد بھائی ہیں۔ یہ سب لوگ اسی شب کو اسلام لائے جس کی صبح کو قریظہ (کے قبیلے والے) حضرت سعد بن معاذ کے حکم سے قلعہ سے باہر آئے تھے لہٰذا ان کے جان اور ان کے مال محفوظ رہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہے اور ابوعمر نے ان کو اسید میں لکھا ہے۔

۹۴۔ حضرت اسدؓ بن عبید

حضرت اسدؓ بن عبید۔ پہلے یہودی تھے۔ سعید بن جبیر نے اور عکرمہ نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جب عبداللہ بن سلام اور ثعلبہ بن اسید اور اسد بن عبید اسلام لائے اور ان کے ہمراہ اور یہودی بھی مسلمان ہوئے یہ سب لوگ ایمان لائے اور انہوں نے آپ کی تصدیق کی اور آپ کی طرف مائل ہوئے تو یہود کے علماء نے اور نیز اور کافروں نے کہا کہ محمد پر ایمان وہی لوگ لائے ہیں اور ان کی پیروی انہیں لوگوں نے کی ہے جو ہم سب میں بدتر تھے پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی لیسوا سواء من اهل الکتاب امة قائمة الآیة (ترجمہ سب اہل کتاب یکساں نہیں ہیں ان میں سے کچھ لوگ حق پر قائم ہیں) ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۹۵۔ حضرت اسدؓ بن کرز

حضرت اسدؓ بن کرز بن عامر بن عبداللہ بن عبدشمس بن غمغمہ بن جریر بن شق بن صعب بن یشکر بن رہم بن افرک بن نذیر بن قسر بن عبقر بن انمار بن ارش بن عمرو بن غوث بن نبت بن مالک بن زید بن کہلان بن سبا بجلی قسری۔ خالد بن عبداللہ بن یزید بن اسد قسری امیر عراق کے دادا ہیں۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے۔ انہوں نے نبی ؐ کی صحبت حاصل کی ہے اور ان کے بیٹے یزید بھی صحابی ہیں۔ ان سے مہاجر بن حبیب نے اور ضمرہ بن حبیب نے اور ان کے پوتے خالد بن عبداللہ نے روایت کی ہے۔ انہوں نے نبی ؐ کو ایک کمان ہدیہ میں دی تھی وہ کمان نبی ؐ نے قتادہ بن نعمان کو دے دی تھی۔ ہمیں ابویاسر نے اپنی اسناد کے ساتھ عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے ابومعمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ہیثم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سیار نے خالد قسری سے انہوں نے اپنے والد عبداللہ سے نقل کر کے خبر دی کہ نبی ؐ نے ان کے دادا یزید بن اسد سے فرمایا کہ جو بات تم اپنے لئے پسند کرو وہی سب کے لئے پسند کرو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ اور بعض نے کہا ہے کہ اسد: یاء کی زیادتی اور ہمزہ کے ضمہ اور فتح کے ساتھ ہے۔ ان کا تذکرہ اپنے مقام پر ذکر کیا جائے گا۔ غمغمہ: دو معجمہ غینوں کے ساتھ ہے۔ افرک: فاء اور راء کے ساتھ اور آخر پر کاف ہے۔ نذیر: نون کے فتحہ اور ذال معجمہ کے کسرہ کے ساتھ اور آخر پر راء ہے اور قسر: قاف مفتوحہ اور سین ساکنہ کے ساتھ ہے اور ان کا نام مالک ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹۶۔ حضرت اسعدؓ بن حارثہ

حضرت اسعدؓ بن حارثہ بن لوذان انصاری ساعدی۔ ابونعیم نے ان (کے نسب) کو اسی طرح بیان کیا ہے اور میں ان کو بن لوذان بن عبدود بن زید بن ثعلبہ بن خزرج بن ساعدہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج اکبر سمجھتا ہوں۔ ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین علی بن طباطبا علوی نے اور ابوبکر محمد بن ابوالقاسم قرانی نے اور ابوغالب کوشیدی نے خبر دی یہ لوگ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن ربذہ نے خبر دی نیز ابوموسی کہتے تھے ہمیں ابوعلی حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم نے خبر دی یہ دونوں کہتے تھے ہمیں سلیمان بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن ہارون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن اسحاق مسیبی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن فلیح نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے ابن شہاب سے نقل کر کے ان لوگوں کے نام بتائے جو انصار میں سے واقعہ جسر کے دن شہید ہوئے تھے پھر قبیلہ بنی ساعدہ میں سے اسعد بن حارثہ بن لوذان (کا نام لیا کہ یہ بھی اس واقعہ میں شہید ہوئے) اور واقعہ جسر حضرت عمرؓ بن خطاب کے زمانے میں ہوا تھا۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے کیا ہے۔ حارثہ: حاء مہملہ اور ثاء مثلثہ کے ساتھ ہے۔

۹۷۔ حضرت اسعد الخیرؓ

حضرت اسعد الخیرؓ۔ انہوں نے ملک شام میں سکونت اختیار کی تھی۔ بخاری نے ان کا ذکر وحدان میں کیا ہے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ (اسعد الخیر نہیں ہیں بلکہ) ابوسعد الخیر ہیں۔ اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ان کا نام احمد ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسی طرح مختصراً لکھا ہے۔

۹۸۔ حضرت اسعدؓ بن زرارہ

حضرت اسعدؓ بن زرارہ بن عدس بن عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار۔ نجار کا نام تیم اللہ ہے ان کو نجار اس وجہ سے کہتے ہیں کہ انہوں نے ایک آدمی کو بسولے سے مارا تھا اور اسے لکڑی کی طرح چھیل دیا تھا اور بعض لوگوں نے اور کچھ بھی بیان کیا ہے۔ نجار بیٹے ہیں ثعلبہ بن عمرو بن خزرج کے یہ اسعد انصاری خزرجی نجاری ہیں۔ بعض لوگ ان کو اسعد الخیر بھی کہتے ہیں کنیت ان کی ابوامامہ ہے۔ انصار میں سب سے پہلے یہی اسلام لائے تھے ان کے اسلام کا سبب جیسا کہ واقدی نے ذکر کیا یہ ہوا کہ اسعد بن زرارہ مکہ گئے ہوئے تھے وہ اور ذکوان بن عبد قیس دونوں کسی کام سے عتبہ بن ربیعہ کے پاس گئے وہاں انہوں نے رسول اللہ ﷺ کا ذکر سنا پس یہ دونوں آپ کے پاس گئے آپ نے انہیں اسلام کی ترغیب دی اور انہیں قرآن پڑھ کے سنایا چنانچہ یہ دونوں مسلمان ہو گئے پھر عتبہ کے پاس نہیں گئے اور مدینہ لوٹ آئے اور یہی دونوں سب سے پہلے مدینہ میں اسلام لے کے آئے ابن اسحاق نے لکھا ہے کہ اسعد بن زرارہ ان لوگوں کے ساتھ اسلام لائے تھے جنہوں نے اپنی اپنی قوم سے پہلے اسلام کی طرف عقبہ اولی میں سبقت کی تھی اور یہ عقبی تھی عقبہ اولی اور عقبہ ثانیہ اور عقبہ ثالثہ میں شریک ہوئے تھے عقبہ اولی کی بیعت میں صرف چھ ۶ یا سات ۷ آدمی تھے اور عقبہ ثانیہ کی بیعت میں بارہ آدمی تھے اور عقبہ ثالثہ کی بیعت میں ستر آدمی تھے اور بعض لوگ کہتے چھ آدمیوں کی بیعت کو بیعت عقبہ نہیں کہتے وہ صرف دو ہی مرتبہ بیعت عقبہ کو قرار دیتے ہیں اور ابوامامہ سوا جابر بن عبداللہ کے اور تمام شرکائے بیعت سے چھوٹے تھے۔ یہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسعد بنی نجار کے نقیب تھے ابن مندہ اور ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ بنی ساعدہ کے نقیب [1] تھے اور نقیب صرف بارہ آدمی تھے۔
(۱) سعد بن عبادہ (۲) اسعد بن زرارہ (۳) سعد بن ربیع (۴) سعد بن خیثمہ (۵) منذر بن عمرو (۶) عبداللہ بن رواحہ (۷) براء بن معرور (۸) ابوالہیثم بن تیہان (۹) اسید بن حضیر (۱۰) عبداللہ بن عمرو بن حرام (۱۱) عبادہ بن صامت (۱۲) رافع بن مالک۔

بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ابوامامہ سب سے پہلے وہ شخص ہیں جنہوں نے نبیؐ سے شعب عقبہ میں بیعت کی تھی اور بعض لوگوں نے اس کے خلاف بھی بیان کیا ہے جیسا کہ اپنے مقام میں مذکور ہوگا۔

یہ سب سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے مدینہ میں قبیلہ بنی بیاضہ کے سنگستان کے نشیب میں جس کو نقیع الخضمات بھی کہتے ہیں۔ جمعہ کی نماز پڑھی اور اس وقت چالیس آدمی تھے اسعد بن زرارہ کی وفات ہجرت کے پہلے سال شوال میں بدر سے پہلے ہوگئی تھی کیونکہ جنگ بدر رمضان ۲ ہجری میں ہوئی تھی۔ ان کی وفات اس مرض میں ہوئی تھی جس کو ذبحہ کہتے ہیں اور نبیؐ نے انہیں اپنے ہاتھ سے داغ دیا تھا ان کی وفات جس وقت ہوئی اس وقت مسجد نبوی کی تعمیر ہو رہی تھی۔ پھر نبیؐ نے فرمایا کہ یہود کیا بری گفتگو ہے کہتے ہیں کہ اس نے اپنے دوست کو موت سے کیوں نہ بچایا حالانکہ میں نہ اس کے لئے کسی بات کا اختیار رکھتا ہوں نہ اپنے لئے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں ابن مندہ اور ابونعیم کا یہ کہنا کہ اسعد بن زرارہ قبیلہ بنی ساعدہ کے نقیب تھے ان کا وہم ہے یہ قبیلہ بنی نجار کے نقیب تھے جب ان کی وفات ہوگئی تو بنی نجار کے لوگ نبیؐ کے پاس آئے اور آپ سے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ اسعد کی وفات ہوگئی اور وہ ہمارے نقیب تھے پس اب آپ ہمارے لئے کوئی اور نقیب مقرر کر دیجئے آپ نے فرمایا تم لوگ میرے ماموں ہو اور میں تمہارا نقیب ہوں یہ فضیلت خاص کر بنی نجار کو ملی۔ بنی ساعدہ کے نقیب حضرت سعد بن عبادہ تھے کیونکہ آپ ہر قبیلہ کا نقیب اسی قبیلہ سے مقرر کرتے تھے۔ بے شک ابونعیم نے اس وہم میں ابن مندہ کی پیروی کر لی۔ واللہ اعلم

۹۹۔ حضرت اسعدؓ بن سلامہ

حضرت اسعدؓ بن سلامہ اشہلی انصاری۔ واقعہ جسر کے دن شہید ہوئے ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے کیا ہے اور ان دونوں نے اس اسناد کے ساتھ جو اسعد بن حارثہ کے بیان میں گذر چکی ابن شہاب سے نقل کیا ہے کہ یہ اسعد بھی جسر کے دن شہید ہوئے اور ہشام بن کلبی نے ان کو سعد بغیر الف کے لکھا ہے (اور ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے) ابن سلامہ بن وقش بن زغبہ بن زعور بن عبدالاشہل اور کہا ہے کہ یہ جسر کے دن شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم اور ابوعمر نے حرف سین میں سعد کے بیان میں کیا ہے۔ یہ بھی ابن کلبی کے قول کی تائید کرتا ہے۔ واللہ اعلم۔

۱۰۰۔ حضرت اسعدؓ بن سہل

حضرت اسعدؓ بن سہل بن حنیف۔ ان کا باقی نسب ان کے والد کے ذکر میں انشاء اللہ بیان کیا جائے گا۔ یہ نبیؐ کی زندگی میں آپ کی وفات سے دو برس پہلے پیدا ہوئے تھے ان کے والد انہیں نبیؐ کے حضور میں لائے آپ نے ان کی تحنیک فرمائی اور ان کے نانا اسعد بن زرارہ کے نام پر ان کا نام رکھا اور انہیں کی کنیت پر ان کی کنیت تجویز فرمائی (یعنی ابوامامہ)۔ پیشواؤں اور علما میں سے

[1] ذبحہ گلے کی ایک بیماری کا نام ہے کبھی کبھی اس بیماری سے خناق بھی پیدا ہو جاتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک یہ بھی ہیں۔ان سے ان کے دونوں بیٹے محمد اور سہل اور زہری اور یحییٰ بن سعید انصاری اور سعد بن ابراہیم روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے نبیؐ سے ایک حدیث بھی روایت نہیں کی۔ابن ابی داؤد نے کہا ہے کہ انہوں نے نبیؐ کی صحبت اٹھائی ہے اور آپ سے بیعت کی ہے آپ نے ان کے لئے برکت کی دعا کی تھی اور ان کی تحنیک فرمائی تھی مگر پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہے۔

سفیان بن عیینہ نے اور یونس نے اور معمر نے زہری سے انہوں نے ابوامامہ بن سہل بن حنیف سے روایت کی ہے کہ عامر بن ربیعہ نے سہل بن حنیف کو غسل کرتے ہوئے دیکھا تو کہا کہ میں نے آپ کا جیسا (حسن) کبھی نہیں دیکھا کسی پردہ نشین عورت کا جسم بھی (ایسا حسین) نہیں دیکھا وہ کہتے ہیں کہ ان کو (نظر لگ گئی اور) صرع کا دورہ ہو گیا تو لوگ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپ سہل کی خبر لیجئے اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۰۱۔حضرت اسعدؓ بن عبداللہ

حضرت اسعدؓ بن عبداللہ خزاعی۔ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم یعنی عبیداللہ بن حسن حداد نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسمٰعیل بن عبدالغفار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن حسین بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عبداللہ حاکم نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے جعفر بن لاحز بن قریط نے سلیمان بن کثیر خزاعی سے (یہ جعفر کے نانا ہیں) اپنے والد کثیر سے انہوں نے اپنے والد اسعد بن عبداللہ بن مالک بن افصیٰ خزاعی سے نقل کر کے خبر دی کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ سب دینوں سے زیادہ پسند اللہ کو دین ابراہیمی ہے جو نہایت سہل دین ہے اور جب تم میری امت کو دیکھو کہ وہ ظالم کو یہ نہ کہیں کہ تو ظالم ہے تو (سمجھ لو کہ) بے شک یہ دین ان سے رخصت ہو گیا۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ اور ابونعیم نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ اس اسناد میں میرے نزدیک اعتراض ہے کیونکہ سلیمان بن کثیر بنوعباس کے نقیبوں سے تھے انہیں ابومسلم خراسانی نے ۱۲۲ھ میں قتل کر دیا تھا پس حاکم سے اور ان کے بیٹے جعفر سے ملاقات کیونکر ہو سکتی ہے تاکہ وہ ان سے روایت کریں۔

۱۰۲۔حضرت اسعدؓ بن عطیہ

حضرت اسعدؓ بن عطیہ بن عبید بن بجالہ بن عوف بن ودم بن ذبیان بن ہمیم بن ذھل بن ذہیل بن ہنی بن بلی بن عمرو بن الحاف بن قضاعۃ قضاعی بلوی۔انہوں نے رسول اللہؐ سے درخت کے نیچے بیعۃ الرضوان کی تھی ان کا ذکر (روایتوں میں) ہے مگر ان کی کوئی حدیث مروی نہیں ہے ابن مندہ نے ابوسعید بن یونس سے روایت کی ہے کہ وہ فتح مصر میں شریک تھے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہے۔ودم: دال مہملہ کے ساتھ ہے۔

۱۰۳۔حضرت اسعدؓ بن یربوع

حضرت اسعدؓ بن یربوع انصاری خزرجی ساعدی۔جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔ابوعمر نے اسید بن یربوع کے بیان میں لکھا ہے کہ وہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔پس یہ اگر دونوں بھائی ہیں تو ٹھیک ہے ورنہ ان دونوں میں سے ایک نام غلط ہے سیف بن عمر نے ان کا نام اسعد لکھا ہے۔واللہ اعلم۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰۴۔ حضرت اسعدؓ بن یزید

حضرت اسعدؓ بن یزید بن فاکہ بن یزید بن خلدہ بن عامر بن زریق بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج یہ ابو عمر اور ہشام کلبی کا قول ہے۔ کلبی نے اور موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے مگر ابن اسحاق نے ان کا تذکرہ بدریوں میں نہیں کیا ابونعیم نے (ان کا نام اس طرح) بیان کیا ہے اسعد بن یزید انصاری اور بعض لوگ کہتے ہیں (اسعد) بن زید اور ابن شہاب سے ان لوگوں کے نام میں جو انصار کے قبیلہ بنی نجار کی شاخ بنی زریق سے جنگ بدر میں شریک ہوئے اسعد بن یزید بن فاکہ کا نام بھی مروی ہے ان کا تذکرہ ابونعیم نے اور ابوعمر نے اور ابوموسیٰ نے کیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابونعیم کے قول میں اعتراض ہے کیونکہ زریق نجار کی شاخ نہیں ہے کیونکہ نجار ثعلبہ بن عمرو بن خزرج کی اولاد میں ہیں اور زریق وہ تو ابن عبد حارثہ بن جشم سے ہیں پس ان کے اور نجار کے درمیان میں علاقہ ولدیت کا نہیں ہے اور بعض لوگوں نے ان کا نام سعید بن زید بن فاکہ بتایا ہے اور بعض نے سعد بن یزید بن فاکہ اور سب اپنے اپنے مقام میں انشاءاللہ آئے گا۔

۱۰۵۔ حضرت اسعرؓ

حضرت اسعرؓ۔ اخیر میں راء ہے۔ بعض لوگ ان کو ابن اسعر کہتے ہیں اور بعض لوگ سعر کہتے ہیں۔ انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے۔ ابومرارہ جہنی نے ابن اسعر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ مکہ کے کسی جانب میں اپنی بکریوں کو چرا رہا تھا کہ یک رسول اللہؐ تشریف لائے میں نے کہا مرحبا یا رسول اللہؐ آپ کیا چاہتے ہیں حضرت نے فرمایا تمہارے مال کا صدقہ (وصول کرنے آیا ہوں) اسعر کہتے ہیں میں ایک حاملہ بکری نہایت عمدہ لے آیا جب آپ نے اسے دیکھا تو فرمایا کہ اس میں ہمارا حق نہیں ہے ہمارا حق تو سال بھر یا چھ مہینے کی بکری میں ہے۔ ابن مندہ نے تو ان کا تذکرہ یہیں (یعنی اسعر کے بیان میں) کیا ہے مگر ابونعیم نے اور ابوعمر نے ان کا تذکرہ سعر کے بیان میں لکھا ہے۔

۱۰۶۔ حضرت اسقعؓ بکری

حضرت اسقعؓ بکری (یعنی قبیلہ بکر کے ہیں) ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن عبداللہ نے خبر دی۔ نیز ابوموسیٰ کہتے تھے ہمیں ابن طباطبا اور کوشیدی اور قرانی نے خبر دی یہ لوگ کہتے تھے ہمیں ابن ریذہ نے خبر دی یہ دونوں کہتے تھے ہمیں طبرانی یعنی سلیمان بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو یزید قراطیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یعقوب بن ابی عباد مکی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مسلم بن خالد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن جریج نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے عمر بن عطا نے جو ابن اسقع کے غلام تھے اور ایک سچے آدمی تھے حضرت اسقع بکری سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے کہ نبیؐ جب ہجرت کر کے تشریف لائے تو آپ سے کسی شخص نے پوچھا کہ قرآن میں سب سے افضل تر کون سی آیت ہے؟ نبیؐ نے فرمایا اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم لا تاخذہ سنۃ ولا نوم یہاں تک کہ آپ نے پوری آیت ختم کر دی۔ ان کا تذکرہ طبرانی اور ابونعیم نے اور ابوزکریا ابن مندہ نے اسی طرح کیا ہے اور ابوعبداللہ بن مندہ نے اپنی تاریخ میں بھی ایسا ہی لکھا ہے اور ان کی حدیث بھی روایت کی ہے صرف فرق اس قدر ہے کہ انہوں نے (بجائے اس کے کہ حضرت جب ہجرت کر کے تشریف لائے یہ)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا ہے کہ مہاجرین کے ساتھ تشریف لائے۔اور عبدان نے اس حدیث کو روح بن عبادہ سے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے اسقع کے غلام سے انہوں نے ابن اسقع سے روایت کیا ہے اور انہوں نے بھی یہی کہا ہے کہ جب ہجرت کر کے تشریف لائے۔ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے بھی کیا ہے۔امیر ابونصر نے کہا ہے کہ اسقع فے کے ساتھ ہے اور وہ بکری ہیں ان کے بارے میں لوگوں کا اختلاف ہے بعض لوگ ان کو صحابی کہتے ہیں اور بعض لوگ ان کو ابن اسقع کہتے ہیں۔

۱۰۷۔حضرت اسقع رضی اللہ عنہ بن شریح

حضرت اسقع رضی اللہ عنہ بن شریح بن صریم بن عمرو بن ریاح بن عوف بن عمیرہ بن ہون بن اعجب بن قدامہ بن حزم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور اسلام لائے تھے۔یہ طبری کا قول ہے اور ابن ماکولا نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہے اور انہوں نے ریاح کے نام میں بھی ان کا ذکر کیا ہے۔اور کہا ہے ریاح راء کے کسرہ اور یا جس کے نیچے دو نقطے ہیں کے ساتھ ہے۔

۱۰۸۔اسقف نجران

اسقف نجران ابوموسیٰ کہتے ہیں میں نہیں جانتا یہ اسلام لائے تھے یا نہیں۔صلہ بن زفر نے عبداللہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا اسقف نجران نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے عرض کیا کہ میرے ساتھ کسی ایسے شخص کو بھیجئے جو اعلیٰ درجہ کا امین ہو نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہارے ساتھ ایسے ہی شخص کو بھیجوں گا جو اعلیٰ درجہ کا امین ہو چنانچہ نبی ﷺ کے اصحاب منتظر ہوئے (کہ یہ فضیلت کس کو نصیب ہوتی ہے) نبی ﷺ نے ابوعبیدہ بن جراح سے کہا کہ تم ان کے ساتھ جاؤ۔میں کہتا ہوں کہ ابوموسیٰ نے جو اسقف نجران کو نام قرار دیا یہ نہایت عجیب بات ہے اسقف نام نہیں ہے بلکہ نصاری کے (دینی) عہدوں میں ایک عہدہ ہے جیسے شماس اور قس اور مطران اور بترک اور اسقف نام ان کا ابوحارث بن علقمہ ہے۔یہ قبیلہ بنی بکر بن وائل کے ایک شخص ہیں اسلام نہیں لائے۔یہ ابن اسحاق کا بیان ہے۔

۱۰۹۔حضرت اسلع رضی اللہ عنہ بن اسقع

حضرت اسلع رضی اللہ عنہ بن اسقع اعرابی۔ان کا صحابی ہونا ثابت ہے۔انہوں نے نبی ﷺ سے تیمم کے بارے میں روایت کی ہے کہ ایک ضرب منہ پر مسح کرنے کے لئے چاہئے اور ایک ضرب دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک مسح کرنے کے لئے ابوعمر نے کہا ہے کہ مجھے سوا اس حدیث کے اور کوئی حدیث ان کی معلوم نہیں ان سے صرف ربیع بن بدر معروف بہ علیلہ بن بدر نے بذریعہ اپنے بھائی کے روایت کی ہے اور اس میں اعتراض ہے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۱۱۰۔حضرت اسلع رضی اللہ عنہ بن شریک

حضرت اسلع رضی اللہ عنہ بن شریک بن عوف اعوجی تمیمی۔رسول اللہ ﷺ کے خادم اور آپ کی سواری کے منتظم تھے (آخر عمر میں) بصرہ میں جا رہے تھے۔ان سے رزیق مالکی مدلجی نے اور انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے۔اس میں کچھ اعتراض ہے۔ان سے اور ابوموسیٰ سے مواخات تھی۔علاء بن ابی سریہ نے ہثیم بن رزیق مالکی سے انہوں اپنے والد سے انہوں نے اسلع بن شریک سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ ایک مرتبہ سردی کے زمانے میں رات کو مجھے احتلام ہوا اور مجھے اس بات کا خوف ہوا کہ اگر میں ٹھنڈے پانی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے نہاؤں گا تو مر جاؤں گا یا بیمار ہو جاؤں گا اور مجھے یہ بھی گوارا نہ ہوا کہ میں جنابت کی حالت میں حضرت کی سواری کس دوں لہٰذا میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ مجھے احتلام ہو گیا ہے آپ نے فرمایا اے اسلع تیمم کر لو میں نے عرض کیا کہ کس طرح تو آپ نے فرمایا اپنا ہاتھ دو مرتبہ زمین پر مار ایک مرتبہ منہ کے مسح کرنے کے لئے اور ایک مرتبہ دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک مسح کرنے کے لئے۔

یہ ابواحمد عسکری کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۱۱۔ حضرت اسلم ؓ بن اوس

حضرت اسلم ؓ بن اوس بن بجرہ بن حارث بن غیان بن ثعلبہ بن طریف بن خزرج بن ساعدہ بن کعب بن خزرج بن حارثہ بن ثعلبہ انصاری خزرجی ساعدی۔ ابن ماکولا نے بیان کیا ہے کہ یہ جنگ احد میں شریک تھے۔ ہشام کلبی نے لکھا ہے کہ انہوں نے حضرت عثمان ؓ کو بقیع میں دفن ہونے سے روکا تھا لہٰذا لوگوں نے انہیں حش کوکب ۱ میں دفن کیا حش چھوہارے کے درخت کو کہتے ہیں۔ امیر ابونصر نے کہا ہے کہ بجر: باء کے فتح اور جیم کے سکون کے ساتھ۔ غیان: غین معجمہ اور یاء جس کے نیچے دو نقطے ہیں کے ساتھ ہے۔

۱۱۲۔ حضرت اسلم ؓ بن بجرہ

حضرت اسلم ؓ بن بجرہ انصاری خزرجی۔ رسول اللہ ؐ نے (قبیلہ) قریظہ کے قیدی انہیں کے سپرد کئے تھے۔ اسحاق بن عبداللہ بن ابی فروہ نے ابراہیم بن محمد بن اسلم بن بجرہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے مجھے رسول اللہ ؐ نے بنی قریظہ کے قیدیوں کی حفاظت کے لئے مقرر فرمایا تھا میں لڑکوں کو برہنہ کر کے دیکھتا تھا جس کے زیر ناف بال ہوتے تھے ۲ اسے میں قتل کر دیتا تھا۔ ابوعمر نے لکھا ہے کہ اس حدیث کی اسناد اسحاق بن ابی فروہ پر دائر ہے اور میرے نزدیک اسلم بن بجرہ کا یہ نسب صحیح نہیں اس حدیث کی صحت میں اعتراض ہے میں کہتا ہوں کہ اسحاق کے سوا اور لوگوں نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے اس حدیث کو زبیر بن بکار نے عبداللہ بن عمرو فہری سے انہوں نے محمد بن ابراہیم بن محمد بن اسلم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کیا ہے انہوں نے اس کی سند میں محمد بن اسحاق کے بجائے محمد بن ابراہیم کو ذکر کیا ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں نہیں جانتا کہ یہ اسلم اور وہ اسلم جن کا ذکر پیشتر ہوا ایک ہی ہیں یا دو ہیں اور اس تذکرہ میں شاید انہیں اسلم کی نسبت ان کے دادا کی طرف کر دی گئی ہو زیادہ خیال یہی ہوتا ہے کہ یہ دونوں ایک ہوں گے کیونکہ اہل عرب اکثر دادا کی طرف بھی منسوب کر دیتے ہیں ہم نے ان کا ذکر محض اس لئے کر دیا کہ کوئی شخص ان کا تذکرہ دیکھے تو انہیں ان کے اسلم کے علاوہ نہ سمجھے واللہ اعلم۔

۱۱۳۔ حضرت اسلم ؓ بن جبیرہ

حضرت اسلم ؓ بن جبیرہ بن حصین بن جبیرہ بن حصین بن نعمان بن سنان بن عبدالاشہل انصاری اوسی اشہلی یہ ابن کلبی کا قول

---

۱ مدینہ سے باہر بقیع کے ساتھ ایک باغ میں۔ (النہایہ)

۲ چونکہ شریعت کا حکم ہے کہ لڑائی میں نابالغ بچے اور عورتیں قتل نہ کی جائیں لہٰذا بلوغ معلوم کرنے کے لئے ایسا کیا جاتا تھا ۱۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور بخاری نے اسلم بن حصین بن جبیرہ کہا ہے اور عنقریب ان کا ذکر بھی آئے گا میں ان دونوں کو ایک سمجھتا ہوں۔

۱۱۴۔حضرت اسلمؓ حادی رسول اللہ ﷺ

حضرت اسلمؓ۔رسول اللہ ﷺ کے حادی؎ پڑھنے والے تھے۔یہ اسلم رافع کے ساتھی ہیں۔ابن وہب نے عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ایک شب کو ہم بیدار ہوئے اور (اس وقت ہم سفر میں) عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے تو کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے ہماری سواریاں کس دی ہیں اور اپنی سوار بھی کس لی ہے پس جب ہم لوگ بیدار ہوئے تو انہوں نے بطور رجز یہ دو شعر پڑھے۔

لایا خذ اللیل علیک بالھم والبسن لہ القمیص واعتم

وکن شریک رافع و اسلم واخدم القوم لکیما تخدم

رات کی وجہ سے تم کو خوف نہ ہونا چاہئے کرتہ پہن لو اور عمامہ باندھ لو اور رافع و اسلم کے شریک ہو جاؤ۔لوگوں کی خدمت کرو تا کہ تم بھی مخدوم بنو۔

ہم سب لوگ ان کے پاس جلد جلدی گئے تو وہ اپنی سواری کو کس چکے تھے اور ہماری سواریاں بھی کس چکے تھے اور انہوں نے یہ نہیں چاہا کہ ہم لوگوں کو سوتے سے جگائیں۔

سعید بن عبدالرحمٰن مدنی کہتے ہیں کہ رافع اور اسلم دونوں نبی ﷺ کے حداء پڑھنے والے تھے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے کیا ہے۔

۱۱۵۔حضرت اسلمؓ حبشی

حضرت اسلمؓ حبشی۔حبش کے رہنے والے اسود لقب۔ان کا تذکرہ ابو عمر نے کیا ہے اور کہا ہے کہ اسلم حبشی اسود ایک یہودی کے چرواہے تھے اس کی بکریاں چرایا کرتے تھے ان کی کیفیت یہ ہے کہ ہم سے ابو جعفر عبیداللہ بن احمد بن علی بن سمین نے اپنی سند سے ابن اسحاق تک بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے اسحاق بن یسار نے بیان کیا کہ ایک چرواہا اسود رسول اللہ ﷺ کے حضور میں حاضر ہوا اور آپ اس وقت خیبر کے قلعوں کا محاصرہ کئے ہوئے تھے اور اس چرواہے کے ہمراہ کچھ بکریاں ایک یہودی کی تھیں وہ ان کو اجرت پر چراتا تھا اس چرواہے نے عرض کیا کہ یارسول اللہ مجھے اسلام کی تعلیم دیجئے رسول اللہ ﷺ نے اسے تعلیم دی وہ مسلمان ہو گیا اور رسول اللہ ﷺ کسی شخص کو جو آپ سے اسلام کی خواہش کرتا تھا حقیر نہ سمجھتے تھے الغرض آپ نے اسے اسلام کی تعلیم دی اسود نے عرض کیا کہ میں ان بکریوں کے مالک کا مزدور ہوں اور یہ بکریاں میرے پاس امانت ہیں میں انہیں کیا کروں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ان کے منہ پر مار دو یہ اپنے مالک کے پاس لوٹ جائیں گی پس اسود کھڑے ہو گئے اور انہوں نے ایک مٹھی مٹی لے کر ان کے منہ پر ماردی اور کہا کہ (اے بکریو) اپنے مالک کے پاس لوٹ جاؤ اب میں خدا کی قسم تمہارے ساتھ نہ جاؤں گا پس وہ بکریاں لوٹ گئیں (ایسا معلوم ہوتا تھا) گویا کوئی ہانکنے والا انہیں ہانک رہا یہاں تک کہ وہ قلعہ میں داخل ہو گئیں پھر اسود قلعہ کی طرف بڑھے تا کہ مسلمانوں کے ساتھ ہو کر لڑیں کہ ایک پتھر ان کے لگ گیا اور وہ شہید ہو گئے اسود نے اب تک کوئی نماز نہیں پڑھی تھی پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس لائے

؎ شتربان عادۃً سفر میں کچھ اشعار پڑھتے ہیں ان کو حدا کہتے ہیں ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گئے اور آپ کے پیچھے رکھ دیئے گئے اور ایک چادر انہیں اڑھادی گئی جو اوہ اوڑھے ہوئے تھے رسول اللہ ﷺ ان کی طرف دیکھنے لگے اور آپ کے ساتھ آپ کے کچھ اصحاب تھے پھر آپ نے جلدی سے منہ پھیر لیا لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ آپ نے کیوں منہ پھیر لیا فرمایا کہ ان کے ہمراہ ایک حور عین ہے جو ان کی بیوی ہے۔

ابو موسیٰ نے اسود چرواہے کا تذکرہ ابو عبداللہ (بن مندہ) پر استدراک کر کے لکھا ہے (یعنی یہ بیان کیا ہے کہ ابن مندہ سے ان کا تذکرہ رہ گیا تھا) ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ اسود کا تذکرہ عبدان نے کیا ہے اور اسلم کے نام میں پھر دوبارہ ان کا ذکر کیا ہے اسود ان کا لقب ہے اور اسلم ان کا نام ہے ابو موسیٰ نے عبدان کی سند میں محمد بن اسحاق تک پہنچائی ہے وہ اپنے والد اسحاق بن یسار سے روایت کرتے ہیں کہ اسود چرواہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس وقت آپ خیبر کے بعض قلعوں کا محاصرہ کئے ہوئے تھے اور اس کے آگے انہوں نے وہی قصہ نقل کیا ہے جو گذر چکا۔ مگر ابو موسیٰ کے ابن مندہ پر استدراک کرنے کی کوئی وجہ نہیں کیونکہ ابن مندہ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور یہ بھی بیان کیا ہے کہ خیبر میں شہید ہوئے اگر چہ اس بات میں انہیں وہم ہو گیا ہے کہ انہوں نے اسود کی کنیت ابو سلمیٰ بیان کی ہے اور ان سے ایک حدیث روایت کی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ابو موسیٰ نے چونکہ دیکھا کہ ابو نعیم نے ابن مندہ کا وہم بیان کیا ہے اس سے انہوں نے یہ سمجھا کہ یہ پورا تذکرہ غلط ہے حالانکہ صرف بعض باتوں میں ان سے غلطی ہو گئی ہے باقی باتیں صحیح ہیں جیسا کہ ہم اس کے بعد کے تذکروں میں بیان کریں گے۔ واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۱۶۔ حضرت اسلم رضی اللہ عنہ راعی

حضرت اسلم رضی اللہ عنہ راعی۔ چرواہے جن کا لقب اسود ہے۔ ابن مندہ نے بیان کیا ہے کہ اسلم چرواہے جن کی کنیت ابو سلمیٰ ہے خیبر میں شہید ہوئے ان کی حدیث ابو سلام نے بواسطہ ابو سلمیٰ چرواہے کے نبی ﷺ سے نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا پانچ چیزیں بہت مبارک ہیں ترازوئے اعمال میں ان کا وزن بہت بھاری ہے۔ ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ ابو سلمیٰ رسول اللہ ﷺ کے چرواہے تھے بعض وہم کرنے والوں نے گمان کیا ہے کہ ان کا نام اسلم ہے حالانکہ ان کا نام حریث ہے اور انہوں نے یہ بھی دعویٰ کیا ہے کہ خیبر میں شہید ہوئے حالانکہ یہ ایک دوسرا وہم ہے اور ابو نعیم نے وہ حدیث بھی بیان کی ہے جو ابن مندہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا پانچ چیزیں بہت مبارک ہیں ترازوئے اعمال میں ان کا وزن بہت بھاری ہے (وہ پانچ چیزیں یہ ہیں) (۱) لا الہ الا اللہ اور (۲) اللہ اکبر اور (۳) سبحان اللہ اور (۴) الحمد للہ اور صالح اولاد جو کسی مرد مسلمان کی فوت ہو جائے اور وہ اس پر صبر کرے ابو نعیم نے کہا ہے کہ خیبر میں جو ابو سلمیٰ شہید ہوئے ان سے ابو سلام نہیں روایت کرتے اور حدثنا نہیں کہتے پس اگر انہوں نے عن ابی سلمیٰ کہا ہے تو یہ حدیث مرسل ہو گی (یعنی درمیان سے کوئی راوی چھوٹ گیا) ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے کیا ہے۔

۱۱۷۔ حضرت اسلم رضی اللہ عنہ بن حصین

حضرت اسلم رضی اللہ عنہ بن حصین بن جبیرہ بن نعمان بن سنان۔ بخاری نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے مگر ان کی کوئی حدیث نہیں بیان کی ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے کیا ہے۔ ایک اسلم بن جبیرہ کا بیان اوپر ہو چکا ہے میں ان دونوں کو ایک سمجھتا ہوں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۱۸۔ حضرت اسلم ؓ ابورافع

حضرت اسلم ؓ ابورافع۔ کنیت ان کی ابورافع رسول اللہؐ کے غلام تھے کنیت ان کی زیادہ مشہور ہے ان کے نام میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے ابن مدینی نے بیان کیا ہے کہ ان کا نام اسلم ہے اور ابن نمیر نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہے اور بعض لوگوں نے ان کا نام ہرمز بیان کیا ہے اور بعض لوگوں نے ابراہیم۔ ابراہیم کے نام میں اس کا ذکر ہو چکا ہے۔

یہ ایک قبطی غلام تھے حضرت عباسؓ کی ملک میں تھا انہوں نے نبیؐ کو ہبہ کر دیا تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ سعید بن عاص کے غلام تھے سعید بن عاص کے بعد ان کے بیٹے ان کے وارث ہوئے ان کے آٹھ بیٹے تھے سبھوں نے ان کو آزاد کر دیا سوا خالد کے کہ انہوں نے اپنا حصہ آزاد نہیں کیا تو ان سے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ وہ بھی اپنا حصہ یا تو آزاد کر دیں یا آپ کے ہاتھ بیچ ڈالیں یا آپ کو ہبہ کر دیں مگر انہوں نے نہیں مانا چند روز کے بعد انہوں نے رسول اللہؐ کو ہبہ کر دیا آپ نے انہیں آزاد کر دیا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ سعید بن عاص کے صرف تین بیٹوں نے انہیں آزاد کیا تھا تو ابورافع رسول اللہؐ کے پاس آئے تاکہ جن لوگوں نے انہیں آزاد نہیں کیا ان سے کچھ سفارش کرائیں چنانچہ رسول اللہؐ نے ان لوگوں سے ان کے بارے میں کہا ان لوگوں نے آپ کو ہبہ کر دیا آپ نے انہیں آزاد کر دیا یہ اختلاف (صحیح نہیں ہے) صحیح یہ ہے کہ یہ نبیؐ کے چچا حضرت عباسؓ کے غلام تھے انہوں نے نبیؐ کو ہبہ کر دیا تھا اور آپ نے انہیں آزاد کیا اسی واسطے ابورافع کہا کرتے تھے کہ میں رسول خدا کا آزاد کردہ غلام ہوں۔ ان کی اولاد میں مدینہ کے اشراف لوگ تھے۔ رسول اللہؐ نے ان سے اپنی لونڈی سلمٰی کا نکاح کر دیا تھا ان سے عبیداللہ بن ابی رافع پیدا ہوئے۔

سلمٰی۔ حضرت ابراہیم فرزند رسول اللہؐ کی قابلہ تھیں آپ کے ساتھ جنگ خیبر میں شریک ہوئی تھیں۔ عبیداللہ حضرت علی بن ابی طالب کے عہد خلافت میں ان کے خزانچی اور منشی رہے۔

حضرت ابورافع جنگ احد اور خندق میں اور ان کے بعد کے غزوات میں شریک ہوئے۔ بدر میں شریک نہیں ہوئے اس لئے کہ یہ اس زمانے میں مکہ میں تھے۔ ان کا واقعہ ابولہب کے ساتھ جب کہ اسے بدر کی خبر مکہ میں پہنچی مشہور ہے۔ ان سے ان کے دونوں بیٹے عبیداللہ اور حسن نے اور عطاء بن یسار نے روایت کی ہے ان کی وفات کے وقت میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ سے پہلے ان کی وفات ہو گئی تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ کی خلافت میں ان کی وفات ہوئی ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ان کا کچھ حال انشاء اللہ کنیت کے باب میں بھی آئے گا۔

۱۱۹۔ حضرت اسلم ؓ بن سلیم

حضرت اسلم ؓ بن سلیم خنسا بنت معاویہ بن سلیم صریمیۃ کے چچا ہیں۔ یہ تین بھائی تھے۔ حارث اور معاویہ اور اسلم یہ ابن مندہ کا بیان ہے ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے یہ گمان کیا ہے کہ ان کا نام اسلم ہے حالانکہ یہ صحیح نہیں اور انہوں نے ان کی ایک حدیث عوف اعرابی سے روایت کی ہے وہ خنساء بنت معاویہ سے روایت کرتے ہیں وہ اپنے چچا سے روایت کرتی ہیں کہ نبیؐ نے فرمایا۔ نبی جنتی ہیں اور شہید جنتی ہیں اور چھوٹے بچے جنتی ہیں اور زندہ [۱] در گور کی ہوئی لڑکی جنتی ہے اور بعض

---

[۱] عرب میں اسلام سے پہلے دختر کی ولادت بہت ناگوار تھی جہاں کسی کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی وہ مارے شرم کے اپنی قوم کو منہ نہ دکھاتا تھا اس شرمندگی کے دفع کرنے کے لئے اکثر لڑکیاں زندہ گاڑ دی جاتی تھیں ۱۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راویوں نے اس حدیث میں خنساء بنت معاویہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا مجھ سے میری پھوپھی نے یہ حدیث بیان کی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۲۰۔ حضرت اسلمؓ مولیٰ عمر رضی اللہ عنہ

حضرت اسلمؓ عمر بن خطاب کے غلام ہیں۔ یہ یمن کے قیدیوں میں سے تھے۔ انہوں نے نبیؐ کے زمانہ کو پایا ہے۔ محمد بن اسحٰق نے کہا ہے۔ گیارہ ہجری کو جب حضرت ابوبکر نے حضرت عمر بن خطاب کو امیر الحج مقرر فرمایا تو یہ اسلم ان کے ساتھ تھے۔ اور یہ بھی کہا ہے کہ اگرچہ انہوں نے نبیؐ کے زمانہ کو پایا تو ہے مگر آپؐ کو دیکھا نہیں اور یہ اسلم جبشہ کے رہنے والے تھے۔ عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم نے اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان کے والد نے اسلام قبول کیا تھا۔ عبدالمنعم بن بشیر بن عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبیؐ کے ساتھ دو سفر کئے ہیں عبدالمنعم مجہول شخص ہیں۔ ابوعبید قاسم بن سلام نے کہا ہے کہ اسلم نے ۸۰ ہجری میں وفات پائی ہے۔ اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انہوں نے ۱۱۴ سال کی عمر میں وفات پائی ہے اور ان کی نماز جنازہ مروان بن حکم نے پڑھائی مگر یہ قول پہلے کے خلاف ہے کیونکہ مروان نے ۶۴ ہجری میں وفات پائی ہے۔ اور وہ اسے پہلے ہی مدینہ سے معزول ہو گیا تھا۔ اسلم سے ان کے بیٹے زید، مسلم بن جندب اور ابن عمر کے غلام نافع نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۲۱۔ حضرت اسلمؓ بن عمیرہ

حضرت اسلمؓ بن عمیرہ بن امیہ بن عامر بن جشم بن حارثہ انصاری حارثی۔ جنگ احد میں شریک ہوئے تھے یہ قول طبرانی کا ہے ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔ عمیرہ: عین کے فتحہ کے ساتھ ہے۔

۱۲۲۔ حضرت اسلمؓ

حضرت اسلمؓ۔ یہ ایک اور ہیں ان کا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے انہوں نے کہا ہے کہ عبدان مروزی نے بیان کیا ہے کہ مجھے ان اسلم کا نہ کچھ حال معلوم ہے اور نہ ان کا نسب میں جانتا ہوں سوا اس حدیث کے (کہ اس میں البتہ ان کا تذکرہ ہے) اور ممکن ہے کہ اسلم سے مراد (اس حدیث میں) قبیلہ اسلم ہو اور یہی قرین قیاس ہے۔ عبدان نے کہا ہے کہ ہمیں بندار نے اور ابوموسی نے خبر دی یہ دونوں کہتے تھے کہ ہمیں محمد بن جعفر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شعبہ نے قتادہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن منہال بن سلمہ خزاعی سے انہوں نے اپنے چچا سے نقل کرکے خبر دی کہ رسول اللہؐ نے اسلم سے فرمایا کہ تم لوگ آج کے دن (یعنی عاشورا) کا روزہ رکھوان لوگوں نے کہا کہ ہم تو کھا چکے ہیں آپ نے فرمایا اب جس قدر دن باقی ہے اس میں کچھ نہ کھاؤ ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ یہ حدیث اسی سند سے محفوظ ہے اس حدیث سے سمجھا جاتا ہے کہ اسلم سے مراد قبیلہ اسلم ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ اس حدیث میں ہے کہ ان لوگوں نے کہا کہ ہم لوگ کھا چکے اور اسماء بن حارثہ وغیرہ کی روایت میں ہے کہ نبیؐ نے انہیں اسلم کے پاس بھیجا تا کہ انہیں عاشورا کے روزے کا حکم دیں۔ میں کہتا ہوں کہ ابوموسی کا قول صحیح ہے۔ تعجب ہے کہ عبدان پر ایسی کھلی ہوئی بات مشتبہ ہو گئی اور اگر ہم نے یہ شرط نہ کرلی ہوتی کہ کوئی تذکرہ ہم ترک نہ کریں گے تو یقیناً ہم اس تذکرہ کو اور اس کے مثل اور تذکروں کو ترک کر دیتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۲۳۔ حضرت اسماءؓ بن حارثہ

حضرت اسماءؓ بن حارثہ بن ہند بن عبداللہ بن سعد بن عمرو بن عامر بن ثعلبہ بن مالک بن افصی یہ ابوعمر کا قول ہے اور ان کے نسب میں اس کے علاوہ اور اقوال بھی ہیں۔ ابن کلبی کہتے ہیں کہ (ان کا یہ نسب ہے) اسماء بن حارثہ بن سعید بن عبداللہ بن غیاث بن سعد بن عمرو بن عامر بن ثعلبہ بن مالک اور مالک بن افصیٰ اسلم کے بھائی ہیں اور مالک کے دونوں بیٹے اکثر قبیلہ اسلم کی طرف منسوب کر دیئے جاتے ہیں اور لوگ انہیں اسلمی کہتے ہیں اسماء کی کنیت ابوہند ہے ان کا صحابی ہونا ثابت ہے۔ یہ اور ان کے بھائی ہند اہل ا صفہ میں سے تھے۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں حارثہ کے دونوں بیٹوں اسماء اور ہند کو رسول اللہ ﷺ کا خادم سمجھا کرتا تھا بوجہ اس کے کہ یہ دونوں حضرت کے دروازے پر اکثر رہا کرتے تھے اور آپ کی خدمت بہت کیا کرتے تھے۔

یہ اسماء وہی شخص ہیں جنہیں رسول اللہ ﷺ نے عاشورا کے دن بھیجا تھا کہ اپنی قوم کو عاشورا کے روزے کا حکم دو اسماء نے عرض کیا کہ اگر وہ لوگ کھا چکے ہوں آپ نے فرمایا تو (کہہ دینا) باقی دن کچھ نہ کھائیں پئیں۔ ان کی وفات ۶۶ھ میں بعمر ۸۰ سال بصرہ میں ہوئی یہ محمد بن سعد نے واقدی سے نقل کیا ہے محمد بن سعد کہتے ہیں میں نے واقدی کے علاوہ اور لوگوں سے سنا کہ ان کی وفات بصرہ میں حضرت معاویہ کے زمانہ خلافت اور زیاد کی حکومت میں ہوئی۔ اور زیاد کی وفات ۵۳ھ میں ہوئی تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ حارثہ: حاء مہملہ اور ثاء مثلثہ کے ساتھ ہے اور غیاث غین معجمہ اور ثاء مثلثہ کے ساتھ ہے۔

۱۲۴۔ حضرت اسماءؓ بن ربان

حضرت اسماءؓ بن ربان بن معاویہ بن مالک بن سلی۔ سلی کا نام حاث بن رفاعہ بن عذرہ بن عدی بن شمیس بن طرود بن قدامہ بن جرم بن ربان ہے قبیلہ جرم کے ہیں۔

یہ وہ شخص ہیں جنہوں نے بنی عقیل کے مقابلہ پر عقیق (نامی وادی) کے بارے میں دعویٰ کیا تھا وہ عقیق جو قبیلہ بن عامر بن صعصعہ کے ہیں کی زمین میں ہے نہ وہ عقیق جو مدینہ میں ہے تو حضرت نے وہ وادی قبیلہ جرم کے لوگوں کو دلا دی۔ انہیں کے یہ دونوں شعر ہیں۔

و انی اخو جرم کما قد علمتم ۔۔۔ اذا اجتمعت عند النبی المجامع

فان انتم لم تقنعوا بقضائہ ۔۔۔ فانی بما قال النبی لقانع

لوگوں نے جب ان سے اس وادی کے بارے میں پھر جھگڑا کیا تو انہوں نے یہ شعر کہے تھے ترجمہ ان شعروں کا یہ ہے۔
میں قبیلہ جرم کا بھائی ہوں جیسا کہ تم جانتے ہو جب نبی کے پاس لوگ جمع ہوئے تھے پس اگر تم نبی کے فیصلہ پر راضی نہیں ہوتو نہ ہو اگر میں تو نبی کے فیصلہ پر قناعت کرتا ہوں۔

۱۲۵۔ حضرت اسماعیلؓ بن ابی حکیم

حضرت اسماعیلؓ بن ابی حکیم مزنی۔ قبیلہ بنی فضیل کے ایک شخص ہیں۔ عبداللہ بن سلمہ نے ابن شہاب سے انہوں نے اسماعیل

ا مسجد نبوی میں ایک سائبان تھا اسی کو صفہ کہتے ہیں کچھ غرباء وہاں رہا کرتے تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن ابی حکیم مزنی سے جو بنی فضیل کے ایک شخص ہیں روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اللہ عزوجل جب سورۂ لم یکن الذین کفروا پڑھتے ہوئے سنتا ہے تو فرماتا ہے کہ میرے بندے کو بشارت دے دو کہ قسم ہے اپنی عزت کی میں تجھے جنت میں جگہ دوں گا یہاں تک کہ تو خوش ہو جائے گا۔ ابو نعیم کہتے ہیں کہ محمد بن اسمٰعیل جعفی نے عبداللہ بن سلمہ سے اسی طرح روایت کیا ہے مگر میرے نزدیک یہ اسناد منقطع ہے اس لئے کہ کسی امام نے اسمٰعیل کا ذکر صحابہ میں نہیں کیا ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ حدیث منکر ہے اس کو بخاری نے افراد میں ذکر کیا ہے اور مجھے معلوم نہیں کہ انہوں نے حضرت کو دیکھا ہو یا آپ کی صحبت اٹھائی ہو۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۱۲۶۔ حضرت اسماعیلؓ

حضرت اسماعیلؓ۔ صحابہ میں سے ایک شخص ہیں بصرہ میں آ کے رہے تھے۔ بشرطیکہ یہ روایت محفوظ ہو۔ ہمیں ابو الفرج یحییٰ بن محمود اصفہانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ابو علی حسن بن احمد نے بیان کیا اس وقت میں موجود تھا وہ کہتے تھے ہم سے حافظ ابو نعیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن جعفر بن اسحاق موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن احمد بن مثنیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں جعفر بن عون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسماعیل بن ابی خالد نے ابو بکر بن عمارہ بن رویبہ سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے بصرہ کے رہنے والے ایک بوڑھے میرے والد کے پاس آئے اور انہوں نے کہا کہ جو کچھ آپ نے رسول اللہ ؐ سے سنا ہو مجھ سے بیان کیجئے میرے والد نے کہا میں نے حضرت کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وہ شخص دوزخ میں نہ جائے گا جو طلوع آفتاب اور غروب آفتاب سے [1] پہلے (یعنی فجر اور عصر کی نماز) پڑھا کرتا ہو اس بوڑھے آدمی نے کہا کیا تم نے رسول اللہ ؐ سے سنا ہے میرے والد نے کہا ہاں میرے دونوں کانوں نے آپ سے سنا ہے اور میرے دل نے یاد کیا ہے اس بوڑھے نے کہا کہ جو کچھ تم نے بیان کیا میں نے بھی رسول اللہ ؐ سے اس کو سنا تھا مگر کسی اور نے اس حدیث میں میری موافقت نہیں کی۔ اس حدیث کو شعبہ نے اور ثوری نے اور زائدہ نے اسماعیل بن ابی خالد سے روایت کیا ہے اور عبدالملک بن عمیر نے اس کو ابو بکر سے روایت کیا ہے اور ان میں سے کسی نے اس بصرہ والے آدمی کا نام نہیں بتایا اور اس حدیث کو یزید بن ہارون نے ابن ابی خالد سے روایت کیا ہے اس میں انہوں نے بیان کیا ہے کہ بصرہ کے رہنے والوں میں سے ایک شخص نے جن کا نام اسماعیل تھا یہ پوچھا مگر اور کسی نے یزید بن ہارون کی موافقت نہیں کی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۱۲۷۔ حضرت اسماعیلؓ زیدی

حضرت اسماعیلؓ زیدی۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے اور کہا ہے بشرطیکہ یہ روایت صحیح ہو۔ ہمیں ابو موسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو سعید محمد بن ابی عبداللہ معدانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن احمد بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن موسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے محمد بن عبداللہ بن حسین نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے احمد

---

[1] تخصیص نماز فجر و عصر کی اس وجہ سے ہے کہ ان دونوں وقتوں کی نماز بہ نسبت اور اوقات کے مشکل ہے فجر کا وقت خواب شیریں میں مشغول ہوتا ہے عصر کے وقت کاروباری آدمی اپنے کاروبار میں مصروف ہوتے ہیں لہٰذا جو شخص ان دو مشکل اوقات میں نماز کا پابند ہوگا وہ اور اوقات میں بدرجہ اولیٰ پابندی کرے گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن عمرو دیبقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن شبیب نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے ہارون بن یحییٰ بن ہارون نے جو حاطب بن ابی بلتعہ کی اولاد سے تھے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے زکریا بن اسماعیل زیدی نے جو زید بن ثابت کی اولاد سے تھے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا کہ انہوں نے کہا ایک دن صبح کو ہم چند صحابی رسول اللہؐ کے ہمراہ چلے یہاں تک کہ ایک چوراہے پر جا کے کھڑے ہو گئے اتنے میں ایک اعرابی ملا جو اونٹ کی ہڈیا کھینچے ہوئے لئے جا رہا تھا وہ رسول اللہؐ کے پاس آ کے کھڑا ہو گیا اور اس نے آپ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہو جائیں آپ کا مزاج کیسا ہے حضرت نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں۔ اس کے بعد انہوں نے نبیؐ پر درود پڑھنے کی فضیلت میں ایک حدیث بیان کی۔ ابو موسی نے کہا ہے کہ اسمٰعیل بن زید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں میں نہیں جانتا کہ انہوں نے نبیؐ کو دیکھا ہو اور یہ حدیث ثوری سے بھی مروی ہے وہ عمرو بن دینار سے وہ نافع سے وہ حضرت ابن عمر سے روایت کرتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ یہ اسماعیل بن زید بن ثابت اپنے والد سے روایت کرتے ہیں خود تابعی ہیں اور ان کا درمیان سے راوی کو حذف کر دینا کوئی تعجب کی بات نہیں ہے تابعین اکثر درمیان سے راویوں کو حذف کر کے روایت کرتے ہیں ان کے صحابی نہ ہونے کی تائید اس واقعہ سے بھی ہوتی ہے کہ ان کے والد زید بن ثابت جنگ احد میں چھوٹے ہونے کے باعث سے شریک نہیں ہوئے یہ واقعہ سنہ ۳ھ کا ہے پس جس شخص کی عمر اتنی کم ہو اس کا بیٹا کیسے کہہ سکتا ہے کہ ہم رسول اللہؐ کے ہمراہ گئے تھے بلکہ یہ کوئی اور شخص کہہ رہا ہے اور حضرت ابن مسعود سے منقول ہے کہ جب حضرت زید نے مصحف لکھا تو انہوں نے کہا کہ میں مسلمان [1] ہو چکا تھا اور وہ ایک کافر کی پشت میں تھا یہ بھی بوقت وفات نبیؐ حضرت زید کی کم سنی پر دلالت کرتا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۲۸۔ حضرت اسمرؓ بن ساعد

حضرت اسمرؓ بن ساعد بن ہلوات مازنی۔ ایک مجہول شخص ہیں جو حدیث ان سے مروی ہے اس کی سند میں کلام ہے۔ روایت ہے کہ اسمر بن ساعد بن ہلوات نے کہا ہم اور ہمارے والد ساعد نبیؐ کے حضور میں گئے میرے والد نے آپ سے عرض کیا کہ میرے والد یعنی ہلوات ایک بوڑھے آدمی ہیں انہوں نے آپ کی خبر سنی تو وہ آپ پر ایمان لائے مگر وہ آنے کی قوت نہیں رکھتے انہوں نے کچھ تھوڑا سا ہدیہ بھی آپ کے لئے بھیجا ہے آپ نے ہدیہ اُن سے لے لیا اور آپ نے ان کے لئے اور ان کے والد کے لئے دعا کی۔ یہ حدیث غریب ہے صرف اسی سند سے مروی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۱۲۹۔ حضرت اسمرؓ بن مضرس

حضرت اسمرؓ بن مضرس۔ قبیلے طے کے ہیں۔ ہمیں ابو احمد عبدالوہاب بن علی بن علی امین نے اپنی اسناد سے ابوداؤد سجستانی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عبدالحمید بن عبداللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے ام جنوب بنت نمیلہ نے اپنی والدہ سویدہ بنت جابر سے انہوں نے اپنی والدہ عقیلہ بنت اسمر بن مضرس سے انہوں نے اسمر بن مضرس سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوا اور میں نے آپ سے بیعت کی تو آپ نے فرمایا کہ جو شخص کوئی ایسی

---

[1] حضرات شیخین نے نیز حضرت عثمان نے اپنے عہد میں جمع قرآن کا کام حضرت زید کے سپرد کیا تھا اور حضرت ابن مسعود نے بھی اپنے طور پر قرآن جمع کیا تھا حضرت ابن مسعود اپنے قرآن پر ترجیح دیتے تھے کہتے تھے میں قدیم الاسلام ہوں جب میں مسلمان ہوا زید پیدا بھی نہ ہوئے تھے ۱۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بات کرے جو کسی مسلمان نے نہ کی ہو تو وہ بات اسی کے لئے ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ اسمر عروہ بن مضرس کے بھائی ہیں۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ بصرہ کے اعراب میں سے ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا۔

عقبہ: عین مہملہ کے فتحہ اور قاف کے کسرہ کے ساتھ ہے۔ نمیلہ: نون کے ضمہ کے ساتھ ہے۔

۱۳۰۔ حضرت اسودؓ بن ابیض

حضرت اسودؓ بن ابیض۔ ان کا تذکرہ صرف ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے۔ انہوں نے عبدان سے روایت کی ہے وہ موسیٰ بن عقبہ سے وہ ابن شہاب سے وہ عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک انصاری سلمی سے اور ان کے گھر کے چند لوگوں سے روایت کرتے ہیں کہ ان لوگوں نے کہا رسول اللہ ؐ نے عبداللہ بن عتیک کو اور عبداللہ بن انیس کو اور مسعود بن سنان بن اسود کو اور ابوقتادہ بن ربعی بن بلدمہ کو جو قبیلہ بنی سلمہ کے تھے اور اسود بن خزاعی کو جو ان کے حلیف تھے اور اسود بن حرام کو جو بنی سواد کے حلیف تھے بھیجا اور عبداللہ بن عتیک کو ان پر سردار کیا یہ لوگ ابورافع بن ابی حقیق کے پاس گئے (اور اسے جا کے قتل کر دیا) ابن شہاب کہتے ہیں کہ یہ لوگ جب رسول اللہؐ کے پاس لوٹ کے آئے تو آپ منبر پر تھے آپ نے فرمایا کہ تم لوگوں کے منہ مبارک ہیں ان لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ کا منہ مبارک ہے پھر آپ نے پوچھا کہ کیا تم نے اسے قتل کر دیا ان لوگوں نے عرض کیا کہ ہاں آپ نے فرمایا مجھے تلوار دکھاؤ ابن شہاب کہتے ہیں انہوں نے تلوار کھینچ لی اور کہا کہ تلوار کی نوک میں یہ اس کا کھانا لگا ہوا ہے۔ عبدان کہتے ہیں حماد بن سلمہ نے اسود بن حرام کے بدلے اسود بن ابیض کا نام لیا ہے۔ ان تذکرہ ابوموسیٰ کے سوا اور کسی نے نہیں کیا۔ السلمی: سین کے فتحہ اور لام کے کسرہ کے ساتھ سلمہ کی طرف نسبت ہے۔ حرام: حاء اور راء کے فتحہ کے ساتھ ہے۔

۱۳۱۔ حضرت اسودؓ بن ابی اسود

حضرت اسودؓ بن ابی اسود نہدی۔ نبی ؐ کو دیکھا تھا۔ یہ ایک مجہول شخص ہیں۔ یونس بن بکیر نے عنبسہ بن ازہر سے انہوں نے ابن ابی الاسود نہدی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبیؐ جب غار کی طرف تشریف لائے گئے تو آپ کے پیر کی انگلی زخمی ہو گئی تو آپ نے فرمایا

هل انت الا اصبع دميت   وفي سبيل الله ما لقيت

تو ایک انگلی ہے جو خون آلود ہو گئی حالانکہ ابھی خدا کی راہ میں تو نے جنگ نہیں کی۔

ابن مندہ نے اس کو بیان کیا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض وہم کرنے والوں نے یونس بن بکیر سے یہ واقعہ نقل کیا ہے اور حدیث بیان کی ہے مگر صحیح وہی ہے جو ثوری نے اور شعبہ نے اور ابن عیینہ نے اور ابوعوانہ نے اور اسرائیل نے اور حسن اور علی نے جو دونوں صالح کے بیٹے ہیں اسود بن قیس سے انہوں نے جندب بجلی سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے میں غار میں نبیؐ کے ہمراہ تھا کہ آپ کی انگلی سے خون نکلنے لگا تو آپ نے یہ شعر فرمایا۔ میں کہتا ہوں یہ بھی وہم ہے کیونکہ جندب بجلی غار میں نبیؐ کے ہمراہ نہ تھے بلکہ وہ اس وقت تک مسلمان بھی نہ ہوئے تھے اگر وہ یہ نہ کہتے کہ میں نبیؐ کے ہمراہ تھا تو پھر کچھ مشکل نہ تھی ہاں اگر انہوں نے کوئی دوسرا غار [1]

[1] دوسرا غار کیونکر مراد ہو سکتا ہے جبکہ شعر کا مفہوم اس کی واضح نفی کر رہا ہے۔ (محمد احمد)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مراد لیا ہو تو اس واقعہ کی صحت ممکن ہے مگر جب مطلق غار بولا جاتا ہے تو اس سے وہی غار مراد ہوتا ہے۔ جس میں نبیؐ بوقت ہجرت چھپے تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۱۳۲۔ حضرت اسودؓ بن اصرم

حضرت اسودؓ بن اصرم محاربی۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے۔ ان سے صرف سلیمان بن حبیب روایت کرتے ہیں۔ ہمیں ابو یاسر عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن ابی حبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن علی بن محمد بن حسین بن حسون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد احمد بن علی بن حسن بن محمد بن ابی عثمان دقاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قاضی ابوالقاسم حسن بن علی بن منذر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن ابی الدنیا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یونس بن عبدالرحیم عسقلانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عمرو بن ابی سلمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں صدقہ بن عبداللہ نے عبیداللہ بن علی قرشی سے انہوں نے سلیمان بن حبیب محاربی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے اسود بن اصرم محاربی نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے کہا کہ یارسول اللہؐ مجھے کچھ نصیحت کیجئے آپ نے فرمایا کیا تم اپنے ہاتھ پر قابو رکھتے ہو میں نے عرض کیا کہ اگر مجھے اپنے ہاتھ پر قابو نہ ہوگا تو پھر کس چیز پر قابو ہوگا حضرت نے فرمایا کہ تم اپنی زبان پر قابو رکھتے ہو میں نے عرض کیا کہ اگر اپنی زبان پر بھی مجھے قابو نہ ہوگا تو کس چیز پر قابو ہوگا آپ نے فرمایا تم اپنا ہاتھ نہ بڑھاؤ مگر اچھی چیز کی طرف اور زبان سے نہ کہو مگر اچھی بات۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۳۳۔ حضرت اسودؓ بن ابی بختری

حضرت اسودؓ بن ابی بختری۔ ابوالبختری کا نام عاص بن ہاشم بن حارث بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی بن کلاب قرشی اسدی ان کی والدہ عاتکہ بنت امیہ بن حارث بن اسد ہیں۔ یہ اسود فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے اور نبیؐ کی صحبت میں رہے ان کے والد ابوالبختری بدر کے دن بحالت کفر قتل کر دیئے گئے مجذر بن زیاد بلوی نے ان کو قتل کیا تھا۔ ان کے بیٹے سعید بن اسود نہایت حسین تھے ان پر ایک عورت نے یہ شعر کہا تھا

الا لیتنی اشری وشاحی ودملجی   بنظرة عین من سعید بن اسود

اے کاش میں اپنی حمائل اور اپنا بازو بند سعید بن اسود کی ایک نگاہ (ناز) کے عوض میں بیچ ڈالتی۔

سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا جب حضرت معاویہ نے بشر بن ابی ارطاۃ کو مدینہ بھیجا تاکہ شیعیان ؎ علی کو قتل کر دیں تو حضرت معاویہ نے انہیں یہ حکم دیا تھا کہ حضرت اسود سے مشورہ کر لیں چنانچہ جب بشر مسجد نبوی میں پہنچے اور دروازہ بند کر کے چاہا کہ ان لوگوں کو قتل کر دیں تو اسود بن ابی البختری نے انہیں اس سے منع کیا لوگوں نے حضرت علی اور معاویہ کے زمانے میں انہیں کے سبب سے صلح کی تھی۔ یہ بیان ابو عمر کا تھا۔

؎ شیعان علی سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے حضرت علی کا ساتھ دیا تھا اور ان کے ساتھ ہو کے ان کے مخالفین سے لڑتے تھے جو اہل سنت کے عقائد رکھتے تھے گو یہ لفظ یعنی شیعہ اب زیادہ تر مخالفین اہلسنت پر اطلاق پاتا ہے مگر زمانہ قدیم میں اہلسنت ہی کے لئے یہ لفظ مستعمل ہوتا تھا اور باعتبار لغت کے یہ لفظ بالکل عام ہے جو شخص کسی کے گروہ میں ہو اس کو اس کا شیعہ کہتے ہیں اسی معنی کے لحاظ سے قرآن مجید میں حضرت ابراہیم کو نوح علیہ السلام کا شیعہ فرمایا ہے ۱۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ اسود بختری بن خویلد کے بیٹے ہیں انہوں نے نبی ؐ سے (کچھ مال بھی) مانگا تھا بخاری نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور ان دونوں نے ابو حازم کی یہ حدیث بیان کی ہے کہ اسود بن بختری نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے کچھ مال زیادہ دیجئے تا کہ میں اپنی قوم کا محتاج نہ رہوں۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ایسا ہی روایت کیا ہے اور بختری بغیر لفظ اب کے بیان کیا ہے اور ان دونوں نے کہا ہے کہ بختری خویلد کے بیٹے ہیں۔ مگر صحیح وہی ہے جو ابو عمر نے بیان کیا قبیلہ بنی اسد میں اسود بن بختری بن خویلد میرے علم میں کوئی نہیں ہے اور اگر کوئی ہوا میں نہ جانتا ہوں تو یہ دو آدمی ہوں گے ورنہ ابو عمر ہی کا قول صحیح ہے اور اس کے صحیح ہونے کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ ابو عمر نے بیان کیا ہے زبیر نے (جو علم نسب کے بڑے ماہر تھے) خویلد کی اولاد میں ان کا تذکرہ نہیں کیا اور انہوں نے بھی اسود بن ابی البختری بیان کیا ہے۔ جس طرح ہم نے بیان کیا ہے۔ پس اگر ابو موسیٰ نے ابن مندہ پر اسود بن ابی البختری کا استدراک کیا ہے تو اگر اس میں ان کو وہم نہ ہو گیا ہوتا اور وہ ان کو کوئی دوسرا اسود نہ سمجھ لیتے تو کبھی استدراک نہ کرتے۔ ابن کلبی نے بھی ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔ جس طرح ابو عمر نے بیان کیا ہے۔

البختری: باء موحدۃ اور خاء معجمہ کے ساتھ ہے۔ مجذر: میم کے ضمہ اور جیم اور ذال معجمہ اور اس کے آخر راء ہے۔ زیاد: ذال معجمہ کے کسرہ اور یاء جس کے نیچے دو نقطے ہیں اور اس کے آخر میں دال مہملہ ہے۔

۱۳۴۔ حضرت اسود ؓ بن ثعلبہ

حضرت اسود ؓ بن ثعلبہ۔ یربوعی۔ حجۃ الوداع میں نبی ؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے جب آپ فرمارہے تھے کہ آگاہ ہو جاؤ جو شخص گناہ کرتا ہے وہ اپنی ہی جان پر (ظلم) کرتا ہے۔ محمد بن سعد نے ان کا تذکرہ ان صحابہ میں کیا ہے جو کوفہ میں آ کے رہے تھے ابو موسیٰ نے ابن مندہ پر ان کا استدراک کیا ہے حالانکہ ان کا تذکرہ ابن مندہ کی کتاب میں موجود ہے معلوم نہیں پھر کیوں انہوں نے استدراک کیا۔

۱۳۵۔ حضرت اسود ؓ بن حازم

حضرت اسود بن حازم بن صفوان بن عرار۔ بخارا میں آ کے رہے تھے۔ ابو احمد یعنی بجیر بن نضر نے ابو جمیل عباد بن ہشام شامی سے روایت کی ہے وہ مجکث میں جو بخارا کی ایک بستی ہے موذن تھے کہ انہوں نے کہا میں نے نبی صلعم کے صحابہ سے ایک شخص کو دیکھا جن کا نام اسود بن حازم بن صفوان بن عرار تھا میں آپ کی خدمت میں اپنے والد کے ہمراہ جایا کرتا تھا اس وقت میری عمر چھ ٦ یا سات ٧ سال کی تھی وہ فرماتے تھے کہ میں حدیبیہ میں رسول اللہ ؐ کے ہمراہ تھا اس وقت میری عمر تیس سال کی تھی ان سے پوچھا گیا کہ اب آپ کی عمر کس قدر ہے انہوں نے فرمایا ایک سو پچپن برس۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے کیا ہے۔

بجیر: باء موحدۃ کے فتحہ اور حاء مہملہ کے کسرہ کے ساتھ ہے۔

۱۳۶۔ حضرت اسود ؓ حبشی

حضرت اسود ؓ حبشی۔ جنہوں نے نبیؐ سے صورتوں اور رنگوں کی بابت دریافت کیا تھا۔ ابو القاسم طبرانی نے علی بن عبد العزیز

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے انہوں نے محمد بن عمار موصلی سے انہوں نے عفیف بن سالم سے انہوں نے ایوب بن عتبہ سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا حبش کا ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں کچھ پوچھنے کے لئے آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ پوچھ اور سمجھ اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ لوگوں کو ہمارے او پر صورت اور رنگ اور نبوت کے اعتبار سے فضیلت دی گئی ہے بھلا اگر میں بھی اس چیز پر ایمان لاؤں جس طرح آپ اس پر ایمان لائے ہیں اور میں بھی ویسے ہی کام کروں جیسے آپ کرتے ہیں تو کیا میں جنت میں آپ کے ہمراہ ہوں گا آپ نے فرمایا ہاں پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم [1] اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسود کے (چہرہ کی) چمک جنت میں ہزار سال کی مسافت سے معلوم ہو گی اور راوی نے پوری حدیث بیان کی جس کے آخر میں یہ تھا کہ اسود رونے لگے اور (روتے روتے اسی وقت) مر گئے پھر انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دفن کیا اور خود آپ نے انہیں قبر میں رکھا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے کیا ہے۔

۱۳۷۔ حضرت اسودؓ بن حرام

حضرت اسودؓ بن حرام۔ اُن کا تذکرہ اسود بن ابیض کے بیان میں ہو چکا ہے وہاں دیکھا جائے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے کیا ہے۔

۱۳۸۔ حضرت اسودؓ بن خزاعی

حضرت اسودؓ بن خزاعی۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں خزاعی بن اسود اسلمی۔ انصار کے قبیلہ بن سلمہ کے حلیف تھے جن لوگوں نے ابو حقیق کو قتل کیا تھا ان میں سے ایک یہ بھی تھے۔ ہمیں ابو جعفر عبید اللہ بن احمد نے اپنی اسناد سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا مجھ سے زہری نے ان سے عبداللہ بن کعب بن مالک نے ابو رافع یہودی کے قتل کے قصہ میں بیان کیا کہ وہ کہتے تھے جب قبیلہ اوس کے لوگوں نے کعب بن اشرف کو قتل کر دیا قبیلہ خزرج کے لوگوں نے ایک اور شخص کا ذکر کیا جو رسول اللہ ؐ کی دشمنی میں کعب بن اشرف کے مثل تھا یعنی ابو رافع بن ابی حقیق کا جو خیبر کا رہنے والا تھا پس ان لوگوں نے رسول اللہؐ سے اس کے قتل کی اجازت طلب کی آپ نے انہیں اجازت دے دی تو عبداللہ بن عتیک اور عبداللہ بن انیس اور مسعود بن سنان اور اسود بن خزاعی جو خود قبیلہ اسلم کے تھے اور ان لوگوں کے حلیف تھے اس کام کے لئے نکلے اور عطاء بن یسار نے حضرت ابو رافع سے روایت کیا ہے کہ نبیؐ نے جب خیبر کا محاصرہ کیا اور حضرت علیؓ کو ان سے لڑنے کا حکم دیا تو خیبر سے ایک شخص قبیلہ مذحج کا نکلا اور اس کے مقابلے کے لئے اسود بن خزاعی گئے اور انہوں نے اسے قتل کر دیا اور اس کا سب سامان لے لیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے کیا ہے۔

---

[1] حضرت اسود کے خلوص اور صفائی نیت کو ملاحظہ فرما کر آنحضرتؐ نے یہ بشارت عظمیٰ ان کے لئے بیان فرمائی چنانچہ اس کا اثر بھی علی الفور ظاہر ہو گیا یعنی اسی حالت ذوق شوق میں انہوں نے انتقال فرمایا اور جو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دفن فرمایا ایسی خوش قسمتی پر رشک آتا ہے یہ تمنا بھی نہیں کر سکتے کہ کاش ان کی جگہ پر ہم ہوتے کیونکہ ہمارے لئے ایسی تمنا کرنا چھوٹا منہ اور بڑی بات ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۳۹۔ حضرت اسودؓ بن خطامہ

حضرت اسودؓ بن خطامہ کنانی۔ انہوں نے نبیؐ سے ملاقات کی ہے۔ زہیر بن خطامہ کے بھائی ہیں۔ ان کی حدیث اسمٰعیل بن نضر بن اسود بن خطامہ نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا زہیر بن خطامہ اپنے گھر سے چلے یہاں تک کہ جب رسول اللہؐ کی خدمت میں پہنچے تو اللہ ورسول پر ایمان لائے پھر انہوں نے اسود بن خطامہ کے اسلام کا قصہ پورا نقل کیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسی طرح مختصر کیا ہے۔

۱۴۰۔ حضرت اسودؓ بن خلف

حضرت اسودؓ بن خلف بن عبد یغوث قرشی زہری۔ ان کو لوگ جمحی بھی کہتے ہیں ابو عمر نے کہا ہے کہ یہی صحیح ہے ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ زہری ہیں۔ نبیؐ سے ملے تھے۔ ہمیں ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد بن حنبل تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبدالرزاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن جریج نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے عبداللہ بن عثمان بن خثیم نے خبر دی کہ محمد بن اسود بن خلف نے ان سے بیان کیا کہ ان کے والد اسود نے نبی کو دیکھا کہ آپ قرن مصقلہ کے پاس لوگوں سے اسلام اور شہادت پر بیعت لے رہے تھے عثمان بن خثیم کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ شہادت کیا چیز ہے؟ تو محمد بن اسود بن خلف نے مجھ سے بیان کیا کہ اللہ پر ایمان لانے اور اس بات کی شہادت دینے پر کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں آپ بیعت لے رہے تھے۔ انہوں نے نبیؐ سے یہ حدیث بھی روایت کی ہے کہ اولاد آدمی کو بخیل اور نامرد بنا دیتی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں ابو عمر کا یہ کہنا کہ صحیح یہ ہے کہ وہ قبیلہ جمح سے ہیں محض اس وجہ سے ہے کہ ابو عمر نے چونکہ دیکھا کہ یہ خلف کے بیٹے ہیں تو انہوں نے یہ سمجھا کہ یہ قبیلہ جمح سے ہیں جیسے امیہ اور ابی بن خلف بن وہب بن حذافہ بن جمح حالانکہ ایسا نہیں ہے کیونکہ اس خلف کے باپ کا نام عبد یغوث نہیں ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے جو ان کو صرف زہری لکھا اس میں بھی اعتراض ہے کیونکہ عبد مناف بن زہرہ کا صرف ایک بیٹا تھا وہب نام اور وہب کا بیٹا عبد یغوث اور عبد یغوث کا بیٹا تھا اسود اور یہ اسود مسخرا پن کرنے والوں میں سے تھا اسلام نہیں لایا اسود صحابی جو قبیلہ زہرہ کے ہیں وہ عوف کے بیٹے ہیں اور عنقریب ان کا ذکر آئے گا۔ ان کے نسب میں خلف نام کا کوئی شخص نہیں ہے اور نہ عبد یغوث کسی کا نام ہے اور ان اسود کے نسب میں خلف تک سب کا اتفاق ہے اور شاید ان کے متعلق کوئی ایسی بات ہو جو ہم نے نہ دیکھی ہو۔ ابو احمد عسکری نے ان کا تذکرہ کیا ہے اور کہا ہے کہ اسود بن خلف بن عبد یغوث بن وہب رسول اللہؐ کے ماموں تھے حضرت آمنہ والدہ رسول اللہؐ کے بھائی۔ انہوں نے آپ کی نبوت کا زمانہ نہیں پایا۔ ان کے بیٹے اسود نبیؐ اور مسلمانوں کے ساتھ مسخرا پن کیا کرتے تھے وہ اپنے کفر پر قائم رہے انہوں نے کہا ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ خلف بن عبد یغوث ان اسود صحابی کے بھائی ہیں۔ یہ بیان ہمارے بیان سے قریب ہے واللہ اعلم۔

۱۴۱۔ حضرت اسودؓ بن ربیعہ یشکری

حضرت اسودؓ بن ربیعہ بن اسود یشکری۔ ان کا شمار بصرہ کے اعراب میں ہے۔ عبایہ نے یا ابن عبایہ نے جو قبیلہ بنی ثعلبہ کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں اسود بن ربیعہ بن اسود یشکری سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے جب مکہ کو فتح کیا تو خطبہ پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ آگاہ رہو زمانہ [1] جاہلیت کے خون وغیرہ سب میرے قدم کے نیچے ہیں مگر سقایہ [2] اور سدانہ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہے۔

۱۴۲۔ حضرت اسودؓ بن ربیعہ

حضرت اسودؓ بن ربیعہ۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے انہوں نے کہا ہے کہ سیف بن عمر نے ورقاء بن عبدالرحمٰن حنظلی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا اسود بن ربیعہ جو قبیلہ ربیعہ بن مالک بن حنظلہ میں سے ایک شخص تھے رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے پوچھا کہ تم کیوں آئے ہو انہوں نے جواب دیا کہ میں اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ آپ کی صحبت میں خدا کا تقرب حاصل کروں اس وقت ان کا نام اسود متروک ہو گیا اور ان کا نام مقترب (تقرب حاصل کرنے والا) رکھا گیا پس یہ نبی کی صحبت میں رہے اور حضرت علیؓ کے ہمراہ جنگ صفین میں شریک ہوئے ابن شاہین نے بھی ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے۔ مگر میرے نزدیک ان دونوں تذکروں میں سے ایک وہم ہے۔ یہاں تک ابوموسیٰ کا کلام تھا۔

ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور انہیں اسود کو انہوں نے مقترب قرار دیا ہے اور اسود بن عبس کا بھی انہوں نے تذکرہ لکھا ہے اور انشاء اللہ عنقریب ان کا تذکرہ (اس کتاب میں بھی) ہوگا ابوموسیٰ نے وہاں ان کو مقترب لکھا ہے اور طبری نے لکھا ہے کہ حضرت عمرؓ بن خطاب نے اسود بن ربیعہ کو جو قبیلہ بنی ربیعہ بن مالک کے تھے بصرہ کے لشکر پر عامل بنایا تھا وہ صحابی تھے اور مہاجر تھے انہوں نے نبیؐ سے عرض کیا تھا کہ میں آپ کے پاس اس لئے آیا ہوں کہ آپ کی صحبت سے اللہ کا تقرب حاصل کروں لہٰذا آپ نے ان کا نام مقترب رکھ دیا تھا۔

۱۴۳۔ حضرت اسودؓ بن زید

حضرت اسودؓ بن زید انصاری۔ موسیٰ بن عقبہ نے کہا ہے کہ یہ ان لوگوں میں ہیں جو جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے پہلے انصار میں سے تھے پھر قبیلہ خزرج میں ہوئے پھر قبیلہ بنی سلمہ میں ہوئے (نسب ان کا یہ ہے) اسود بن زید بن ثعلبہ بن عبید بن غنم یہ ابونعیم کا بیان ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ اسود بن زید قطبہ انہیں لوگ اسود بن رزم بن زید بن قطبہ بن غنم انصاری بھی کہتے ہیں قبیلہ بنی عبید بن عدی سے۔ ان کا تذکرہ موسیٰ بن عقبہ نے ان لوگوں میں کیا ہے جو جنگ بدر میں شریک تھے۔ ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کر کے ابونعیم کی جیسی تقریر لکھی ہے اور انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ ہمیں ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں فاروق خطابی نے زیاد بن خلیل سے انہوں نے ابراہیم بن منذر سے انہوں نے فلیح سے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے ابن شہاب سے ایسا ہی نقل کیا جیسا کہ ابونعیم نے کہا اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ اسود زید بن ثعلبہ بن عبید بن غنم کے بیٹے ہیں ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ ابونعیم اور ابوعمر کے سوا اور لوگوں نے کہا ہے کہ یہ عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ بن سعد بن علی بن اسد بن

---

[1] یعنی قتل وغیرہ جو زمانہ جاہلیت میں واقع ہوئے تھے وہ سب میں نے معاف کیے ۱۲۔

[2] سقایہ حاجیوں کے پانی پلانے کو کہتے ہیں اور سدانہ خانہ کعبہ کی خدمت کو کہتے ہیں مطلب یہ ہے کہ یہ دونوں کام میں نے بدستور باقی رکھے ہیں یہ دونوں خدمتیں زمانہ جاہلیت سے جس خاندان میں چلی آتی تھیں اب بھی اسی خاندان میں رہیں گی ۱۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سارده بن تزید بن جشم بن خزرج بن ثعلبہ کے بیٹے ہیں۔ پس ابونعیم اور ابوموسیٰ کے لکھنے کی بنا پر احتمال ہے کہ شاید ان دونوں نے عبید اور غنم کے درمیان سے عدی کو حذف کر دیا ہے اور علماء نسب کی یہ عادت ہے اور وہ اکثر ایسا کرتے رہتے ہیں۔ پس نسب یوں ہوگا۔ اسود بن زید بن ثعلبہ بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ ابن کلبی نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے ہاں ابوعمر کے لکھنے کے موافق البتہ اختلاف باقی رہے گا۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسیٰ لکھا ہے۔

سلمۃ: لام کے کسرہ اور تاء جس کے اوپر دو نقطے ہیں کی زیادتی کے ساتھ ہوگا۔ جشم: جیم کے ضمہ اور شین معجمہ کے فتحہ کے ساتھ ہے۔

۱۴۴۔ حضرت اسودؓ بن سریع

حضرت اسودؓ بن سریع بن حمیر بن عبادہ بن نزال بن مرہ بن عبیدہ بن مقاعس۔ مقاعس کا نام حارث بن عمرو بن کعب بن سعد بن زید مناۃ بن تمیم تمیمی سعدی۔ اسود کی کنیت ابوعبداللہ ہے انہوں نے نبیؐ کے ہمراہ جہاد کیا ہے اور مرہ بن عبید۔ منقر بن عبید کے بھائی ہیں۔ اسود بن سریع اور احنف بن قیس دونوں عبادہ میں جا کے مل جاتے ہیں۔ یہ سب سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے بصرہ کی جامع مسجد میں وعظ بیان کیا ان سے حسن بصری اور عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ نے روایت کی ہے ابن مندہ نے کہا ہے کہ حسن بصری اور عبدالرحمٰن کا سننا ان سے ثابت نہیں ہے۔ احنف بن قیس نے بھی ان سے روایت کی ہے ہمیں ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی اسناد کے ساتھ عبداللہ بن احمد بن حنبل تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عفان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حماد بن سلمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن زید نے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے انہوں نے اسود بن سریع سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں رسول اللہؐ کے پاس گیا اور میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میں نے اپنے پروردگار کی اور حضور کی کچھ تعریف کی ہے آپ نے فرمایا سناؤ جو کچھ تم نے اپنے پروردگار کی مدح کہا ہے یہ کہتے ہیں کہ میں اشعار پڑھنے لگا اتنے میں ایک شخص گندمی رنگ کا آیا اور اس نے اندر آنے کی اجازت مانگی تو نبیؐ نے مجھ سے فرمایا کہ چپ رہو دو مرتبہ یا تین مرتبہ آپ نے ایسا ہی کیا یہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ یہ کون شخص ہیں جن کی وجہ سے آپ نے مجھے چپ کر دیا حضرت نے فرمایا کہ یہ عمر بن خطاب ہیں یہ ایک ایسے شخص ہیں کہ فضول [1] باتوں کو پسند نہیں کرتے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۴۵۔ حضرت اسودؓ بن سفیان

حضرت اسودؓ بن سفیان بن عبدالاسد بن ہلال بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم قرشی مخزومی۔ ہبار بن سفیان بن عبدالاسد کے بھائی ہیں اور ابوسلمہ کے بھتیجے ہیں ان کے صحابی ہونے میں کلام ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے کیا ہے مگر ابوموسیٰ نے ان کو اسود بن عبدالاسد لکھا ہے سفیان کا تذکرہ نہیں کیا اور کہا ہے کہ عبدان نے کہا ہے کہ ان کی کوئی روایت مشہور نہیں ہے صرف ابن عباس نے ان کا نام ذکر کیا ہے حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے ابن کلبی نے اور زبیر بن بکار نے کہا ہے کہ اسود بن عبدالاسد جنگ بدر میں بحالت کفر مقتول ہو گئے تھے اور زبیر نے سفیان بن عبدالاسد کا اور ان کے بیٹے اسود دونوں کا ذکر کیا ہے۔

---

[1] شاید ان اشعار میں کچھ شاعرانہ مبالغوں کی آمیزش ہوگی ورنہ سچی سچی تعریف خدا اور رسول کی فضول باتوں میں داخل نہیں ہو سکتی ۱۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۴۶۔ حضرت اسود ؓ بن سلمہ

حضرت اسود ؓ بن سلمہ۔ بن حجر بن وہب۔ بن ربیعہ۔ بن معاویہ کندی۔ نبی کی خدمت میں اپنی قوم کی طرف سے حاضر ہوئے تھے اور ان کے ہمراہ ان کے بیٹے بھی تھے حضرت نے انہیں دعا دی تھی۔ ابن کلبی نے ان کا تذکرہ ان لوگوں میں کیا ہے جو نبی ؐ کے حضور میں وفد بن کے آئے تھے۔

۱۴۷۔ حضرت اسود ؓ والد عامر بن اسود

حضرت اسود عامر بن اسودؓ کے والد ہیں۔ ہشیم نے اور ابوعوانہ نے یعلی بن عطاء سے انہوں نے عامر بن اسود سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ رسول اللہؐ کے ساتھ مسجد خیف میں صبح کی نماز میں شریک تھے پھر جب حضرت نے نماز ختم کی تو آپ نے سب لوگوں کے پیچھے دو آدمیوں کو دیکھا جنھوں نے جماعت میں نماز پڑھی تھی وہ دونوں آدمی (حسب الحکم) آپ کے سامنے لائے گئے ان دونوں کے بدن پر لرزہ پڑا ہوا تھا حضرت نے فرمایا کہ تم دونوں نے ہمارے ہمراہ نماز کیوں نہ پڑھی الی آخر الحدیث۔ شعبہ نے ہشیم اور ابوعوانہ کی مخالفت کی ہے اور انہوں نے اسی مضمون کی روایت یعلیٰ بن عطاء سے انہوں نے جابر بن یزید بن اسود سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۱۴۸۔ حضرت اسودؓ بن عبدالاسد

حضرت اسودؓ بن عبدالاسد ان کا تذکرہ اسود بن سفیان کے بیان میں ہو چکا ہے۔

۱۴۹۔ حضرت اسود ؓ بن عبداللہ

حضرت اسود ؓ بن عبداللہ سدوسی یمامی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ (یہ) عبداللہ بن اسود (ہیں) نبیؐ کے حضور میں بشیر بن خصاصیہ کے ہمراہ وفد بن کے گئے تھے۔ صعق بن حزن نے قتادہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا قبیلہ ربیعہ کے چار آدمیوں نے رسول اللہ کی طرف ہجرت کی تھی۔ (۱) سدوس سے بشیر بن خصاصیہ نے اور (۲) یمامہ سے اسود بن عبداللہ (عامر بھی لکھا ہے) نے اور (۳) نمر بن قاسط سے عمرو بن تغلب نے اور (۴) بنی عجل سے فرات بن حیان نے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۵۰۔ حضرت اسود ؓ بن عبس

حضرت اسود ؓ بن عبس بن اسماء بن وہب بن رباح بن عوف بن ثقیف بن کعب بن ربیعہ بن مالک بن زید مناۃ بن تمیم نبیؐ کے زمانہ میں پیدا ہوئے تھے اور (جب بڑے ہوئے اور حضرت کی خدمت میں گئے تو) کہا کہ میں آپ کے پاس اس لئے آیا ہوں کہ آپ سے تقرب حاصل کروں اسی وجہ سے ان کا نام متقرب رکھا گیا ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابواحمد عطار نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عمر بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن یزید نے ہشام کلبی کے راویوں سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے اس واقعہ کی خبر دی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور پیشتر بیان ہو چکا ہے کہ متقرب اسود بن ربیعہ کا نام ہے اور وہ سیف بن عمر کی روایت ہے جو اوپر بیان ہو چکی۔ واللہ اعلم۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۵۱۔ حضرت اسودؓ بن عمران

حضرت اسودؓ بن عمران بکری۔ قبیلہ بکر بن وائل سے جو قبیلہ ربیعہ کی ایک شاخ ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ عمران بن اسود ہیں نبیؐ کے حضور میں وفد بن کے آئے تھے۔ ان کی حدیث حکام بن سلیم کے پاس ہے وہ عمرہ بن ابی قیس سے وہ میسرہ نہدی سے وہ ابومجل سے وہ عمران بن اسود یا اسود بن عمران سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہؐ کے حضور میں اپنی قوم کا قاصد بن کے گیا تھا جب کہ میری قوم کے لوگ اسلام میں داخل ہو گئے تھے اور انہوں نے (توحید و رسالت کا) اقرار کر لیا تھا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے ابوعمر نے کہا ہے کہ اس روایت کی سند میں کلام ہے۔

۱۵۲۔ حضرت اسودؓ بن عوف

حضرت اسودؓ بن عوف بن عبد عوف بن عبد الحارث بن زہرہ بن کلاب بن مرہ قرشی زہری۔ عبدالرحمٰن بن عوف بن عبد الحارث کے بھائی ان کی والدہ شفا بنت عوف بن عبد الحارث بن زہرہ ہیں۔ یہ صحابی ہیں قبل فتح مکہ کے انہوں نے ہجرت کی تھی یہ جابر بن اسود کے والد ہیں جو ابن زبیر کی طرف سے حاکم مدینہ تھے اور جابر یہ وہی ہیں جنہوں نے سعید بن مسیب کو ابن زبیر سے بیعت کر لینے پر درے مارے تھے یہ ابوعمر کا بیان ہے اور محمد بن سعد واقدی کہتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن اسلام لائے تھے اور مدینہ میں وفات پائی مدینہ میں ان کا ایک گھر بھی تھا۔

۱۵۳۔ حضرت اسودؓ بن عویم

حضرت اسودؓ بن عویم سدوسی۔ ان سے حبیب بن عامر بن مسلم سدوسی نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہؐ سے لونڈی اور آزاد عورت دونوں سے نکاح کرنے کی بابت سنا کہ آزاد عورت کے پاس دو دن رہے اور لونڈی کے پاس ایک دن۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۵۴۔ حضرت اسودؓ بن مالک

حضرت اسودؓ بن مالک اسدی یمامی۔ حدرجان بن مالک کے بھائی ہیں ان دونوں کا صحابی ہونا اور نبیؐ کے حضور میں وفد بن کے جانا ثابت ہے۔ اسحاق بن ابراہیم رملی نے ہاشم بن محمد بن ہاشم جزء بن عبدالرحمٰن بن جزء بن حدرجان بن مالک سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا مجھ سے میرے والد نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی کہ انہوں نے کہا مجھ سے ابن جزء بن حدرجان نے اپنے والد سے نقل کیا کہ وہ کہتے تھے میں اور میرے بھائی اسود رسول اللہؐ کے حضور میں گئے ہم دونوں آپ پر ایمان لائے اور آپ کی تصدیق کی۔ جزء اور اسود دونوں رسول اللہ کی خدمت میں اور آپ کی صحبت میں رہتے تھے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ تذکرہ صرف اسحاق رملی نے لکھا ہے۔

۱۵۵۔ حضرت اسودؓ بن نوفل

حضرت اسودؓ بن نوفل بن خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی بن کلاب بن مرہ قرشی اسدی حبش کے مہاجرین میں سے ہیں (ام المومنین) خدیجہ بنت خویلد کے بھتیجے ہیں اور ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبدالعزیٰ کے چچا زاد بھائی ہیں ان کی والدہ فریعہ بنت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عدی بن نوفل بن عبد مناف بن قصی ہیں۔ یہ اسود ابوالاسود یعنی محمد بن عبدالرحمٰن بن اسود بن نوفل کے جو یتیم عروہ بن زبیرؓ مالک بن انس کے شیخ تھے کے دادا ہیں۔ محمد بن اسحاق نے ان مہاجرین کے ذکر میں جنہوں نے نجاشی کی طرف ہجرت کی تھی اسود بن نوفل بن خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ کا نام بھی لیا ہے اور زبیر بن بکار نے کہا ہے کہ نوفل مسلمانوں کے ساتھ بہت سختی کیا کرتے تھے اور یہی تھے جنہوں نے ابوبکر اور طلحہ کو محض مسلمان ہو جانے کے سبب سے مکہ کے ایک پہاڑ میں قید کر دیا تھا اسی وجہ سے حضرت ابوبکر و حضرت طلحہ کو قرینین کہتے تھے۔ نوفل بدر کے دن بحالت کفر قتل کر دیئے گئے تھے زبیر بن بکار نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ نوفل بن خویلد کے کوئی اولاد زندہ نہ تھی۔

۱۵۶۔ حضرت اسودؓ بن ہلال

حضرت اسودؓ بن ہلال محاربی کوفی (مقام) جماجم میں ۸۰ھ کو شہید کیے گئے بعض لوگ کہتے ہیں کہ انہوں نے جاہلیت کا زمانہ بھی پایا تھا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کی غرض سے لکھا ہے۔

۱۵۷۔ حضرت اسودؓ بن وہب

حضرت اسودؓ بن وہب بن عبد مناف بن زہرہ۔ بعض لوگ ان کو وہب بن اسود کہتے ہیں۔ صدقہ بن عبداللہ نے ابومعبد یعنی حفص بن غیلان سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے وہب بن اسود سے انہوں نے اپنے والد اسود بن وہب سے روایت کی ہے جو نبیؐ کے ماموں تھے کہ نبیؐ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی بات نہ بتاؤں جو امید ہے کہ تم کو نفع دے گی انہوں نے عرض کیا کہ ہاں بتایئے آپ نے فرمایا سب سے بڑا سود یہ ہے کہ آدمی اپنے بھائی کی آبرو پر ناحق دست درازی کرے اس حدیث کو ابوبکر اعین نے عمرو بن ابی سلمہ سے انہوں نے ابومعبد سے انہوں نے حکم ایلی سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے وہب بن اسود سے جو نبیؐ کے ماموں تھے انہوں نے نبیؐ سے روایت کیا ہے اور قاسم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ اسود بن وہب نے جو نبیؐ کے ماموں تھے نبیؐ کے پاس آنے کی اجازت مانگی نبیؐ نے فرمایا اے ماموں چلے آؤ چنانچہ جب وہ آئے تو آپ نے اپنی چادر ان کے لئے بچھا دی اور فرمایا کہ اس پر بیٹھ جاؤ انہوں نے کہا نہیں مجھے یہی جگہ کافی ہے آپ نے فرمایا اسی پر بیٹھو پھر آپ نے فرمایا کہ ماموں باپ کے برابر ہوتا ہے۔ اے ماموں جس کے ساتھ کچھ احسان کیا جائے اور وہ شکر گزاری نہ کرے تو اسے چاہئے کہ اس احسان کا ذکر کرے جب وہ اس احسان کا ذکر کرے گا تو اس کی شکر گزاری ہو جائے گی ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۵۸۔ حضرت اسودؓ بن یزید

حضرت اسودؓ بن یزید بن قیس بن عبداللہ بن مالک بن علقمہ بن سلامان بن کہل بن بکر بن عوف بن نخع نخعی۔ انہوں نے بحالت اسلام نبی کا زمانہ پایا ہے مگر آپ کو دیکھا نہیں ان سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ کی زندگی میں معاذ نے ایک شخص کے بارے میں جس نے ایک بیٹی اور بہن چھوڑی تھی یہ فیصلہ کیا کہ نصف بیٹی کو دیا جائے اور نصف بہن کو دیا جائے۔

یہ اسود حضرت ابن مسعود کے دوست ہیں اور عبدالرحمٰن بن یزید کے بھائی ہیں اور علقمہ بن قیس کے بھتیجے ہیں علقمہ سے عمر میں بڑے تھے اور ابراہیم بن یزید کے ماموں ہیں ان کی والدہ ملیکہ بنت یزید نخعی ہیں۔ حضرت عمر اور ابن مسعود اور حضرت عائشہ رضی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں۔ کوفہ کے فقہا اور وہاں کے مشاہیر میں سے تھے ۵۷ھ میں ان کی وفات ہوئی تھی۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۵۹۔ حضرت اسودؓ

حضرت اسودؓ۔ ان کا نام پہلے اسود تھا پھر نبیؐ نے ان کا نام ابیض رکھا۔ بکر بن سوادہ نے سہل بن سعد سے روایت کی ہے کہ نبیؐ کے اصحاب میں ایک شخص تھے جن کا نام اسود تھا نبیؐ نے ان کا نام ابیض رکھا۔ ان کا تذکرہ ابیض کے نام میں ہو چکا ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۶۰۔ حضرت اسیدؓ بن ابی اسید

حضرت اسیدؓ۔ اسید: ہمزہ کے فتحہ اور سین کے کسرہ کے ساتھ ہے اور یہ اسید ابواسید کے بیٹے ہیں۔ پہلا تو ہمزہ کے فتحہ کے ساتھ ہے مگر دوسرا ہمزہ کے ضمہ اور سین کے فتحہ کے ساتھ ہے۔ ابواسید کا نام مالک بن ربیعہ بن بدن ہے اور بعض لوگ بجائے بدن کے بدی کہتے ہیں مگر بدن زیادہ مشہور ہے اور وہ بیٹے ہیں عامر بن عوف بن حارثہ بن عمرو بن خزرج بن ساعدہ بن کعب بن خزرج خزرجی ساعدی کے۔ ان کا تذکرہ عبدان مروزی نے صحابہ میں کیا ہے اور اپنی اسناد سے عمر بن حکم سے انہوں نے اسید بن ابی اسید سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے بنی جون کی ایک عورت سے نکاح کیا تھا مجھے اس کے لینے کے لئے بھیجا تھا چنانچہ میں نے اسے اجم (نامی قلعہ) کے میدان میں لا کے اتارا پھر میں رسول اللہؐ کی خدمت میں آیا اور میں نے کہا کہ یا رسول اللہ میں آپ کی بیوی کو لے آیا ہوں وہ کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہؐ وہاں تشریف لے گئے اور آپ نے اس کا بوسہ لینا چاہا تو اس نے کہا کہ آپ سے خدا کی پناہ مانگتی ہوں حضرت نے فرمایا کہ تو نے بہت بڑی پناہ مانگی (غرض یہ کلمہ آپ کو ناگوار گزرا) اور آپ نے اسے اس کے مکان پر واپس کر دیا یہی مشہور ہے۔

اس عورت کے نام میں جس نے پناہ مانگی تھی اختلاف ہے بعض لوگ کہتے ہیں امیمہ اور بعض لوگ کہتے ہیں ملیکہ لیثیہ اور بعض لوگ کہتے ہیں عزہ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ فاطمہ بنت ضحاک۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۶۱۔ حضرت اسیدؓ بن ابی اناس

حضرت اسیدؓ۔ یہ اسید بیٹے ہیں ابواناس بن زنیم بن عمرو بن عبداللہ بن جابر بن محمیہ بن عبید بن عدی بن دئل بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر کنانی دئلی عدوی کے۔ یہ ساریہ بن زنیم کے بھتیجے ہیں جن کو حضرت عمرؓ بن خطاب نے منبر پر آواز دی [1] تھی اور ابواحمد عسکری نے بیان کیا ہے کہ اسید کے سین کو کسرہ ہے یہ نام ہے اسید بن ابی اناس کا اور یہ اسید زنیم کے بیٹے ہیں اس بنا پر وہ ساریہ کے بھائی ہو جائیں گے۔

یہ اسید شاعر تھے نبیؐ نے ان کا خون معاف کر دیا تھا (سبب اس کا) حضرت ابن عباس نے بیان کیا ہے کہ بنی عدی بن دئل

---

[1] حضرت عمرؓ نے ایک مرتبہ خطبہ پڑھتے میں بطور مکاشفہ کے اپنے لشکر کو دیکھا کہ دشمن کی گھات میں آ گیا ہے تو اسی وقت وہ پکار اٹھے کہ اے ساریہ پہاڑ پر چڑھ جاؤ ۱۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لوگ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے انہیں میں حارث بن وہب اور عویمر بن اخرم اور حبیب اور ربیعہ جو دونوں مسلمہ۔ کے بیٹے تھے موجود تھے اوران کے ہمراہ ان کی قوم کی ایک جماعت تھی ان لوگوں نے حضرت سے یہ عرض کیا کہ نہ ہم آپ سے لڑیں گے اور نہ آپ کے ساتھ ہو کے قریش سے لڑیں گے اور ان لوگوں نے اسید بن ابی اناس سے اپنی بیزاری بیان کی اور کہا کہ وہ آپ کی بہت برائی بیان کیا کرتا ہے لہٰذا نبیؐ نے ان کا خون معاف کر دیا یہ خبر اسید کو پہنچی تو وہ طائف چلے گئے پھر فتح مکہ کے سال ساریہ بن زنیم طائف گئے اور انہوں نے اسید سے فتح مکہ کی خبر بیان کی اور انہیں لے کے نبیؐ کے حضور میں حاضر کر دیا اسید حضرت کے سامنے بیٹھ گئے اور اسلام لائے رسول اللہؐ نے انہیں امان دیا اوران کے چہرہ اور سینے پر آپ نے اپنا ہاتھ پھیرا اسید نے یہ اشعر اس وقت موزوں کئے۔

وأنـت الـفتـي تهدى معد الدينها	بـل الـلـه يهديها وقـال لـک اشهد
فـمـا حـمـلـت مـن ناقة فوق كو رها	ابــرواوفــي ذمة مــن مــحــمــد
واكسـى لـبـردا لـخـال قبل ابتذاله	واعـطـى لـر اس الـسـابـق الـمـتـجرد
تـعـلـم رسـول الـلـه انـک قـادر	عـلـى كـل حـى متـهـمـين ومـنـجد
تـعـلـم بـان الـركـب ركـب عويمر	هـم الـكـاذبـون الـمـخلفو كل موعد
انبـوا رسـول الـلـه ان قـد هـجو تـه	فـلا رفـعـت سـوطـى الـى اذن يدى
سوى انـنـى قـد قـلـت ويل ام فتية	اصـيـبـوا بـنـحـس لا بـطـلـق واسعد

(اے نبی) آپ ایسے جوان ہیں کہ عرب کو دین کی ہدایت کرتے ہیں بلکہ اللہ انہیں ہدایت کرتا ہے اور اس نے آپ سے فرمایا ہے کہ آپ گواہ رہیے۔ پس کسی اونٹنی نے اپنی پشت پر تجھ سے زیادہ نیکوکار اور وفائے عہد کرنے والا سوار نہیں کیا (یعنی عرب میں آپ کے مثل کوئی نہیں ہے) آپ حالات کی چادر کو قبل اس کے کہنہ ہونے کے پہنا دیتے ہیں (یعنی لوگوں کی بہت جلدی خبر گیری کرتے ہیں اور برہنہ شتربان کے سر کو بند کرتے ہیں (یعنی ہر ادنی سے ادنی کی حاجت روائی میں آپ سرگرم ہیں۔ اے رسول اللہ آپ کو واضح ہو کہ آپ ہر جاندار پر وضیع ہو یا شریف قدرت رکھتے ہیں آپ کو یہ بھی واضح ہو کہ قبیلہ عویمر کے لوگ بڑے جھوٹے اور وعدہ خلاف ہیں کیا ان لوگوں نے رسول اللہ کو یہ خبر دی ہے کہ میں نے ان کی ہجو کی ہے اگر میں نے ایسا کیا ہو تو میرا ہاتھ میرے کوڑے کو نہ اٹھائے یعنی بیکار ہو جائے صرف میں نے یہ کہا تھا کہ ان جوانوں کی خرابی ہو انہیں ایسی حکومت پہنچے جس کی برداشت نہ ہو سکے اور وہ سعد نہ ہو)

اس قصیدہ میں اس سے زیادہ اشعار ہیں جب انہوں نے پہلا مصرعہ پڑھا وانت الفتی تهدى معد الدينها تو رسول اللہؐ نے فرمایا بل الله يهديها لہٰذا دوسرے مصرعے میں انہیں نے اسی کو نظم کر دیا بل الله يهد يها وقال لک اشهد . امیر ابونصر نے کہا ہے کہ اسید بن ابی اناس بن زنیم بن محمیہ بن عبید بن عدی بن دیل۔ یہ شاعر تھے۔ علی بن ابی طالب کے پاس آئے تھے تو رسول اللہؐ نے ان کا خون معاف کر دیا۔ پھر یہ فتحہ مکہ والے سال آئے اور اسلام قبول کیا اور نبیؐ کی صحبت میں رہے۔ ابن ماکولا نے ان کا نسب چھوڑ دیا ہے اور صحیح وہی ہے جو ہم نے پہلے ذکر کیا ہے۔ مرزبانی نے ان کا تذکرہ ہمزہ کے ضمہ اور سین کے فتحہ کے ساتھ کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۶۲۔ حضرت اسیدؓ بن جاریہ

حضرت اسیدؓ بن جاریہ۔ یہ بھی ہمزہ کے فتحہ کے ساتھ ہے۔ یہ اسید' جاریہ بن اسید بن عبداللہ بن غیرۃ بن عوف بن ثقیف کے بیٹے ہیں اور ثقیف۔ قسی بن منبہ بن بکر بن ہوازن ہیں۔ یہ فتح مکہ کے دن اسلام لائے اور حنین میں شریک ہوئے۔ ابو عمر نے کہا ہے یہ عمرو بن ابی سفیان بن اسید کے دادا ہیں۔ ان سے زہری نے حضرت اسحاق علیہ السلام کے ذبیح ہونے کی حدیث روایت کی ہے یہ بخاری کا قول ہے۔ اور بعض نے عمرو بن اسید بھی کہا ہے مگر پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے کیا ہے۔

۱۶۳۔ حضرت اسیدؓ بن سعید قرظی

حضرت اسیدؓ بن سعید قرظی۔ اسلام لائے اور اپنا مال جمع کروایا۔ ان کا اسلام بہت اچھا تھا۔ ان کا تذکرہ طبری نے ابن حمید سے انہوں نے سلمہ سے انہوں نے ابو اسحٰق سے روایت کرتے ہوئے کیا ہے اور کہا ہے ثعلبہ بن سعید' اسید بن سعید اور اسد بن عبید۔ یہ سب بنو ہدل سے ہیں اور یہ اس رات اسلام لائے جب بنو قریظہ نے حضرت سعدؓ کو حکم بنایا تھا۔ بخاری نے کہا ہے کہ اسید بن سعید اور ثعلبہ بن سعید نے رسول اللہؐ کی زندگی ہی میں وفات پائی تھی۔ اسید کے نام میں جو اختلاف ہے اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے کیا ہے۔

۱۶۴۔ حضرت اسیدؓ بن صفوان

حضرت اسیدؓ بن صفوان۔ ان کا صحابی ہونا ثابت ہے۔ ان کو اہل حجاز میں شمار کیا گیا ہے۔ عبدالملک بن عمیر اکیلے ہی ان سے روایت کرتے ہیں۔ ہمیں ابو منصور بن مکارم بن احمد بن سعید مؤدب نے اپنی اسناد سے ابوزکریا یزید بن ایاس ازدی موصلی تک خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم سے محمد بن عبداللہ بن عمار نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہمیں علی بن حرب نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمیں دلہم بن یزید موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم سے عوام بن حوشب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عمر بن ابراہیم ہاشمی نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے اسید بن صفوان سے جو نبیؐ کے صحابی تھے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی اور مدینہ رونے کی آواز سے گونج اٹھا اور لوگ ویسے ہی از خود رفتہ ہو گئے جیسے کہ نبیؐ کی وفات کے دن تھے تو علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تیز قدم روتے ہوئے اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھتے ہوئے آئے اور کہنے لگے کہ آج خلافت نبوت ختم ہو گئی یہاں تک کہ اس گھر کے دروازے پر کھڑے ہو گئے جس میں حضرت ابوبکرؓ تھے پھر انہوں نے کہا کہ اے ابوبکر اللہ آپ پر رحم کرے آپ سب لوگوں سے پہلے اسلام لائے اور آپ کا ایمان سب سے زیادہ خالص تھا اور آپ کا یقین سب سے زیادہ تھا اور آپ سب سے زیادہ بے پرواہ تھے اور آپ سب سے زیادہ اسلام کے پشت پناہ تھے اور سب سے زیادہ رسول اللہؐ کے حق میں محتاط تھے اور سب سے زیادہ ان کے اصحاب کو امن دینے والے تھے اور سب سے زیادہ آپ نے رسول اللہؐ کا حق صحبت ادا کیا اور آپ کے مناقب سب سے افضل تھے اور اسلام کی خدمت میں آپ سب سے زیادہ اور مرتبہ میں سب سے بلند تھے اور بہ نسبت سب کے رسول اللہؐ کے قریب بیٹھا کرتے تھے اور عادت میں روش میں طریق میں اخلاق میں آپ کے مشابہ تھے اور آپ کی منزلت سب سے زیادہ تھی اور رسول اللہؐ کے نزدیک آپ سب سے زیادہ بزرگ تھے اور معتبر تھے خدا آپ کو اسلام کی طرف سے اور رسول اللہؐ کی طرف سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحبزادے آپ نے رسول اللہ کی ایسے وقت تصدیق کی جب لوگ ان کی تکذیب کر رہے تھے اسی وجہ سے اللہ نے آپ کا نام اپنی کتاب میں صدیق رکھا ہے یہ حدیث اسی طول کے ساتھ انہوں نے بیان کی ہے۔اس حدیث کو ابو عمر ضریر نے عمران بن قطان یعنی ابوالعوام سے انہوں نے ابوحفص عمر بن ابراہیم عدوی سے اپنی سند کے ساتھ روایت کی ہے اور اس کو بعض مراوزۃ کے باشندوں نے عمر بن ابراہیم سے انہوں نے اسماعیل بن عیاش سے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے اسد بن صفوان سے روایت کی ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۶۵۔حضرت اسیدؓ بن عمرو

حضرت اسیدؓ بن عمرو بن محصن بن عمرو قبیلہ بنی عمرو بن مبذول سے تھے پھر بنی نجار سے ہوئے جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ کہتے ہیں بشر اور بعض کہتے ہیں بشیر اور بعض لوگ کہتے ہیں ثعلبہ۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے یہ بھی کہا ہے کہ اور لوگوں نے ان کا تذکرہ الف کے باب کے علاوہ اور باب میں کیا ہے لہٰذا جو شخص الف کے باب میں ان کی تلاش کرتا ہے وہ نہیں پاتا اور یہ بھی بعض لوگوں کو معلوم نہ ہوگا کہ ان کے نام میں اختلاف ہے۔

۱۶۶۔حضرت اسیدؓ بن کرز

حضرت اسیدؓ بن کرز قسری۔ان کا تذکرہ ابن منیع نے کیا ہے اور ان کا نسب اسد کے بیان میں ہو چکا یہ خالد بن عبداللہ قسری کے دادا ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام اسد ہے اور یہی صحیح ہے۔خالد بن عبداللہ بن یزید بن اسید نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا اسد بن کرز سے روایت کی ہے خالد بڑے سخی اور مدح پسند تھے مگر حضرت علیؓ کے برا کہنے میں مبالغہ کیا کرتے تھے بعض لوگ کہتے ہیں کہ بنی امیہ [1] کے خوف سے ایسا کرتے تھے اور بعض لوگوں نے اس کے اور وجوہ بھی بیان کئے ہیں ہشام بن عبدالملک کی طرف سے عراق کے حاکم تھے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۱۶۷۔حضرت اسیدؓ مزنی

حضرت اسیدؓ مزنی۔قبیلہ مزنیہ کے ہیں مگر ان کا کچھ حال معلوم نہیں۔ان کی حدیث یحییٰ بن سعید انصاری القطان نے عبداللہ بن ابی سلمہ سے انہوں نے اسید مزنی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں ایک دن نبیؐ کے حضور میں گیا تا کہ آپ سے کچھ مانگوں میں نے آپ کے پاس ایک شخص کو اور دیکھا وہ بھی یہی چاہتا تھا کہ آپ سے کچھ سوال کرے تو آپ نے اس سے دو مرتبہ یا تین مرتبہ اعراض کیا بعد اس کے فرمایا کہ جس کے پاس بقدر ایک اوقیہ کے موجود ہو پھر وہ سوال کرے تو اس نے الحاف [2] کا سوال کیا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہے۔

۱۶۸۔حضرت اسیدؓ بن ثعلبہ

حضرت اسیدؓ۔یہ اسید ثعلبہ انصاری کے بیٹے ہیں جنگ بدر میں شریک تھے اور حضرت علیؓ بن ابی طالب کے ساتھ جنگ صفین

---

[1] بنی امیہ کے بعض سلاطین حضرت علی مرتضیٰ سے بغض رکھتے تھے بنوامیہ ان سے محبت رکھنے والوں کو تکلیف پہنچایا کرتے تھے ۱۲۔

[2] الحاف کہتے ہیں کسی سے پیچھے پڑ کے سوال کرنے کو اس قسم کے سوال نہ کرنے والوں کی تعریف قرآن عظیم میں آئی ہے ۱۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں بھی شریک تھے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

۱۶۹۔حضرت اسیدؓ بن ابی جدعاء

حضرت اسیدؓ بن ابی جدعاء۔ یہ اسید ابوالجدعاء کے بیٹے ہیں۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن ماکولا نے بیان کیا ہے کہ یہ صحابی ہیں۔ان سے عبداللہ بن شقیق نے ایسا ہی روایت کیا ہے۔ابن ماکولا نے ان کا تذکرہ کیا ہے اوران سے ابن شقیق نے روایت کی ہے مشہور یہ ہے کہ وہ عبداللہ بن ابی الجدعاء ہیں۔

۱۷۰۔حضرت اسیدؓ بن حضیر

حضرت اسیدؓ بن حضیر بن سماک بن عتیک بن امرءالقیس بن زید بن عبدالاشہل بن جشم بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسی اشہلی ہیں۔کنیت ان کی ابویحییٰ ہے ان کے بیٹے کا نام یحییٰ تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کی کنیت ابوعیسیٰ ہے یہ کنیت آپ کی نبیؐ نے رکھی تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کی کنیت ابوعتیک تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوحضیر اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوعمر۔ان کے والد حضیر نے قبیلہ اوس کی طرف سے ان لڑائیوں میں جوخزرج کے ساتھ ہوئیں بڑی مردانگی کی۔ان کا ایک قلعہ تھا۔واقم۔جنگ بعاث کے دن بھی قبیلہ اوس کے سردار یہی تھے۔یہ اسید سعد بن معاذ سے پہلے مصعب بن عمیر کے ہاتھ پر مدینہ میں اسلام لائے تھے ان کا اسلام عقبہ اولیٰ کے بعد اور ثانیہ سے پہلے ہوا ہے۔ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کی بڑی عزت کرتے تھے اور کسی کوان پر ترجیح نہ دیتے تھے اور کہتے تھے کہ ان کے پاس جھگڑے کی باتیں نہیں ہیں ان کی والدہ ام اسید بنت سکن ہیں۔عقبہ ثانیہ کی بیعت میں شریک ہوئے تھے اور بنی عبدالاشہل کے نقیب تھے ان کی شرکت بدر میں اختلاف ہے ابن اسحاق اور ابن کلبی کہتے ہیں کہ نہیں شریک ہوئے اور اورلوگ کہتے ہیں کہ شریک ہوئے اور احد میں اور اس کے بعد کے تمام غزوات میں شریک ہوئے اور حضرت عمرؓ کے ہمراہ فتح بیت المقدس میں شریک تھے۔ان سے کعب بن مالک اور ابوسعید خدری اور انس بن مالک نے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت کی ہے۔رسول اللہؐ نے ان کے اور زید بن حارثہ کے درمیان میں اخوت کرادی تھی یہ قرآن بہت خوش آوازی سے پڑھتے تھے اور بڑے کامل العقل لوگوں میں سے تھے اور اہل الرائے تھے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی بیعت میں انہوں نے بہت کارنمایاں کیا ہے ان سے حضرت انس بن مالک نے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے انصار سے فرمایا تھا کہ تم میرے بعد دیکھو گے کہ لوگ دوسروں کوتم پر ترجیح دیتے ہیں انصار نے عرض کیا کہ اس وقت کے لئے آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں حضرت نے فرمایا صبر کرنا یہاں تک کہ حوض کوثر پر مجھ سے مل جاؤ۔ہمیں ابومحمد قاسم بن علی بن ہبۃ اللہ بن عساکر نے ابوالمظفر قشیری سے نقل کر کے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم عبدالکریم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم عبدالملک بن حسن ازہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عوانہ یعنی یعقوب بن اسحاق حافظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے میرے باپ اور شعیب بن لیث نے لیث سے انہوں نے خالد بن یزید سے انہوں نے ابوبلال یعنی سعید سے انہوں نے یزید بن ہاد سے انہوں نے عبداللہ بن خباب سے انہوں نے ابوسعید خدری سے انہوں نے اسید بن حضیر سے روایت کی ہے اور وہ قرآن بہت خوش آوازی کے ساتھ پڑھتے تھے کہتے تھے کہ میں ایک شب کوسورۂ بقرہ پڑھ رہا تھا اور میرا ایک گھوڑا بندھا ہوا تھا اور میرا لڑکا یحییٰ میرے پاس ہی لیٹا ہوا تھا وہ کم سن تھا پس یکا یک گھوڑا بھڑکنے لگا یہ حال دیکھ کر میں کھڑا ہو گیا مجھے صرف اپنے بیٹے (کے کچل جانے) کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خیال تھا پھر میں نے پڑھنا شروع کیا گھوڑا پھر بھڑ کنے لگا پھر میں اپنے بیٹے کے خیال سے اٹھ کھڑا ہوا پھر میں نے پڑھنا شروع کیا تو پھر گھوڑا ابھڑ کنے لگا میں نے اپنا سر اٹھا کے دیکھا تو ایک چیز مثل سائبان کے آسمان سے اتر رہی تھی اس میں چراغوں کے مثل کچھ چیزیں روشن تھیں مجھے خوف معلوم ہوا اور میں نے سکوت کر لیا صبح کو میں رسول اللہ کی خدمت میں گیا اور میں نے یہ واقعہ حضرت سے بیان کیا آپ نے فرمایا اے ابو یحییٰ پڑھتے جاؤ میں نے عرض کیا کہ میں تو پڑھ رہا تھا مگر گھوڑا ابھڑ کنے لگا۔ مجھے صرف اپنے بیٹے کا خیال تھا حضرت نے مجھ سے فرمایا کہ اے ابو یحییٰ پڑھتے جاؤ میں نے عرض کیا کہ میں تو پڑھ رہا تھا مگر گھوڑا ابھڑ کنے لگا (اس سبب سے میں نے سکوت کر لیا) پھر حضرت نے فرمایا اے ابو یحییٰ پڑھتے جاؤ میں نے عرض کیا کہ میں تو پڑھ رہا تھا مگر میں نے سر اٹھا کے دیکھا تو ایک چیز مثل سائبان کے تھی اس میں چراغ روشن تھے اس سے مجھے خوف معلوم ہوا۔ حضرت نے فرمایا کہ یہ فرشتے تھے تمہاری آواز سننے کے لئے آئے تھے اور اگر تم پڑھے جاتے تو صبح کو سب لوگ ان فرشتوں کو دیکھتے۔ ہمیں ابو منصور بن مکارم بن احمد مؤدب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم نصر بن احمد بن محمد بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خطیب ابوالحسن علی بن ابراہیم سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو طاہر ہبۃ اللہ بن ابراہیم بن انس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالحسن علی بن عبید اللہ بن طوق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو جابر عبدالعزیز بن حیان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبداللہ بن عمار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے معافی بن عمران نے بیان کیا انہوں نے سلیمان بن ہلال سے انہوں نے سہیل سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا کہ نبیؐ نے فرمایا ابو عبیدہ بن جراح کیا اچھے آدمی ہیں معاذ بن جبل کیا اچھے آدمی ہیں اسید بن حضیر کیا اچھے آدمی ہیں معاذ بن عمرو بن جموح کیا اچھے آدمی ہیں۔

اسید بن حضیر نے شعبان ۲۰ھ میں وفات پائی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان کا جنازہ اٹھایا یہاں تک کہ انہیں بقیع میں دفن کیا اور ان کی نماز پڑھی حضرت عمرؓ سے یہ کچھ وصیت کر کے گئے تھے حضرت عمرؓ نے اس وصیت کے موافق ان کے قرض کو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ چار ہزار قرض ان پر ہے لہٰذا حضرت عمرؓ نے ان کے باغ کی فصل چار سال تک فروخت کر کے ان کا قرضہ ادا کر دیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

حضیر: حاء مہملہ کے ضمہ اور ضاد معجمہ کے فتحہ اور اس کے بعد یاء جس کے نیچے دو نقطے ہیں اور آخر پر راء ہے۔

۱۷۱۔ حضرت اسیدؓ۔ ابن اخی رافع

حضرت اسیدؓ۔ ابن اخی رافع۔ یہ رافع بن خدیج کے بھائی کے بیٹے ہیں ان سے عکرمہ نے اور مجاہد نے روایت کی ہے ابو مسعود نے حماد بن مسعدہ سے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے عکرمہ بن خالد سے روایت کی ہے کہ اسید نے ان سے بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جب کوئی شخص اپنا چوری کیا ہوا مال کسی کے پاس دیکھے اور جس کے پاس وہ مال ہو وہ مشتبہ نہ ہو تو اس کو اختیار ہے چاہے قیمت دے کے اس مال کو لے لے اور چاہے تو چور کی جستجو کرے اسی کے موافق ابو بکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم نے فیصلہ کیا ہے۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے اور ابو نعیم نے ان کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ بعض وہم کرنے والوں یعنی ابن مندہ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور ایک حدیث بھی ان سے روایت کی ہے حالانکہ وہ اسید بن ظہیر ہیں اور یہی حدیث بعینہ ابن جریج سے مروی ہے وہ عکرمہ بن خالد مخزومی سے روایت کرتے ہیں کہ اسید بن ظہیر انصاری جو قبیلہ بنی حارثہ میں سے ایک شخص تھے یمامہ کے حاکم تھے مروان نے انہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لکھ کے بھیجا کہ حضرت معاویہ کا خط میرے پاس اس مضمون کا آیا ہے کہ جس شخص کی کوئی چیز چوری ہو جائے تو وہ اس چیز کا زیادہ حق دار ہے جہاں کہیں کہ اسے پائے (یعنی وہ اپنا مال جس کے پاس دیکھ لے اس سے لے سکتا ہے) تو انہوں نے مروان کو یہ جواب لکھا کہ رسول اللہؐ نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ اگر چور سے کسی دوسرے شخص نے جو مشتبہ نہ ہو اس مال کو خرید لیا ہو تو مالک کو اختیار دیا جائے گا چاہے تو اپنے مال کو قیمت دے کے مول لے اور چاہے تو چور کی تلاش کرے پھر اسی کے موافق ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ نے بھی فیصلہ کیا ہے مروان نے یہ مضمون حضرت معاویہ کو لکھ بھیجا حضرت معاویہ نے مروان کو لکھا کہ نہ تم میرے حاکم ہو نہ اسید بلکہ میں نے تم کو اپنی طرف سے یہ حکم دیا ہے۔ مروان نے حضرت معاویہ کا یہ خط اسید کے پاس بھیج دیا اسید نے کہا کہ جب تک میں حاکم ہوں ہرگز معاویہ کے کہنے کے موافق فیصلہ نہ کروں گا [1] ابو نعیم نے اس حدیث کو لکھ کر کہا کہ اس وہمی (یعنی ابن مندہ) نے ابو مسعود کی یہ حدیث روایت کی ہے اور اسید کا نسب نہیں بیان کیا اور اس کو ایک تذکرہ علیحدہ بنا دیا ہے۔ ابو مسعود نے اس حدیث کو کم روایت کرنے والوں کے مسند میں حماد سے اسید بن ظہیر کے تذکرہ میں ذکر کیا ہے اگرچہ انہوں نے اسید کا نسب نامہ نہیں بیان کیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور صحیح ابو نعیم ہی کا بیان ہے۔

۱۷۲۔ حضرت اسیدؓ بن ساعدہ

حضرت اسیدؓ بن ساعدہ۔ یہ اسید ساعدہ بن عامر بن عدی بن جشم بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث کے بیٹے ہیں۔ انصاری ہیں اوسی ہیں حارثی ہیں جنگ احد میں یہ اور ان کے بھائی ابوخیثمہ اور ان کے بیٹے یزید بن اسید شریک ہوئے تھے۔ یہ اسید سہل بن ابی خثیمہ کے چچا ہیں۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے کیا ہے۔

۱۷۳۔ حضرت اسیدؓ بن سعید

حضرت اسیدؓ بن سعید۔ ان کے نام میں ہمزہ کو پیش ہے۔ سعیہ کے بیٹے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں ہمزہ کو زبر ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام اسد ہے ان کا ذکر دونوں ناموں میں ہو چکا ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے کہ اسید کے ہمزہ کو پیش ہے اور یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے ہمزہ کو زبر نقل کیا ہے دارقطنی نے کہا ہے کہ یہی صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے کیا ہے۔

۱۷۴۔ حضرت اسیدؓ بن ظہیر

حضرت اسیدؓ بن ظہیر۔ اور ظہیر رافع بن عدی بن زید بن عمرو بن زید بن جشم بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس کے بیٹے ہیں۔ انصاری ہیں اوسی ہیں ان کا صحابی ہونا ثابت ہے اور ان سے روایت بھی ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا نسب ایسا ہی بیان کیا ہے جیسا ہم نے لکھا صرف فرق اس قدر ہے کہ ان دونوں نے کہا ہے عدی بن زید بن جشم زید کو اور عمرو کو انہوں نے درمیان سے نکال ڈالا ہے اور ابن کلبی نے اور ابو عمر نے اور ان کے سوا اور لوگوں نے ان کو بیان کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ ابن

---

[1] اس مقام سے صحابہ کی حق پرستی کا اندازہ ہو سکتا ہے جو بات وہ رسول اللہؐ سے سن لیتے تھے پھر اس کو کسی طرح ترک نہ کرتے تھے چاہے کچھ ہو جائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے کہ یہ رافع بن خدیج کے چچا ہیں حالانکہ ایسا نہیں بلکہ ان کے چچا کے بیٹے ہیں کیونکہ رافع بیٹے ہیں خدیج بن رافع بن عدی کے پس ظہیر ان کے چچا ہوئے۔ یہ انس بن ظہیر کے حقیقی بھائی ہیں اور عباد بن بشیر کے اخیافی[1] بھائی ہیں ماں ان کی فاطمہ بنت بشر بن عدی بن غنم بن عوف ہیں۔

ان اسید کی کنیت ابوثابت ہے ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے جنگ احد میں کم سن ہونے کے سبب سے شریک نہیں کیے گئے اور جنگ خندق میں شریک ہوئے۔ ہمیں اسماعیل بن عبداللہ اور ابوجعفر بن سمین نے اور ابراہیم بن محمد نے خبر دی ان لوگوں نے اپنی اسناد سے ابوعیسیٰ ترمذی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہم سے ابوکریب نے اور ابن وکیع نے بیان کیا یہ دونوں کہتے تھے ہمیں ابواسامہ نے عبدالحمید بن جعفر سے انہوں نے ابن ابی الابرد سے نقل کر کے بیان کیا ہے کہ انہوں نے اسید بن ظہیر سے سنا اور وہ نبیؐ کے صحابہ میں سے تھے نبیؐ سے روایت کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا مسجد قبا میں ایک نماز پڑھنے کا ثواب عمرہ کے برابر ہے۔ ابن ابی الابرد کا نام زیاد ہے بنی خطمہ کے غلام تھے اور ابن مندہ نے عمیر بن عبدالمجید سے انہوں نے عبدالحمید بن جعفر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے رافع بن خدیج سے انہوں نے اسید بن ظہیر سے روایت کی ہے کہ وہ جب رسول اللہؐ کے پاس سے لوٹ کے آئے تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ نے زمین کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا ہے۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض لوگوں کو وہم ہو گیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ رافع بن خدیج اسید سے روایت کرتے ہیں حالانکہ وہ رافع بن اسید ہیں اس کی روایت خالد بن حارث ہجیمی نے کی ہے جو بڑے ثابت قدم قوی الحافظہ لوگوں میں سے تھے انہوں نے کہا کہ رافع بن اسید بن ظہیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ اسید بن ظہیر کی وفات عبدالملک بن مروان کی خلافت میں ہوئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

ظہیر: ظاء معجمہ کے ضمہ اور ہاء کے فتحہ کے ساتھ ہے۔ خدیج: خاء معجمہ کے فتحہ اور دال مہملہ کے کسرہ اور اس کے آخر پر جیم ہے۔

۱۷۵۔ حضرت اسیدؓ بن یربوع

حضرت اسیدؓ بن یربوع بن بدی بن عمرو بن عوف بن حارثہ بن عمرو بن خزرج بن ساعدہ بن کعب بن خزرج کے بیٹے ہیں۔ انصاری ہیں خزرجی ہیں ساعدی ہیں۔ یہ اسید ابواسید یعنی مالک بن ربیعہ ساعدی کے چچا کے بیٹے ہیں۔ جنگ احد میں شریک ہوئے تھے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

بدی: باء موحدہ کے ساتھ ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یاء جس کے نیچے دو نقطے ہیں کے ساتھ ہے اور اس کے آخر پر یاء ہے۔ اور بعض نے کہا ہے کہ باء موحدۃ اور آخر میں نون کے ساتھ ہے یعنی بدن۔ اور ابواحمد عسکری نے کہا ہے کہ "بدی" باء موحدۃ اور دال کی تشدید کے ساتھ ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ دال کے فتحہ اور کسرہ میں اختلاف ہے۔

۱۷۶۔ حضرت اسیرؓ بن جابر

حضرت اسیرؓ بن جابر۔ ان کا شمار بصرہ والوں میں ہے ان کے صحابی ہونے میں کلام ہے عمران قطان نے قتادہ سے انہوں نے ابوالعالیہ سے انہوں نے اسیر بن جابر سے روایت کی ہے کہ ایک ہوا رسول اللہؐ کے زمانہ میں چلی اس کو کسی نے لعنت کی تو رسول اللہؐ

---

[1] اخیافی ان بھائی بہنوں کو کہتے ہیں جن کی ماں ایک ہو اور باپ علیحدہ علیحدہ ہوں اور جن کے باپ ایک ہوں اور ماں علیحدہ علیحدہ ہوں ان کو علاتی کہتے ہیں اور جن کے ماں باپ ایک ہوں ان کو حقیقی کہتے ہیں ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے فرمایا کہ اس کو لعنت نہ کرو کیونکہ یہ امور ہے اور جو کوئی ایسی چیز کو لعنت کرتا ہے وہ چیز لعنت کے قابل نہ ہو تو لعنت اسی لعنت کرنے والے پر لوٹ آتی ہے۔ اس حدیث کو ابان نے قتادہ سے انہوں نے ابوالعالیہ سے انہوں نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے اور اسیر کی ایک حدیث وہ بھی ہے جو حمید بن عبدالرحمٰن نے ان سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ؐ نے فرمایا حیا کا نتیجہ ہمیشہ عمدہ ہوتا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے کیا ہے۔

۱۷۷۔ حضرت اسیرؓ بن عروہ

حضرت اسیرؓ بن عروہ۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن عمرو بن سواد بن ہیثم بن ظفر بن سواد انصاری ظفری اوسی۔ واقدی نے اپنی اسناد کے ساتھ محمود بن لبید سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا اسیر بن عروہ ایک بڑے گویا اور بلیغ آدمی تھے۔ جب انہوں نے وہ باتیں سنیں جو قتادہ بن نعمان بن زید بن عامر بن سواد نے (ان کے جد امجد) ظفر کے حق میں نبیؐ کے اصحاب کی ایک جماعت کے سامنے کہی تھیں تو انہوں نے اپنی قوم کے لوگوں کو جمع کیا اور رسول اللہ ؐ کے پاس آئے اور کہا کہ قتادہ نے اور ان کے چچا نے ہمارے خاندان کے کچھ لوگوں کو جو بڑے معزز اور نیک نام تھے بغیر کسی ثبوت اور گواہ کے برا کہتے ہیں یہ کہہ کے چلے گئے پھر قتادہ رسول اللہ ؐ کے پاس آئے تو انہیں رسول اللہ ؐ نے (اس حرکت پر) ڈانٹا تو قتادہ آپ کے پاس سے اٹھ گئے پس اللہ تعالیٰ نے انہیں لوگوں کے حق میں یہ آیت نازل فرمائی ہے: **انا انزلنا الیک الکتاب بالحق لتحکم بین الناس بما اراک اللہ ولا تکن للخائنین خصیما**۔ (بے شک ہم نے (اے نبی) تم پر کتاب سچائی کے ساتھ نازل کی ہے تاکہ تم لوگوں کے درمیان میں اس چیز کے موافق حکم کرو جس کی تمہیں اللہ نے تعلیم دے دی ہے اور خیانت کرنے والوں کے طرفدار نہ بنو۔) ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے مگر ابو موسیٰ نے ان کو اسیر بن عمرو لکھا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگون کا بیان ہے کہ یہ اسیر بن عروہ ہیں اور ابو عمر نے ان کو صرف اسیر بن عروہ لکھا ہے یہ دونوں ایک ہی ہیں۔

۱۷۸۔ حضرت اسیرؓ بن عمرو درمکی

حضرت اسیرؓ بن عمرو درمکی۔ انہوں نے نبی کا زمانہ پایا ہے مگر آپ سے کوئی حدیث نہیں سنی علی بن مدینی نے کہا ہے کہ یہ اسیر بن عمرو وہی اسیر بن جابر ہیں یہ ابن مندہ کا قول ہے اور ابن مندہ نے اور ابو نعیم نے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبیؐ سے روایت کیا ہے کہ محتاج کثیر العیال بے عقل ہو جاتا ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ (ان کا نام) اسیر بن عمرو بن جابر ہے اور ان کو لوگ یسیر (یاء کے ساتھ) محاربی بھی کہتے ہیں اور بعض لوگ انہیں اسیر بن جابر اور یسیر بن جابر بھی کہتے ہیں یعنی دادا کی طرف منسوب کر دیتے ہیں بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ قبیلہ کندہ کے ہیں۔ ان کی کنیت ابو خیار ہے یہ قول عباس نے ابن معین سے نقل کیا ہے اور علی بن مدینی نے کہا ہے کہ کوفے والے انہیں اسیر بن عمرو کہتے ہیں اور بصرہ والے انہیں اسیر بن جابر کہتے ہیں ان کا شمار عبداللہ بن مسعود کے بڑے شاگردوں میں ہے اور انہوں نے حضرت ابو بکرؓ و حضرت عمرؓ سے بھی روایت کی ہے اور ان سے کوفہ والوں میں سے زرارہ بن اوفی نے اور ابو نضرہ نے اور ابن سیرین نے اور بصرہ والوں میں سے مسیب بن رافع نے اور ابو اسحاق شیبانی نے روایت کی ہے ان کی ولادت رسول اللہ ؐ کے ہجرت کے وقت ہوئی اور ۸۵ ہجری میں وفات پائی اور جاہلیت کا زمانہ بھی پایا ہے یہ ابو اسحاق شیبانی کا قول ہے اور حمید بن عبدالرحمٰن نے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا حیا کا نتیجہ ہمیشہ تمہیں اچھا ملے گا اور عمرو بن قیس بن اسیر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ؐ نے فرمایا محتاج کثیر العیال بے عقل ہو جاتا ہے اور شہاب بن خراش نے اپنے والد سے انہوں نے اسیر بن عمرو سے موقوفاً روایت کی ہے اور انہوں نے نبی ؐ کو دیکھا تھا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابو عمر نے ان کو اور اسیر بن جابر کو ایک کر دیا ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کو دو کر کے لکھا ہے واللہ اعلم۔

۱۷۹۔ حضرت اسیر ؓ بن عمرو

حضرت اسیر ؓ بن عمرو۔ یہ اسیر عمرو بن قیس بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار بن ثعلبہ بن عمرو بن خزرج کے بیٹے ہیں کنیت ان کی ابو سلیط بن ابی خارجہ ہے انصاری ہیں خزرجی ہیں نجاری ہیں قبیلہ بنی عدی بن نجار سے ہیں جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے ان کے بیٹے عبداللہ نے ان سے روایت کی ہے کہ نبی ؐ نے پالے ہوئے گدھوں کے گوشت کھانے سے منع فرمادیا تھا اور اس وقت دیگیں چڑھی ہوئی تھیں ان میں گدھے کا گوشت پک رہا تھا ہم لوگوں نے ان دیگوں کو الٹ دیا اور ان کا نام بعض لوگوں نے اسیرہ بھی نقل کیا ہے یہ ابن ماکولا اور ابو عمر نے بیان کیا ہے اور محمد بن اسحاق نے سلمہ سے روایت کر کے ان کا نام اسیرہ لکھا ہے اور یونس سے روایت کر کے ان کا نام انس لکھا ہے ہم انشاء اللہ انس کے بیان میں ان کا ذکر کریں گے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور انشاء اللہ کنیت کے باب میں بھی ان کا ذکر ہوگا۔

باب الهمزة مع الشين المعجمة

۱۸۰۔ حضرت اشج ؓ عبدی

حضرت اشج ؓ عبدی۔ قبیلہ عبدالقیس کے ہیں ان کا نام منذر بن حارث بن زیاد بن عصر بن عوف بن عمرو بن عوف بن جزیمہ بن عوف بن بکر بن عوف بن انمار بن عمرو بن ودیعہ بن لکیز بن افصی بن عبدالقیس بن افصی بن دعمی بن جدیلہ بن اسد بن ربیعہ بن نزار بن معد بن عدنان عبدی ہیں عصری ہیں یہ ابن کلبی نے بیان کیا ہے اور ان کے نسب میں اس کے علاوہ اور اقوال بھی ہیں ان کا تذکرہ انشاء اللہ منذر بن عامر کے بیان میں بھی آئے گا۔ عبدالقیس کے وفد کے ساتھ نبی ؐ کے پاس آئے تھے۔ ہمیں ابوالفضل منصور بن ابی الحسن بن ابی عبداللہ طبری دینی مخزومی فقیہ شافعی نے اپنی اسناد کے ساتھ ابو یعلی یعنی احمد بن علی مثنی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن صباح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ہشیم نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمیں یونس بن عبید نے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے انہوں نے قبیلہ عبدالقیس کے اشج سے روایت کی ہے کہ مجھ سے نبی ؐ نے فرمایا کہ تم میں دو خصلتیں ایسی ہیں کہ اللہ ان کو دوست رکھتا ہے انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ دونوں خصلتیں کون سی ہیں حضرت نے فرمایا کہ بردباری اور عاقبت اندیشی یا یہ فرمایا کہ بردباری اور حیا یہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ دونوں باتیں مجھ میں اب پیدا ہوگئی ہیں یا پہلے ہی سے تھیں حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ سے ہیں اشج کہتے ہیں میں نے کہا کہ اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے ایسی دو خصلتوں کے ساتھ پیدا کیا جن کو وہ دوست رکھتا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۸۱۔ حضرت اشرس ؓ بن غاضرہ

حضرت اشرس ؓ بن غاضرہ۔ ان کا صحابی ہونا ثابت ہے۔ کتابوں میں ان کا ذکر بھی ہے اسحاق بن حارث قرشی سے روایت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ انہوں نے کہا میں نے عمیر بن جابر اور اشرس بن غاضرہ کندی کو دیکھا ہے یہ دونوں صحابی تھے مہندی اور نیل کا خضاب لگاتے تھے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے کیا ہے۔

۱۸۲۔ حضرت اشرف رضی اللہ عنہ

حضرت اشرف رضی اللہ عنہ۔ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا ان کا تذکرہ ابن یاسین نے ان صحابہ میں کیا ہے جو ہرات میں چلے آئے تھے۔ ہمیں ابو موسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو زکریا یعنی ابن مندہ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے چچا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو سعید نصروی نے نیشاپور میں خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عبداللہ محمد بن عباس بن احمد بن عصم نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمیں ابو اسحاق احمد بن محمد بن یاسین حافظ نے اس کی خبر دی۔ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۸۳۔ حضرت اشرف رضی اللہ عنہ

حضرت اشرف رضی اللہ عنہ۔یہ ایک دوسرے شخص ہیں ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ یہ شام سے آئے تھے ہم نے ان کا تذکرہ ابرہہ کے نام میں لکھا ہے۔ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۸۴۔ حضرت اشعث رضی اللہ عنہ بن جودان

حضرت اشعث رضی اللہ عنہ بن جودان عبدی۔قبیلہ عبدالقیس کے ہیں نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام عمیر بن جودان ہے اور یہی صحیح ہے۔ابو حمزہ نے عطاء بن سائب سے انہوں نے عمیر بن اشعث بن جودان سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ نبیؐ کے حضور میں عبدالقیس کے وفد کے ہمراہ حاضر ہوئے تھے۔ابو حمزہ کے علاوہ اور لوگوں نے جو اس کو روایت کیا ہے تو انہوں نے اشعث بن عمیر بن جودان کہا ہے۔ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہی صحیح ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ صحیح اشعث بن عمیر عن ابیہ ہے بعض لوگوں نے اس کو ابن شقیق سے انہوں نے ابو حمزہ سے انہوں نے عطاء سے روایت کر کے اس کو الٹ دیا ہے اور کہا ہے عمیر بن اشعث۔یہ غلط ہے۔جو کچھ ہم نے ابن مندہ سے نقل کیا ہے وہ ابو نعیم کے قول سے ملتا ہے۔پھر ابو نعیم کو ابن مندہ پر اعتراض کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے کیا ہے۔

۱۸۵۔ حضرت اشعث رضی اللہ عنہ بن قیس

حضرت اشعث رضی اللہ عنہ بن قیس بن معدیکرب بن معاویہ بن جبلہ بن عدی بن ربیعہ بن حارث بن معاویہ بن ثور کندی۔ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ہشام کلبی نے ان کا ذکر اس طرح کیا ہے۔

اشعث ان کا نام معدیکرب بن قیس ہے اور قیس کا نام اشج بن معدی کرب بن معاویہ بن جبلہ بن عدی بن ربیعہ بن معاویہ اکرمین بن حارث اصغر بن معاویہ بن حارث اکبر بن معاویہ بن ثور بن مرتع اور مرتع کا نام عمرو بن معاویہ بن ثور بن عفیر ہے ثور بن عفیر کو کندہ بھی کہتے ہیں کندہ ان کو اس وجہ سے کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنے باپ کو چھوڑ دیا تھا ان کا ذکر ابو عمر نے بھی اسی طرح کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ان کی کنیت ابو محمد ہے نبیؐ کے حضور میں ۱۰ھ میں قبیلہ کندہ کے وفد کے ہمراہ آئے تھے یہ لوگ کل ساٹھ سوار تھے سب اسلام لائے اشعث نے رسول اللہؐ سے پوچھا کہ حضور ہمارے قبیلہ میں سے ہیں حضرت نے فرمایا (نہیں) ہم نضر بن کنانہ کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اولاد میں سے ہیں نہ ہم اپنی ماں کو گالی دیتے ہیں اور نہ ہم اپنے باپ سے علیحدہ ہوتے ہیں لہٰذا اشعث کہا کرتے تھے کہ اگر میرے پاس کوئی ایسا شخص آئے گا جو قریش کو نضر بن کنانہ کی اولاد سے خارج کہے گا تو میں اسے درہ ماروں گا۔ جب یہ مسلمان ہوئے تو انہوں نے ام فروہ سے جو حضرت ابوبکر صدیقؓ کی بہن تھیں نکاح کا پیغام دیا اور وہ منظور کرلیا گیا اور یہ یمن لوٹ گئے۔ ہمیں خطیب ابوالفضل عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر نے اپنی اسناد سے ابوداؤد طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن طلحہ نے عبداللہ بن شریک عامری سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن علی کندی سے انہوں نے اشعث بن قیس سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا ہے جو شخص آدمیوں کی زیادہ شکر گذاری کرے گا وہ خدا کی بھی زیادہ شکر گذاری کرے گا۔ یہ اشعث ان لوگوں میں سے تھے جو رسول اللہؐ کے بعد مرتد ہوگئے تھے جب حضرت ابوبکرؓ نے یمن کی طرف لشکر بھیجے تو لوگوں نے اشعث کو قید کرلیا اور یہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے سامنے حاضر کئے گئے تو انہوں نے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے کہا کہ مجھے اپنی لڑائی کے لئے مہلت دیجئے اور اپنی بہن کا نکاح مجھ سے کردیجئے پس حضرت ابوبکرؓ نے انہیں چھوڑ دیا اور ان سے اپنی بہن کا نکاح کردیا یہی محمد بن اشعث کی ماں تھیں جب انہوں نے نکاح کیا تو تلوار کھینچ کے اونٹوں کے بازار میں چلے گئے اور جس اونٹ یا اونٹنی کو دیکھا اس کے پیر کاٹنے شروع کردیئے لوگ چلا اٹھے کہ اشعث کافر ہوگیا پس جب یہ فارغ ہوئے تو انہوں نے تلوار رکھ دی اور کہا کہ خدا کی قسم میں کافر نہیں ہوا بلکہ حضرت ابوبکر نے اپنی بہن سے میرا نکاح کردیا ہے اگر ہم اپنے شہر میں ہوتے تو ہمارا ولیمہ اور کچھ ہوتا (مگر اب یہاں اس کے سوا کیا ممکن ہے) لہٰذا اے اہل مدینہ قربانی کرو اور کھاؤ اور اے اونٹوں کے مالک آؤ اور ان کی قیمت لو ایسا ولیمہ کبھی نہیں دیکھا گیا۔ اشعث شام میں جنگ یرموک میں شریک تھے وہیں ان کی ایک آنکھ پھوٹ گئی تھی عراق گئے اور وہاں جنگ قادسیہ اور مدائن اور جلولا اور نہاوند میں شریک ہوئے۔ کوفہ میں سکونت اختیار کرلی تھی وہیں ایک گھر بنالیا تھا جنگ صفین میں حضرت علیؓ کے ہمراہ تھے یہ ان لوگوں میں تھے جنہوں نے تحکیم میں حضرت علی مرتضیٰ کو اختیار کیا تھا اور دونوں حکموں سے دومۃ الجندل میں انہوں نے ملاقات کی تھی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو آذربیجان کا عامل بنایا تھا۔ حضرت حسن بن علی نے ان کی بیٹی سے نکاح کیا تھا بعض لوگوں کا بیان ہے کہ اسی نے حضرت حسن کو زہر دیا تھا جس سے ان کی وفات ہوئی تھی۔

انہوں نے نبیؐ سے کئی حدیثیں روایت کی ہیں۔ ان سے قیس بن ابی حازم اور ابووائل وغیرہ نے روایت کی ہے ایک جنازہ کی نماز میں یہ بھی تھے اور جریر بن عبداللہ بجلی بھی تھے تو انہوں نے جریر کو امام بنایا اور کہا کہ یہ کبھی اسلام سے مرتد نہیں ہوئے اور میں ایک مرتبہ اسلام سے مرتد ہوگیا تھا۔ انہیں کے حق میں اللہ تعالیٰ کا قول نازل ہوا تھا **ان الذین یشترون بعھد اللہ و ایمانھم ثمنا قلیلا الایہ** (بے شک وہ لوگ جو خدا کے عہد اور اپنی قسموں کے عوض میں تھوڑے دام مول لیتے ہیں) وجہ اس کی یہ ہوئی کہ انہوں نے ایک کنویں کی بابت ایک شخص سے جھگڑا کیا تھا۔

ان کی وفات ۴۲ھ میں ہوئی حضرت حسن بن علی نے ان کی نماز پڑھائی۔ یہ ابن مندہ کا بیان ہے اور یہ وہم ہے کیونکہ سنہ ۴۲ ہجری میں حضرت حسن کوفہ میں نہ تھے حضرت معاویہ کو خلافت سپرد کرکے مدینہ چلے گئے تھے۔ ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ حضرت علی کی وفات کے چالیس دن بعد ان کی وفات ہوئی اور حضرت حسن بن علی نے ان کی نماز پڑھائی۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ ۴۲ھ میں بعض لوگ کہتے ہیں ۴۰ھ میں ان کی وفات ہوئی اور حضرت حسن بن علی نے ان کی نماز پڑھائی اس قول میں ابوعمر پر کوئی اعتراض نہیں ہوسکتا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۸۶۔ حضرت اشیم ؓ ضبابی

حضرت اشیم ؓ ضبابی۔ نبی کی حیات میں مقتول ہو گئے تھے۔ ہمیں اسمٰعیل بن عبید نے اور بہت سے لوگوں نے اپنی سند سے ابوعیسی ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے اور کئی آدمیوں نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان بن عیینہ نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیّب سے نقل کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت عمرؓ فرماتے تھے کہ دیت عاقلہ پر واجب ہوتی ہے اور عورت اپنے شوہر کی دیت میں میراث نہیں پاتی یہاں تک کہ انہیں ضحاک بن سفیان کلابی نے خبر دی کہ رسول اللہؐ نے انہیں لکھ کے بھیجا تھا کہ اشیم ضبابی کی بی بی کو ان کے شوہر کی دیت میں میراث دو۔ ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ہمیں ابوموسیٰ اصفہانی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفتح اسماعیل بن فضل نے اور ابوالفضل جعفر بن عبدالواحد نے خبر دی یہ دونوں کہتے تھے ہمیں ابوطاہر محمد بن احمد بن محمد بن عبدالرحیم نے خبر وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد عبداللہ بن محمد بن جعفر ابوشیخ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابویعلیٰ احمد بن علی بن مثنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن عمر بن ایاس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن مبارک نے مالک سے انہوں نے زہری سے انہوں نے حضرت انس سے نقل کر کے خبر دی کہ حضرت اشیم دھوکے میں مقتول ہو گئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

باب الہمزۃ مع الصاد

۱۸۷۔ حضرت اصبغ ؓ بن غیاث

حضرت اصبغ ؓ بن غیاث یا عتاب۔ بعض راویوں نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے حماد بن بحر نے محمد بن میسر سے انہوں نے عمر بن سلیمان سے انہوں نے جابر سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے اصبغ بن غیاث یا عتاب سے (یہ شک حماد نے کیا ہے) روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہؐ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ اے (میری) امت تم میں دو باتیں ایسی ہیں جو تم سے پہلے کی امتوں میں نہ تھیں الی آخر الحدیث۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور اور ابونعیم نے کیا ہے۔

۱۸۸۔ حضرت اصحمہ ؓ نجاشی

حضرت اصحمہ ؓ نجاشی (جن کا لقب) نجاشی (ہے) بادشاہ حبش۔ نبیؐ کے زمانے میں اسلام لائے اور جو مسلمان ان کے ملک میں ہجرت کر کے گئے تھے ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا۔ نجاشی کے واقعات مسلمانوں کے ساتھ اور نیز کفار قریش کے ساتھ جنہوں نے نجاشی سے یہ درخواست کی تھی کہ مسلمانوں کو ان کے حوالہ کر دے مشہور ہیں۔ نجاشی نے فتح مکہ سے پہلے اپنے ہی ملک میں وفات پائی اور مدینہ میں نبیؐ نے ان کے جنازے کی نماز پڑھی اس نماز میں چار تکبیریں آپ نے کہیں اصحمہ ان کا نام ہے اور نجاشی ان کا اور تمام بادشاہان حبش کا لقب ہے۔ جس طرح کسریٰ بادشاہ فارس کا اور قیصر بادشاہان روم کا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے یہ اور ان کے مثل اور وہ لوگ جنہوں نے نبی کو نہیں دیکھا صحابہ میں ان کا ذکر لکھنے کی کوئی وجہ نہیں ہے مگر ہم نے متقدمین کی پیروی کر کے لکھ دیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۱۸۹۔ حضرت اصرمؓ شقری

حضرت اصرمؓ شقری۔ قبیلہ شقرہ سے ہیں جو بنی تمیم کی ایک شاخ ہے۔ شقرہ کا نام معاویہ بن تمیم بن مر ہے۔ ان کا نام شقرہ صرف ایک بیت کی وجہ سے رکھا گیا جو انہوں نے موزوں کیا تھا۔

وقد احمل الرمح الاصم کعوبہ   بہ من دماء الحی کا لشقرات

تیز نیزے نے اپنی نوکیں اس حالت میں اٹھائیں کہ قبیلہ کا خون اس پر مثل گل لالہ کے لگا ہوا تھا۔

نبی کی خدمت میں گئے تھے حضرت نے ان کے لئے دعا فرمائی اور ان کا نام زرعہ رکھا۔ بشر بن مفضل نے بشیر بن میمون سے انہوں نے اپنے چچا اسامہ بن اخدری سے انہوں نے اصرم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نبیؐ کے حضور میں اسود نامی ایک غلام کے ساتھ گیا تھا حضرت نے مجھ سے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے میں نے عرض کیا کہ اصرم حضرت نے فرمایا نہیں بلکہ تمہارا نام زرعہ ہے حضرت نے فرمایا کہ اس غلام سے تم کیا کام لیتے ہوں میں نے عرض کیا کہ میں اس کو چرواہا بنانا چاہتا ہوں حضرت نے فرمایا تو اس کا نام [1] عاصم ہے نبیؐ نے (ازراہ شفقت) ان کا ہاتھ بھی پکڑا تھا۔

۱۹۰۔ حضرت اصرمؓ

ان کو لوگ اصیرم بھی کہتے ہیں ان کا نام عمرو بن ثابت بن وقش بن زغبہ بن زعوراء بن عبدالاشہل بن جشم بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس ہے انصاری ہیں اوسی ہیں اشہلی ہیں۔ جنگ احد میں شہید ہوئے اور نبیؐ نے ان کے جنتی ہونے کی گواہی دی۔ ان کا تذکرہ انشاء اللہ عمرو کے بیان میں اس سے زیادہ ہوگا ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر لکھا ہے۔

۱۹۱۔ حضرت اسیدؓ بن سلمہ

حضرت اصیدؓ بن سلمہسلمی۔ ہمیں ابو موسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو زکریا یعنی ابن مندہ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے چچا اور باپ نے خبر دی یہ دونوں کہتے تھے ہمیں ابو طاہر یعنی عبدالواحد بن احمد شیرازی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین احمد بن محمد بن محمود براز نے تستر میں خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن احمد بن مبارک نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن علی خزاز کوفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عمران بن ابی لیلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سعید بن عبیداللہ بن ولید رصافی نے اپنے والد سے انہوں نے ابو جعفر محمد بن علی سے انہوں نے اپنے والد علی سے انہوں نے اپنے والد الحسن سے انہوں نے اپنے والد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے ایک لشکر بھیجا تھا اس لشکر کے لوگ قبیلہ بنی سلیم کے ایک شخص اصید بن سلمہ کو گرفتار کر لائے جب انہیں رسول اللہؐ نے دیکھا تو حضرت کو ان پر رحم آیا اور حضرت نے انہیں اسلام کی ترغیب دی وہ مسلمان ہو گئے یہ خبر ان کے والد کو پہنچی وہ بوڑھے تھے تو انہوں نے ان کو ایک خط لکھ کر بھیجا۔ جس میں یہ اشعار تھے

---

[1] اوپر بھی یہ حدیث آ چکی ہے عاصم کے معنی حفاظت کرنے والا۔ چرواہے کے لئے چونکہ یہ وصف ضروری ہے تو اس لئے حضرت نے یہی نام تجویز فرمایا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

من راکب نحو المدینة سالما حتی یبلغ ما اقول الاصیدا
ان البنین شرارھم امثالھم من عق والدہ وبر الابعدا
اترکت دین ابیک والشم العلیٰ اودوا و تابعت الغداۃ محمدا
فلأی امر یا بنی عققتنی وترکتنی شیخا کبیرا مفندا
اما النھار فدمع عینی ساکب وابیت لیلی کالسلیم مسھدا
فلعل ربا ھداک لدینہ فاشکر أ یادیہ عسی ان ترشدا
واکتب الی بما اصبت من الھدی وبدینہ لاترکنی موحدا
واعلم بانک ان قطعت قرابتی وعقتنی لم الف الا للعدیٰ

کیا کوئی سوار ہے جو مدینہ کی طرف جائے تاکہ میرا پیغام اصید کو پہنچا دے کہ وہ بیٹے بہت برے ہوتے ہیں جو اپنے باپ کی نافرمانی کریں اور ایک دور کے رشتہ دار سے میل پیدا کریں اے بیٹے کیا تو نے اپنے باپ کے دین اور عمدہ طریقوں کو چھوڑ دیا وہ سب ہلاک ہو گئے اور کل سے تم نے محمد کی پیروی کر لی اے میرے بیٹے تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا ہے۔ تو نے مجھے بڑھاپے اور کمزوری کی حالت میں چھوڑ دیا۔ آنسو دن بھر میری آنکھوں سے جاری رہتے ہیں۔ اور رات بھر مثل عقرب گزیدہ کے تڑپتا ہوں شاید پروردگار نے تجھے اپنے دین کی ہدایت کی ہو۔ تو تو اس کا شکر کر کہ تو نے ہدایت پائی اور جو کچھ ہدایت تجھے حاصل ہوئی ہے اس سے مجھے بھی اطلاع دے۔ اور ان کے دین سے مجھے بھی خبر دار کر مجھے تنہا نہ چھوڑ اور تو سمجھ لے کہ اگر تو میری قرابت کو قطع کر دے گا اور مجھے چھوڑ دے گا تو میں سفر اختیار کر لوں گا۔

جب (یہ خط حضرت اصید کے پاس پہنچا اور) انہوں نے اپنے والد کی تحریر پڑھی تو نبی کی خدمت میں آئے اور آپ سے بیان کیا اور آپ سے اس کے جواب کی اجازت طلب کی آپ نے اجازت دے دی تو انہوں نے اپنے والد کو یہ لکھ کے بھیجا۔

ان الذی سمک السماء بقدرۃ حتی علافی ملکہ فتوحدا
بعث الذی لا مثلہ فیما مضی یدعو لرحمة النبی محمدا
ضخم الدسیعة کالغزالة وجھہ قرناتازر بالمکارم وارتدی
فدعا العباد لدینہ فتتابعوا طوعا و کرھامقبلین علی الھدی
وتخوفوا النار التی من اجلھا کان الشقی الخاسرا المتلددا
واعلم بانک میت ومحاسب فالی متی ھذی الضلالة والردی

بے شک جس نے قدرت سے آسمان کو بلند کیا ہے یہاں تک کہ وہ اپنی بادشاہت میں یکتا ہے اس نے ایک ایسے شخص کو نبی بنا کر بھیجا ہے جن کا مثل اگلوں میں بھی کوئی نہیں ہے وہ خدا کی رحمت کی طرف لوگوں کو بلاتے ہیں یعنی نبی محمدؐ۔ بڑے عالی طبیعت ہیں صبح کی طرح ان کا چہرہ چمک رہا ہے۔ ایک بزرگ ہیں جو عمدہ اخلاق سے قوی اور آراستہ ہیں انہوں نے خدا کے بندوں کو دین کی طرف بلایا اور انہوں نے ان کی پیروی کی خواہ مخواہ سب ہدایت کی طرف آئے اور اس آگ سے ڈر گئے جس کے لئے بد بخت نقصان والے ادھر ادھر بھٹکتے پھرتے ہیں اے باپ تو یقین کر لے کہ تو مرے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گا اور تجھ سے حساب لیا جائے گا لہٰذا تو مجھے اس گمراہی اور ہلاکت سے باز رکھ۔

جب اصید کے والد نے بیٹے کے خط کو پڑھا تو یہ بھی نبیؐ کی طرف آئے اور اسلام کو قبول کر لیا۔

ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۹۲۔ حضرت اصیل رضی اللہ عنہ بن عبداللہ ہذلی

حضرت اصیل رضی اللہ عنہ بن عبداللہ ہذلی۔ قبیلہ ہذیلہ کے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ قبیلہ غفار کے ہیں۔ ابن شہاب زہری نے کہا ہے کہ اصیل غفاری جب آئے ہیں اس وقت تک نبی کی ازواج پر پردہ فرض نہ ہوا تھا لہٰذا یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے حضرت عائشہ نے ان سے پوچھا کہ اے اصیل تم نے مکہ کو کس حال میں چھوڑا انہوں نے کہا کہ میں نے مکہ کو اس حال میں چھوڑا ہے کہ خدا کی قسم اس کے اطراف و جوانب تروتازہ ہیں اور اس کے سنگستان سپید ہو رہے ہیں حضرت عائشہ نے فرمایا کہ ٹھہرو تا کہ نبیؐ تشریف لے آئیں چنانچہ تھوڑی ہی دیر کے بعد نبی تشریف لائے اور آپ نے پوچھا کہ اے اصیل تم نے مکہ کو کس [1] حال میں چھوڑا انہوں نے عرض کیا کہ میں نے مکہ کو اس حال میں چھوڑا ہے کہ اس کے اطراف و جوانب تروتازہ ہیں اور اس کے سنگستان سپید ہیں اور اس کے اذخر میں خوشے نکل آئے ہیں اور ثمام میں پتے نکل آئے ہیں حضرت نے فرمایا کہ اے اصیل بس یہی چاہئے اب تم رنج نہ کرو اس حدیث کو محمد بن عبدالرحمٰن قرشی نے مدلج سے جو سلمی کے بیٹے ہیں روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا اصیل ہذلی رسول اللہ کے حضور میں مکہ سے آئے پھر آگے اسی طرح بیان کیا اور اس حدیث کو حسن نے ابان بن سعید بن عاص سے روایت کیا ہے کہ وہ نبیؐ کے پاس آئے تو ان سے حضرت نے پوچھا کہ اے ابان تم نے مکہ والوں کو کس حال میں چھوڑا انہوں نے کہا میں نے انہیں اچھے حال میں چھوڑا وہاں خوب پانی برسا ہے۔

باب الہمزۃ مع الضاد

۱۹۳۔ حضرت اضبط رضی اللہ عنہ بن حیی

حضرت اضبط رضی اللہ عنہ بن حیی بن زعل اکبر۔ ان کی حدیث عبدالمہیمن بن اضبط بن زعل اکبر نے اپنے والد اضبط سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ہمارے چھوٹے پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کی تعظیم نہ کرے وہ ہمارے گروہ سے نہیں۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے کیا ہے۔

۱۹۴۔ حضرت اضبط رضی اللہ عنہ سلمی

حضرت اضبط رضی اللہ عنہ سلمی۔ ان کی کنیت ابوحارثہ ہے ان کی حدیث عبدالرحمٰن بن حارثہ بن اضبط نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا اضبط سلمی سے روایت کی ہے یہ نبیؐ کے صحابی تھے کہتے تھے میں نے نبیؐ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے دوزخ کو دیکھا تو

---

[1] مکہ میں اس زمانے میں حضرت کی دعا سے قحط عظیم پڑ گیا تھا لوگ تباہ حال ہو گئے تھے بعد اس کے آپ نے اس قحط کے دور ہونے کی دعا فرمائی اسی کے متعلق آپ نے اصیل سے دریافت فرمایا تو انہوں نے کہا کہ اس کے اطراف و جوانب تروتازہ ہیں یعنی پانی خوب برسا ہے سبزہ نکل آیا ہے پتھر دھل کے صاف ہو گئے ہیں اذخر اور ثمام دو مشہور گھاسیں ہیں مکہ میں پیدا ہوتی ہیں اور وہاں کے لوگ بہت کام ان سے لیتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہاں زیادہ ترعورتوں کو پایا۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

باب الھمزہ مع العین

۱۹۵۔حضرت اعرس ؓ بن عمرو

حضرت اعرس ؓ بن عمرو یشکری۔ان کا شمار بصرہ والوں میں ہے ان کی حدیث عبداللہ بن یزید بن اعرس نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نبیؐ کے پاس کچھ ہدیہ لے کر گیا آپؐ نے قبول فرمالیا اور ہمارے لئے چراگاہ میں برکت کی دعا مانگی اور اسی سند سے ان کی کئی حدیثیں مروی ہیں۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۹۶۔حضرت اعشیٰ ؓ مازنی

حضرت اعشیٰ ؓ مازنی۔مازن بن عمرو بن تمیم کی اولاد میں سے ہیں۔ان کا نام عبداللہ بن اعور ہے اور بعض لوگ اور کچھ بھی بیان کرتے ہیں۔بصرہ میں سکونت اختیار کرلی تھی۔ہمیں ابوالفضل منصور بن ابی عبداللہ طبری نے اپنی اسناد سے ابویعلیٰ یعنی احمد بن علی بن مثنی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے مقدمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابومعشر یوسف بن یزید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے صدقہ بن طیسلہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے معن بن ثعلبہ مازنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے اعشیٰ مازنی نے بیان کیا کہ میں نبیؐ کی خدمت میں گیا اور میں نے آپ کے سامنے یہ اشعار پڑھے۔

یامالک الناس ودیان العرب — انی لقیت ذربة من الذرب

غدوت ابغیھا الطعام فی رجب — فخلفتنی فی نزاع وھرب

اخلفت العھد ولطت بالذنب — وھن شر غالب لمن غلب

اے لوگوں کے مالک اور عرب کے حاکم مجھے ایک لڑنے والی عورت سے سابقہ پڑا میں اس کے لئے ماہ رجب میں غلہ خریدنے گیا میرے پیچھے وہ لڑنے اور بھاگنے میں مصروف ہوئی اس نے خلاف عہد کیا اور گناہ آلودہ ہوگئی اور یہ عورتیں ایک شر ہیں کہ جو دب جائے اس کو اور بھی دبالیتی ہیں۔

اعشیٰ کہتے تھے کہ نبیؐ (کو یہ مصرعہ پسند آیا اور آپ بار بار اس کی تکرار) فرمانے لگے وھن شر غالب لمن غلب ان اشعار کا سبب یہ تھا کہ اعشیٰ کے پاس ایک عورت تھی اس کا نام معاذہ تھا اعشیٰ اپنے گھر والوں کے لئے مقام ہجر سے غلہ مول لینے گئے ان کے بعد ان کی بیوی لڑکر چلی گئی اور ایک شخص کے پاس جاکے پناہ گزیں ہوئی جس کا نام مطرف بن نہصل تھا اس نے اس عورت کو پناہ دی۔جب اعشیٰ لوٹ کر آئے اور انہوں نے اس عورت کو اپنے گھر میں نہ پایا اور ان سے یہ بیان کیا گیا کہ وہ لڑکر چلی گئی ہے اور مطرف کے یہاں پناہ گزیں ہوئی ہے تو وہ مطرف کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ اے میرے چچا کے بیٹے تمہارے یہاں میری بی بی معاذہ ہے اسے میرے حوالہ کردو مطرف نے کہا وہ میرے پاس نہیں ہے اور اگر وہ میرے پاس ہوتی بھی تو میں تمہارے حوالہ نہ کرتا مطرف ان سے زیادہ زور آور تھے لہٰذا اعشیٰ نبیؐ کے پاس جاکے پناہ گزیں ہوئے اور یہ اشعار موزوں کئے اور اپنی عورت اور اس کی حرکات کی آپ سے شکایت کی اور بیان کیا کہ وہ مطرف بن نہصل کے پاس ہے تو نبیؐ نے مطرف کو ایک خط لکھ دیا کہ دیکھو اعشیٰ کی بی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بی معاذہ کو ان کے حوالے کردو جب مطرف کے پاس نبی کا خط پہنچا اور انہیں پڑھ کے سنایا گیا تو انہوں نے معاذہ سے کہا کہ اے معاذہ یہ نبی کا خط تمہاری بابت آیا ہے اب میں تمہیں اعشیٰ کے حوالہ کردوں گا معاذہ نے کہا تو اچھا تم میرے لئے اعشیٰ سے قول لے لو اور نبیؐ سے ذمہ داری کرالو کہ جو حرکت میں نے کی ہے اس پر اعشیٰ مجھے تنبیہ نہ کریں مطرف نے عہد لے کر معاذہ کو اعشیٰ کے حوالے کر دیا اس وقت اعشیٰ نے یہ شعر پڑھے۔

لعمرک ماحبی معاذۃ بالذی یغیرہ الواشی ولا قدم العھد

ولا سوء ما جاءت بہ اذازلھا غواۃ رجال اذاینا دونھا بعدی

قسم تیری جان کی معاذہ سے مجھ ایسی محبت نہیں ہے۔ جس کو کوئی چغل خوری یا بدعہدی بدل سکے۔ اور نہ وہ بری حرکت جو معاذہ سے ہوئی کیونکہ معاذہ کو چند فریب دینے والوں نے میرے بعد ورغلا کے بہکا دیا تھا۔

ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور عبداللہ بن اعور کے نام میں ان کو بیان کیا ہے۔ مگر ابو عمر نے ان کو حرمازی مازنی لکھا ہے حالانکہ حرماز کے نسب میں تمیم تک مازن نام کا کوئی شخص نہیں ہے۔ ہاں ابو عمر نے اور ابن مندہ نے اور ابو نعیم نے مازن بن عمرو بن تمیم کو بیان ہے اس صورت میں حرماز مازن کی ایک شاخ ہو جائے گی اور یہ حرماز بن مالک بن عمرو بن تمیم ہوں گے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ حرماز حارث بن عمرو بن تمیم کے بیٹے ہیں اور یہ سب مازن بن مالک بن عمرو بن تمیم کے بھائی ہیں۔ اور علمائے نسب کی عادت ہے کہ وہ چھوٹی شاخ کی اولاد کو اس کے بھائی کی طرف منسوب کر دیتے ہیں جب کہ وہ مشہور ہو جیسے نعیلہ بن ملیل کی اولاد ہے کہ یہ لوگ غفار بن ملیل کے بھائی ہیں ان کو بھی لوگ غفاری کہتے ہیں۔ انہیں میں سے حکم بن عمرو غفاری ہیں حالانکہ وہ قبیلہ غفار میں سے نہیں ہیں بلکہ بنی نعیلہ میں سے ہیں لوگوں نے کہا کہ یہ اس وجہ سے کہ غفار ایک بڑا قبیلہ ہے اور مشہور ہے اور جیسے مالک بن افصی کی اولاد کہ وہ اسلم بن افصی کے بھائی ہیں ان کی اولاد اکثر قبیلہ اسلم کی طرف منسوب کر دی جاتی ہے بوجہ مشہور ہونے قبیلہ اسلم کے۔ علاوہ اس کے ابو عمر وہ باتیں جانتے ہیں جو دوسرا انہیں جانتا کیونکہ وہ نسب کے عالم ہیں۔ واللہ اعلم۔

۱۹۷۔ حضرت اعورؓ بن بشامہ عنبری

حضرت اعورؓ بن بشامہ عنبری۔ ابو موسیٰ نے بیان کیا ہے کہ عبدان بن محمد نے ان کا تذکرہ کیا ہے اور کہا ہے کہ ہم سے محمد بن محمد بن مرزوق بصری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سالم بن عدی بن سعید بن جاؤوہ بن شعثم نے بکر بن مرداس سے انہوں نے اعور بن بشامہ اور وردان بن مخرمہ اور ربیعہ بن رفیع عنبری سے نقل کر کے خبر دی کہ یہ لوگ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے اور اس وقت آپ اپنے حجرے میں سو رہے تھے ہم نے آپ کا انتظار کیا اتنے میں عیینہ بن حصن فزاری قبیلہ عنبر کے کچھ قیدیوں کو لے کر آئے ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ کیا وجہ ہے کہ ہمارے لوگ قید کر لئے گئے حالانکہ ہم مسلمان ہو کے آ گئے ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگ قسم کھاؤ کہ تم مسلمان ہو کر آ گئے ہو تو میں اور وردان قسم کھانے سے رکے اور ربیعہ نے کہا کہ یا رسول اللہ میں قسم کھاتا ہوں کہ ہم آپ کے پاس اس وقت آئے ہیں جب کہ ہم نے اپنی مسجدیں قبلہ رو کر لیں اور اپنے مالوں کا عشر نکال لیا اور ہم مسلمان ہو کے آئے ہیں آپ نے فرمایا اچھا جاؤ خدا تمہیں معاف کرے اور ربیعہ سے فرمایا کہ تم پتلی گردن والے اور بڑے قسم کھانے والے ہو عبدان نے بیان کیا ہے کہ میں اور کچھ نہیں جانتا صرف یہ حدیث ہم نے اس شیخ سے روایت کی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں کہتا ہوں کہ ہشام کلبی نے اعور کا ذکر کیا ہے اور ان کا نسب بیان کیا ہے اور ان کا نام ناشب لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ اعور بیٹے ہیں بشامہ بن نھشلہ بن سنان بن جندب بن حارث بن جہمہ بن عدی بن جندب بن عنبر بن عمرو بن تمیم کے مگر ان کا صحابی ہونا نہیں بیان کیا کہا ہے کہ یہ شریف تھے رئیس تھے مگر ان کی عادت یہ ہے کہ شریف یا رئیس اس کو لکھتے ہیں جو نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوا ہو یا آپ کی صحبت میں رہا ہو اور چونکہ ان کے نزدیک ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں ہوا اس لئے انہوں نے ان کے صحابی ہونے کی تصریح نہیں کی۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنے کی غرض سے لکھا ہے اور کہا ہے کہ (ان کا نام) وردان بن مخرمہ (ہے) اور یہ نام واو کے باب میں انشاء اللہ لکھا جائے گا۔ اور اس کو بھی جو ابن ماکولا نے ذکر کیا ہے۔ مخرم: میم کے ضمہ اور خاء معجمہ کے فتحہ اور راء مہملہ مشدد کے کسرہ اور آخر میں میم کے ساتھ ہے۔

۱۹۸۔ حضرت اعینؓ بن ضبیعہ

حضرت اعینؓ بن ضبیعہ بن ناجیہ بن عقال بن محمد بن سفیان بن مجاشع بن دارم بن مالک بن حنظلہ بن مالک بن زید مناۃ بن تمیم دارمی ہیں پھر مجاشعی ہیں یہ اور فرزدق شاعر ناجیہ میں جا کے مل جاتے ہیں کیونکہ فرزدق کا نام ہمام بن غالب بن صعصعہ بن ناجیہ ہے اور یہ اور اقرع بن حابس بن عقال۔ عقال میں جا کے مل جاتے ہیں۔ یہی تھے جنہوں نے جنگ جمل میں اس اونٹ کے پیر کاٹے تھے جس پر عائشہ رضی اللہ عنہا سوار تھیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور جب حضرت معاویہ نے عبداللہ بن حضرمی کو بصرہ بھیجا تاکہ بصرہ پر قبضہ کر لیں اور یہ خبر حضرت علیؓ کو ہوئی تو انہوں نے اعین بن ضبیعہ کو ان سے لڑنے کے لئے بھیجا تاکہ وہ ان کو بصرہ سے نکال دیں مگر دفعۃً اعین قتل کر دیے گئے یہ واقعہ ۳۸ھ کا ہے۔ ہم نے اس حادثہ کو تاریخ کامل میں بیان کیا ہے پھر علی رضی اللہ عنہ نے ان کے بعد حارثہ بن قدامہ تمیمی سعدی کو بھیجا تو انہوں نے ابن حضرمی کی جماعت کو متفرق کر دیا اور جب گھر میں وہ چھپ کے بیٹھے تھے اس گھر کو جلا دیا اسی میں وہ جل گئے۔

باب الھمزۃ مع الغین

۱۹۹۔ حضرت اغرؓ غفاری

حضرت اغرؓ غفاری۔ ان کا نسب ابوعمر نے تو غفاری میں بیان کیا ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ اغر صحابہ میں ایک شخص تھے اور انہوں نے ان سے وہ حدیث روایت کی ہے جو شبیب بن روح نے اغر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے نبیؐ کے پیچھے فجر کی نماز پڑھی تو آپ نے سورہ روم پڑھی تھی اور ابونعیم کا بیان اغر بن یسار کے تذکرہ میں انشاء اللہ آئے گا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۰۰۔ حضرت اغرؓ مزنی

حضرت اغرؓ مزنی۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ ان سے عبداللہ بن عمر نے اور معاویہ بن قرہ مزنی نے روایت کی ہے۔ خالد بن ابی کریمہ نے معاویہ بن قرہ سے انہوں نے اغر مزنی سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نبیؐ کے حضور میں آیا اور اس نے عرض کیا کہ یارسول اللہ آج شب کو مجھے وتر پڑھنے کی نوبت نہیں آئی یہاں تک کہ صبح ہوگئی حضرت نے فرمایا کہ وتر تو رات ہی کو پڑھے جاتے ہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تین مرتبہ آپ نے یہی فرمایا۔ ہمیں ابوالفرج یحییٰ بن محمود بن سعد اصفہانی نے اپنی اسناد سے مسلم بن حجاج سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن یحییٰ اور قتیبہ بن سعید اور ابوالربیع عتکی نے حماد سے نقل کر کے بیان کیا یحییٰ کہتے تھے ہمیں حماد بن زید نے ثابت سے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے اغر مزنی سے نقل کر کے خبر دی اور وہ صحابی تھے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میرے قلب پر کبھی حجاب آ جاتا ہے اور بے شک میں ہر روز سو مرتبہ اللہ سے استغفار کرتا ہوں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو عمر نے لکھا ہے۔

۲۰۱۔ حضرت اغرؓ بن یسار

حضرت اغرؓ بن یسار جہنی۔ یہ صحابی ہیں۔ ان سے ابو بردہ بن ابی موسیٰ وغیرہ نے روایت کی ہے ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے ان سے عمرو بن مرہ نے انہوں نے ابی بردہ سے انہوں نے اغر سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا میں ہر روز سو مرتبہ اللہ سے استغفار کیا کرتا ہوں۔ یہ ابن مندہ کی تقریر کا ماحصل ہے اور ابو عمر نے ان کو اور اغر مزنی کو ایک کر دیا ہے ان سے اہل بصرہ میں ابو بردہ وغیرہ نے روایت کی ہے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ سلیمان بن یسار نے بھی ان سے روایت کی ہے حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے۔ ابو عمر نے ان کو اور ان اغر کو کا جن کا ذکر ان سے پہلے ہوا ایک کر دیا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ اغر بن یسار مزنی اور بعض لوگ ان کو جہنی بھی کہتے ہیں ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ ان سے ابو بردہ وغیرہ نے روایت کی ہے اور انہوں نے ان سے وہ حدیث بھی روایت کی ہے جو ہم سے ابوالفضل یعنی عبداللہ بن احمد نے بیان کی وہ کہتے تھے ہمیں ابوسعد مطرز نے اجازتاً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم یعنی احمد بن عبداللہ حافظ نے اور ابوعبداللہ حسین بن ابراہیم جمال نے خبر دی یہ دونوں کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن جعفر نے یونس بن حبیب سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوداؤد طیالسی نے شعبہ سے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے اغر مزنی سے نقل کر کے خبر دی کہ انہوں نے نبی کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اے لوگو اپنے پروردگار سے توبہ کرو میں ہر روز اس سے سو مرتبہ توبہ کیا کرتا ہوں۔ ابونعیم کہتے ہیں کہ نافع نے حضرت ابن عمر سے انہوں نے اغر سے جو قبیلہ مزینہ کے ایک شخص تھے اور وہ رسول اللہؐ کے صحابی تھے روایت کی ہے کہ ان کے کچھ وسق کھجوریں قبیلہ بنی عمرو بن عوف کے ایک شخص پر قرض تھے۔ پھر انہوں نے بیع سلم کے متعلق ایک حدیث نقل کی۔ بعد اس کے ابونعیم نے کہا ہے کہ اغر سے عبداللہ بن عمر اور معاویہ بن قرہ مزنی نے روایت کی ہے ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے یعنی ابن مندہ نے ان کو ایک دوسرے تذکرہ میں بیان کیا ہے اور انہوں نے گمان کیا ہے کہ یہ کوئی اور ہیں حالانکہ یہ دونوں ایک ہی ہیں اور انہوں نے معاویہ بن قرہ کی حدیث اغر مزنی سے جو وتر کے بارے میں ہے نقل کی ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگوں نے ان کا بھی ذکر کیا ہے اور اسے ایک دوسرا تذکرہ بنا دیا ہے حالانکہ یہ وہی تذکرہ ہے جو اوپر گذر چکا۔ اور ابونعیم نے شبیب بن روح کی حدیث جو اغر مزنی سے منقول ہے وہ بھی روایت کی ہے کہ اغر مزنی صحابی تھے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے فجر کی نماز میں سورہ روم پڑھی۔ ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ یہ تینوں حدیثیں ابو بردہ اور معاویہ بن قرہ اور شبیب بن روح سے مروی ہیں میں نے ان تینوں کو ایک ہی تذکرہ میں جمع کر دیا ہے اور بعض لوگوں نے ان کو علیحدہ علیحدہ بیان کیا ہے اور ان کے تین تذکرے بنائے ہیں مگر میرے نزدیک یہ ایک ہی شخص ہیں یہاں تک ابونعیم کا قول تھا۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ نے اغر کے تین تذکرہ لکھے ہیں ایک مزنی اور دوسرے جہنی اور تیسرے وہ جن کا نسب نہیں بیان کیا اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ وہی ہیں جن کو ابو عمر نے غفاری لکھا ہے اور ابو عمر نے اغر کے دو تذکرہ لکھے ہیں ایک غفاری جن کا نسب ابن مندہ نے نہیں بیان کیا اور یہ وہی ہیں جنھوں نے سورۂ روم کا پڑھنا روایت کیا ہے اور دوسرے مزنی انہیں کو ابو عمر نے جہنی بھی کہا ہے اور ان کی دلیل یہ ہے کہ ان دونوں سے راوی ایک ہی شخص ہیں یعنی ابن عمر اور معاویہ بن قرہ۔ مگر ابو نعیم کا یہ کہنا کہ یہ تینوں تذکرے ایک ہیں نہایت بعید ہے کیونکہ جو شخص کئی تذکروں کو ایک کہتا ہے وہ یا تو نسب کے اتحاد کے سبب سے یا حدیث یا راوی کے ایک ہونے کی وجہ سے کیونکہ ان باتوں کا اتحاد اکثر ایک ہی شخص میں ہوتا ہے اور ان تینوں تذکروں میں یہ بات نہیں ہے کیونکہ غفاری نہ نسب میں کسی کے شریک ہیں نہ راوی میں اور نہ حدیث میں پس بلا شبہ غفاری کا تذکرہ صحیح ہے باقی رہے اور دوسوان میں البتہ راوی کے ایک ہونے سے شک ہوتا ہے کہ وہ دونوں ایک ہوں گے۔ ابو احمد عسکری نے اغر مزنی کا تذکرہ لکھا ہے اور اس میں یہ حدیث بھی لکھی ہے کہ حضرت نے فرمایا میں اللہ سے ستر مرتبہ ہر روز استغفار کیا کرتا ہوں اور کھجوروں کے قرض ہونے کے بھی حدیث انہوں نے لکھی ہے واللہ اعلم۔

۲۰۲۔ حضرت اغلب رضی اللہ عنہ راجز

حضرت اغلب رضی اللہ عنہ راجز عجلی۔ یہ اغلب جشم بن عمرو بن عبیدہ بن حارثہ بن دلف بن جشم بن قیس بن سعد بن عجل بن لجیم کے بیٹے ہیں ابن قتیبہ نے کہا ہے کہ انہوں نے اسلام کا زمانہ پایا ہے اور یہ اسلام لائے اور بہت اچھے مسلمان ہوئے انہوں نے ہجرت بھی کی تھی پھر بعد اس کے سعد بن ابی وقاص کے ہمراہ عراق گئے پھر کوفہ میں سکونت اختیار کی اور جنگ نہاوند میں شہید ہوئے ان کی قبر وہیں ہے۔ ان کا تذکرہ اشیری نے کیا ہے۔

باب الهمزة مع الفاء

۲۰۳۔ حضرت افطس رضی اللہ عنہ

نہ ان کا نام ہے نہ قبیلہ۔ شام میں رہتے تھے۔ ابو نعیم نے کہا کہ متقدمین میں سے کسی نے ان کا تذکرہ صحابہ میں نہیں کیا ان کو بعض متاخرین نے ابن ابی عبلہ کی حدیث کی وجہ سے ذکر کیا ہے وہ کہتے تھے کہ میں نے نبیؐ کے اصحاب میں ایک شخص کو دیکھا جن کو لوگ افطس کہتے تھے ایک ریشمی لباس پہنے ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ ان کے تذکرہ میں ابو عمر نے بھی ابن مندہ کی موافقت کی ہے انہوں نے بھی ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے اور ابن ابی عاصم نے بھی احاد و مثانی میں ان کو اسی طرح ذکر کیا ہے ان دونوں نے کہا ہے کہ ابن ابی عبلہ نے ان سے روایت کی ہے انہوں نے کہا ہے کہ میں نے نبیؐ کے اصحاب میں ایک شخص کو دیکھا جو ریشمی لباس پہنے ہوئے تھے۔ پس معلوم ہوا کہ ابن مندہ ان کے ذکر میں متفرد نہیں ہیں واللہ اعلم۔

۲۰۴۔ حضرت افلح رضی اللہ عنہ بن ابی القعیس

حضرت افلح رضی اللہ عنہ بن ابی القعیس اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ افلح کی کنیت ابو القعیس ہے اور بعض کہتے ہیں کہ یہ ابو القعیس کے بھائی ہیں ہمیں ابو المکارم فتیان بن احمد بن محمد بن سمینہ جوہری نے اپنی سند کے ساتھ قعنبی سے انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کر کے خبر دی کہ افلح جو ابو القعیس کے بھائی تھے حضرت عائشہؓ کے پاس آنے کے لئے اجازت مانگنے لگے اور وہ ان کے رضاعی چچا تھے پردہ فرض ہو چکا تھا لہٰذا حضرت عائشہ کہتی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں کہ میں نے انہیں اجازت نہیں دی پھر جب رسول اللہ تشریف لائے تو میں نے یہ واقعہ آپ سے بیان کیا آپ نے مجھے حکم دیا کہ انہیں اجازت دے دوں۔ اس حدیث کو اسی طرح سفیان بن عیینہ نے اور یونس نے اور معمر نے زہری سے روایت کیا ہے اور اس حدیث کو ابن نمیر نے اور حماد بن زید نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے انہوں نے بھی کہا ہے کہ افلح ابوالقعیس کے بھائی تھے اور عطاء نے بھی عروہ سے اسی طرح روایت کیا ہے اور عباد بن منصور نے قاسم بن محمد سے روایت کیا ہے وہ کہتے تھے کہ ہم سے ابوالقعیس نے بیان کیا ہے کہ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جانے کی اجازت مانگنے گئے پھر انہوں نے اسی طرح حدیث بیان کی اور صحیح یہ ہے کہ یہ ابوالقعیس کے بھائی ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۰۵۔ حضرت افلح رضی اللہ عنہ مولی رسول

حضرت افلح رضی اللہ عنہ۔ رسول اللہ ﷺ کے غلام ہیں۔ ابن مندہ نے کہا ہے میں ان کو وہی شخص سمجھتا ہوں جنہیں نبی ﷺ نے فرمایا تھا کہ تمہارا چہرہ خاک آلود ہو جائے اور ابونعیم نے ان کے متعلق حضرت ام سلمہ کی حدیث روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا نبی ﷺ نے ہمارے ایک غلام کو دیکھا جس کا نام افلح تھا وہ سجدے میں زمین پھونکتا تھا تو حضرت نے اس سے فرمایا کہ تیرا منہ خاک آلودہ ہو جائے اور حبیب مکی نے افلح سے جو رسول اللہ ﷺ کے غلام تھے روایت کیا ہے کہ حضرت نے فرمایا مجھے اپنی امت پر اپنے بعد اس بات کا خوف ہے کہ وہ اپنی خواہش نفسانی کی [۱] پیروی کرنے لگیں گے اور بعد علم کے غفلت اختیار کر لیں گے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۰۶۔ حضرت افلح رضی اللہ عنہ مولی ام سلمہ

حضرت افلح رضی اللہ عنہ۔ حضرت ام سلمہ کے غلام ہیں۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ حضرت ام سلمہ کی حدیث میں ان کا ذکر ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے میرے ایک غلام کو دیکھا جس کا نام افلح تھا جب وہ سجدہ کرتا تھا تو زمین میں پھونکتا تھا [۲] تو حضرت نے فرمایا کہ تیرا چہرہ خاک آلودہ [۳] ہو جائے ابونعیم نے ان افلح کو اور ان افلح کو جوان سے پہلے مذکور ہوئے ایک کر دیا ہے اور کہا ہے کہ افلح رسول اللہ ﷺ کے غلام تھے اور انہیں کو حضرت ام سلمہ کا غلام کہا جاتا ہے۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے ان کو علیحدہ علیحدہ کر کے دو کر دیا ہے اور پہلے کی نسبت کہا ہے کہ یہ وہی شخص ہے جن کی نسبت نبی ﷺ نے فرمایا تھا کہ تیرا منہ خاک آلودہ ہو جائے اور دوسرے کے متعلق بعینہ یہی حدیث نقل کی ہے تو گو انہوں نے خود ہی اقرار کر لیا کہ یہ دونوں ایک ہیں پھر معلوم نہیں کہ انہوں نے ان دونوں کو علیحدہ علیحدہ کیوں لکھا اور ابوعمر نے صرف پہلے ہی کا ذکر کیا ہے۔ ہمیں اسماعیل بن عبداللہ نے اور ابوجعفر بن سمین نے اور ابراہیم بن محمد فقیہ نے اپنی سند سے ابوعیسی ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن منیع نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عباد بن عوام نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں میمون یعنی ابوحمزہ نے ابوصالح سے انہوں نے حضرت ام سلمہ سے نقل کر کے خبر دی کہ حضرت ام سلمہ کہتی تھیں رسول اللہ ﷺ نے ہمارے ایک غلام کو جس کا نام افلح تھا دیکھا کہ جب وہ سجدہ کرتا تھا تو زمین کو پھونکتا تھا تو آپ نے

---

[۱] اس حدیث کا ظہور اس زمانے میں بوجہ احسن ہو رہا ہے خواہش نفسانی کی پیروی بھی خوب ہو رہی ہے اور غفلت کی بھی کچھ انتہا نہیں رہی ۱۲۔

[۲] چونکہ اس زمانے میں مساجد وغیرہ کی زمین پر گچ نہ ہوتی تھی لہذا سجدہ کے مقام پر کچھ سنگریزہ وغیرہ آ جاتے ہوں گے ان کے دور کرنے کے واسطے یہ پھونکتے ہوں گے ۱۲۔

[۳] یہ کلمہ بددعا کا نہیں ہے بلکہ اکثر مقام تہدید میں اس کا استعمال ہوا کرتا ہے ۱۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا اے افلح تیرا منہ خاک آلودہ ہو جائے پس یہ ابوعیسیٰ ترمذی ہیں جنہوں نے اس شخص کو جس کی نسبت نبیؐ نے فرمایا تھا کہ تیرا منہ خاک آلود ہو جائے۔ حضرت ام سلمہ کا غلام قرار دیا پس ابن مندہ کے لئے کوئی وجہ نہیں ہے کہ انہوں نے پہلے افلح کی نسبت کہہ دیا کہ میں ان کو وہی شخص سمجھتا ہوں جس کی نسبت رسول اللہؐ نے فرمایا تھا کہ تیرا منہ خاک آلودہ ہو جائے۔ ترمذی نے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے اس حدیث کو ابوحمزہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت ام سلمہ نے کہا ہے ہمارا ایک غلام تھا جس کا نام رباح تھا اور ان کا ذکر انشاء اللہ ان کے مقام میں آئے گا۔

۲۰۷۔ حضرت افلحؓ ابو فکیہہ

حضرت افلحؓ۔ کنیت ان کی ابو فکیہہ۔ قبیلہ بنی عبدالدار کے غلام تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں صفوان بن امیہ کے غلام تھے بہت پہلے مکہ میں اسلام لے آئے تھے اور منجملہ ان لوگوں کے ہیں جن کو خدا کی راہ میں سخت تکلیف دی [1] جاتی تھی۔ یہ اپنی کنیت سے زیادہ مشہور ہیں اور انشاء اللہ کنیت کے باب میں ان کا ذکر ہوگا۔ بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام یسار ہے۔ ان کا ذکر طبری نے کیا ہے۔

باب الھمزۃ مع القاف

۲۰۸۔ حضرت اقرعؓ بن حابس

حضرت اقرعؓ بن حابس بن عقال بن محمد بن سفیان بن مجاشع بن دارم بن مالک بن حنظلہ بن مالک بن زید مناۃ بن تمیم سب لوگوں نے ان کا نسب اسی طور پر بیان کیا ہے مگر ابن مندہ اور ابونعیم نے حنظلہ کے بدلے جندلہ لکھا ہے اور یہ غلط ہے صحیح حنظلہ ہے۔ یہ نبیؐ کے حضور میں عطارد بن حاجب بن زرارہ اور زبرقان بن بدر اور قیس بن عاصم وغیرہ چند اشراف قبیلہ تمیم کے ساتھ بعد فتح مکہ کے حاضر ہوئے تھے اور اقرع بن حابس تیمی اور عیینہ بن حصن فزاری رسول اللہؐ کے ہمراہ فتح مکہ میں اور حنین میں شریک تھے اور جنگ طائف میں بھی حاضر تھے پھر جب قبیلہ تمیم کے لوگ آئے تو یہ بھی ان کے ساتھ آئے جب مدینہ پہنچے تو اقرع بن حابس نے جب پکارا کہ اے محمد کہ میری تعریف باعث زینت ہے اور میری مذمت باعث نقص ہے تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ سبحانہ تمہیں ذلیل کرے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ صرف اقرع بن حابس نے نہیں بلکہ تمام لوگوں نے اسی طرح کہا تھا تو رسول اللہؐ ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ اللہ تم کو ذلیل کرے تم کیا چاہتے ہو ان لوگوں نے کہا کہ ہم قبیلہ تمیم کے لوگ ہیں اپنے شاعر اور اپنے خطیب کو لائے ہیں تا کہ آپ سے شعر میں اور فخر (یعنی فضائل حسب ونسب) میں مقابلہ کریں نبیؐ نے فرمایا کہ ہم شعر کے لئے نہیں بھیجے گئے نہ فخر کرنے کا ہمیں حکم ملا ہے مگر ہاں تم بیان کرو تو اقرع بن حابس نے ان میں سے ایک جوان سے کہا کہ اے فلاں اٹھ اور اپنے فضائل اور اپنی قوم کے فضائل بیان کر پس اس نے کہا کہ ہر طرح کی تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں اپنی مخلوقات میں

[1] مکہ میں جو لوگ ابتدائے رسالت میں اسلام لائے تھے انہیں کفار نہایت سخت سخت ایذائیں دیتے تھے جن کو سن کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں کسی کو گرم ریت پر لٹا کر سینے پر گرم پتھر رکھ دیتے تھے کسی کے ساتھ یہاں تک نوبت پہنچ جاتی تھی کہ اس شرمگاہ میں نیزہ وغیرہ داخل کر دیتے تھے مگر یہ لوگ اسی استقلال کے ساتھ اسلام پر قائم رہتے تھے ۱۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہتر بنایا اور ہمیں مال دیے کہ ہم اس میں جو چاہیں کریں سو ہم تمام دنیا میں سب سے بہتر ہیں سب سے زیادہ ہیں باعتبار جمعیت کے اور سب سے بڑھے ہوئے ہیں ہتھیاروں میں جو شخص ہماری اس بات کا انکار کرے وہ ہماری اس بات سے بہتر کوئی بات بیان کرے یا ہمارے کاموں سے بڑھ کے کوئی کام دکھاوے تو رسول اللہؐ نے ثابت بن قیس بن شماس انصاری سے جو رسول اللہؐ کے خطیب تھے فرمایا کہ اٹھو اور اس کا جواب دو انہوں نے کہا کہ ہر طرح کی تعریف اللہ کے لئے ہے میں اس کی تعریف کرتا ہوں اور اس سے مدد مانگتا ہوں اور اس پر ایمان رکھتا ہوں اور اسی پر توکل کرتا ہوں اور میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے رسول ہیں انہوں نے اپنے چند اعزہ کو جو مہاجرین ہیں اپنے دین کی طرف بلایا ان کے چہرے سب سے اچھے اور ان کی عقلیں سب سے زیادہ انہوں نے نبی کی اطاعت کی اور اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں اپنے نبی کا انصار بنایا اور اپنے رسول کا وزیر کیا اور اپنے دین کے لئے باعث عزت بنایا پس ہم لوگوں سے لڑتے ہیں تاکہ وہ لا الہ الا اللہ کی شہادت دیں جو شخص یہ کہہ دے گا وہ ہم سے اپنی جان اور اپنا مال بچالے گا اور جو اس کے کہنے سے انکار کرے گا ہم اس سے لڑیں گے اور خدا کی راہ میں اس کا ذلیل کرنا ہم پر بہت آسان ہوگا یہ میں کہتا ہوں اور تمام مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کے لئے خدا سے استغفار کرتا ہوں زبرقان بن بدر نے ان میں سے ایک شخص سے کہا کہ اے فلاں اٹھ اور کچھ شعار پڑھ جن میں اپنی فضیلت اور اپنی تمام قوم کی فضیلت بیان کر اس نے یہ اشعار پڑھے۔

نحن الکرام فلاحی یعادلنا   نحن الروس وفینا یقسم الربع
ونطعم الناس عند المحل کلهم   من السدیف اذا لم یؤنس القزع
اذا اتینا فلایاتی لنا احد   انا کذلک عند الفخر نرتفع

ہم باعزت لوگ ہیں کوئی قبیلہ ہماری برابری نہیں کر سکتا۔ ہم لوگ سردار ہیں اور ہمیں میں سرائے کی تقسیم ہوتی ہے (مطلب یہ ہے کہ ہمارے یہاں سرائے ہیں جو مہمان نوازی پر دلالت کرتی ہیں) ہم لوگ قحط سالی کے وقت اونٹ کا کوہان کھلاتے ہیں جب کہ ابر بھی نہیں آتا (یعنی سخت خشک سالی ہوتی ہے) جب ہم نکلتے ہیں تو ہمارے سامنے کوئی نہیں آتا۔ فخر کے وقت ہم ایسے ہی بلند مرتبہ ہیں۔

تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ حسان بن ثابت کو میرے سامنے بلاؤ چنانچہ حسان حاضر ہوئے تو زبرقان نے کہا کہ اب یہ نوبت آ گئی کہ تم نے اس بوڑھے اونٹ کو بلایا پھر رسول اللہ نے حسان سے فرمایا کہ اٹھو اور اس کا جواب دو حسان نے زبرقان سے کہا کہ جو کچھ تم نے کہا ہے مجھے سناؤ اس نے سنایا تو حسان نے کہا۔

نصرنا رسول اللہ والدین عنوة   علی رغم عات من معد حاضر
بضرب کا یزاع المخاض مشاشه   وطعن کا فواه اللقاح الصوادر
وسل احدا یوم استقلت شعابه   بضرب لنا مثل اللیوث الخوادر
السنا نخوض الموت فی حومة الوغی   اذا طاب وردالموت بین العساکر
ونضرب هام الدارعین ونتنمی   الی حسب من جذم غسان قاهر
فاحیاؤنا من خیر من وطی الحصی   وامواتنا من خیر اهل المقابر

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فلولا حیاء اللہ قلنا تکرما علی الناس بالخیفین هل من منافر

ہم نے رسول اللہ کی اور دین کی زور کے ساتھ مدد کی عرب کے سرکش اور دلاور لوگوں کو زیر کر کے۔ان کو ایسی مار ماری جیسے حاملہ اونٹنی اپنی نرم ہڈی چباتی ہے اور ایسے (گہرے) زخم لگائے جیسے پیاسی اونٹنیوں کے منہ پھیلے ہوتے ہیں احد پہاڑ سے پوچھو جب کہ اس کے درے بھرے ہوئے تھے ہماری مار ایسی تھی جیسی جنگل کے شیروں کی کیا ہم معرکہ جنگ میں موت کے اندر نہیں گھس پڑتے۔جب کہ موت کا قاصد لشکر کے درمیان میں گشت لگاتا ہے ہم قبیلہ دارم کے لوگوں کا سر توڑ ڈالتے ہیں ہمارا نسب زبردست غسان سے جا کے ملتا ہے۔ہمارے زندہ لوگ تمام زندوں سے بہتر ہیں اور ہمارے مردے تمام اہل قبور سے افضل ہیں اگر خدا سے ہم کو حیا نہ ہوتی تو ہم بطور برائی کے کسی بلند مقام پر چڑھ کر کہتے کہ کیا کوئی ہمیں بھگا سکتا ہے۔

پھر اقرع بن حابس کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا کہ اے محمد خدا کی قسم میں جس کام کے لئے آیا ہوں اس کے لئے یہ لوگ نہیں آئے میں نے ایک شعر کہا ہے آپ اس کو سن لیجیے حضرت نے فرمایا سناؤ تو انہوں نے کہا۔

اتیناک کما یعرف الناس فضلنا اذا خالفونا عند ذکر المکارم

وانا رؤس الناس من کل معشر وان لیس فی ارض الحجاز کدارم

ہم آپ کے پاس اس واسطے آئے ہیں کہ سب لوگ ہماری بزرگی سے واقف ہو جائیں جب وہ فضائل کے ذکر کرنے میں ہماری مخالفت کرتے ہیں ہم تمام لوگوں کے سردار ہیں اور ملک حجاز میں قبیلہ دارم کے برابر کوئی نہیں۔

تو رسول اللہ نے فرمایا کہ اے حسان اس کا جواب دو حسان نے کہا

بنی دارم لا تفخروا ان فخرکم یعود وبالا عند ذکر المکارم

ھبلتم علینا تفخرون وانتم لنا خول من بین ظئر وخادم

اے قبیلہ دارم کے لوگوں فخر نہ کرو تمہارا فخر فضائل کے تذکرہ کے وقت تمہارے لئے وبال ہو جائے گا۔(خدا کرے) تم بے اولاد ہو جاؤ ہمارے سامنے فخر کرتے ہو حالانکہ تم ہمارے غلام ہو کوئی دودھ پلانے والا ہے اور کوئی خدمت گار ہے؟

پھر رسول اللہ نے فرمایا کہ اے قبیلہ بنی دارم کے بھائی تجھے اس کی ضرورت نہ تھی تیری طرف سے وہ باتیں بیان کی جائیں جن کی نسبت تو جانتا ہے کہ لوگ ان کو بھول گئے ہیں۔پس رسول اللہ کا یہ کہنا ان لوگوں پر حسان کے اشعار سے بھی زیادہ سخت گزرا بعد اس کے حسان نے یہ شعر کہے۔

وافضل ما نلتم من المجد والعلی ردافتنا من بعد ذکر المکارم

فان کنتم جئتم لحقن دمائکم واموالکم ان تقسموا فی المقاسم

فلا تجعلوا اللہ ندا واسلموا ولا تفخروا عند النبی بدارم

والا ورب البیت مالت اکفنا علی رؤسکم بالمرھفات الصوارم

سب سے زیادہ بزرگی جو تمہیں حاصل ہوگی وہ یہ ہے کہ ان فخریہ مضامین کے بعد اب تم ہمارے پیرو ہو جاؤ اگر تم لوگ اس واسطے آئے ہو کہ اپنی جانوں کو بچا لو اور اپنے مالوں کو تقسیم سے محفوظ رکھو تو خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور اسلام لے آؤ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور نبی کے سامنے قبیلہ دارم پر فخر نہ کرو۔ ورنہ قسم رب کعبہ کی کہ ہمارے ہاتھ تیز تلواریں لے کر تمہارے سروں پر جھک پڑیں گے۔

پس اقرع بن حابس کھڑے ہو گئے اور انہوں نے (اپنے لوگوں سے) کہا کہ اے لوگوں یہ کیا بات ہے ہمارے خطیب نے گفتگو کی تو انہیں کا خطیب آواز میں بلند نکلا اور ہمارے شاعر نے کہا تو انہیں کا شاعر آواز میں بلند اور شعر میں اچھا رہا پھر وہ نبیؐ کے قریب آئے اور انہوں نے کہا کہ اشھد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ پس رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اس سے پیشتر جس قدر گناہ تم سے ہو چکے ہیں اب وہ تمہیں ضرر نہ کریں گے۔ بنی تمیم ہی کے وفد کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی ان الذین ینادونک من وراء الحجرات اکثر ھم لا یعقلون (ترجمہ (اے نبی) جو لوگ تمہیں حجروں کے پیچھے پکارتے ہیں ان میں کے اکثر لوگ یقیناً بے عقل ہیں۔) اس طویل حدیث کی روایت میں مع ان اشعار کے معلیٰ بن عبدالرحمٰن بن حکم واسطی متفرد ہیں۔ ہمیں اسمٰعیل بن عبیداللہ بن علی اور ابراہیم بن محمد بن مہران نے اور ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن عیسی بن سورۃ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی عمر اور سعید بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے زہری سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ سے نقل کر کے بیان کیا کہ انہوں نے کہا اقرع بن حابس نے رسول اللہ کو دیکھا کہ حضرت حسن کو (اور ابن ابی عمر کہتے تھے) یا حضرت حسین کو پیار کرتے دیکھا تو کہا کہ میرے دس لڑکے ہیں مگر میں کسی کو پیار نہیں کرتا رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جو شخص رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جائے گا اور ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد اصفہانی نے اجازۃً اپنی سند سے ابوبکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عفان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں وہب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں موسی بن عقبہ نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن اقرع بن حابس سے نقل کر کے خبر دی کہ اقرع بن حابس نے رسول اللہ کو حجروں کے پیچھے سے آواز دی کہ اے محمد میری تعریف باعث زینت ہے اور میری مذمت باعث نقص ہے پھر انہوں نے کہا کہ اسی پر اللہ عزوجل نے وہ آیت نازل فرمائی جیسا کہ ابوسلمہ نے نبیؐ سے روایت کیا ہے۔

اقرع بن حابس خالد بن ولید کے ساتھ اہل عراق کی لڑائی میں شریک تھے اور فتح انبار میں بھی ان کے ہمراہ شریک تھے اور وہ خالد بن ولید کے آگے رہتے تھے۔ ابن درید نے کہا ہے کہ اقرع کا نام فراس تھا اور اقرع لقب تھا بوجہ اس کے کہ ان کے سر میں کچھ گنجا پن تھا۔ جاہلیت میں بھی عزت تھی اور اسلام میں بھی باعزت رہے اور عبداللہ بن عامر نے ان کو اس لشکر کا سردار بنایا تھا جس کو انہوں نے خراسان کی طرف بھیجا تھا جوزجان میں یہ اور تمام لشکر شہید ہو گیا۔

۲۰۹۔ حضرت اقرعؓ بن شفی

حضرت اقرعؓ بن شفی عکی۔ مقام رملہ میں آ کر رہے تھے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت میں وفات پائی یہ ضمرہ بن ربیعہ کا قول ہے۔ ان کی حدیث مفضل بن ابی کریم بن لفاف نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا لفاف سے انہوں نے اقرع بن شفی عکی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ میری بیماری کی حالت میں میرے پاس تشریف لائے تو میں نے عرض کیا کہ میں سمجھتا ہوں کہ میں مر جاؤں گا نبیؐ نے فرمایا کہ ہرگز نہیں تم ابھی زندہ رہو گے اور ملک شام کی طرف ہجرت کرو گے اور وہیں مرو گے اور فلسطین میں ایک مقام ربوہ ہے وہاں مدفون ہو گے۔ اس حدیث کو ضمرہ بن ربیعہ نے قادم بن میسور قرشی سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے قبیلہ عک کے کچھ لوگوں سے انہوں نے اقرع سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۰۔ حضرت اقرعؓ بن عبداللہ

حضرت اقرعؓ بن عبداللہ حمیری۔ انہیں رسول اللہؐ نے ذی مران کی طرف اور یمن کے ایک گروہ کے پاس بھیجا تھا۔ابو عمر نے ان کا تذکرہ اسی طرح اختصار کے ساتھ لکھا ہے۔

۲۱۱۔ حضرت اقرعؓ غفاری

حضرت اقرعؓ غفاری۔ان کے صحابی ہونے میں کلام ہے۔ان کی حدیث عاصم احول نے ابو حاجب سے انہوں نے اقرع غفاری سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے مرد وضو کرے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۲۱۲۔ حضرت اقرمؓ بن زید

حضرت اقرمؓ بن زید۔ آخر میں میم ہے۔ یہ اقرم زید کے بیٹے ہیں۔کنیت ان کی ابو عبداللہ قبیلہ خزاعہ کے ہیں۔ان کی حدیث داؤد بن قیس نے عبیداللہ بن عبداللہ بن اقرم خزاعی سے انہوں نے اپنے والد عبیداللہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں اپنے والد کے ہمراہ نمرہ کے جنگل میں تھا کچھ سوار ہماری طرف سے گزرے اور انہوں نے اپنے اونٹوں کو راستہ کے کنارے پر بٹھلایا میرے والد نے مجھ سے کہا کہ تم اپنے اسباب کے پاس بیٹھو تا کہ میں ان لوگوں کے پاس جاؤں اور ان سے کچھ پوچھوں وہ کہتے ہیں کہ پھر وہ گئے اور میں بھی ان کے پیچھے پیچھے چلا گیا تو وہاں رسول اللہ کو دیکھا۔ہمیں ابو القاسم یعنی یعیش بن صدقہ بن علی اپنی اسناد کے ساتھ عبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن حجر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسماعیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں داؤد نے قیس سے انہوں نے عبیداللہ بن اقرم سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ کے ہمراہ نماز پڑھی تو میں نے دیکھا کہ جب آپ سجدہ کرتے تو (ہاتھوں کو بغل سے اس قدر علیحدہ رکھتے تھے کہ) بغل کی سپیدی دکھائی دیتی تھی۔اس حدیث کو ولید بن مسلم نے اور ابن مہدی نے اور فضل بن دکین نے اور طیالسی نے اور قعنبی نے بھی روایت کیا ہے ان لوگوں نے بھی عبیداللہ سے روایت کی ہے اور وکیع نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے اور انہوں نے (بجائے عبیداللہ کے) عبداللہ بن عبداللہ کہا ہے ابو عمر نے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے ان کا نام ارقم بیان کیا ہے اور یہ صحیح نہیں صحیح اقرم ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۳۔ حضرت اقعسؓ بن سلمہ

حضرت اقعسؓ بن سلمہ۔اور بعض لوگ کہتے ہیں مسلمہ کے بیٹے ہیں۔حنفی یحیمی ہیں۔ان کا شمار اہل یمامہ میں ہے نبیؐ کے حضور میں یہ اور طلق بن علی اور سلم بن حنظل اور علی بن شیبان وفد بن کے آئے تھے یہ سب لوگ قبیلہ بنی سحیم بن مرہ بن دول بن حنیفہ بن لجیم بن صعب بن علی بن بکر بن وائل کے ہیں جو بنی حنیفہ کی ایک شاخ ہے ان کی حدیث منہال بن عبداللہ بن سبرہ بن ہوذہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اقعس بن سلمہ ہی اس پیالہ کو لائے تھے جسے نبیؐ نے مسجد قران میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھڑکنے کے لئے بھیجا تھا اس حدیث کو اور لوگوں نے بھی لکھا ہے اور انہوں نے (بجائے اقعس کے) اقیصر بن سلمہ لکھا ہے مگر یہ صحیح نہیں۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۱۴۔حضرت اقمرؓ ابو علی

حضرت اقمرؓ ابو علی۔کنیت ان کی ابو علی اور ابو کلثوم۔وادعی کوفی۔ابن شاہین نے کہا ہے کہ ان کا نام عمرو بن حارث بن معاویہ بن عمرو بن ربیعہ بن عبداللہ بن وادعہ۔وداعہ ایک شاخ قبیلہ ہمدان کی ہے۔ابن شاہین نے کہا ہے کہ اگر یہ سلسلہ صحیح ہے تو فبہا ورنہ ان کی حدیث مرسل ہوگی ہمیں ابو موسیٰ محمد بن ابی بکر بن ابی عیسیٰ اصفہانی حافظ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی نے ابو احمد عبدالملک بن حسین کی کتاب سے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو حفص عمر بن احمد بن عثمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہشام بن احمد بن ہشام قاری نے دمشق میں خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو مسلمہ یعنی عبدالرحمٰن بن محمد الہانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالعظیم بن حبیب بن زغبان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو حنیفہ نے علی بن اقمر سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا ہے جو شخص طاعون سے مرے وہ شہید ہے اور جو عورت نفاس میں مرے وہ شہید ہے اور جو شخص بحالت سفر مرے وہ شہید ہے اور جو شخص لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ کی شہادت دیتا ہوا مرے وہ بھی شہید ہے۔ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

باب الہمزۃ مع الکاف

۲۱۵۔حضرت اکبرؓ حارثی

حضرت اکبرؓ حارثی۔ان کا نام اکبر تھا مگر رسول اللہؐ نے ان کا نام بشیر رکھا یہ ابن ماکولا کا قول ہے۔

۲۱۶۔حضرت اکتلؓ بن شماخ

حضرت اکتلؓ بن شماخ بن یزید بن شداد بن صخر بن مالک بن لوی بن ثعلب بن سعد بن کنانہ بن حارث بن عوف بن وائل بن قیس بن عوف بن عبد مناۃ بن طابخہ عکلی۔ہشام کلبی نے ان کا نسب نامہ اسی طرح بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب جب اکتل کو دیکھتے تو فرماتے تھے کہ جو شخص صبیح فصیح کو دیکھنا چاہے تو اکتل کو دیکھے ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ اکتل جنگ جسر میں شریک تھے اور یہ مختار ثقفی کے والد ابو عبید کے ہمراہ قس میں تھے۔فرخان شاہ کو انہوں نے قید کیا اور اس کی گردن ماری۔جنگ قادسیہ میں بھی شریک ہوئے جنگ قادسیہ میں انہوں نے بڑے بڑے کارنمایاں کئے۔ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۲۱۷۔حضرت اکثمؓ بن جون

حضرت اکثمؓ بن جون۔اور بعض لوگ ان کو ابن ابی الجون کہتے ہیں نام ان کا عبدالعزی بن منقذ بن ربیعہ بن اصرم بن ضبیس بن حرام بن حبشیہ بن کعب بن عمرو بن ربیعہ۔ربیعہ کا نام لحی بن حارثہ بن عمرو مزیقیا اور عمرو بن ابی ربیعہ جو خزاعہ کے والد ہیں انہیں کی طرف سب لوگ منسوب ہیں۔ہشام نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ ابو معبد خزاعی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں ام معبد کے شوہر اور یہی ہیں جن کی نسبت رسول اللہؐ نے فرمایا تھا کہ میں نے دجال کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ سب سے زیادہ اس کے مشابہ اکثم بن عبدالعزی ہیں تو اکثم کھڑے ہو گئے اور انہوں نے عرض کیا کہ اس کی مشابہت مجھے کچھ مضر ہے؟ حضرت نے فرمایا نہیں تم مومن ہو وہ کافر ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے ان سے فرمایا تھا کہ اے اکثم بن جون میں نے عمرو بن لحی کو دیکھا کہ وہ اپنی انتڑیاں آگ میں گھسیٹ رہا تھا میں نے تم سے زیادہ اس سے مشابہ کسی کو نہیں دیکھا اکثم نے عرض کیا کہ یارسول اللہ اس کی مشابہت میرے لئے کچھ مضر ہے حضرت نے فرمایا نہیں تم مومن ہو اور وہ کافر ہے وہ پہلا شخص ہے جس نے دین اسمٰعیل کو بدلا اور بت قائم کئے اور سائبہ ۱ اور بحیرا اور وصیہ اور حامی بنائے۔

ابوعمر نے کہا ہے کہ وہ حدیث جس میں دجال کا ذکر ہے صحیح نہیں ہے صحیح وہی ہے جو عمرو بن لحی کے بارے میں منقول ہے۔ یہ اکثم سلیمان بن صرد رئیس التوابین کے چچا ہیں وہ سلیمان جو حضرت حسین بن علی کا انتقام لینے کے لئے نکلے تھے اور چشمہ وردہ کے پاس شہید ہو گئے تھے عنقریب ان کا ذکر آئے گا۔ اکثم کی ایک حدیث وہ ہے جو ضمرہ بن ربیعہ نے عبداللہ بن شوذب سے انہوں نے ابونہیک سے انہوں نے شبل بن خلید مزنی سے انہوں نے اکثم بن الجون سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ فلاں شخص لڑائی میں بہت جری ہے حضرت نے فرمایا وہ دوزخی ہے اکثم کہتے ہیں کہ ہم لوگوں نے عرض کیا کہ وہ شخص باوجود کثرت عبادت واجتہاد وخوش خلقی کے دوزخی ہے تو ہم لوگوں کا کیا ٹھکانا ہے حضرت نے فرمایا کہ وہ منافق ہے اس سبب سے دوزخی ہے اکثم کہتے ہیں کہ ہم لوگ لڑائی میں اس کو دیکھتے رہے جو سوار یا پیادہ کافروں کا اس کی طرف سے گزرتا تھا وہ اس کو قتل کر ڈالتا تھا یہاں تک کہ جب وہ زخمی ہوا تو ہم لوگ رسول اللہؐ کے حضور میں گئے اور ہم نے کہا کہ یارسول اللہ وہ شخص تو شہید ہو گیا حضرت نے فرمایا کہ وہ دوزخی ہے پھر جب زخم کی تکلیف اسے زیادہ ہوئی تو اس نے اپنی تلوار لے کر اپنے سینہ پر رکھ لی اور اس پر جھک پڑا یہاں تک کہ وہ تلوار اس کی پشت کی طرف سے نکل گئی تو میں نبی کی خدمت میں گیا اور میں نے عرض کیا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ خدا کے رسول ہیں حضرت نے فرمایا کہ کوئی شخص جنتیوں کے کام کرتا ہے حالانکہ وہ دوزخی ہوتا ہے اور کوئی شخص دوزخیوں کے کام کرتا ہے حالانکہ وہ جنتی ہوتا ہے جان نکلتے وقت شقاوت یا سعادت ظاہر ہو جاتی ہے اور اسی پر اس کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

۱ زمانہ جاہلیت میں مویشی بتوں کے نام پر آزاد کرتے تھے اسی کو سائبہ کہتے ہیں بحیرا مویشی کے اس بچہ کو کہتے ہیں جس کو بتوں کے نام پر نذر کر کے کان پھاڑ دیتے ہیں وصیلہ اس بچے کو کہتے ہیں جب وہ شکم میں ہو اس وقت اس کا مالک یہ نذر کرے کہ اگر نر پیدا ہو تو بت کے نام پر ذبح کر دوں گا اور مادہ ہو تو چھوڑ دوں گا اور اگر دونوں ہوئے تو میں دونوں کو خود رکھوں گا۔

بخاری میں حضرت سعید بن مسیب سے بحیرا، سائبہ، وصیلہ اور حامی کی وضاحت اس طرح آئی ہے کہ

بحیر: وہ جانور جس کا دودھ بتوں کے نام کر دیا جائے۔

سائبہ: وہ جانور جو بتوں کے نام پر چھوڑ دیا جائے۔

وصیلہ: وہ جانور جو مسلسل دو بار مادہ ہی جنے اس کو بتوں کے نام کر جاتا ہے۔

حامی: جو خاص شمار سے جفتی کر چکا ہو اس کو بھی بتوں کے نام کر دیا جاتا ہے۔ (بحوالہ بیان القرآن۔ المائدہ: ۱۰۳۔ محمد احمد)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۱۸۔ حضرت اکثم رضی اللہ عنہ بن صیفی عبد العزی

حضرت اکثم رضی اللہ عنہ بن صیفی بن عبد العزی بن سعد بن ربیعہ بن اصرم بن کعب بن عمر کی اولاد میں ہیں۔ ان کا شمار اہل حجاز میں ہے یہ نسب ابن مندہ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے۔ جب اکثم کو رسول اللہ کی نبوت کی خبر ملی تو انہوں نے دو آدمی رسول اللہ کی خدمت میں بھیجے تاکہ وہ آپ کا نسب اور آپ کے احکام دریافت کریں حضرت نے ان دونوں کو اپنا نسب بتا دیا اور یہ آیت ان کے سامنے پڑھ دی ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربیٰ وینھی عن الفحشاء والمنکر والبغی یعظکم لعلکم تذکرون۔ (بے شک اللہ حکم دیتا ہے انصاف کرنے اور نیکی کرنے کا اور عزیزوں کو دینے کا اور منع کرتا ہے بے حیائی سے اور بری باتوں سے اور سرکشی سے وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو) پس وہ دونوں اکثم کے پاس لوٹ کے آئے اور اکثم سے بیان کیا یہ آیت بھی اکثم کو سنا دی جب اکثم نے اس آیت کو سنا تو کہا کہ اے میری قوم کے لوگوں میں اس شخص کو دیکھتا ہوں کہ یہ عمدہ باتوں کا حکم کرتا ہے اور بری باتوں سے روکتا ہے لہٰذا تم لوگ اس کام میں سب سے پیش قدمی کرو پیچھے نہ رہو۔ پھر تھوڑے ہی دن کے بعد ان کی وفات ہو گئی تو انہوں نے اپنے گھر کے لوگوں کو وصیت کی کہ میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی اور صلہ رحم کی وصیت کرتا ہوں۔

۲۱۹۔ حضرت اکثم رضی اللہ عنہ بن صیفی

حضرت اکثم رضی اللہ عنہ بن صیفی۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے اور ان کا ذکر ہو چکا۔ عبد الملک بن عمیر نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا اکثم بن ابی الجون کو رسول اللہ کے نبوت کی خبر پہنچی تو انہوں نے ارادہ کیا کہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوں مگر ان کی قوم نے انہیں نہ آنے دیا تب انہوں نے کہا کہ کوئی شخص ان کے پاس جائے جو ان کی خبر مجھے پہنچائے اور میری خبر ان کو پہنچائے لہٰذا دو آدمیوں کو انہوں نے بھیجا وہ دونوں نبی کے حضور میں گئے اور دونوں نے کہا کہ ہم اکثم کے قاصد ہیں یہ بہت طویل حدیث ہے۔ ان کا تذکرہ صرف ابن مندہ نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ اکثم کے تین تذکرے ابن مندہ نے لکھے ہیں اور ابو نعیم نے صرف پہلے دو تذکرے لکھے ہیں تیسرا تذکرہ نہیں لکھا اور ان دونوں تذکروں میں نسب ویسا ہی لکھا ہے جیسا ہم نے بیان کیا یہ ایک عجیب بات ہے اس لئے کہ ابن مندہ اور ابو نعیم دونوں نے پہلے اور دوسرے تذکرہ میں نسب ایک ہی بیان کیا ہے اور اس میں شک نہیں کہ انہوں نے چونکہ پہلے تذکرے میں نسب کو حارثہ بن عمرو مزیقیا تک متصل دیکھا اور دوسرے تذکرے میں متصل نہیں پایا لہٰذا انہوں نے اس تذکرہ کو پہلے تذکرہ سے مغائر سمجھ لیا حالانکہ یہ وہی ہے ابن مندہ اور ابو نعیم نے اتنی بات اور بڑھا دی ہے کہ پہلے تذکرے میں اکثم سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے ان سے فرمایا کہ اے اکثم تم اپنے اغیار کے ساتھ معاشرت رکھو تاکہ تمہارے اخلاق اچھے ہو جائیں پھر ابن مندہ اور ابو نعیم نے اکثم کو حنظلہ بن ربیع کاتب اسیدی کے نام میں بھی ذکر کیا ہے اور ان کو قبیلہ اسید بن عمرو بن تمیم سے قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ یہ اکثم بن صیفی کے بھتیجے ہیں پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اکثم بن صیفی اس تذکرہ میں تو خزاعی ہوں اور حنظلہ کے ترجمہ میں تمیمی ہو جائیں اور صحیح یہ ہے کہ یہ اکثم بیٹے ہیں صیفی بن ریاح بن حارث بن مخاشن بن معاویہ بن شریف بن جروہ بن اسید بن عمرو بن تمیم کے ان کا نسب نامہ بہت سے علماء نے اسی طرح لکھا ہے منجملہ اس کے ابن حبیب اور ابن کلبی اور ابو نصر بن ماکولا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وغیرہ ہیں ان میں باہم اس بات میں اختلاف نہیں کہ یہ اکثم قبیلہ تمیم سے پھر بنی اسید سے ہیں اور اگر ابن مندہ اور ابو نعیم ان اکثم تمیمی کا نسب اکثم بن ابی الجون کی طرح نہ بیان کرتے تو بہتر ہوتا۔ پھر ابن مندہ اور ابو نعیم دونوں نے اکثم بن صیفی کے نسب میں بیان کیا ہے کہ یہ کعب بن عمرو یعنی خزاعہ کی اولاد میں ہیں پھر انہوں نے ان کو اہل حجاز میں قرار دیا کیونکہ انہوں نے ان کو خزاعی سمجھا ہے ورنہ اگر وہ ان کو تمیمی سمجھتے تو ان کو اہل حجاز میں نہ قرار دیتے اور ایسی بات اس شخص پر پوشیدہ نہیں رہ سکتی جو ابن مندہ اور ابو نعیم سے کم درجہ کا ہو چہ جائیکہ یہ دونوں مگر سوار ہی گرتا اور تلوار ہی پھسلتی ہے۔

۲۲۰۔ اکیدر بن عبدالملک

اکیدر بن عبدالملک صاحب دومۃ الجندل۔ انہیں نبیؐ نے خط لکھا تھا آپ نے اکیدر کی طرف ایک لشکر بھی بہمراہی خالد بن ولید بھیجا تھا اور ان سے فرمایا تھا اکیدر کو قلعہ سے باہر پاؤ گے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے کہ یہ اکیدر مسلمان ہو گئے تھے اور انہوں نے نبی کو ایک ریشمی حلہ بھیجا تھا حضرت نے وہ حلہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دے دیا تھا اور ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ خالد بن ولید کے ساتھ لشکر بھیجنا تو صحیح ہے مگر انہوں نے رسول اللہ کو ہدیہ بغرض صلح کرنے کے بھیجا تھا مسلمان نہیں ہوئے تھے علمائے سیر کا اس میں اختلاف نہیں ہے اور جس نے لکھا ہے کہ یہ مسلمان ہو گئے تھے اس نے خطا کی ہے۔ اکیدر نصرانی تھے جب ان سے نبیؐ نے صلح کر لی تو یہ پھر اپنے قلعہ لوٹ گئے تھے اور وہیں رہے پھر حضرت خالد نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جب دومۃ الجندل کا محاصرہ کیا ہے تو ان کو گرفتار کر لیا اور انہیں بحالت شرک و نصرانیت قتل کر دیا۔ بلاذری نے لکھا ہے کہ اکیدر جب حضرت خالد کے ہمراہ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تو مسلمان ہو گئے پھر جب نبی کی وفات ہوئی تو یہ مرتد ہو گئے اور اپنے پہلے طریقہ سے پھر گئے پھر حضرت خالد عراق سے شام گئے تو انہوں نے ان کو قتل کر دیا۔ اس قول کی بنا پر بھی ان کا تذکرہ صحابہ میں زیبا نہیں ورنہ چاہیے کہ رسول اللہؐ کی حیات میں جس قدر لوگ مسلمان تھے پھر مرتد ہو گئے سب کا ذکر کیا جائے۔

۲۲۱۔ حضرت اکیمہؓ لیثی

حضرت اکیمہؓ لیثی۔ بعض لوگ ان کو زہری بھی لکھتے ہیں ان کا تذکرہ حافظ ابو موسیٰ نے لکھا ہے ہمیں ابو موسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو طاہر محمد بن ابی نصر تاجر نے خبر دی میں نے ان کے سامنے عبدالرحمٰن بن محمد حافظ کی کتاب سے دیکھ کر یہ روایت پڑھی تھی اس میں لکھا تھا کہ ہمیں ابوبکر احمد بن موسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن احمد بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن علی بن زید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدان مروزی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن مصعب مروزی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عمر بن ابراہیم ہاشمی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے محمد بن اسحاق بن سلیمان بن اکیمہ نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ایک مرتبہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم آپ سے حدیث سنتے ہیں مگر اس کو بالفاظہ ادا کرنے پر ہمیں قدرت نہیں ہوتی حضرت نے فرمایا کچھ حرج نہیں اگر الفاظ کی کمی بیشی ہو جائے بشرطیکہ کسی حرام چیز کی حلت اور کسی حلال چیز کی حرمت نہ ہونے پائے اور معنی ادا ہو جائیں۔ ابو نعیم کی کتاب میں ان کا ذکر سلیمان بن اکیمہ کے بیان میں ہے اور عامر بن اکیمہ کا ذکر بھی ایک حدیث میں کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب الہمزہ والمیم

۲۲۲۔ حضرت امانامہؓ بن قیس

حضرت اماناہؓ بن قیس بن حارث بن شیبان بن فاتک کندی قبیلہ بنی معاویہ اکرمین سے ہیں جو کندہ کی ایک شاخ ہے نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے، بہت بڑی عمر پائی تھی انہیں کی نسبت عوضہ شاعر کہتا ہے:

الا لیتنی عمرت یا ام خالد — کعمر اماناہ بن قیس بن شیبان

لقد عاش حتی قیل لیس بمیت — وافنی فناما من کھول وشیبان

اے ام خالد کاش میں ایسی عمر پاتا! جیسی اماناہ بن قیس بن شیبان پائی وہ اتنے دنوں رہے کہ لوگ کہتے تھے اب کبھی نہ مرے گا اس کے سامنے بہت سے ادھیڑ اور بوڑھے مر گئے۔

ان کے ہمراہ ان کا بیٹا یزید بھی آیا تھا اور اسلام لایا تھا پھر مرتد ہو گیا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں نجیر والے دن قتل کیا گیا۔

۲۲۳۔ حضرت امدؓ بن ابد

حضرت امدؓ بن ابد حضرمی۔ ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوسعید احمد بن نصر بن احمد بن عثمان واعظ نے لفظاً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالعلاء محمد بن عبدالجبار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن علی بن یحییٰ بن جعفر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن احمد بن ایوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں علی بن عبدالعزیز نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعبید قاسم بن سلام نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعبیدہ معمر بن مثنی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے بھائی یزید بن مثنی نے سلمہ بن سعید سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم حضرت معاویہ کے پاس تھے تو انہوں نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ اس وقت میرے پاس کوئی ایسا شخص ہوتا جو زمانہ گذشتہ کے حالات ہم سے بیان کرتا تاکہ دیکھیں کہ وہ زمانہ ہمارے زمانے سے مشابہ ہے یا نہیں ان سے بیان کیا گیا ہے کہ حضرموت میں ایک شخص ہے جس کی عمر تین سو ۳۰۰ سال کی ہے حضرت معاویہ نے اس کو بلوا بھیجا جب وہ آیا تو حضرت معاویہ نے اس سے پوچھا کہ تیرا کیا نام ہے اس نے کہا کہا امد بن ابد حضرت معاویہ نے پوچھا کہ تمہاری عمر کس قدر ہے؟

اس نے کہا ۳۰۰ تین سو برس حضرت معاویہ نے کہا تم جھوٹ بولتے ہو پھر حضرت معاویہ اپنے ہم نشینوں کی طرف متوجہ ہوئے اور تھوڑی دیر ان سے باتیں کیں بعد اس کے پھر اس شخص کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ اے شیخ ہم سے کوئی حدیث بیان کر واس نے کہا کہ آپ جھوٹے کی حدیث سن کر کیا کریں گے حضرت معاویہ نے کہا خدا کی قسم میں نے تمہاری تکذیب نہیں کی نہ میں تمہارا جھوٹا ہونا جانتا ہوں بلکہ میں نے تمہاری عقل کا امتحان لینا چاہا تھا تو میں تمہیں عاقل سمجھتا ہوں لہٰذا اب ہم سے زمانہ گذشتہ کے حالات بیان کرو کہ آیا وہ زمانہ ایسا ہی تھا جیسا اب ہے اس شخص نے کہا ہاں وہ زمانہ ایسا قریب معلوم ہوتا ہے کہ گویا ایک رات گذری حضرت معاویہ نے کہا اچھا کوئی عجیب بات تم نے دیکھی ہو وہ بیان کرو اس نے کہا میں نے دیکھا کہ ایک بڑھیا ملک شام سے مکہ آتی تھی نہ اسے کھانا ساتھ رکھنے کی ضرورت ہوتی تھی نہ پانی پھل کھاتی تھی اور چشموں کا پانی پیتی تھی اور اب یہ حالت ہے جو تم دیکھ رہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو کہ لوگ ناشتہ لے کر آتے جاتے ہیں حضرت معاویہ نے پوچھا کہ اس کا کیا سبب ہے اس نے کہا کہ اللہ کی دولت پہلے بہت تھی پھر حضرت معاویہ نے اس سے عبدالمطلب اور امیہ بن عبد شمس کی حالت پوچھی بعد اس کے اس سے کہا کہ کیا تم نے محمد کو دیکھا ہے اس نے پوچھا کہ کون محمد حضرت معاویہ نے کہا کہ رسول اللہ تو اس شخص نے کہا کہ سبحان اللہ تم نے ان کی وہ صفت کیوں نہ بیان کی جس کے ساتھ اللہ سبحانہ نے انہیں شرف بخشا ہے تم نے رسول اللہ کیوں نہ کہا ہاں میں نے انہیں دیکھا ہے حضرت معاویہ نے کہا اچھا کچھ آپ کی صفت مجھ سے بیان کرو اس شخص نے کہا میں نے انہیں دیکھا ہے میرے ماں باپ ان پر فدا ہو جائیں میں نے ان کا مثل نہ ان سے پہلے کوئی دیکھا نہ ان کے بعد اور پھر انہوں نے حدیث ذکر کی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۲۴۔ حضرت امرؤالقیسؓ بن اصبغ

حضرت امرؤالقیسؓ بن اصبغ کلبی۔ عبداللہ بن کنانہ بن بکر بن عوف بن عذرہ بن زید لات بن رفیدہ بن ثور بن کلب بن وبرہ کی اولاد میں سے ہیں انہیں رسول اللہؐ نے قبیلہ کلب پر عامل بنا کے بھیجا تھا جبکہ آپ نے اپنے عمال قبیلہ قضاعہ پر بھیجے تھے بعض لوگ ان میں سے مرتد ہو گئے تھے مگر امرؤالقیس اپنے دین پر قائم رہے۔ یہ امرؤالقیس میرے خیال میں ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف کے ماموں ہیں واللہ اعلم کیونکہ ابوسلمہ کی ماں تماضر بنت اصبغ بن ثعلبہ بن ضمام کلبی ہیں اصبغ اپنی قوم کے سربرآوردہ اور ان کے سردار تھے یہ کلام ابوعمر کا ہے ان کا تذکرہ صرف انہیں نے لکھا ہے۔

۲۲۵۔ حضرت امرؤالقیسؓ بن عابس

حضرت امرؤالقیسؓ بن عابس بن منذر بن امرؤالقیس بن سمط بن عمرو بن معاویہ بن حارث اکبر بن معاویہ بن ثور بن مرتع بن معاویہ بن حارث بن کندہ۔ قبیلہ کندہ کے ہیں نبیؐ کے پاس وفد بن کے آئے تھے اسلام لائے اور اسلام پر ثابت قدم رہے جو لوگ قبیلہ کندہ کے مرتد ہو گئے تھے ان میں یہ نہ تھے۔ یہ شاعر تھے کوفہ میں آ کے رہے تھے۔ یہی تھے جنہوں نے حضرمی سے رسول اللہؐ کے سامنے مخاصمت کی تھی اور رسول اللہؐ نے حضرمی سے فرمایا تھا کہ تم ثبوت پیش کر دو ورنہ امرؤالقیس سے قسم لے کر فیصلہ کر دیا جائے گا حضرمی نے کہا کہ یارسول اللہ اگر وہ قسم کھا لے گا تو میری زمین لے جائے گا۔ پس رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جو شخص جھوٹی قسم کھا کر کسی کا مال مار لے تو وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ اسے غضبناک ہو گا امرؤالقیس نے کہا کہ یارسول اللہ جو شخص اپنا حق چھوڑ دے اور وہ یہ جانتا ہو کہ یہ میرا حق ہے تو اس کا کیا ثواب ہے آپ نے فرمایا کہ جنت۔ امرؤالقیس نے کہا تو یارسول اللہ میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنی زمین اس کے لئے چھوڑ دی جس شخص نے ان سے مخاصمت کی تھی اس کا نام ربیعہ بن عیدان ہے عنقریب ان کا ذکر انشاء اللہ رے کے بیان میں ہو گا۔

عیدان: عین مہملہ کے فتحہ اور یاء جس کے نیچے دو نقطے ہیں کے سکون کے ساتھ اور اس کے آخر نون ہے۔ یہ عبدالغنی کا قول ہے اور بعض نے عبدان عین کے کسرہ اور باء موحدۃ کے ساتھ بھی کہا ہے۔ امرؤالقیس کے اشعار میں سے چند شعر

قف بالدیار وقوف حابس	وتان انک غیر آیس
لعبت بهن العاصفات	الرائحات من الروامس
ما ذا علیک من الوقوف	بهالک الطللین دارس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یــا رب بــاکیة عــلــی ومنشدلی فی المجالس
اوقــائــل یــا فــارســا مــا ذا رزئــت مــن الــفــوارس
لا تــعــجبــوا ان تــســمــعــوا هــلک امــروالقیــس بن عــابــس

دنیا میں اس طرح رہو جیسے کوئی قیدی رہتا ہے اور روؤ تم نا امید نہیں ہو۔ دنیا کے شہروں کو تیز ہواؤں نے اور برباد کرنے والی ہواؤں نے پراگندہ کردیا۔ کیوں نہیں ٹھہرتے اس اجڑے ہوئے ویرانہ میں۔ میری بہت سی رونے والیاں ہیں جو مجلسوں میں میرا بیان کریں گی۔ یا یہ کہیں گی کہ اے شہسوار! تجھے اور شہسواروں سے کیا مصیبت پہنچی۔ کچھ تعجب نہ کرو اگر سنو کہ امرؤالقیسبن عابس مرگیا۔

ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۲۶۔ حضرت امرؤالقیسؓ بن فاخر

حضرت امرؤالقیسؓ بن فاخر بن طماح بن شرحبیل خولانی۔ فتح مصر میں شریک تھے ان کا ذکر ابوسعید بن یونس نے لکھا ہے ان کی کوئی روایت نہیں معلوم انہوں نے ان کا صحابی ہونا بھی بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہے۔

۲۲۷۔ حضرت امیہؓ بن اشکر

حضرت امیہؓ بن اشکر جندعی۔ انہوں نے بہت بڑھاپے کی عمر میں اسلام کا زمانہ پایا یہ علی بن مسہر نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ لوگوں نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے یہ امیہ بیٹے ہیں حرثان بن اشکر بن عبداللہ یعنی سربال الموت بن زہرہ بن زبینہ بن جندع بن لیث بن بکر بن عبدمناۃ بن کنانہ بن خزیمہ کے۔ کنانی ہیں لیثی ہیں جندعی ہیں۔ شاعر تھے ان کے دو بیٹے تھے کلاب اور ابی یہ دونوں ہجرت کر آئے تھے ان کے فراق میں امیہ نے چند اشعار کہے تھے جس میں کا ایک شعر یہ ہے۔

اذا بــکــت الــحــمــامــة بطن وج عــلــی بیضــا تهــا ادعــوا کــلابــا

جب کبوتری مقام وج میں اپنے انڈوں (کے تلف ہوجانے) پر روتی ہے تو میں کلاب کو یاد کرتا ہوں۔

لہٰذا حضرت عمر بن خطاب نے ان دونوں کو واپس کردیا تھا اور انہیں قسم دلادی تھی کہ جب تک امیہ مرنہ جائیں اس وقت تک ان کو نہ چھوڑیں۔ ابوعمر نے لکھا ہے کہ ان کا قصہ مشہور ہے۔ اس واقعہ کو زہری اور ہشام بن عروہ نے عروہ سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۲۸۔ حضرت امیہؓ بن ثعلبہ

حضرت امیہؓ بن ثعلبہ۔ ان کی دو حدیثیں ابن المفرج کے مسند میں قاسم بن اصبغ کی روایت سے مذکور ہیں ان کا ذکر اشیری نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۲۹۔ حضرت امیہ بن خالدؓ

حضرت امیہ بن خالد بن عبداللہ بن اسید اموی۔ ان کے صحابی ہونے میں کلام ہے ان کا شمار تابعین میں ہے ابن ابی شیبہ نے اور قواریری نے اور ابن منیع نے ان کا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے۔ ان کی حدیث قیس بن ربیع نے مہلب بن ابی صفرہ سے انہوں نے امیہ سے روایت کی ہے کہ نبیؐ فقرائے مہاجرین کے ذریعہ سے دعائے فتح مانگا کرتے تھے۔ اس حدیث کو یونس بن ابی اسحاق نے اپنے والد سے انہوں نے امیہ سے روایت کیا ہے اور مہلب نے ایسا نہیں لکھا۔ ان کا نسب ابن مندہ نے اسی طرح بیان کیا ہے اور ابو عمر نے کہا ہے امیہ بن خالد نبیؐ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ فقراء مہاجرین کے ذریعہ سے دعائے فتح مانگا کرتے تھے ابو عمر نے کہا ہے کہ میرے نزدیک ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں ہے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ امیہ بن عبداللہ بن خالد بن اسید بن ابی العیص بن امیہ بن عبد شمس اموی ہیں یہ ثوری اور قیس بن ربیع کا بیان ہے۔

اور ابو نعیم نے بہت تصحیح کے ساتھ لکھا ہے کہ امیہ بن عبداللہ بن خالد بن اسید بن ابی العیص ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے اور انہوں نے امیہ بن عبداللہ کی حدیث بھی ذکر کی ہے اور اس کو ایک دوسری سند سے امیہ بن عبداللہ سے روایت کیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ صحیح یہ ہے کہ یہ امیہ بن عبداللہ بن خالد بن اسید بن ابی العیص ہیں۔ عتاب بن اسید ان کے والد عبداللہ کے چچا تھے اور ان کے بھائی زیاد نے عبداللہ کو فارس کا حاکم کیا تھا اور اپنی جگہ پر اپنے بعد انہیں مقرر کیا تھا حضرت معاویہ نے بھی انہیں قائم رکھا اور امیہ بن عبداللہ کو عبدالملک نے خراسان کا حاکم بنایا تھا اور صحیح یہ ہے کہ یہ صحابی نہیں ہیں اور ان کی حدیث مرسل ہے تواریخ وسیر کے مصنفین نے امیہ کا اور ان کی حکومت خراسان کا ذکر کیا ہے اور ان کا نسب ایسا ہی بیان کیا ہے جیسا ہم نے بیان کیا اور ابو احمد عسکری نے عتاب بن اسید بن ابی العیص کا ذکر کیا ہے بعد اس کے کہا ہے کہ ان کے بھائی خالد بن اسید اور ان کے بیٹے امیہ بن خالد تھے۔ ایک مستقل عنوان سے امیہ بن خالد بن اسید کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ انہوں نے حدیث روایت کی ہے اور حضرت ابن عمر سے بھی انہوں نے روایت کی ہے اور انہیں سے یہ روایت ہے کہ رسول اللہؐ غربائے مہاجرین کے ذریعہ سے دعائے فتح مانگا کرتے تھے زبیر بن ابی بکر نے بھی ان کا ذکر لکھا ہے اور نسب بیان کرنے کے بعد کہا ہے کہ عبدالملک نے امیہ بن عبداللہ بن خالد بن اسید کو خراسان کا حاکم بنایا تھا اور خالد اور امیہ اور عبدالرحمٰن جو عبداللہ بن خالد بن اسید کے بیٹے ہیں ان سب کی والدہ ام حجیر بنت عثمان بن شیبہ عبدریہ ہیں زبیر نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ اسید کے دو بیٹے ہیں خالد اور عتاب زبیر نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ خالد بن اسید کی وفات مکہ میں ہوئی اور انہوں نے اپنے بیٹے عبداللہ بن خالد کو چھوڑا زیاد نے انہیں فارس کا حاکم بنایا تھا۔ باقی رہے عثمان بن خالد اور امیہ بن خالد تو غالباً جس شخص نے امیہ کو اس تذکرہ میں خالد بن عبداللہ کا بیٹا لکھا ہے اس سے یہ غلطی ہوگئی ہے کہ اس نے خالد کو جو عبداللہ بن اسید کے والد ہیں اس نسب سے ساقط کر دیا ہے حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ امیہ بن عبداللہ بن خالد بن اسید جو اس تذکرہ میں مذکور ہیں انہیں کے متعلق وہم ہو گیا بعض لوگوں نے خالد کو عبداللہ پر مقدم کر دیا ہے حالانکہ صحیح عبداللہ بن خالد بن اسید ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۳۰۔ حضرت امیہؓ بن خویلد ضمری

حضرت امیہؓ بن خویلد ضمری۔ بعض لوگ ان کو امیہ بن عمرو بھی کہتے ہیں۔ عمرو بن امیہ حجازی کے والد ہیں یہ بھی صحابی ہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوران کے بیٹے بھی صحابی ہیں ان کے بیٹے باپ سے زیادہ مشہور ہیں۔ان کی حدیث جعفر بن عمرو بن امیہ نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے ان کو تنہا جاسوس بنا کے بھیجا تھا یہ ابو عمر کا قول ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ ان کا نام امیہ بن عمرو ہے اور بعض لوگ ان کو ابن ابی امیہ ضمری بھی کہتے ہیں ان کا شمار اہل حجاز میں ہے ان سے ان کے بیٹے عمرو نے روایت کی ہے وہ حدیث ابراہیم بن اسمٰعیل بن مجمع سے مروی ہے وہ جعفر بن عمرو بن امیہ سے وہ اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبیؐ نے ان کو قریش کی طرف جاسوس بنا کے بھیجا تھا وہ کہتے تھے کہ میں اس پہاڑ پر گیا جہاں خبیب قید تھے میں اس پر چڑھ گیا اور میں نے خبیب کو کھول دیا خبیب زمین پر گر پڑے پھر میں تھوڑی دور جا کے لوٹا تو میں نے خبیب کو نہ دیکھا گویا کہ زمین ان کو نگل گئی پھر اس وقت تک خبیب کا کوئی ذکر نہیں سنا گیا اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے اور زہری نے اس کو جعفر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے مجھے رسول اللہؐ نے بھیجا تھا پھر انہوں نے یہی حدیث ذکر کی اور یہی صحیح ہے۔لوگوں نے ابو امیہ کے نام میں اختلاف کیا ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے ہشام کلبی نے کہا ہے کہ ان کا نام امیہ بن خویلد بن عبداللہ بن اناس بن عبد بن ناشرہ بن کعب بن جدی بن ضمرہ بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ ہے کنانی ہیں ضمری ہیں ان کا صحابی ہونا انہوں نے ذکر نہیں کیا صرف یہ کہا ہے کہ یہ اپنے باپ عمرو سے روایت کرتے ہیں اور وہ رسول اللہؐ کے صحابی تھے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۳۱۔حضرت امیہؓ بن ضفارہ

حضرت امیہؓ بن ضفارہ۔قبیلہ بنی خصیب سے ہیں۔رسول اللہؐ کے حضور میں رفاعہ بن زید جذامی کے ہمراہ قبیلہ جذام کے وفد میں آئے تھے۔یہ ابن اسحاق کا قول ہے۔ان کا تذکرہ ابن دباغ اندلسی نے کیا ہے۔

۲۳۲۔حضرت امیہؓ بن سعد قرشی

حضرت امیہؓ بن سعد قرشی۔ان کا تذکرہ حافظ ابو موسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کی غرض سے لکھا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ ابو زکریا یعنی ابن مندہ نے اپنے دادا پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ ان ستر آدمیوں میں سے ہیں جنہوں نے رسول اللہؐ سے درخت کے نیچے بیعت کی تھی۔یہ سلیمان بن کثیر کے دادا ہیں۔ان کا تذکرہ محمد بن حمدویہ نے تاریخ مرو میں ان صحابہ کے ذیل میں کیا ہے جو مرو میں آکے فروکش ہوئے تھے ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ ہمیں ابو زکریا نے اپنی کتاب میں سے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے چچا امام نے بیان کیا ہے وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی محمد بن احمد بن حسین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عصمہ محمد بن احمد بن عباد بن عصمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو رجا محمد بن حمدویہ سنجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ حجاجی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں خلف بن عامر نے فضل بن سہل سے انہوں نے نصر بن عطاء واسطی سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے امیہ قرشی سے روایت کی کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جب میرے قاصد تمہارے پاس پہنچیں تو اس قدر زرہیں یا اونٹ دے دینا میں نے عرض کیا کہ بطور عاریت کے حضرت نے فرمایا کہ ہاں ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ ان کا تذکرہ اسی طور پر کیا گیا ہے اور ایسی ہی روایت کی گئی ہے ہم سے یہ حدیث ابو منصور محمود بن اسمٰعیل صیرفی نے ۵۱۰ھ میں بیان کی تھی وہ کہتے تھے ہم سے ابو بکر محمد بن عبداللہ بن شاذان ادیب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو بکر عبداللہ محمد قباب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ابوبکر احمد بن عمرو بن ابی عاصم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے فضل بن سہیل نے سند سابق کے ساتھ عطاء سے روایت کر کے بیان کیا اور عطاء یعلی بن صفوان بن امیہ سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے تھے کہ رسول اللہؐ نے ایسا ہی فرمایا۔ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ اس حدیث کو حبان بن ہلال نے ہمام سے اسی طرح روایت کیا ہے یہ حدیث صفوان بن امیہ سے محفوظ ہے اور بواسطہ امیہ بن صفوان کے ان کے والد سے مروی ہے یہاں تک ابوموسیٰ کا کلام تھا۔

میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث صفوان بن امیہ بن خلف جمحی سے منقول ہے اور ابوزکریا کا لکھنا اور ان کا امیہ بن سعد کہنا تو ابوموسیٰ شاید اس سے واقف نہیں ہوئے اور میں نہیں سمجھتا کہ یہ غیر معروف نسب انہوں نے کہاں سے بیان کیا۔اس قسم کی باتوں کو تو نہ لکھنا ہی بہتر ہے ہمیں صرف اس خیال سے لکھنا پڑا کہ ناواقف لوگ دیکھیں گے تو سمجھیں گے کہ ہم نے اس تذکرہ کو چھوڑ دیا یا یہ کہ اس تذکرہ کا علم ہمیں نہیں ہوا۔باقی رہا ابوزکریا کا یہ کہنا کہ یہ ان ستر لوگوں میں تھے جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی (یہ بالکل غلط ہے کیونکہ) درخت کے نیچے بیعت تو بیعۃ الرضوان ہوئی تھی اور اس بیعت میں ستر آدمی نہ تھے وہ تو ہزار سے بھی زیادہ تھے ہاں اس زیادتی میں اختلاف ہے اور وہ ستر لوگ جنہوں نے بیعت کی تھی وہ بیعت العقبہ تھی اس بیعت میں انصار اور ان کے حلیفوں کے سوا کوئی نہ تھا۔اس بیعت میں کوئی قریشی شریک نہ تھا سوا عباس عم نبیؐ کے سو وہ اس وقت کافر تھے۔

حبان بن ہلال: حاء مہملہ کے فتحہ اور باء موحدۃ اور اس کے آخر میں نون ہے۔

۲۳۳۔حضرت امیہؓ بن عبداللہ بن عمرو

حضرت امیہؓ بن عبداللہ بن عمرو بن عثمان۔ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ عبدان نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ عبدالملک بن قدامہ جمحی سے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے امیہ بن عبداللہ بن عمرو سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے جب مکہ فتح کیا تو خطبہ پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ خدا نے تم لوگوں کو زمانہ جاہلیت کے تکبر اور باپ دادا پر فخر کرنے سے منع فرمایا ہے۔لوگ دو قسم کے ہوتے ہیں ایک نیک پرہیز گار جو خدا کے کے سامنے باعزت ہوتے ہیں اور دوسرے بدکار بدبخت جو خدا کے سامنے بے عزت ہوتے ہیں۔تمام لوگ آدم کی اولاد ہیں اور آدم مٹی سے بنے ہیں اللہ نے فرمایا انا خلقناکم من ذکر وانثی جعلنا کم شعوبا وقبائل لتعارفوا ان اکرمکم عنداللہ اتقاکم ان اللہ علیم خبیر (بے شک ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے اور ہم نے تمہارے لئے خاندان قبیلے قائم کئے تاکہ تم آپس میں معرفت پیدا کرو بیشک تم میں بزرگ اللہ کے نزدیک وہ ہے جو تم سب میں زیادہ پرہیز گار ہو یقیناً اللہ دانا باخبر ہے) میں یہ بات کہتا ہوں اور خدا سے اپنے لئے اور تمہارے لئے مغفرت طلب کرتا ہوں۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث بواسطہ عبداللہ بن دینار کے عبداللہ بن عمر بن خطاب سے منقول ہے اور عبدالملک بن قدامہ سے۔اور ابن دینار سے روایت مشہور ہے میں نہیں سمجھتا کہ اس روایت میں کس طرح واقع ہے۔

۲۳۴۔حضرت امیہؓ بن عبداللہ قرشی

حضرت امیہؓ بن عبداللہ قرشی۔ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ یہ امیہ عبداللہ بن خالد بن اسید کے بیٹے ہیں۔ابن مندہ نے ان کو بیان کیا ہے مگر انہوں نے کہا ہے کہ امیہ بن خالد بن عبداللہ اور انہوں نے کہا ہے کہ جن صحابہ کا نام امیہ ہے ان کے ناموں میں بہت سے وہم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے ہیں ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ہم امیہ بن خالد میں ان کو بیان کر چکے ہیں اور وہاں ہم نے ان کو اچھی طرح بیان کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ نے ترک نہیں کیا کہ ابوموسیٰ ان پر استدراک کریں ہاں ابن مندہ سے اس میں وہم ہو گیا ہے مگر ابوموسیٰ نے ان کے اوہام کو بیان نہیں کیا پھر ابوموسیٰ نے کیوں ان کا ذکر کیا۔

۲۳۵۔حضرت امیہؓ بن ابی عبیدہ

حضرت امیہؓ بن ابی عبیدہ بن ہمام بن حارث بن بکر بن زید بن مالک بن حنظلہ بن مالک بن زید مناۃ بن تمیم تمیمی حنظلی بنی نوفل بن عبد مناف کے حلیف ہیں ان کا نسب ابوعمر نے بیان کیا ہے۔یہ والد ہیں یعلی بن امیہ کے جن کو یعلی بن منیہ بھی کہتے ہیں منیہ ان کی ماں کا نام ہے ان کے والد امیہ بھی صحابی ہیں اور امیہ کے بیٹے یعلی بھی صحابی ہیں۔یعلی اپنے باپ سے زیادہ مشہور ہیں۔امیہ رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور آپ سے عرض کیا تھا کہ یارسول اللہ ہجرت پر ہم سے بیعت لے لیجئے حضرت نے فرمایا کہ فتح مکہ کے بعد اب ہجرت نہیں رہی ہاں جہاد اور نیت (نیکی کا ثواب اب بھی باقی) ہے۔ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد ثقفی نے اپنی اسناد سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالربیع نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں فلیح بن سلیمان نے زہری سے انہوں نے عمرو بن عبدالرحمٰن بن یعلیٰ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے یعلی بن منیہ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں اپنے والد امیہ کو رسول اللہؐ کے پاس فتح مکہ کے دن لے گیا اور میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میرے والد سے ہجرت کے اوپر بیعت لیجئے رسول اللہ نے فرمایا کہ میں ان سے جہاد کے اوپر بیعت لیتا ہوں کیونکہ ہجرت تو باقی نہیں رہی۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابوعمر نے لکھا ہے۔

منیۃ: ام یعلی۔میم کے ضمہ اور نون کے سکون کے ساتھ اور اس کے بعد یا جس کے نیچے دو نقطے ہیں۔

۲۳۶۔حضرت امیہؓ بن علی

حضرت امیہؓ بن علی۔ابن مندہ کہتے ہیں کہ انہوں نے نبیؐ سے سنا ہے مگر یہ وہم ہے یحییٰ بن زیاد فراء نے ابن عیینہ سے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے امیہ بن علی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ کو منبر پر یہ پڑھتے ہوئے سنا یا مال [1]۔یہ ابن مندہ نے لکھا ہے مگر صحیح وہی ہے جو ابن عیینہ کے اصحاب نے ابن عیینہ سے انہوں نے عمرو سے انہوں نے صفوان بن یعلیٰ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ نبیؐ نے یا مال پڑھا۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۳۷۔حضرت امیہؓ جد عمرو بن عثمان

حضرت امیہؓ جد عمرو بن عثمان ثقفی مدنی ہیں۔ان کی حدیث یہ ہے کہ رسول اللہؐ نے (ایک مرتبہ) کیچڑ کی وجہ سے اپنی سواری پر اشارہ سے نماز پڑھی سجدہ آپ کا آپ کے رکوع سے زیادہ پست ہوتا تھا۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ ابوعمر نے ان کا تذکرہ اسی طرح پر لکھا ہے مگر ہمیں اسمٰعیل بن عبیداللہ وغیرہ نے اپنی سند سے ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن موسی

[1] ترخیم یعنی تخفیف ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول سے (ونادوا یا مالک) الزخرف: ۷۷۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شبابہ بن سوار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عمر بن رماح نے کثیر بن زیاد سے انہوں نے عمرو بن عثمان سے انہوں نے یعلی بن مرہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کر کے خبر دی کہ سب لوگ نبیؐ کے ہمراہ تھے اتفاقاً ایک تنگ رہ گزر میں پہنچے اور نماز کا وقت آ گیا اوپر سے پانی برس رہا تھا اور نیچے کیچڑ تھی تو رسول اللہؐ نے اپنی سواری پر اذان دی اور اپنی سواری ہی پر آگے بڑھ گئے اور اشارہ سے نماز پڑھائی آپ اپنا سجدہ رکوع سے زیادہ پست کرتے تھے۔ پس ترمذی نے ان کا نام یعلی بن مرہ بتایا ہے اس بنا پر یہ حدیث یعلی کی ہوگی نہ امیہ کی۔

۲۳۸۔ حضرت امیہؓ بن لوذان

حضرت امیہؓ بن لوذان بن سالم بن مالک۔ قبیلہ بنی غنم بن سالم بن عوف بن عمرو بن عوف بن خزرج سے ہیں انصاری ہیں خزرجی ہیں پھر قبیلہ بنی عوف بن خزرج میں داخل ہوئے۔ رسول اللہؐ کے ہمراہ جنگ بدر میں شریک تھے۔ ان کی کوئی حدیث معلوم نہیں ابن اسحاق نے کہا ہے کہ قبیلہ بنی غنم بن مالک سے امیہ بن لوذان بن سالم بن مالک رسول اللہؐ کے ساتھ جنگ بدر میں شریک تھے۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے۔

اور ابونعیم نے اپنی سند کے ساتھ عروہ بن زبیر سے ان لوگوں کے ذیل میں جو انصار کے قبیلہ بنی قربوس بن غنم بن سالم سے جنگ بدر میں شریک تھے امیہ بن لوذان بن سالم بن ثابت بن ہزال بن عمرو بن قربوس بن غنم کا نام لیا ہے اور ابن اسحاق نے بھی بواسطہ سلمہ کے ابونعیم سے ایسا ہی نقل کیا ہے اور جو کچھ ابن مندہ نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے وہ بواسطہ یونس بن بکیر کے ابن اسحاق سے منقول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۳۹۔ حضرت امیہؓ بن مخشی

حضرت امیہؓ بن مخشی خزاعی بصری۔ جن کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ یہ ابونعیم اور ابوعمر کا قول ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ خزاعی قبیلہ ازد سے ہیں۔ ہمیں ابواحمد عبدالوہاب بن علی بن علی امین نے اپنی سند کے ساتھ ابوداؤد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مؤمل بن فضل حرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جابر بن صبیح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مثنی بن عبدالرحمٰن بن مخشی خزاعی نے اپنے چچا امیہ بن مخشی سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے تھے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ایک روز) بیٹھے ہوئے تھے ایک شخص کھانا کھا رہا تھا اس نے بسم اللہ نہ کہی تھی یہاں تک کہ جب ایک لقمہ رہ گیا اور اس کو اس نے اٹھایا تو کہا بسم اللہ اولہ و آخرہ پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور فرمایا کہ شیطان اس کے ساتھ کھا رہا تھا یہاں تک کہ جب اس نے اللہ کا نام لیا تو اسے قے ہوگئی اس حدیث کو احمد بن حنبل نے ابن مدینی سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے روایت کیا ہے اس حدیث کے سوا اور کوئی حدیث ان کی مشہور نہیں ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب الھمزۃ والنون

۲۴۰۔ حضرت انجشہؓ

حضرت انجشہؓ ایک حبشی غلام تھے ان کی آواز حداء[1] میں بہت اچھی تھی حجۃ الوداع میں انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کی سواریوں کے لئے حداء پڑھی تو اونٹ بہت تیز چلنے لگے نبیؐ نے فرمایا کہ اے انجشہ آہستہ چلاؤ کمزور مخلوق یعنی عورتوں پر نرمی کرو۔ ہمیں ابوالفضل عبداللہ بن احمد طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد جعفر بن احمد بن حسین سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن عمر بن احمد مروروذی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن ماسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابراہیم بن عبداللہ بصری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے انصاری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حمید نے حضرت انس سے نقل کر کے خبر دی کہ ایک شخص اونٹوں کو ہانکا کرتے تھے ان کا نام انجشہ تھا ایک مرتبہ انہوں نے امہات المومنین کے اونٹوں کو ہانکا تو وہ بہت تیز چلنے لگے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اے انجشہ کمزور مخلوق یعنی عورتوں پر نرمی کرو اور ہمیں ابوالفضل عبداللہ بن احمد نے اپنی اسناد سے ابوداؤد طیالسی تک خبر دی وہ حماد بن سلمہ سے وہ ثابت سے وہ حضرت انس سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ انجشہ عورتوں کے لئے حداء پڑھتے اور براء بن مالک مردوں کے لئے۔ انجشہ کی آواز بہت عمدہ تھی وہ حداء پڑھتے تھے تو اونٹ بہت تیز ہو جاتے تھے نبیؐ نے فرمایا کہ اے انجشہ آہستہ چلاؤ کمزور مخلوق کے ساتھ نرمی کرو۔

۲۴۱۔ حضرت انسؓ بن ارقم

حضرت انسؓ بن ارقم انصاری۔ ابوموسیٰ نے بیان کیا ہے کہ عبدان کہتے ہیں کہ یہ انس جنگ احد واقع سنہ ۳ ہجری میں شہید ہوئے ان کی کوئی حدیث مذکور نہیں ہے مگر رسول اللہؐ نے ان کے شہید ہونے کی گواہی دی ہے اور عمار بن حسن سے مروی ہے وہ سلمہ بن فضل سے وہ محمد بن اسحاق سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا جو مسلمان انصار کے قبیلہ خزرج اور بنی حارث بن خزرج میں سے جنگ احد میں شہید ہوئے ان میں سے انس بن ارقم بن زید ہیں یا یہ کہا کہ ابن یزید بن قیس بن نعمان بن مالک بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۴۲۔ حضرت انسؓ بن ابی انس

حضرت انسؓ بن ابی انس قبیلہ بنی عدی بن نجار سے ہیں انصاری ہیں کنیت ان کی ابوسلیط ہے بدر میں نبیؐ کے ساتھ شریک تھے۔ بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام اسیر ہے یا انیس۔ ہمیں ابوجعفر عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی اسناد سے یونس بن بکیر سے خبر دی وہ محمد بن اسحاق سے راوی ہیں کہ انہوں نے ان لوگوں کے ذیل میں جو انصار سے اور بنی عدی بن نجار سے جنگ بدر میں شریک تھے ابوسلیط کا ذکر کیا ہے اور ان کا نام انس بتایا ہے سلمہ بن فضل نے بھی محمد بن اسحاق سے شرکائے بدر میں ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ

[1] شتربانوں کی عادت ہے کہ کچھ اشعار خوش الحانی سے پڑھتے ہیں اونٹ اس آواز کو سن کر مستی میں آجاتا ہے اور تیز چلنے لگتا ہے اسی گانے کو حداء کہتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنی عدی بن نجار میں ابوسلیط تھے ان کا نام اسیرہ بن عمرو ہے اور عمرو ابوخارجہ بن قیس بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار کے والد تھے بعض لوگ ان کا نام انیس اور اسیرہ بتاتے ہیں۔ان کا ذکر اسیرہ کے بیان میں ہو چکا ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۲۴۳۔حضرت انسؓ بن ام انس

حضرت انسؓ بن ام انس۔ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ بغوی وغیرہ نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے۔ہمیں ابوموسیٰ اصفہانی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن احمد نے اجازۃً ابواحمد کی کتاب سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عمر بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے احمد بن محمد بن یحییٰ بن سعید قطان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں زید بن حباب نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے عبدالملک بن حسن نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے محمد بن اسماعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں یونس بن عمران بن ابی انس نے وہ اپنی دادی ام انس سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہؐ کی خدمت میں گئی اور میں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو رفیق اعلیٰ کے ساتھ جنت میں داخل فرمائے اور میں بھی آپ کے ساتھ ہوں اور میں نے یہ بھی عرض کیا کہ یارسول اللہؐ مجھے کوئی نیک کام تعلیم کیجئے جس کو میں کیا کروں۔حضرت نے فرمایا کہ نماز پڑھتی رہو کیونکہ یہ سب سے بڑا جہاد ہے اور برائی کو چھوڑ دو کیونکہ یہ سب سے بڑی ہجرت ہے ابوموسیٰ نے بیان کیا ہے کہ اسی طرح بغوی اور ابن شاہین نے اس حدیث کے ضمن میں انس کا تذکرہ کیا ہے حالانکہ اس حدیث میں انس کا تذکرہ بے معنی ہے۔ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ہم سے ابوغالب احمد بن عباس نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہمیں ابوبکر محمد بن عبداللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمیں سلیمان بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمیں محمد بن عبداللہ حضرمی نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمیں زید بن حباب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالملک بن حسن احول مروان بن حکم کے مولیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ مجھ سے محمد بن اسماعیل انصاری نے یونس بن عمران بن ابی انس سے وہ اپنی دادی ام انس سے روایت کرتے ہیں وہ کہتی ہیں کہ میں رسول اللہؐ کے پاس آئی اور میں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو رفیق اعلیٰ کے ساتھ جنت میں داخل فرمائے اور میں بھی آپ کے ساتھ ہوں۔میں نے عرض کیا یارسول اللہؐ مجھے ایسے نیک عمل کی تعلیم کیجئے کہ میں اس پر عمل کروں آپؐ نے فرمایا کہ تم نماز پڑھتی رہو کیونکہ یہ افضل جہاد ہے۔آخر حدیث تک۔طبرانی نے ام انس انصاریہ کے نام میں ان کو ذکر کیا اور کہا ہے کہ یہ انس بن مالک کی ماں نہیں ہیں۔اور طبرانی نے انس بن مالک کی ماں کے نام میں ان کو ذکر کیا ہے اور ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوغالب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن معلّٰی دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہشام بن عمار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسحاق بن ابراہیم بن نسطاس نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے مرلع نے ام انس سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ انہوں نے ایک مرتبہ عرض کیا کہ یارسول اللہ مجھے کچھ وصیت فرمایئے آپ نے فرمایا کہ گناہوں کو چھوڑ دو۔ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہو گیا کہ اس حدیث میں انس کے ذکر کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔

۲۴۴۔حضرت انسؓ بن اوس اوسی

حضرت انسؓ بن اوس [illegible] علم [illegible] ابن جشم بن حارث

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس کے۔ یہ زعوراء عبدالاشہل کے بھائی ہیں۔ ابن کلبی نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے یہ انس مالک بن اوس اور عمیر بن اوس اور حارث بن اوس کے بھائی ہیں۔ جنگ احد میں شریک ہوئے تھے اور جنگ خندق میں شہادت پائی۔ موسیٰ بن عقبہ نے ابن شہاب سے روایت کی ہے کہ خالد بن ولید نے (جب وہ کافر تھے) ان کو ایک تیر مارا تھا اسی سے یہ شہید ہو گئے اور یہ جنگ بدر میں شریک نہیں ہوئے مگر موسیٰ بن عقبہ کے علاوہ اور لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ان کی شہادت جنگ احد میں ہوئی ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۴۵۔ حضرت انسؓ بن اوس اشہلی

حضرت انسؓ بن اوس اشہلی انصاری۔ قبیلہ بنی عبدالاشہل سے ہیں جو بنی زعوراء کی ایک شاخ ہے حضرت عمرؓ بن خطاب کی خلافت میں جسر کے دن شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ صرف ابونعیم نے کیا ہے ابونعیم نے ان کو ان انس کے علاوہ بیان کیا ہے جو ان سے پہلے گذر چکے اور اپنی سند کے ساتھ موسیٰ بن عقبہ سے بھی روایت کی ہے انہوں نے زہری سے نقل کیا ہے کہ جو لوگ جسر کے دن انصار سے پھر بنی عبدالاشہل سے شہید ہوئے ان میں انس بن اوس بھی تھے۔ میں کہتا ہوں کہ کلبی نے انس بن اوس انصاری کا نسب بھی ایسا ہی بیان کیا ہے جن کا ذکر اس سے پہلے ہو چکا ہے اور کلبی نے انہیں بھی زعوراء بن جشم بن حارث کے قبیلہ سے قرار دیا ہے جو عبدالاشہل کے بھائی ہیں۔ ابونعیم نے ان کا تذکرہ لکھ کے لکھا ہے کہ یہ اشہلی ہیں زعوراء کی اولاد سے عبدالاشہل کا ایک بیٹا تھا اس کا نام زعوراء تھا اور ان کا ایک بھائی تھا اس کا نام بھی زعوراء تھا پس اگر یہ عبدالاشہل کے بیٹے کی اولاد میں ہیں تو یہ پہلے انس کے علاوہ ہوں گے اور اگر عبدالاشہل کے بھائی کی اولاد میں ہیں اور نسب صرف عبدالاشہل تک بیان کیا جاتا ہے تو یہ اور وہ ایک ہوں گے۔ اس میں غور کرنا چاہئے اور تحقیق کرنی چاہئے۔ ابن ہشام نے بنی عبدالاشہل کے قبیلہ سے جو لوگ غزوۂ خندق میں شریک ہوئے تھے ان میں سعد بن معاذ کا اور انس بن اوس بن عمرو کا نام بھی لیا ہے اور یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے کہ جنگ خندق میں صرف چھ مسلمان شہید ہوئے تھے جن میں تین یہ تھے سعد بن معاذ اور انس بن اوس بن عتیک پس ان دونوں نے ان کو قبیلہ عبدالاشہل سے قرار دیا ہے واللہ اعلم۔

۲۴۶۔ حضرت انسؓ بن حارث

حضرت انس بن حارث ان کا شمار اہل کوفہ میں ہیں۔ ان کی حدیث اشعث بن سحیم نے اپنے والد سے اور ان کے والد نے ان یعنی انس بن حارث سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ یہ میرا بیٹا (یعنی حسین) سرزمین میں عراق میں شہید ہوگا پس جو شخص ان کو پائے وہ ان کی مدد کرے۔ چنانچہ یہ انس بھی حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ شہید ہوئے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے ان کو صحابہ میں شمار کیا ہے حالانکہ یہ تابعین میں سے ہیں۔ ابن مندہ کی ابوعمر نے اور ابواحمد عسکری نے بھی موافقت کی ہے ان دونوں نے بھی کہا ہے کہ ان کا صحابی ہونا ثابت ہے۔ ابو احمد نے کہا ہے کہ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ انس ہزلہ کے بیٹے ہیں۔ اللہ اعلم۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۴۷۔ حضرت انسؓ بن حذیفہ

حضرت انسؓ بن حذیفہ بحرانی۔ ان کی حدیث حکم بن عتیبہ نے ان سے مرسلاً روایت کی ہے مکحول نے انس بن حذیفہ حاکم البحرین سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہؐ کو لکھ کے بھیجا کہ شراب کے بعد اب لوگوں نے کچھ ایسے مشروبات ایجاد کئے ہیں کہ وہ بھی نشہ پیدا کرتے ہیں جس طرح شراب نشہ پیدا کرتی ہے چھوہارے اور انگور سے بناتے ہیں دباء[1] اور نقیر اور مزفت اور حنتم میں بناتے ہیں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جو چیز نشہ پیدا کر دے وہ حرام ہے اور مزفت (کا استعمال) حرام اور نقیر (کا بھی) حرام ہے اور حنتم کا بھی حرام ہے لہٰذا تم لوگ مشکوں میں رکھ کے پیو اور ان کی بندش مضبوط باندھ دیا کرو پھر لوگوں نے مشکوں میں نشی چیزیں رکھ رکھ کر پینا شروع کر دیں یہ خبر نبیؐ کو پہنچی تو آپ لوگوں کے درمیان میں کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ یہ کام وہی لوگ کرتے ہیں جو دوزخی ہیں۔ ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے اور ہر مقیر حرام ہے اور ہر مخدر حرام ہے اور جس چیز کی مقدار کثیر نشہ پیدا کرے اس کی مقدار قلیل بھی حرام ہے اور جو چیز قلب کو بے خود کرے وہ بھی حرام ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۲۴۸۔ حضرت انسؓ بن رافع

حضرت انسؓ بن رافع بن امرء القیس بن زید بن عبدالاشہل۔ کنیت ان کی ابوالحیسر نبیؐ کے حضور میں معہ چند نوجوانان بنی عبدالاشہل کے آئے تھے نبیؐ ان کے پاس تشریف لائے اور ان کو اسلام کی ترغیب دی۔ انہیں لوگوں میں ایاس بن معاذ بھی تھے۔ یہ لوگ مکہ میں اپنی قوم کے لئے قریش سے حلف لینے آئے تھے۔ یہ بیان ابن اسحاق نے حصین بن عبدالرحمٰن بن عمرو بن سعد بن معاذ سے انہوں نے محمود بن لبید سے نقل کیا ہے عنقریب ان کا ذکر ایاس بن معاذ کے بیان میں آئے گا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۲۴۹۔ حضرت انسؓ بن زنیم

حضرت انسؓ بن زنیم۔ ساریہ بن زنیم کے بھائی ہیں۔ ابو موسیٰ نے بیان کیا ہے کہ عبدان مروزی نے اور ابن شاہین نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے اور ہم نے اسید بن ابی ایاس کے تذکرہ میں ان کو ذکر کیا ہے۔ ان کی حدیث حزام بن ہشام بن خالد کعبی نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہے جب قبیلہ خزاعہ کے سوار نبیؐ کی خدمت میں مدد مانگنے کے لئے آئے تو جب وہ اپنی گفتگو سے فارغ ہوئے تو انہوں نے کہا کہ یارسول اللہؐ انس بن زنیم دیلی نے آپ کی ہجو کی ہے لہٰذا رسول اللہؐ نے اس کا خون حلال کر دیا پھر جب فتح مکہ کا دن آیا تو انس مسلمان ہو گئے اور رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئے اور اس خبر کی کہ جو آپ کو پہنچی تھی معذرت کرنے لگے اور نوفل بن معاویہ دیلی نے ان کی سفارش کی اور عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ سب سے زیادہ معاف کر دینے کے سزاوار ہیں چنانچہ آپ نے معاف کر دیا۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔ ہشام کلبی نے بھی ان کا نام اسی طرح بیان کیا ہے

---

[1] دباء کو کہتے ہیں اس کا جوف خالی کر کے اس میں شراب رکھتے تھے۔ نقیر درخت کی جڑ کو کہتے ہیں جس کا جوف خالی کر لیا جائے مزفت اس ظرف کو کہتے ہیں جس پر روغن ... کو کہتے ...

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور کہا ہے کہ انس بن ابی ایاس بن زنیم انہوں نے ان کو ساریہ بن زنیم کا بھائی قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ یہی ہیں جنہوں نے جنگ احد میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے قتل پر لوگوں کو ترغیب دی تھی (یہ شعر انس کا ہے)

فی کل مجمع غایة اخزاکم　　جرع ابر علی المذاکی القرح

"ہر مجمع میں تمہیں نہایت رسوا کیا ہے۔ اس بدخوار نے جو جوان گھوڑوں پر سوار ہوتا ہے (اشارہ ہے حضرت علی مرتضیٰ کی طرف"۔

۲۵۰۔ حضرت انسؓ بن صرمہ

حضرت انسؓ بن صرمہ۔ ابن مندہ نے صرمہ بن انس کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ بعض لوگ ان کو انس بن صرمہ بن انس کہتے ہیں اور بعض لوگ صرر بن انس کہتے ہیں، واللہ اعلم۔

۲۵۱۔ حضرت انسؓ بن ضبع

حضرت انسؓ بن ضبع بن عامر بن مجدعہ بن جشم بن حارثہ جنگ احد میں شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

۲۵۲۔ حضرت انسؓ بن ظہیر

حضرت انسؓ بن ظہیر انصاری حارثی۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ اسید بن ظہیر کے بھائی ہیں اور ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ رافع بن خدیج کے چچا ہیں، اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض وہم کرنے والوں یعنی ابن مندہ نے ان کے نام میں غلطی کی ہے صحیح نام ان کا اسید بن ظہیر ہے۔ مگر ابوعمر کا قول ابن مندہ کے قول کی تصدیق کرتا ہے کہ ان کے نام میں غلطی نہیں ہوئی اور ابواحمد عسکری نے اسید بن ظہیر کو بیان کیا ہے پھر کہا ہے کہ ان کے بھائی انس بن ظہیر ہیں جو جنگ احد میں شریک ہوئے تھے یہ بھی ابن مندہ کے قول کی تصدیق کرتا ہے۔ بخاری نے بھی ابن مندہ کی طرح انس بن ظہیر کا ذکر کیا ہے واللہ اعلم۔ ان کی حدیث ابراہیم حزامی نے محمد بن طلحہ سے انہوں نے حسین بن ثابت بن انس بن ظہیر سے جو انس کے نواسے ہیں روایت کی ہے وہ اپنی بہن سعدی بنت ثابت سے وہ اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا جب جنگ احد ہوئی تو رافع بن خدیج رسول اللہؐ کے سامنے حاضر ہوئے حضرت نے ان کو کم سن فرمایا کہ یہ ابھی بچے ہیں اور آپ نے ان کے واپس کرنے کا ارادہ فرمایا تو میرے چچا رافع بن ظہیر بن رافع نے آپ سے عرض کیا کہ یہ میرا بھتیجا بڑا تیر انداز ہے لہٰذا آپ نے انہیں اجازت (جنگ کی) دی۔ اس حدیث کو یوسف بن یعقوب صفار نے اور ابن کاسب نے بھی روایت کیا ہے مگر انہوں نے انس کا نام نہیں لیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۵۳۔ حضرت انسؓ بن عبداللہ

حضرت انسؓ بن عبداللہ بن ابی ذباب۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ابوزکریا یعنی ابن مندہ نے ان کا تذکرہ اپنے دادا ابوعبداللہ پر استدراک کرنے کی غرض سے لکھا ہے اور علی بن سعید عسکری کا اس میں حوالہ دیا ہے۔ انہوں نے ان کا ذکر افراد میں کیا ہے اور شاید

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے ایاس بن عبداللہ بن ابی ذباب کو مراد لیا ہے وہ معروف شخص ہیں اور ان کا تذکرہ لوگوں نے لکھا ہے اگر وہ کوئی حدیث ان کی بیان کرتے تو معلوم ہو جاتا کہ یہ وہی ہیں یا کوئی اور ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ ابن ابی عاصم نے ان انس کا تذکرہ ایاس بن عبداللہ بن ابی ذباب کے بعد کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے ان دونوں کو علیحدہ علیحدہ سمجھا ہے واللہ اعلم۔ ہمیں یحییٰ بن محمود یعنی ابوالفرج نے اجازۃً اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن مثنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوالولید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سلیمان بن کثیر نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ سے انہوں نے انس بن عبداللہ بن ابی ذباب سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ خدا کی بندیوں کو نہ مارو۔

حضرت عمرؓ متوجہ ہوئے اور انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ عورتیں اپنے شوہروں سے بہت دلیر ہوگئی ہیں آپ نے فرمایا تو انہیں مارو انس کہتے ہیں پھر صبح کے وقت ستر عورتیں رسول اللہؐ کے پاس اپنے شوہروں کی شکایت لے کے آئیں تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ آج میرے یہاں ستر آدمی آئے ہیں جو لوگ اپنی بی بیوں کو مارتے ہیں انہیں تم اچھا نہ سمجھو۔ یہی حدیث ہے جس کو ایاس بن عبداللہ بن ابی ذباب کے تذکرے میں روایت کیا ہے پھر میں نہیں سمجھتا کہ ابن ابی عاصم نے ان دونوں کے درمیان میں کیوں فرق کر دیا انہوں نے خود بھی اس حدیث کو دونوں تذکروں میں روایت کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

۲۵۴۔ حضرت انسؓ بن فضالہ

حضرت انسؓ بن فضالہ۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ فضالہ بیٹے ہیں عدی بن حرام بن ہثیم بن ظفر انصاری ظفری کے۔ رسول اللہؐ نے ان کو اور ان کے بھائی مونس کو بھیجا تھا جب آپ کو قریش کے جنگ احد میں آنے کی خبر ملی چنانچہ یہ دونوں گئے اور مقام عقیق میں کفار قریش سے ملے پھر رسول اللہ کی خدمت میں آئے اور آپ سے سب کیفیت ان کی اور ان کی تعداد اور ان کے فروکش ہونے کا حال بیان کیا۔ یہ دونوں جنگ احد میں حضرت کے ساتھ شریک ہوئے۔ انس بن فضالہ کی اولاد میں یونس بن محمد ظفری ہیں جو مقام صفرا میں رہتے تھے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اپنی اسناد سے محمد بن انس سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبیؐ ذبیان کے درے میں تشریف لے گئے اور ان دونوں نے یعقوب بن محمد زہری کی حدیث بھی ذکر کی ہے جو ادریس بن محمد بن یونس بن محمد بن انس بن فضالہ ظفری سے مروی ہے وہ کہتے تھے مجھ سے میرے دادا یونس بن محمد نے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ جب مدینہ میں تشریف لائے تو میں دو ہفتہ کا تھا مجھے لوگ آپ کے پاس لے گئے آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا مانگی اور فرمایا کہ میرے نام پر اس کا نام رکھو میری کنیت پر اس کی کنیت نہ رکھنا۔ وہ کہتے تھے کہ حجۃ الوداع میں مجھے بھی لوگ حضرت کے ساتھ حج میں لے گئے تھے اس وقت میں دس برس کا تھا اور میرے بال بڑھے ہوئے تھے۔ ان کی عمر بہت ہوئی کہ ان کے سر اور داڑھی کے بال سپید ہو گئے تھے مگر رسول اللہؐ نے جس مقام پر ہاتھ پھیرا تھا وہ مقام سپید نہیں ہوا۔ ابونعیم نے لکھا ہے کہ بعض وہم کرنے والوں یعنی ابن مندہ نے انس بن فضالہ کے تذکرے میں اس حدیث کو بروایت یعقوب زہری روایت کیا ہے بعد اس کے کہ وہ اسی حدیث کو محمد بن انس بن فضالہ کے تذکرے میں لکھ چکے تھے۔ ابونعیم نے صحیح لکھا ہے بے شک ابن مندہ نے اس حدیث کو انس کے تذکرے میں بھی لکھا ہے اور پھر اسی حدیث کو محمد بن انس کے تذکرے میں بھی لکھا ہے واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابن مندہ نے لکھا ہے کہ انس بن فضالہ جنگ احد میں شہید ہوئے پھر ان کے بیٹے محمد نبیؐ کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاس لائے گئے تو آپ نے انہیں کچھ درخت کھجوروں کے اس شرط پر دیئے کہ وہ بیچے نہ جائیں اور نہ کسی کو ہبہ کئے جائیں۔

۲۵۵۔ حضرت انسؓ بن قتادہ انصاری

حضرت انسؓ بن قتادہ بن ربیعہ بن مطرف۔ یہ ان کا لقب ہے اور نام ان کا خالد بن حارث بن زید بن عبید بن زید مناۃ بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی عبید بن زید بن مالک کی اولاد سے ہیں ان کا ذکر انیس بن قتادہ کے بیان میں بھی آئے گا موسیٰ بن عقبہ اور زہری نے کہا ہے کہ جنگ بدر میں قبیلہ انصار سے پھر بنی عبید بن زید سے انس بن قتادہ شریک ہوئے تھے اور ان کے علاوہ اور لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام انیس بن قتادہ ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ جس شخص نے ان کا نام انس بتایا ہے وہ کچھ نہیں ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے انس اور انیس دونوں کے بیان میں لکھا ہے اور ابوعمر نے صرف انیس کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگوں نے ان کو انس بھی لکھا ہے اور اسی کو یونس بن بکیر وغیرہ نے ابن اسحاق سے روایت کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

۲۵۶۔ حضرت انسؓ بن قتادہ باہلی

حضرت انسؓ بن قتادہ باہلی۔ بعض لوگ ان کو انیس کہتے ہیں۔ انیس کے بیان میں انشاء اللہ ان کا پورا ذکر ہوگا ابوعمر نے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے ان کو انیس کے بیان میں ذکر کیا ہے اور بعض لوگ ان کو انس کہتے ہیں مگر پہلا ہی قول زیادہ مشہور ہے ابوموسیٰ پر واجب تھا کہ اس جگہ ابن مندہ پر استدراک کرتے کیونکہ ایسے ہی مواقع میں وہ استدراک کیا کرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ اس نام میں کسی نے نہیں کیا۔

۲۵۷۔ حضرت انسؓ بن مالک قشیری

حضرت انسؓ بن مالک قشیری۔ کنیت ان کی ابوامیہ قشیری اور بعض لوگ کہتے ہیں کعبی ہیں۔ لوگوں نے بیان کیا ہے کہ کعب قشیر کے بھائی تھے۔ ان کا صحابی ہونا ثابت ہے۔ بصرہ میں آ کے رہے تھے۔ ان سے ابوقلابہ نے روایت کی ہے۔ ان کا نسب ابن مندہ نے بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ انس بن مالک کعبی۔ کعب بیٹے ہیں ربیعہ بن عامر بن صعصعہ قشیری کے۔ کعب بھائی ہیں قشیر کے۔ ہمیں ابواحمد عبدالوہاب بن علی امین صوفی نے اپنی سند سے ابوداؤد سجستانی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے شیبان بن فروخ نے بیان کیا وہ کہتے تھے۔ ہمیں ابوہلال راسبی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن سوادہ قشیری نے انس بن مالک سے روایت کر کے خبر دی جو بنی عبداللہ بن کعب میں سے تھے جن کے بھائی قشیر تھے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ کے سواروں نے ہم پر غارت کی تو میں رسول اللہؐ کے پاس گیا آپ کھانا کھا رہے تھے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ اور ہمارے ساتھ کھاؤ۔ میں نے عرض کیا کہ میں روزہ دار ہوں۔ حضرت نے فرمایا بیٹھ جاؤ تم سے نماز اور روزہ کی بابت کچھ بیان کروں اللہ عزوجل نے مسافر سے اور مرضعہ سے اور حاملہ سے کچھ نمازیں اور کچھ روزے معاف کر دیئے ہیں قسم اللہ کی آپ نے یا تو یہ دونوں باتیں بیان فرمائی تھیں یا ان میں سے ایک بات فرمائی تھی۔ وہ کہتے تھے کہ مجھے بڑا افسوس ہوا کہ میں نے رسول اللہؐ کے ساتھ کیوں نہ کھایا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ان لوگوں نے کعب کو قشیر کا بھائی لکھا ہے (یہ غلط ہے) کعب قشیر کے والد ہیں کیونکہ قشیر بیٹے ہیں کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ کے۔ پھر وہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شروع ترجمہ میں یہ کیوں کہتے ہیں کہ کعب قشیر کے بھائی ہیں اس سند میں تو صرف یہ بیان ہوا ہے کہ یہ انس عبداللہ بن کعب کی اولاد میں ہیں اور ان کے بھائی قشیر ہیں یہ صحیح ہے کیونکہ قشیر اور عبداللہ دونوں بھائی ہیں اور کعب قشیر کے والد ہیں پس ان کا یہ کہنا کہ قشیری کبھی ایسا ہے جیسے ان کا کہنا کہ عباسی ہاشمی اور جیسے ان کا یہ کہنا کہ سعدی تمیمی کیونکہ ہاشم عباس کے دادا ہیں اور تمیم سعد کے دادا ہیں۔ واللہ اعلم۔

۲۵۸۔ حضرت انسؓ بن مالک بن نضر

حضرت انسؓ بن مالک بن نضر بن ضمضم بن زید بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار۔ نجار کا نام تیم اللہ بن ثعلبہ بن عمرو بن خزرج بن حارثہ ہے۔ انصاری ہیں خزرجی ہیں نجاری ہیں قبیلہ بنی عدی بن نجار سے۔ رسول اللہؐ کے خادم ہیں اور اسی نام سے اپنے کو نامزد کرتے تھے اور اس پر فخر کیا کرتے تھے۔ یہ انس اور عبدالمطلب کی والدہ جو نبیؐ کی پردادی تھیں جن کا نام سلمیٰ بنت عمرو بن زید بن اسد بن خداش بن عامر ہے عامر بن غنم میں جا کے مل جاتے ہیں۔ کنیت ان کی ابوحمزہ تھی یہ کنیت ان کی نبیؐ نے رکھی تھی حمزہ نام ایک ترکاری کا ہے یہ اس کو نہ کھاتے تھے۔ ان کی والدہ ام سلیم بنت ملحان ہیں ان کا نسب ان کے نام میں بیان ہوگا۔ حضرت انس زرد خضاب لگایا کرتے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ مہندی کا خضاب لگاتے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ورس کا[1] اور اپنی دونوں کہنیوں میں خلوق[2] لگایا کرتے تھے اس سبب سے کہ ان کی کہنیوں میں کچھ سپیدی تھی۔

حضرت انس کے گیسو بڑھے ہوئے رہتے تھے ایک مرتبہ انہوں نے ارادہ کیا کہ ان کو کاٹ ڈالیں تو ان کی والدہ نے انہیں منع کیا اور کہا کہ ان بالوں کو نبیؐ پکڑا کرتے تھے۔ نبیؐ حضرت انس سے کبھی مذاق بھی کرتے تھے چنانچہ ایک مرتبہ آپ نے فرمایا تھا کہ اے دو کان والے۔ محمد بن عبداللہ انصاری کہتے ہیں مجھ سے میرے والد نے حضرت انس بن مالک کے غلام سے نقل کر کے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت انس سے پوچھا کیا آپ بدر میں رسول اللہؐ کے ہمراہ تھے حضرت انس نے کہا کہ تیری ماں نہ رہے میں بدر کو چھوڑ کے کہاں چلا جاتا۔ محمد بن عبداللہ کہتے ہیں کہ حضرت انس بدر میں رسول اللہؐ کے ہمراہ گئے تھے یہ اس زمانے میں بچے تھے حضرت کی خدمت کیا کرتے تھے۔ جب نبیؐ مدینہ میں ہجرت کر کے تشریف لائے اس وقت ان کی عمر نو برس کی تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں آٹھ برس کی اور زہری نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ جب نبیؐ مدینہ میں تشریف لائے تو میں دس برس کا تھا اور جب آپ کی وفات ہوئی تو میں بیس برس کا تھا۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ انہوں نے دس برس رسول اللہ کی خدمت کی اور بعض لوگ کہتے ہیں آٹھ برس آپ کی خدمت کی اور بعض لوگ کہتے ہیں سات برس۔

ہمیں اسماعیل بن عبیداللہ اور ابوجعفر اور ابراہیم بن محمد نے اپنی اسناد سے ابوعیسیٰ (ترمذی) تک خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوداؤد نے ابوخلدہ سے نقل کر کے خبر دی کہ انہوں نے کہا میں نے ابوالعالیہ سے پوچھا کہ کیا انس نے نبیؐ سے حدیث سنی ہے انہوں نے کہا کہ انس نے دس برس حضرت کی خدمت کی اور نبیؐ نے انہیں دعا دی تھی اور اس

---

1. ورس ایک قسم کی خوشبودار گھاس ہے۔۲
2. خلوق ایک قسم کا ابٹن (مرکب خوشبو ہے جو کہ زعفران وغیرہ قسم کی خوشبوؤں سے بنتی ہے) ہوتا ہے سپیدی کا عیب چھپانے کے لئے اس کو لگاتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعا کا یہ اثر تھا کہ ان کا ایک باغ تھا جو سال میں دو مرتبہ پھلتا تھا اور اس کے پھلوں میں مشک کی سی خوشبو آتی تھی۔ ابوخلدہ کا نام خالد بن دینار ہے انہوں نے حضرت انس بن مالک کو دیکھا ہے اور ہمیں ابوحفص عمر بن محمد بن معمر بن طبرزد بغدادی وغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمیں ابوالقاسم ہبۃ اللہ بن عبدالواحد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطالب محمد بن محمد بن غیلان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر محمد بن عبداللہ بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن احمد بن حنبل اور زہیر بن ابی زہیر نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سلمہ بن وردان نے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے حضرت انس بن مالک کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ایک مرتبہ نبی منبر کے ایک زینہ پر چڑھے اور فرمایا کہ آمین۔ عرض کیا گیا کہ حضرت کس بات پر آمین کہہ رہے ہیں آپ نے فرمایا کہ میرے پاس جبرئیل آئے اور انہوں نے کہا کہ اس شخص کی ناک خاک میں رگڑ دی جائے جس کو رمضان کا مہینہ ملے اور اس کے گناہ نہ بخش دیے جائیں آپ بھی آمین کہیے (لہٰذا میں نے آمین کہی) اور ابن ابی ذئب نے اسحاق بن یزید سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے حضرت انس بن مالک کو دیکھا کہ ان کے گلے میں مہر دی ہوئی تھی یہ مہر حجاج نے بغرض توہین دی تھی۔

حجاج نے تمام صحابہ کی گردنوں پر مہر دے دی تھی اس کا سبب ہم نے سہل بن سعد ساعدی کے تذکرے میں بیان کیا ہے حضرت انس نے رسول اللہؐ سے بہت روایت کی ہے۔ ان سے ابن سیرین اور حمید طویل اور ثابت بنانی اور قتادہ اور حسن بصری اور زہری اور بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔ ان کے پاس رسول اللہؐ کا ایک عصا تھا جب ان کا انتقال ہوا تو انہوں نے وصیت کی کہ وہ عصا بھی ان کے ہمراہ دفن کر دیا جائے چنانچہ وہ ان کے پہلو اور کرتہ کے درمیان میں رکھ دیا گیا ہمیں ابویاسر عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی اسناد سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو یزید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حمید طویل نے حضرت انس بن مالک سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ (میری والدہ) ام سلیم نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے رسولؐ کے پاس لے گئیں اور کہا کہ یارسول اللہ یہ میرا بیٹا ہے اور یہ لکھنا بھی جانتا ہے (اسے آپ اپنی خدمت میں رکھئے) حضرت انس کہتے ہیں کہ پھر میں آپ کی خدمت میں نو برس رہا جو کام میں نے کر دیا آپ نے کبھی مجھ سے نہیں فرمایا کہ تم نے برا کام کیا۔ انہیں رسول اللہؐ نے کثرت مال و اولاد کی دعا دی تھی چنانچہ ان کی پشت سے اسی بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں جن میں سے ایک حفصہ تھی اور دوسری ام عمرو جب ان کی وفات ہوئی تو ان کے لڑکے اور لڑکوں کے لڑکے ایک سو بیس تھے اور بعض کہتے ہیں قریب سو کے۔ ان کی انگوٹھی [1] میں ایک بیٹھے ہوئے شیر کی تصویر تھی یہ اپنے دانتوں کو سونے کے تاروں سے باندھتے تھے اور بڑے قادر تیرانداز تھے اپنے بیٹوں کو بھی حکم دیتے تھے کہ میرے سامنے تیراندازی کرو کبھی خود بھی ان کے ساتھ تیراندازی کرتے تھے اور ان کا تیر اکثر نشانہ پر لگتا تھا۔

اس وجہ سے غالب آجاتے تھے خز کا لباس پہنتے تھے اور اسی کا عمامہ باندھتے تھے۔ ان کی وفات کے وقت میں اور ان کی عمر میں لوگوں کا اختلاف ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ ۹۱ھ میں وفات پائی اور بعض لوگ کہتے ہیں ۹۲ھ میں وفات پائی۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں ۹۰ھ میں بعض لوگ کہتے ہیں ان کی عمر ایک سو تر سٹھ برس کی تھی اور بعض لوگ کہتے ایک سو دس برس کی اور بعض لوگ کہتے

[1] غالباً واقعہ اس سے پہلے کا ہوگا کہ تصویر کی حرمت شریعت میں وارد ہوئی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں ایک سوسات برس اور بعض لوگ کہتے ہیں نوے نے کچھ اوپر حمید کہتے ہیں کہ حضرت انس کی جب وفات ہوئی تو ان کی عمر ننانوے برس کی تھی اور بعض لوگوں نے جو کہا ہے کہ ایک سودس برس یا ایک سوسات برس میرے نزدیک اس میں اعتراض ہے کیونکہ ہجرت کے وقت زیادہ سے زیادہ ان کی عمر دس برس بتائی گئی ہے اور ان کی وفات زیادہ سے زیادہ ۹۳ھ میں بتائی جاتی ہے اس حساب سے ان کی عمر ایک سوتین برس ہوتی ہے اور جن لوگوں نے ہجرت کے وقت ان کی عمر سات یا آٹھ برس بتائی ہے ان کے نزدیک ان کی عمر بہت کم ہو جائے گی واللہ اعلم۔ بصرہ میں تمام صحابہ کے آخر میں ان کی وفات ہوئی۔ انہوں نے اپنے محل میں جو مقام طف میں تھا وفات پائی اور بصرہ سے دو فرسخ پر وہیں مدفون ہوئے ان کی نماز قطن بن مدرک نے پڑھائی ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۵۹۔ حضرت انسؓ بن مدرک

حضرت انسؓ بن مدرک۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ابن شاہین نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے ہمیں محمد بن ابی بکر بن ابی عیسیٰ اصفہانی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن احمد نے اجازۃً ابو احمد عطار کی کتاب سے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمیں عمر بن احمد بن عثمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن ابراہیم نے محمد بن یزید سے انہوں نے اپنے راویوں سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے انس بیٹے ہیں مدرک بن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف بن عتیک بن حارثہ بن عامر بن تیم اللہ بن مبشر بن اکلب بن ربیعہ بن عفرس بن خلف بن افتل کے۔ افتل کا نام خثعم بن انمار ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ خثعم بجیلہ کے اخیافی بھائی تھے ان کا نام خثعم ایک پہاڑ خثعم نامی کی وجہ سے رکھا گیا کہا جاتا ہے کہ یہ بوجھ اٹھا کے چلے تھے اور خثعم کے پاس اترے تھے۔ ان انس کی کنیت ابوسفیان ہے یہ شاعر تھے اور اپنی قوم کے سردار تھے مجھے ان کی کوئی حدیث معلوم نہیں۔ میں کہتا ہوں کہ یہ کلام ابوموسیٰ کا ہے انہوں نے خثعم کو پہاڑ کہا ہے مگر جو میں جانتا ہوں وہ یہ ہے کہ یہ لفظ جمل [1] ہے میم کے ساتھ یعنی خثعم اونٹ کا نام تھا بیان کیا جاتا ہے کہ اس اونٹ نے تمام قبیلہ خثعم کی اولاد کو اٹھا لیا تھا۔ ابن حبیب کہتے ہیں کہ یہ ابن کلبی کا قول ہے اور ان کے علاوہ اور لوگوں نے کہا ہے کہ افتل بیٹے ہیں انمار کے جب ان کے لڑکوں نے باہم ایک دوسرے کے خلاف قسم کھائی تو انہوں نے ایک اونٹ ذبح کیا اور اس کے خون میں تخثم کیا یعنی اس کے خون کو اپنے بدن میں لگایا اسی وقت سے ان کو خثعم کہنے لگے۔ ابن کلبی نے انس کو اور ان کے اونٹ کو ایسا ہی بیان کیا ہے جیسا اوپر مذکور ہوا اور انہوں نے کہا ہے کہ ان کی کنیت ابوسفیان ہے اور یہ شاعر ہیں رئیس ہیں اور ان کا صحابی ہونا نہیں بیان کیا۔

حارثہ: حاء مہملہ کے ساتھ ہے۔ ابن حبیب نے کہا ہے کہ عرب کے نسبوں میں یہ لفظ حارثہ یعنی حاء کے ساتھ ہے مگر تمیم میں جاریہ بن سلیط ہے اور سلیم میں جاریہ بن عبد بن عبس ہے۔ اور انصار میں جاریہ بن عامر بن مجمع ہے۔ یہ ابن ماکولا کا قول ہے۔

۲۶۰۔ حضرت انسؓ بن ابی مرثد

حضرت انسؓ بن ابی مرثد غنوی انصاری۔ کنیت ان کی ابو یزید ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ایسا ہی لکھا ہے۔ مگر یہ انصاری نہیں

---

[1] عربی میں لفظ جمل جس کے معنی اونٹ ہیں کتابت کی غلطی سے کسی جگہ جبل جس کے معنی پہاڑ ہیں ہو گیا۔ (محمد احمد)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں غنوی ہیں حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے اور ان سے حلف کی دوستی تھی۔ ابو مرثد کا نام کناز بن حصین بن یربوع بن طریق بن خرشہ بن عبید بن سعد بن عوف بن کعب بن جلان بن غنم بن غنی بن اعصر بن سعد بن قیس بن غیلان بن مضر ہے اور اعصر کا نام منبہ ہے ان کا لقب دخان ہے لوگ کہتے ہیں کہ باہلہ اور غنیٰ یہ دونوں دخان کے بیٹے تھے۔ ان کو دخان اس سبب سے کہتے ہیں کہ زمانہ قدیم میں عرب کے کسی بادشاہ نے ان پر تاخت کی پھر وہ اپنے لشکر کو لے کے پہاڑ کے ایک کھوہ میں جا کے ٹھہرا تو قبیلہ بنی معد کے لوگ اس کے پیچھے پیچھے گئے اور منبہ نے ان کی طرف دھواں کرنا شروع کیا یہاں تک کہ وہ مر گئے اور اسی سبب سے ان کو دخان کہتے ہیں اور اعصر ان کے ایک شعر کے سبب سے کہتے ہیں وہ شعر یہ ہے۔

قالت عمیرة مالرأسک بعد ما ۔۔۔ فقد الشباب اتي بلون منكر

اعمیر' ان اباک غیر راسه ۔۔۔ مر اللیالي واختلاف الاعصر

(میری لڑکی) کہہ رہی ہے کہ تیرے سر کی کیا کیفیت ہے شباب کے جانے کے بعد کیا برا رنگ اس نے پیدا کیا ہے اے عمیرہ! تیرے باپ کے سر کو۔ شب و روز کے گذرنے اور اختلاف زمانہ نے متغیر کر دیا ہے۔

یہ انس اور ان کے والد دونوں صحابی ہیں ان دونوں کی عمر میں بیس برس کا اختلاف تھا۔ ہمیں ابو احمد عبدالوہاب بن علی امین نے اپنی سند سے ابوداؤد سجستانی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوتوبہ ربیع بن نافع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں معاویہ بن سلام نے یزید بن سلام سے نقل کر کے خبر دی کہ انہوں نے ابوسلام سے سنا وہ کہتے تھے ہم سے سلولی یعنی ابو کبشہ نے بیان کیا ہے ان سے سہل بن حنظلیہ نے بیان کیا کہ صحابہ رسول اللہؐ کے ہمراہ حنین کے دن جا رہے تھے بہت دیر تک چلتے رہے یہاں تک کہ دوپہر ہو گئی اور نماز ظہر کا وقت آ گیا اتنے میں ایک شخص گھوڑے پر سوار رسول اللہؐ کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ یا رسول اللہ میں نے آگے جا کر فلاں پہاڑ پر چڑھ کے دیکھا تو معلوم ہوا کہ قبیلہ ہوازن کے لوگ اپنے باپ دادا کے اونٹوں پر سوار اور تمام اپنے مال و متاع اور بکریاں لئے ہوئے مقام حنین میں آ گئے ہیں یہ سن کے رسول اللہؐ مسکرائے اور فرمایا کہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ سب چیزیں کل مسلمانوں کو غنیمت میں ملیں گی۔ بعد اس کے آپ نے فرمایا کہ آج شب کو ہماری پاسبانی کون کرے گا انس بن ابی مرثد غنوی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں۔ آپ نے فرمایا تو سوار ہو کے آ جاؤ چنانچہ وہ اپنے ایک گھوڑے پر سوار ہو کے نبیؐ کے پاس آئے ان سے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اس درہ کے سامنے چلے جاؤ یہاں تک کہ اس کے اوپر چڑھ جانا اور رات کی وجہ سے دھوکہ نہ کھانا جب صبح ہوئی تو رسول اللہؐ باہر تشریف لائے اور آپ نے دو رکعت نماز پڑھی بعد اس کے فرمایا تمہیں اپنے سوار کی کچھ حالت معلوم ہے صحابہ نے عرض کیا کہ ہمیں ان کی حالت کچھ بھی نہیں معلوم۔ پھر نماز کی تکبیر کہی گئی اور رسول اللہؐ نماز پڑھنے لگے اور اس درے کی طرف دیکھتے جاتے تھے یہاں تک کہ جب رسول اللہؐ نماز پڑھ چکے تو فرمایا کہ خوش ہو جاؤ تمہارا سوار آ گیا (صحابہ کہتے ہیں کہ) ہم لوگ اس درے کے درختوں کی طرف دیکھنے لگے تو دیکھا کہ وہ آ رہے ہیں یہاں تک کہ رسول اللہؐ کے پاس آ کے کھڑے ہو گئے اور کہا کہ میں اس درے کے اوپر جہاں مجھے رسول اللہؐ نے حکم دیا تھا چڑھ گیا تھا صبح کو میں نے دونوں دروں کو دیکھا میں نے کسی کو نہیں پایا۔ رسول اللہؐ نے پوچھا کہ آج شب کو تم اپنی سواری سے اترے تھے یا نہیں انس نے کہا کہ نہیں لیکن نماز پڑھنے کے لئے یا قضائے حاجت کے واسطے پس رسول اللہؐ نے ان سے فرمایا کہ تم نے (جنت اپنے اوپر) واجب کر لی اب اس کے بعد اگر تم کوئی عبادت نہ کرو تو کچھ حرج نہیں اس حدیث کو احمد بن خلید حلبی نے اور ابوحاتم رازی نے ابوتوبہ سے اسی کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مثل نقل کیا ہے۔ ابوعمر نے ان کا تذکرہ انیس کے بیان میں کیا ہے اور انہوں نے ان کو مرثد بن ابی مرثد غنوی لکھا ہے اور کہا ہے کہ لوگ ان کو انس بھی کہتے ہیں مگر انیس ہی زیادہ مشہور ہے مگر حدیث مذکور ابوعمر کے اس قول کی تردید کرتی ہے اور اس کی بحث انشاء اللہ ہم انیس کے نام میں کریں گے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

سلام: تشدید کے ساتھ ہے اور جلان: جیم اور لام مشدد کے ساتھ اور اس کے آخر پر نون ہے اور عیلان: عین مہملہ کے ساتھ ہے۔

۲۶۱۔ حضرت انسؓ بن معاذ بن انس

حضرت انسؓ بن معاذ بن انس بن عبید بن زید بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن نجار بن ثعلبہ بن عمرو بن خزرج انصاری خزرجی نجاری بدر میں رسول اللہؐ کے ہمراہ تھے۔ ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ کہتے ہیں انس اور بعض لوگ کہتے ہیں انیس۔ محمد بن اسحاق کہتے ہیں کہ ان کا نام انس ہے اور واقدی نے بھی کہا ہے کہ ان کا نام انس بن معاذ ہے اور ان کا نسب بھی ایسا ہی بیان کیا ہے جیسا ہم نے ذکر کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ جنگ بدر میں اور میں خندق میں شریک ہوئے اور حضرت عثمان کی خلافت میں وفات پائی۔ یہ کلام ابوعمر کا تھا اور ابن مندہ اور ابونعیم نے اپنی سند سے زہری سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا انس بن معاذ بن انس قبیلہ بنی عمرو بن مالک بن نجار سے ہیں۔ ان کی کوئی اولاد نہیں رہی بدر میں شریک ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۶۲۔ حضرت انسؓ بن معاذ جہنی

حضرت انسؓ بن معاذ جہنی انصاری۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے۔ ان کی حدیث سہل بن معاذ بن انس نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ ہمیں احمد بن حسن بن عتبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن عثمان بن صالح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے نعیم بن حماد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں رشدین بن سعد نے زبان بن فائد سے انہوں نے سہل بن معاذ بن انس سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے انہوں سے رسول اللہؐ سے اللہ تعالیٰ کے قول والارض ذات الصدع (قسم ہے زمین کی جو پھٹنے والی ہے) کی تفسیر میں نقل کیا ہے کہ زمین خدا کے حکم سے مال اور گھاس ظاہر کرتی ہے اور نیز ایک دوسری حدیث عبدالرحمٰن بن ثابت بن ثوبان سے مروی ہے انہوں نے سہل بن معاذ بن انس سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے انہوں نے رسول اللہؐ سے فی سبیل اللہ پاسبانی کے فضائل میں روایت کی ہے۔ ابو نعیم نے اور ابوعمر نے ان انس کا ذکر نہیں کیا کیونکہ سہل بن معاذ بن انس کی سب حدیثیں ان کے باپ ہی سے مروی ہیں لہٰذا اگر ابو عبداللہ (یعنی ابن مندہ) اس کو بیان کر دیتے تو اچھا ہوتا۔ ابونعیم اور ابوعمر کے خیال کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے جو ابو الفضل منصور بن ابی الحسن طبری فقیہ شافعی نے اپنی سند کے ساتھ ابویعلی احمد بن علی تک ہم سے بیان کی وہ کہتے تھے ہمیں محرز نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں رشدین بن سعد نے زبان بن فائد سے انہوں نے سہل بن معاذ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کر کے خبر دی کہ آپ نے فرمایا جو شخص خدا کی راہ میں مسلمانوں کی پاسبانی کرے محض تبرعاً نہ کسی کے دباؤ سے وہ آگ کی صورت بھی نہ دیکھے گا مگر صرف قسم پوری کرنے کے لئے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وان منکم الا واردھا (تم میں سے کوئی نہیں ہے جو جہنم پر نہ اترے۔) اللہ تعالیٰ کے اس قول کے پورا کرنے کے لئے جہنم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی پشت پر پل صراط قائم کیا جائے گا اور سب نبی ولی اس پر ہوں گیا ور ہمیں ابویاسر عبدالوہاب بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہمیں حسن نے ابن لہیعہ سے نقل کر کے خبر دی نیز وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں یحیٰی بن غیلان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں رشدین بن سعد نے زبان بن فائد سے انہوں نے سہل بن معاذ بن انس سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے رسول اللہؐ سے فی سبیل اللہ جہاد کرنے کی فضیلت میں حدیث نقل کر کے خبر دی پس یہ دونوں حدیثیں ابونعیم اور ابوعمر کی تائید کرتی ہیں۔ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۲۶۳۔حضرت انسؓ بن نضر

حضرت انسؓ بن نضر بن ضمضم۔ان کا نسب انس بن مالک کے بیان میں گذر چکا ہے۔یہ انس انس بن مالک خادم نبیؐ کے چچا ہیں۔جنگ احد میں شہید ہوئے۔ہمیں ابوعبداللہ محمد بن محمد بن سرایا بن علی بلدی وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عمرو بن زارہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں زیاد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حمید طویل نے انس بن مالک سے انہوں نے اپنے چچا انس بن نضر سے نقل کر کے خبر دی کہ میرے چچا جنگ بدر میں حاضر نہ تھے تو انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ سب سے پہلا جہاد جو آپ نے کیا اس میں میں حاضر نہ تھا واللہ اب اگر اللہ تعالیٰ مجھے مشرکین کے ساتھ لڑنے کا کوئی موقع دکھائے گا تو دیکھئے گا کہ میں کیا کرتا ہوں چنانچہ جب جنگ احد ہوئی اور مسلمانوں کے قدم ہٹ گئے تو انس بن نضر نے کہا کہ یا اللہ میں تیرے سامنے عذر خواہی کرتا ہوں اس فعل سے جو مسلمانوں نے کیا اور تیرے سامنے بیزاری ظاہر کرتا ہوں اس حرکت سے جو مشرکوں نے کی۔بعد اس کے وہ آگے بڑھے تو سعد بن معاذ کو ملے انہوں نے کہا اے سعد یہ جنت ہے قسم ہے انس کے پروردگار کی کہ میں جنت کی خوشبو احد کے پیچھے سے محسوس کر رہا ہوں سعد بن معاذ کہتے ہیں مجھ میں اس کام کی قوت نہیں ہے جو انس نے کیا وہ خوب لڑے حضرت انس بن مالک کہتے تھے کہ ہم نے ان کے جسم پر ۸۰ سے کچھ اوپر زخم تلوار و نیزہ اور تیر کے دیکھے اور ہم نے دیکھا کہ بعد شہادت کے مشرکوں نے ان کے ساتھ مثلہ[1] کیا تھا یہاں تک کہ ان کی بہن ربیع بنت نضر نے ان کو صرف انگلیوں کے سبب سے پہچانا۔

حضرت انس بن مالک کہتے ہیں کہ ہم یہی سمجھتے تھے کہ یہ آیت ان کے اور نیز ان جیسے اور لوگوں کے حق میں نازل ہوئی: من المومنین رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیه الآیة. (مسلمانوں میں بعض وہ ہیں جنہوں نے اس کام کو پورا کر دیا جس کا انہوں نے اللہ سے عہد کیا تھا)

محمد بن علی کہتے ہیں کہ ہمیں محمد بن اسمٰعیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن سلام نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں فزاری نے حمید سے انہوں نے انس سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ربیع نے جو انس بن مالک کی پھوپھی تھیں انصار کی ایک لڑکی کے دانت توڑ ڈالے اس کے اعزہ نے قصاص کی خواہش کی اور وہ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے نبیؐ نے قصاص کا حکم دے دیا انس بن نضر نے جو انس بن مالک کے چچا تھے عرض کیا کہ یارسول اللہ ہرگز نہیں۔خدا کی قسم ربیع کے دانت نہ توڑے جائیں گے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ خدا کی کتاب میں تو قصاص ہی کا حکم ہے اس کے بعد اس لڑکی کے اعزہ راضی ہو گئے اور انہوں نے دیت قبول کر لی پس

---

[1] کان ناک کاٹ ڈالنے کو مثلہ کہتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ کے بندوں میں بعض ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ کی قسم کھالیں تو اللہ اس کو پوری کرتا ہے۔

سلام: تخفیف یعنی بغیر تشدید کے ہے۔ ربیع: راء کے ضمہ اور باء موحدہ کے فتحہ اور تشدید یاء جس کے نیچے دو نقطے ہیں کے ساتھ ہے۔

۲۶۴۔ حضرت انسؓ بن ہزلہ

حضرت انسؓ بن ہزلہ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے۔ ان سے ان کے بیٹے عمرو بن انس روایت کرتے ہیں ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے اور ابواحمد عسکری نے کہا ہے کہ انس بن ہزلہ کو لوگ انس بن حارث بھی کہتے ہیں ان کا صحابی ہونا ثابت ہے حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کے ہمراہ یہ بھی شہید ہوئے تھے۔ انس بن حارث کا ذکر تو اوپر ہو چکا ہے مگر یہ میں نہیں جانتا کہ یہ دونوں ایک ہیں یا دو ہیں۔ ابواحمد ایک عالم فاضل شخص ہیں اگر انہیں یہ نہ معلوم ہوتا کہ یہ دونوں ایک ہیں تو وہ ایسا نہ کہتے اور خیال بھی یہی ہوتا ہے کہ یہ دونوں ایک ہیں کیونکہ انس بن حارث کے بیان میں بھی یہ مذکور ہو چکا ہے کہ وہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے ہمراہ شہید ہوئے اللہ اعلم۔

۲۶۵۔ حضرت انسہؓ

حضرت انسہؓ رسول اللہؐ کے غلام ہیں۔ غلاموں کی اولاد سے تھے کنیت ان کی ابومسروح ہے اور بعض لوگ ابومسرح کہتے ہیں۔ جب یہ بیٹھتے تھے تو نبیؐ سے اجازت لے کے بیٹھتے تھے (اس درجہ فرمانبردار تھے) آپ کے ساتھ جنگ بدر میں شریک ہوئے یہ عروہ اور زہری اور ابن اسحاق کا قول ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق کی خلافت میں انہوں نے وفات پائی۔ داود بن حصین عکرمہ سے وہ حضرت ابن عباس سے راوی ہیں کہ یہ جنگ بدر میں شہید ہوئے۔ واقدی نے لکھا ہے کہ یہ ہمارے نزدیک صحیح نہیں انہوں نے کہا ہے کہ میں نے اہل علم کو دیکھا ہے کہ وہ اس بات کو ثابت کرتے ہیں کہ یہ جنگ احد میں بھی شریک ہوئے تھے اور جنگ احد کے بعد بھی بہت دنوں تک زندہ رہے اور نبیؐ کے بعد حضرت ابوبکر کی خلافت میں انہوں نے وفات پائی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۶۶۔ حضرت انیسؓ انصاری

حضرت انیسؓ انصاری۔ انس کی تصغیر ہے۔ یہ انیس انصاری ہیں شامی ہیں ان سے شہر بن حوشب نے روایت کی ہے۔ عباد بن راشد نے میمون بن سیاہ سے انہوں نے شہر بن حوشب سے انہوں نے انیس انصاری سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا میں قیامت کے دن اس سے بھی زیادہ لوگوں کی شفاعت کروں گا جتنے پتھر اور مٹی زمین پر ہیں۔ ان انیس سے سوا شہر کے اور کوئی راوی نہیں ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کر کے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ میرے نزدیک انیس بیاضی ہیں واللہ اعلم۔

۲۶۷۔ حضرت انیسؓ بن جنادہ

حضرت انیسؓ بن جنادہ غفاری۔ حضرت ابوذر کے بھائی ہیں۔ ان کے نسب میں بہت اختلاف ہے جو ان کے بھائی ابوذر کے تذکرہ میں بیان کیا جائے گا۔ جب ابوذر کو نبیؐ کے ظہور کی خبر پہنچی تو انہوں نے اپنے انہیں بھائی کو حضرت کے پاس بھیجا تھا چنانچہ یہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت کی خدمت میں آئے اور پھر لوٹ کو ابوذر کے پاس گئے اور ان سے سب حال بیان کیا۔ ہم اس قصہ کو ابوذر کے اسلام میں بیان کریں گے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۶۸۔ حضرت انیسؓ بن ضحاک

حضرت انیسؓ بن ضحاک اسلمی۔ یہ وہی ہیں جن کو نبیؐ نے قبیلہ اسلم کی عورت کے پاس بھیجا تھا کہ اگر وہ زنا کا اقرار کر لے تو اس کو سنگسار کر دیں۔

ہمیں ابوالفضل عبداللہ بن احمد نے اپنی سند سے ابوداؤد طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی ذیب نے اور زمعہ بن صالح نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے انہوں نے زید بن خالد اور ابوہریرہ سے نقل کر کے بیان کیا کہ یہ دونوں کہتے تھے دو شخص رسول اللہؐ کے پاس جھگڑتے ہوئے آئے ان میں سے ایک نے کہا کہ حضرت کتاب اللہ کے موافق ہمارے درمیان میں فیصلہ کر دیجئے اور اس نے سب حال اپنا بیان کیا تو اس معاملہ میں رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اے انیس اس شخص کی عورت کے پاس جاؤ اگر وہ زنا کا اقرار کر لے تو اسے سنگسار کر دینا چنانچہ انیس اس کے پاس گئے اور اس سے پوچھا اس نے اقرار کر لیا لہٰذا انہوں نے اس کو سنگسار کر دیا۔ اس حدیث کو ابن مندہ اور ابونعیم نے بھی ذکر کیا ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ اس حدیث کو انیس سے عمرو بن سلیم نے بھی روایت کیا ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ عمرو بن مسلم نے۔ انیس نے نبیؐ سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ آپ نے ابوذر سے فرمایا کہ سخت اور تنگ کپڑا پہنا کرو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے کیا ہے۔

۲۶۹۔ حضرت انیسؓ بن عتیک

حضرت انیسؓ بن عتیک انصاری۔ بعض لوگ ان کو اوس کہتے ہیں۔ ہمیں ابوموسیٰ محمد بن عمر اصفہانی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوغالب کوشیدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن زیدہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سلیمان بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عمرو بن خالد حرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابی نے خبر دی وہ کہتے ہمیں ابن لہیعہ نے ابوالاسود سے انہوں نے عروہ سے نقل کر کے خبر دی کہ جسر مدائن کے دن جو لوگ انصار سے پھر بنی عبدالاشہل سے پھر بنی زعوراء سے شہید ہوئے ان میں انیس بن عتیک بن عامر بھی ہیں۔ محمد بن اسحاق نے ان کا تذکرہ کیا ہے اور ان کا نام اوس بتایا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

جسر مدائن کو بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ مسلمانوں کی اور فارس کی کسی لڑائی کا نام ہے حالانکہ ایسا نہیں یہ وہ جسر ہے جس میں ابوعبید ثقفی والد مختار قتل کئے گئے ہیں۔ اس دن کو قس ناطف بھی کہتے ہیں اور اس کو جسر ابی عبید بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ سردار لشکر تھے اور وہ بھی اس میں شہید ہوئے تھے۔

۲۷۰۔ حضرت انیسؓ ابوفاطمہ

حضرت انیسؓ۔ کنیت ان کی ابوفاطمہ ضمری۔ ان کا شمار اہل مصر میں ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کا نام ایاس ہے ان کی حدیث کی اسناد میں اختلاف ہے ابن مندہ نے اپنی سند سے ابوطاہر احمد بن عمرو سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں ہمیں رشدین بن سعد نے زہرہ بن معبد سے انہوں نے عبداللہ بن انیس یعنی ابوفاطمہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ آپ نے (ایک روز صحابہ سے) فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی شخص اس بات کو چاہتا ہے کہ وہ ہمیشہ صحیح تندرست رہے کبھی بیمار نہ ہو صحابہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ہم سب لوگ اس بات کو چاہتے ہیں آپ نے فرمایا کیا تم لوگ یہ چاہتے کہ موٹے گدھوں کی طرح بن جاؤ یہ نہیں چاہتے کہ آزمائش والے اور کفارے والے بنو۔ قسم اس کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ کسی بندہ کے لئے کوئی درجہ جنت میں مقرر ہوتا ہے مگر وہ اپنے اعمال کی وجہ سے اس درجہ پر نہیں پہنچ سکتا لہٰذا اللہ تعالیٰ اس کو کسی مصیبت میں مبتلا کر دیتا ہے تا کہ وہ اس درجہ پر پہنچ جائے۔ اس حدیث کو محمد بن ابی حمید نے ابی عقیل زرقی سے جن کا نام زہرہ بن معبد ہے اور انہوں نے ابن ابی فاطمہ سے انہوں نے نبیؐ سے اسی کے مثل روایت کیا ہے اور حجاج بن ابی حجاج نے اس حدیث کو اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن انیس ابی فاطمہ سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کیا ہے انہوں نے یہ نہیں ذکر کیا کہ عبداللہ اس حدیث کو اپنے والد سے روایت کرتے ہیں ان کا ذکر ایاس بن ابی فاطمہ کے بیان میں انشاء اللہ آئے گا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۷۲۔ حضرت انیسؓ بن قتادہ باہلی

حضرت انیسؓ بن قتادہ باہلی۔ ان کا شمار بصریوں میں ہے۔ ان سے اسیر بن جابر اور شہر بن حوشب نے روایت کی ہے۔ ان کی حدیث عباد بن راشد کے پاس ہے وہ میمون بن سیاہ سے وہ شہر بن حوشب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا چند لوگ خطبہ پڑھنے کھڑے ہوئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ وارضاہ کو برا کہنے لگے اور ان کی برائی بیان کرنے لگے یہاں تک کہ آخر میں ایک شخص قبیلہ انصار کے یا اور کسی قبیلہ کے کھڑے ہوئے ان کا نام انیس تھا انہوں نے خدا کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد کہا کہ تم لوگوں نے آج حضرت علی کو بہت برا کہا اور میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں قیامت کے دن اس سے بھی زیادہ شفاعت کروں گا جتنے کہ پتھر اور مٹی کے ٹکڑے زمین پر ہیں اور میں خدا کی قسم کھاتا ہوں کہ آنحضرتؐ سے بڑھ کر کوئی اپنے قرابت کا لحاظ کرنے والا نہ تھا پس کیا تم لوگ یہ سمجھتے ہو کہ آپ کی شفاعت تم تک پہنچ جائے گی اور آپ کے اہل بیت اس سے محروم رہیں گے۔ اس حدیث کے روایت کرنے میں میمون بن سیاہ تنہا ہیں وہ بصرہ کے رہنے والے اور معتبر ہیں وہی ان کی حدیثوں کے حافظ ہیں ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر اسی طرح لکھا ہے مگر ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ انیس صحابہ میں سے ایک شخص ہیں اور انصاری ہیں ان کا نسب انہوں نے نہیں بیان کیا۔ ان سے شہر بن حوشب نے روایت کی ہے ان کی حدیث یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا میں قیامت کے دن اس سے زیادہ شفاعت کروں گا جس قدر پتھر اور مٹی کے ڈھیلے زمین پر ہیں ابوعمر نے لکھا ہے کہ اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ انیس بن قتادہ باہلی بصرہ کے رہنے والے ہیں ان سے ابونضرہ نے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں میں بنی ضبیعہ کی ایک جماعت کے ہمراہ رسول اللہؐ کی خدمت میں گیا بعض لوگ ان کو انس بھی کہتے ہیں مگر انیس زیادہ مشہور ہے۔ ابونعیم نے شفاعت والی حدیث انیس انصاری بیاضی کے تذکرہ میں روایت کی ہے اور ان کا تذکرہ انہوں نے مستقل طور پر لکھا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے۔ ابن مندہ نے اس حدیث کو اسی اسناد کے ساتھ لکھا ہے مگر انہوں نے ان انیس کو باہلی لکھ دیا ہے۔ پس جب راوی بھی ایک ہی ہیں یعنی عباد بن راشد میمون بن سیاہ اور شہر بن حوشب سے اور حدیث بھی ایک ہی ہے یعنی شفاعت والی اور ابن مندہ اور ابونعیم دونوں کہتے ہیں کہ انصار میں سے یا ان کے علاوہ ایک شخص کھڑے ہو گئے پس اس سے یہ بات معلوم ہوئی کہ یہ دونوں ایک ہیں پھر میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں جانتا کہ ان دونوں نے ان کو باہلی کیسے لکھ دیا علاوہ اس کے ابونعیم اکثر ابن مندہ کی پیروی کیا کرتے ہیں رہ گیا ابن مندہ کا ابوموسیٰ پر استدراک کرنا اس کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کیونکہ اگرچہ انہوں نے ان کو انصاری نہیں لکھا مگر مطلب وہی ان کی عبارت سے بھی نکلتا ہے جو ابوموسیٰ نے باہلی کے تذکرہ میں بیان کیا ہے صرف بات اتنی ہے کہ اگر وہ ان کو باہلی نہ لکھتے تو بہتر ہوتا کیونکہ حدیث میں کوئی ایسی بات نہیں ہے جو ان کے باہلی ہونے پر دلالت کرے حدیث میں صرف اسی قدر مضمون ہے جو ان کے انصاری ہونے پر دلالت کرتا ہے واللہ اعلم۔ ابوعمر نے انیس باہلی کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے جس طرح ہم نے بیان کیا اور وہ ایک دوسری حدیث اس تذکرہ میں لائے ہیں وہ یہ کہ انیس نے کہا میں رسول اللہؐ کی خدمت میں قبیلہ ضبیعہ کے کچھ لوگوں کے ہمراہ گیا تھا اور انہوں نے انیس انصاری کا بھی تذکرہ لکھا ہے اور ان کے تذکرہ میں شفاعت والی حدیث لائے ہیں لہٰذا ان پر طعن نہیں ہو سکتا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۷۲۔ حضرت انیسؓ بن قتادہ بن ربیعہ

حضرت انیسؓ بن قتادہ بن ربیعہ۔ بن مطرف بن خالد بن حارث بن زید بن عبید بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی۔ بدر میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک تھے اور جنگ احد میں شہید ہوئے۔ اخنس بن شریق نے ان کو قتل کیا تھا۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے خنساء بنت خذام اسدیہ سے نکاح کیا تھا اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ان کا نام انس ہے حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے مگر ہم نے ان کا ذکر ان کے بیان میں بھی کیا ہے۔ مجمع بن جاریہ نے روایت کی ہے کہ خنسا بنت خذام انیس بن قتادہ کے نکاح میں تھیں جب وہ احد کے دن شہید ہوئے تو خنسا کے والد نے خنسا کا نکاح قبیلہ مزنیہ کے ایک شخص سے کر دیا مگر خنساء اس سے خوش نہیں ہوئیں اور رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئیں۔ رسول اللہؐ نے ان کا نکاح فسخ کر دیا پھر ابولبابہ نے خنساء سے نکاح کیا اس نکاح سے سائب بن ابی لبابہ پیدا ہوئے ان کا تذکرہ تینوں نے کیا ہے۔ ابوعمر نے خنساء کو اسدیہ لکھا ہے حالانکہ یہ انصاریہ ہیں۔

۲۷۳۔ حضرت انیسؓ بن مرثد

حضرت انیسؓ بن مرثد بن ابی مرثد غنوی۔ ان کو لوگ انس بھی کہتے ہیں مگر انیس ہی زیادہ مشہور ہے۔ یہ ابوعمر کا بیان ہے مگر ہم نے ان کا ذکر انس ہی کے بیان میں کیا ہے ہم نے ان کا نسب بھی وہاں بیان کیا ہے ابوعمر نے کہا ہے کہ ان کی کنیت ابویزید ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ وہ انصاری ہیں بوجہ اس کے کہ ان کے گمان میں انصار سے اور ان کی حلف کی دوستی تھی مگر یہ صحیح نہیں ان سے اور حمزہ بن عبدالمطلب سے حلف کی دوستی تھی ان کا نسب غنی بن اعصر سے ہے یہ اور ان کے والد مرثد اور ان کے دادا ابومرثد سب صحابی ہیں ان کے والد رجیع کے دن رسول اللہؐ کی حیات میں شہید ہوئے اور ان کے دادا نے حضرت ابوبکرؓ صدیق کی خلافت میں وفات پائی اور یہ انیس نبیؐ کے ہمراہ فتح مکہ اور حنین میں شریک تھے اور جنگ حنین کے زمانہ میں مقام اوطاس میں یہ نبیؐ کی طرف سے جاسوس تھے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہی ہیں جن سے رسول اللہؐ نے فرمایا تھا کہ اے انیس اس عورت کے پاس چلے جاؤ اگر وہ زنا کا اقرار کر لے تو اس کو سنگسار کر دینا۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ ان میں اور ان کے والد کی عمر میں صرف اکیس برس کا تفاوت تھا۔ حضرت انیس کی وفات ربیع الاول ۲۰ھ میں ہوئی حکم بن مسعود نے بواسطہ ان کے نبیؐ سے فتنہ کے متعلق ایک حدیث

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روایت کی ہے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے بعض لوگوں کا بیان ہے کہ نبیؐ نے قبیلہ اسلم کی عورت کے سنگسار کرنے کا جن کو حکم دیا تھا وہ انیس بن ضحاک ہیں اور یہی صحیح معلوم ہوتا ہے کیونکہ اسے نقل کرنے والے زیادہ ہیں اور اس وجہ سے کہ نبیؐ جب کوئی کام کسی قبیلہ کا کسی کے متعلق کرتے تھے تو ایسے ہی شخص کے متعلق کرتے تھے جو اس قبیلہ کا ہو کیونکہ اہل عرب کی طبیعتیں اس بات سے متنفر تھیں کہ غیر قبیلہ کا آدمی ان پر حاکم بنایا جائے لہٰذا آپ انہیں کی طبیعت کی موافقت کرتے تھے اور ان کو ابواحمد عسکری نے انصار میں شمار کیا ہے اور کہا ہے کہ انیس بن ابی مرثد انصاری ان سے فتنہ کے متعلق بھی ایک حدیث روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا عنقریب ایک فتنہ ہوگا[1] اندھا، بہرا، گونگا، مگر یہ حدیث انصار سے منقول نہیں ہے۔

۲۷۴۔حضرت انیسؓ بن معاذ

حضرت انیسؓ بن معاذ بن انس بن قیس بن عبید بن زید بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن نجار انصاری خزرجی بدری بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام انس ہے اور ان کے والد کو بعض لوگوں نے معاذ بن قیس کہا ہے۔ان کا تذکرہ صرف ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ عروہ بن زبیر نے ان انصار کے بیان میں جو بدر میں شریک تھے انیس بن معاذ بن قیس کا نام لیا ہے اور ابوبکر نے ابن اسحاق سے شرکائے بدر میں قبیلہ بنی عمرو بن مالک بن نجار یعنی بنی حدیلہ سے انس بن معاذ بن انس بن قیس کا بھی نام لیا ہے۔ان کا نسب یہی ہے جو ہم نے بیان کیا ہے ان کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ابونعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے مگر ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک نہیں کیا حالانکہ ان کی عادت اس قسم کے مقامات میں استدراک کرنے کی ہے۔

۲۷۵۔حضرت انیفؓ بن جشم

حضرت انیفؓ بن جشم۔ان کے نام کے آخر میں فے ہے۔یہ بیٹے ہیں جشم بن عوذ اللہ بن تاج بن اراشہ بن عامر بن عبیل بن قسمیل بن فران بن بلی بن عمرو بن الحاف بن قضاعہ کے۔انصار کے حلیف تھے بدر میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک تھے۔یہ محمد بن اسحاق کا بیان ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

فران: فاء اور راء مشددہ اور آخر پر نون ہے۔جشم: جیم معجمہ اور شین معجمہ کے ساتھ ہے۔عبیل: عین مہملہ اور باء موحدہ اور یا کے ساتھ اور آخر پر لام ہے۔

۲۷۶۔حضرت انیفؓ بن حبیب

حضرت انیفؓ بن حبیب۔طبری نے ان کا ذکر ان صحابہ میں کیا ہے جو خیبر کے دن شہید ہوئے۔ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ خیبر میں سنہ ۷ھ میں شہید ہوئے۔ان کی کوئی حدیث نہیں روایت کی گئی۔

۲۷۷۔حضرت انیفؓ بن ملہ

حضرت انیفؓ بن ملہ یمامی۔حیان کے بھائی ہیں۔رسول اللہؐ کے پاس یہ اور ان کے بھائیؓ حیان جو ملہ کے بیٹے تھے اور رفاعہ اور بجہ جو زید کے بیٹے تھے یمامہ کے بارہ آدمیوں کے ہمراہ آئے تھے جب یہ لوٹ کے گئے تو انیف سے ان کی قوم نے

[1] یعنی وہ فتنہ کسی کے دفع کرنے سے دفع نہ ہوگا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پوچھا کہ تمہیں نبیؐ نے کیا حکم دیا ہے انہوں نے کہا کہ ہمیں اس بات کا حکم دیا ہے کہ ہم بکری کو بائیں پہلو پر گرائیں اور اس کو قبلہ رو کر کے ذبح کریں اور اس کا خون بہا دیں اور اس کو کھالیں پھر ہم اللہ تعالیٰ کا شکر کریں ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۷۸۔ حضرت انیفؓ بن وایلہ

حضرت انیفؓ بن وایلہ۔ واقدی نے اسی طرح لکھا ہے یعنی یائے تحتانی کے ساتھ اور ابن اسحاق نے واثلہ لکھا ہے خیبر کے دن شہید ہوئے ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

باب الہمزۃ والہاء

۲۷۹۔ حضرت اہبانؓ بن اخت ابی ذر

حضرت اہبانؓ بن اخت ابی ذر۔ ابوذر کی بہن کے بیٹے ہیں۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ محمد بن اسماعیل نے بیان کیا ہے کہ یہ صیفی کے بیٹے ہیں مگر اور لوگوں نے اس کے خلاف لکھا ہے۔ ان سے حمید بن عبدالرحمٰن نے روایت کی ہے۔ ابن مندہ نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن سعد واقدی سے نقل کیا ہے کہ وہ کہتے تھے جو صحابہ بصرہ میں سکونت پذیر ہوئے تھے ان میں سے اہبان بن صیفی غفاری بھی ہیں کنیت ان کی ابو مسلم ہے انہوں نے وصیت کی تھی کہ ان کو کفن میں دو کپڑے دیئے جائیں مگر لوگوں نے تین کپڑے دیئے دفن کرنے کے بعد صبح کو دیکھا کہ وہ تیسرا کپڑا کھونٹی پر لٹکا ہوا تھا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابوعمر نے لکھا ہے مگر ابن مندہ نے اس تذکرہ میں محمد بن سعد واقدی کے موافق لکھا ہے اور کہا ہے کہ اہبان بن صیفی لہٰذا اس کا ذکر کرنا اہبان کے تذکرہ میں مناسب ہے اور ابوعمر نے یہ کچھ نہیں بیان کیا انہوں نے صرف اسی قدر بیان کیا ہے کہ اہبان بن اخت ابی ذر ان سے حمید بن عبدالرحمٰن حمیری بصری نے روایت کی ہے ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں یہ (اپنے ماموں) حضرت ابوذر سے روایت کرتے ہیں اور اس میں کچھ اعتراض نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

۲۸۰۔ حضرت اہبانؓ بن اوس

حضرت اہبانؓ بن اوس اسلمی ان کا لقب مکلم الذئب (یعنی بھیڑیئے سے کلام کرنے والے) مشہور ہے کنیت ان کی ابوعقبہ ہے کوفہ میں رہتے تھے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ مکلم الذئب (یہ نہیں ہیں بلکہ) اہبان بن عباد خزاعی ہیں ابن مندہ کہتے ہیں کہ یہ سلمہ بن اکوع کے چچا ہیں۔ ہمیں محمد بن محمد بن سرایا بلدی وغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالوقت نے اپنی اسناد سے محمد بن اسماعیل تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمیں ابو عامر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسرائیل نے مجزاۃ بن زاہر سے انہوں نے اپنوں میں سے ایک شخص سے روایت کر کے خبر دی جن کا نام اہبان بن اوس تھا۔ اصحاب شجرہ[1] میں سے تھے اور ان کے دونوں گھٹنوں میں درد رہتا تھا جب وہ سجدہ کرتے تھے تو اپنے دونوں گھٹنوں کے نیچے تکیہ رکھ لیتے تھے۔

---

[1] اصحاب شجرہ ان صحابہ کو کہتے ہیں جنہوں نے مقام حدیبیہ میں درخت کے نیچے سرور انبیاءؐ سے بیعت کی تھی انہیں کو اصحاب بیعۃ الرضوان بھی کہتے ہیں (رضی اللہ عنہم و ارضاہم)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انیس بن عمرو نے ان سے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں اپنی بکریاں چرا رہا تھا بھیڑیے نے ایک بکری پر حملہ کیا میں نے اسے ڈانٹا تو بھیڑیا اپنی دم ہلانے لگا اور مجھ سے مخاطب ہو کر بولا کہ (خیر آج تو نے بچالیا) جس دن [1] لوگ اس طرف سے غافل ہوں گے اس دن کون بچائے گا؟ کیا تم میرا رزق جو خدا نے مجھے دیا تھا چھینے لیتے ہو یہ کہتے ہیں میں نے (تعجب سے) ہاتھ پر ہاتھ رکھا اور کہا آج کا جیسا تعجب انگیز واقعہ میں نے کبھی نہیں دیکھا بھیڑیے نے کہا تم اس بات پر کیا تعجب کرتے ہو اس سے بھی زیادہ تعجب کی بات یہ ہے کہ رسول اللہ سامنے کے باغات میں موجود ہیں اور اس نے اپنے ہاتھ سے مدینہ کی طرف اشارہ کیا ہے وہ لوگوں سے گزشتہ اور آئندہ کی خبریں بیان کرتے ہیں اور لوگوں کو خدا کی طرف اور اس کی عبادت کی طرف بلاتے ہیں۔

یہ سن کر اہبان رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنا واقعہ آپ سے بیان کیا اور اسلام لائے۔ ابو نعیم نے یہ حدیث اسی تذکرہ میں لکھی ہے اور ابن مندہ نے یہ حدیث اہبان بن عیاذ کے تذکرہ میں لکھی ہے اور ابو عمر نے انہیں کے تذکرہ میں کہا ہے کہ یہ اصحاب شجرہ میں سے تھے ان کو لوگ مکلم الذئب کہتے تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ مکلم الذئب اہبان بن عیاذ سے ہیں (فقط) کسی نے ان کا نسب نہیں بیان کیا ہشام کلبی نے کہا ہے کہ یہ اہبان اکوع کے بیٹے تھے اکوع کا نام سنان بن عیاذ بن ربیعہ بن کعب بن امیہ بن یقظہ بن خزیمہ بن مالک بن سلامان بن اسلم بن افصی بن حارثہ اسلمی انہوں نے کہا ہے کہ محمد بن اشعث قائد کا اور ان کے تمام خاندان کا نسب اسی طرح بیان کیا جاتا ہے اور محمد بن اشعث انہیں کی اولاد میں ہیں کیونکہ محمد بن اشعث بیٹے ہیں عقبہ بن اہبان کے یہ نسب اس قول کے مخالف نہیں ہے جو اوپر بیان ہوا یعنی یہ کہ اہبان سلمہ بن اکوع کے چچا ہیں کیونکہ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ سلمہ بیٹے ہیں عمرو کے اور وہ بیٹے ہیں اکوع کے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۸۱۔ حضرت اہبانؓ بن صیفی

حضرت اہبانؓ بن صیفی غفاری۔ حرام بن غفار کی اولاد سے ہیں بصرہ میں رہتے تھے کنیت ان کی ابو مسلم اور بعض لوگ ان کا نام وہبان کہتے ہیں واؤ کے بیان میں انشاء اللہ بیان ہوگا۔ ان سے ان کی بیٹی عدیسہ روایت کرتی ہیں۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد بن حنبل تک خبر دی وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے تھے ہمیں مریح بن نعمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حماد یعنی ابن زید نے عبدالکریم بن حکم غفاری اور عبداللہ بن عبید سے انہوں نے عدیسہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے علی بن ابی طالب میرے پاس تشریف لائے اور دروازہ پر کھڑے ہو کر پوچھا کہ کیا یہاں ابو مسلم ہیں؟ میں نے کہا کہ ہاں تو انہوں نے کہا کہ تم کو کیا چیز مانع ہے کہ تم اس کام میں کچھ حصہ نہیں لیتے اور کچھ ہاتھ نہیں بٹاتے میں نے کہا کہ ایک وصیت مجھے میرے خلیل اور آپ کے ابن عم نے کی تھی وہ وصیت مجھے اس بات سے مانع ہے مجھے حضرت نے وصیت فرمائی تھی کہ جب فتنہ کا زمانہ ہو تو تم لکڑی کی تلوار بنالینا چنانچہ میں نے لکڑی کی تلوار بنالی ہے وہ لٹکی ہوئی ہے۔

واقدی نے بیان کیا ہے کہ جو لوگ بصرہ میں آ کے فروکش ہوئے تھے ان میں اہبان بن صیفی غفاری بھی تھے انہوں نے وصیت کی تھی کہ صرف دو کپڑوں میں انہیں کفن دیا جائے مگر لوگوں نے انہیں تین کپڑوں میں کفنایا صبح کو وہ تیسرا کپڑا لوگوں نے کھونٹی پر دیکھا ابو عمر نے لکھا ہے کہ اس حدث کو بصرہ کے پرہیزگار لوگوں کی ایک جماعت نے یعنی سلیمان بن تیمی اور ان کے بیٹے معتمر نے اور

[1] مراد اس سے قرب قیامت کا زمانہ ہے کہ اس وقت درندے آبادیوں میں پھریں گے اور مویشیوں کا کوئی حفاظت کرنے والا نہ ہوگا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یزید بن زریع نے اور محمد بن عبداللہ بن مثنیٰ نے معلیٰ بن جابر بن مسلم سے انہوں نے عدیسہ بنت وہبان سے روایت کیا ہے اور ابن مندہ نے اس حدیث کو اہبان بن اخت ابی ذر کے تذکرہ میں لکھا ہے جیسا کہ پیشتر گزر چکا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۸۲۔ حضرت اہبان رضی اللہ عنہ بن عیاذ

حضرت اہبان رضی اللہ عنہ بن عیاذ خزاعی۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ بھیڑئے سے کلام کرنے والے یہی ہیں۔ یہ اصحاب شجرہ میں سے ہیں ان سے یزید بن معاوی بکائی نے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ یہی ہیں جن سے بھیڑیے نے کلام کیا تھا اور یہ بھی بیان کیا ہے کہ ہر سال اپنے گھر والوں کی طرف سے ایک بکری قربانی کیا کرتے تھے مگر صحیح یہ ہے کہ بھیڑیے سے کلام کرنے والے اہبان بن اوس اسلمی ہیں۔ ابن مندہ نے ان اہبان بن عیاذ کا تذکرہ مستقل طور پر علیحدہ لکھا ہے۔ اور ابو عمر اور ابو نعیم نے اہبان بن اوس کے تذکرہ میں ان کو بھی ذکر کر دیا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ بھیڑیے سے کلام کرنے والے اہبان بن عیاذ خزاعی ہیں واللہ اعلم۔

عیاذ: عین مہملہ اور یاء جس کے نیچے دو نقطے ہیں اور اس کے آخر پر ذال معجمہ ہے۔

۲۸۳۔ حضرت اہود رضی اللہ عنہ بن عیاض

حضرت اہود رضی اللہ عنہ بن عیاض ازدی یہ وہی ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی وفات کی خبر قبیلہ حمیر کو پہنچائی تھی اس وقت جو باتیں انہوں نے کی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اس وقت مسلمان تھے ان کا تذکرہ ابن دباغ نے محمد بن اسحاق سے نقل کیا ہے۔

باب الھمزۃ مع الواو

۲۸۴۔ حضرت اوس رضی اللہ عنہ بن ارقم

حضرت اوس رضی اللہ عنہ بن ارقم بن زید بن قیس بن نعمان بن مالک بن اغر بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج انصاری خزرجی قبیلہ بنی حارث بن خزرج سے ہیں۔ زید بن ارقم کے بھائی ہیں۔ احد کے دن شہید ہوئے۔ ہمیں ابو جعفر بن سمین نے اپنی اسناد سے یونس بن بکیر تک خبر دی انہوں نے ابن اسحاق سے شہداء احد کے ناموں میں قبیلہ بنی حارث بن خزرج سے زید بن ارقم کے بھائی کا نام بھی روایت کیا ہے کہ وہ اس میں شہید ہوئے انہوں نے کہا کہ اوس بن ارقم بن زید بن قیس بھی اسی جنگ میں شہید ہوئے تھے اور انہوں نے ان کا نسب بھی بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۸۵۔ حضرت اوس رضی اللہ عنہ بن اعور

حضرت اوس رضی اللہ عنہ بن اعور بن جوشن بن عمرو بن مسعود۔ ان کو بخاری نے ذکر کیا ہے اور ان کا ذکر ذو والے ناموں میں آئے گا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ان دونوں نے بیان کیا ہے کہ یہ جوشن بن عمرو بن مسعود کے بیٹے ہیں مگر یہ نسب صحیح نہیں ہے ابو عمر نے ان کا تذکرہ ردیف ذال میں ذی الجوشن کے بیان میں کیا ہے۔ لقب ان کا ذوالجوشن ہے اور نام ان کا اوس ہے۔ یہ ایک قول کے موافق ہے اور اس کے علاوہ بھی کہا گیا ہے اور اس اختلاف کو ذال کے باب میں انشاء بیان کیا جائے گا۔ اور یہ اوس بن اعور بن عمرو بن معاویہ ہے اور معاویہ کا مشہور نام ضباب بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ ہے۔ والد ہیں شمر بن ذی الجوشن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے جس کا واقعہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ مشہور ہے۔ انہوں نے کوفہ کی سکونت اختیار کر لی تھی ان کا باقی حال ذی الجوشن کے بیان میں انشاءاللہ آئے گا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۸۶۔ حضرت اوسؓ بن انیس

حضرت اوسؓ بن انیس قرنی۔ اور بعض لوگ ان کو اویس بن عامر کہتے ہیں یہ بڑے مشہور زاہد ہیں اویس کے بیان میں انشاء اللہ ان کا تذکرہ ہوگا ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۸۷۔ حضرت اوسؓ بن اوس ثقفی

حضرت اوسؓ بن اوس ثقفی۔ ابن مندہ نے لکھا ہے کہ بخاری نے ان کو تین شخص کر کے لکھا ہے اور ابن مندہ نے ابن معین سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا اوس بن اوس اور اوس بن ابی اوس ایک شخص ہیں۔ عبدالرحمٰن بن یعلیٰ طائفی نے عثمان بن عبداللہ بن اوس سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا اوس بن حذیفہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں اس وفد میں تھا جو قبیلہ بنی مالک سے رسول اللہؐ کے پاس آیا تھا یعنی وفد ثقیف۔ بنو مالک اور قبیلہ ثقیف کی ایک شاخ ہے وہ کہتے تھے کہ نبیؐ نے اس وفد کو اپنے ایک قبہ میں جو مسجد اقدس اور خانہ مقدس کے درمیان میں تھا اتارا تھا اور آپ ان کے پاس بعد نماز عشا کے جا کے باتیں کیا کرتے تھے۔ اس حدیث کو شعبہ نے نعمان بن سالم سے انہوں نے اوس بن اوس ثقفی سے روایت کیا ہے کہ وہ اس وفد میں تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں اس حدیث کو شعبہ نے اوس بن اوس سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔ ابن مندہ کا کلام ختم ہو گیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابوعمر نے کیا ہے۔ اور ابوعمر نے (اس قدر اور زیادہ) لکھا ہے کہ بعض لوگ ان کو اوس بن ابی اوس بھی کہتے ہیں یہ والد ہیں عمرو بن اوس کے اور انہوں نے کہا ہے کہ انہوں نے نبیؐ سے کئی حدیثیں روایت کی ہیں منجملہ ان کے یہ حدیث ہے کہ جو شخص نہلائے اور نہائے وہ حدیث جو ابن مندہ نے اس کے بعد والے تذکرہ میں نقل کی ہے۔ ان کو ابن مندہ نے قبیلہ ثقیف کی طرف منسوب نہیں کیا اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ علیحدہ نہیں لکھا بلکہ ان کا تذکرہ اوس بن حذیفہ کے ذکر میں لکھ دیا ہے جیسا کہ انشاءاللہ ہم آئندہ ذکر کریں گے انہوں نے ان کا نام انس بن ابی انس لکھا ہے اور ابوانس کا نام حذیفہ ہے ابوعمر نے بھی ایسا ہی لکھا ہے۔

۲۸۸۔ حضرت اوسؓ بن اوس

حضرت اوسؓ بن اوس اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام اوس بن ابی اوس ہے ان کا شمار اہل شام میں ہے ان سے ابوالاشعث صنعائی نے اور عبداللہ بن محیریز نے روایت کی ہے کہ ہمیں ابواحمد عبدالوہاب بن علی صوفی نے اپنی اسناد سے ابوداؤد سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن حاتم جرجانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن مبارک نے اوزاعی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے حسان بن عطیہ نے ابوالاشعث سے انہوں اوس بن اوس سے انہوں نے رسول اللہؐ سے نقل کر کے خبر دی کہ آپ نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن نہلائے [1] اور نہائے پھر (جامع مسجد) سویرے جائے اور پیادہ پا جائے سوار ہو کر نہ جائے اور

---

[1] جمعہ کے دن [illegible] کی فضیلت [illegible] نکلتی ہے جیسا کہ اور احادیث میں بھی وارد ہوا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام کے قریب بیٹھے اور خطبہ سنے اور (اس درمیان میں کوئی لغو کام نہ کرے اس کو ہر قدم کے عوض میں ایک سال کا ثواب ملے گا ایک سال کے روزوں کا اور ایک سال کی شب بیداری کا۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے اور اس حدیث کو احمد بن شعیب نے محمد بن خالد سے انہوں نے عمر بن عبدالواحد سے انہوں نے یحییٰ بن حارث سے انہوں نے ابوالاشعث سے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ اوس بن اوس ثقفی سے مروی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ اوس اور وہ اوس جن کا ذکر پہلے ہوا دونوں ایک ہیں مگر ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ اوس بن ابی اوس ہیں اور وہ حدیث روایت کی ہے جو ہم سے عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر نے اپنی سند سے ابوداؤد یعنی سلیمان بن داؤد تک بیان کی وہ شعبہ سے وہ نعمان بن سالم سے راوی ہیں کہ انہوں نے کہا میں نے ابن عمرو بن اوس کو اپنے دادا اوس بن ابی اوس سے یہ روایت نقل کرتے ہوئے سنا کہ انہوں نے نبیؐ کو دیکھا کہ آپ وضو کر رہے تھے آپ نے استیکاف تین بار کیا میں نے پوچھا کہ استیکاف کیا چیز ہے انہوں نے کہا (اس کا مطلب یہ ہے کہ) آپ نے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے اور نیز یعلی بن عطا سے مروی ہے کہ وہ اپنے والد سے وہ اوس بن ابی اوس سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں نے نبیؐ کو دیکھا آپ نے وضو کیا اور اپنے نعلین پر مسح فرمایا اور نماز کے لئے تشریف لے گئے۔ ابونعیم نے ان اوس کو عمرو بن اوس ثقفی کا والد قرار دیا ہے اور ابوعمر کی مخالفت کی ہے۔ ابوعمر نے ان کو ثقفی قرار دیا ہے اور انہوں نے علاوہ ثقفی کے نہ اوس بن اوس کا تذکرہ کیا ہے نہ اوس بن ابی اوس کا ذکر لکھا ہے اور عنقریب ان دونوں تذکروں کی بابت اوس بن حذیفہ کے تذکرہ میں انشاء اللہ کلام کیا جائے گا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۲۸۹۔ حضرت اوسؓ بن بشیر

حضرت اوسؓ بن بشیر۔ یمن کے لوگوں میں سے ہیں بعض لوگ کہتے ہیں یہ جیشان کے رہنے والے ہیں یہ ابوعمر کا بیان ہے۔

ہمیں حافظ محمد بن عمر بن ابی عیسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے ہیں ہم سے ابوزکریا یعنی ابن مندہ نے اجازۃً بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوحفص عمر بن ابی بکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر محمد بن احمد ہمدانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالعاصی کے چچا یعنی ابومحمد نے علی بن سعید سے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ولید بن مسلم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن صالح نے لیث بن سعد سے انہوں نے عامر بن یحییٰ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اوس بن بشیر سے روایت کی ہے کہ ایک شخص یمن کا رہنے والا جو قبیلہ بنی خنساء کا تھا۔ نبیؐ کے حضور میں آیا اور اس نے کہا کہ ہمارے یہاں ایک پینے کی چیز کا رواج ہے جس کو مزر کہتے ہیں چینا (ایک قسم کا غلہ) سے بنائی جاتی ہے نبیؐ نے فرمایا کیا اس میں نشہ ہے؟ آنے والے کہا جی ہاں تو آپ نے فرمایا کہ تم اس کو نہ پیو۔ اس نے تین بار اس کے متعلق سوال دہرایا۔ آپ نے ہر بار پوچھا کہ کیا اس میں نشہ ہے تو اس نے کہا۔ ہاں۔ آپ نے فرمایا تم اس کو نہ پیو۔ اس نے عرض کیا کہ لوگ صبر نہ کر سکیں گے آپ نے فرمایا کہ اگر صبر نہ کر سکیں گے تو ان کے سر توڑ دو۔ ان کو قبیلہ بنی خنساء سے کہنا غلط ہے۔ یہ جیشان کے ہیں جو یمن کا ایک قبیلہ ہے۔ یہ حدیث جابر بن عبداللہ سے اور دیلم جیشانی سے مروی ہے ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ پس ابوموسیٰ کی روایت کی بنا پر اوس اہل ایمن سے نہیں ہیں ہاں وہ اس وقت موجود تھے جب یمنی نے نبیؐ سے اس مسئلہ کو پوچھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۹۰۔ حضرت اوسؓ بن ثابت

حضرت اوسؓ بن ثابت بن منذر بن حرام بن عمرو بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار بن ثعلبہ بن عمرو بن خزرج انصاری خزرجی۔ حضرت حسان بن ثابت شاعر کے بھائی ہیں بیعت عقبہ اور جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ ابن مندہ نے بیان کیا ہے کہ اوس بن ثابت بن منذر بن حرام قبیلہ بنی عمرو بن مالک بن نجار سے ہیں اور اور لوگوں نے لکھا ہے کہ قبیلہ بنی عمرو بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار سے ہیں ابن مندہ نے سمجھا ہے کہ یہ اختلاف نسب میں ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے کیونکہ پہلے قول میں جو ان کو قبیلہ بنی عمرو بن زید مناۃ سے قرار دیا ہے وہ پہلے عمرو کا نسب ہے اور دوسرے قول میں جو بنی عمرو بن مالک بن نجار سے قرار دیا ہے وہ دوسرے عمرو کا حال (الث ہے) اور یہ پہلے عمرو کے دادا ہیں جس نے اس نسب کو دیکھا ہے جو ہم نے پہلے ذکر کیا ہے وہ جانتا ہے کہ ان دونوں قولوں میں کچھ اختلاف نہیں ہے۔ عبداللہ بن محمد بن عمارہ انصاری نے بیان کیا ہے کہ یہ اوس جنگ احد میں شہید ہوئے۔ واقدی نے لکھا ہے کہ یہ جنگ بدر اور احد اور خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک ہوئے تھے اور حضرت عثمانؓ کی خلافت میں مدینہ میں وفات پائی۔ ابوعمر نے لکھا ہے کہ میرے نزدیک عبداللہ کا قول صحیح ہے واللہ اعلم اور ابن اسحاق نے لکھا ہے کہ یہ جنگ بدر میں شریک تھے اور جنگ احد میں شہید ہوئے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ ان کے اور ان کی بی بی کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی للرجال نصیب مما ترک الوالدان ولا قربون (مردوں کو بھی حصہ ہے اس مال میں جو ماں باپ اور اعزہ چھوڑ مریں۔ اس کے بعد اسی آیت میں یہ مضمون ہے کہ عورتوں کو بھی اس مال میں حصہ ہے جو ماں باپ اور اعزہ چھوڑیں) ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ میں نے یہ قصہ خالد بن عرفطہ کے بیان میں لکھا ہے اور وہیں اس پر بحث کی ہے۔

۲۹۱۔ حضرت اوسؓ بن ثعلبہ

حضرت اوسؓ بن ثعلبہ تیمی۔ حاکم ابوعبداللہ نے ان کا تذکرہ ان صحابہ کے ذیل میں لکھا ہے جو نیشاپور چلے آئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۹۲۔ حضرت اوسؓ بن جبیر

حضرت اوسؓ بن جبیر انصاری۔ قبیلہ بنی عمرو بن عوف سے ہیں خیبر کے دن قلعہ ناعم پر شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابن شاہین نے کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ اور ابوعمر نے لکھا ہے مگر ابوعمر نے ان کا نام اوس بن حبیب لکھا ہے واللہ اعلم۔

۲۹۳۔ حضرت اوسؓ بن جہیش

حضرت اوسؓ بن جہیش بن یزید نخعی مشہور نام ان کا ارقم ہے قبیلہ نخع کے وفد کے ساتھ رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے ارقم کے نام میں ان کا ذکر ہو چکا ہے۔ ان کا ذکر ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۲۹۴۔ حضرت اوسؓ ابو حاجب کلابی

حضرت اوسؓ۔ کنیت ان کی ابو حاجب کلابی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن قانع نے لکھا ہے ان سے ان کے بیٹے حاجب نے روایت کی ہے کہ یہ نبیؐ کے پاس حاضر ہوئے تھے اور آپ سے بیعت کی تھی ابن ابی حاتم نے کہا کہ اوس کلابی ضحاک بن سفیان کلابی سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روایت کرتے ہیں اوران سے ان کے بیٹے حاجب روایت کرتے ہیں۔ان کا تذکرہ ابن دباغ اندلسی نے لکھا ہے۔

۲۹۵۔حضرت اوسؓ بن حارثہ

حضرت اوسؓ بن حارثہ بن لام بن عمرو بن ثمامہ بن عمرو بن طریف طائی ان کا تذکرہ ابن قانع نے لکھا ہے اور انہوں نے اپنی اسناد سے حمید بن منہب سے انہوں نے اپنے دادا اوس بن حارثہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں قبیلہ طے کے ستر سواروں کے ساتھ گیا اور میں نے آپ سے اسلام کے اوپر بیعت کی اور انہوں نے ایک طویل حدیث ذکر کی ہے۔ان کا تذکرہ ابن دباغ نے لکھا ہے۔

۲۹۶۔حضرت اوسؓ بن حبیب

حضرت اوسؓ بن حبیب انصاری۔قبیلہ بنی عمرو بن عوف سے ہیں خیبر میں شہید ہوئے اور بعض لوگ ان کو اوس بن جبیر بھی کہتے ہیں۔ابوعمر نے ان کا ذکر یہاں لکھا ہے اور (ہماری کتاب میں) ان کا تذکرہ اوس بن جبیر کے بیان میں گذر چکا ہے۔

۲۹۷۔حضرت اوسؓ بن حدثان

حضرت اوسؓ بن حدثان بن عوف بن ربیعہ بن سعد بن یربوع بن واثلہ بن دہمان بن نصر بن معاویہ بن بکر بن ہوازن۔اس نسب کو ابونعیم نے بیان کیا ہے۔ان کا صحابی ہونا ثابت ہے۔ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے یہ وہی ہیں جن کو نبیؐ نے منیٰ [1] کے زمانے میں بھیجا تھا تاکہ اس امر کا اعلان کردیں کہ جنت میں سوا مومن کے کوئی نہ جائے گا اور یہ منیٰ کا زمانہ کھانے پینے کا زمانہ ہے۔ ان سے ان کے بیٹے مالک بن اوس نے صدقہ فطر کے بارے میں روایت کی ہے۔ہم سے ابوالفرج یحیٰ بن محمود ثقفی نے اجازۃً اپنی اسناد سے ابن ابی عاصم تک روایت کی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بکار عیشی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن بکر برسانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عمرو بن صہبان نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے زہری نے مالک بن اوس بن حدثان سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کرکے روایت کی کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ صدقہ فطر ایک صاع کھانا دو اور ہمارا کھانا اس زمانے میں گیہوں اور کھجوریں اور انگور اور پنیر تھا۔اس حدیث کو ان سے سلمہ بن وردان نے بھی روایت کیا ہے ان کے بیٹے مالک بن اوس کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۲۹۸۔حضرت اوسؓ بن حذیفہ

حضرت اوسؓ بن حذیفہ بن ربیعہ بن ابی غیرۃ بن عوف ثقفی یہ اوس بن ابی اوس ہیں۔بخاری نے کہا ہے کہ اوس بن حذیفہ بیٹے ہیں ابوعمرو بن وہب بن عامر بن یسار بن مالک بن حطیط بن جشم ثقفی کے۔نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ان سے ان کے بیٹے نے اور عثمان بن عبداللہ نے اور عبدالملک بن مغیرہ نے روایت کی ہے۔محمد بن سعد واقدی نے بیان کیا ہے کہ جو صحابہ طائف میں آکے رہے تھے ان میں اوس بن حذیفہ بھی تھے یہ ثقیف کے وفد میں تھے۔انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے یہ تمام

---

[1] منیٰ ایک مقام ہے حدود حرم میں مکہ معظمہ سے ایک فرسخ وہاں حاجی لوگ جاکے ٹھہرتے ہیں اسی زمانہ کو منیٰ کا زمانہ (زمانہ منی سے غالباً زمانہ حج مراد ہے۔محمد احمد) کہتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیان ابن مندہ کا ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ اوس بن حذیفہ ثقفی ان کو لوگ اوس بن ابی اوس بھی کہتے ہیں ابو اوس کا نام حذیفہ تھا اور خلیفہ بن خیاط نے کہا ہے کہ ان کا نام اوس بن اوس بھی ہے اور اوس بن ابی اوس بھی ہے ابو اوس کا نام حذیفہ ہے۔ ابو عمر نے لکھا ہے کہ یہ اوس عثمان بن عبداللہ بن اوس کے دادا ہیں۔ اوس بن حذیفہ کی روایت کی ہوئی بہت سی حدیثیں ہیں منجملہ ان کے پیروں پر مسح کرنے کی حدیث ہے مگر اس کی سند میں ضعف ہے اور یہ قبیلہ بنی مالک کے اس وفد میں تھے جو رسول اللہ کے حضور میں حاضر ہوا تھا آپ نے ان لوگوں کو اس قبہ میں اتارا تھا جو مسجد مقدس اور آپ کے گھر کے درمیان میں تھا اور آپ بعد نماز عشا کے ان کے پاس جایا کرتے تھے اور ان سے باتیں کیا کرتے تھے ابن معین نے بیان کیا ہے کہ اس حدیث کی اسناد اچھی ہے اور تخریب قرآن کے بارے میں ان کی حدیث نبیؐ صحیح نہیں ہے یہ کلام ابو عمر کا تھا انہوں نے اوس بن حذیفہ ہی کو اوس بن ابی اوس قرار دیا ہے پھر میں نہیں جانتا کہ انہوں نے ان کو دو تذکروں میں کیوں لکھا جب کہ یہ دونوں ان کے نزدیک ایک ہیں مگر ابو نعیم نے بیان کیا ہے جیسا شروع تذکرہ میں گزر چکا اور انہوں نے وہ حدیث بھی روایت کی ہے جو ہم سے ابو الفضل عبداللہ خطیب نے اپنی اسناد سے ابو داؤد طیالسی تک بیان کی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن عبدالرحمٰن طائفی نے عثمان بن عبداللہ بن اوس ثقفی سے انہوں نے اپنے دادا اوس بن حذیفہ سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم قبیلہ ثقیف کے لوگ رسول اللہ کے حضور میں حاضر ہوئے تو احلافی لوگ تو مغیرہ بن شعبہ کے یہاں اترے اور مالکی لوگوں کو آپ نے اپنے قبہ میں اتارا اور رسول اللہ بعد نماز عشاء کے ہمارے پاس تشریف لایا کرتے تھے اور ہم سے باتیں کیا کرتے تھے زیادہ دیر تک کھڑے رہنے کے سبب سے آپ اپنے پیروں کو بدلتے تھے یعنی کبھی اس پیر کے بل کھڑے ہوتے تھے کبھی اس پیر کے بل پر۔ اکثر آپ ہم سے قریش کی شکایت کیا کرتے تھے فرماتے تھے کہ ہم مکہ میں ذلیل اور کمزور تھے پھر جب ہم مدینہ میں آئے تو ہم نے لوگوں سے انتقام لے لیا اب لڑائی کا ڈول کبھی ہمارے موافق ہوتا ہے اور کبھی ہمارے خلاف۔ ایک شب کو رسول اللہ جس وقت تشریف لایا کرتے تھے اس وقت نہیں تشریف لائے بلکہ اس کے بعد تشریف لائے تو ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آج آپ کو اس وقت سے دیر ہو گئی جس وقت آپ تشریف لایا کرتے تھے تو رسول اللہ نے فرمایا کہ اس وقت مجھے قرآن کا ورد جو میرا معمول ہے پڑھنا تھا لہٰذا میں نے چاہا کہ اس کو تمام کر کے آؤں۔ پھر ہم نے صبح کو رسول اللہ کے اصحاب سے قرآن کے ورد کی بابت پوچھا کہ آپ لوگ کس کس قدر پڑھتے ہیں انہوں نے کہا کہ تین دن میں بھی ختم کر دیتے ہیں اور کبھی پانچ دن میں بھی کبھی سات دن میں کبھی نو دن میں کبھی گیارہ دن میں کبھی تیرہ دن میں کبھی مفصل کی ایک ایک سورت پڑھ لیتے ہیں۔ ابو نعیم نے لکھا ہے کہ اس حدیث کو بعض متاخرین نے عثمان بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا اوس بن حذیفہ سے روایت کیا ہے اس میں ان سے تین وہم ہو گئے ہیں ایک یہ کہ انہوں نے اس میں ان کے باپ کا واسطہ بڑھا دیا دوسرے یہ کہ حذیفہ نام کو حذافہ کر دیا۔ تیسرے یہ کہ انہوں نے تذکرہ قائم کیا تھا اوس بن عوف کا اور حدیث روایت کی اوس بن حذافہ سے۔ متقدمین نے ان اوس ثقفی کے بارے میں اختلاف کیا ہے ان میں بعض نے اوس بن حذیفہ کہا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ ان کا نام اوس بن ابی اوس ہے انہوں نے ان کے باپ کی کنیت بیان کی اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام اوس بن اوس ہے۔ مگر اوس بن ابی اوس ثقفی ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں اوس بن اوس تو ان سے شامیوں نے روایت کی ہے اور ان کا شمار انہیں لوگوں میں ہے ان سے ابو اشعث صنعانی نے جو صنعاء دمشق کے رہنے والے ہیں اور ابو اسماء رجبی نے اور عبادہ بن نسی نے اور ابن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محیرز نے اور مرثد بن عبداللہ یزنی نے اور عبدالملک بن مغیرہ طائفی نے روایت کی ہے۔ ان سے ابوالاشعث نے نہلانے اور نہانے کی حدیث روایت کی ہے۔ ابونعیم نے لکھا ہے کہ ۵۹ھ میں ان کی وفات ہوئی۔ یہ ابونعیم کا بیان تھا۔ انہوں نے اوس بن ابی اوس ثقفی کو اور اوس بن حذیفہ کو ایک کر دیا ہے اور ان سے راوی ابوالاشعث کو قرار دیا ہے اور ان کو شامی لکھا ہے مگر محمد بن سعد نے بیان کیا کہ اوس بن حذیفہ ثقفی طائف میں رہتے تھے لہٰذا اس بنا پر وہ نہ ہوں گے وہ شام میں رہتے تھے اور ان سے شامیوں نے روایت کی ہے ابونعیم نے محمد بن سعد سے روایت کی ہے کہ جو شخص طائف میں رہتے تھے وہ اوس بن عوف ثقفی ہیں اور وہی اوس بن حذیفہ بھی ہیں اگرچہ دادا کی طرف منسوب کر دیئے گئے مگر ابن مندہ نے محمد بن سعد سے صرف اوس بن حذیفہ نقل کیا ہے اوس بن عوف کو نقل نہیں کیا ابونعیم کے پاس اس امر کی کوئی دلیل نہیں ہے جو وہ تینوں کو یعنی اوس بن حذیفہ کو اور اوس بن ابی اوس کو اور اوس بن عوف کو ایک سمجھتے ہیں۔ ابوعمر نے ان کو تین شخص قرار دیا ہے اور تینوں کا تذکرہ علیحدہ علیحدہ لکھا ہے کہ ۵۹ھ میں ان کی وفات ہوئی جیسا کہ ابونعیم نے اوس بن حذیفہ کے بیان میں لکھا ہے اس سے ابونعیم کے قول کی تائید ہوتی ہے کہ وہ دونوں ایک ہیں اور بخاری نے بھی ان تینوں کو ایک کر دیا ہے اور کہا ہے کہ اوس بن حذیفہ ثقفی والد ہیں عمرو بن اوس کے اور بعض لوگ ان کو اوس بن ابی اوس بھی کہتے ہیں اور بعض لوگ ان کو اوس بن اوس بھی کہتے ہیں یہ انہیں کے الفاظ تھے اور ان سے ابن مندہ نے اوس بن اوس کے تذکرہ میں نقل کیا ہے کہ انہوں نے ان تینوں کو ایک کر دیا ہے مگر ہم نے تاریخ بخاری سے وہی نقل کیا ہے جو ہم بیان کر چکے پھر معلوم نہیں کہ انہوں نے یہ مضمون بخاری سے کس طرح نقل کیا۔ امام احمد بن حنبل نے اوس بن ابی اوس کو اور اوس بن حذیفہ کو ایک کر دیا ہے اور اپنے سند میں لکھا ہے کہ اوس بن ابی اوس ثقفی وہی اوس بن حذیفہ ہیں ہم سے عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد بن حنبل تک بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہشیم نے یعلی بن عطاء سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اوس بن ابی اوس ثقفی سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے رسول اللہؐ کو دیکھا کہ آپ ایک قوم کے چشمہ پر پہنچے اور آپ نے وضو فرمایا واللہ اعلم۔

۲۹۹۔ حضرت اوسؓ بن حوشب

حضرت اوسؓ بن حوشب انصاری۔ ہمیں ابوعیسی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے احمد بن علی بن محمد بن عبداللہ کی کتاب سے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر محمد بن عیسی عطار نے ۳۴۸ھ میں بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابومحمد عبدان بن محمد بن عیسیٰ فقیہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں احمد خلیلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یزید بن ہارون نے خبر دی وہ کہتے ہیں ہمیں جریری نے ابوالسلیل سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نبیؐ کے ہمراہ ایک انصاری کے مکان میں بیٹھا ہوا تھا جن کا نام اوس بن حوشب تھا کہ آپ کے پاس ایک ظرف لایا گیا اور آپ کے ہاتھ میں رکھ دیا گیا آپ نے فرمایا کیا چیز ہے لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ دودھ اور شہد ہے حضرت نے اس کو اپنے ہاتھ سے رکھ دیا اور فرمایا کہ یہ دونوں چیزیں ملا کر نہ ہم پیتے ہیں اور نہ ان کو حرام کہتے ہیں جو شخص اللہ کے لئے انکسار کرے گا اللہ اس کو بلند کر دے گا اور جو سرکشی کرے گا اللہ اس کو توڑ دے گا اور جو شخص اپنے معاش کی تدبیر عمدہ کرے گا اللہ اس کو رزق دے گا۔ ابوموسیٰ نے لکھا ہے کہ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے بعض روایتوں میں ہے کہ یہ دودھ و شہد مکہ میں جس نے آپ کو دیا تھا وہ طلحہ بن عبیداللہ تھے پھر آپ نے فرمایا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو کچھ فرمایا واللہ اعلم۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۰۰۔حضرت اوسؓ بن خالد

حضرت اوسؓ بن خالد بن عبید بن امیہ بن عامر بن خطمہ بن جشم بن مالک بن اوس انصاری اوسی۔یہی ہیں جن کے حق میں حسان بن ثابت نے جنگ یرموک میں کہا تھا۔

وافلت یوم الروع اوس بن خالد یمح دما کالرعف مختضب النحر

یعنی خوف والے دن اوس بن خالد کو دیکھا کہ وہ مرغ کے تاج کے مثل (سرخ) خون تھوک رہے تھے اور تمام سینہ ان کا رنگین تھا)۔

ان کا تذکرہ کلبی نے لکھا ہے۔

۳۰۱۔حضرت اوسؓ بن خذام

حضرت اوسؓ بن خذام یہ ان چھ آدمیوں میں سے ہیں جو غزوۂ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے پھر انہوں نے (اس کی سزا میں) اپنے آپ کو رسول اللہ کی مسجد میں ایک ستون سے باندھ دیا پس ان کے اور نیز ان کے اور ساتھیوں کے حق یہ میں آیت نازل ہوئی واخرون اعترفوا بذنوبھم خلطوا عملا صالحا واخر سیئا (کچھ اور لوگ ہیں جنہوں نے اپنے قصور کا اقرار کرلیا ہے انہوں نے نیک کاموں کے ساتھ برے کام کو مخلوط کر دیا ہے) ان چھ آدمیوں کے نام یہ ہیں (۱) اوس بن خزام (۲) ابولبابہ (۳) ثعلبہ بن ودیعہ (۴) کعب بن مالک (۵) مرارہ بن ربیع (۶) ہلال بن امیہ۔بعض لوگوں کا بیان ہے کہ صرف ابولبابہ نے اپنے آپ کو بنی قریظہ کی وجہ سے ستون سے باندھا تھا جس کا ذکر ابوالبابہ کے نام اور کنیت میں انشاء اللہ کیا جائے گا۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۰۲۔حضرت اوسؓ بن خولی

حضرت اوسؓ بن خولی بن عبداللہ بن حارث بن عبید بن مالک بن سالم حبلی بن غنم بن عوف بن خزرج بن حارث بن خزرج انصاری خزرجی سالمی۔کنیت ان کی ابولیلیٰ بدر میں اور احد میں اور تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک رہے۔لوگوں کا بیان ہے کہ یہ کاملین میں سے تھے۔رسول اللہؐ نے ان کے اور شجاع بن وہب اسدی کے درمیان میں مواخات کردی تھی۔جب نبی کی وفات ہوئی تو اوس نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہم آپ کو خدا کی قسم دلاتے ہیں کہ ہمیں بھی رسول اللہؐ کی خدمت میں شریک کر لیجئے چنانچہ حضرت علی نے انہیں اجازت دے دی اور یہ آنحضرتؐ کے غسل میں شریک ہوئے اور آپ کی قبر شریف میں بھی اترے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ انصار دروازے پر جمع ہوئے اور کہنے لگے کہ خدا کے لئے ہمیں حضرت کے پاس آنے دو ہم حضرت کے ماموں ہیں تو کہا گیا کہ تم اپنے کسی شخص پر اتفاق کرلو (اور اس شخص کو اندر بھیج دو) چنانچہ ان لوگوں نے اوس بن خولی پر اتفاق کرلیا اور وہ رسول اللہؐ کے غسل میں اور دفن میں شریک ہوئے۔حضرت ابن عباس نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہؐ کی قبر میں جو لوگ اترے تھے وہ فضل بن عباس اور ان کے بھائی قثم اور رسول اللہؐ کے غلام شقران اور اوس بن خولی۔ان اوس کی وفات مدینہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہوئی۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۰۳۔حضرت اوسؓ بن ساعدہ

حضرت اوسؓ بن ساعدہ انصاری۔ہمیں محمد بن عمر بن ابی عیسی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حافظ ابو عبداللہ ہروی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعمرو بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن ایوب بن حبیب رقی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن سلیمان نے حلب میں خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابراہیم بن حیان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سعید نے حکم سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے حضرت ابن عباس سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے اوس بن ساعدہ انصاری رسول اللہ ؐ کے حضور میں حاضر ہوئے حضرت نے ان کے چہرہ پر کچھ آثار ناخوشی کے دیکھے تو فرمایا کہ اے ابن ساعدہ یہ کیا بات ہے میں تمہارے چہرہ میں آثار ناخوشی کے دیکھتا ہوں انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میری کچھ لڑکیاں ہیں اور میں ان کی موت کی دعا مانگتا ہوں حضرت نے فرمایا اے ابن ساعدہ ایسی دعا نہ کرو کیونکہ لڑکیوں میں برکت ہوتی ہے یہی لڑکیاں نعمت کے وقت شکر کرنے والی اور مصیبت کے وقت رونے والی ہیں اور ایک دوسری سند میں یہ عبارت بھی ہے کہ سختی کے وقت یہی تیمارداری کرنے والی ہیں۔ان کا ثقل یعنی بوجھ زمین پر ہوتا ہے اور ان کی روزی اللہ عزوجل کے ذمہ ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۰۴۔حضرت اوسؓ بن سعد

حضرت اوسؓ بن سعد کنیت ان کی ابوزید۔ان کا تذکرہ عبدان مروزی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ جب نبیؐ کی وفات ہوئی اس وقت یہ اٹھاون برس کے تھے۔یحییٰ بن بکیر نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے مشائخ سے روایت کی ہے کہ اوس بن سعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے شام کے حاکم تھے قبیلہ بنی امیہ بن زید میں سے تھے ان کی کنیت ابوزید تھی ۱۰ھ میں بعمر ۶۴ سال ان کی وفات ہوئی ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

(اگر دس ہجری کو ان کی وفات ہے تو یہ حضرت عمر کی طرف سے شام کے حاکم کیونکر ہو سکتے ہیں۔قابل غور ہے۔محمد احمد)

۳۰۵۔حضرت اوسؓ بن سعید

حضرت اوسؓ بن سعید انصاری۔ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ابوالزبیر نے سعید بن اوس انصاری سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ؐ نے فرمایا عید کے دن فرشتے راستوں پر کھڑے ہو کر پکارتے ہیں کہ اے مسلمانو اپنے بزرگ پروردگار کے پاس جاؤ جو نیکی کے ساتھ احسان کرتا ہے اور اس پر بڑا ثواب دیتا ہے تمہیں رات کو عبادت کا حکم دیا گیا تھا چنانچہ تم نے کی اور تمہیں دن کو روزے کا حکم دیا گیا تھا چنانچہ تم نے روزہ رکھا اور اپنے پروردگار بزرگ و برتر کی تم نے اطاعت کی لہٰذا اب تم اپنے انعام لو پھر جب لوگ نماز پڑھ چکتے ہیں تو ایک منادی ندا کرتا ہے کہ آگاہ ہو جاؤ تمہارے پروردگار بزرگ و برتر نے تمہیں بخش دیا پس اب ہدایت یافتہ ہو کر اپنے مکانوں کو لوٹ جاؤ یہ انعام کا دن ہے۔آسمان میں عید کے دن کا نام انعام کا دن ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۰۶۔ حضرت اوسؓ بن سمعان

حضرت اوسؓ بن سمعان۔ کنیت ان کی ابوعبداللہ انصاری ہے۔ ان کا تذکرہ انس بن مالک کی حدیث میں ہے۔ سعید بن ابی مریم نے ابراہیم بن سوید سے انہوں نے ہلال بن زید بن یسار سے انہوں نے انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے مجھے تمام لوگوں کے لئے ہدایت اور رحمت بنا کے بھیجا ہے اور مجھے اس لئے بھیجا ہے کہ میں گانے بجانے کے آلات کو اور بتوں کو اور جاہلیت کے کاموں کو مٹادوں میرے پروردگار نے اپنی عزت کی قسم کھائی ہے کہ جو شخص دنیا میں شراب پیئے گا میں قیامت کے دن اس پر شراب طہور حرام کردوں گا اور جو شخص اس کو دنیا میں ترک کردے گا اللہ اسے میں حظیرۃ القدس میں شراب پلائے گا اوس بن سمعان نے عرض کیا کہ قسم ہے اس کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ توراۃ میں یہ مضمون لکھا ہوا ہے کہ جو بندہ خدا کے بندوں میں سے شراب پیئے گا اللہ اس کو قیامت کے دن طینۃ الخبال پلائے گا لوگوں نے پوچھا کہ اے ابوعبداللہ طینۃ الخبال کیا چیز ہے انہوں نے کہا کہ دوزخیوں کی پیپ۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے اس کے راوی صرف سعید بن ابی مریم ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۰۷۔ حضرت اوسؓ بن شرحبیل

حضرت اوسؓ بن شرحبیل۔ بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام شرحبیل بن اوس ہے قبیلہ بنی مجمع کے ایک شخص ہیں۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے۔ ان سے نمران یعنی ابوالحسن رحبی نے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہؐ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص کسی ظالم کے ساتھ جائے گا تاکہ اس کی مدد کرے اور وہ یہ جانتا ہوگا کہ یہ ظالم ہے تو وہ اسلام سے [1] نکل گیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۰۸۔ حضرت اوسؓ بن صامت

حضرت اوسؓ بن صامت بن قیس بن اصرم بن فہر بن ثعلبہ بن غنم۔ غنم کا نام قوقل بن عوف بن عمرو بن عوف بن خزرج انصاری خزرجی عبادہ بن صامت کے بھائی ہیں بدر میں اور تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک رہے یہی ہیں جنہوں نے اپنی بی بی سے ظہار کیا [2] تھا پھر قبل کفارہ دینے کے ان سے ہم بستری کی تو رسول اللہؐ نے انہیں حکم دیا تھا کہ پندرہ صاع جو ساٹھ مسکینوں کو دیں۔ ہمیں عبدالوہاب بن ابی منصور امین نے اپنی سند سے ابوداؤد یعنی سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن آدم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن ادریس نے محمد بن اسحاق سے انہوں نے معمر بن عبداللہ بن حنظلہ سے انہوں نے یوسف بن عبداللہ بن اسلام سے انہوں نے خویلہ بنت مالک بن ثعلبہ سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتی تھیں مجھ سے میرے شوہر اوس بن صامت نے ظہار کیا اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث ذکر کی۔ ابن عباس کا بیان

---

[1] مقصود یہ ہے کہ یہ کام اسلام کے خلاف ہے یہ مطلب نہیں کہ وہ شخص درحقیقت کافر ہوگیا۔

[2] ظہار اس کو کہتے ہیں کہ کوئی شخص اپنی بی بی کے کسی عضو کو ان عورتوں کے کسی عضو سے تشبیہ دے جن سے نکاح کرنا حرام ہے مثلاً کہے کہ تیرا پیٹ ایسا ہے جیسے میری ماں کا پیٹ ہے زمانہ جاہلیت میں اس کلمہ کے کہنے سے طلاق ہو جاتی تھی مگر اسلام نے اس رسم کو مٹادیا اور حکم دیا کہ اس کلمہ کے کہنے سے طلاق نہیں ہوتی ہاں یہ بیہودہ بات ہے جس کی سزا میں اسلام نے کفارہ مقرر کی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ سب سے پہلا ظہار جو اسلام میں ہوا وہ اوس بن صامت کا تھا ان کے نکاح میں ان کے چچا کی بیٹی تھیں ان سے انہوں نے ظہار کیا تھا۔ یہ شاعر بھی تھے ایک شعر ان کا یہ ہے۔

انا ابن مزیقیا عمرو وجدی ابوہ عامر ماء السماء

اے اہل عرب! میں بیٹا ہوں عمرو مزیقیا کا اور میرے دادا عامر ہیں جو عمرو مزیقیا کے باپ ہیں۔

یہ اور شداد بن اوس انصاری بیت المقدس میں جا کے رہے تھے۔ ان کی وفات سرزمین فلسطین کے مقام رملہ میں ۳۴ھ میں ہوئی اس وقت ان کی عمر ۷۲ سال تھی۔ ان کے بھائی عبادہ کی وفات بھی رملہ میں ہوئی اور بعض لوگ کہتے ہیں بیت المقدس میں۔ یہ ابواحمد عسکری کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۰۹۔ حضرت اوسؓ بن ضمعج

حضرت اوسؓ بن ضمعج حضرمی۔ اہل کوفہ میں ہیں۔ انہوں نے جاہلیت کا زمانہ بھی پایا تھا۔ صحابہ سے روایت کرتے ہیں ۳۷ھ میں ان کی وفات ہوئی۔ ہمیں ابراہیم بن محمد بن مہران فقیہ اور اسماعیل بن عبیدہ اور ابوجعفر عبیداللہ بن احمد نے خبر دی وہ لوگ کہتے تھے ہمیں ابوالفتح عبدالملک بن ابی القاسم نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ بن سورۃ (ترمذی) تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہناد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابومعاویہ نے اعمش سے انہوں نے اسماعیل بن رجاء سے انہوں نے اوس بن ضمعج سے نقل کر کے خبر دی کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ کسی شخص کے گھر میں جا کر کوئی امام نہ بنے نہ اس کی عزت کی جگہ پر بغیر اس کی اجازت کے بیٹھے یہ حدیث حسن ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۱۰۔ حضرت اوسؓ بن عابد

حضرت اوسؓ بن عابد۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے اسی طرح مختصر لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ خیبر میں شہید ہوئے۔

۳۱۱۔ حضرت اوسؓ بن عبداللہ

حضرت اوسؓ بن عبداللہ بن حجر اسلمی۔ بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام اوس بن حجر تھا اسلمی ہے۔ اور ابواوس تمیم بن حجر اسلمی بھی بیان گیا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ ان کی کنیت ابوتمیم ہے اور بعض نے کہا ہے کہ ان کا نام اوس بن حجر دو فتحوں یعنی حاء اور جیم کے فتحہ کے ساتھ ہے جس طرح ایک شاعر تمیمی جاہلی کا نام ہے۔ ابوعمر نے لکھا ہے کہ یہ رسول اللہؐ کے مدینہ میں تشریف آوری کے بعد اسلام لائے یہ اس وقت مقام عرج میں رہتے تھے۔ ایاس بن مالک بن اوس بن عبیداللہ نے اپنے والد مالک سے انہوں نے اپنے والد اوس بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ میری طرف سے گزرے اور آپ کے ہمراہ ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے مقام قحداوات میں جو جحفہ اور ہرشیٰ کے درمیان میں ہے۔ آنحضرت اور ابوبکر دونوں ایک اونٹ پر سوار تھے مدینہ جا رہے تھے میں نے ان کو اپنے نر اونٹ پر سوار کر دیا اور ان کے ہمراہ اپنے ایک غلام کو جس کا نام مسعود تھا بھیج دیا اور کہا کہ جہاں تک تو راستہ جانتا ہے ان کو پہنچا دے وہ ان کے ساتھ راستہ بتاتا ہوا گیا یہاں تک کہ ان کو مدینہ پہنچا دیا بعد اس کے رسول اللہؐ نے مسعود کو اس کے مالک کی طرف واپس کیا اور اسے حکم دیا کہ اوس سے کہہ دینا کہ وہ اپنے اونٹوں کی گردنوں میں دو حلقوں کے نشان سے داغ دے دیں تاکہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ ان کی پہچان رہے (چنانچہ انہوں نے داغ دے دیا) اور جب مشرک جنگ بدر میں آئے تو اوس نے اپنے غلام مسعود بن ہنیدہ کو عرج سے پیادہ پا بھیجا تا کہ وہ حضرت کو مشرکین کے آنے کی خبر کر دے۔ ان کا تذکرہ ابن ماکولا نے طبری سے نقل کیا ہے۔ اس حدیث میں اسی طرح ہے کہ رسول اللہؐ اور ابوبکرؓ ایک اونٹ پر سوار تھے مگر صحیح یہ ہے کہ دو اونٹوں پر سوار تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۱۲۔ حضرت اوسؓ بن عرابہ

حضرت اوسؓ بن عرابہ انصاری۔ نافع نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے کہ جنگ احد میں جب حضرت ابن عمر رسول اللہؐ کے سامنے پیش کئے گئے تو نبیؐ نے بوجہ کم سن ہونے کے ان کو واپس کر دیا اور انہیں کے ہمراہ زید بن ثابت کو اور اوس بن عرابہ کو اور رافع بن خدیج کو بھی واپس کر دیا تھا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ایسا ہی بیان کیا ہے اور ابوعمر نے ان کو عرابہ بن اوس بن قیظی لکھا ہے اور کہا ہے کہ انہیں نبیؐ نے جنگ احد میں کم سن ہونے کے سبب سے واپس کر دیا تھا اور یہی صحیح ہے عرابہ کے بیان میں انشاء اللہ اس کا ذکر ہوگا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۱۳۔ حضرت اوسؓ بن عوف ثقفی

حضرت اوسؓ بن عوف ثقفی۔ طائف میں سکونت اختیار کی تھی اور وفد کے ساتھ رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے ۵۹ھ میں وفات پائی۔ یہ محمد بن سعد کاتب واقدی کا قول ہے اسی کو ابن مندہ اور ابونعیم نے نقل کیا ہے۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ اوس بیٹے ہیں حذیفہ کے انہوں نے ان کو ان کے دادا کی طرف منسوب کر دیا ہے سابق میں اس پر بحث ہو چکی ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ اوس بن حذیفہ ثقفی قبیلہ ثقیف کے اسلام کی خبر لے کر عبدیالیل کے ساتھ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور خود بھی مسلمان ہو گئے اور قبیلہ ثقیف کے تمام لوگ مسلمان ہو گئے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۱۴۔ حضرت اوسؓ بن عوف

حضرت اوسؓ بن عوف ثقفی ۵۹ھ میں وفات پائی ابن مندہ نے اس تذکرہ کو لکھا ہے حالانکہ یہ تذکرہ اور پہلا تذکرہ ایک ہے میں نہیں سمجھتا کہ انہوں نے کیوں ان کو دو جگہ لکھا۔ اس میں کوئی ایسی بات نہیں جو مشتبہ ہو اور کسی پر پوشیدہ رہ سکے بلاشبہ یہ سہو ہے اور اگر میں نے یہ التزام نہ کیا ہوتا کہ کوئی تذکرہ ان لوگوں کا لکھا ہوا ترک نہ کروں گا تو بیشک اس تذکرہ کو چھوڑ دیتا۔

۳۱۵۔ حضرت اوسؓ بن فاتک

حضرت اوسؓ بن فاتک۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن فائد اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن فاکہ۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ عبدان نے ان کو شک کے ساتھ لکھا ہے اور کہا ہے کہ محمد بن اسحاق کہتے تھے کہ رسول اللہؐ کے اصحاب میں جو لوگ انصار سے پھر قبیلہ بنی اوس سے پھر بنی عمرو بن عوف سے خیبر میں شہید ہوئے ان میں اوس بن فائد بھی تھے۔ انہوں نے اپنے اساتذہ سے روایت کی ہے کہ اوس بن فاتک جو نبیؐ کے اصحاب میں تھے خیبر کے دن شہید ہوئے۔ ابوموسیٰ نے ایسا ہی کہا ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ اوس بن فاکہ انصاری جو قبیلہ اوس میں سے تھے خیبر کے دن شہید ہوئے پس یہ دونوں ان کے باپ کے نام میں مختلف ہیں بعض لوگ فاکہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہتے ہیں بعض لوگ فاتک اور بعض لوگ فائد واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ اور ابوعمر نے لکھا ہے۔

۲۱۶۔ حضرت اوس رضی اللہ عنہ بن قیظی

حضرت اوس رضی اللہ عنہ بن قیظی بن عمرو بن زید بن جشم بن حارثہ انصاری حارثی۔ جنگ احد میں یہ اور ان کے دونوں بیٹے کنانہ اور عبداللہ شریک ہوئے تھے اور (ان کے تیسرے بیٹے) عرابہ بن اوس احد میں اپنے باپ اور بھائیوں کے ساتھ شریک نہیں ہوئے رسول اللہؐ نے ان کو کم سنی کی وجہ سے واپس کر دیا تھا۔ یہ کلام ابوعمر کا تھا۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے۔ ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی حسن بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطاہر محمد بن احمد بن عبدالرحیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد بن حبان یعنی ابوالشیخ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعبداللہ محمد بن حسین طبری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعبداللہ محمد بن عیسی دامغانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سلمہ بن فضل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن اسحاق نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے ثقہ نے زید بن اسلم سے نقل کر کے بیان کیا کہ (ایک مرتبہ) شاس بن قیس کا گزر رسول اللہؐ کے چند اصحاب پر ہوا جو قبیلہ اوس وخزرج کے تھے کسی مقام پر بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے شاس بن قیس ایک بوڑھا آدمی تھا اندھا ہو گیا تھا بہت بڑا کافر اور مسلمانوں سے سخت بغض رکھنے والا اور حسد کرنے والا تھا۔ اسے مسلمانوں کا باہم اجتماع واتحاد اور اسلامی معاملات میں مشورہ کرنا بہت برا معلوم ہوا علاوہ اس کے زمانہ جاہلیت سے بھی اسے ان لوگوں سے عداوت تھی لہٰذا اس نے کہا کہ دیکھو اوس اور خزرج کے لوگ باہم اس شہر میں متفق ہیں اور جب یہ سب لوگ باہم متفق ہو جائیں گے تو ہمارا رہنا یہاں دشوار ہے پھر اس نے ایک یہودی جوان کو جو اس کے ہمراہ تھا حکم دیا کہ تو جا کے ان کے پاس بیٹھ اور انہیں بعاث کا واقعہ یاد دلا دے اور اس واقعہ کے چند اشعار ان کے سامنے پڑھ دے بعاث کا دن وہ دن تھا جس میں اوس وخزرج نے باہم جنگ کی تھی چنانچہ اس یہودی نے ایسا ہی کیا (اس واقعہ کے یاد آنے سے سب لوگوں کو جوش آ گیا) اور سب لوگ باہم گفتگو کرنے لگے اور جھگڑنے لگے اور ایک دوسرے پر فخر کرنے لگے یہاں تک کہ دونوں قبیلوں کے دو آدمی اٹھے ایک اوس بن قیظی جو قبیلہ بنی حارثہ بن حارث بن اوس سے تھے اور دوسرے جبار بن صخر جو قبیلہ بنی سلمہ سے تھے ان دونوں نے باہم گفتگو کرنا شروع کی پھر ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ اگر تم چاہو تو خدا کی قسم ہم اس جنگ کو آج پھر دکھا سکتے ہیں اور دونوں فریق کو غصہ آ گیا اور کہنے لگے ہم ایسا ہی کریں گے ہتھیار لاؤ ہتھیار لاؤ اور مقام ظاہرہ میں چلو چنانچہ سب لوگ اس طرف گئے اور وہاں جا کر وہی باتیں ہونے لگیں جو زمانہ جاہلیت میں ہوتی تھی پس یہ خبر رسول اللہ کو پہنچی آپ وہاں تشریف لے گئے اور فرمایا کہ اے مسلمانوں خدا سے ڈرو خدا سے ڈرو کیا جاہلیت کی سی باتیں تم پھر کرنے لگے حالانکہ میں تم میں موجود ہوں اور اللہ تعالیٰ تمہیں اسلام کی طرف ہدایت کر چکا اور اس نے تمہیں اسلام سے مشرف کیا اور امور جاہلیت کو تم سے جدا کر دیا اور تمہیں کفر سے نجات دی اور تم میں باہم الفت پیدا کر دی اب پھر تم اپنے کفر کی طرف لوٹے جاتے ہو یہ سنتے ہی لوگ سمجھ گئے کہ شیطان کا فریب اور ان کے دشمن کا مکر ہے فوراً انہوں نے ہتھیار اپنے ہاتھوں سے رکھ دیئے اور رونے لگے اور اوس وخزرج کے لوگ باہم ایک دوسرے سے بغل گیر ہوئے بعد اس کے رسول اللہؐ کے ہمراہ نہایت اطاعت شعاری کے ساتھ لوٹ آئے اور اللہ نے ان کے دشمن اور دشمن خدا شاس بن قیس کا مکر رائیگاں کر دیا پھر اللہ نے شاس بن قیس اور اس کی حرکت کے متعلق یہ آیت نازل فرمائی قل یا اهل الکتاب لم تکفرون بایات الله و الله شهید

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علی ما تعلمون یا اهل الکتاب لم تصدون عن سبیل الله من آمن– الی آخر الایه– اے نبی کہہ دو کہ اے اہل کتاب تم خدا کی نشانیوں کا کیوں انکار کرتے ہو اللہ دیکھ رہا ہے جو کچھ تم کرتے ہو اے اہل کتاب تم مسلمانوں کو اللہ کی راہ سے کیوں روکتے ہو) اور اوس بن قیظی اور جبار بن صخر اور ان لوگوں کے حق میں جو ان کے ہمراہ تھے جنہیں شاس بن قیس نے فریب دیا تھا یہ آیت نازل ہوئی یا ایها الذین آمنوا ان فریقا من الذین اوتوا الکتاب یردو کم بعد ایمانکم کافرین– الآیۃ الی قولہ تعالیٰ عذاب عظیم– (اے مسلمانو بیشک کچھ لوگ اہل کتاب میں سے تم کو بعد مسلمان ہو جانے کے پھر کافر بنا دیں گے) ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۱۷۔ حضرت اوسؓ ابو کبشہ

حضرت اوسؓ ابو کبشہ۔ کنیت ان کی ابو کبشہ۔ رسول اللہؐ کے غلام ہیں۔ بعض لوگ ان کا نام سلیمان کہتے ہیں قبلہ دوس کے ہیں ان کا ذکر ابن اسحاق نے شرکائے بدر میں کیا ہے صرف ابو نعیم نے ان کا ذکر اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

۳۱۸۔ حضرت اوسؓ بن مالک اشجعی

حضرت اوسؓ بن مالک اشجعی۔ ان کا ذکر اس حدیث میں ہے جس کو مکی بن ابراہیم نے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

۳۱۹۔ حضرت اوسؓ بن مالک

حضرت اوسؓ بن مالک بن قیس بن محرث بن حارث کنیت ان کی ابو السائب ہے جنگ احد میں شریک ہوئے تھے جیسا کہ ابو حفص بن شاہین نے لکھا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۳۲۰۔ حضرت اوسؓ بن مجحن

حضرت اوسؓ بن مجحن۔ کنیت ان کی ابو تمیم اسلمی۔ یہ اسلام لائے ہیں بعد اس کے کہ رسول اللہؐ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لا چکے ابن شاہین نے ایسا ہی ذکر کیا ہے مگر در اصل وہ اوس بن حجر ہیں جیسا کہ لوگوں نے اپنی کتابوں میں ذکر کیا ہے اور ابن شاہین نے بھی دوبارہ ان کا تذکرہ صحیح کر کے لکھا ہے۔ یہ بحث اوس بن عبد اللہ بن حجر کے تذکرہ میں گزر چکی ہے۔ ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۳۲۱۔ حضرت اوسؓ مرئی

حضرت اوسؓ مرئی۔ امرء القیس کی اولاد میں سے تھے۔ ان کی بیٹی ام جمیل بنت اوس مرئیہ کہتی ہیں کہ میں اپنے والد کے ہمراہ رسول اللہؐ کی خدمت میں گئی اور میں زمانہ جاہلیت میں لونڈی بنائی گئی تھی میرے بال کچھ تو لمبے لٹکے ہوئے تھے اور جا بجا سے کچھ کچھ منڈے ہوئے تھے نبیؐ نے فرمایا کہ جاہلیت کی[1] وضع اس سے دور کر دو بعد اس کے اسے میرے پاس لاؤ چنانچہ میرے والد

[1] زمانہ جاہلیت میں لونڈیوں کے بال منڈوا دیا کرتے تھے اسلام نے اس سے منع کر دیا اور عورتوں کے لئے سر کے بال منڈوانے کی ممانعت فرما دی جس طرح مردوں کو ڈاڑھی کے بالوں کا منڈوانا ممنوع ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھے لے گئے اور جاہلیت کی وضع مجھ سے دور کر دی پھر مجھے رسول اللہؐ کے پاس لائے تو آپ نے مجھے دعا دی اور مجھے برکت دی اور اپنا ہاتھ میرے سر پر پھیرا۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے اور عبدان بن محمد بن عیسیٰ نے ابو محمد سے نقل کیا ہے۔

۳۲۲۔ حضرت اوسؓ بن معاذ

حضرت اوسؓ بن معاذ بن اوس انصاری بدری۔ بیر معونہ کے دن شہید ہوئے یہ محمد بن اسحاق کا قول ہے اور اس کو ابوالاسود نے عروہ سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۳۲۳۔ حضرت اوسؓ بن معلیٰ

حضرت اوسؓ بن معلیٰ بن لوذان بن حارثہ بن زید بن ثعلبہ بن عدی بن مالک بن زید مناۃ بن حبیب بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن خزرج یہ اور ان کے بھائی سب صحابی ہیں اور بعض ان میں سے جنگ بدر میں شریک ہوئے ان کے حالات اپنے مقامات میں انشاء اللہ تعالیٰ آئیں گے۔ ان کو کلبی نے ذکر کیا ہے۔

۳۲۴۔ حضرت اوسؓ بن معیر

حضرت اوسؓ بن معیر بن لوذان بن ربیعہ بن عریج بن سعد بن جمح کنیت ان کی ابو محذورہ قرشی ہیں جمحی ہیں۔ مکہ میں بعد فتح کے رسول اللہؐ کی طرف سے موذن تھے ان کی کنیت ہی زیادہ مشہور ہے ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگوں نے تو وہی کہا ہے جو ہم نے بیان کیا اور یہی ابن منیع نے زبیر بن بکار سے نقل کیا ہے اور بعض لوگوں نے ان کا نام سمرہ بیان کیا ہے جو آئندہ انشاء اللہ بیان ہوگا اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ اوس ابو محذورہ کے بھائی کا نام تھا اس میں اعتراض ہے پہلا ہی قول زیادہ مشہور ہے اور صحیح یہ ہے کہ ان کے بھائی کا نام انیس تھا جو بدر کے دن بحالت کفر قتل کیے گئے یہ قول زبیر اور ہشام کلبی وغیرہ کا ہے۔ ہشام نے زبیر کی طرح ابو محذورہ کا نام اوس بتایا ہے ان دونوں بھائیوں کے اولاد نہ تھی ابو محذورہ کے بعد مکہ میں ان کے بھائی جو سلامان بن ربیعہ بن سعد بن جمح کی اولاد سے تھے مؤذن ہوئے۔ ابن محیریز نے کہا ہے کہ میں نے ابو محذورہ کو جو رسول اللہؐ کے صحابی تھے دیکھا ہے ان کے سر پر بال بہت بڑے بڑے تھے میں نے کہا کہ اے چچا آپ اپنے بال کیوں نہیں کترواتے کہنے لگے کہ میں ان بالوں کو کبھی نہ کتراؤں گا جن کو رسول اللہؐ نے مس کیا ہے اور ان میں برکت کی دعا دی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۲۵۔ حضرت اوسؓ بن منذر

حضرت اوسؓ بن منذر۔ قبیلہ بنی عمرو بن مالک بن نجار سے ہیں۔ انصاری ہیں نجاری ہیں جنگ احد میں شہید ہوئے یہ ابن اسحاق اور عروہ بن زبیر کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۳۲۶۔ حضرت اوسؓ بن یزید

حضرت اوسؓ بن یزید بن اصرم انصاری۔ ابن شہاب نے بیان کیا ہے کہ بنی نجار میں سے جو لوگ بیعت عقبہ میں شریک ہوئے تھے ان میں اوس بن یزید بن اصرم بھی تھے۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۲۷۔ حضرت اوس رضی اللہ عنہ

حضرت اوس رضی اللہ عنہ۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ ان کا تذکرہ ابن قانع نے لکھا ہے۔ ان سے ان کے بیٹے یعلیٰ نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے ہم نبیؐ کے زمانے میں ریا کو شرک اصغر سمجھتے تھے اس کو ابن دباغ اندلسی نے ذکر کیا ہے۔

۳۲۸۔ حضرت اوسط رضی اللہ عنہ بن عمرو بجلی

حضرت اوسط رضی اللہ عنہ بن عمرو بجلی۔ انہوں نے نبیؐ کا زمانہ پایا ہے مگر آپ کو دیکھا نہیں۔ ہمیں ابو یاسر نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبدالرحمٰن بن مہدی نے معاویہ بن صالح سے انہوں نے سلیم بن عامر سے انہوں نے اوسط بجلی سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں مدینہ میں نبیؐ کی وفات کے ایک سال بعد گیا تھا میں نے دیکھا کہ حضرت ابو بکرؓ خطبہ پڑھ رہے تھے انہوں نے خطبہ میں بیان کیا کہ رسول اللہؐ پہلے سال ہمارے درمیان میں کھڑے ہوئے الی آخر الحدیث۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۳۲۹۔ حضرت اوفیٰ رضی اللہ عنہ بن عرفطہ

حضرت اوفیٰ رضی اللہ عنہ بن عرفطہ۔ یہ اور ان کے والد دونوں صحابی ہیں ان کے والد غزوۂ طائف میں شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۳۳۰۔ حضرت اوفیٰ رضی اللہ عنہ بن مولہ

حضرت اوفیٰ رضی اللہ عنہ بن مولہ تمیمی عنبری قبیلہ بنی عنبر بن عمرو بن تمیم سے ہیں ان کا صحابی ہونا ثابت ہے۔ ان کا شمار بصرہ والوں میں ہے۔ ان کی حدیث منقذ بن حجوان بن اوفی بن مولہ نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نبیؐ کے پاس گیا تو آپ نے مجھے کچھ بکریاں دیں اور آپ نے مجھ سے شرط کر لی کہ سب سے پہلے میں ان کا دودھ مسافر کو پلاؤں اور ساعدہ کو اور ہم میں سے ایک اور شخص کو ایک کنواں دیا جو ایک جنگل میں تھا اور ایاس بن قتادہ عنبری کو موضع جابیہ دیا جو یمامہ کے قریب تھا ہم سب لوگ ایک ساتھ آپ کے حضور میں گئے تھے آپ نے ہم سب کے لئے یہ معافیاں ایک چمڑے پر لکھوا دی تھیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۳۱۔ حضرت اویس رضی اللہ عنہ بن عامر

حضرت اویس رضی اللہ عنہ بن عامر بن جزء بن مالک بن عمرو بن مسعدۃ بن عمرو بن سعد بن عصوان بن قرن بن ردمان بن ناجیہ بن مراد مرادی جو بعد کو قبیلہ قرن میں داخل ہو گئے تھے۔ یہ بڑے مشہور زاہد ہیں۔ ابن کلبی نے ان کا نسب اسی طرح ذکر کیا ہے۔ انہوں نے نبیؐ کا زمانہ پایا تھا مگر آپ کو دیکھا نہیں۔ کوفہ میں رہتے تھے وہاں کے اعلیٰ طبقہ کے تابعین میں سے تھے۔ ابونضرۃ نے اسیر بن جابر سے روایت کی ہے کہ ایک محدث کوفہ میں حدیث بیان کیا کرتے تھے جب وہ اپنی حدیث سے فارغ ہوتے تو سب لوگ چلے جاتے صرف چند لوگ باقی رہ جاتے تھے ان میں ایک شخص ایسے تھے جو اس قسم کی باتیں کرتے تھے کہ میں اس قسم کی باتیں کرتے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے کسی کو نہ سنتا تھا۔ مجھے ان سے محبت ہوگئی چند روز کے بعد میں نے ان کو نہ دیکھا تو میں نے اپنے دوستوں سے کہا کہ تم فلاں شخص کو جو ہمارے پاس بیٹھتے تھے ایسے اور ایسے تھے جانتے ہو حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا کہ ہاں میں انہیں جانتا ہوں وہ اویس قرنی ہیں۔

میں نے پوچھا کہ تم ان کا مکان بھی جانتے ہو اس نے کہا ہاں چنانچہ میں اس کے ساتھ گیا یہاں تک کہ میں ان کے حجرہ میں پہنچا تو وہ باہر آئے میں نے ان سے کہا کہ اے میرے بھائی تم اب کیوں نہیں آتے انہوں نے کہا برہنہ ہونے کی وجہ سے لوگ ان سے مذاق کیا کرتے تھے اور ستاتے تھے میں نے کہا کہ تم یہ میری چادر لے لو اور اوڑھ لو انہوں نے کہا تم ایسا نہ کرو لوگ مجھے ستائیں گے مگر میں نے بہت اصرار کیا یہاں تک کہ انہوں نے اس کو اوڑھ لیا اور باہر چلے لوگوں نے (حسب عادت مذاق کرنا شروع کیا اور) کہا کہ دیکھو اس شخص کی چادر کس نے چھین لی پس انہوں نے وہ چادر اتار دی اور کہا کہ تم نے دیکھا؟ میں ان لوگوں کے پاس گیا اور کہا کہ تم اس شخص سے کیا چاہتے ہو تم اس کو ستاتے ہو آدمی کبھی برہنہ ہوتا ہے کبھی کپڑے پہنتا ہے (اس میں تمہارے مذاق کی کیا بات ہے) اور میں نے انہیں سخت سست کہا۔ پھر اتفاق سے اہل کوفہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس گئے ان میں ایک شخص وہ بھی تھا جو حضرت اویس سے مذاق کرتا تھا حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ یہاں کوئی قرنی بھی ہے تو وہ شخص سامنے گیا حضرت عمرؓ نے کہا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ یمن سے ایک شخص تمہارے پاس آئے گا جس کا نام اویس ہوگا اس کی صرف ایک ماں ہو گی اس کے جسم پر سپید داغ ہوگا وہ اللہ سے دعا کرے گا تو اللہ اس کو دور کر دے گا صرف بقدر دینار یا درہم کے باقی رہ جائے گا جو شخص تم میں سے اس سے ملے تو اس کو چاہیے کہ اس سے کہے کہ تمہارے لئے استغفار کرے چنانچہ وہ شخص جب وہاں سے لوٹ کر کوفہ آیا تو قبل اس کے کہ اپنے گھر جائے اویس کے پاس گیا اویس نے کہا کہ آج خلاف عادت تم یہاں کیسے آئے اس شخص نے کہا کہ حضرت عمرؓ ایسا ایسا فرماتے تھے لہٰذا تم میرے لئے استغفار کرو اویس نے کہا میں نہ کروں گا تاوقتیکہ تم مجھ سے دو باتوں کا عہد نہ کرلو ایک تو یہ کہ مجھ سے مذاق کبھی نہ کرنا دوسرے یہ کہ حضرت عمرؓ کا یہ قول کسی اور سے نہ بیان کرنا (اس شخص نے عہد کرلیا) بعد اس کے اویس نے اس کے لئے استغفار کیا۔ ہمیں ابوالفرج بن محمود بن سعد نے اپنی اسناد سے مسلم بن حجاج سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن ابراہیم حنظلی اور محمد بن مثنی اور محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے معاذ بن ہشام نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے قتادہ سے وہ زرارہ بن اوفیٰ سے وہ اسیر بن جابر سے نقل کر کے بیان کرتے تھے کہ حضرت عمرؓ بن خطاب جب یمن کی جماعتوں میں آتے تھے تو پوچھتے تھے کہ کیا تم میں اویس بن عامر ہیں یہاں تک کہ (ایک مرتبہ) اویس کے پاس گئے ان سے پوچھا کہ تمہیں اویس بن عامر ہو انہوں نے کہا ہاں۔ کہا کہ تم قبیلہ مراد سے ہو بعد اس کے قبیلہ قرن میں داخل ہوئے انہوں نے کہا ہاں حضرت عمرؓ نے کہا تمہارے سپید داغ تھا اب اچھا ہو گیا صرف بقدر ایک درہم کے باقی رہ گیا ہے انہوں نے کہا ہاں حضرت عمرؓ نے کہا تمہاری ماں ہیں انہوں نے کہا ہاں۔ حضرت عمرؓ نے کہا میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اویس بن عامر یمن کی جماعت کے ہمراہ تمہارے پاس آئیں گے وہ پہلے قبیلہ مراد سے ہوں گے پھر قبیلہ قرن میں داخل ہو جائیں گے ان کے سپید داغ ہوگا وہ اچھا ہو جائے گا صرف ایک درہم کے برابر رہ جائے گا۔ ایک ان کی ماں ہوں گی وہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی ماں کی بہت خدمت گزاری [1] کریں گے۔ (خدا نے نزدیک وہ ایسے پسندیدہ ہوں گے کہ) اگر وہ (کسی بات پر) اللہ کی قسم کھالیں گے تو اللہ ان کی بات پوری کرے گا لہٰذا اگر تم سے ہو سکے کہ تم اپنے لئے استغفار کراؤ تو کرانا [2] لہٰذا تم میرے لئے استغفار کرو انہوں نے حضرت عمرؓ کے لئے استغفار کیا۔

پھر حضرت عمرؓ نے ان سے کہا کہ تم کہاں کا ارادہ رکھتے ہو انہوں نے کہا کہ کوفہ کا حضرت عمرؓ نے کہا کیا میں حاکم کوفہ کو تمہارے لئے کچھ لکھ دوں انہوں نے کہا نہیں مجھے کس مپرسی کی حالت میں رہنا زیادہ پسند ہے بعد اس کے یہ کوفہ واپس آ گئے۔ پھر سال آئندہ میں کوفہ کے کچھ شرفا حج کرنے گئے اور وہ حضرت عمرؓ سے ملے حضرت عمرؓ نے ان سے اویس کی حالت پوچھی انہوں نے کہا کہ ہم ان کو اس حال میں چھوڑ آئے ہیں کہ ان کے رہنے کا مکان بوسیدہ ہے اور ان کے پاس مال اسباب بہت کم ہے حضرت عمرؓ نے کہا میں نے رسول اللہؐ سے سنا تھا آپ (مجھ سے) فرماتے تھے کہ تیرے پاس اویس بن عامر اہل یمن کے کچھ لوگوں کے ہمراہ آئیں گے وہ پہلے قبلہ مراد سے ہوں گے پھر قرن میں داخل ہو جائیں گے ان کے سپید داغ ہوگا اور وہ اچھا ہو جائے گا صرف بقدر ایک درہم کے باقی رہ جائے گا۔ ان کی ایک والدہ ہوں گی اور وہ ان کی بہت اطاعت کریں گے وہ ایسے ہوں گے کہ اگر وہ اللہ کی قسم کھالیں تو اللہ اس کو پوری کرے گا پس اگر تجھ سے ہو سکے کہ وہ تیرے لئے استغفار کریں تو کرانا یہ سن کے وہ لوگ اویس کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ تم میرے لئے استغفار کرو اویس نے کہا کہ تم ابھی سلف صالح کے پاس سے آئے ہو تم میرے لئے استغفار کرو حضرت اویس نے پوچھا کہ تم حضرت عمرؓ سے ملے تھے انہوں نے کہا ہاں پھر انہوں نے ان لوگوں کے لئے استغفار کیا اب لوگ ان (کے مرتبہ) کو پہچاننے لگے تو وہ روپوش ہو گئے اسیر کہتے ہیں میں نے انہیں ایک مرتبہ ایک چادر اوڑھنے کو دی تھی تو جب کوئی شخص انہیں دیکھتا تو کہتا کہ چادر اویس کے پاس کہاں سے آئی۔ ہشام کلبی نے بیان کیا ہے کہ اویس قرنی جنگ صفین میں حضرت علی کی طرف سے شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

باب الہمزۃ مع الیاء

۳۳۲۔ حضرت ایاد ابوالسمحؓ

حضرت ایاد ابوالسمحؓ نبیؐ کے غلام تھے۔ ان کی کنیت ہی مذکور ہے۔ جہاں تک میں جانتا ہوں ان سے سوا محل بن خلیفہ کے اور کسی نے روایت نہیں کی ہم ان کا تذکرہ کنیتوں کے باب میں لکھیں گے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۳۳۳۔ حضرت ایاسؓ بن اوس

حضرت ایاسؓ بن اوس بن عتیک بن عمرو انصاری اشہلی ان کا نسب ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسی طرح بیان کیا ہے مگر ابو عمر نے

[1] ماں کی اطاعت اس درجہ پر کرتے تھے کہ باوجودیکہ زمانہ مبارک حضرت سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا پایا تھا مگر محض اس خیال سے کہ ماں تنہا ہیں ان کی خدمت کون کرے گا حضور کے جمال جہاں آرا سے مشرف نہیں ہوئے۔ یہ ایک بہت بڑا کام تھا جو حضرت اویس نے کیا ورنہ کسی سے ایسا صبر باوجود غلبہ شوق کے ممکن نہیں۔

[2] اس سے یہ نہیں لازم آتا کہ ان کا مرتبہ صحابہ سے زیادہ تھا ہاں اتنا معلوم ہوتا ہے کہ وہ بڑے عالی مرتب بزرگ تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا ہے کہ ایاس بن اوس بن عتیک بن عمرو بن عبدالاعلم بن عامر بن زعوراء بن جشم بن حارث بن خزرج بن عمرو۔ عمرو کا مشہور نام نبیت بن مالک بن اوس ہے اور زعوراء بن جشم بھائی ہیں عبدالاشہل کے ابوعمر نے کہا ہے کہ ان کو لوگ انصاری اشہلی کہتے تھے اور یہی صحیح ہے ابن کلبی اور ابن حبیب نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے مگر ابوعمر نے کہا ہے کہ عبدالاعلی اور بعض لوگوں نے کہا ہے عبدالاعلم اور صحیح عبدالاعلم ہے۔ یہ ایاس جنگ احد میں شہید ہوئے۔ یہ ابن اسحاق کا قول ہے بروایت یونس اور بکائی اور سلمہ بن فضل۔ اور ابن اسحاق نے ان کو قبیلہ بنی عبدالاشہل سے قرار دیا ہے اور خود اپنے ہی قول کے خلاف کیا ہے کیونکہ انہوں نے شہدائے احد کے ناموں میں لکھا ہے کہ قبیلہ بنی عبدالاشہل سے فلاں فلاں لوگ اس جنگ میں شہید ہوئے بعد اس کے لکھا ہے کہ راتج کے رہنے والوں میں سے (راتج مدینہ کے ایک قلعہ کا نام ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل راتج بنی عبدالاشہل کے علاوہ ہیں) ایاس بن اوس بن عتیک بن عمرو بن عبدالاعلم بن عامر بن زعوراء بن جشم بن عبدالاشہل شہید ہوئے پس انہوں نے ایاس کو اہل راتج میں قرار دیا اور تمام لوگوں نے اہل راتج کو زعوراء بن جشم کی اولاد سے لکھا ہے جو عبدالاشہل بن جشم کے بھائی ہیں صرف ابن اسحاق نے ان کو اپنے پہلے کلام میں اہل راتج میں اور آخری کلام میں بنی عبدالاشہل سے قرار دیا ہے اور انہوں نے ان زعوراء بن جشم بن عبدالاشہل کو زعوراء بن عبدالاشہل قرار دیا ہے جو ان کے صلبی بیٹے ہیں ان دونوں کے درمیان میں نہ جشم ہیں نہ اور کوئی اگر ان دونوں کے درمیان میں کوئی اور ہوتا تو ہم کہتے کہ لوگوں نے اس میں اختلاف کیا ہے جیسے اور اختلافات ہوئے یہ تناقض صریح ہے۔ صحیح یہ ہے کہ یہ زعوراء کی اولاد سے ہیں جو عبدالاشہل کے بھتیجے ہیں۔ اور عروہ نے اور موسیٰ بن عقبہ نے لکھا ہے کہ یہ احد میں شہید ہوئے اور ابن کلبی نے کہا ہے کہ خندق میں شہید ہوئے اول ہی زیادہ صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۳۴۔ حضرت ایاس رضی اللہ عنہ بن بکیر

حضرت ایاس رضی اللہ عنہ بن بکیر بن عبد یالیل بن ناشب بن غیرہ بن سعد بن لیث بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس کنانی لیثی جو بنی عدی بن کعب بن لوی کے حلیف ہیں بدر میں اور احد میں اور خندق میں اور تمام مشاہد میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ رہے سابقین اسلام سے ہیں یہ اس وقت اسلام لائے۔ جب رسول اللہ ﷺ ارقم کے گھر میں تھے۔ یہ مہاجرین اولین میں سے ہیں یہ ایاس وہی ہیں جو محمد بن ایاس بن بکیر کے والد ہیں۔ حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ ایاس نے ۳۴ھ میں وفات پائی یہ چار بھائی تھے۔ (۱) ایاس (۲) عاقل (۳) عامر (۴) خالد۔ یہ سب بکیر کے بیٹے تھے سب جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ ان کے نام ان کے مقامات میں انشاء اللہ آئیں گے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۳۵۔ حضرت ایاس رضی اللہ عنہ بن ثعلبہ

حضرت ایاس رضی اللہ عنہ بن ثعلبہ۔ کنیت ان کی ابوامامہ انصاری حارثی حارث بن خزرج کی اولاد میں ہیں بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ بلوی ہیں یہ حلیف ہیں بنی حارثہ کے اور وہ ابوبردہ بن نیار کی بہن کے بیٹے ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے عبداللہ نے اور محمود بن لبید نے اور عبداللہ بن کعب بن مالک نے روایت کی ہے۔ معبد بن کعب نے اپنے بھائی عبداللہ بن کعب سے انہوں نے ابوامامہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان کا مال جھوٹی قسم کھا کر مار لے اللہ اس پر جنت حرام کر دیتا ہے اور دوزخ اس پر واجب کر دیتا ہے صحابہ نے عرض کیا کہ اگر چہ تھوڑی سی چیز ہو آپ نے فرمایا ہاں اگر چہ تھوڑی سی لکڑی پیلو کی ہو اور ان سے ان کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیٹے عبداللہ اور محمود بن لبید نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا پراگندہ حالی ایمان کی نشانی ہے جب نبیؐ احد سے لوٹنے لگے تو ان کی وفات ہوگئی اور آنحضرت نے ان کی نماز پڑھی۔

میں کہتا ہوں کہ جس شخص نے ان سے روایت کی ہے وہ مرسل ہے کیونکہ عبداللہ بن کعب نے نبیؐ کا زمانہ نہیں پایا اور محمود بن لبید ایاس کی وفات کے بعد پیدا ہوئے ہیں موافق ان لوگوں کے قول کے جو کہتے ہیں کہ یہ احد میں شہید ہوئے۔ مگر صحیح یہ ہے کہ ان کی وفات رسول اللہؐ کی واپسی احد کے وقت نہیں ہوئی بلکہ ان کی ماں کی وفات اس وقت ہوئی جب رسول اللہؐ بدر سے لوٹے اور وہ اس وقت بیمار تھیں جب رسول اللہ بدر جا رہے تھے ایاس نے بھی حضرت کے ہمراہ جانے کا قصد کیا مگر رسول اللہؐ نے ان سے فرمایا کہ تم اپنی والدہ کے پاس رہو چنانچہ جب رسول اللہ لوٹے تو ان کی والدہ کی وفات ہو چکی تھی حضرت نے ان کی نماز پڑھی پس ان کی والدہ کی بیماری نے ان کو بدر میں نہیں شریک ہونے دیا اور نیز اس امر کی کہ یہ احد میں شہید نہیں ہوئے وہ روایت بھی تائید کرتی ہے جو مسلم نے اپنی صحیح میں اپنی سند سے عبداللہ بن کعب سے انہوں نے ابوامامہ بن ثعلبہ سے روایت کی ہے کہ جو شخص کسی مسلمان کا حق مار لے گا الخ پس اگر یہ حدیث منقطع ہوتی تو عبداللہ نے ابوامامہ سے اس کو نہ سنا ہوتا اور امام مسلم کبھی اس کو اپنی صحیح میں نہ درج کرتے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۳۶۔ حضرت ایاسؓ بن رباب

حضرت ایاسؓ بن رباب مزنی۔ معاویہ بن قرہ کے دادا ہیں۔ یوسف بن مبارک نے ابن ادریس سے انہوں نے خالد بن ابی کریمہ سے انہوں نے معاویہ بن قرہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے ان کے والد کو جو معاویہ کے دادا تھے ایک شخص کے پاس بھیجا جس نے اپنے باپ کی منکوحہ سے شادی کر لی تھی انہوں نے اس کی گردن مار دی اور اس کے مال سے پانچواں حصہ لے لیا۔ ابن مندہ نے لکھا ہے کہ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے اور کہا ہے کہ یحیٰی بن معین نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے ابن ادریس کچھ لوگوں کے سامنے اس کو مع سند بیان کرتے تھے اور کچھ لوگوں کے سامنے اس کو مرسل کر دیتے تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے اور ابونعیم نے ایاس بن معاویہ مزنی کے تذکرہ میں اپنی سند سے عبداللہ بن وضاح سے انہوں نے عبداللہ بن ادریس سے انہوں نے خالد سے انہوں نے معاویہ بن قرہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے ان کو اس شخص کے پاس بھیجا جس نے اپنے باپ کی منکوحہ سے شادی کر لی تھی انہوں نے اسے قتل کر دیا اور اس کے مال کا پانچواں حصہ لے لیا۔ پس ابونعیم نے بھی اس حدیث کو ایاس بن معاویہ بن قرہ کے تذکرہ میں لکھا ہے اور کہا ہے کہ بعض متاخرین نے یوسف بن مبارک سے انہوں نے ابن ادریس سے انہوں نے خالد سے انہوں نے معاویہ بن قرہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے ان کے والد کو جو معاویہ کے دادا تھے اس شخص کے پاس بھیجا جس نے اپنے باپ کی منکوحہ سے شادی کر لی تھی تو انہوں نے اس حدیث کو ایاس بن رباب کے متعلق کر دیا جو معاویہ بن قرہ کے دادا تھے حالانکہ وہ ایاس بن ہلال بن رباب ہیں۔ معاویہ کا دادا ہونا اس حدیث میں کسی اور نے ذکر نہیں کیا۔ میں کہتا ہوں صحیح وہی ہے جو ابونعیم نے کہا ہے کہ ایاس بیٹے ہیں معاویہ بن قرہ بن ایاس بن ہلال بن رباب بن عبید بن سواہ بن ساریہ بن ذبیان بن محارب بن سلیم بن اوس بن عمرو بن اد کے جو اولاد میں ہیں عثمان اور اوس ابوعمرو کے اور یہ لوگ قبیلہ مزنیہ کے ہیں اپنی ماں مزنیہ بنت کلب بن وبرہ کی طرف منسوب ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۳۷۔ حضرت ایاسؓ بن سہل

حضرت ایاسؓ بن سہل جہنی۔ ان کا شمار مدینہ کے انصار میں ہے۔ ابن مندہ نے اپنی سند سے سعید بن سلمہ بن ابی حسام سے
ہوں نے موسیٰ بن جبیر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے اس شخص سے سنا جس نے مجھے ایاس بن سہل جہنی سے روایت
ر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے (ایک مرتبہ) معاذ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ کون سا ایمان افضل ہے حضرت نے فرمایا یہ کہ اللہ کے
ئے محبت کرے اور اللہ کے لئے بغض رکھے اور اپنی زبان کو اللہ ہی کے ذکر میں رکھے ابونعیم نے کہا ہے کہ ابن مندہ نے ان کو یعنی
س بن سہل کو صحابہ میں ذکر کیا ہے حالانکہ جہاں تک میں خیال کرتا ہوں وہ تابعین میں ہیں اور معاذ سے ان کا روایت کرنا ان کے
بعی ہونے پر دلالت کرتا ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے اس حدیث کو ابوحازم سے انہوں نے ایاس بن سہل انصاری ساعدی سے
وایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم لکھا ہے۔

۳۳۸۔ حضرت ایاسؓ بن شراحیل

حضرت ایاسؓ بن شراحیل بن قیس بن یزید ذائد۔ ان کا نام امرء القیس بن بکر بن حارث بن معاویہ ہے نبیؐ کے حضور میں
ضر ہوئے تھے ابوبکر بن مفوز اندلسی نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لئے ان کا ذکر لکھا ہے۔

۳۳۹۔ حضرت ایاسؓ بن عبدالاسد

حضرت ایاسؓ بن عبدالاسد۔ بنی زہرہ کے حلیف ہیں۔ ان کا ذکر صحابہ میں ہوتا ہے فتح مصر میں شریک تھے اور وہاں ایک گھر
ی انہوں نے بنایا تھا ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۳۴۰۔ حضرت ایاسؓ بن عبداللہ

حضرت ایاسؓ بن عبداللہ۔ کنیت ان کی ابوعبدالرحمٰن فہری۔ ان سے عبداللہ بن یسار یعنی ابوہمام نے روایت کی ہے۔ ہمیں
طیب ابوالفضل عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر نے اپنی سند سے ابوداؤد طیالسی تک خبر دی وہ حماد بن سلمہ سے وہ یعلی بن عطاء سے وہ
بداللہ بن یسار یعنی ابوہمام سے وہ ابوعبدالرحمٰن فہری سے راوی ہیں کہ انہوں نے کہا کہ ہم ایک مرتبہ گرمی کے زمانہ میں رسول اللہؐ
کے ہمراہ تھے ایک درخت کے سایہ کے نیچے فروکش ہوئے پھر جب آفتاب ڈھل گیا تو میں رسول اللہؐ کے پاس آپ کے خیمہ میں
گیا میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ کوچ کا وقت آ گیا اور انہوں نے پوری حدیث ذکر کی ابراہیم بن منذر حزامی کہتے ہیں کہ ان کا
م ایاس بن عبداللہ ہے۔ حنین میں شریک ہوئے تھے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابوعمر نے ایاس بن عبد لکھا ہے واللہ اعلم۔

۳۴۱۔ حضرت ایاسؓ بن عبداللہ دوسی

حضرت ایاسؓ بن عبداللہ بن ابی ذباب دوسی اور بعض لوگ ان کو مزنی کہتے ہیں مگر پہلا قول زیادہ مشہور ہے۔ مکہ میں رہتے
تھے ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ مدنی تھے صحابی ہیں اور ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ ہمیں
عبدالوہاب بن ابی منصور صوفی نے اپنی اسناد سے سلیمان بن اشعث سے انہوں نے ابن ابی خلف اور احمد بن عمرو بن سرح سے
روایت کی کہ یہ دونوں کہتے تھے ہمیں سفیان نے زہری سے انہوں نے عبداللہ بن عبداللہ بن عمر سے انہوں نے ایاس بن عبداللہ بن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابی ذباب سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ؐ نے فرمایا اللہ عزوجل کی بندیوں کو مارا نہ کرو پس حضرت عمرؓ رسول اللہ کے پاس آئے اور انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ عورتیں اپنے شوہروں پر دلیر ہوگئی ہیں پس آپ نے عورتوں کے مارنے کی اجازت دے دی پس رسول اللہ ؐ کے گھر میں بہت سی عورتیں اپنے شوہروں کی شکایت لے کے آئیں نبی ؐ نے صحابہ سے فرمایا کہ دیکھو میرے یہاں بہت سی عورتیں اپنے شوہروں کی شکایتیں لے کے آئیں وہ لوگ کچھ اچھے نہیں ہیں (جو اپنی عورتوں کو مارتے ہیں) ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۴۲۔ حضرت ایاسؓ بن عبد

حضرت ایاسؓ بن عبد۔ کنیت ان کی ابو عوف مزنی اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو الفرات کوفی۔ ان سے صرف ابو المنہال عبد الرحمٰن بن مطعم نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہمیں اسماعیل اور ابراہیم اور ابو جعفر نے اپنی اسناد سے محمد بن عیسیٰ (ترمذی) تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں داؤد بن عبد الرحمٰن عطار نے عمرو بن دینار سے انہوں نے ابو المنہال سے انہوں نے ایاس بن عبد مزنی سے روایت کر کے خبر دی کہ نبی ؐ نے پانی کے فروخت کرنے سے منع فرمایا۔ علی بن مدینی نے کہا ہے کہ میں نے سفیان سے پوچھا کہ کیا ایاس بن عبد مزنی جن سے ابو المنہال نے روایت کی ہے کوئی مشہور شخص ہیں انہوں نے کہا ہاں میں نے عبد اللہ بن ولید بن عبد اللہ بن معقل بن مقرن سے ان کی بابت پوچھا تھا تو انہوں نے کہا کہ وہ میرے نانا تھے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ حجازی ہیں ان سے ابو المنہال عبد الرحمٰن بن مطعم نے روایت کی ہے اور ابو المنہال نے یہی روایت ابن عباس اور براء سے بھی کی ہے اور ابو عمر کہا ہے کہ وہ ابو المنہال جن کا نام سیار بن سلامہ ہے ان کی کوئی روایت کسی صحابی سے معلوم نہیں صرف ابو برزہ اسلمی سے وہ روایت کرتے ہیں اور زیادہ تر روایتیں ان کی ابو العالیہ ریاحی سے ہیں۔ تینوں نے ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے یعنی ایاس بن عبد۔ عبد کو اللہ تعالیٰ کے کسی نام کی طرف مضاف نہیں کیا اور ترمذی نے عبد اللہ لکھا ہے اور سب نے ان سے پانی کے فروخت کرنے کی ممانعت روایت کی ہے۔

۳۴۳۔ حضرت ایاسؓ بن عدی

حضرت ایاسؓ بن عدی انصاری نجاری۔ قبیلہ بنی عمرو بن مالک بن نجار سے ہیں احد کے دن شہید ہوئے مگر ابن اسحاق نے (شہدائے احد میں) ان کا ذکر نہیں کیا۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۳۴۴۔ حضرت ایاسؓ ابو فاطمہ

حضرت ایاسؓ ابو فاطمہ۔ کنیت ان کی ابو فاطمہ اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن ابی فاطمہ اور ابو فاطمہ کا نام انیس ہے ان کا ذکر ہو چکا ہے۔ ابن مندہ نے اپنی سند سے احمد بن عصام سے انہوں نے ابو عامر عقدی سے انہوں نے محمد بن ابی حمید سے انہوں نے مسلم یعنی ابو عقیل سے جو زرقیوں کے غلام تھے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں عبد اللہ بن ایاس بن ابی فاطمہ کے پاس گیا تو انہوں نے کہا کہ اے ابو عقیل مجھ سے میرے والد بیان کرتے ہیں کہ نبی ؐ نے فرمایا جو شخص تم میں سے چاہتا ہو کہ ہمیشہ تندرست رہے کبھی بیمار نہ ہو پھر انہوں نے پوری حدیث ذکر کی اس حدیث کو ابن وہب نے ابن ابی حمید سے روایت کیا ہے وہ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روایت کرتے تھے اور ابن ابی حمید سے مروی ہے وہ عبداللہ بن ابی ایاس سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں اور انہوں نے محمد بن ابی حمید کی نسبت یہ اختلاف کیا ہے کہ کبھی تو وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور کبھی اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ ایاس تابعین میں ہیں بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے ان کو صحابہ میں شمار کیا ہے اور ابو نعیم نے بھی وہ حدیث روایت کی ہے کہ ابن وہب' ابن ابی حمید سے وہ مسلم سے وہ عبداللہ بن ایاس بن ابی فاطمہ سے راوی ہیں وہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے تھے ابونعیم نے کہا ہے کہ اس وہم کرنے والے (یعنی ابن مندہ) نے اس حدیث کو بواسطہ ابو عامر عقدی کے ابن ابی حمید سے روایت کیا ہے اور ابن ابی حمید' مسلم سے وہ عبداللہ بن ابی ایاس سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور ان کے دادا کا ذکر صحابہ سے نکال دیا ہے۔ ان کا وہم اسحاق بن راہویہ کی روایت سے بھی ظاہر ہوتا ہے وہ ابو عامر سے وہ محمد بن ابی حمید سے وہ ابو عقیل سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں عبداللہ بن ایاس بن ابی فاطمہ کے پاس گیا تو انہوں نے کہا کہ مجھ سے میرے والد نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ اس حال میں کہ رسول اللہؐ بیٹھے ہوئے تھے پھر انہوں نے مثل ابن وہب کے یہی بیان کیا ہے کہ ایاس بن ابی فاطمہ اپنے والد سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ پر کوئی اعتراض نہیں ہوسکتا کیونکہ جو اختلاف محمد بن ابی حمید کے بارے میں ابونعیم نے ذکر کیا ہے کہ وہ کبھی عن ابی کہتے ہیں کبھی عن ابیہ عن جدہ کہتے ہیں اس کو ابن مندہ نے بھی ذکر کیا ہے ابن مندہ نے صرف یہ کیا ہے کہ ابو عامر کی روایت بیان کر دی ہے۔ جس کو احمد بن عصام نے روایت کیا ہے تا کہ بے علم لوگ اس روایت کو دیکھ کر یہ نہ سمجھیں کہ ایک صحابی کا تذکرہ چھوڑ دیا لہٰذا انہوں نے اس روایت کو لکھ کر اس اختلاف کو بھی بیان کر دیا اور ابن راہویہ کا ابو عامر سے عن ابیہ عن جدہ روایت کرنا ابن مندہ پر حجت نہیں ہوسکتا کہ کیونکہ ائمہ حدیث کی اکثر یہ حالت ہے کوئی شخص کسی راوی کو سند میں زیادہ کر کے روایت کرتا ہے اور کوئی اس کو گرا دیتا ہے ان کی کتابیں اس قسم کے تصرفات سے بھری ہوئی ہیں ہاں اب یہ اختلاف ابو عامر کی وجہ سے ہو جائے گا جیسے محمد بن ابی حمید کی وجہ سے ہوتا تھا۔ اگر خوف تطویل نہ ہوتا تو ہم اس کی مثالیں بیان کرتے اور شاید ابوعمر نے اس نام کو ذکر کرنا چھوڑ دیا ہے جو نہ ایاس میں بیان کیا اور نہ انیس میں یہ محض اسی اختلاف کے سبب سے ہے واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۴۵۔ حضرت ایاسؓ بن قتادہ

حضرت ایاسؓ بن قتادہ عنبری یا غبری۔ ابوموسیٰ نے ان کو اسی طرح شک کے ساتھ بیان کیا ہے اور اوفی بن مولہ کی حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہؐ کے پاس گیا تو آپ نے مجھے بکریاں دیں اور مجھ سے شرط کر لی کہ سب سے پہلے میں ان کا دودھ مسافروں کو پلاؤں اور آپ نے ساعدہ کو جو ایک شخص ہم سے تھا ایک کنواں دیا جو جنگل میں تھا نام اس کا جعونیہ تھا اور آپ نے ایاس بن قتادہ عنبری کو موضع جابیہ دیا جو یمامہ کے قریب ہے ہم سب لوگ آپ کے پاس ایک ساتھ گئے تھے اور آپ نے ہم میں سے ہر ایک کے لئے یہ معافیاں چمڑے پر لکھ دی تھیں ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ یہ نسب مختلف مقامات میں مختلف خط سے وارد ہوا ہے بعض میں عنبری ہے اور بعض میں غبری ہے اور بعض میں عنزی ہے اور مجھے اس کی تحقیق نہیں ہوئی اسی طرح ان مقامات کے نام بھی مختلف طور سے آئے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں کہتا ہوں کہ صحیح عنبری ہے قبیلہ بنی عنبر سے اور اسی کی تائید کرتا ہے یہ کہ ابن اوفی بن مولہ تمیمی عنبری ہیں اور ساعدہ بھی عنبری ہیں یہ سب لوگ قبیلہ بنی عنبر سے ہیں دستور کے موافق ہر قبیلہ سے ایک جماعت بطور وفد کے آیا کرتی تھی پس اس جماعت میں غبر کا کوئی شخص نہ تھا۔ غبر ایک شاخ ہے یشکر کی اور یشکر ایک شاخ ہے قبیلہ ربیعہ کی اسی طرح عنزی اگر اس کا نون مفتوح یا ساکن پڑھا جائے تو وہ بھی قبیلہ ربیعہ کی ایک شاخ ہے اور صحیح یہی کہ یہ عنبری ہیں۔

۳۴۶۔ حضرت ایاسؓ بن مالک

حضرت ایاسؓ بن مالک بن اوس بن عبداللہ بن حجر اسلمی۔ ابن مندہ نے لکھا ہے کہ ابن اسحاق سراج نے صحابہ میں ان کا ذکر لکھا ہے حالانکہ یہ تابعی ہیں ان کے دادا اوس البتہ صحابی ہیں اور انہوں نے محمد بن اسحاق سراج سے انہوں نے محمد بن عباد بن موسیٰ عکلی سے انہوں نے اپنے بھائی موسیٰ بن عباد سے انہوں نے عبداللہ بن یسار سے انہوں نے ایاس بن مالک بن اوس اسلمی سے روایت کی ہے کہ جب رسول اللہؐ نے اور ابوبکرؓ نے ہجرت کی تو مقام جحفہ میں ہمارے اونٹوں کی طرف سے ہو کر گذرے اور انہوں نے پوری حدیث ذکر کی اس حدیث کو صخر بن مالک بن ایاس بن مالک بن اوس بن عبداللہ بن حجر نے اپنے والد اوس بن حجر سے روایت کیا ہے کہ نبیؐ ان کی طرف سے ہو کے گذرے الخ اوس بن عبداللہ بن حجر کے بیان میں یہ حدیث گذر چکی ہے۔ ابونعیم نے ان ایاس کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ بعض وہم کرنے والوں نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے حالانکہ وہ تابعی ہیں ان کے دادا البتہ صحابی ہیں اور انہوں نے سراج کی حدیث جوان کی تاریخ میں ہے محمد عکلی سے انہوں نے اپنے بھائی موسی سے انہوں عبداللہ بن یسار سے انہوں نے ایاس بن مالک بن اوس سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ جب رسول اللہ نے ہجرت الخ ابونعیم نے کہا ہے کہ اس وہم کرنے والے نے اپنی غلطی سراج کی طرف منسوب کر دی حالانکہ سراج اس غلطی سے بری ہیں کیونکہ سراج نے اس حدیث کو ایاس بن مالک سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کیا جیسا کہ ہم نے بیان کیا اور ابونعیم نے صخر بن مالک کی حدیث اس بات کے ثابت کرنے کے لئے بیان کی ہے کہ اوس صحابی ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ نے بھی اس حدیث کو لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ تابعی ہیں پس اب ان پر کوئی اعتراض نہ رہا صرف انہوں نے یہ کیا ہے کہ اس کو سراج کی طرف منسوب کر دیا ہے حالانکہ تاریخ سراج میں اس کے خلاف ہے اور کوئی غلطی نہیں کیونکہ انہوں نے خود کہہ دیا ہے کہ وہ تابعی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۴۷۔ حضرت ایاسؓ بن معاذ

حضرت ایاسؓ بن معاذ انصاری اوسی اشہلی۔ ہمیں ابوجعفر عبیداللہ بن احمد بن علی بغدادی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ مجھ سے حصین بن عبدالرحمٰن بن عمرو بن سعد بن معاذ نے محمود بن لبید سے جو بنی عبدالاشہل کے بھائی تھے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہے جب ابوالحلیسر یعنی انس بن رافع مکہ میں آئے اور ان کے ساتھ بنی عبدالاشہل کے چند جوان تھے ان میں ایاس بن معاذ بھی تھے یہ لوگ قریش سے اپنی قوم خزرج کے لئے حلف کی دوستی کرانے آئے تھے رسول اللہؐ نے جوان کے آنے کا حال سنا تو ان کے پاس تشریف لے گئے اور ان کے پاس جا کے بیٹھ گئے اور فرمایا کہ اے لوگو کیا تم اس بات کو پسند کرو گے جو اس کام سے بھی بہتر ہے جس کے لئے تم آئے ہو اور ان لوگوں نے پوچھا کہ وہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا بات ہے حضرت نے فرمایا (وہ یہ بات ہے کہ) میں خدا کا پیغمبر ہوں مجھے اللہ نے اپنے بندوں کی طرف بھیجا ہے تا کہ میں انہیں اس بات کی ترغیب دوں کہ وہ خدا کی پرستش کریں اور خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں اور میرے اوپر خدا نے کتاب نازل فرمائی ہے بعد اس کے آپ نے ان سے اسلام کا ذکر کیا اور انہیں قرآن پڑھ کے سنایا تو ایاس بن معاذ نے کہا اور یہ اس زمانے میں نوجوان تھے کہ اے میری قوم کے لوگو خدا کی قسم یہ بات اس سے بہتر ہے جس کے لئے تم آئے ہو تو ابوالحلیسر نے (غصہ میں آ کے) ایک مٹھی کنکری لے کر ایاس کے منہ پر ماری اور (آنحضرتؐ سے) کہا کہ ہمیں ان باتوں سے معاف رکھئے ہم دوسرے کام کے لئے آئے ہیں اس کے بعد وہ چپ ہو گیا اور رسول اللہؐ ان لوگوں کے پاس سے اٹھ آئے اور وہ لوگ مدینہ لوٹ گئے پھر اوس وخزرج کے درمیان میں واقعہ بعاث ہوا پھر ایاس بن معاذ تھوڑے ہی دن کے بعد انتقال کر گئے۔ محمود بن لبید کہتے تھے کہ ان کی قوم کے جو لوگ ان کے پاس بوقت موت موجود تھے وہ مجھ سے کہتے تھے کہ ان لوگوں نے برابر ان کو تہلیل اور تکبیر کہتے ہوئے اور اللہ کی حمد اور پاکی بیان کرتے ہوئے سنا یہاں تک کہ ان کا انتقال ہو گیا لہٰذا تمام لوگوں کو یقین تھا کہ وہ مسلمان مرے انہوں نے اسلام کی خوبی اسی مجلس میں بیان کی جس مجلس میں انہوں نے رسول اللہؐ سے ذکر سنا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

الحلیسر: حاء مہملہ کے فتحہ اور یاء جس کے نیچے دو نقطے ہیں کے سکون کے ساتھ اور سین مہملہ اور اس کے آخر پر راء۔ بعاث: باء موحدہ کے ضمہ اور عین مہملہ کے فتحہ کے ساتھ اور اس کے آخر پر ثاء مثلثہ ہے۔ اور اس کو غین معجمہ کے ساتھ بھی بیان کیا ہے مگر اسکی کوئی حقیقت نہیں۔

۳۴۸۔ حضرت ایاسؓ بن معاویہ

حضرت ایاسؓ بن معاویہ مزنی۔ یزید بن ہارون نے محمد بن اسحاق سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن حارث سے انہوں نے ایاس بن معاویہ مزنی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا قیام شب (یعنی نماز تہجد) بہت ضروری ہے اگرچہ صرف اتنی دیر تک ہو جتنی دیر میں اونٹنی کا دودھ دوہا جاتا ہے یا جتنی دیر میں بکری کا دودھ دوہا جاتا ہے۔ اور بعد نماز عشا کے جو نماز پڑھی جائے اس کا شمار قیام شب میں ہے انہوں نے خالد بن ابی کریمہ کی بھی حدیث معاویہ بن قرہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے انہیں ایک شخص کے پاس بھیجا جس نے اپنے باپ کی منکوحہ سے شادی کر لی تھی انہوں نے اس کو قتل کر دیا اور اس کے مال کا پانچواں حصہ لے لیا۔ ابونعیم نے اس مقام پر ابن مندہ پر اعتراض کیا ہے جس کو ہم ایاس بن رباب کے بیان میں لکھ چکے ہیں اب اس کے یہاں بیان کرنے کی حاجت نہیں اور ابوموسیٰ نے ایاس بن معاویہ کو ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے اور قیام شب کی حدیث ذکر کی ہے اور کہا ہے کہ ان کا تذکرہ طبرانی نے اور ابونعیم نے صحابہ میں لکھا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ میں ان ایاس کو معاویہ بن قرہ کا بیٹا سمجھتا ہوں اور وہ انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں تابعین سے ہیں ان کے دادا قرۃ البتہ صحابی ہیں ان کے والد بھی صحابی نہیں ہیں۔

میں کہتا ہوں یہی صحیح ہے جو ابوموسیٰ نے بیان کیا ہے یہ ایاس وہی ہیں جو بصرہ کے قاضی تھے ان کی ذکاوت کی بہت تعریف تھی ۱۲۱ ہجری میں وفات پائی واللہ اعلم۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۴۹۔ حضرت ایاسؓ بن ودقہ

حضرت ایاسؓ بن ودقہ انصاری۔ بنی سالم بن عوف بن خزرج سے ہیں۔ موسیٰ بن عقبہ نے ابن شہاب سے ان لوگوں کے نام میں جو جنگ یمامہ میں شہید ہوئے قبیلہ بنی سالم سے ایاس بن ودقہ کا نام بھی روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ میں نے ایک نسخہ میں جو ابونعیم سے منقول تھا ودقہ کو فاء کے ساتھ لکھا ہوا دیکھا نیز ابوموسیٰ نے کہا ہے مگر صحیح قاف ہے۔

میں کہتا ہوں میرے نزدیک صحیح فاء ہے واللہ اعلم۔

۳۵۰۔ حضرت ایفعؓ بن عبد کلاعی

حضرت ایفعؓ بن عبد کلاعی شامی۔ ان کو ابوبکر اسماعیلی نے اور عبدان بن محمد نے صحابہ میں ذکر کیا ہے عبدان نے کہا ہے کہ میں نے محمد بن مثنی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ ایفع کی وفات ۱۰۰ھ میں ہوئی اور ابوالفتح ازدی موصلی نے کہا ہے کہ ایفع بن عبد کلال صحابی ہیں ان سے صفوان بن عمرو نے روایت کی ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ خود عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ اگر یہ صحیح ہو تو اس نام کے دو شخص ہو جائیں گے۔ ہمیں ابوموسیٰ یعنی محمد بن عمر نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوزکریا نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عبدالواحد محدث نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابراہیم بن عامر علوی امام جامع مسجد بسطام نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد عامر بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر احمد بن ابراہیم اسماعیلی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے ابوعبداللہ صوفی احمد بن حسن نے خبر دی انہوں نے کہا ہمیں حکم بن موسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے ایفع بن عبد کلاعی سے سنا وہ مقام حمص میں منبر پر کھڑے ہوئے کہہ رہے تھے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ اہل جنت کو جنت اور اہل دوزخ کو دوزخ میں داخل فرمائے گا تو کہے گا کہ اے اہل جنت تم دنیا میں کتنے برس رہے وہ کہیں گے کہ ہم ایک دن رہے یا ایک دن سے بھی کم اللہ فرمائے گا کہ تم نے ایک دن یا اس سے بھی کم میں بڑی عمدہ تجارت کی میری رضامندی اور جنت کو حاصل کیا اب تم جنت میں ہمیشہ ہمیشہ رہو پھر فرمائے گا کہ اے اہل دوزخ تم دنیا میں کتنے دن رہے وہ کہیں گے کہ ایک دن یا ایک دن سے بھی کم اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تم نے ایک دن یا اس سے کم میں بہت بری تجارت کی میرے غضب اور ناخوشی کو حاصل کیا اب تم دوزخ میں ہمیشہ ہمیشہ رہو پھر وہ کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہمیں دوزخ سے نکال لے پھر اگر ہم دوبارہ ایسے کام کریں تو بیشک ہم ظالم ہیں اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اسی میں ذلت اٹھاؤ اور مجھ سے کلام نہ کرو پس یہ ان لوگوں کا آخری کلام ہوگا اپنے پروردگار عزوجل سے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۵۱۔ حضرت ایماؓ بن رحضہ

حضرت ایماؓ بن رحضہ بن خربہ بن خلاف بن حارثہ بن غفار۔ یہ اپنے زمانہ میں قبیلہ غفار کے سردار اور ان کے سفیر تھے یہ مقام سقیا کی طرف موضع غیقہ میں رہتے تھے پھر حدیبیہ سے کچھ پہلے مدینہ چلے آئے تھے اور وہیں سکونت اختیار کر لی تھی۔ ابوعمر نے بیان کیا ہے کہ حدیبیہ سے پہلے اسلام لائے یہ اور ان کے بیٹے دونوں صحابی ہیں۔ ہمیں عبداللہ بن احمد نے اپنی سند سے ابوداؤد طیالسی تک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دی وہ سلیمان بن مغیرہ سے وہ حمید بن ہلال سے وہ عبداللہ بن صامت سے وہ ابی ذر سے راوی ہیں کہ انہوں نے کہا ہم اپنی قوم ر کے ہمراہ باہر نکلے اور ہماری قوم کے لوگ ماہ حرام میں قتال وغیرہ جائز سمجھتے تھے پس میں اور میرے بھائی انیس اور میری ماں ھے تھے۔ پھر انہوں نے اپنے اسلام کا حال بیان کیا اور اسی میں یہ بھی بیان کیا کہ جب ہم اپنی قوم غفار کے پاس لوٹ کے آئے تو میں سے آدھے آدمی قبل اس کے مسلمان ہو گئے کہ رسول اللہؐ مدینہ میں تشریف لائیں۔ نماز میں ان لوگوں کے امام ایما بن مہ بنتے تھے اور وہی اس قبیلہ کے سردار تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۴۵۔ حضرت ایمنؓ بن خریم

حضرت ایمنؓ بن خریم بن فاتک بن اخرم بن شداد بن عمرو بن فاتک بن قلیب بن عمرو بن اسد بن خزیمہ اسدی۔ ان کی رہ صماء بنت ثعلبہ بن عمرو بن حصین بن مالک اسدیہ ہیں۔ یہ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے اس وقت وہ یفاع کے غلام تھے۔ ں نے اپنے والد اور چچا سے حدیث کی روایت کی ہے وہ دونوں بدری ہیں۔ ایک گروہ نے کہا ہے کہ ایمن بن خریم اپنے والد ساتھ فتح مکہ کے دن اسلام لائے مگر ابو عمر نے کہا ہے کہ صحیح یہی ہے کہ ان کے والد جنگ بدر میں شریک تھے۔ یہ اصل میں شام رہنے والے تھے اور آخر میں کوفہ کی سکونت اختیار کر لی تھی۔ ان سے شعبی نے اور فاتک بن فضالہ نے اور ابو اسحاق سبیعی نے یت کی ہے۔ ہمیں اسماعیل بن عبید نے اور ابراہیم بن محمد نے اور عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند سے ابو عیسیٰ (ترمذی) تک خبر دی ردہ کہتے تھے ہم سے احمد بن منیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مروان بن معاویہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سفیان نے زیاد ری سے انہوں نے فاتک بن فضالہ سے انہوں نے ایمن بن خریم سے روایت کر کے خبر دی کہ نبیؐ نے فرمایا اے لوگو میں جھوٹی اہی اور خدا کے ساتھ شرک کرنے کو برابر سمجھتا ہوں بعد اس کے یہ آیت پڑھی فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا ل الزور. (بچو تم بتوں کی پرستش سے جو بالکل ناپاک ہیں اور بچو جھوٹی گواہی سے) اور ہمیں ابوالفضل منصور بن ابی الحسن طبری اپنی سند سے احمد بن علی بن مثنی تک خبر دی کہ انہوں نے کہا کہ ہم سے رحمویہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں صالح بن عمر نے مطرف انہوں نے عامر شعبی سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے جب مروان بن حکم نے ضحاک بن قیس سے جنگ کی ہے تو اس نے ن بن خریم کے پاس کہلوا بھیجا کہ ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہمارے ساتھ ہو کے لڑیں انہوں نے یہ جواب دیا کہ میرے والد اور رے چچا جنگ بدر میں شریک تھے انہوں نے مجھ سے عہد لے لیا ہے کہ کسی ایسے شخص سے نہ لڑنا جو لا الہ الا اللہ کہتا ہو پس اگر اے وان تو مجھے دوزخ سے نجات کا کوئی پروانہ دلا دے تو میں تیرے ساتھ لڑوں گا مروان نے کہا یہاں سے دور ہو اور ان کی برائی نے لگا انہیں گالی دینے لگا پھر ایمن نے یہ اشعار پڑھے ۔

ولست مقاتلا رجلا یصلی	علی سلطان آخرمن قریش
لہ سلطانہ وعلی اثمی	معاذ اللہ من سفہ و طیش
أأقتل مسلما من غیر جرم	فلست بنافعی ما عشت عیشی

میں ایسے شخص سے ہرگز نہ لڑوں گا جو نماز پڑھتا ہو۔ محض ایک قریشی شخص کی بادشاہت کے لئے۔ اسے تو بادشاہت ملے اور مجھے گناہ ہو۔ ایسی بیوقوفی اور حماقت سے خدا کی پناہ۔ کیا میں ایک مسلمان کو بے جرم قتل کر دوں۔ تو اے مروان میری

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندگی میں مجھے کیا نفع دے گا۔

دار قطنی نے کہا ہے کہ ایمن نے نبیؐ سے روایت کی ہے مگر میں نے ان کی روایت ان کے باپ اور چچا ہی سے دیکھی ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۵۳۔ حضرت ایمنؓ بن عبید

حضرت ایمنؓ بن عبید بن عمرو بن بلال بن ابی الحرباء بن قیس بن مالک بن سالم بن غنم بن عوف بن خزرج۔یہ بیٹے ہیں ام ایمن کے جو نبیؐ کی کھلائی (گود لینے والی) تھیں ان کا ذکران کے نام میں آئے گا۔یہ اسامہ بن زید بن حارثہ کے اخیافی بھائی ہیں یعنی ماں دونوں کی ایک ہیں جنگ حنین میں شہید ہوئے یہ ابن اسحاق کا قول ہے انہوں نے کہا کہ یہی ہیں جنہوں نے اپنے ان اشعار میں عباس کی طرف اشارہ کیا ہے۔

نصرنا رسول الله فی الدین سبعة وقد فر من قد فرعنه فاقشعوا

وثامننا لاقی الحمام بنفسه بما مسه فی الدین لا یتوجع

ہم سات آدمیوں نے دین میں رسول اللہ کی مدد کی۔اور بعض لوگ جو بھاگے وہ بھاگ گئے۔اور آٹھویں شخص نے موت سے ملاقات کی۔جو کچھ تکلیفیں ان کو دین میں پہنچیں ان سے وہ دردمند نہیں ہوئے۔

یہ سات آدمی جن کا ذکر اس شعر میں ہے یہ تھے۔(۱) عباس (۲) علی (۳) فضل بن عباس (۴) ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب (۵) اسامہ بن زید یہ لوگ آپ کے اہل بیت میں سے تھے اور غیر لوگ یہ تھے۔(۶) ابوبکر۔(۷) عمر رضی اللہ عنھم اجمعین ان سے مجاہد نے اور عطاء نے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے ایک ڈھال سے کم قیمت کی چیز کے چرانے میں ہاتھ کاٹنے کا حکم نہیں دیا۔ایک ڈھال کی قیمت اس زمانے میں ایک دینار تھی۔یہ حدیث مرسل ہے کیونکہ مجاہد اور عطاء نے ایمن سے ملاقات نہیں کی ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ ایمن کے متعلق رسول اللہؐ کی طہارت کی خدمت تھی ضرورت کے وقت وہ پانی وغیرہ آپ کو دیا کرتے تھے۔ایمن کا ایک بیٹا تھا جس کا نام حجاج ہے اس کا ایک واقعہ حضرت عبداللہ بن عمر کے ساتھ ہوا ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۵۴۔ حضرت ایمنؓ بن یعلی

حضرت ایمنؓ بن یعلیٰ کنیت ان کی ابوثابت ثقفی۔علاء بن ہلال نے عبیداللہ بن عمرو سے انہوں نے زید بن ابی انیسہ سے انہوں نے اسماعیل بن ابی خالد سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے ایمن بن یعلی یعنی ابوثابت سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص ایک بالشت بھر زمین چرائے یا دبالے وہ قیامت کے دن اس زمین کو نیچے کے طبقہ تک اپنی گردن پر لاد کے آئے گا۔عبیداللہ کہتے ہیں میں نے اس حدیث کو اسمٰعیل سے سنا ہے۔اس حدیث کو عمرو بن زرارہ نے اور علی بن معبد نے اور چند لوگوں نے عبیداللہ بن عمرو سے انہوں نے اسماعیل سے انہوں نے شعبی سے انہوں ایمن سے انہوں نے یعلی بن مرہ ثقفی سے روایت کیا ہے اور یہی حدیث بیان کی ہے۔

میں کہتا ہوں اس حدیث میں اعتراض ہے کیونکہ یہ ایمن صحابی نہیں ہیں یہ تابعی ہیں کوفہ کے رہنے والے ہیں بنو ثعلبہ کے غلام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ بخاری نے کہا ہے کہ یہ ایمن ابوثابت بنوثعلبہ کے غلام ہیں۔ انہوں نے ابن عباس اور یعلی بن مرہ سے حدیث کی سماعت کی ہے۔ ان سے ابویعفور نے اور انہیں کے جیسے اور لوگوں نے روایت کی ہے ابن ابی حاتم نے اور حاکم یعنی ابواحمد نے کہا ہے کہ اس حدیث کو ابویعفور نے ابوثابت سے انہوں نے یعلی بن مرہ سے روایت کیا ہے اور انہوں نے ابوثابت کو غلطی سے ابن ثابت کہہ دیا ہے اس قسم کی غلطیاں اکثر ہو جاتی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۵۵۔ حضرت ایمنؓ

حضرت ایمنؓ (ملک) شام سے نبیؐ کے پاس آئے تھے ہم نے ان کا ذکر ابرہہ کے تذکرہ میں لکھا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے

۳۵۶۔ حضرت ایوبؓ بن بشیر

حضرت ایوبؓ بن بشیر انصاری۔ عبدان اور شاہین نے ان کا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے محمد بن یحییٰ بن حبان نے ایوب بن بشیر انصاری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہؐ سے عرض کیا کہ میں نے اپنی نماز کا تیسرا حصہ آپ کے لئے دعا کرنے اور آپ پر درود پڑھنے کے لئے خاص کر دیا ہے حضرت نے فرمایا ایسا کرنے میں کچھ حرج نہیں پھر وہ تھوڑی دیر چپ رہے بعد اس کے کہا کہ یارسول اللہؐ بلکہ میں نے اپنی نماز کا نصف حصہ آپ کے لئے دعا کرنے اور آپ پر درود پڑھنے کے لئے خاص کر دیا ہے آپ نے فرمایا ایسا کرنے میں کچھ حرج نہیں پھر وہ تھوڑی دیر چپ رہے بعد اس کے رسول اللہؐ سے عرض کیا کہ میں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ اپنی کل نماز آپ ہی کے درود پڑھنے اور دعا میں صرف کر دوں آپ نے فرمایا اب اللہ تعالیٰ تمام ان کاموں سے تمہاری کفایت کرے گا جو دنیا و آخرت کی مصیبت میں ڈالیں (نماز دعا کے معنی میں ہو سکتی ہے۔ محمد احمد)۔ اور یحییٰ بن حمزہ اور فرج بن فضالہ نے محمد بن ولید زبیدی سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ایوب بن بشیر انصاری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا سب سے پہلے افضل وہ صدقہ ہے جو کسی ایسے عزیز کو دیا جائے جو اس صدقہ دینے والے سے پہلوتہی کرتا ہو۔ ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ ابن ابی حاتم نے کہا ہے کہ ایوب بن بشیر انصاری کی کنیت ابوسلیمان معاوی ہے یہ عباد بن عبداللہ بن زبیر سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے زہری نے روایت کی اس صورت میں یہ ایوب صحابی نہ ہوں گے۔ مگر ان پہلے ایوب کا صحابی ہونا ظاہر ہے لیکن اس حدیث کی نسبت بھی مروی ہے کہ ان کے سوا اور کسی نے نبیؐ سے ایسا کہا تھا۔

میں کہتا ہوں کہ اس حدیث کو ابی بن کعب نے اور ابوہریرہ نے بھی روایت کیا ہے اور اس حدیث کو محمد بن یحییٰ بن حبان نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے نبیؐ سے عرض کیا الخ۔ ہمیں ابوالفرج یحییٰ بن محمود بن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعدنان محمد بن ابی بکر بن احمد بن مطہر لفتوانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوسعید محمود بن عبداللہ بن احمد بن زکریا نے نیز ابوالفرج کہتے تھے کہ ہمیں ہمارے دادا کے چاچا ابوالفضل جعفر بن عبدالواحد بن محمد بن محمود ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطاہر بن عبدالرحیم نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہمیں ابوبکر محمد بن عبداللہ بن احمد بن شاذان اعرج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر عبداللہ بن محمد بن محمد بن فورک قباب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن عمرو بن ابی عاصم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن ابی شیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں وکیع نے سفیان سے انہوں نے عبداللہ بن محمد بن عقیل سے انہوں نے طفیل بن ابی بن کعب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے ایک شخص نے نبیؐ سے پوچھا کہ بتایئے اگر میں اپنی پوری نماز آپ پر درود پڑھنے کے لئے مخصوص کر دوں (تو کیا ثواب ملے گا) آپ نے فرمایا اس وقت اللہ تیری تمام دنیاوی اور اخروی مشکلات کی کارسازی کرے گا۔

۳۵۷۔ حضرت ایوبؓ بن مکرز

حضرت ایوبؓ بن مکرز۔ ان کا تذکرہ بھی ابن شاہین نے لکھا ہے اور انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے محمد بن یزید سے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ جن اصحاب رسول اللہؐ کا شمار کیا گیا ہے ان میں ایواب بن مکرز بھی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے اخیر حرف ہمزہ میں لکھا ہے۔

حرف الباء۔ باب الباء والالف

۳۵۸۔ حضرت باقومؓ رومی

حضرت باقومؓ رومی۔ بعض لوگ انہیں باقول رومی کہتے ہیں سعید بن عاص کے غلام تھے۔ مدینہ کے بڑھئی تھے ان سے صالح مولیٰ توامہ نے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہؐ کے لئے جھاؤ کی لکڑی کا منبر بنایا تھا اس میں تین درجے تھے ایک بیٹھنے کے لئے اور دو اور۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابو عمر نے کہا کہ اس کی سند صحیح نہیں ہے۔

۳۵۹۔ حضرت باذانؓ فارسی

حضرت باذانؓ فارسی۔ یہ ان فارسیوں کی اولاد سے ہیں جن کو نوشیروان نے سیف بن ذی یزن کے ہمراہ یمن کی طرف حبشیوں سے لڑنے کے لئے بھیجا تھا اور وہ لوگ وہیں یمن میں رہ گئے تھے باذان صنعاء میں رہتے تھے اور نبیؐ کی حیات میں مسلمان ہو گئے تھے اسود عنسی کے قتل میں انہوں نے بڑا کارنمایاں کیا ہے ہم نے ان کا حال تاریخ کامل میں لکھا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ اندلسی نے لکھا ہے۔

باب الباء والجیم

۳۶۰۔ حضرت بجادؓ بن سائب

حضرت بجادؓ بن سائب۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام بجار بن سائب بن عویمر بن عائذ بن عمران بن مخزوم بن یقظہ بن مرہ بن کعب بن لوی قرشی مخزومی۔ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ ان کے صحابی ہونے میں کلام ہے۔ ان کے دو بھائی جابر اور عویمر بدر میں بحالت کفر مارے گئے ان دونوں کا ذکر موسیٰ بن عقبہ کی کتاب میں نہیں ہے۔ ان کے ایک بھائی عائذ بن سائب بدر میں بحالت کفر گرفتار ہو گئے تھے اور انہوں نے رسول اللہؐ کی صحبت اٹھائی تھی ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۳۶۱۔ حضرت بجراہؓ بن عامر

حضرت بجراہؓ بن عامر۔ ان کی حدیث یہ ہے کہ یہ کہتے تھے ہم رسول اللہؐ کی خدمت میں گئے اور اسلام لائے اور ہم نے آپ سے درخواست کی کہ نماز عشا ہم سے معاف کر دیں کیونکہ ہم اس وقت اپنے اونٹوں کے دوہنے میں مشغول رہتے تھے حضرت نے فرمایا تم انشاء اللہ اپنے اونٹوں کو بھی دودھ لو گے اور نماز بھی پڑھو گے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے مگر ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس حدیث کو بجیرہ کے تذکرہ میں لکھا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو بجرہ بھی کہتے ہیں ہم بھی انشاء اللہ بجیرہ کے بیان میں ذکر کریں گے۔

۳۶۲۔ بجیر بن اوس

بجیر بن اوس بن حارثہ بن لام طائی۔ عروہ بن مضرس طائی کے چچا ہیں۔ ان کے اسلام میں کلام ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۳۶۳۔ حضرت بجیرؓ بن بجرہ طائی

حضرت بجیرؓ بن بجرہ طائی۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ میں ان کی کوئی روایت نبیؐ سے نہیں جانتا ہاں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں قتال مرتدین میں ان سے بہت بڑے بڑے کام ہوئے اور انہوں نے کچھ اشعار بھی کہے تھے جن کو ابن اسحاق نے بیان کیا ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ابو المعارک شماخ بن معارک بن مرہ بن صخرہ بن بجیر بن بجرہ طائی فیدی سے انہوں نے اپنے والد معارک سے انہوں نے ان کے دادا سے انہوں نے اپنے والد صخرہ سے انہوں نے اپنے والد بجیر بن بجرہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں اس لشکر میں تھا جس کو رسول اللہؐ نے خالد بن ولید کے ہمراہ بھیجا تھا جب آپ نے اکیدر بادشاہ دومۃ الجندل کے پاس بھیجا رسول اللہؐ نے ہم سے فرمایا تھا کہ تم اکیدر کو اس حال میں پاؤ گے کہ وہ چاندنی رات میں گائے کا شکار کھیل رہا ہوگا یہ کہتے ہیں کہ ہم نے اسی حالت میں اس کو پایا جیسا کہ رسول اللہؐ نے بیان فرمایا تھا پس ہم نے اسے گرفتار کر لیا اور اس کے بھائی کو قتل کر دیا وہ ہم سے لڑا تھا پھر جب ہم نبیؐ کے پاس پہنچے تو میں نے یہ اشعار آپ کے سامنے پڑھے:

تبارک سائق البقرات انی — رایت اللہ یھدی کل ھاد
فمن یک عائدا عن ذی تبوک — فانا قد امرنا بالجھاد

بابرکت ہے چلانے والا گایوں کا۔ میں نے اللہ کو دیکھا کہ وہ ہدایت کرنے والوں کو خود ہدایت کرتا ہے۔ (مطلب یہ ہے کہ آپ چونکہ لوگوں کی ہدایت کرتے ہیں لہٰذا اللہ آپ کو ہدایت کرتا ہے اور پوشیدہ باتیں آپ کو بتاتا ہے) اب مقام ذی تبوک سے کون لوٹ سکتا ہے اس لئے کہ ہمیں اب جہاد کا حکم مل گیا ہے۔

نبیؐ (ان اشعار کو سن کر خوش ہوئے اور آپ) نے ان سے فرمایا کہ اللہ تمہارے منہ کو شکستہ نہ کرے راوی کہتا ہے کہ ان کی عمر نوے برس کی ہوگئی تھی مگر ان کا کوئی دانت ہلا تک نہ تھا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۶۴۔ حضرت بجیرؓ بن ابی بجیر

حضرت بجیرؓ بن ابی بجیر عبسی۔ عبس بن بغیض بن ریث بن غطفان کی اولاد سے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ قبیلہ جہینہ کے ہیں بنی دینار بن نجار کے حلیف تھے بدر اور احد میں شریک تھے مگر بنی دینار بن نجار کہتے ہیں کہ یہ لوگ ہمارے غلام تھے یہ قول ابو عمر کا ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ زہری کہتے تھے کہ یہ بدر میں شریک تھے۔

۳۶۵۔ حضرت بجیرؓ ثقفی

حضرت بجیرؓ ثقفی۔ یہ ثقفی ہیں۔ ابن ماکولا نے کہا ہے کہ ان کا صحابی ہونا ثابت ہے اور انہوں نے نبیؐ سے روایت بھی کی ہے۔ ان سے حفصہ بنت سیرین نے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ اس کو ابوبکر شافعی نے روایت کیا ہے اور ان کا نام بجیر بتایا ہے اور اس کو اسماعیلی نے روایت کیا ہے اور انہوں نے ان کا نام بشیر بتایا ہے۔

۳۶۶۔ حضرت بجیرؓ بن زہیر

حضرت بجیرؓ بن زہیر۔ یہ زہیر بن ابی سلمہ کے بیٹے ہیں۔ ابوسلمہ کا نام ربیعہ بن ریاح بن قرط بن حارث بن مازن بن خلاوہ بن ثعلبہ بن ثور بن ہذمہ بن لاطم بن عثمان بن مزینہ مزنی۔ کعب بن زہیر کے بھائی ہیں اپنے بھائی کعب سے پہلے اسلام لائے تھے اور یہ دونوں بھائی بڑے عمدہ شاعر تھے اور ان کے والد بھی بڑے شعراء میں تھے۔ حجاج بن ذی الرقیبہ بن عبدالرحمٰن بن کعب بن زہیر بن ابی سلمی نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ کعب اور بجیر ہ جو دونوں زہیر کے بیٹے تھے اپنے گھر سے نکلے یہاں تک کہ مقام ابرق عزاف میں پہنچے تو بجیر نے کعب سے کہا کہ تم ہماری بکریوں کو لئے ہوئے اس مقام پر ٹھہرو میں ذرا اس شخص یعنی نبیؐ کے پاس جاؤں سنوں کہ وہ کیا کہتا ہے راوی کہتا ہے کہ کعب وہیں ٹھہر گئے اور اور بجیر رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئے۔ حضرت نے ان پر اسلام پیش کیا اور وہ مسلمان ہو گئے یہ خبر کعب کو پہنچی تو انہوں نے کہا:

الا ابلغاعنی بجیرا رسالة　　　علی ای شی ویب غیرک دلکا

آگاہ ہو جاؤ بجیر کو میری طرف سے یہ پیغام پہنچا دو کہ کس چیز نے تجھے غیر کے دین کی طرف راہ دکھائی۔

اس کے علاوہ اور اشعار بھی ہیں جو کعب بن زہیر کے تذکرہ میں آئیں گے یہ کعب رسول اللہؐ کے ہمراہ طائف میں شریک ہوئے پھر جب رسول اللہؐ طائف سے لوٹے تو بجیر نے کعب کو لکھا کہ اگر تجھے کچھ خوف ہو (تو خوف نہ کر) رسول اللہؐ کے پاس چلا آ کیونکہ وہ کسی ایسے شخص کو جو توبہ کر کے آ جائے قتل نہیں کرتے اور یہ اشعار بجیر نے ان کو لکھے:

من مبلغ کعبا فهل لک فی التی　　　تلوم علیها باطلا وهی اجزم

الی الله لا العزی ولا للات وحده　　　فتنجو اذا کان النجاء وتسلم

لدی یوم لا ینجو ولیس بمفلت　　　من النار الا طاهر القلب مسلم

فدین زهیر وهو لاشی عنده　　　ودین ابی سلمیٰ علی محرم

کوئی ہے جو کعب کو یہ خبر پہنچا دے کہ کیا تجھے اس دین کی طرف کچھ رغبت ہے۔ جس پر تو (مجھے) ملامت کرتا ہے حالانکہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ دین نہایت مضبوط ہے۔ اللہ کی طرف رجوع کر نہ لات وعزی کی طرف۔ تب تجھے بوقت نجات نجات ملے گی۔ اس وقت نہ تو بچے گا اور نہ کوئی شخص بچے گا سوا اس شخص کے جس کا قلب سلیم ہو اور وہ مسلمان ہو۔ پس زہیر کا دین جو اس (دین اسلام) کے سامنے لاشی ہے۔ اور نیز ابوسلمی کا دین مجھ پر حرام ہے۔

انہیں بجیر نے غزوۂ طائف کے دن یہ اشعار کہے تھے:

کانت علالة یوم بطن حنینکم — وغزارة اوطاس ویوم الابرق

جمعت هوازن جمعها فتبددوا — کالطیر تنجو من قطام ازرق

لم یمنعوا منا مقام واحدا — الا جدار هم وبطن الخندق

ولقد تعرضنا لکیما یخرجوا — فتحصنوا منا بباب مغلق

جنگ حنین اور اوطاس اور ابرق کے دن تمہارے بڑے بڑے سردار تھے۔ ہوازن میں انہوں نے اپنی پوری جماعت فراہم کر لی تھی مثل اس پرندے کے جو ابلق باز سے نجات پا کے آئے ہوں۔ ہم سے وہ کسی مقام میں نہ بچ سکے۔ سوا اپنی دیواروں کے اور خندقوں کے۔ اور ہم سامنے آ گئے تا کہ وہ باہر نکلیں۔ مگر انہوں نے قلعہ کے اندر جا کے دروازہ بند کر لیا۔

اس کے علاوہ اور اشعار بھی ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۶۷۔ حضرت بجیرؓ بن عبداللہ

حضرت بجیرؓ بن عبداللہ بن مرہ بن عبداللہ بن صعب بن اسد۔ یہ وہی ہیں جنہوں نے نبیؐ کی گٹھڑی (جس میں کپڑے رکھے جاتے ہیں) چرائی تھی۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۶۸۔ حضرت بجیرؓ بن عمران

حضرت بجیرؓ بن عمران خزاعی۔ یہی ہیں جنہوں نے فتح مکہ کے دن یہ اشعار کہے تھے:

وقد انشاء الله السحاب بنصرنا — رکام سحاب الهیدب المتراکب

وهجر تنافی ارضنا عندنا بها — کتاب لنا من خیر ممل وکاتب

ومن اجلنا حلت بمکة حرمة — لندرک ثار ابا لسیوف القواضب

اللہ نے ہماری مدد کے لئے بادل پیدا کیا۔ ایسا بادل جو تہہ بہ تہہ مثل تودہ ریگ کے تھا۔ اور ہم نے اپنے ملک کی طرف ہجرت کی۔ وہاں ہمارے پاس ایک کتاب ہے جو عمدہ لکھنے والے کی لکھی ہوئی ہے۔ (یعنی قرآن) ہماری وجہ سے مکہ میں لڑائی جائز ہوئی۔ تا کہ ہم چھپ جانے والے کو شمشیر بران سے ہلاک کریں۔

ان کا تذکرہ ابوعلی غسانی اور ابن مفوز نے کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب الباء والحاء

۳۶۹۔ حضرت بحاثؓ بن ثعلبہ

حضرت بحاثؓ بن ثعلبہ بن خزمہ بن اصرم بن عمرو بن عمارہ بن مالک بن عمرو بن بثیرہ بن مشنوء بن قشر بن تمیم بن عوذ مناہ بن تاج بن تیم بن اراشہ بن عامر بن عبیلہ بن قسمیل بن فران بن بلی بن عمرو بن الحاف بن قضاعہ بلوی انصار کے حلیف ہیں۔ یہ اور مجذر بن زیاد عمرو بن عمارہ میں جا کے مل جاتے ہیں۔ ہشام نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے مگر ابوعمر نے ان کو مالک کی طرف منسوب کیا ہے بعد اس کے کہا ہے کہ یہ بلوی ہیں۔ بنی عوف بن خزرج کے حلیف ہیں۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ کلبی نے بیان کیا ہے کہ بحاث باء کے ساتھ ہے اور ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے نحاث نون کے ساتھ روایت کیا ہے ان کا تذکرہ نون کے باب میں آئے گا۔ رسول اللہؐ کے ہمراہ بدر میں شریک ہوئے تھے ابوعمر نے کہا ہے کہ میرے نزدیک ابن کلبی کا قول صحیح ہے۔ ان کے دو بھائی تھے عبداللہ اور یزید عبداللہ جنگ بدر میں شریک تھے اور یزید عقبہ کی دونوں بیعتوں میں شریک تھے مگر بدر میں شریک نہیں ہوئے۔ ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے اور انہوں نے ان کا نام بحاث بن ثعلبہ بن خزمہ بن اصرم بتایا ہے قبیلہ بنی عوف بن خزرج سے ایک شاخ ہے قبیلہ بلحبلی کی اور بھائی ہیں عبداللہ بن ثعلبہ کے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ اصرم بن عمرو بن عمارہ کے بیٹے ہیں۔ بدر میں نبیؐ کے ہمراہ یہ اور ان کے بھائی عبداللہ شریک ہوئے تھے اور ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے نحاث نون کے ساتھ روایت کیا ہے ابوموسیٰ کا کلام ختم ہو گیا۔

میں کہتا ہوں کہ انہوں نے بلحبلی کہا ہے تو ان کا نام سالم بن غنم بن عوف بن خزرج ہے وہ عبداللہ بن ابی بن سلول منافق کے گروہ سے ہیں لہٰذا اگر انہوں نے یہ مراد لیا ہے کہ یہ اس قبیلہ کے نسب میں داخل ہے تو یہ غلط ہے اور اگر یہ مراد لیا ہے کہ یہ ان کے حلیف ہیں تو چاہیے تھا کہ اس کو بیان کر دیتے علاوہ اس کے ان کا یہ کہنا کہ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ اصرم بن عمرو بن عمارہ کے بیٹے ہیں اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ انہوں نے ان کے پہلے نسب کو اس کے مغائر سمجھا ہے کیونکہ انہوں نے کہا ہے کہ بعض لوگوں کا یہ بیان ہے۔ واللہ اعلم۔

عمارہ: عین مہملہ کے فتحہ اور میم کی تشدید کے ساتھ ہے۔ بثیرہ: باء موحدہ کے فتحہ اور ثاء مثلثہ کے کسرہ اور یاء جس کے نیچے دو نقطے ہیں کے سکون کے ساتھ ہے اور آخر پر راء اور اس کے بعد ھاء ہے۔

مشنوء: میم کے فتحہ اور شین معجمہ کے سکون اور نون کے ضمہ کے ساتھ ہے اور پھر واو کے بعد ہمزہ ہے۔ قشر: قاف کے ضمہ اور شین معجمہ کے فتحہ اور راء کے ساتھ ہے۔

۳۷۰۔ حضرت بحرؓ بن ضبع

حضرت بحرؓ بن ضبع بن الۃ رعینی۔ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور فتح مصر میں شریک ہوئے تھے وہاں انہوں نے کچھ زمین بھی لی تھی ان کا خطہ رعین کے نام سے مشہور ہے۔ انکی اولاد میں ابوبکر سمین بن محمد بن بحر ہیں جو ۱۰۱ھ میں عمر بن عبدالعزیز کی خلافت میں دمیاط کے حاکم تھے۔ مروان بن جعفر بن خلیفہ بن بحر بھی ان کی اولاد میں ہیں جو بڑے فصیح شاعر تھے انہوں نے اپنے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دادا کی مدح میں یہ اشعار کہے تھے:

وجدی الذی عاطی الرسول یمینه وخبت الیه من بعید رواحله

بیدر لنا بیت اقامت اصوله علی التمجدینی علوه واسافله

میرے دادا وہ ہیں جنہوں نے (بیعت کے لئے) رسول اللہ کو اپنا داہنا ہاتھ دیا اور بہت دور سے ان کی سواری کے جانور رسول کے پاس آئے بدر میں ہمارا ایک گھر ہے جس کی بنیادیں درست ہیں اس کے اوپر اور نیچے تمام حصہ بزرگی پر بنا ہے۔

ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ سب بیان حفید یونس یعنی ابوسعید بن عبدالرحمٰن بن احمد بن یونس بن عبدالاعلی کا ہے جو تاریخ مصر کے مصنف ہیں۔ ان کا نسب امیر ابونصر بن ماکولا نے اس طرح بیان کیا ہے۔ بحر بن ضبع بن اتہ بن محمد بن موہشل بن عقب بن لیشرح بن سعد بن بدر بن شرحبیل بن حجر بن زید بن مالک بن زید بن رعین۔ نبیؐ کے حضور میں یعفر بن عریب بن عبدکلال کے ہمراہ آئے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

بحر: باء اور حاء مہملہ کے ضمہ کے ساتھ ہے۔ ضبع: ضاد اور باء موحدہ کے ضمہ کے ساتھ ہے۔

۳۷۱۔ حضرت بحیراؓ راہب

حضرت بحیراؓ راہب۔ انہوں نے نبیؐ کو قبل آپ کی نبوت کے دیکھا تھا اور آپ پر ایمان لائے تھے۔ ابن عباس نے روایت کی ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اٹھارہ برس کی عمر سے نبیؐ کے ہمراہ رہتے تھے اس وقت نبیؐ کی عمر بیس برس کی تھی وہ دونوں تجارت کی غرض سے شام جارہے تھے یہاں تک کہ ایک منزل میں قیام کیا تو وہاں ایک درخت بیری کا تھا نبیؐ اس کے سایہ میں بیٹھ گئے اور ابوبکر صدیق اس راہب کے پاس گئے جس کا نام بحیرا ہے اس سے کچھ پوچھنا چاہتے تھے راہب نے ان سے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے جو بیری کے سایہ میں بیٹھے ہیں حضرت ابوبکر نے کہا کہ یہ محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہیں راہب نے کہا خدا کی قسم یہ نبی ہیں (ہمارے یہاں لکھا ہوا ہے کہ) اس درخت کے سایہ میں عیسیٰ بن مریم کے بعد سوا محمدؐ کے کوئی نہ بیٹھے گا اسی وقت سے حضرت ابو بکر کے دل میں یقین اور تصدیق آ گئی تھی چنانچہ جب آنحضرتؐ نبی ہوئے تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے (فوراً) آپ کی پیروی کر لی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۷۲۔ حضرت بحیراؓ

حضرت بحیراؓ۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے مقاتل وغیرہ سے نقل کیا ہے کہ جعفر بن ابی طالب کے ہمراہ چالیس آدمی نبیؐ کے حضور میں آئے تھے جن میں بتیس آدمی حبش کے تھے اور آٹھ آدمی شام کے (۱) بحیرا (۲) ابرہہ (۳) اشرف (۴) تمام (۵) ادریس (۶) ایمن (۷) نافع (۸) تمیم۔ پس معلوم ہوتا ہے کہ ابن مندہ کے نزدیک یہ اور کوئی شخص ہیں ورنہ وہ ان کا تذکرہ بطور استدراک کے کیوں لکھتے کیونکہ بحیرا راہب کا تذکرہ ابن مندہ نے بھی لکھا ہے اور بحیرا راہب اس وقت تک غالباً زندہ بھی نہیں رہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۷۳۔ حضرت بجیرؓ انماری

حضرت بجیرؓ انماری۔ بغیر الف کے۔ یہ انماری ہیں۔ ابن ماکولا نے لکھا ہے کہ ان کا صحابی ہونا ثابت ہے اور ان کی روایت بھی نبیؐ سے ہے کنیت ان کی ابو سعید الخیر ہے ان کا ذکر انشاء اللہ کنیت کے باب میں آئے گا۔ ابن سمیع نے ان کا تذکرہ طبقات میں کیا ہے۔ ان سے قیس بن حجر کندی نے اور ابن لہیعہ اور بکر بن مضر نے روایت کی ہے۔

۳۷۴۔ حضرت بجیرؓ بن ابی ربیعہ

حضرت بجیرؓ بن ابی ربیعہ۔ ابو ربیعہ کے بیٹے ہیں۔ ان کا نام عمرو بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم ہے۔ قرشی ہیں مخزومی ہیں ان کا نام بجیر تھا مگر نبیؐ نے ان کا نام عبداللہ رکھا۔ عمر بن عبداللہ بن ابی ربیعہ شاعر مشہور کے والد ہیں اور خالد بن ولید اور ابو جہل بن ہشام کے چچازاد بھائی ہیں۔ ابن مندہ نے ان کا تذکرہ بجیر کے نام میں لکھا ہے اور باقی تینوں نے ان کا تذکرہ عبداللہ بن ابی ربیعہ میں لکھا ہے۔

۳۷۵۔ حضرت بحینہؓ

حضرت بحینہؓ۔ حافظ ابو موسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کی غرض سے کہا ہے کہ ان کا تذکرہ عبدان نے لکھا ہے اور انہوں نے اپنی سند سے عبدان بن محمد سے انہوں نے عباس بن محمد سے انہوں نے ابو نعیم سے انہوں نے عبدالسلام بن حرب سے انہوں نے ابو خالد بن یزید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان سے انہوں نے بحینہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا نبیؐ کا میری طرف سے گذر ہوا۔ طلوع فجر کے بعد میں کھڑا ہوا نماز پڑھ رہا تھا آپ نے فرمایا کہ جس طرح ظہر سے پہلے (یعنی ٹھیک دوپہر کے وقت) اور بعد اس کے (یعنی غروب آفتاب کے وقت) نماز پڑھنا ممنوع ہے اسی طرح یہ نماز بھی نہ پڑھا کرو ان دونوں [1] کے درمیان میں فصل کر دیا کرو ابن مندہ نے کہا ہے کہ عبدان نے اس کا ذکر اسی طرح کیا ہے اور صحیح وہ ہے جو ہمیں معلوم ہے سری بن یحییٰ سے وہ ابو نعیم سے وہ عبدالسلام بن حرب سے وہ یزید بن عبدالرحمٰن سے وہ محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان سے وہ ابن بحینہ سے راوی ہیں کہ انہوں نے کہا الخ اسی طرح اس کو یحییٰ بن ابی کثیر نے محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان سے روایت کیا ہے اور انہوں نے ابن بحینہ کا نام لیا ہے۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ اپنے والد سے وہ عبدالرزاق سے وہ یحییٰ بن ابی کثیر سے وہ محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان سے وہ عبداللہ بن مالک بن بحینہ سے اسی مضمون کی حدیث روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بحینہ ان کی ماں کا نام ہے کبھی یہ اپنی ماں کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں کبھی اپنے والد کی طرف یہاں دونوں کی طرف منسوب کر دیئے گئے ہیں۔

میں کہتا ہوں صحیح وہی ہے جو ابو موسیٰ نے کہا اور وہی ظاہر اور مشہور ہے اور اس میں شک نہیں کہ عبدان کی کتاب سے ابن کا لفظ رہ گیا ہے اور انہوں نے سمجھا ہے کہ بحینہ کوئی مرد ہیں۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

---

[1] معلوم ہوا کہ طلوع فجر کے بعد سوا دو رکعت سنت فجر اور دو رکعت فرض فجر کے کوئی نماز نہ پڑھنا چاہئے یہی مذہب حنفیہ کا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب الباء والدال

۳۷۶۔ حضرت بدرؓ بن عبداللہ خطمی

حضرت بدرؓ بن عبداللہ خطمی۔ بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام بریر ہے یہ دادا ہیں ملیح بن عبداللہ بن بدر کے۔ ملیح نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا پانچ باتیں پیغمبروں کی سنت ہیں (۱) حیا (۲) بردباری (۳) پچھنے لگانا (۴) مسواک کرنا (۵) عطر لگانا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے مگر ابن مندہ نے ان کو سعدی لکھا ہے اور ابونعیم نے ان کو خطمی لکھا ہے اور ابن مندہ کو وہم ہو گیا ہے انہوں نے ملیح بن عبداللہ کو سعدی لکھا ہوا دیکھا اور انہوں نے سمجھا کہ یہ بدر کے پوتے ہیں لہٰذا انہوں نے بدر کو سعدی لکھ دیا ملیح سعدی ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں اور ملیح بن عبداللہ بن بدر اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں مگر حق وہی ہے جو ابونعیم نے لکھا ہے ان دونوں کو امیر ابونصر بن ماکولا نے لکھا ہے۔

۳۷۷۔ حضرت بدرؓ بن عبداللہ مزنی

حضرت بدرؓ بن عبداللہ مزنی۔ ان سے بکر بن عبداللہ مزنی نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ میں ایک پیشہ ور شخص ہوں میرے مال میں ترقی نہیں ہوتی حضرت نے فرمایا کہ اے بدر بن عبداللہ صبح کو تم یہ کہہ لیا کرو بسم اللہ علی نفسی بسم اللہ علی اھلی ومالی اللھم رضنی بما قضیت لی وعافنی فیما ابقیت حتی لا احب تعجیل ما اخرت ولا تاخیر ما عجلت (میں اپنی جان پر اور اپنے گھر والوں پر اور اپنے مال پر بسم اللہ پڑھتا ہوں اے اللہ جو کچھ تو نے میرے لئے مقدر کیا ہے اس پر مجھے راضی کر دے اور جو کچھ تو میرے پاس باقی رکھے اس میں مجھے عافیت دے تاکہ جو کچھ تو دیر میں دینے والا ہے میں اسکی جلدی نہ چاہوں اور جو کچھ تو جلدی دینے والا ہے میں اس کی دیر نہ چاہوں) چنانچہ میں ان الفاظ کو کہہ لیا کرتا تھا اللہ نے میرے مال میں برکت دی اور میرا قرض ادا کرا دیا اور مجھے اور میرے گھر والوں کو مالدار کر دیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۷۸۔ حضرت بدرؓ ابوعبداللہ

حضرت بدرؓ۔ کنیت ان کی ابوعبداللہ۔ نبیؐ کے غلام تھے۔ ہمیں محمد بن ابی بکر بن ابی عیسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسمٰعیل بن فضل بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے اسے جعفر بن عبدالواحد کے سامنے پڑھا یہ دونوں کہتے تھے ہمیں ابوطاہر بن عبدالرحیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن محمد یعنی حافظ ابوالشیخ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن اعین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسحاق بن ابی اسرائیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن جابر نے عبداللہ بن بدر سے انہوں نے اپنے والد سے جو رسول اللہؐ کے غلام تھے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے وصیت سے پہلے قرض کے ادا کرنے کا حکم دیا ہے اور یہ فرمایا ہے کہ حقیقی بھائی وارث ہوتے ہیں نہ علاتی۔ اس حدیث کو اسحاق بن طباع نے روایت کیا ہے اور نیز اس کو ابن جراح نے محمد بن جابر سے انہوں نے عبداللہ بن بدر سے انہوں نے ابن عمر سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۷۹۔ حضرت بدیلؓ بن سلمہ

حضرت بدیلؓ بن سلمہ بن خلف بن عمرو بن احب بن مقباس بن حبتر بن عدی بن سلول بن کعب بن عمرو بن ربیعہ۔ ربیعہ کا نام لحی بن حارثہ خزاعی سلولی۔ ان بدیل کی والدہ کا نام ام اصرم ہے جو بیٹی ہیں اجحم بن دندنہ بن عمرو بن قیمن بن رزاح بن عمرو بن سعد بن کعب بن عمرو بن ربیعہ کی وہ بھی خزاعی ہیں اور ان کی والدہ کی والدہ حیہ بنت ہاشم بن عبد مناف بن قصی ہیں۔ بدیل اپنی والدہ کے نسب سے زیادہ مشہور ہیں۔ ان کا نسب ہشام بن کلبی نے اسی طرح بیان کیا ہے۔ یہ بدیل اور ان کی والدہ کعب بن عمرو میں جا کے مل جاتے ہیں۔ بدیل کی والدہ ابو مالک یعنی اسید بن عبداللہ بن اجحم کی پھوپھی ہیں یہ بدیل اور عمرو بن حمق بن کاہن بن حبیب بن عمرو بن قیمن عمرو میں جا کے مل جاتے ہیں۔

یہ بدیل وہی ہیں جنہیں نبیؐ نے قبیلہ بنی کعب کی طرف بھیجا تھا اور ان کے ہمراہ بشر بن سفیان کو بھیجا تھا تا کہ انہیں جہاد مکہ کے لئے طلب کریں۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے اور انہوں نے لکھا ہے کہ بدیل بن عبد مناف بن سلمہ بن خلف بن عمرو بن احب بن مقابس بن حتین اور باقی نسب انہوں نے ایسا ہی بیان کیا ہے جیسا ہم نے ذکر کیا پھر آخر میں کہا ہے کہ یہ نام میں نے لکھ تو دیئے مگر مجھے ان کی تحقیق نہیں ہے۔ یہ بات ایسے امام سے بہت تعجب انگیز ہے کیونکہ ان ناموں کو ابن کلبی نے اور ابن عبدالبر نے اور امیر ابو نصر نے ذکر کیا ہے (پھر تحقیق نہ ہونے کے کیا معنی) انہوں نے جو لکھا ہے مقابس یہ غلط ہے صحیح لفظ مقباس ہے اور حتین دونوں کے ساتھ جو انہوں نے لکھا ہے یہ بھی غلط ہے صحیح حبتر حاء مہملہ اور باء موحدۃ اور تاء جس کے اوپر دو نقطے ہیں کے ساتھ ہے اور اس کے آخر پر راء ہے۔ بدیل: باء کے ضمہ اور دال مہملہ کے فتحہ کے ساتھ ہے۔ اسید: ہمزہ کے فتحہ اور سین کے کسرہ کے ساتھ ہے۔ حیۃ: یاء کے ساتھ ہے جس کے نیچے دو نقطے ہیں۔ اجحم میں جیم حاء مہملہ سے پہلے ہے۔

۳۸۰۔ حضرت بدیلؓ بن عمر انصاری

حضرت بدیلؓ بن عمر انصاری خطمی۔ ان کا صحابی ہونا ثابت ہے۔ حلیس بن عمرو نے اپنی ماں فارعہ سے انہوں نے اپنے دادا بدیل بن عمرو خطمی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ میں نے ایک منتر سانپ کے کاٹنے کا رسول اللہؐ کو سنایا تو آپ نے مجھے اس کی اجازت دے دی اور اس میں برکت کی دعا فرمائی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے سوا اس سند کے اور کسی سند سے مشہور نہیں ہے۔

۳۸۱۔ حضرت بدیلؓ بن کلثوم

حضرت بدیلؓ بن کلثوم خزاعی۔ بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام عمرو بن کلثوم ہے جب قبیلہ خزاعہ سے قریش نے عہد کے بارے عذر کیا تو یہ نبیؐ کے پاس آئے اور آپ کے سامنے چند اشعار پڑھے (جن کا پہلا مصرعہ یہ ہے) لاھم انی ناشد محمد (ہمیں قریش کی بیوفائی کا) کچھ غم نہیں میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے اس کی فریاد کرتا ہوں) ان کا تذکرہ صرف ابن مندہ نے لکھا ہے مگر یہ جو انہوں نے لکھا کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو عمرو بن کلثوم کہتے ہیں اس کو میں نہیں جانتا اور انہیں واجب تھا کہ ان کو عمرو بن کلثوم کے بیان میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذکر کرتے مگر انہوں نے ان کو نہیں ذکر کیا بلکہ عمرو بن سالم بن کلثوم کو ذکر کیا ہے شاید یہاں باپ کا نام ساقط کر دیا ہے۔

۳۸۲۔ حضرت بدیلؓ بن ماریہ

حضرت بدیلؓ بن ماریہ۔ یہ عمر بن عاص سہمی کے غلام ہیں۔ ان سے مطلب بن ابی وداعہ نے اور ابن عباس نے جام کا قصہ روایت کیا ہے جب انہوں نے اور تمیم داری نے اور عدی بن بداء نے سفر کیا تھا ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر اسی طرح لکھا ہے مگر اور ائمہ نے ان کو بزیل باء کے ضمہ اور زاء کے ساتھ لکھا ہے ہم بھی اس مقام پر انشاء اللہ لکھیں گے۔

۳۸۳۔ حضرت بدیلؓ بن ورقاء

حضرت بدیلؓ بن ورقاء بن عمرو بن ربیعہ بن عبدالعزیٰ بن ربیعہ بن جزی بن عامر بن خزاعی ہیں۔ ان کا نسب ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح لکھا ہے۔

ان کا نسب ابن کلبی نے اس طرح لکھا ہے بدیل بن ورقاء بن عبدالعزی بن ربیعہ بن جزی بن عامر بن مازن بن عدی بن عمرو بن ربیعہ اور وہ لحی خزاعی ہیں اور ابوعمر نے کہا ہے بدیل بن ورقاء بن عبدالعزی بن ربیعہ خزاعی۔ ابن ماکولا نے ہشام کی طرح ان کا نسب جزی تک پہنچایا ہے جزی کے بعد ان کا نسب متفق علیہ ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ قدیم الاسلام ہیں اور ابوعمر نے لکھا ہے کہ یہ اور ان کے بیٹے عبداللہ اور حکیم بن حزام فتح مکہ کے دن مقام مرالظہر ان میں اسلام لائے تھے جیسا کہ ابن شہاب نے بیان کیا ہے اور ابن اسحاق نے کہا ہے کہ فتح مکہ کے دن کفار قریش نے بدیل بن ورقاء اور ان کے غلام رافع کے مکان میں پناہ لی تھی بدیل اور ان کے بیٹے عبداللہ حنین میں اور طائف میں اور تبوک میں شریک تھے اور فتح کے دن مسلمانوں میں انکا مرتبہ سب سے زیادہ تھا انہوں نے کہا ہے کہ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ فتح مکہ سے پہلے اسلام لائے تھے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود ثقفی نے اجازۃً اپنی اسناد سے ابوبکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن بن محمد بن عبدالرحمٰن بن محمد بن بشر بن عبداللہ بن سلمہ بن بدیل بن ورقاء نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے محمد بن عبدالرحمٰن سے وہ اپنے والد عبدالرحمٰن بن محمد سے وہ اپنے والد محمد بن بشیر سے وہ اپنے والد بشیر بن عبداللہ سے وہ اپنے والد عبداللہ سلمہ سے سے وہ اپنے والد سلمہ سے نقل کر کے بیان کرتے تھے کہ انہوں نے کہا مجھے میرے والد بدیل بن ورقاء نے ایک خط دیا اور کہا کہ اے میرے بیٹے یہ رسول اللہؐ کا خط ہے تم اسے حفاظت سے رکھنا کیونکہ جب تک یہ خط تم لوگوں کے پاس رہے گا خیر اور بھلائی تمہارے ساتھ رہے گی۔ (عبارت اس خط کی یہ تھی)

بسم الله الرحمن الرحيم من محمد رسول الله الى بديل بن ورقاء، و سروات بني عمرو، فاني احمد اليكم الله الذى لا اله الا هو، اما بعد فاني لم اثم بالكم ولم اضع في جنبكم، وان اكرم اهل تهامة على انتم، واقربهم لي رحما ومن معكم من المطيبين، واني قد اخذت لمن هاجر منكم مثل ما اخذت لنفسي، ولو هاجر بارضه غير ساكن مكة الامعتمرا اوحاجا، واني لم اضع فيكم اذا سلمت، وانكم غير خائفين من قبلي ولا محصرين –

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ محمد رسول اللہ کی طرف بدیل بن ورقاء اور سرداران قبیلہ بنی عمرو کی طرف۔ میں تمہارے سامنے اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں امابعد واضح ہو کہ میں نے تمہارے دلوں کو ستایا نہیں اور تمہارے پڑوسی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضائع نہیں کیے۔ تہامہ کے رہنے والوں میں تم اور تمہارے ساتھی مجھے بہت عزیز ہیں اور تم لوگ سب سے زیادہ میرے قریب ہو تم لوگ پاکیزہ لوگوں میں سے ہو جس شخص نے تم میں سے ہجرت کی ہے اس کا میں ویسا ہی حق رکھتا ہوں جیسا اپنا حق اگرچہ وہ پھر اپنے وطن کو واپس آ گیا مگر مکہ کا رہنے والا مکہ واپس نہ جائے مگر بغرض عمرہ کرنے یا حج کرنے کے میں تمہاری حق تلفی نہ کروں گا جب کہ میں نے تمہیں پناہ دی اور تم میری طرف سے کسی قسم کا خوف نہ کرو نہ یہ خیال کرو کہ تم قید کر لئے جاؤ گے۔

یہ حدیث غریب ہے۔ یہ خط علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کا لکھا تھا۔ بدیل بن ورقاء کی وفات نبیؐ سے پہلے ہو گئی تھی۔ انہیں (ایک مرتبہ) نبیؐ نے حکم دیا تھا کہ حنین کے مال غنیمت کو اور عورتوں کو مقام جعرانہ میں آپ کے پہنچنے تک روک رکھیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۸۴۔ حضرت بدیلؓ

حضرت بدیلؓ۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ شمار ان کا اہل مصر میں ہے۔ ان کی حدیث موسی بن علی بن رباح نے اپنے والد سے انہوں نے بدیل سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے نبیؐ کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۳۸۵۔ حضرت بدیلؓ

حضرت بدیلؓ۔ ان کا سب بھی نہیں بیان کیا گیا۔ صرف ابن مندہ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگوں نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے مگر ماہرین نے ان کا تذکرہ تابعین میں لکھا ہے ان سے مروی ہے کہ رسول اللہ کی آستین گٹے تک رہتی تھیں۔

باب الباء والذال

۳۸۶۔ حضرت بذیمہؓ

حضرت بذیمہؓ۔ علی (بن بذیمہ) کے والد ہیں۔ ان کا تذکرہ یحییٰ بن محمد بن صاعد نے ان لوگوں میں کیا ہے جنہوں نے نبیؐ سے حدیثیں سنی ہیں اور انہوں نے احمد بن منیع سے انہوں نے اشعث بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ولید بن ثعلبہ سے انہوں نے علی بن بذیمہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اس دعا کو پڑھے اس کے بعد اس حدیث کو بیان کیا۔ صرف ابن مندہ نے ان کا تذکرہ اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

بذیمہ: باء کے فتحہ اور ذال معجمہ کے کسرہ کے ساتھ ہے۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ بذیمہ کو بعض نے صحابہ میں ذکر کیا ہے اور یہ وہم ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب الباء والراء

۳۸۷۔ حضرت برؓ بن عبداللہ

حضرت برؓ بن عبداللہ۔ کنیت ان کی ابو ہند ہے یہ داری ہیں۔ ان کا صحابی ہونا اور نبیؐ سے روایت کرنا ثابت ہے ان کا پورا بیان کنیت کے باب میں آئے گا۔ یہ امیر ابو نصر کا قول تھا۔

۳۸۸۔ حضرت براءؓ بن اوس

حضرت براءؓ بن اوس بن خالد۔ نبیؐ کے ہمراہ آپ کے کسی غزوہ میں شریک ہوئے تھے اور اپنے ساتھ دو گھوڑے لے گئے تھے تو انہیں نبیؐ نے مال غنیمت سے پانچ حصے دیئے۔ یہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا قول کا بیان ہے اور ابو عمر نے کہا ہے براء بن اوس بن خالد بن جعد بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن عدی بن نجار۔ یہ حضرت ابراہیم فرزند رسول اللہؐ کے رضاعی باپ تھے کیونکہ ان کی بی بی ام بردہ تھیں جنہوں نے ان کو دودھ پلایا تھا پس ظاہر تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ براء وہی ہیں اور شاید وہ کوئی اور ہوں واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۸۹۔ حضرت براءؓ بن عازب

حضرت براءؓ بن عازب بن حارث بن عدی بن جشم بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسی حارثی ان کی کنیت ابو عمرو ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو عمارہ ہے اور یہی صحیح ہے۔ انہیں رسول اللہؐ نے جنگ بدر سے بوجہ کم سن ہونے کے واپس کر دیا تھا۔ سب سے پہلا غزوہ جس میں یہ شریک ہوئے احد تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں خندق۔ انہوں نے رسول اللہؐ کے ہمراہ چودہ جہاد کئے۔ یہی ہیں جنہوں نے ۲۴ھ میں ملک ری صلحاً فتح کیا یا بقول ابی عمرو شیبانی کے بزور شمشیر فتح کیا۔ اور ابو عبیدہ نے کہا ہے کہ ملک رے کو ۲۲ھ میں حضرت حذیفہ نے فتح کیا تھا اور مدائنی نے کہا ہے کہ کچھ حصہ اس کا حضرت ابو موسیٰ نے فتح کیا تھا اور کچھ حصہ اس کا قرضہ بن کعب نے فتح کیا۔ یہ براء جنگ تستر میں حضرت ابو موسیٰ کے ساتھ تھے۔ حضرت براء اور ان کے بھائی عبید بن عازب جنگ جمل و صفین و نہروان میں حضرت علی بن ابی طالب کے ہمراہ رہے بالآخر کوفہ میں رہ گئے تھے اور وہیں گھر بنالیا تھا اور حضرت مصعب بن زبیر کے زمانے میں وفات پائی۔ ہمیں ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یزید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں شریک بن عبداللہ نے ابو اسحاق سے انہوں نے براء سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے کہ جنگ بدر میں مجھے اور ابن عمر کو رسول اللہؐ نے کمسن ہونے کے سبب سے نہیں لیا اور واپس کر دیا تھا اس سبب سے ہم اس جنگ میں شریک نہیں ہوئے۔ اس حدیث کو عمار بن زریق نے ابو اسحاق سے نقل کیا ہے اور انہوں نے عبدالرحمٰن بن عوسجہ سے انہوں نے حضرت براء سے اسی کے مثل نقل کیا ہے اور اتنی روایت زیادہ کی ہے کہ ہم احد میں شریک ہوئے۔ عبدالرحمٰن بن عوسجہ کے ذکر کرنے میں عمار تنہا ہیں اور اس روایت کو شعبہ نے اور ثوری اور زہیر نے اور ابن نمیر نے اعمش سے انہوں نے ابن اسحاق سے انہوں نے براء سے نقل کیا ہے ہمیں عمر بن محمد بن معمر بن طبرزد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہبۃ اللہ بن عبدالواحد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو طالب غیلان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو اسحاق یعنی ابراہیم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن محمد بن یحییٰ مزکی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن اسحاق سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو معمر یعنی اسمٰعیل بن ابراہیم ہزلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبثر نے برد سے جو یزید بن زیاد کے بھائی تھے اور انہوں نے میتب بن رافع سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے حضرت براء بن عازب سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ؐ نے فرمایا جو شخص کسی جنازے کی نماز پڑھے اسے ایک قراط ثواب ملے گا اور جو شخص جنازے کے ہمراہ رہے یہاں تک کہ وہ دفن کر لیا جائے تو اسے دو قیراط ثواب ملے گا ایک قراط اتنا بڑا ہوگا جیسے احد پہاڑ۔ حضرت براء اکثر فرمایا کرتے تھے میں وہ شخص ہوں جسے نبیؐ نے حدیبیہ کے کنویں میں تیر دے کے بھیجا تھا اور وہ تیر پر پانی کی تری لے آئے تھے بعض لوگوں کا بیان ہے کہ تیر لے کر جو شخص گئے تھے وہ ناجیہ بن جندب تھے اور یہی زیادہ مشہور ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ رزیق میں راء حرف زاء سے پہلے ہے۔

۳۹۰۔ حضرت براءؓ بن قبیصہ

حضرت براءؓ بن قبیصہ۔ ابو موسیٰ نے لکھا ہے کہ عبدان مروزی نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں نے (صحابہ کے) تذکرہ میں ان کا نام دیکھا مگر مجھے ان کا صحابی ہونا معلوم نہیں۔ ابو موسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کی غرض سے ان کا ذکر لکھا ہے مگر کوئی دلیل نہیں پیش کی اور جو دلیل انہوں نے پیش کی ہے اس سے ان کا صحابی ہونا معلوم نہیں ہوتا اور میں سمجھتا ہوں کہ براء بن قبیصہ بن ابی عقیل بن مسعود بن عامر بن معتب ثقفی ہیں واللہ اعلم۔ قبیصہ کا صحابی ہونا بھی معلوم نہیں۔ معتب: میم کے ضمہ اور عین مہملہ کے فتحہ اور تاء جس کے اوپر دو نقطے ہیں کی تشدید کے ساتھ ہے۔

۳۹۱۔ حضرت براءؓ بن مالک

حضرت براءؓ بن مالک بن نضر انصاری۔ ان کا نسب بیشتر ان کے بھائی انس بن مالک کے بیان میں گذر چکا ہے۔ یہ حضرت انس بن مالک (خادم رسول اللہ ؐ) کے حقیقی بھائی ہیں۔ سوا بدر کے احد اور خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہ ؐ کے ہمراہ رہے بڑے بہادر اور دلیر تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ (اپنے اعمال کو) لکھا کرتے تھے کہ براء کو مسلمانوں کے کسی لشکر کا سردار نہ بنانا کیونکہ یہ بھی مسلمانوں کو [1] ہلاکت میں ڈالیں گے۔ جب جنگ یمامہ ہوئی اور قبیلہ بنی حنیفہ نے اس باغ پر سخت جنگ کی جس میں مسیلمہ تھا تو براء نے کہا اے مسلمانو مجھے تم اس باغ کے اندر ڈال دو چنانچہ لوگوں نے ان کو اٹھایا یہاں تک کہ باغ کی دیوار پر پہنچ گئے وہیں سے انہوں نے لڑنا شروع کیا اور خوب لڑے یہاں تک کہ اس باغ کا دروازہ مسلمانوں کے لئے کھول دیا۔

اور مسلمان باغ کے اندر پہنچ گئے اور اللہ نے مسیلمہ کو قتل کروا دیا۔ اس جنگ میں اسی ۸۰ سے کچھ اوپر زخم تیر اور تلوار کے حضرت براء کے جسم میں لگے تھے حضرت خالد بن ولید نے ایک مہینہ تک ان کا علاج کیا تب جا کے اچھے ہوئے ہمیں عبید اللہ بن احمد بن علی اور ابراہیم بن محمد بن مہران وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبد اللہ بن ابی زیاد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سیار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں جعفر بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ثابت نے اور علی بن زید نے انس بن مالک سے نقل کر کے خبر دی کہ نبیؐ نے فرمایا اکثر پراگندہ موئے غبار آلودہ لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ انہیں کوئی اپنے یہاں جگہ نہیں دیتا (لیکن عند اللہ ان کا ایسا مرتبہ ہوتا ہے کہ) اگر وہ اللہ عزوجل کو کسی بات کی قسم دلائیں تو اللہ ان کی قسم کو پورا کرے براء بن مالک بھی

---

[1] مطلب یہ ہے کہ فرط شجاعت کے سبب سے یہ میدان جنگ سے ہٹنا پسند نہ کریں گے اور بے موقع اپنے لشکر کو لڑا کر کٹا دیں گے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انھیں لوگوں میں ہیں چنانچہ جب جنگ تستر ہوئی اور مسلمانوں کو تنگی کی حالت پیش آئی تو لوگوں نے ان سے کہا کہ اے براء اب تم اپنے پروردگار کو قسم دلاؤ پس انہوں نے کہا کہ اے میرے پروردگار میں تجھے قسم دلاتا ہوں کہ ان کافروں کے مال ہمیں دلادے اور مجھے (درجہ شہادت پر فائز کر کے) اپنے نبی سے ملا دے یہ کہہ کے انہوں نے حملہ کیا اور مسلمانوں نے بھی ان کے ساتھ حملہ کیا پس اس بہادر شیر نے بڑے بڑے سرداران فارس کو قتل کیا اور ان کا سارا سامان لے لیا اہل فارس کو ہزیمت ہوگئی اور حضرت براء اس جنگ میں شہید ہو گئے بقول واقدی یہ ۲۰ھ کا واقعہ ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ۱۹ھ کا واقعہ اور بعض لوگ کہتے ہیں ۲۳ھ کا۔ ان کو ہرمزان نے قتل کیا تھا۔ حضرت براء بڑے خوش آواز تھے نبیؐ کے ہمراہ سفر میں مردوں کی سواری کے لئے یہ حداء پڑھتے تھے اور عورتوں کی سواری کے لئے حضرت انجشہ حضرت براء نے تستر میں بذات خود ایک سو جنگی آدمیوں کو قتل کیا علاوہ اس کے اور لوگوں کے قتل میں بھی شریک ہوئے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۹۲۔ حضرت براءؓ بن معرور

حضرت براءؓ بن معرور بن صخر بن خنسا بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ بن سعد بن علی بن اسد بن ساردہ بن تزید بن جشم بن خزرج انصاری خزرجی سلمی کنیت ان کی ابوبشر والدہ ان کی رباب بنت نعمان بن امرء القیس بن زید بن عبدالاشہل ہیں جو حضرت سعد بن معاذ کی پھوپھی تھیں۔ یہ براء فقہائے صحابہ میں تھے بنی سلمہ کے نقیب تھے بقول بعض عقبہ اولی کی شب میں سب سے پہلے جس نے رسول اللہؐ سے بیعت کی وہ یہی تھے اور سب سے پہلے جس نے کعبہ کی طرف ۱؎ منہ پھیرا وہ بھی یہی تھے انہوں نے ۲؎ اپنے تہائی مال کی وصیت کی تھی۔ شروع اسلام میں رسول اللہؐ کے زمانے میں وفات ہوئی۔

کعب بن مالک نے (جو ان لوگوں میں تھے جنہوں نے رسول اللہؐ سے شب عقبہ میں بیعت کی) روایت کی ہے کہ ہم اپنی قوم کے مشرکین کے ہمراہ حج کے لئے نکلے اور ہم لوگ نماز پڑھا کرتے تھے اور دینی مسائل سے واقف تھے ہمارے ہمراہ براء بن معرور بھی تھے وہ ہم سب میں بڑے اور ہمارے سردار تھے براء نے ہم سے کہا کہ اے لوگو میرے دل میں یہ آتا ہے کہ میں اس عمارت یعنی کعبہ کو (نماز میں) پس پشت نہ کروں اور اسی کی طرف (منہ کر کے) نماز پڑھوں کعب بن مالک کہتے ہیں کہ ہم لوگوں نے کہا واللہ ہمیں یہی خبر پہنچی ہے کہ ہمارے نبیؐ شام (یعنی بیت المقدس) ہی کی طرف نماز پڑھتے ہیں اور ہم نہیں چاہتے کہ (کسی بات میں) ان کے خلاف کریں براء نے کہا ہے کہ میں تو کعبہ ہی کی طرف نماز پڑھوں گا ہم لوگوں نے کہا کہ ہم تو ایسا نہ کریں گے کعب بن مالک کہتے ہیں کہ جب نماز کا وقت آتا تو ہم لوگ بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے اور براء کعبہ کی طرف نماز پڑھتے یہاں تک کہ ہم لوگ مکہ پہنچے تو براء نے مجھ سے کہا کہ اے میرے بھتیجے ہمیں رسول اللہؐ کے پاس لے چلو تاکہ میں آپ سے اس فعل کی نسبت دریافت کروں جو میں نے اپنے اس سفر میں کیا ہے کیونکہ خدا کی قسم میرے دل میں اس کی طرف سے تردد ہے چونکہ تم لوگ اس کے مخالف ہو کعب بن مالک کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہؐ سے پوچھنے کے لئے چلے ہم آپ کو پہچانتے نہ تھے اور نہ ہم نے اس سے پہلے آپ کو دیکھا تھا کعب بن مالک کہتے ہیں کہ ہم مسجد میں داخل ہوئے اور حضرت کے پاس جا کے بیٹھ گئے براء بن معرور نے عرض کیا

۱؎ یعنی قبل از تحویل قبلہ انہوں نے کعبہ کی طرف نماز پڑھنا شروع کر دی تھی جیسا کہ آگے آئے گا۔

۲؎ معلوم ہوا کہ اس وقت تک میراث کی آیت نازل نہ ہوئی تھی اور وصیت کا حکم تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ یا نبی اللہ میں اپنے اس سفر میں جو چلا اور مجھے اللہ عز و جل نے اسلام کی ہدایت کر دی ہے تو میرے دل میں یہ آیا کہ میں اس عمارت کعبہ کی طرف (نماز میں) پشت نہ کروں لہٰذا میں نے کعبہ ہی کی طرف نماز پڑھی مگر میرے اصحاب اس بات میں میرے مخالف ہوئے یہاں تک کہ میرے دل میں ان کی بابت شک پڑ گیا پس اے رسول اللہ آپ اس میں کیا فرماتے ہیں؟

حضرت نے فرمایا کہ تم (جب شام کی طرف نماز پڑھتے تھے) ٹھیک قبلہ کی طرف تھے کاش تم چندروز اس پر صبر کرتے چنانچہ وہ پھر بیت المقدس کی طرف نماز پڑھنے لگے کعب بن مالک کہتے ہیں کہ پھر براء نے رسول اللہ ؐ کے قبلہ کی طرف رجوع کیا اور ہم لوگوں کے ہمراہ وہ شام کی طرف نماز پڑھنے لگے ان کے گھر والے بیان کرتے ہیں کہ نہیں وہ اپنے اخیر وقت تک کعبہ کی طرف نماز پڑھا کرتے تھے لیکن یہ غلط ہے ہم ان کے حال سے زیادہ واقف ہیں کعب بن مالک کہتے ہیں پھر ہم حج کے لئے چلے گئے اور رسول اللہ ؐ سے وعدہ کر گئے کہ وسط ایام تشریق میں مقام عقبہ پر حاضر ہو جائیں گے چنانچہ جب ہم حج سے فارغ ہوئے تو شب کو شعب میں جمع ہو کے آپ کا انتظار کرنے لگے پس آپ تشریف لائے اور آپ کے ہمراہ آپ کے چچا عباس بھی تھے کعب بن مالک کہتے ہیں کہ عباس نے گفتگو شروع کی ہم لوگوں نے عباس سے کہا کہ جو کچھ تم نے کہا وہ ہم نے سن لیا اب اے رسول اللہ آپ گفتگو فرمایئے اور اپنے لئے اور اپنے پروردگار عز و جل کے لئے ہم سے عہد لے لیجئے پھر رسول اللہ ؐ نے گفتگو شروع کی آپ نے قرآن کی تلاوت فرمائی اور اللہ عز و جل کی طرف بلایا اور اسلام کی ترغیب دی اور فرمایا کہ میں تم سے اس شرط پر بیعت لیتا ہوں کہ تم جن باتوں سے اپنے بال بچوں کی حفاظت کرتے ہو ان سے میری بھی حفاظت کرنا کعب بن مالک کہتے ہیں کہ براء بن معرور نے حضرت کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ قسم اس کی جس نے حق کے ساتھ آپ کو بھیجا کہ ہم ضرور ضرور ان باتوں سے آپ کی بھی حفاظت کریں گے جن سے اپنے بال بچوں کی حفاظت کرتے ہیں لہٰذا اے رسول اللہ ہم آپ سے بیعت کرتے ہیں اور خدا کی قسم ہم لوگ بڑی جمعیت و اتفاق والے ہیں یہ بات ہم میں باپ دادا کے وقت سے چلی آ رہی ہے براء رسول اللہ ؐ سے گفتگو کر ہی رہے تھے کہ درمیان میں ابوالہیثم بن تیہان جو بنی عبدالاشہل کے حلیف تھے بولنے لگے پس براء پہلے وہ شخص ہیں جنھوں نے رسول اللہ ؐ کے دست مبارک پر (اس وقت) بیعت کی ان کے بعد پھر اور لوگوں نے یکے بعد دیگرے بیعت شروع کی براء کی وفات ماہ صفر میں رسول اللہ ؐ کی تشریف آوری سے ایک ماہ پیشتر ہوئی پھر جب رسول اللہ ؐ ہجرت کر کے تشریف لائے تو معہ اپنے صحابہ کے ان کی قبر پر تشریف لے گئے اور قبر پر آپ نے تکبیر کہہ کے نماز پڑھی اس نماز میں آپ نے چار تکبیریں کہی۔ جب ان کی موت کا وقت قریب ہوا تو انہوں نے وصیت کی کہ قبر میں قبلہ رو رکھ کر دفن کئے جائیں چنانچہ لوگوں نے ایسا ہی کیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

سلمہ: لام کے کسرہ کے ساتھ ہے مگر جب اس کی نسبت کی جائے تو پھر لام کو فتحہ ہو گا۔ تزید: تاء جس کے اوپر دو نقطے ہیں اور زاء کے ساتھ ہے۔ معرور: عین مہملہ کے ساتھ ہے۔ سارده: سین مہملہ اور راء اور دال مہملہ کے ساتھ ہے۔

۳۹۳۔ حضرت برح ؓ بن عسکر

حضرت برح ؓ بن عسکر بن وتار۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے ان دونوں نے بیان کیا ہے کہ نبی ؐ کے حضور میں وفد بن کے آئے تھے اور فتح مصر میں شریک تھے یہ ابن یونس سے منقول ہے اور ابن ماکولا نے بیان کیا ہے کہ برح بکسر باء معجمہ سکون راء و حاء مہملہ۔ بیٹے ہیں عسکر بن وتار بن کرع بن حضرمی بن نعمان بن مہری بن حیدان بن عمرو بن الحاف بن قضاعہ کے۔ نبی ؐ کے حضور میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاضر ہوئے تھے اور فتح مصر میں شریک تھے وہاں کچھ زمین انہیں بطور معافی [1] کے ملی تھی اور وہیں سکونت اختیار کر لی اہل مصر میں یہ مشہور ہیں ابن ماکولا نے کہا ہے کہ ابن یونس کہتے تھے میں نے نسب قدیم کی بعض پرانی کتابوں میں ابن لہیعہ کے ہاتھ کا لکھا ہوا دیکھا ہے کہ برح عسکر کے بیٹے تھے اور انہوں نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے جیسا ہم نے بیان کیا۔

ابن ماکولا نے کہا ہے کہ عسکر میں عین اور کاف دونوں کو ضمہ ہے۔

۳۹۴۔ حضرت برذعؓ بن زید جزامی

حضرت برذعؓ بن زید جذامی جو رفاعہ بن زید کے بھائی ہیں ملک شام کے مقام بیت جبرین میں فروکش تھے۔ ان کی حدیث محمد بن سلام بن زید بن رفاعہ بن زید رفائی نے جو قبیلہ بنی ضبیب کے تھے اپنے والد سلام سے انہوں نے اپنے والد زید سے انہوں نے اپنے والد رفاعہ بن زید سے روایت کی ہے انہوں نے کہا ہے کہ میں اور میرے قوم کی ایک جماعت رسول اللہ ؐ کے پاس گئے ہم دس آدمی تھے پھر انہوں نے اپنی قوم کے پاس لوٹنے اور برذع اور سوید کے اسلام لانے کا حال بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۹۵۔ حضرت برذعؓ بن زید بن نعمان

حضرت برذعؓ بن زید بن نعمان بن زید بن عامر بن سواد بن ظفر انصاری اوسی احد میں اور احد کے بعد تمام غزوات میں شریک ہوئے قتادہ بن نعمان کے بھتیجے ہیں۔ یہ شاعر بھی تھے یہ ابن ماکولا کا قول ہے یہ وہ برذع نہیں ہے جن کا ذکر پہلے ہوا یہ انصاری ہیں اور وہ جذامی تھے یہ قدیم الاسلام ہیں اور وہ متاخر اسلام تھے۔

۳۹۶۔ حضرت برزؓ بن قہطم

حضرت برزؓ بن قہطم۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کا نام بلز تھا بعض لوگ کہتے ہیں مالک بعض لوگ کہتے ہیں رزن بن قہطم۔ کنیت ان کی ابوالعشر اء دارمی ہے ان کا تذکرہ کنیت کے باب میں آئے گا۔

۳۹۷۔ حضرت برتحؓ بن عرفجہ

حضرت برتحؓ بن عرفجہ یا عرفجہ بن برتح۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ عبدالرحمٰن بن محمد محاربی نے لیث بن ابی سلیم سے انہوں نے زیاد بن علاقہ سے انہوں نے برتح بن عرفجہ یا عرفجہ بن برتح سے ایسا ہی نقل کیا ہے۔ (یہ شک محاربی نے کیا ہے) کہ رسول اللہ ؐ نے فرمایا میرے بعد فتنے اور (بہت سے) فتنے ہوں گے اس حدیث کو اور لوگوں نے لیث سے اس سند کے ساتھ نقل کیا ہے اور انہوں نے عرفجہ بن شریح اور یہی صحیح ہے اور بعض لوگوں نے عرفجہ بن ضریح اور یہ ابن مندہ نے کہا ہے ابونعیم نے اس حدیث کو ذکر کر کے کہا ہے کہ (عرفجہ بن برتح) وہم ہے بلکہ صحیح نام عرفجہ بن ضریح یا ضریح بن عرفجہ ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

---

[1] یہ قاعدہ ہے کہ جب کوئی ملک فتح ہو جاتا تو امام کی طرف مسلمانوں کو اور خاص کر فاتحین کو معافیاں ملتی ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۹۸۔ حضرت بریدہؓ بن حصیب

حضرت بریدہؓ بن حصیب بن عبداللہ بن حارث بن اعرج بن سعد بن رزاح بن عدی بن سہم بن مازن بن حارث بن سلامان بن اسلم بن افصی بن حارثہ بن عمرو بن عامر اسلمی۔ کنیت انکی ابوعبداللہ ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوسہل اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوالحصیب اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ابوساسان مگر مشہور ابوعبداللہ ہے ہجرت کرتے وقت جب رسول اللہ ؐ کا گذران کی طرف ہوا تو یہ اور ان کے ساتھ والے جو قریب اسی ۸۰ گھرانے تھے اسلام لے آئے رسول اللہ ؐ نے عشا کی نماز انہیں کے یہاں پڑھی اور ان لوگوں نے آپ کی اقتدا کی یہ اپنی ہی قوم کے پاس مقیم رہے اور بعد احد کے رسول اللہ ؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حدیبیہ میں اور بیعۃ الرضوان میں جو درخت کے نیچے ہوئی تھی شریک ہوئے مدینہ کے رہنے والے تھے مگر بعد اس کے بصرہ چلے گئے اور وہاں ایک گھر بنا لیا تھا پھر وہاں سے جہاد کے لئے خراسان گئے پھر مرو میں قیام کیا یہاں تک کہ وہیں وفات پائی اور وہیں مدفون ہوئے ان کی اولاد بھی وہیں رہی۔ ہمیں ابوالبرکات حسن بن محمد بن ہبۃ اللہ شافعی دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالعشائر محمد بن خلیل بن فارس قیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم علی بن محمد بن علی بن ابی العلاء مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد عبدالرحمٰن بن عثمان بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابواسحٰق محمد بن احمد بن ابی ثابت نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن ابی طالب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں زید بن حباب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن ناجیہ خراسانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطیبہ عبداللہ بن مسلم نے عبداللہ بن بریدہ سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے نبی ؐ نے فرمایا کہ میرے اصحاب میں سے جو شخص جس سرزمین میں مرے گا وہ وہاں کے لوگوں کے لئے قیامت کے دن پیشوا اور نور ہوگا اور عبداللہ بن بریدہ نے اپنے والد سے یہ بھی روایت کیا ہے کہ نبی ؐ نے ان سے اور حکم بن عمرو غفاری سے فرمایا کہ تم دونوں اہل مشرق کے لئے چشم (و چراغ) ہو چنانچہ یہ دونوں مرو (جو مدینہ سے مشرق کی جانب ہے) گئے اور وہیں دونوں نے وفات پائی۔ عبداللہ بن بریدہ نے اپنے والد سے یہ بھی روایت کیا ہے کہ نبی ؐ فال[1] لیتے تھے اور شگون بد نہ لیتے تھے مثلاً جب بریدہ اپنے گھر والوں کے ساتھ جو قبیلہ بنی سہم کے ستر آدمیوں کے ساتھ نبی ؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تو آپ نے ان سے پوچھا کہ تم کس قبیلہ سے ہو انہوں نے کہا کہ قبیلہ اسلم سے آپ نے حضرت ابوبکرؓ سے فرمایا کہ ہمارے لئے سلامتی ہے پھر آپ نے پوچھا کہ تم کس کی اولاد میں ہو انہوں نے کہا کہ بنی سہم کی اولاد میں حضرت نے فرمایا کہ اب تمہارا حصہ نکلا۔

ہمیں ابراہیم بن محمد بن مہران نے اور ابوجعفر بن احمد وغیرہ نے اپنی اسناد سے ابوعیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم سے محمد بن حمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں زید بن حباب نے اور ابوتمیلہ نے عبداللہ بن مسلم سے انہوں نے عبداللہ بن بریدہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی کہ انہوں نے کہا ایک شخص رسول اللہ ؐ کے پاس آیا اس کے ہاتھ میں لوہے کی انگوٹھی تھی آپ نے فرمایا کیا بات ہے کہ میں تیرے جسم پر دوزخیوں کا زیور دیکھ رہا ہوں اس کے بعد وہ آپ کے پاس پیتل کی انگوٹھی پہن کے آیا آپ نے فرمایا کیا بات ہے کہ تجھ میں بتوں کی بو پاتا ہوں اس کے بعد وہ آپ کے پاس سونے کی انگوٹھی پہن کے آیا آپ نے فرمایا

---

[1] فال کہتے ہیں کسی بات کو سن کر اپنے لئے اچھا نتیجہ نکالنے کو حضرت کے فال لینے کا یہی طریقہ تھا نہ جیسا کہ آج کل قرآن مجید یا دیوان حافظ کو کھول کر لوگ دیکھتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا بات ہے کہ میں تیرے جسم پر اہل جنت کا زیور دیکھتا ہوں اس شخص نے عرض کیا کہ پھر میں کس چیز کی انگوٹھی بناؤں آپ نے فرمایا چاندی کی مگر پوری ایک مثقال کی نہ ہو۔

ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں رئیس ابوالقاسم منشی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی حسن مذکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن مالک نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے روح نے علی بن سوید بن منجوف سے انہوں نے عبداللہ بن بریدہ سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ حضرت علیؓ کو خالد بن ولید کے پاس بھیجا تا کہ مال غنیمت کا خمس لے آئیں وہ کہتے تھے کہ صبح کو حضرت علی اس حال میں آئے کہ ان کے سر سے تیل [1] ٹپک رہا تھا تو خالد نے بریدہ سے کہا کہ دیکھو اس شخص نے کیا کیا بریدہ کہتے تھے جب میں نبی ﷺ کے پاس لوٹ کے آیا تو میں نے آپ کو علی کے اس فعل کی خبر دی یہ کہتے تھے کہ میں علی سے بغض رکھتا تھا آپ نے فرمایا کہ اے بریدہ کیا تم علی سے بغض رکھتے ہو میں نے عرض کیا کہ ہاں [2] آپ نے فرمایا ان سے بغض نہ رکھا کرو اور روح کبھی یوں کہتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا ان سے محبت رکھا کرو خمس میں ان کا حصہ اس سے زیادہ ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

حصیب: حاء مہملہ کے ضمہ اور صاد کے فتحہ کے ساتھ ہے۔ بریدہ: باء موحدہ کے ضمہ اور راء کے فتحہ کے ساتھ اور دال مہملہ کے بعد ھاء ہے۔ رزاح: ابن ماکولا نے اس کو رزاح کے باب میں بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ راء کے کسرہ اور اس کے بعد زاء پھر الف اور حاء مہملہ ہے۔ اور اسی طرح انہوں نے اس ریاح کے باب میں بھی ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ راء کے کسرہ اور یاء جس کے نیچے دو نقطے ہیں کے ساتھ ہے اور الف کے بعد حاء مہملہ ہے۔ اس میں شک نہیں کہ علماء نے اس میں اختلاف کیا ہے۔ بہر حال جو کچھ علماء نے کہا ہم نے نقل کر دیا ہے۔ افصی: فاء ساکن اور صاد مہملہ کے فتحہ کے ساتھ ہے۔

۳۹۹۔ حضرت بریدہؓ بن سفیان اسلمی

حضرت بریدہؓ بن سفیان اسلمی۔ ان کا تذکرہ عبدان نے کیا ہے کہ اور کہا ہم سے حسن بن محمد زعفرانی نے بیان کیا ہے وہ کہتے تھے ہمیں ہارون بن معروف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن وہب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عمرو بن حارث نے خبر دی کہ عبدالرحمٰن بن عبداللہ زہری نے ان سے بیان کیا وہ بریدہ بن سفیان اسلمی سے روایت کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے عاصم بن عدی کو اور زید بن دثنہ کو اور خبیب بن عدی کو اور مرثد بن ابی مرثد کو قبیلہ بنی لحیان کی ایک جماعت کی طرف جو مقام رجیع میں تھی بھیجا وہ ان لوگوں سے لڑے یہاں تک کہ ان لوگوں نے اپنے لئے عہد لے لیا مگر عاصم نے عہد نہیں لیا اور کہا کہ آج میں کسی مشرک کا عہد قبول نہ کروں گا اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث ذکر کی۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ عبدان نے اس حدیث کو اسی طرح روایت کیا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث زہری نے عمرو بن سفیان ثقفی سے انہوں نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کیونکہ بریدہ بن ابی سفیان کوئی شخص صحابہ میں سے نہیں ہیں نہ وہ اس حدیث کے راوی ہیں ہاں یہ کوئی اور بریدہ ہوں تو ہو سکتا ہے۔

---

[1] معلوم ہوتا ہے کہ مال خمس میں کچھ تیل بھی ہوگا اس کو حضرت علی مرتضی نے سر میں لگا لیا۔

[2] یہ تھی صحابہ کی راستبازی صاف صاف کہہ دیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں کہتا ہوں کہ اس حدیث میں جو عاصم بن عدی کا ذکر ہے یہ بھی غلط ہے صحیح نام عاصم بن ثابت بن ابی افلح ہے عاصم بن عدی تو قبیلہ بنی عجلان سے ہیں اور وہ بھی انصاری ہیں ۴۵ھ میں ان کی وفات ہوئی وہ نبی ؐ کے عہد میں مقتول نہیں ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۰۔ حضرت بریرؓ بن جندب

حضرت بریرؓ بن جندب اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کے والد کا نام عشرقہ ہے کنیت ان کی ابوذر غفاری ہے ان کے نام میں اختلاف ہے ان کا تذکرہ جندب کے نام میں اور کنیت کے باب میں انشاء اللہ تعالیٰ آئے گا۔ بریر: باء کے ضمہ اور راء کے فتحہ اور اس کے بعد یاء جس کے نیچے دو نقطے ہیں اور پھر دوسری راء ہے۔

۴۰۱۔ حضرت بریرؓ بن عبداللہ

حضرت بریرؓ بن عبداللہ۔ یہ بریر بیٹے ہیں عبداللہ کے بعض لوگ ان کو بر بن عبداللہ بن رزین بن عمیث بن ربیعہ بن ذراع بن عدی بن دار بن ہانی بن حبیب بن نمارہ بن لخم بھی کہتے ہیں لخم کا نام مالک بن عدی بن حارث بن مرہ بن ادد ہے جنکی کنیت ابوہند داری ہے تمیم اور طیب کے بھائی ہیں نبی ؐ نے ان کا نام عبداللہ رکھا تھا اور آخر میں انہوں نے فلسطین کی سکونت اختیار کر لی تھی جو بیت المقدس کا ایک مقام ہے۔ مکحول شامی نے ابوہند سے انہوں نے نبی ؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص ریا و سمعہ [1] کے مقام میں کھڑا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ بھی قیامت کے دن اس کے ساتھ دکھاوے کا معاملہ کرے گا اور زیاد بن ابی ہند نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبی ؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص میری قضا پر راضی نہ ہو اور میری (بھیجی ہوئی) بلا پر صبر نہ کر سکے اسے چاہیے کہ میرے سوا اور کوئی پروردگار (اپنے لئے) تلاش کر لے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ حدیث صرف ان کے بیٹے ہی سے مروی ہے مگر سند اس کی قوی نہیں ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابونعیم اور ابن مندہ کا یہ کہنا کہ یہ بریر تمیم اور طیب کے بھائی ہیں وہم ہے اس کا غلط ہونا خود انہیں کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کیونکہ ان دونوں نے تمیم داری کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ تمیم بیٹے ہیں اوس کے۔ تمیم اور ابوہند زراع بن عدی میں جا کے مل جاتے ہیں پس یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ ان کے بھائی ہوں اور پھر پانچویں پشت میں جا کے ان سے ملیں اور اس میں شک نہیں کہ انہوں نے قبیلہ کا بھائی مراد نہیں لیا اور نہ پھر تمیم کے تخصیص کی کوئی وجہ نہیں اور صرف یہی کہنا چاہیے تھا کہ تمیم کے بھائی ہیں (طیب کے اضافہ کرنے کی کیا ضرورت تھی) باقی رہے طیب تو ان کے بارے میں اختلاف ہے ہشام بن کلبی کہتے ہیں کہ وہ ابوہند کے بھائی ہیں۔ ابوعمر اس غلطی سے بچ گئے ہیں انہوں بریر کا نسب بیان کرنے کے بعد کہا ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ابوہند کا نام طیب تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں طیب ان کے بھائی کا نام تھا ابوعمر نے کہا ہے کہ بخاری نے کہا ہے کہ بریر بن عبداللہ کی کنیت ابوہند ہے وہ تمیم داری کے بھائی ہیں۔ شام میں رہتے تھے انہوں نے نبی ؐ (کی صحبت اٹھائی ہے اور) آپ سے حدیثیں سنی ہیں اس بات میں امام بخاری نے بھی ایسی غلطی کی ہے جو علمائے نسب کے نزدیک پوشیدہ نہیں رہ سکتی کیونکہ تمیم ابوہند کے بھائی نہیں ہیں ہاں تمیم اور ابوہند

---

[1] ریا کہتے ہیں دکھانے کو سمعہ کہتے ہیں سنانے کو جو کام لوگوں کو دکھانے کے لئے یا سنانے کے لئے کیا جائے خدا کی رضامندی اس سے مقصود نہ ہو وہ ریا و سمعہ ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذراع بن عدی میں جا کے مل جاتے ہیں اور بخاری نے ابو ہند اور تمیم کا نسب ویسا ہی بیان کیا ہے جیسا ابن مندہ اور ابو نعیم نے بیان کیا تھا پس اب وہم ظاہر ہو گیا اور کہا ہے کہ اسی طرح ان دونوں کا نسب ابن کلبی اور خلیفہ نے اور بھی بہت سے لوگوں نے بیان کیا ہے۔

۴۰۲۔ حضرت بریرؓ ابو ہریرہ

حضرت بریرؓ۔ کنیت ان کی ابو ہریرہ ہے نام ان کا مروان بن محمد ہے۔ ابن مندہ نے سعید بن عبدالعزیز سے بریر نقل کیا ہے مگر کسی اور نے ان کی موافقت نہیں کی۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ وہم ہے وہ کہنا چاہتے تھے کہ ابو ہند کا نام بریر ہے (غلطی سے یہ لکھ گئے کہ ابو ہریرہ کا نام بریر ہے) ابو ہریرہ کے نام میں بہت اختلاف ہے ان کا ذکر ان بابوں میں آئے گا جن میں ان کا نام بیان کیا گیا ہے اور پورا ذکر ان کا کنیت کے بیان میں آئے گا کیونکہ ان کی کنیت ان کے تمام ناموں سے زیادہ مشہور ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے۔

۴۰۳۔ حضرت بریلؓ شہالی

حضرت بریلؓ شہالی۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ ان کا ذکر صحابہ میں کیا گیا ہے اور یہ بات ثابت نہیں۔ اور انہوں نے اپنی اسناد کے ساتھ بقیہ سے انہوں نے ابو عمرو سلفی سے انہوں نے بریل شہالی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا گذر ایک شخص پر ہوا جو اپنے اصحاب کے لئے کھانا پکا رہا تھا اور اسے آگ کی تیزی سے تکلیف ہو رہی تھی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اب تجھے دوزخ کی گرمی نہ پہنچے گی۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے صرف اسی سند سے مروی ہے۔ ابو نعیم نے کہا کہ بعض لوگوں نے بریل شہالی کو صحابہ میں ذکر کیا ہے حالانکہ یہ وہم ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ نے کہا ہے ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں۔ انہیں ابن مندہ نے اور ابو نعیم نے حرف بے میں ذکر کیا ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا اور ابن ماکولا نے کہا کہ نزیل شہالی نون کے ساتھ بعض لوگ ان کو شاہلی بھی کہتے ہیں ایک شیخ تھے ان کے متعلق ان کی ایک حکایت مشہور ہے ان سے ابو عمرو نامی ایک شیخ نے روایت کی ہے ان کا شمار مقام بقیہ کے مجہول شیوخ میں ہے اور ابو سعد سمعانی نے کہا ہے کہ سلفی ایک شاخ ہے کلاع کی جو قبیلہ ہے حمیر کا۔

باب الباء والزاے

۴۰۴۔ حضرت بزیعؓ ازدی

حضرت بزیعؓ ازدی۔ عباس کے والد ہیں۔ عبدان نے ان کا ذکر لکھا ہے اور کہا ہے کہ ان کا نسب ہمیں نہیں معلوم ہوا اور نہ ہم یہ جانتے ہیں کہ (حدیث ذیل کو) انہوں نے خود سنا ہے یا وہ مرسل ہے۔ ان سے ان کے بیٹے عباس نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت نے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار تو نے مجھے آراستہ کیا ہے اور خوب آراستہ کیا ہے اب میرے اعضا کو بھی درست کر دے اللہ بزرگ برتر نے فرمایا کہ میں نے تیرے اعضا کو حسن اور حسین سے بھر دیا اور تیرے دونوں جانب میں نے نیک بخت انصار کو جگہ دی قسم اپنے عزت و جلال کی کہ تجھ میں ریاکار داخل نہ ہوگا نہ کوئی بخیل داخل ہوگا۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے یہ حدیث غریب ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب الباء والسین۔

۴۰۵۔ حضرت بسبس رضی اللہ عنہ جہنی

حضرت بسبس رضی اللہ عنہ جہنی انصاری۔ قبیلہ بنی ساعدہ بن کعب بن خزرج سے ہیں ان کے حلیف تھے عروہ بن زبیر نے کہا ہے کہ وہ طریف بن خزرج کی اولاد سے ہیں بدر میں شریک تھے جیسا کہ زہری نے کہا ہے یہ سب بیان ابن مندہ کا تھا۔ مگر ابونعیم نے کہا کہ بسبس انصاری جہنی اور بعض لوگ بسبسہ بن عمرو بھی کہتے تھے ابونعیم نے اس سے زیادہ کا ان کا نسب نہیں بیان کیا اور ابوعمر نے کہا ہے کہ بسبس بن عمرو بن ثعلبہ بن خرشہ بن عمرو بن سعد بن ذبیان ذبیانی ثم الانصاری۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو بسبسہ بن بشر بھی کہتے ہیں بدر میں شریک تھے ابن کلبی نے بھی ان کا نسب ایسا ہی بیان کیا ہے اور ذبیان کے بعد انہوں نے یہ اضافہ کیا ہے ابن رشدان بن غطفان بن قیس بن جہینہ بن زید بن لیث بن سواد بن اسلم بن الحاف بن قضاعہ ان کا شمار انصار میں ہے انہیں سے مخاطب ہو کر ایک شخص نے بطور رجز کے کہا ہے ؏ :

اقم لھا صدورھا یا بسبس (اے بسبس ان لوگوں کے سینے اس بات سے رک گئے ہیں)

ابن کلبی کا کلام ختم ہو گیا۔ لوگوں کا بیان ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے ابوعمر اور ابونعیم نے انس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے بسبس کو جن کو بعض لوگ بسبسہ کہتے ہیں عدی بن ابی الزغباء کے ہمراہ ابوسفیان کے قافلہ کی طرف بھیجا تھا بسبس نے لوٹ کر قافلہ کی سب کیفیت حضرت سے بیان کی اسی پر آپ جنگ بدر کی طرف تشریف لے گئے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ان لوگوں کے اس قول میں کہ یہ بنی ساعدہ سے ہیں اور اس قول میں کہ بنی طریف بن خزرج سے ہیں کوئی تناقض نہیں ہے کیونکہ طریف خزرج بن ساعدہ بن کعب بن خزرج اکبر کے بیٹے بھی ہیں اور طریف بنی ساعدہ کے ایک بطن کا نام بھی ہے۔

۴۰۶۔ بسر رضی اللہ عنہ بن ارطاہ

بسر رضی اللہ عنہ بن ارطاہ۔ بسر: باء کے ضمہ اور سین ساکن کے ساتھ ہے۔ یہ بسر ارطاہ کے بیٹے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوارطاۃ کے بیٹے ہیں ابوارطاۃ کا نام عمرو بن عویمر بن عمران بن حلیس بن سیار بن نزار بن معیص بن عامر بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ ہے بعض لوگ کہتے ہیں انکا نام ارطاۃ بن ابی ارطاۃ ہے اور ابوارطاۃ کا نام عمیر ہے واللہ اعلم۔ حضرت بسر کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے ان کا شمار اہل شام میں ہے واقدی نے کہا ہے کہ نبی ﷺ کی وفات سے دو برس پہلے ان کی ولادت ہوئی۔ یحییٰ بن معین نے اور احمد بن حنبل وغیرہ نے کہا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو یہ کم سن تھے اور اہل شام کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے حدیثیں سنی ہیں یہ منجملہ ان لوگوں کے ہیں جنہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب نے عمرو بن عاص کی مدد کے لئے فتح مصر کے وقت بھیجا تھا مگر اس میں بھی اختلاف ہے۔ جن لوگوں نے ان کا تذکرہ ان لوگوں میں کیا ہے انہوں نے کہا ہے کہ یہ چار آدمی تھے (۱) زبیر اور (۲) عمیر بن وہب اور (۳) خارجہ بن حذافہ (۴) بسر بن ارطاۃ اور اکثر لوگ کہتے ہیں کہ یہ لوگ زبیر اور مقداد اور عمیر اور خارجہ۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ یہی صحیح ہے ابوعمر نے کہا ہے کہ اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے کہ مقداد فتح مصر میں شریک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے۔ہمیں ابو احمد عبدالوہاب بن علی امین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو غالب یعنی محمد بن حسن ماوردی نے اپنی اسناد سے سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابن وہب نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے حیاۃ نے عیاش بن عیاش قتبانی سے انہوں نے شییم بن بیتان اور یزید بن صبح اصبحی سے انہوں نے جنادہ بن ابی امیہ سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم دریا (کے سفر) میں بسر بن ارطاۃ کے ہمراہ تھے ایک چور ان کے سامنے لایا گیا جس کا نام مصدر تھا اس نے کچھ چوری کی تھی تو بسر نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ؐ سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے سفر میں (چور کے) ہاتھ نہ کاٹے جائیں۔

بسر جنگ صفین میں حضرت معاویہ کی طرف سے تھے حضرت علی اور ان کے اصحاب کے لیے بہت سخت تھے ابو عمر نے کہا ہے کہ یحییٰ بن معین کہتے ہیں کہ بسر صحابی ۱؎ نہیں ہیں اور کہتے تھے کہ وہ برا آدمی تھا اس وجہ سے کہ اسلام میں اس سے بہت سے ناشائستہ کام ہوئے منجملہ اس کے وہ مورخین اور محدثین نے نقل کیا ہے کہ اس نے عبدالرحمٰن اور قثم کو جو دونوں عبید اللہ بن عباس بن عبدالمطلب کے بیٹے تھے ان کو ماں کے سامنے ذبح کر دیا اور یہ دونوں بچے کم سن تھے۔ حضرت معاویہ نے انہیں حجاز اور یمن کی طرف بھیجا تھا تاکہ شیعہ ۲؎ علی کو قتل کر دیں اور حضرت معاویہ کے لئے لوگوں سے بیعت لیں چنانچہ یہ مدینہ (منورہ) آئے اور وہاں بہت برے برے کام کئے اور یمن گئے اور اس وقت یمن میں عبید اللہ بن عباس حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ طرف سے عامل تھے عبید اللہ وہاں سے بھاگ گئے پس جب بسر وہاں پہنچے تو یہ فعل (یعنی ان صاحبزادوں کو ذبح کرنا) وہیں کیا اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ بسر نے یہ فعل مدینہ میں کیا مگر پہلا قول زیادہ مشہور ہے ابو عمر نے کہا ہے کہ دار قطنی نے لکھا ہے کہ بسر بن ارطاۃ صحابی تو ہیں مگر نبی ؐ کے بعد وہ مستقیم نہیں رہے جب انہوں نے حضرت عبید اللہ کے صاحبزادوں کو قتل کیا تو ان کی والدہ عائشہ بنت عبدالمدان کو سخت صدمہ ہوا اور انہوں نے یہ چند اشعار کہے جن میں سے ایک شعر یہ ہے:

ھامن احس بنی اللذین ھما کالدرتین تشظی عنھما الصدف

ہے کوئی جس نے میرے ان دونوں (پیارے) بچوں کو دیکھا ہو۔ جو مثل ان دونوں موتیوں کے تھے جو ابھی صدف سے نکلے ہوں۔

یہ اشعار مشہور ہیں پھر انہیں جنون ہو گیا موسم حج میں (لوگوں کے سامنے) کھڑے ہو کر اس شعر کو پڑھتی تھیں اور اپنے چہرہ پر طمانچہ مارتی تھیں اس واقعہ کو ابن انباری اور مبرد اور طبری اور ابن کلبی وغیرہ نے ذکر کیا ہے پھر بسر مدینہ گیا مدینہ کے بھی بہت سے

۱؎ بسر کو اگر صحابی مان لیں تب بھی کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا کیونکہ ہم ان صحابہ کے فضائل کے معتقد ہیں جو تا دم مرگ شریعت پر مستقیم رہے ہوں اب ان کا شریعت پر مستقیم رہنا خواہ ہمیں روایات سے معلوم ہوا ہو یا قرآن عظیم سے مثلاً قرآن مجید میں ان کی تعریف ہو یا خدا نے اپنی رضامندی ان سے ظاہر فرمائی ہو جیسے مہاجرین وانصار اور اصحاب بیعۃ الرضوان کے لئے۔ان صحابہ کے مستقیم رہنے کا ہم کو قرآن سے علم ہوا کیونکہ خدا عالم الغیب ہے اگر انکا انجام اچھا نہ ہوتا تو ہرگز ان کی تعریف نہ فرماتا ان سے اپنی رضامندی ظاہر نہ کرتا باقی رہے بعض بعض صحابہ مبتلائے فتن ہوئے ان کے فضائل کے ہم معتقد نہیں ہیں مگر صرف پاس ادب صحبت سرور انبیاء صلعم ان کا سب وشتم جائز نہیں سمجھتے۔

۲؎ منافقوں کا ایک گروہ تھا جو اپنے کو شیعہ علی کہتا تھا یہ انہیں باغیوں کا گروہ تھا جنہوں نے حضرت عثمان کو شہید کیا اور طرح طرح کے فتنے برپا کئے انہیں کا قتل معاویہ کو منظور تھا ظلم وستم جو بسر نے حضرت عبید اللہ کے معصوم بچوں پر کئے تھے سننے سے ہمارے دل آج بھی کانپتے ہیں انا اللہ وانا الیہ راجعون۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگ بھاگ گئے جن میں جابر بن عبداللہ اور ابوایوب انصاری وغیرہ تھے وہاں بھی بسر نے بہت سے لوگوں کو قتل کیا اور یمن میں قبیلہ ہمدان پر بھی تاخت کی اور ان کی بی بیوں کو لونڈی بنایا یہ سب سے پہلی مسلمان عورتیں تھیں جو اسلام میں لونڈی بنائی گئیں بسر نے مدینہ میں بہت سے گھر بھی گرادئے تھے یہ حادثہ کتب تواریخ میں مذکور ہے اس میں طول دینے کی حاجت نہیں۔ بعض لوگوں کا قول ہے کہ بسر نے مدینہ میں بعہد خلافت حضرت معاویہ وفات پائی اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ بعہد عبدالملک بن مروان ملک شام میں وفات پائی۔ آخر عمر میں سٹھیا گئے تھے (عقل زائل ہوگئی تھی) ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۰۷۔ حضرت بسرؓ بن ابی بسر مازنی

حضرت بسرؓ بن ابی بسر مازنی۔ یہ بسر بیٹے ہیں ابوبسر مازنی کے۔ ابوسعید سمعانی نے کہا ہے کہ یہ قبیلہ مازن بن منصور بن عکرمہ بن خصفہ بن قیس عیلان سے ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے عبداللہ نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا نبیؐ تشریف لائے اور میرے باپ کے یہاں فروکش ہوئے میرے باپ نے آپ کے سامنے کھانا اور ستو اور حیس پیش کیا آپ نے اسے کھایا پھر میرے والد پانی لے آئے آپ نے پیا اور جو کچھ بچا وہ آپ نے اپنی داہنی جانب والے کو دے دیا پھر چھوہارے آپ کے سامنے پیش کئے گئے آپ نے اسے بھی کھایا اور آپ کی عادت تھی کہ جب آپ چھوہارا کھاتے تو اسے اپنی دونوں انگلیوں یعنی انگشت شہادت اور بیچ کی انگلی کے درمیان میں پکڑتے تھے پھر جب نبیؐ سوار ہوئے تو میرے والد آئے اور انہوں نے آپ کی سواری کی لگام پکڑ لی اور عرض کیا کہ یارسول اللہ ہم لوگوں کے لئے برکت کی دعا فرمائیے آپؐ نے فرمایا کہ اے اللہ ان لوگوں کو ان کے رزق میں برکت عنایت فرما اور انہیں بخش دے اور ان پر رحم کر ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ مگر ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ سلمی ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ مازنی ہیں نبیؐ (ایک مرتبہ) ان کے یہاں مہمان ہوئے تھے اور ان کے لئے دعا فرمائی تھی یہ والد ہیں عبداللہ بن بسر کے ان سے ان کے بیٹے عبداللہ بن بسر نے روایت کی ہے یہ صماء (نامی صحابیہ) کے کوئی نہیں ہیں مگر پھر ابوعمر نے صماء کے تذکرے میں ان کو صماء کا بھائی بیان کیا ہے کہ امیر ابونصر بن ماکولا نے کہا ہے کہ بسر اور عبداللہ بن بسر جن کی کنیت ابوصفوان ہے اور ان کے بھائی عطیہ ہیں اور ان کی بہن صماء یہ سب لوگ صحابی ہیں اور قبیلہ بنوسلیم سے ہیں وہ بنی مازن کی ایک شاخ ہے ابن ابی عاصم نے ان کو بنی سلیم میں ذکر کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

۴۰۸۔ حضرت بسرؓ بن جحاش

حضرت بسرؓ بن جحاش قرشی۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے۔ ہمیں یحیٰی بن محمود بن سعد ثقفی نے اجازۃً اپنی سند سے ابن ابی عاصم سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے دحیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ولید بن مسلم نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے حریز بن عثمان نے عبدالرحمٰن بن میسرہ سے انہوں نے جبیر بن نفیر سے انہوں نے بسر بن جحاش سے نقل کر کے بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے ایک مرتبہ اپنی ہتھیلی میں اپنا لعاب دہن گرایا اور اس کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ اے ابن آدم تو مجھے عاجز نہیں کرسکتا دیکھ میں نے تجھے اسی طرح کی ایک چیز سے پیدا کیا ہے یہاں تک کہ جب میں نے تیری خلقت پوری کر دی اور تجھے

---

۲ کھانا: اہل عرب کے محاورے میں روٹی کو کھانا کہتے ہیں اور حیس ایک مرکب چیز ہے جو چھوہارے اور گھی کو ملا کر بنائی جاتی ہے کبھی اس میں پنیر بھی شامل کر لیا جاتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درست کر دیا تو تو دو چار دریں اوڑھ کے چلنے لگا اور زمین تیری چال سے دھمکنے لگی پھر تو نے مال جمع کیا اور بخل کرنے لگا یہاں تک کہ جب تیری جان حلق میں پہنچتی ہے تو تو کہتا ہے کہ اب میں صدقہ دوں گا حالانکہ اب صدقہ دینے کا وقت نہیں رہا اور ابونعیم نے اس حدیث کو یہاں بیان کیا ہے اور نیز ابونعیم اور ابوعمر نے اس حدیث کو بشر (باء اور شین معجمہ کے ساتھ ہے) کے بیان میں بھی روایت کیا ہے اس پر گفتگو انشاء اللہ وہیں ہوگی۔ ان کی اولاد معلوم نہیں۔ (حدیث کی عربی عبارت میں لفظ) وئید: کا معنی زوردار پاؤں رکھتے ہوئے چلنے کی آواز۔ حریز: حاء مہملہ کے فتحہ اور راء کے کسرہ اور اس کے بعد یاء ہے جس کے نیچے دو نقطے ہیں اور اس کے آخر پر زاء ہے۔ نفیر: نون اور فاء کے ساتھ ہے۔

۴۰۹۔ حضرت بسرؓ اشجعی

حضرت بسرؓ اشجعی۔ یہ بیٹے ہیں راعی العیر اشجعی کے۔ ایاس بن سلمہ بن اکوع نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے ایک شخص کو دیکھا جس کا نام بسر بن راعی العیر تھا وہ اپنے بائیں ہاتھ سے کھا رہا تھا حضرت نے اس سے فرمایا کہ داہنے ہاتھ سے کھا اس نے کہا میں داہنے ہاتھ سے نہیں کھا سکتا آپ نے (ناخوش ہوکر) فرمایا تو اب نہ کھا سکے گا چنانچہ پھر اس کا داہنا ہاتھ اس کے منہ تک نہ اٹھتا تھا۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابن مندہ نے لکھا ہے اور ابونصر بن ماکولا نے کہا ہے کہ بسر بن راعی العیر وہی شخص ہیں جنہیں نبیؐ نے حکم دیا تھا کہ اپنے داہنے ہاتھ سے کھاؤ اور انہوں نے کہا تھا کہ میں نہیں کھا سکتا اور ابن ماکولا نے ان کے نام میں اختلاف نہیں بیان کیا حالانکہ ان کی عادت ہے کہ مختلف فیہ ناموں میں وہ اختلاف کو بیان کیا کرتے تھے۔

۴۱۰۔ حضرت بسرؓ سلمی

حضرت بسرؓ سلمی۔ کنیت ان کی ابورافع سلمی ہے۔ ابن ماکولا نے ان کا تذکرہ بشیر میں کیا ہے اور کہا ہے کہ بشیر سلمی نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا (قریب قیامت کے) ایک آگ مقام حبس سیل میں نکلے گی۔ ان سے ان کے بیٹے رافع نے روایت کی ہے۔ ان کی حدیث میں اور ان کے نام میں بہت اختلاف ہے بعض لوگوں نے وہی بیان کیا ہے جو ہم نے لکھا ہے اور بعض لوگوں نے بشیر بفتح با لکھا ہے اور بعض لوگوں نے بشر بغیر یا کے لکھا ہے سب اپنے اپنے مقام پر ذکر کیا جائے گا۔

۴۱۱۔ حضرت بسرؓ بن سفیان

حضرت بسرؓ بن سفیان۔ یہ بسر بیٹے ہیں سفیان بن عمرو بن عویمر بن صرمہ بن عبداللہ بن قمیر بن حبشہ بن سلول بن کعب بن عمرو بن ربیعہ کے ربیعہ کا نام لحی خزاعی ہیں کعبی ہیں۔ شریف آدمی تھے انہیں نبیؐ نے ایک خط لکھا تھا اور انہیں اسلام کی ترغیب دی تھی قصہ حدیبیہ میں ان کا تذکرہ آتا ہے۔ یہی ہیں جو عمرہ حدیبیہ کے وقت رسول اللہؐ سے ملے تھے اور اپنے ساتھ ہدی لائے تھے اور حضرت سے بیان کیا کہ اہل قریش نے اپنے تمام بچوں اور عورتوں کو لے کر چیتے کی کھالیں پہن کر نکلے ہیں الی آخر الحدیث۔ ۶ ہجری میں اسلام لائے اور حدیبیہ میں رسول اللہؐ کے ہمراہ تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۱۲۔ حضرت بسرؓ بن سلیمان

حضرت بسرؓ بن سلیمان۔ یہ بسر بیٹے ہیں سلیمان کے ان سے ان کی بیٹی سعیہ روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے کہا میں نے رسول

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ ؐ سے حدیثیں سنی ہیں اور میں نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی ہے یہ امیر ابونصر کا قول ہے۔

۴۱۳۔ حضرت بسرؓ بن عصمہ

حضرت بسرؓ عصمہ۔ یہ بسر بیٹے ہیں عصمہ مزنی کے جو بنی ثور بن ہذمہ بن لاطم بن عثمان بن عمرو بن اد بن طابخہ سے ہیں۔ بنی مزینہ کے سرداروں میں سے تھے بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ صحابی ہیں اور انہوں نے نبی ؐ سے یہ روایت کی ہے کہ جو کوئی قبیلہ جہینہ کے لوگوں کو اذیت دے اس نے درحقیقت مجھے اذیت دی اس کو آمدی نے بیان کیا ہے اور یہ ابن ماکولا کا قول ہے۔

۴۱۴۔ حضرت بسرؓ بن محجن

حضرت بسرؓ بن محجن۔ یہ بسر بیٹے ہیں محجن دولی کے۔ مدینہ میں رہتے تھے انہوں نے نبی ؐ سے روایت کی ہے ان سے حنظلہ بن علی اسلمی نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے ظہر کی نماز اپنے مکان میں پڑھی بعد اس کے نبی ؐ کے حضور میں گیا آپ اپنی مسجد میں لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھا رہے تھے میں نے دوبارہ نماز نہ پڑھی پھر میں نے اس کا ذکر آپ سے کیا آپ نے فرمایا تم نے ہمارے ساتھ نماز کیوں نہ پڑھی میں نے عرض کیا کہ میں پڑھ چکا تھا آپ نے فرمایا اگرچہ پڑھ چکے تھے جب بھی پڑھنا چاہیے تھا اس حدیث کو زید بن اسلم نے بسر بن محجن سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے انہوں نے کہا ہے کہ بخاری نے کہا کہ یہ تابعی ہیں ابونعیم نے بھی کہا ہے کہ یہ تابعی ہیں بعض لوگوں نے یعنی ابن مندہ نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے مگر ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں ہاں ان کے بیٹے محجن البتہ صحابی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۱۵۔ حضرت بسرہؓ غفاری

حضرت بسرہؓ غفاری۔ بزیادہ ہا۔ بعض لوگ ان کو بصرہ کہتے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں نضلہ غفاری۔ ان سے سعید بن مسیب نے روایت کی ہے کہ انہوں نے ایک کنواری عورت سے نکاح کیا جب اس سے خلوت کی تو اسے حاملہ پایا رسول اللہ ؐ نے ان دونوں کے درمیان میں تفریق کرا دی اور فرمایا کہ جب عورت کو وضع حمل ہو جائے تو اس پر حد جاری کر دینا اور آپ نے اس عورت کو بوجہ اس کے انہوں نے اس سے خلوت کی تھی مہر دلوا دیا اور یہ حدیث اس طرح بھی روایت کی گئی ہے کہ سعید راوی ہیں ایک انصاری شخص سے جن کا نام بصرہ تھا اور اس روایت میں اتنا مضمون زیادہ ہے کہ حضرت نے ان سے فرمایا لڑکا تمہارا غلام ہو گا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۱۶۔ حضرت بسیسہؓ بن عمرو

حضرت بسیسہؓ بن عمرو۔ انہیں نبی ؐ نے قافلہ ابی سفیان کی طرف بھیجا تھا اور انس سے مروی ہے کہ نبی ؐ نے بسیسہ بن عمرو کو جاسوس بنا کر قافلہ ابی سفیان کی طرف بھیجا تھا۔ جب وہ لوٹ کے آئے تو انہوں نے آپ سے سارا واقعہ بیان کیا۔ ان کا تذکرہ صرف ابن مندہ نے لکھا ہے میں نے ان کا نام تین صحیح نسخوں میں جو اساتذہ کو سنائے جا چکے تھے اور لوگوں نے ان کی تصحیح کی تھی دیکھا ہے ایک نسخہ کی نسبت یہ بیان کیا جاتا ہے کہ وہ ابوعبداللہ بن مندہ کا تھا اور اس پر کئی مرتبہ سننے کے نشانات اس وقت سے اس وقت تک کے بنے ہوئے تھے اس نسخہ میں ان کا نام لکھا تھا بسیسہ بضم باء و فتح سین اور سین کے بعد یاء۔ حالانکہ یہ غلط ہے میں کہتا ہوں کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن مندہ نے ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے اور ان کو بسیسہ کے سوا اور کوئی شخص سمجھا ہے کیونکہ ان کے تذکرہ میں انہوں نے نہیں لکھا کہ انہیں نبی ؐ نے جاسوس بنا کے بھیجا تھا حالانکہ یہ دونوں ایک ہیں اور بعض لوگ بسیس بغیر ہاء کے اور بعض لوگ کہتے ہیں بسبسہ دو باء کے ساتھ اور بسبس کے بیان میں یہ قول گذر چکا ہے۔ ہمیں ابوالفرج بن محمود اصفہانی نے اپنی سند سے مسلم بن حجاج سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن نضر بن ابی نضر نے اور ہارون بن عبداللہ نے اور محمد بن رافع نے اور عبد بن حمید نے بیان کیا الفاظ ان سب کے قریب قریب تھے یہ لوگ کہتے تھے کہ ہم سے ہاشم بن قاسم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن مغیرہ نے ثابت سے انہوں نے حضرت انس سے نقل کر کے بیان کیا کہ رسول اللہ ؐ نے بسبسہ کو جاسوس بنا کے بھیجا تا کہ وہ دیکھیں کہ ابو سفیان کے قافلے نے کیا کیا پس جس وقت وہ لوٹ کے آئے اس وقت میرے اور رسول اللہ ؐ کے سوا گھر میں کوئی نہ تھا شاید بعض بیبیاں آپ کی تھیں پھر پوری حدیث انہوں نے بیان کی وہ کہتے تھے کہ پھر رسول اللہ ؐ باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ ہمیں کچھ لوگوں کا تعاقب کرنا ہے لہٰذا جس کی سواری موجود ہو وہ ہمارے ساتھ چلے تو لوگ آپ سے ہمرکابی کی اجازت مانگنے لگے کہ ہماری سواریاں مدینہ کی بلندی پر ہیں آپ نے فرمایا نہیں صرف وہ شخص ہمارے ہمراہ چلے جس کی سواری یہاں موجود ہو چنانچہ رسول اللہ ؐ معہ اپنے صحابہ کے تشریف لے چلے یہاں تک کہ مشرکین سے پہلے مقام بدر میں پہنچ گئے۔ الی آخر الحدیث۔

باب الباء والشین

۴۱۷۔ حضرت بشر ؓ بن براء

حضرت بشر ؓ بن براء بن معرور انصاری خزرجی قبیلہ بنی سلمہ سے ہیں ان کا نسب ان کے والد کے ذکر میں گذر چکا ہے یہ بشر بیعت عقبہ میں بدر اور احد میں شریک ہوئے اور خیبر میں فتح خیبر کے وقت ۷ ہجری میں زہر آلود گوشت کے کھانے سے جو انہوں نے رسول اللہ ؐ کے ساتھ کھالیا تھا وفات پائی۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ جس جگہ پر بیٹھ کے کھایا تھا اسی جگہ رہ گئے پھر وہاں سے ہٹنے نہیں پائے اور بعض لوگ کہتے ہیں یہ نہیں ہوا بلکہ اس کے کھانے سے بیمار ہو گئے اور ایک سال تک بیمار رہ کے وفات پائی۔ رسول اللہ ؐ نے ان کے درمیان میں اور واقد بن عمرو تمیمی کے درمیان میں جو بنی عدی کے حلیف تھے مواخات کرا دی تھی یہ وہی ہیں جن کے حق میں رسول اللہ ؐ نے فرمایا تھا کہ اے بنی سلمہ تمہارے سردار کون ہیں ان لوگوں نے کہا کہ جد بن قیس مگر ان کی طبیعت میں کچھ بخل ہے رسول اللہ ؐ نے فرمایا کہ بخل سے بڑھ کر کونسا مرض ہے لہٰذا وہ تمہارے سردار نہیں ہیں بلکہ تمہارے سردار سپید رنگ والے گھونگھر والے بال والے یعنی بشر بن براء ہیں ابن اسحاق نے اس حدیث کو اسی طرح ذکر کیا ہے اور ان کی موافقت کی ہے صالح بن کیسان اور ابراہیم بن سعد نے زہری سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے اور معمر نے زہری سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک سے روایت کی ہے کہ نبی ؐ نے بنی ساعدہ سے فرمایا کہ تمہارا سردار کون ہے ان لوگوں نے کہا کہ جد بن قیس مگر یہ حدیث صحیح نہیں کیونکہ نبی ؐ ہر قبیلہ کا سردار اسی شخص کو بناتے تھے جو اس قبیلہ میں سے ہوتا تھا ایسا ہی نقبا کی بابت بیعت عقبہ میں کیا تھا وجہ اس کی یہ تھی کہ اہل عرب کی طبیعت اس بات سے رکتی تھی کہ ان پر کوئی غیر شخص سردار بنایا جائے اور جد بن قیس بنی سلمی میں سے تھے بنی ساعدہ میں سے نہ تھے بنی ساعدہ کے سردار سعد بن عبادہ تھے اور وہ رسول اللہ ؐ کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حیات میں نہیں مرے بلکہ ان کا انتقال آپ کے بعد ہوا تھا۔ شعبی نے اور ابن عائشہ نے بیان کیا ہے کہ نبی ؐ نے بنی سلمہ سے فرمایا کہ تمہارے سردار عمرو بن جموح ہیں مگر ابن اسحاق اور زہری کا قول زیادہ صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ سلمہ: لام کے کسرہ کے ساتھ ہے۔

۴۱۸۔ حضرت بشرؓ ثقفی

حضرت بشرؓ ثقفی۔ بعض لوگ ان کو بشیر کہتے ہیں۔ ان سے حفصہ بنت سیرین نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے اسی جگہ پر لکھا ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے بشیر کے بیان میں لکھا ہے۔

۴۱۹۔ حضرت بشرؓ بن جحاش

حضرت بشرؓ بن جحاش۔ بعض لوگ ان کو بسر بضم باوسین مہملہ کہتے ہیں۔ ان کا تذکرہ اوپر ہو چکا ہے اور وہی زیادہ مشہور ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ قرشی ہیں مگر میں نہیں جانتا کہ یہ قریش کے کس گھرانے کے ہیں۔ بالآخر شام میں سکونت اختیار کی تھی اور مقام حمص میں وفات پائی ان سے جبیر بن نفیر نے روایت کی ہے۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ اہل شام کہتے ہیں کہ ان کا نام بشر تھا اور اہل عراق ان کو بسر کہتے ہیں۔ دار قطنی نے کہا ہے کہ ان کا نام بسر ہی سین مہملہ کے ساتھ اور بشر صحیح نہیں ہے اور امیر ابو نصر بن ماکولا نے بھی ایسا ہی لکھا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابن مندہ نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے انکو بسر میں بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو بشر کہتے ہیں۔ شین معجمہ کے ساتھ۔

۴۲۰۔ حضرت بشرؓ بن حارث انصاری

حضرت بشرؓ بن حارث انصاری۔ حارث کا نام ابیرق بن عمرو بن حارثہ بن ہیثم بن ظفر بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسی ظفری۔ احد میں یہ اور ان کے دونوں بھائی مبشر اور بشیر شریک تھے۔ بشیر ایک شاعر تھا منافق تھا رسول اللہ ؐ کے اصحاب کی ہجو کیا کرتا تھا اور محتاج تھا ایک مرتبہ بشیر نے رفاعہ بن زید کی زرہ چرالی تھی بالآخر ماہ ربیع الاول ۴ ہجری میں مرتد ہو گیا تھا۔ بشر کا منافق ہونا کسی نے بیان نہیں کیا واللہ اعلم اور لوگوں نے ان کا تذکرہ ان صحابہ میں لکھا ہے جو نبی ؐ کے ہمراہ جنگ احد میں شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۴۲۱۔ حضرت بشرؓ بن حارث بن قیس

حضرت بشرؓ بن حارث بن قیس۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے عبدان سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا میں نے احمد بن یسار کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ بشر بن حارث نبی ؐ کے اصحاب میں سے تھے قریشی تھے اور حبش کی طرف ہجرت کرنے والوں میں سے تھے۔ ان کا نسب یہ ہے بشر بن حارث بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم اور ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ بشر بن حارث بن قیس بن عدی بن سعید بن سعد بن عمرو بن ہصیص بن کعب بن لوی۔ یہ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے حبش میں سکونت اختیار کی تھی اور بعد جنگ بدر کے وہاں سے آئے رسول اللہ ؐ نے بدر کی مالِ غنیمت میں انہیں بھی حصہ دیا تھا ان کا تذکرہ صرف حبش کے مہاجرین میں کیا جاتا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ حافظ ابو موسیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ کو سہو ہو گیا انہوں نے قیس کو عدی بن سعد بن سعد بن عمرو کا بیٹا قرار دیا ہے حالانکہ ایسا نہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے وہ عدی بن سعد بن سہم کے بیٹے ہیں اس کو ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے اور مقتدمین میں ابن حبیب اور ہشام کلبی اور زبیر بن بکار وغیرہ نے ذکر کیا ہے دوسرا وہم ابوموسیٰ سے یہ ہوا کہ انہوں نے سعد کو عمرو کا بیٹا قرار دیا ہے حالانکہ وہ سہم بن عمرو کے بیٹے ہیں۔ میں نے ابوموسیٰ کی اصل کے دو صحیح نسخوں میں ایسا ہی لکھا ہوا دیکھا ہے لہٰذا یہ غلطی کاتب کی طرف منسوب نہیں ہو سکتی ابوعمر نے ان کا تذکرہ ایسا ہی لکھا ہے جیسا ہم نے بیان کیا۔

۴۲۲۔ حضرت بشرؓ بن حزن نضری

حضرت بشرؓ بن حزن نضری۔ ہمیں خطیب ابوالفضل بن طوسی نے اپنی سند سے ابوداؤد طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے ابواسحاق سے انہوں بشر بن حزن نضری سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ایک مرتبہ رسول اللہؐ کے سامنے اونٹ والوں اور بکری والوں نے باہم فخر کیا تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ داؤد ا جب پیغمبر بنائے گئے تو وہ بکریاں چرایا کرتے تھے۔ اور جب حضرت موسیٰ مبعوث ہوئے تو وہ بھی بکریاں چراتے تھے اور جب مجھے نبوت دی گئی تو میں بھی مقام جیاد میں اپنے خاندان کی بکریاں چراتا تھا۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ اس حدیث کو ابوداؤد نے شعبہ سے روایت کیا ہے اور شعبہ کے علاوہ اور لوگوں نے بھی ان کی موافقت کی ہے اور ابن ابی عدی وغیرہ نے اس حدیث کو شعبہ سے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے عبدہ بن حزن سے روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ اس حدیث کو ثوری نے اور زکریا بن ابی زائدہ نے اور اسرائیل وغیرہ نے ابواسحاق سے روایت کیا ہے اور سب نے عبدہ کہا ہے اور ابوعمر نے ان کا تذکرہ عبدہ کے نام میں کیا ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے بشر کے بیان میں ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۴۲۳۔ حضرت بشرؓ بن حنظلہ جعفی

حضرت بشرؓ بن حنظلہ جعفی۔ ان کا تذکرہ ابن قانع نے لکھا ہے اور انہوں نے اپنی سند سے بواسطہ سوید بن غفلہ کے یا اور کسی شخص کے بشر بن حنظلہ جعفی سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا ہم بقصد زیارت رسول اللہؐ وائل بن حجر حضرمی کے ہمراہ چلے اتفاقاً ہمارا گذر ان لوگوں پر ہوا جو وائل اور ان کے گھر والوں کے دشمن تھے ان کو تلاش کیا کرتے تھے ان لوگوں نے ہم سے پوچھا کہ کیا تمہارے ہمراہ وائل بھی ہیں ہم لوگوں نے کہا کہ نہیں ان لوگوں نے کہا یہ وائل تو ہیں تو میں نے ان کے سامنے قسم کھائی کہ یہ میرے بھائی ہیں میرے ماں باپ کے بیٹے ہیں چنانچہ وہ لوگ (ان کے قتل سے) باز رہے پھر جب ہم رسول اللہؐ کے حضور میں پہنچے تو آپ سے یہ سب واقعہ بیان کیا آپ نے فرمایا تم نے سچی قسم کھائی وہ تمہارے بھائی ہیں تم دونوں کے باپ آدم ہیں اور ماں دونوں کی حوا ہیں۔ یہ حدیث سوید بن حنظلہ کی ہے۔ جس کو ابن دباغ اندلسی نے وہاں بیان کیا ہے۔

۴۲۴۔ حضرت بشرؓ ابوخلیفہ

حضرت بشرؓ ابوخلیفہ۔ کنیت ان کی ابوخلیفہ۔ ان کا صحابی ہونا ثابت ہے۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں ہے۔ ان سے صرف ان کے بیٹے خلیفہ روایت کرتے ہیں کہ یہ اسلام لائے تو نبیؐ نے ان کے مال اور اولاد کو (جو بطور غنیمت کے لوٹ لئے گئے تھے) واپس کر دیا پھر نبیؐ سے اور ان سے (تھوڑی دیر بعد) ملاقات ہوئی تو آپ نے ان کو اور ان کے بیٹے کو ایک رسی میں باندھا ہوا دیکھا حضرت

ا معلوم ہوا کہ بکری والوں کو اونٹ والوں پر فضیلت ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے ان سے پوچھا کہ اے بشر یہ کیا ہے انہوں نے کہا میں نے قسم کھائی تھی کہ اگر اللہ میرے مال اور اولاد کو واپس کر دے گا تو ہم دونوں اسی طرح ساتھ حج کریں گے نبی ؐ نے رسی کو کاٹ دیا اور ان سے فرمایا (معمول کے موافق) حج کرو یہ تو شیطانی فعل ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے یہ حدیث غریب ہے۔

۴۲۵۔ حضرت بشرؓ بن راعی العیر

حضرت بشرؓ بن راعی العیر ۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ ان کا ذکر سلمہ بن اکوع کی حدیث میں ہے کہ نبی ؐ نے قبیلہ اشجع کے ایک شخص کو دیکھا جس کا نام بشر بن راعی العیر تھا وہ اپنے بائیں ہاتھ سے کھا رہا تھا الی آخر الحدیث ان کا تذکرہ بسر کے بیان میں ہو چکا ہے۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ صحیح بسر ہے یعنی سین مہملہ کے ساتھ۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۴۲۶۔ حضرت بشرؓ ابو رافع

حضرت بشرؓ ابو رافع ۔ کنیت ان کی ابو رافع ہے۔ اور بعض لوگ ان کا نام بشیر کہتے ہیں اور بعض لوگ بسر کہتے ہیں ان کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عثمان بن عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبدالحمید بن جعفر نے محمد بن علی یعنی ابو جعفر سے انہوں نے رافع بن بشر سلمی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی کہ نبی ؐ نے فرمایا مقام حبس سیل میں ایک آگ ظاہر ہو گی وہ مثل سست رفتار اونٹ کے حرکت کرے گی رات کو غائب ہو جایا کرے گی اور دن کو چلے گی صبح شام چلا کرے گی لوگ کہیں گے کہ اب صبح کو آگ چل رہی ہے اے لوگو چلو اور اب آگ نے قیلولہ کیا ہے اے لوگو تم بھی قیلولہ کر لو اور اب شام کو آگ چلی ہے اے لوگوں چلو وہ آگ جس کو پالے گی اسے کھا جائے گی اور یہ بھی روایت کی گئی ہے کہ ایک آگ مقام بصرہ میں ظاہر ہو گی۔ اس حدیث کو ابو عاصم نے عبدالحمید سے انہوں نے عیسیٰ بن علی سے انہوں نے رافع بن بشیر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے۔ بشیر: یاء کے اضافہ کے ساتھ ہے۔ اور اس کو عبیدۃ بن موسی نے عبدالحمید سے انہوں نے عیسی بن علی سے انہوں نے رافع بن بشیر سے "بشیر" کے باء کو ضمہ اور یاء کے اضافہ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۲۷۔ حضرت بشرؓ بن سحیم

حضرت بشرؓ بن سحیم غفاری۔ حرام بن غفار بن ملیل کی اولاد سے ہیں۔ اور بعض لوگ ان کو بہزی کہتے ہیں۔ ان کا شمار اہل حجاز میں ہے کہ کراع غمیم وضجنان میں رہتے تھے اس کو ابن مندہ اور ابو نعیم نے محمد بن سعد سے نقل کیا ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ بشر بن سحیم بن حرام بن غفار بن ملیل بن ضمرہ بن بکر بن عبد مناہ بن کنانہ غفاری۔ ان سے نافع بن جبیر بن مطعم نے ایک حدیث ایام تشریق کی بابت روایت کی ہے کہ وہ کھانے پینے کے دن ہیں انہوں نے کہا ہے کہ اس کے سوا اور کوئی حدیث ان کی مجھے یاد نہیں پڑتی اور بعض لوگ ان کو بہزی کہتے ہیں اور انہوں نے کہا ہے کہ واقدی نے بیان کیا ہے کہ بشر بن سحیم خزاعی کراع غمیم وضجنان میں رہتے تھے اکثر لوگ انہیں غفار کہتے ہیں۔ ہمیں ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں وکیع نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سفیان نے خبر دی نیز عبدالرحمٰن نے سفیان سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے حبیب بن ابی ثابت سے انہوں نے نافع بن جبیر بن مطعم سے انہوں نے بشر بن سحیم سے روایت کی ہے کہ نبی ؐ نے تشریق کے دن خطبہ پڑھا عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہ حج کے زمانے میں خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ جنت میں سوا مسلمان کے کوئی داخل نہ ہوگا۔ یہ زمانہ کھانے پینے کا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۲۸۔ حضرت بشر ؓ بن صحار

حضرت بشر ؓ بن صحار۔ ان کا تذکرہ عبدان بن محمد نے صحابہ میں کیا ہے اور انہوں نے اپنی اسناد سے سلم بن قتیبہ سے انہوں نے بشر بن صحار سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ؐ کی چادر کو دیکھا کہ وہ ورس سے رنگی ہوئی تھی اور میں نے رسول اللہ ؐ کے گدھے بندھنے کی جگہ کو دیکھا اس گدھے کا نام عفیر اتھا میں نبی ؐ کے گھروں میں داخل ہوتا تھا (ان کی چھتیں ایسی نیچی تھیں کہ میں ان کی چھتوں کو پا جاتا تھا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ بشر، صحار بن عبادہ بن عمرو کے بیٹے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں عبد عمر و ازدی کے بیٹے ہیں۔ تبع تابعین میں ہیں حسن بصری اور ان کے مثل اور لوگوں سے روایت کرتے ہیں۔ چادر کے دیکھنے اور گدھے کے بندھنے کی جگہ دیکھ لینے سے یہ صحابی نہیں ہوسکتے کیونکہ اگر نبی ؐ کے آثار دیکھ لینے سے کوئی شخص صحابی ہو جائے تو بہت سے لوگ صحابی ہو جائیں گے اور سلم بن قتیبہ متاخرین سے ہیں ان کی نسبت یہ بھی نہیں کہا جاسکتا کہ انہوں نے تابعین کو دیکھا چہ جائیکہ صحابہ کا دیکھنا۔

۴۲۹۔ حضرت بشر ؓ بن عاصم ثقفی

حضرت بشر ؓ بن عاصم بن سفیان ثقفی۔ اکثر علما نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور بعض نے ان کو مخزومی قرار دیا ہے اور ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے کہ بشر بن عاصم بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم مگر پہلا ہی قول صحیح ہے۔ یہ حضرت عمر بن خطاب کی طرف سے قبیلہ ہوازن کے صدقات وصول کرنے پر مامور تھے۔ ابو وائل نے روایت کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے انہیں ہوازن کے صدقات پر مامور کیا یہ نہیں گئے تو حضرت عمر نے ان سے ملاقات کی اور کہا کہ تم کیوں نہیں گئے کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میری بات کا سننا اور ماننا تم پر فرض ہے انہوں نے کہا ہاں یہ معلوم ہے مگر میں نے رسول اللہ ؐ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ جو شخص مسلمانوں کے کسی کام پر مامور کیا جائے گا وہ قیامت کے دن جہنم کے پل پر لا کے کھڑا کیا جائے گا پھر اگر اس نے اچھا کام کیا ہے تو نجات پائے گا اور اگر اس نے برا کام کیا ہے تو وہ پل پھٹ جائے گا اور وہ جہنم میں بقدر ستر برس کی مسافت کی گہرائی کے گر پڑے گا تو حضرت عمر وہاں سے بہت غمگین اور ملول اٹھے اسی اثنا میں حضرت عمر ؓ کو ابوذر ملے انہوں نے کہا کہ کیا وجہ ہے میں آپ کو غمگین اور ملول دیکھتا ہوں حضرت عمر ؓ نے کہا کہ میں کیوں نہ غمگین اور ملول ہوں میں نے بشر بن عاصم کو رسول اللہ ؐ سے روایت کرتے ہوئے سنا کہ آپ نے فرمایا ہے جو شخص مسلمانوں کے کسی کام پر مامور ہوگا اور پوری حدیث بیان کی ابوذر نے کہا میں نے بھی رسول اللہ ؐ سے یہ حدیث سنی ہے۔ حضرت عمر ؓ نے کہا کوئی شخص اس خلافت کو معہ اس کے فرائض کے مجھ سے لے لیتا ابوذر نے کہا کہ کون شخص آپ کے ہوتے ہوئے خلافت کو لے سکتا ہے؟ اللہ ان کی ناک کاٹ دے اور اس کے رخسار کو زمین پر رگڑ دے کیا اے عمر یہ خلافت آپ پر شاق ہے حضرت عمر نے کہا ہاں۔

امام بخاری نے بھی ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ بشر بن عاصم بن سفیان بن عبداللہ بن ربیعہ ثقفی حجازی عمرو کے بھائی ہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور کہا ہے کہ مجھ سے علی (بن مدینی) بیان کرتے ہیں کہ بشر نے زہری کے بعد وفات پائی ہے اور زہری نے ۱۲۴ھ میں وفات پائی ہے یہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں ان سے سفیان بن عینیہ اور نافع بن عمر روایت کرتے ہیں اور انہوں نے کہا ہے کہ ہم سے ابو ثابت نے بیان کیا کہ ہم سے دراوردی نے ثور بن زید سے انہوں نے بشر بن عاصم بن عبداللہ بن سفیان سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سفیان سے روایت کی ہے جو حضرت عمر کے عامل تھے واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۳۰۔ حضرت بشرؓ بن عاصم

حضرت بشرؓ بن عاصم۔ بخاری نے کہا ہے کہ بشر بن عاصم نبیؐ کے صحابی تھے انہوں نے صرف اسی قدر ذکر کیا ہے اور ان کا تذکرہ بشر بن عاصم بن سفیان سے علیحدہ کر کے لکھا ہے جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے اور انہوں نے ان کو صحابی لکھا ہے اور پہلے بشر کو صحابی نہیں لکھا اور لوگوں نے ان کو بھی صحابی لکھا ہے واللہ اعلم۔

۴۳۱۔ حضرت بشرؓ بن عبداللہ

حضرت بشرؓ بن عبداللہ انصاری۔ قبیلہ بنی حارث بن خزرج سے ہیں جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ ان کا نسب انصار میں معلوم نہیں ہوتا بعض لوگ ان کو بشیر کہتے ہیں یہ ابو عمر کا بیان ہے۔ ہمیں عمار نے سلمہ بن فضل سے انہوں نے ابن اسحاق سے جنگ یمامہ میں جو انصار کے قبیلہ بنی حارث بن خزرج سے شہید ہوئے تھے ان میں بشر بن عبداللہ کا نام بھی روایت کیا ہے ان کا نسب نہیں بیان کیا انشاء اللہ ان کا تذکرہ بشیر کے نام میں بھی آئے گا۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۴۳۲۔ حضرت بشرؓ بن عبد

حضرت بشرؓ بن عبد۔ بصرہ کی سکونت اختیار کر لی تھی نبیؐ سے انہوں نے روایت کی ہے انہوں نے آنحضرتؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تمہارے بھائی نجاشی کی وفات ہوگئی ہے لہٰذا تم لوگ ان کے لئے استغفار کرو۔ ان سے جہاں تک میرا علم ہے سوا (ان کے بیٹے) عفان کے اور کسی نے روایت نہیں کی۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۴۳۳۔ حضرت بشرؓ بن عرفطہ

حضرت بشرؓ بن عرفطہ بن خشخاش جہنی۔ بعض لوگ انہیں بشیر کہتے ہیں ابن مندہ نے کہا ہے کہ پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہے فتح مکہ میں رسول اللہؐ کے ہمراہ تھے ان سے عبداللہ بن حمید جہنی نے ایک شعر روایت کیا ہے جو انہیں کا کہا ہوا ہے وہ شعر یہ ہے۔

ونحن غداة الفتح عند محمد طلعنا امام الناس الفا مقدما

ہم فتح مکہ کی صبح کو محمدؐ کے پاس تھے۔ ہم لوگوں کے آگے رہتے تھے۔

ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۴۳۴۔ حضرت بشرؓ بن عصمہ

حضرت بشرؓ بن عصمہ لیثی۔ بعض لوگ ان کو ابن عطیہ کہتے ہیں ان سے ابو الطفیل نے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا قبیلہ ازد کے لوگ میرے ہیں اور میں ان کا ہوں جب وہ (کسی پر) غصہ ہوتے ہیں تو ان کی وجہ سے میں بھی (اس پر) غصہ ہوتا ہوں اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب میں (کسی پر) غصہ ہوتا ہوں تو (اس پر) وہ بھی غصہ ہوتے ہیں اور جب وہ (کسی سے) خوش ہوتے ہیں تو ان کی وجہ سے میں بھی خوش ہوتا ہوں اور جب میں (کسی سے) خوش ہوتا ہوں تو (اس سے) وہ بھی خوش ہوتے ہیں۔ یہ ابن مندہ اور نعیم کا قول ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ بشر بن عصمہ مزنی نے کہا ہے کہ میں نے نبی ؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ قبیلہ خزاعہ کے لوگ میرے ہیں اور میں ان کا ہوں۔ ان سے کثیر بن افلح ابوایوب کے مولی نے روایت کی ہے اس کی سند میں ایک شیخ مجہول ہیں اور اس حدیث میں ان کی موافقت ابواحمد عسکری نے کی ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے اپنی سند سے مکحول سے انہوں نے غضیف بن حارث سے انہوں نے ابوذر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا بشر بن عطیہ نے رسول اللہ ؐ سے کوئی بات پوچھی تو آپ نے ان کو اس کا جواب دیا یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ وہ صحابی ہیں اور شاید یہ وہی ہوں کیونکہ ان کے باپ کا نام عصمہ بھی بیان کیا گیا ہے اور عطیہ بھی کہا گیا ہے۔ واللہ اعلم۔

۴۳۵۔ حضرت بشرؓ بن عقربہ جہنی

حضرت بشرؓ بن عقربہ جہنی۔ اور بعض لوگ ان کو بشیر بھی کہتے ہیں ان کا شمار اہل فلسطین میں ہے کنیت ان کی ابوالیمان ہے۔ ان سے عبداللہ بن عوف نے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی ؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص لوگوں کے دکھانے کے لئے کوئی کام کرے گا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بھی اس کے ساتھ دکھانے سنانے کا معاملہ کرے گا ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابوعمر نے لکھا ہے اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ بشر بن راعی العیر کے بیان میں لکھا ہے اور کہا ہے کہ صحیح نام بشیر ہے۔ ہم بھی انشاء اللہ ان کا ذکر بشیر کے نام میں کریں گے۔

۴۳۶۔ حضرت بشرؓ بن عمرو

حضرت بشرؓ بن عمرو بن محصن بن عمرو قبیلہ بنی عمرو بن مبذول سے تھے پھر بنی نجار سے ہوئے کنیت ان کی ابوعمرہ انصاری ہے خزرجی نجاری ہیں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ہشام کلبی نے کہا ہے کہ عمرو بن محصن بن عتیک بن عمرو بن مبذول بن مالک بن نجار بن ثعلبہ بن عمرو بن خزرج۔ یہ ان لوگوں میں ہیں جو جنگ بدر میں شریک تھے کنیت انکی ابوعمرہ ہے۔ ابن کلبی نے ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے۔ کنیت عمرو بن محصن کی ابوعمرہ ہے اور ابوعمر نے کنیت کے بیان میں لکھا ہے کہ ابوعمرہ کا نام عمرو ہے اور کلبی نے ایک دوسرے مقام میں لکھا ہے کہ ابوعمرہ کا نام بشیر ہے اس میں شک نہیں کہ ان کے نام میں اختلاف قدیم ہے واللہ اعلم بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کا نام بشیر ہے بعض لوگ کہتے ہیں ثعلبہ ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ثعلبہ ان کے بھائی تھے ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے یہ ابوالمقوم یحییٰ بن ثعلبہ بن عبداللہ بن ابی عمرہ کے دادا ہیں۔ ابوعمرہ کے نکاح میں مقوم بن عبدالمطلب کی بیٹی تھیں جو نبی ؐ کے چچا تھے انہیں سے عبداللہ اور عبدالرحمٰن پیدا ہوئے ان سے ان کے بیٹے عبدالرحمٰن نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ؐ سے عرض کیا کہ یارسول اللہ ؐ اگر کوئی شخص آپ پر ایمان لائے اور اس نے آپ کو دیکھا نہ ہو آپ نے فرمایا وہ ہمارے گروہ میں سے ہے۔ اور وہ ہمارے ہمراہ ہوگا اور عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ نے اپنے دادا ابوعمرہ سے روایت کی ہے کہ وہ نبی ؐ کے حضور میں بدر میں یا خیبر میں آئے اور ان کے ہمراہ ان کے بھائی بھی تھے اور یہ چار آدمی تھے ان کے ساتھ ایک گھوڑا تھا تو نبی ؐ نے ہر شخص کو ایک ایک حصہ دیا اور گھوڑے کو دو حصہ دیئے اور ابوعمر نے روایت کیا ہے کہ یہ حدیث ثعلبہ بن عمرو بن محصن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے مروی ہے اور ان کے بارے میں بہت اختلاف ہے ہم ان کو بشیر اور ثعلبہ کے نام میں اور ابوعمرہ میں انشاء اللہ ذکر کریں گے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہے مگر ابوعمر نے ان کا تذکرہ بشیر کے نام میں کیا ہے۔

۴۳۷۔ حضرت بشرؓ غنوی

حضرت بشرؓ غنوی۔ کنیت ان کی ابوعبداللہ ہے اور بعض لوگ ان کو خثعمی کہتے ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے عبیداللہ نے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم سے ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا اور میں نے عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ سے سنا وہ کہتے تھے ہمیں زید بن حباب نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ مجھ سے ولید بن مغیرہ معافری نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عبداللہ بن بشر خثعمی نے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا کہ انہوں نے نبیؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ یقیناً تم لوگ قسطنطنیہ کو فتح کر لوگے اس وقت مسلمانوں کا سردار ایک بہت عمدہ شخص ہوگا اور وہ لشکر بھی بہت عمدہ لشکر ہوگا بشر کہتے تھے کہ مجھے سلمہ بن عبدالملک نے بلایا اور مجھ سے پوچھا تو میں نے اس سے یہ حدیث بیان کر دی پھر اس نے قسطنطنیہ کا جہاد کیا۔ اس حدیث کو ابو کریب نے زید بن حباب سے انہوں نے ولید بن مغیرہ سے انہوں نے عبیداللہ بن بشر غنوی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۳۸۔ حضرت بشرؓ بن قحیف

حضرت بشرؓ بن قحیف۔ ان کا تذکرہ احمد بن سیار مروزی نے ان صحابہ میں کیا ہے جنہوں نے نبیؐ سے حدیثیں سنی ہیں۔ مگر اس میں ان سے وہم ہو گیا ہے یہ صحابی نہیں ان کو بخاری نے تابعین میں ذکر کیا ہے اور احمد بن سیار نے یحیٰی بن یحیٰی سے انہوں نے محمد بن جابر سے انہوں نے سماک بن حرب سے انہوں نے بشر بن قحیف سے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہؐ کے ہمراہ نماز میں شریک ہوا کرتا تھا حضرت بعد نماز کے اپنا منہ مقتدیوں کی طرف پھیر لیا کرتے تھے کبھی بائیں جانب اور کبھی داہنی جانب۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ نہ یہ صحابی ہیں نہ انہوں نے حضرت کو دیکھا ہے۔

۴۳۹۔ حضرت بشرؓ بن قدامہ ضبابی

حضرت بشرؓ بن قدامہ ضبابی۔ ان کا شمار اہل یمن میں ہے۔ ان سے عبداللہ بن حکیم کنانی نے جو یمن کے رہنے والے ہیں روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میری دونوں آنکھوں نے میرے محبوب رسول اللہؐ کو دیکھا کہ وہ مقام عرفات میں اپنی سرخ اونٹنی پر سوار وقوف فرما رہے تھے اور آپ کے نیچے ایک بولانی چادر پڑی ہوئی تھی اور آپ یہ دعا مانگا کرتے تھے کہ اے اللہ اس حج کو قبول فرما لے دکھانے سنانے کا اس میں شائبہ نہ ہو اور لوگ یہ کہتے جاتے تھے کہ یہ رسول اللہؐ ہیں عبداللہ بن حکیم کہتے ہیں مجھے خیال ہوتا ہے کہ قصوا کے کان کٹے ہوئے تھے کیونکہ اونٹنیوں کے کان آواز سنانے کی غرض سے کاٹ دیئے جاتے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں نہیں اس کے کان کٹے ہوئے نہ تھے قصوا صرف اس کا لقب تھا واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ان کا تذکرہ ابونعیم نے اپنی کتاب کے دو مقاموں میں ایک ہی عبارت کے ساتھ کیا ہے ان دونوں تذکروں کے درمیان میں صرف تین ناموں کا فصل ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۴۰۔ حضرت بشرؓ بن معاذ اسدی

حضرت بشرؓ بن معاذ اسدی۔ ابونصر احمد بن احید بن نوح بزار نے روایت کی ہے کہ انہوں نے ابوسعید سے انہوں نے جابر بن عبداللہ بن جابر عقیلی سے ۲۴۶ھ میں سناوہ کہتے تھے مجھ سے بشر بن معاذ اسدی نے جو اہل توز و میرا تھے بیان کیا کہ انہوں نے اوران کے باپ نے نبیؐ کے ہمراہ نماز پڑھی ان کی عمر اس وقت دس برس کی تھی نبیؐ ہمارے امام تھے اور جبریل نبیؐ کے امام تھے نبیؐ جبریل کے عکس کی طرف جو مثل سایہ ابر کے تھا دیکھتے جاتے تھے جب وہ سایہ حرکت کرتا تھا تو نبیؐ رکوع کرتے تھے بشر بن معاذ کے پاس اس کے سوااور کوئی حدیث نہ تھی۔ ابونصر کہتے تھے جابر کوڈیڑھ سو برس کا زمانہ گذرا سوااس طریقہ کے اور کسی طرح پر معروف نہیں ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۴۱۔ حضرت بشرؓ بن معاویہ

حضرت بشرؓ بن معاویہ بن ثور بکائی۔ قبیلہ بنی کلاب بن عامر بن صعصعہ سے ہیں ان کا شمار اہل حجاز میں ہے ان سے ان کے پوتے ماعز بن علاء بن بشر اپنے والد علاء سے وہ اپنے والد بشر سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اوران کے والد معاویہ بن ثور نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور معاویہ نے اپنے بیٹے بشر سے جب وہ (مدینہ) میں پہنچے کہا کہ جب رسول اللہؐ کے پاس پہنچنا تو تین باتیں کہنا نہ ان سے کم کرنا نہ ان سے زیادہ کرنا۔ کہنا السلام علیک یارسول اللہ۔ یارسول اللہ میں آپ کے پاس اس لئے آیا ہوں کہ آپ کو سلام کروں اور اسلام لاؤں اور آپ میرے لئے برکت کی دعا کیجئے بشر کہتے ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا پس رسول اللہؐ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لئے برکت کی دعا مانگی اور مجھے کھیرے رنگ کی کچھ بکریاں دیں اس کی بابت ان کے بیٹے محمد بن بشر نے یہ اشعار کہے تھے۔

وابی الذی مسح النبی براسه	ودعاله بالخیر والبرکات
اعطاه احمد اذا اتاه اعنزا	عفرا ثواجل لسن باللجبات
یملان رفد الحی کل عشیة	ویعود ذاک المل ء بالغدوات
بورکن من منح وبورک مانح	وعلیه منی ماحییت صلوتی

میرے باپ وہ ہیں جن کے سر پر نبی نے ہاتھ پھیرا تھا۔ اوران کے لئے خیر و برکت کی دعا مانگی تھی۔ احمدؐ نے انہیں بکریاں دی تھیں جب وہ ان کے پاس گئے تھے۔ وہ بکریاں کھیرے رنگ کی تھیں بڑے پیٹ والی بہت دنوں کی جنی ہوئی نہ تھیں۔ ہر شام کو ہمارے قبیلہ کا بڑا ظرف بھردیتی تھیں۔ اور پھر اسی قدر صبح کو بھردیتی تھیں۔ اس بخشش میں بھی برکت تھی اور بخشش کرنے والا بابرکت تھا۔ اس بخشش کرنے والے پر جب تک میں زندہ رہوں میرا درود ہو۔

ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح تفصیل سے لکھا ہے اور ابوعمر نے صرف اس قدر کہا ہے کہ بشر بن معاویہ بکائی نبیؐ کے حضور میں اپنے والد کے ہمراہ آئے تھے۔

میں کہتا ہوں کہ کسی نے ان کا نسب نہیں بیان کیا اور ہشام نے اور ابن برقی نے ان کا نسب بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ معاویہ بن ثور بن معاویہ بن عبادہ بن بکاء اور بکاء کا نام ربیعہ بن عامر بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ اور خلیفہ نے کہا ہے کہ بکاء ربیعہ بن عمرو بن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عامر بن ربیعہ بن صعصعہ نبی ؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور اس وقت بہت بوڑھے تھے ان کے ہمراہ ان کے بیٹے بشر تھے نبی ؐ نے ان کے لئے دعا کی اور ان کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ ان کے نسب میں کلاب کو کسی نے ذکر نہیں کیا اور ابن مندہ اور ابونعیم نے کلاب کو عامر بن صعصعہ کا بیٹا قرار دیا ہے حالانکہ وہ ربیعہ بن عامر بن صعصعہ کے بیٹے ہیں اور ابوعمر اگرچہ اکثر ابن کلبی کے بیان کئے ہوئے نسب پر اعتماد کرتے ہیں مگر اس مقام پر انہوں نے اس کے خلاف کیا ہے اور بشر کو کلاب کی اولاد سے لکھ دیا ہے۔ واللہ اعلم۔

۴۴۲۔ حضرت بشرؓ بن معلّیٰ

حضرت بشرؓ بن معلّیٰ۔ بعض لوگ ان کو بشر بن عمرو بن حنش بن معلّیٰ کہتے ہیں اور بعض لوگ حنش بن نعمان کہتے ہیں۔ کنیت ان کی ابوالمنذر رعبدی ہے اور لقب ان کا جارود ہے۔ یزید بن عبداللہ بن شخیر نے ابومسلم جذمی سے انہوں نے جارود سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے یا کسی اور شخص نے عرض کی کہ یارسول اللہ اگر کوئی پڑی ہوئی چیز پائیں تو کیا کریں آپ نے فرمایا اس کو لوگوں کے سامنے بیان کر دو اور اس کو نہ چھپاؤ نہ پوشیدہ کرو پھر اگر تمہیں اس کا مالک مل جائے تو اس کے حوالہ کر دو ورنہ وہ خدا کا مال ہے جسے چاہتا[1] ہے دے دیتا ہے۔ اس حدیث کو بشر بن مفضل نے اور ابن عُلیہ نے اور عبدالوارث نے بھی روایت کیا ہے ان لوگوں نے کہا ہے کہ یزید اپنے بھائی مطرف سے وہ ابومسلم سے روای ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے مگر ان لوگوں نے نسب ان کا نہیں بیان کیا۔ یہ بشر بیٹے ہیں حنش بن معلّیٰ کے اور معلّیٰ کا نام حارث بن زید بن حارثہ بن معاویہ بن ثعلبہ بن جذیمہ بن عوف بن بکر بن عوف بن انمار بن عمرو بن ودیعہ بن لکیز بن افصی بن عبدالقیس ہے اس نسب میں لوگوں نے حنش کو زیادہ کر دیا ہے واللہ اعلم۔

۴۴۳۔ حضرت بشرؓ بن بجمع بکائی

حضرت بشرؓ بن بجمع بکائی۔ ناحیہ ضریہ میں فروکش ہوا کرتے تھے۔ ان کا تذکرہ محمد بن سعد کاتب واقدی نے چھٹے طبقہ میں ان لوگوں کے ذیل میں کیا ہے جنہوں نے نبی ؐ کی صحبت اٹھائی ہے انہوں نے کہا ہے کہ بشر بن بجمع بکائی ناحیہ ضریہ میں فروکش ہوا کرتے تھے یہ ان لوگوں میں سے تھے جو نبی ؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور اسلام لائے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۴۔ حضرت بشرؓ بن ہلال عبدی

حضرت بشرؓ بن ہلال عبدی۔ عبدان نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے اور کہا ہے کہ ان کا ذکر صرف اس حدیث میں ہے۔ جس کو میں نے اپنی اسناد سے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ؐ فرمایا کہ چار آدمی اسلام میں سردار ہیں (۱) بشر بن ہلال عبدی (۲) عدی بن حاتم (۳) سراقہ بن مالک مدلجی (۴) عروہ بن مسعود ثقفی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

---

[1] یعنی جب اس کا مالک نہ ملے تو وہ مال خدا کا سمجھا جائے گا اور اس کا مسئلہ یہ ہے کہ پانے والا اگر غریب ہو تو خود لے لے ورنہ کسی دوسرے غریب کو دے دے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۴۵۔ حضرت بشیرؓ بن اکال

حضرت بشیرؓ بن اکال۔ بزیادت یا بعد شین۔ بشیر بن اکال معاوی اور بعض لوگ ان کو حارثی کہتے ہیں۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے۔ ان سے ان کے بیٹے ایوب نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا بنی معاویہ میں باہم کچھ جنگ تھی نبیؐ ان کے درمیان میں صلح کرانے تشریف لے گئے یکایک اسی حالت میں نبیؐ نے ایک قبر کی طرف متوجہ ہو کے فرمایا کہ تو نے کچھ نہ معلوم کیا آپ سے ایک شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہو جائیں ہم آپ کے قریب کسی شخص کو نہیں دیکھتے آپ نے فرمایا میرا گذر اس قبر پر ہوا ہے اس مردے سے میری بابت سوال کیا جارہا تھا اس نے جواب دیا کہ میں نہیں جانتا تو میں نے کہا کہ تو نے کچھ نہ معلوم کیا۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے مگر انہوں نے ان کا نسب نہیں بیان کیا نہ ان کے قبیلہ کا پتہ دیا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بشیر بیٹے ہیں اکال بن لوذان بن حارث بن امیہ بن معاویہ بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس کے۔ اس صورت میں یہ بشیر زید بن اکال معاوی کے بھائی ہوں گے جو والد ہیں نعمان کے جو بعد جنگ بدر کے حج کے لئے نکلے تھے اور ان کو سفیان بن حرب نے قید کر لیا تھا اور نبیؐ نے عمرو بن ابی سفیان کو بدر میں قید کر لیا تھا تو ابو سفیان نے نعمان کے عوض میں عمرو کو فدیہ دینے کی ترغیب دلانے کے لئے یہ شعر کہا ؎

ارھط ابن اکال اجیبوا دعاءہ تفاقدتم لا تسلموا السید الکھلا

اے اکال کے بیٹو اس بوڑھے کی فریاد سنو۔ جس کو تم نے کھو دیا ہے بوڑھے سردار کو ہمارے حوالہ نہ کرو۔

انشاءاللہ پورا قصہ نعمان کے بیان میں آئے گا اور مجھے معلوم نہیں کہ کوئی شخص بنی اکال میں بھی ہو اور معاوی بھی ہو سوا ان کے واللہ اعلم۔

۴۴۶۔ حضرت بشیرؓ بن انس

حضرت بشیرؓ بن انس۔ یہ بیٹے ہیں انس بن امیہ بن عامر بن جشم بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس کے انصاری ہیں۔ اوسی ہیں۔ غزوۂ احد میں شریک تھے۔ یہ ابو عمر کا قول ہے۔

۴۴۷۔ حضرت بشیرؓ انصاری

حضرت بشیرؓ انصاری۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ عبدان نے ان کو ان صحابہ میں ذکر کیا ہے جو جنگ بیر معونہ میں شہید ہوئے۔ بیر معونہ بنی عامر کے ایک چشمہ کا نام ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

معونہ: میم کے فتحہ اور عین کے ضمہ اور نون کے ساتھ ہے۔

۴۴۸۔ حضرت بشیرؓ بن تیم

حضرت بشیرؓ بن تیم۔ ان کا تذکرہ محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے وحدان میں کیا ہے۔ ہمیں ابو موسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن عبداللہ حافظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن احمد نے خبر دی وہ کہتے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے ہمیں محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں منجاب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن اجلح نے اپنے والد سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے بشیر بن تیم سے نقل کر کے خبر دی کہ نبی ؐ نے اہل بدر سے مختلف فدیئے لئے اور حضرت عباس سے فرمایا کہ تم بھی فدیہ دے کے اپنی جان بچالو۔ انہیں بشیر سے معروف بن خربوز نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا جب وہ شب آئی جس میں نبیؐ پیدا ہوئے تھے تو میں نے کسریٰ (شاہ فارس) کے تمام اونٹ اور گھوڑے دیکھے اور دیکھا کہ دریائے دجلہ ٹوٹ گیا اور ساوہ ندی خشک ہوگئی اور آتش فارس بجھ گئی اور انہوں نے پورا قصہ معہ اشعار کے بیان کیا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۴۴۹۔ حضرت بشیرؓ ثقفی

حضرت بشیرؓ ثقفی۔ ان سے حفصہ بنت سیرین نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہ ؐ کے حضور میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ؐ میں نے زمانہ جاہلیت میں یہ نذر مانی تھی کہ اونٹ کا گوشت نہ کھاؤں گا اور شراب نہ پیوں گا تو رسول اللہ ؐ نے فرمایا کہ اونٹ کا گوشت تو کھاؤ ہاں شراب البتہ نہ پیو۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ ابن ماکولا نے بیان کیا ہے کہ ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ بشیر کہتے ہیں اور بعض بشیر ضمہ کے ساتھ اور بعض لوگ بجیر باء موحدہ اور جیم کے ساتھ کہتے ہیں۔

۴۵۰۔ حضرت بشیرؓ بن جابر

حضرت بشیرؓ بن جابر۔ یہ بیٹے ہیں جابر بن عراب بن عوف بن ذوالہ عبسی کے۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا بیان ہے اور ابوعمر نے لکھا ہے کہ یہ عکی ہیں (قبیلہ عکہ سے) اور بعض لوگ ان کو غافقی کہتے ہیں ان سب لوگوں نے لکھا ہے کہ ابن یونس نے ان کا تذکرہ ان صحابہ میں کیا ہے جو فتح مصر میں شریک تھے اور کہا ہے کہ نہ یہ صحابی ہیں اور نہ انہوں نے کوئی روایت کی ہے۔
میں کہتا ہوں کہ بعض لوگوں نے جو عکی کہا ہے اور بعض لوگوں نے عبسی کہا ہے اس میں کچھ اختلاف نہیں ہے کیونکہ عبسی میں نسبت ہے عبس بن صحار بن عک کی طرف نہ عبس بن بغیض بن لیث بن غطفان کی طرف ان کے نسب کا سیاق اس پر دلالت کرتا ہے نسب ان کا یہ ہے بشیر بن جابر بن عراب بن عوف بن ذوالہ بن شبوہ بن ثوبان بن عبس بن صحار۔ اور اسی طرح عکیؓ اور غافقی کے درمیان میں بھی کوئی اختلاف نہیں ہے کیونکہ غافق بیٹے ہیں شاہد بن عک بن عدثان کے عبس اور غافق دونوں چچازاد بھائی ہیں۔

۴۵۱۔ حضرت بشیرؓ ابوجمیلہ

حضرت بشیرؓ ابوجمیلہ۔ کنیت ان کی ابوجمیلہ۔ بنوسلیم سے ہیں۔ انہوں نے نبی ؐ کی زیارت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے ابن سعد کاتب واقدی سے نقل کیا ہے اور ابونعیم نے لکھا ہے کہ بعض لوگوں یعنی ابن مندہ نے ان کے بیان میں تصحیف کردی ہے ان کا تذکرہ لکھا ہے مگر ان کی کوئی رایت نہیں لکھی ان کا صحیح نام سنین ہے کنیت ان کی ابوجمیلہ ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۵۲۔ حضرت بشیرؓ بن حارث

حضرت بشیرؓ بن حارث انصاری۔ ان کا تذکرہ عبد بن حمید نے ان لوگوں میں کیا ہے جنہوں نے نبیؐ کا شرف زیارت حاصل کیا ہے حالانکہ یہ وہم ہے ان کا شمار تابعین میں ہے۔ داؤد اودی نے شعبی سے انہوں نے بشیر بن حارث سے روایت کی ہے کہ بشر نے یا بشیر نے کہا کہ نبیؐ نے فرمایا کہ جب (قرآن کے) کسی حرف میں تم اختلاف کرو کہ "باء" ہے یا "یاء" ہے تو اس کو یاء کے ساتھ لکھ دو۔ اس کو ایک جماعت نے شعبی سے انہوں نے بشر بن حارث سے انہوں نے ابن مسعود سے روایت کیا ہے۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا بیان تھا مگر ابوعمر نے ابن ابی حاتم سے ان کا صحابی ہونا نقل کیا ہے اور اس میں کوئی غلطی نہیں بیان کی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۵۳۔ حضرت بشیرؓ بن حارث عبسی

حضرت بشیرؓ بن حارث عبسی۔ یہ ان نو آدمیوں میں سے ہیں جو رسول اللہؐ کے حضور میں قبلہ عبس سے حاضر ہوئے تھے اور اسلام لائے تھے۔

۴۵۴۔ حضرت بشیرؓ حارثی

حضرت بشیرؓ حارثی۔ یہ حارثی ہیں بعض لوگ انہیں کعبی کہتے ہیں۔ کنیت ان کی ابوعصام ہے۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ بشیر بیٹے ہیں فدیک کے اور ابن مندہ نے بشیر بن فدیک کو بشیر حارثی کے علاوہ لکھا ہے جن کی کنیت ابوعاصم ہے۔ بشیر بن فدیک کے بیان میں انشاء اللہ اس کی بحث ہوگی انہوں نے حضرت کو دیکھا ہے اور ان کے بیٹے بھی صحابی ہیں ان سے ان کے بیٹے عصام بن بشیر نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے مجھے میری قوم بنی حارث نے نبیؐ کے حضور میں بھیجا اور اپنے مسلمان ہونے کی خبر کہلا بھیجی چنانچہ میں حضور کے پاس پہنچا آپ نے فرمایا تم کہاں سے آئے ہو۔ میں نے عرض کیا کہ میں اپنی قوم بنی حارث بن کعب کی طرف سے ان کے اسلام کی خبر لے کر آپ کے حضور میں آیا ہوں آپ نے فرمایا مرحبا۔ تمہارا کیا نام ہے میں نے عرض کیا کہ میرا نام اکبر ہے آپ نے فرمایا نہیں تمہارا نام بشیر ہے اور حارث بن کعب بیٹے ہیں علہ بن جلد بن مالک بن ادد بن زید بن یشجب بن عریب بن زید بن کہلان بن سبا کے۔ اس نسب کو صرف ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابوعمر نے لکھا ہے مگر ابن مندہ نے کہا ہے کہ بشیر کعبی بنو حارث بن کعب سے تھے اور یہ نسب غریب ہے کیونکہ کوئی شخص ان کو حارث کے علاوہ اور کچھ نہیں کہتا۔

علہ: عین مہملہ کے ضمہ اور تخفیف لام کے ساتھ ہے۔ جلد: جیم اور لام ساکن کے ساتھ ہے۔ عریب: عین مہملہ کے ساتھ ہے۔

۴۵۵۔ حضرت بشیرؓ بن خصاصیہ

حضرت بشیرؓ بن خصاصیہ۔ یہ ابن خصاصیہ کے نام سے مشہور ہیں۔ ان کے نسب میں اختلاف ہے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام بشیر بن یزید بن معبد بن ضباب بن سبع ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ بشیر بن معبد بن شراحیل بن سبع بن ضباری بن سدوس بن شیبان بن ذہل بن ثعلبہ بن عکابہ بن صعب بن علی بن بکر بن وائل ہے ان کا نام پہلے زحم تھا رسول اللہؐ نے ان کا نام بشیر رکھا۔ ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد نے اپنی اسناد سے ابوبکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن ابی شیبہ نے خبر دی وہ کہتے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے ہمیں عفان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حماد بن زید نے ایوب سے انہوں نے دیسم سدوسی سے انہوں نے بشیر بن خصاصیہ سے روایت کر کے خبر دی ہے کہ وہ نبی ؐ کے حضور میں حاضر ہوئے اور نبی ؐ نے ان کا نام بشیر رکھا ان کو ابن خصاصیہ اس وجہ سے کہتے ہیں کہ ان کی ماں کا نام خصاصیہ تھا اور ہشام کلبی نے کہا ہے کہ سدوس بن شیبان کے دو بیٹے تھے ثعلبہ اور ضباری ان دونوں کی ماں کا نام خصاصیہ تھا یہ لوگ قبیلہ ازد سے تھے بشیر بن خصاصیہ جو اپنی دادی کی طرف منسوب ہیں نبی ؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے یہ ان لوگوں میں ہیں جنہوں نے بصرہ کی سکونت اختیار کی تھی ان سے بشیر بن نہیک نے اور جری بن کلیب نے اور لیلی نے جو بشیر کی بیوی تھیں اور ان کے علاوہ اور لوگوں نے روایت کی ہے۔ انہوں نے نبی ؐ سے بہت سی صحیح حدیثیں روایت کی ہیں قبیلہ ربیعہ کے مہاجرین میں ہیں۔ ان سے ابوالمثنی عبدی نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں رسول اللہ ؐ کے حضور میں بیعت کے لئے گیا آپ نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تم اس بات کی شہادت دو گے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس کی کہ محمد اس کا بندہ اور رسول ہے اور رمضان کے روزے رکھو گے اور حج بیت اللہ کرو گے اور زکوۃ ادا کرو گے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو گے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ؐ زکوۃ کی بابت تو یہ گزارش ہے کہ میرے پاس صرف دس اونٹ ہیں وہی میرے گھر والوں کا سامان اور ان کی سواری ہیں باقی رہا جہاد تو لوگ یہ کہتے ہیں کہ جو شخص جہاد سے فرار کرتا ہے اس پر اللہ عز و جل کا غضب نازل ہوتا ہے میں ڈرتا ہوں کہ شاید لڑائی کے وقت میں نامردی کر جاؤں اور موت کے خوف سے بھاگ جاؤں تو رسول اللہ ؐ نے میرا ہاتھ پکڑا اور اسے حرکت دی اور فرمایا کہ نہ صدقہ دو گے نہ جہاد کرو گے پھر کس طرح جنت میں داخل ہو گے چنانچہ آنحضرت ؐ نے ان تمام باتوں پر ان سے بیعت لی۔ ابوالمثنی عبدی کا نام موثر بن عفارہ ہے۔ اور خصاصیہ منسوب ہے طرف خصاصہ کے خصاصہ کا نام الاءۃ تھا بروزن خلافۃ وہ بیٹے ہیں عمر بن کعب بن غطریف اصغر کے غطریف اصغر کا نام حارث بن عبداللہ بن غطریف آکبر ہے اور غطریف اکبر کا نام عامر بن بکر بن یشکر بن مبشر بن صعب بن دہمان بن نصر تھا قبیلہ ازد سے ہیں ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۵۶۔ حضرت بشیرؓ ابوخلیفہ

حضرت بشیرؓ ابوخلیفہ۔ بعض لوگ ان کو بشر کہتے ہیں کنیت ان کی ابوخلیفہ ہے انہوں نے نبی ؐ سے جہاد کے بارے میں ایک حدیث روایت کی ہے ان کا تذکرہ بشر کے نام میں ہو چکا ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۴۵۷۔ حضرت بشیرؓ ابورافع

حضرت بشیرؓ ابورافع۔ کنیت ان کی ابورافع ہے۔ انصاری سلمی ہیں۔ بعض لوگ ان کا نام بشر کہتے ہیں۔ انکا تذکرہ پہلے ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے یہاں مختصر لکھا ہے اور کہا ہے کہ ان کا صحابی ہونا ثابت ہے۔ ان سے ان کے بیٹے رافع نے روایت کی ہے ان کے نام میں اختلاف ہے ان کا تذکرہ ابونعیم نے بھی لکھا ہے اور انہوں نے ان کے بیٹے کی روایت بواسطہ ان کے نبی ؐ سے نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا (قیامت کے قریب) ایک آگ ظاہر ہو گی الی آخر الحدیث ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے بھی لکھا ہے۔ اور کہا ہے کہ ابوزکریا نے اپنے دادا ابوعبداللہ بن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ عبداللہ نے ان کا تذکرہ بشر اور بشیر کے بیان میں لکھا ہے ابوموسیٰ نے یہ صحیح لکھا ہے کہ بیشک ابن مندہ نے ان کا تذکرہ دونوں جگہ لکھا ہے ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ابوزکریا نے ان کا تذکرہ زیادات میں لکھا ہے پس وہ سمجھے کہ یہ کوئی اور ہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حالانکہ یہ سلمی بفتح بسین ولام ہیں منسوب طرف بنی سلمہ کے جو انصار میں سے تھے۔ میرا خیال یہ ہے کہ ابوزکریا نے اپنے دادا کی کتاب میں بشر کے بیان میں مضمون دیکھا جس سے انہوں نے سمجھا کہ یہ انصاری ہیں اور بشیر کے بیان میں دیکھا کہ وہ سلمی ہیں اور انہیں یہ گمان ہوا کہ یہ بضم سین ہے سلیم بن منصور سے ہیں لہٰذا وہ سمجھے کہ بشر انصاری کا تذکرہ ان کے دادا سے رہ گیا واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ بشیر سلمی اور بعض لوگ ان کو بشیر بضم باء کہتے ہیں یہ دار قطنی کا بیان ہے ان سے ان کے بیٹے نے ایک حدیث روایت کی ہے کہ نبی ؐ نے فرمایا وہ زمانہ قریب ہے کہ ایک آگ ظاہر ہوگی جس سے مقام بصری میں اونٹوں کی گردنیں روشن ہو جائے گی (یعنی وہ آگ اتنی بلند ہوگی کہ اونٹوں کی گردنوں تک اس کی روشنی پہنچے گی) وہ آگ سست رفتار اونٹ کی طرح چلے گی دن بھر چلے گی اور رات کو قیام کرے گی۔

۴۵۸۔ حضرت بشیرؓ بن ابی زید

حضرت بشیرؓ بن ابی زید نام ان کا ثابت بن زید ہے۔ ابوزید ان چھ آدمیوں میں سے تھے جنہوں نے رسول اللہ ؐ کے عہد میں قرآن جمع کیا تھا۔ جنگ حرہ میں شہید ہوئے یہ ابن مندہ نے محمد بن سعد سے نقل کیا ہے۔ ان کا یہ کہنا کہ جنگ حرہ میں شہید ہوئے وہم اور تصحیف ہے وہ جنگ جسر میں شہید ہوئے جس دن ابوعبید ثقفی عراق میں شہید ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا زمانہ تھا وہ دن قس ناطف کا تھا۔ انہوں نے جسر کو حرہ لکھ دیا واللہ اعلم ابوعمر اور کلبی نے بھی ان کا ذکر لکھا ہے مگر انہوں نے لکھا ہے کہ ابوزید کا نام قیس بن سکن ہے انہوں نے قرآن جمع کیا تھا۔ لوگ ابوزید کے نام میں بہت اختلاف کرتے تھے جو ابوزید کے بیان میں آئے گا ابوعمر نے بشیر بن ابی زید الانصاری کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ کلبی نے بیان کیا ہے کہ ان کے والد ابوزید احد کے دن شہید ہوئے اور بشر بن ابی زید اور ان کے بھائی وداعہ بن ابی زید صفین میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے پس میں نہیں جانتا کہ آیا یہ وہی ابوزید ہیں جن کا تذکرہ یہاں ہوا یا کوئی اور ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابوعمر نے لکھا ہے۔

۴۵۹۔ حضرت بشیرؓ بن سعد بن ثعلبہ

حضرت بشیرؓ بن سعد بن ثعلبہ بن خلاس بن زید بن مالک بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج۔ کنیت ان کی ابو النعمان ان کے بیٹے کا نام نعمان بن بشیر تھا بیعت عقبہ ثانیہ اور جنگ بدر و احد اور تمام غزوات میں جو اس کے بعد ہوئے شریک ہوئے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ سقیفہ میں [1] حضرت ابوبکر صدیق سے انصار میں سب سے پہلے ان ہی نے بیعت کی اور عین التمر کے دن خالد بن ولید کے ہمراہ جنگ یمامہ سے لوٹتے ہوئے ۱۲ ہجری میں شہید ہوئے۔ ان سے ان کے بیٹے نعمان اور جابر بن عبداللہ نے روایت کی ہے اور ان سے [2] مرسلاً عروہ نے اور شعبی نے بھی روایت کی ہے کیونکہ عروہ نے اور شعبی نے انہیں دیکھا نہیں اور محمد بن اسحاق نے زہری سے انہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف سے انہوں نے نعمان بن بشیر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ نبی ؐ کے حضور میں اپنے ایک بیٹے کو لے کر گئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں نے اپنے اس بیٹے کو ایک غلام دیا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ آپ اس پر گواہ ہو جائیں آپ نے فرمایا کیا تمہارے اور بھی کوئی لڑکا ہے انہوں نے کہا ہاں

[1] سقیفہ کہتے ہیں سائبان کو قبیلہ بنی ساعدہ میں ایک چبوترہ پر سائبان تھا وہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کا مشورہ ہوا تھا۔

[2] مرسل اس روایت کو کہتے ہیں جس میں تابعی صحابی کا ذکر نہ کرے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ نے فرمایا کیا تم نے اسی قدر سب کو دیا ہے انہوں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا میں اس بات پر شہادت نہ دوں گا۔ زہری سے بھی اسی قسم کی روایت منقول ہے اور انہوں نے نعمان سے روایت کی ہے کہ ان کے والد بشیر بن سعد اپنے بیٹے نعمان کو رسول اللہ ؐ کے پاس لے کے گئے پس زہری نے اس حدیث کو نعمان کے مسند میں داخل کیا ہے۔

۴۶۰۔ حضرت بشیرؓ بن سعد بن نعمان

حضرت بشیرؓ بن سعد بن نعمان بن اکال۔ احد اور خندق میں اور تمام مشاہد میں اپنے والد کے ہمراہ شریک ہوئے اس کو عدوی نے ابن قداح سے نقل کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ نے لکھا ہے۔

۴۶۱۔ حضرت بشیرؓ بن عبداللہ

حضرت بشیرؓ بن عبداللہ انصاری۔ حارث بن خزرج کی اولاد سے ہیں یہ زہری کا بیان ہے بعض لوگ ان کا نام بشر کہتے ہیں۔ ان کا تذکرہ اوپر ہو چکا ہے جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ محمد بن سعد کہتے ہیں انصار میں ان کے نسب کا پتہ نہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۶۲۔ حضرت بشیرؓ بن عبدالمنذر

حضرت بشیرؓ بن عبدالمنذر۔ کنیت ان کی ابولبابہ ہے انصاری ہیں اوسی ہیں بعد اس کے بنی عمرو بن عوف سے ہوئے پھر بنی امیہ بن زید میں سے ہوئے ان کا پورا نسب کسی نے نہیں بیان کیا یہ بشیر بیٹے ہیں عبدالمنذر بن زنبر بن زید بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام رفاعہ تھا مگر یہ اپنی کنیت سے زیادہ مشہور ہیں کنیت کے بیان میں انشاء اللہ ان کا ذکر ہوگا رسول اللہ ؐ کے ہمراہ جنگ بدر میں شریک ہونے کی غرض سے گئے تھے مگر رسول اللہ ؐ نے روحاء سے انہیں واپس کر دیا اور مدینہ پر انہیں خلیفہ بنایا اور ان کے لیے مال غنیمت کا حصہ اور ثواب آپ نے اسی قدر مقرر فرمایا جو شہدائے بدر کا تھا۔ ہمیں ابوالبرکات حسن بن محمد بن ہبۃ اللہ بن عساکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالعشائر محمد بن خلیل بن فارس قیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوالقاسم علی بن محمد بن ابی العلاء مصیصی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو محمد عبدالرحمٰن بن عثمان بن ابی نصر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابراہیم بن محمد بن احمد بن ابی ثابت نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن حماد ظہرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سہل بن عبدالرحمٰن یعنی ابوالہیثم رازی نے عبداللہ بن عبداللہ ابی اویس مدینی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن حرملہ سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابولبابہ سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ؐ نے جمعہ کے دن پانی برسنے کی دعا مانگی تو ابولبابہ نے عرض کیا کہ کھجوریں ابھی کھیتوں میں ہیں (پانی برسے گا تو وہ خراب ہو جائیں گے) رسول اللہ ؐ نے (کچھ التفات نہیں کیا اور) فرمایا اے اللہ پانی برسا دے پھر ابولبابہ نے عرض کیا کہ چھوہارے ابھی کھلیان میں ہیں اس وقت آسمان پر ابر بالکل نہ تھا مگر رسول اللہ ؐ نے پھر وہی فرمایا کہ اے اللہ پانی برسا دے اور تیسری بار فرمایا کہ اے اللہ پانی برسا یہاں تک کہ ابولبابہ برہنہ کھڑا ہوا اور اپنی ازار سے اپنے کھلیان کے سوراخ بند کرے راوی کہتا ہے کہ آسمان پر ابر آ گیا اور سخت زور کا مینہ برسنا شروع ہوا اسی حالت میں رسول اللہ ؐ نے نماز جمعہ پڑھائی (جب پانی کسی طرح بند نہ ہوا) تو انصار ابولبابہ کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ اے ابولبابہ یہ پانی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موقوف نہ ہوگا جب تک کہ تم برہنہ ہوکر اپنے ازار سے اپنے کھیتوں کے سوراخ نہ بند کرو گے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ [1] فرما چکے ہیں پس ابولبابہ برہنہ ہوکر کھڑے ہوئے انہوں نے اپنے ازار سے اپنے کھلیان کے سوراخ بند کئے۔ راوی کہتا ہے کہ فوراً بارش موقوف ہوگئی۔ ابولبابہ کی وفات حضرت عثمانؓ بن عفان رضی اللہ عنہ سے پہلے ہوئی باقی حالات ان کے انشاء اللہ تعالیٰ ان کی کنیت میں آئیں گے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۶۳۔ حضرت بشیرؓ بن عرفطہ

حضرت بشیرؓ بن عرفطہ بن خشخاش جہنی ہیں فتح مکہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک تھے بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام بشر ہے ان کا حال بشر کے نام میں گذر چکا ہے انہوں نے فتح مکہ کے متعلق کچھ شعر بھی کہتے تھے ان میں کا ایک شعر یہ ہے:

ونحـــن غداة الفتح عند محمد طلعـنـا امـام الـنـاس الفامقدما

ہم فتح مکہ کے دن محمد ﷺ کے ہمراہ تھے۔ ہم سب لوگوں کے آگے رہتے تھے۔

ان کا تذکرہ ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۶۴۔ حضرت بشیرؓ بن عقبہ

حضرت بشیرؓ بن عقبہ۔ عقبہ کی کنیت ابومسعود ہے وہ بیٹے ہیں عمرو بن ثعلبہ بن اسیرہ بن عسیرہ بن عطیہ بن خدارہ بن عوف بن حارث بن خزرج کے انصاری ہیں خزرجی ہیں حارثی ہیں انہوں نے بچپن میں نبی ﷺ کو دیکھا تھا یہ اور ان کے والد دونوں صحابی ہیں۔ ابوبکر بن حزم نے روایت کی ہے کہ عروہ بن زبیر عمر بن عبدالعزیز سے بیان کرتے تھے جب کہ وہ امیر المومنین تھے کہ مجھ سے ابو مسعود نے یا بشیر بن ابی مسعود نے کہ دونوں نبی ﷺ کے صحابی تھے بیان کیا کہ جبریل زوال آفتاب کے بعد نبی ﷺ کے حضور میں حاضر ہوئے اور کہا اے محمد! ظہر کی نماز پڑھو چنانچہ حضرت نے کھڑے ہوکر نماز پڑھی پھر انہوں نے اوقات کے تعین کی کیفیت بیان کی اور ابومعاویہ نے مسعر سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے عبیداللہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے بشیر بن ابی مسعود انصاری کو جو صحابی تھے دیکھا ہے۔ یہ بشیر جنگ صفین میں علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۶۵۔ حضرت بشیرؓ بن عقربہ جہنی

حضرت بشیرؓ بن عقربہ جہنی۔ بعض لوگ انہیں کنانی کہتے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام بشر ہے۔ کنیت ان کی ابوالیمان ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ بشیر زیادہ مشہور ہے۔ فلسطین میں جا کے رہے تھے ان کے والد عقربہ رسول اللہ ﷺ کے ہمرہ آپ کے کسی جہاد میں شہید ہوئے عبداللہ بن عوف کنانی نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں یزید بن عبدالملک کے پاس موجود تھا جب اس نے عمرو بن سعید بن عاص کو قتل کرنے کے بعد بشیر بن عقربہ سے کہا کہ اے ابوالیمان مجھے اس وقت تمہارے [2] کلام کی ضرورت ہے

---

[1] رسول مقبول صلعم ایسے صادق و مصدوق تھے کہ احیاناً مذاق سے یا دھوکہ سے بھی کبھی جھوٹی بات آپ کی زبان مبارک سے نہ نکلتی تھی اس وقت محض مذاق کے طور پر آپ نے یہ بات فرمائی تھی اللہ نے سچ کر دیا۔

[2] عمرو بن سعید کو چونکہ اس نے قتل کیا تھا اس سبب سے لوگوں میں سخت شورش تھی اس شورش کو فرو کرنے کے لئے چاہتا تھا کہ حضرت بشیر سے کچھ بیان کرائے مگر واہ رے راستبازی کہ انہوں نے صاف انکار کر دیا کہ میں لوگوں کے دکھانے سنانے کو خطبہ نہ پڑھوں گا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لہٰذا تم کھڑے ہو جاؤ اور کچھ کلام کرو انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ؐ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص لوگوں کے دکھانے سنانے کو خطبہ پڑھے اللہ اس کے ساتھ بھی دکھانے سنانے کا معاملہ کرے گا۔

میں کہتا ہوں کہ ابو نعیم نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے اور یزید بن عبدالملک کا نام لیا ہے حالانکہ یہ واقعہ عبدالملک بن مروان کا ہے کیونکہ اسی نے عمرو بن سعید بن عاص کو قتل کیا تھا پھر دوسری سند سے ابو نعیم اور ابو عمر نے ان کا نام صحیح لکھا ہے۔ ہمیں ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سعید بن منصور نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ میرے والد نے عبداللہ سے روایت کی ہے جبکہ وہ ابھی زندہ تھے وہ کہتے تھے ہم سے حجر بن حارث غسانی نے جو اہل رملہ سے تھے عبداللہ بن عوف کنانی سے نقل کر کے بیان کیا ہے وہ عمر بن عبدالعزیز کی طرف سے رملہ کے حاکم تھے وہ عبدالملک بن مروان کے پاس موجود تھے جب اس نے بشیر بن عقربہ سے عمرو بن سعید کو قتل کر کے کہا کہ اے ابوالیمان آج مجھے تمہارے کلام کی ضرورت ہے لہٰذا تم کھڑے ہو کر کچھ کلام کرو انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص دکھانے سنانے کی غرض سے خطبہ پڑھے گا اللہ اس کے ساتھ بھی دکھانے سنانے کا معاملہ کرے گا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۶۶۔ حضرت بشیرؓ بن عمرو بن محصن

حضرت بشیرؓ بن عمرو بن محصن۔ کنیت ان کی ابو عمرہ ہے انصاری ہیں۔ ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ ان کو بشیر کہتے ہیں اور بعض لوگ بشر کہتے ہیں ان کا مفصل حال اس سے پیشتر گذر چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ جنگ صفین میں شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ اور ابو عمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابو عمرہ والد ہیں عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ کے ہم ان کا تذکرہ کنیت کے بیان میں انشاء اللہ تعالیٰ لکھیں گے۔

۴۶۷۔ حضرت بشیرؓ بن عمرو

حضرت بشیرؓ بن عمرو۔ ہجرت کے سال میں پیدا ہوئے۔ یہ بشیر کہتے تھے کہ جب نبی ؐ کی وفات ہوئی تو میں دس برس کا تھا۔ ان سے مروی ہے کہ حجاج کے زمانے میں یہ اپنی قوم کے سردار تھے ۸۵ ہجری میں ان کی وفات ہوئی ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۴۶۸۔ حضرت بشیرؓ بن عنبس

حضرت بشیرؓ بن عنبس بن زید بن عامر بن سواد بن ظفر۔ ظفر کا نام کعب بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس ہے انصاری ہیں ظفری ہیں احد میں اور خندق میں اور تمام غزوات میں رسول اللہ ؐ کے ہمراہ رہے اور جسر ابی عبید کے دن شہید ہوئے ان کا تذکرہ طبری نے لکھا ہے بشیر بن عنبس فارس حوا کے نام سے مشہور ہیں حوا ان کے گھوڑے کا نام تھا یہ بشیر قتادہ بن نعمان بن زید کے چچازاد بھائی ہیں جن کی آنکھ جنگ میں احد میں شہید ہوگئی تھی اور اس سبب سے نبی ؐ نے انہیں واپس کر دیا تھا یہ بشیر رفاعہ بن زید بن عامر کے بھائی کے بیٹے ہیں جنہوں نے بنی ابیرق کی زرہ چرائی تھی۔ بعض لوگوں نے ان کا نام یسیر یے اور سین مہملہ کے ساتھ بھی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لکھا ہے۔ان کا تذکرہ انشاء اللہ آگے آئے گا۔

۴۶۹۔ حضرت بشیرؓ غفاری

حضرت بشیرؓ غفاری۔ان کا تذکرہ ایک حدیث میں ہے۔ہمیں عمر بن محمد بن طبرزد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالعباس بن طلابہ زاہد بغدادی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم عبدالعزیز بن علی انماطی نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمیں ابو طاہر مخلص نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن محمد بن صاعد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سوار بن عبداللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبدالصمد بن عبدالوارث نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالاسلام بن عجلان عجیفی نے ابو یزید مدینی سے انہوں نے ابو ہریرہ سے نقل کر کے بیان کیا کہ بشیر غفاری رسول اللہ ؐ کے حضور میں بلا ناغہ حاضر ہوا کرتے تھے ایک مرتبہ تین دن تک رسول اللہ ؐ نے انہیں نہ پایا تین دن کے بعد وہ آئے تو انہیں حضرت نے اس حال میں دیکھا کہ ان کے چہرے کا رنگ سرخ تھا آپ نے فرمایا کہ تمہارا رنگ کیوں سرخ ہے انہوں نے عرض کیا کہ میں نے ایک اونٹ فلاں شخص سے مول لیا وہ اونٹ بہت شریر نکلا میں نے اس کے متعلق کوئی شرط نہ کی تھی رسول اللہ ؐ نے فرمایا کہ سرکش اونٹ بغیر شرط کئے بھی واپس کیا جا سکتا ہے بعد اس کے رسول اللہ ؐ نے ان سے فرمایا کہ کیا رنگ تمہارا صرف اس کے تلاش میں سرخ ہو گیا انہوں نے عرض کیا کہ ہاں آپ نے فرمایا اس دن تمہارا کیا حال ہوگا جس دن کی مقدار ہزار سال کے برابر ہوگی۔جس دن لوگ رب العلمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۷۰۔ حضرت بشیرؓ بن فدیک

حضرت بشیرؓ بن فدیک۔ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ انہوں نے نبی ؐ کو صرف دیکھا ہے[1] اور ان کے والد صحابی ہیں۔
ابن مندہ نے بشیر بن فدیک کو بشیر حارثی کے علاوہ لکھا ہے جنکا ذکر اوپر ہوا۔

ابونعیم نے بشیر بن فدیک کے تذکرہ میں اوزاعی کی وہ حدیث بھی لکھی ہے جو انہوں نے زہری سے اور انہوں نے صالح بن بشیر بن فدیک سے روایت کی ہے کہ ان کے دادا فدیک نبی ؐ کے حضور میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ (میں نے اب تک ہجرت نہیں کی اور) لوگ کہتے ہیں کہ جو شخص ہجرت نہ کرے وہ نجات نہ پائے گا آپ نے فرمایا اے فدیک نماز پڑھو اور زکوۃ دو اور بری باتوں سے الگ رہو اور تم اپنی قوم کے ملک میں جہاں چاہے رہو (ہجرت کی کچھ ضرورت نہیں) اس حدیث کو اوزاعی نے ایک دوسری سند سے صالح بن بشیر بن فدیک سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا فدیک نبی ؐ کے حضور میں حاضر ہوئے اور اس حدیث کو عبداللہ بن حماد آملی نے زبیدی سے انہوں نے زہری سے انہوں نے صالح بن بشیر بن فدیک سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ فدیک نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے الخ ابن مندہ اور ابونعیم دونوں نے ان کے تذکرہ میں اس حدیث کو لکھا ہے۔ابونعیم نے اس حدیث کو لکھ کر اتنی بات اور زیادہ لکھی ہے کہ اس حدیث کو عبداللہ بن عبدالجبار خبائری نے حارث بن عبیدہ سے انہوں نے زبیدی سے انہوں نے زہری سے انہوں نے صالح بن بشیر کعبی سے روایت کیا ہے بشیر کی کنیت ابو عصام تھی وہ بنی حارث کے ایک شخص تھے نام ان کا اکبر تھا۔نبی ؐ نے ان کا نام بشیر رکھا ابونعیم نے یہاں وہ حدیث لکھ

---

[1] یہ ان بعض لوگوں کے مسلک موافق ہے جو صرف نبی صلعم کا دیکھ لینا صحابی ہونے کے لیے کافی نہیں سمجھتے ہیں بلکہ اس میں یہ شرط لگاتے ہیں کہ اس نے نبی ؐ سے روایت بھی کی ہو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دی ہے جو عصام نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہ ؐ کے حضور میں گیا آپ نے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے میں نے عرض کیا کہ اکبر فرمایا کہ تمہارا نام بشیر ہے۔

یہ حدیث بشیر حارثی کے بیان میں گذر چکی ہے ابو نعیم نے عبداللہ بن عبدالجبار کے کہنے سے دونوں کو ایک سمجھ لیا حالانکہ عبدالجبار کے قول میں کوئی دلیل اس امر کی نہیں ہے کیونکہ پہلے تو عبدالجبار نے یہ لکھا ہے کہ انہوں نے نبی ؐ کو صرف دیکھا اور ان کے والد صحابی ہیں پھر آخر میں لکھا ہے کہ یہ رسول اللہ ؐ کے پاس گئے اور حضرت نے انکا نام بدلا پس جو شخص کہتا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ؐ کو صرف دیکھا ہے (کوئی روایت آپ سے نہیں کی) اس کے قول سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ صغیر السن [1] تھے اور وفد بن کے حضور میں حاضر ہونا ان کے کبیر السن ہونے پر دلالت کرتا ہے خصوصاً اس حالت میں کہ بعض احادیث میں اس طرح وارد ہوا ہے کہ مجھے میری قوم نے اپنے اسلام کی خبر حضور نبوی میں پہنچانے کے لئے بھیجا تھا کیونکہ یہ فعل تو اسی شخص کا ہو سکتا ہے جو بالغ ہوا اور قوم کا سردار ہو نہ اس شخص کا جو کمسن ہو۔ ابن مندہ نے ان دونوں کو علیحدہ علیحدہ ذکر کیا ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا بشیر بن فدیک کے تذکرہ میں کوئی بات ایسی نہیں ہے جو ان کے صحابی ہونے پر دلالت کرے کیونکہ سب روایتوں کا دارو مدار صالح بن بشیر پر ہے کوئی راوی کہتا ہے کہ ان کے دادا فدیک نبی ؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے پس ان سب روایتوں سے معلوم ہوا کہ بشیر صرف روایت کرتے ہیں نہ یہ کہ وہ خود صحابی ہوں۔ امیر ابو نصر نے بھی ابن مندہ کی موافقت کی ہے اور ان دونوں کو علیحدہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ بشیر حارثی کا نام اکبر تھا نبی ؐ نے ان کا نام بشیر رکھا ان سے عصام نے روایت کی ہے مگر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کے والد صحابی ہیں۔ بغوی نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے فقط اور ابو عمر نے بشیر بن فدیک کا ذکر ہی نہیں کیا صرف بشیر حارثی کا تذکرہ لکھا ہے اور نبی ؐ کے حضور میں ان کا حاضر ہونا بیان کیا ہے کہ حضرت نے ان کا نام بدلا پس وہ اس اشتباہ سے بچ گئے۔ واللہ اعلم۔

۴۷۱۔ حضرت بشیرؓ بن معبد

حضرت بشیرؓ بن معبد۔ کنیت ان کی ابو البشر اسلمی ہے ان صحابہ میں ہیں جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت الرضوان کی تھی ان کے بیٹے بشر نے بواسطہ ان کے نبی ؐ سے روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا جو شخص اس ترکاری یعنی لہسن کو کھائے وہ ہمارے قریب آ کے بات نہ کرے ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ محمد بن بشر بن بشیر اسلمی کے دادا ہیں انکی اور حدیث بھی ہے وہ بھی ان کے بیٹے نے ان سے روایت کی ہے کہ ان کے پاس اشنان [2] وضو کرنے کے لئے لایا گیا انہوں نے اس کو اپنے داہنے ہاتھ میں لے لیا۔ بعض گنواروں نے ان پر اعتراض کیا تو انہوں نے کہا کہ ہم اچھی چیز [3] کو اپنے داہنے ہاتھ میں لیتے ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۷۲۔ حضرت بشیرؓ بن نہاس عبدی

حضرت بشیرؓ بن نہاس عبدی۔ ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ ان کا تذکرہ عبدان نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ صحابی ہیں۔ انکی حدیث ابو عتاب قرشی نے یحییٰ بن عبداللہ سے انہوں نے بشیر بن نہاس عبدی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ؐ نے فرمایا کہ

---

[1] روایت نہ کرنے سے یہ ثابت نہیں ہو سکتا کہ وہ صغیر السن تھے ممکن ہے کہ روایت نہ کرنے کے اور کچھ اسباب ہوں۔

[2] اشنان ایک قسم کی خوشبودار گھاس ہے۔

[3] اچھی چیز سے مراد حلال اور پاک چیز۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب اللہ کسی کو شخص کو ذلیل کرنا چاہتا ہے تو اسے علم سے محروم کر دیتا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۷۳۔ حضرت بشیرؓ بن یزید ضبعی

حضرت بشیرؓ بن یزید ضبعی۔ انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں ہے۔ ابوعمر نے لکھا ہے کہ خلیفہ بن خیاط نے ایک مرتبہ ان کا نام یزید بن بشر بتایا تھا مگر پہلا ہی قول زیادہ مشہور ہے۔ ان سے اشہب ضبعی نے روایت کی کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے ذی قار کے دن فرمایا آج عرب نے عجم سے انتقام لے لیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۴۷۴۔ حضرت بشیرؓ ثقفی

حضرت بشیرؓ۔ بشیر: باء کے ضمہ اور شین کے فتحہ کے ساتھ ہے۔ یہ بشیر ثقفی ہیں۔ یہ ابن ماکولا کا قول ہے۔ ان کا صحابی ہونا اور روایت کرنا ثابت ہے۔ ان سے حفصہ بن سیرین نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہؐ کے پاس آیا اور میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میں نے زمانہ جاہلیت میں یہ منت مانی تھی کہ اونٹ کا گوشت نہ کھاؤں گا اور شراب نہ پیوں گا۔ تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اونٹ کا گوشت تو کھاؤ ہاں شراب البتہ نہ پیو۔ ان کے نام میں لوگوں کا اختلاف ہے بعض لوگ بشیر کہتے ہیں بضم با اور بعض باء کے فتحہ کے ساتھ اور بعض لوگ بجیر کہتے ہیں بضم با و جیم جیسا کہ گذر چکا ہے۔

۴۷۵۔ حضرت بشیرؓ ابورافع

حضرت بشیرؓ۔ ان کی کنیت ابورافع سلمی ہے۔ ان سے ان کے بیٹے رافع نے روایت کی ہے کہ ایک آگ (مقام) حبس سیل سے نکلے گی الخ بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام بشیر بفتح باء ہے اور بعض لوگ بشر بکسر با و سکون شین کہتے ہیں اور بعض لوگ بسر بضم با و سکون سین مہملہ کہتے ہیں یہ سب اختلافات اوپر گذر چکے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۴۷۶۔ حضرت بشیرؓ عدوی

حضرت بشیرؓ عدوی۔ بالضم۔ یہ بشیر بیٹے ہیں کعب کے۔ کنیت ان کی ابوایوب ہے عدوی ہیں بصری ہیں۔ ابوموسیٰ نے لکھا ہے کہ عبدان نے بیان کیا ہے کہ ہم نے ان کو صحابہ میں اس وجہ سے بیان کیا ہے کہ ہمارے بعض مشائخ اور اساتذہ نے ان کا ذکر کیا ہے مگر ہمیں ان کا صحابی ہونا معلوم نہیں یہ ایک شخص ہیں جنہوں نے کتابیں پڑھی ہیں۔ طاوس نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے بشیر بن کعب عدوی سے کہا فلاں فلاں حدیث پھر پڑھو چنانچہ انہوں نے پھر پڑھیں پھر حضرت ابن عباس نے کہا کہ اچھا فلاں فلاں حدیثیں پھر پڑھو چنانچہ انہوں نے وہ بھی پڑھ دیں اور کہا کہ خدا کی قسم مجھے یہ نہ معلوم ہوا کہ آپ نے میری سب حدیثوں کو برا سمجھا اور ان پہچاننا چاہا پھر ان کو پہچانا اور ان کو برا سمجھا حضرت ابن عباس نے کہا ہم رسول اللہؐ سے حدیثیں روایت کیا کرتے تھے جب آپ پر جھوٹ نہ جوڑا جاتا تھا مگر جب لوگوں نے ہر قسم کی حدیثیں بنانا شروع کیں تو ہم نے حدیث بیان کرنا[1]

---

[1] حضرت بشیر عدوی کو حدیثیں بہت یاد تھیں اور وہ حدیث کی روایت زیادہ کرتے تھے لہٰذا ان کی کثرت روایت ظاہر کرنے کے لئے پہلے حضرت ابن عباس نے ان سے حدیثیں پڑھوائیں بعد اس کے بخیال احتیاط اپنے کم روایت کرنے کا حال ان سے بیان کیا تا کہ وہ بھی متنبہ ہو جائیں اور حدیث کی روایت میں احتیاط کریں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھوڑ دی۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ طلق بن حبیب نے بشیر بن کعب سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا دو نوجوان لڑکے رسول اللہ ﷺ کے حضور میں آئے اور انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ کیا ہم اس حالت میں عمل کرتے ہیں[1] کہ قلم خشک ہو چکے اور احکام جاری ہو گئے۔ یا پھر اس حالت میں کہ جدید باتیں ہو رہی ہیں آپ نے فرمایا نہیں اسی حال میں کہ قلم خشک ہو چکے اور احکام جاری ہو گئے۔ ان دونوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ پھر عمل کا کیا نتیجہ حضرت نے فرمایا کہ ہر شخص کو اس کے عمل کی توفیق ملتی ہے تو ان دونوں نے عرض کیا کہ ہاں اب ہم کوشش کریں گے۔ ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ یہ دونوں حدیثیں اس بات کا وہم دلاتی ہے ہیں کہ بشیر صحابی ہیں حالانکہ یہ صحابی نہیں ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ ان کے صحابی نہ ہونے میں شک نہیں یہ صرف حضرت ابوذر و ابوالدردا و ابوہریرہ (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں ان سے طلق اور عبداللہ بن بریدہ اور علا بن زیاد روایت کرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

پہلی جلد ختم

---

[1] یہ دونوں نوجوان دراصل مسئلہ جبر و قدر کے شبہ میں گرفتار تھے کہ اگر سب کچھ مقدر ہو چکا ہے تو پھر عمل کا کیا نتیجہ۔ جو کچھ مقدر ہو چکا ہے وہ ضرور ہو گا خواہ کیسے ہی عمل کیوں نہ کریں حضرت ﷺ نے ان کا شبہ اس طرح دفع فرمایا کہ عمل بھی مقدر ہو چکا ہے۔ قلم کے خشک ہونے کا مطلب یہ ہے کہ احکام لکھے گئے اور قلم رکھ دیا گیا کہ اس کی سیاہی خشک ہو گئی۔ مسئلہ جبر و قدر کے متعلق ہماری شریعت مقدسہ کا یہ فیصلہ ہے کہ بندے کسی کام کے کرنے پر خدا کی طرف سے نہ مجبور ہیں ورنہ ثواب و عذاب عبث ہو گا اور نہ کامل خود مختار ہیں ورنہ حق تعالیٰ کا فاعل حقیقی اور حاکم علی الاطلاق ہونا باطل ہو گا معاذ اللہ منہا بلکہ ہر بندہ کچھ مجبور اور کچھ مختار ہے یہ مسئلہ چونکہ عوام بلکہ متوسطین کی فہم میں نہیں آ سکتا اس لئے ہمارے رسول کریم ﷺ نے از راہ شفقت اپنی امت کو اس مسئلے میں بحث کرنے سے منع فرمایا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلیس، بامحاورہ، جدید ترجمہ اور حواشی کے ساتھ

آٹھ ہزار صحابہ کرامؓ کا بے مثال انسائیکلوپیڈیا

اُسد الغابۃ
فی
معرفۃ الصحابۃ

حصہ دوم

مصنف

عزالدین بن الاثیر ابی الحسن علی بن محمد الجزری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

مولانا محمد عبدالشکور فاروقی لکھنوی رح

تسہیل، ترتیب و ترجمہ جدید

مولانا مفتی نور الاسلام حقانی
فاضل دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

مولانا محمد احمد
فاضل وفاق المدارس
فاضل جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد

حافظ قاری اعجاز احمد اعجاز
فاضل وفاق المدارس العربیہ پاکستان

مقدمہ

طالب الہاشمی

المیزان ناشران و تاجرانِ کتب
الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور پاکستان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب الباء والصاد والعین والغین

۴۷۷۔ حضرت بصرہؓ بن ابی بصرہ

حضرت بصرہؓ بن ابی بصرہ غفاری۔ یہ اور ان کے والد دونوں صحابی ہیں۔ ان کے والد کے نام میں اختلاف ہے۔ ان دونوں کا شماران صحابہ میں ہے جو مصر میں جا کے رہے تھے۔ ہمیں مکی بن ریان بن شبہ نحوی مقری نے اپنی سند سے انہوں نے یحییٰ بن یحییٰ سے انہوں نے امام مالک بن انسؒ سے انہوں نے یزید بن ہاد سے انہوں نے محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں کوہ طور گیا (وہاں سے لوٹتے ہوئے) بصرہ بن ابی بصرہ غفاری سے ملاقات ہوئی انہوں نے پوچھا کہ کہاں سے آ رہے ہو میں نے کہا کوہ طور سے انہوں نے کہا اگر مجھ سے قبل اس سے کہ تم کوہ طور جاتے ملاقات ہوگئی ہوتی تو تم ہرگز نہ جاتے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ سفر نہ کیا جائے مگر تین مسجدوں کی طرف مسجد حرام (یعنی کعبہ) اور میری مسجد اور مسجد بیت المقدس۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ حدیث بصرہ بن ابی بصرہ سے اس طرح سوا موطا کے اور کسی کتاب میں نہیں ہے اور یحییٰ بن ابی کثیر نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے ابو بصرہ سے روایت کیا ہے اور سعید بن مسیب نے اور سعید بن ابی سعید نے بھی اس حدیث کو حضرت ابو ہریرہؓ سے اسی طرح روایت کیا ہے ان دونوں نے کہا ہے کہ یہ حدیث ابو بصرہ سے مروی ہے (نہ بصرہ بن ابی بصرہ سے) اور میرا خیال ہے کہ یہ وہم یزید بن ہاد سے ہوا ہے (جو اس سند کا ایک راوی ہے) واللہ اعلم۔

میں کہتا ہوں ابو عمر کا یہ کہنا کہ یہ حدیث اس طرح سوا موطا کے اور کہیں نہیں ہے خود انہیں کا وہم ہے کیونکہ اس حدیث کو واقدی نے عبداللہ بن جعفر سے انہوں نے ابن ہاد سے امام مالکؒ کی طرح بصرہ بن ابی بصرہ سے روایت کیا ہے پس اس سے معلوم ہوا کہ وہم یا تو ابن ہاد سے ہوا یا محمد بن ابراہیم سے ہوا کیونکہ ابوسلمہ سے تو محمد کے علاوہ اور لوگوں نے بھی روایت کیا ہے اور انہوں نے بھی یہی کہا ہے کہ یہ حدیث ابی بصرہ سے مروی ہے۔ واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۷۸۔ حضرت بصرہؓ انصاری

حضرت بصرہؓ انصاری۔ بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام بسرہ ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں نضلہ۔ انصاری۔ ان سے سعید بن مسیب نے روایت کی ہے کہ انہوں نے ایک کنواری عورت سے نکاح کیا جب اس سے خلوت کی تو اسے حاملہ پایا پس رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کے درمیان میں تفریق کر دی اور فرمایا کہ جب اسے وضع حمل ہو تو اس پر حد جاری کرو اور اسے آپ نے مہر بھی دلوایا بعوض اس کے کہ بصرہ نے اس سے استمتاع کیا تھا۔ ہم بسرہ کے بیان میں اس حدیث کو ذکر کر آئے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۷۹۔ حضرت بعجہ ؓ بن زید

حضرت بعجہ ؓ بن زید جذامی۔ ان سے ظبیہ بنت عمرو بن حزابہ نے بہسہ سے جو انہیں کی لونڈی تھیں روایت کی ہے وہ کہتی تھیں کہ رفاعہ اور بعجہ جو دونوں بیٹے زید کے تھے اور حیان اور انیف جو دونوں بیٹے ملہ کے تھے بارہ آدمیوں کے ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے جب وہاں سے لوٹ کے آئے تو ہم لوگوں نے پوچھا کہ تمہیں نبی ﷺ نے (ذبح کے متعلق) کیا حکم دیا ہے؟ ان لوگوں نے عرض کیا ہمیں اس بات کا حکم دیا ہے کہ ہم بکری کو اس کے بائیں پہلو پر لٹائیں پھر قبلہ رو ہو کر اس کو ذبح کریں اور (ذبح کے وقت) اللہ بزرگ کا نام لیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۸۰۔ حضرت بعجہ ؓ بن عبداللہ

حضرت بعجہ ؓ بن عبداللہ جذامی۔ بعض لوگ ان کو جہنی کہتے ہیں۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ عبدان نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے اور اپنی اسناد سے ابواسحق سے انہوں نے ابواسماعیل سے انہوں نے اسامہ بن زید سے انہوں نے بعجہ جہنی سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ اس زمانے میں سب سے بہتر وہ شخص ہوگا جو اپنے گھوڑے کی باگ پکڑے رہے اور جب لڑائی کی خبر سنے تو گھوڑے پر سوار ہو جائے اور موت پر آمادہ ہو جائے یا وہ شخص جو اپنا کچھ مال لے کر کسی درے میں چلا جائے اور نماز پڑھے اور زکوۃ دیتا رہے یہاں تک کہ اس کو موت آ جائے۔

عبدان نے کہا ہے کہ ہمیں ان بعجہ کے متعلق کچھ معلوم نہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو دیکھا اور آپ سے روایت کی یا نہیں ہاں ان کے والد عبداللہ بن بدر کا صحابی ہونا البتہ ہمیں معلوم ہے۔ بعجہ اپنے والد سے اور حضرت عثمان ؓ اور حضرت علی ؓ اور حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت کرتے ہیں مگر ہم نے ان کا تذکرہ صرف اپنے بعض اصحاب کے موافق لکھ دیا۔

میں کہتا ہوں کہ عبدان نے جو ان کو لکھا ہے کہ صحابی نہیں ہیں۔ یہ صحیح ہے اور اس قسم کے مراسیل میں نہیں جانتا کہ ان کے صحابی ہونے کو کس طرح ثابت کر سکیں گے یہ حدیث جو انہوں نے ذکر کی یہ بھی مرسل ہے۔ ہمیں ابوبکر محمد بن رمضان بن عثمان تبریزی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں استاذ ابوالقاسم عبدالکریم بن ہوازن قشیری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن احمد بن عبدان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن عبید بصری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالعزیز بن معاویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قعنبی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالعزیز بن ابی حازم نے اپنے والد سے انہوں نے بعجہ بن عبداللہ بن بدر جہنی سے انہوں نے ابوہریرہ ؓ سے نقل کر کے خبر دی کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے بہتر وہ شخص ہے جو اپنے گھوڑے کی باگ اللہ کی راہ میں (جہاد کرنے کے لیے) ہاتھ میں لیے رہے جہاں کسی جنگ کی خبر ملے فوراً اپنے گھوڑے پر سوار ہو کے ادھر چل دے۔ اس حدیث کو مسلم نے یحییٰ بن یحییٰ سے انہوں نے عبدالعزیز بن ابی حازم سے روایت کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ وہ حدیث جو عبدان نے ذکر کی مرسل ہے اس سے بعجہ کا صحابی ہونا ثابت نہیں ہو سکتا واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۸۱۔ حضرت بغیضؓ بن حبیب

حضرت بغیضؓ بن حبیب بن مروان بن عامر بن ضباری بن حجبہ بن کابیہ بن حرقوص بن مازن بن مالک بن عمرو بن تمیم تمیمی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وفد بن کے گئے تھے حضرت نے ان کا نام پوچھا انہوں نے عرض کیا کہ بغیض آپ نے فرمایا نہیں تم حبیب ہو چنانچہ حبیب کے نام سے مشہور ہوئے۔ ان کا تذکرہ ہشام کلبی نے لکھا ہے۔

باب الباء والکاف

۴۸۲۔ حضرت بکرؓ بن امیہ ضمری

حضرت بکرؓ بن امیہ ضمری۔ عمرو بن امیہ بن خویلد بن عبداللہ بن ایاس بن عبد بن یاسر بن کعب بن حدی بن ضمرہ کنانی ضمری کے بھائی ہیں۔ ان کا شمار اہل حجاز میں ہے۔ ان کی حدیث صرف محمد بن اسحاق نے لکھی ہے۔ ہمیں عبداللہ بن احمد بن عبد القاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں نقیب طراد بن محمد نے اگر سماعاً نہیں تو اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین بن بشران نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی بن صفوان برذعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر عبداللہ بن محمد بن عبید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں فضل بن غانم خزاعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن اسحاق نے حسن بن فضل بن حسن بن عمرو بن امیہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے چچا بکر بن امیہ سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ شروع زمانہ اسلام میں بلاد بنی ضمرہ میں ایک ہمارا پڑوسی تھا وہ قبیلہ جہینہ کا تھا ہم اس وقت مشرک تھے ایک ہمارا دشمن تھا نہایت خبیث جسے ہم پیچھے چھوڑ آئے تھے اس کا نام دیشہ تھا وہ ہمیشہ ہمارے اس جہنی پڑوسی پر زیادتی کیا کرتا تھا اس کے اونٹ اور اونٹنیاں پکڑ لے جاتا تھا وہ جہنی ہمارے پاس شکایت لے کے آیا کرتا اور ہم یہ جواب دیتے کہ خدا کی قسم ہمیں کوئی تدبیر معلوم نہیں ہوتی کہ ہم اسے قتل کر دیں خدا اسے قتل کر دے یہاں تک کہ ایک مرتبہ دیشہ نے اس جہنی پر زیادتی کی اور اس کی ایک نہایت عمدہ اونٹنی پکڑ لے گیا اور اسے ایک نالہ میں لے جا کر (بے تامل) ذبح کر ڈالا اور اس کا کوہان اور دوسرے عمدہ مقامات کا گوشت کاٹ کر لے گیا باقی وہیں چھوڑ دیا اس جہنی نے جب اس اونٹنی کو نہ پایا تو اس کی تلاش کرنے کے لیے نکلا یہاں تک کہ اسے اس مقام پر پایا جہاں وہ ذبح کی گئی تھی پس وہ جہنی بنی ضمرہ کی مجلس میں آیا اور نہایت رنج کے ساتھ اس نے یہ اشعار پڑھے

اصادق دیشة بآل ضمرهٗ ان لیس لله علیه قدره
ما ان یزال شارفاو بکره یطعن منها فی سواد الثغره
بصارم ذی رونق او شفره لاهم ان کان معدا فجره
فاجعل امام العین منه فجره تاکله حتی یوا فی الحفره

"کیا دیشہ نے ضمرہ (قبیلہ) کے دلوں سے موافقت کر لی ہے؟۔ کہ اللہ کو اس پر قدرت نہیں ہے۔ برابر اس کے (یعنی میرے) اونٹ اور اونٹنیاں پکڑ لے جاتا ہے۔ اور ان کی گردن میں زخم مارتا ہے۔ تیز تلوار سے یا چھری سے۔ اے اللہ! اگر معد (یعنی اہل عرب) نے مجھ سے خلاف عہد کیا ہے۔ تو تو اس کی آنکھوں کے سامنے ناسور کر دے۔ تاکہ وہ ناسور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے کھا جائے اور دماغ تک پہنچ جائے''۔

راوی کہتا ہے کہ اللہ نے دیشہ کے دونوں آنکھوں کے سامنے دونوں گوشہ چشم میں جہاں کے لیے اس جہنی نے دعا مانگی تھی ایک ایک دانہ بیری کے برابر پیدا کر دیا ہم موسم حج میں گئے تھے حج سے لوٹے تو دیکھا کہ دیشہ کو آکلہ[1] ہو گئی ہے جس نے اس کے تمام سر کو کھا لیا ہے جب ہم لوٹ کے آ گئے تو وہ مر گیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۸۳۔ حضرت بکرؓ بن جبلہ کلبی

حضرت بکرؓ بن جبلہ کلبی۔ ان کا نام عبد عمرو بن جبلہ بن وائل بن قیس بن بکر بن عامر تھا عامر کا مشہور نام جلاح بن عوف بن بکر بن عوف ابن عذرہ بن زید اللات بن فیدہ بن ثور بن کلب بن وبرہ تھا نبی ﷺ کے حضور میں وفد بن کے آئے تھے اور آپ نے ان کا نام بدل دیا تھا۔ ان سے مروی ہے کہ ان کے پاس ایک بت تھا جس کا نام عتر تھا یہ لوگ اس کی بہت تعظیم کیا کرتے تھے راوی کہتا ہے کہ ایک روز ہم ان کے پاس گئے تو ہم نے ایک آواز سنی کہ کوئی شخص عبد عمرو سے کہہ رہا ہے کہ اے بکر بن جبلہ کیا تم لوگ محمد کو جانتے ہو اس کے بعد بکر کے اسلام کا اس نے پورا ذکر کیا۔ انہیں کی اولاد میں ابرش ہیں۔ جس کا نام سعید بن ولید بن عبد عمرو بن جبلہ ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

۴۸۴۔ حضرت بکرؓ بن حارث

حضرت بکرؓ بن حارث۔ کنیت ان کی ابو میفعہ انصاری۔ حمص میں رہتے تھے عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی نے کہا ہے کہ ابو میفعہ کا نام بکر ہے۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ اندلسی نے کیا ہے۔

۴۸۵۔ حضرت بکرؓ بن حارثہ

حضرت بکرؓ بن حارثہ جہنی۔ ان کی حدیث حسن بن بشیر بن مالک بن نافذ بن مالک جہنی نے روایت کی ہے انہوں نے کہا ہے کہ مجھ سے میرے والد نے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا کہ انہوں نے اپنے والد کو اپنے دادا سے روایت کرتے ہوئے سنا کہ وہ کہتے تھے مجھ سے بکر بن حارثہ جہنی نے کہا کہ میں ایک لشکر میں تھا جسے رسول اللہ ﷺ نے (مشرکوں سے لڑنے کے لیے) بھیجا تھا پس ہم نے مشرکوں کے ساتھ جنگ کی ایک مشرک پر میں نے حملہ کیا تو اس نے اپنا اسلام ظاہر کر کے مجھ سے بچنا چاہا مگر میں نے اسے قتل کر دیا نبی ﷺ کو یہ خبر پہنچی تو آپ غضبناک ہوئے اور مجھے (اپنے پاس سے) دور کر دیا پھر اللہ نے آپ پر وحی نازل فرمائی کہ وما کان لمومن ان یقتل مومنا الاخطاء (سورۃ النساء: ۹۲) ''مومن سے یہ نہیں ہو سکتا کہ کسی مومن کو قتل کر دے مگر ہاں دھوکہ سے''۔ بکر کہتے تھے کہ پھر آنحضرتؐ مجھ سے راضی ہو گئے اور مجھے اپنے پاس بلا لیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۴۸۶۔ حضرت بکرؓ بن حبیب

حضرت بکرؓ بن حبیب حنفی۔[2] ابو نعیم نے کہا ہے کہ ان کا تذکرہ بکر بن حارثہ جہنی کی حدیث میں آتا ہے رسول اللہ ﷺ

---

[1] آکلہ اس زخم کو کہتے ہیں جو سڑتا چلا جائے اور اس کی وجہ سے جسم گل گل کر فنا ہو جائے۔ [2] نسبت ہے ایک قبیلہ کی طرف

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے ان کا نام بر برکھا تھا یہ ابونعیم کا بیان تھا۔ بکر بن حارثہ کا ذکر ہو چکا ہے مگر ان کا اس میں کچھ تذکرہ نہیں آیا۔ اور ابوموسیٰ نے صرف اسی قدر لکھا ہے کہ بکر بن حبیب حنفی ابونعیم نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ ان کا ذکر حدیث میں ہے۔

۴۸۷۔ حضرت بکرؓ بن شداخ

حضرت بکرؓ بن شداخ لیثی۔ بعض لوگ ان کو بکیر کہتے ہیں۔ یہ نبی ﷺ کی خدمت کیا کرتے تھے ان سے عبدالملک بن یعلیٰ لیثی نے روایت کی ہے کہ یہ نبی ﷺ کی خدمت کیا کرتے تھے اور یہ اس وقت بچے تھے جب بالغ ہوئے تو نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ میں اب تک تو آپ کے گھر میں جاتا تھا مگر اب میں بالغ ہو گیا ہوں (اب نہیں جا سکتا) نبی صلی اللہ علیہ وسلم (ان کی اس دیانت سے خوش ہوئے اور آپ) نے فرمایا کہ اے اللہ ان کی بات کو سچا رکھ اور ہمیشہ انہیں منصور و مظفر رکھ چنانچہ حضرت عمرؓ بن خطاب کی خلافت میں یہ ایک یہودی کو قتل کر آئے حضرت عمرؓ کو یہ بات بہت ناگوار گزری اور آپ منبر پر چڑھ گئے اور فرمایا کہ اللہ اکبر کیا میری حکومت میں اور میری [1] خلافت میں لوگ قتل کئے جائیں گے میں اس شخص کو اللہ کی یاد دلاتا ہوں جس کے پاس علم ہو کہ وہ مجھے رائے دے (کہ اس معاملہ میں کیا کرنا چاہیے؟) پس بکر بن شداخ (خود ہی) کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے میں رائے دوں گا حضرت عمرؓ نے فرمایا اللہ اکبر تو نے خون کا وبال لیا اچھا اب تو ہی اپنے نجات کی سبیل بتا انہوں نے کہا ہاں (میں بتاتا ہوں) فلاں شخص جہاد میں گیا ہے اور وہ اپنے اہل و عیال کو میری حفاظت میں دے گیا تھا چنانچہ میں اس کے دروازہ پر گیا تو میں نے اس کے گھر میں اس یہودی کو پایا اور وہ یہ کہہ رہا تھا۔

واشعث غرة الاسلام منی خلوت بعرسه لیل التمام
ابیت علی ترابنها و یمسی علی قود الاعنة و الحزام
کان مجامع الربلات منها فئام ینهضون الی فئام

اسلام کی پیشانی میری وجہ سے غبار آلود ہو گئی۔ (یعنی میں نے اسلام کو ذلیل کیا)۔ میں نے اس (مجاہد) کی بی بی سے ایک پوری رات خلوت کی۔ میں نے اس کے پہلو میں پوری رات گزاری اور اس کا شوہر تمام دن (جہاد میں) گھوڑے کی باگ اور تنگ کھینچا آتا ہے۔ اس کی اٹھی ہوئی رانوں کے جھکنے سے یہ معلوم ہوتا تھا۔ کہ ایک گروہ دوسرے گروہ کی طرف جھک رہا ہے۔

راوی کہتا ہے کہ حضرت عمرؓ نے ان کی بات کی تصدیق کی کیونکہ نبی ﷺ نے انہیں دعا دی تھی کہ اے اللہ ان کی بات کو ہمیشہ سچا رکھ۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابونعیم نے بھی ان کا ذکر لکھا ہے مگر ان دونوں نے ان کا نسب نہیں بیان کیا کلبی نے ان کا نسب بیان کیا ہے اور انہوں نے ان کا نام بکیر بتایا ہے اس کے باپ نے اس کا نام شداد (دو دالوں کے ساتھ) رکھا کلبی کہتے ہیں کہ ان کا نسب یہ ہے بکیر بن شداد بن عامر بن الملوح بن یعمر الشداخ بن عوف بن کعب بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ بن

[1] کہاں ہیں وہ جو اسلام پر خونریزی کا الزام لگاتے ہیں ذرا اس واقعہ کو اور اس کے مثل بے شمار واقعات کو دیکھیں کہ ایک کافر کے قتل پر خلیفہ رسول اللہ کی کیا حالت تھی؟ ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خزیمہ کنانی لیثی یہ بڑے سخت شہسوار تھے انہیں کی نسبت شماخ نے یہ شعر کہا ہے۔

وغبت عن خیل بموقان اسلمت   بکیر بن الشداخ فارس اطلال

''اور تو اس لشکر میں نہ تھا جس نے (مقام) موقان میں بکیر بن شداخ شہسوار کے سامنے سر جھکا دیا''۔

کلبی نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ وہی بکیر ہیں جن کا قصہ مذکور ہوا۔ میں سمجھتا ہوں کہ حق وہی ہے جو کلبی نے کہا کیونکہ وہ نسب کے عالم ہیں۔ ان کے نسب میں چونکہ شداخ ہیں اس وجہ سے ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کو باپ سمجھ لیا حالانکہ وہ قریب کے باپ نہیں ہیں اور غالباً ابونعیم نے ابن مندہ کی پیروی کر کے یہ لکھ دیا۔ واللہ اعلم

۴۸۸۔ حضرت بکرؓ بن عبداللہ

حضرت بکرؓ بن عبداللہ بن ربیع انصاری۔ ان کی روایت نبی ﷺ سے ہے کہ آپ نے فرمایا اپنے بچوں کو تیراکی اور تیر اندازی سکھاؤ اور مسلمان عورت کا شغل اپنے گھر میں کاتنا۔ کیا عمدہ ہے اور جب تیرے ماں باپ (دونوں ایک ہی وقت میں) تجھے بلائیں تو ماں کو جواب دے۔[1] ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۸۹۔ حضرت بکرؓ بن مبشر

حضرت بکرؓ بن مبشر بن خیر انصاری رضی اللہ عنہ۔ بنی عبید بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس سے ہیں۔ بنی عبید اوس کی ایک شاخ ہیں۔ ان کا صحابی ہونا ثابت ہے۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے۔ ان سے اسحاق بن سالم نے روایت کی ہے۔ سعید بن ابی مریم نے ابراہیم بن سوید سے انہوں نے انیس بن ابی یحیٰی سے انہوں نے اسحاق بن سالم سے جو بنی نوفل بن عدی کے غلام تھے انہوں نے بکر سے روایت کی ہے کہ میں عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن رسول اللہ کے ہمراہ عیدگاہ جایا کرتا تھا ہم لوگ (وادی) بطحان کے بیچ میں ہو کے چلتے تھے یہاں تک کہ عیدگاہ پہنچ کر رسول اللہؐ کے ہمراہ نماز پڑھتے تھے پھر وادی[2] بطحان ہی میں سے ہو کے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ لوٹتے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے ہم اس کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ اس حدیث کی روایت کرنے میں سعید ابراہیم سے منفرد ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ ابوعمر نے کہا ہے کہ ان سے اسحاق بن سالم نے اور انیس بن یحیٰی نے روایت کی ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے انیس صرف اسحاق سے روایت کرتے ہیں۔ واللہ اعلم

۴۹۰۔ حضرت بکیرؓ بن شداد

حضرت بکیرؓ بن شداد۔ یہ بکیر بیٹے ہیں شداد بن عامر بن ملوح بن یعمر شداخ کنانی لیثی کے۔ بکر بن شداخ کے بیان میں ان کا ذکر آ چکا ہے۔ کلبی نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔

---

[1] ایسی حالت میں جبکہ ماں باپ کے حکم میں تعارض ہو علماء نے لکھا ہے کہ اگر وہ حکم از قبیل خدمت ہے تو ان کے حکم کو ترجیح ورنہ باپ کے حکم کو۔

[2] دوسری حدیثوں میں جو اس سے زیادہ صحیح ہیں وارد ہوا ہے کہ عیدین کی نماز پڑھنے آنحضرتؐ جس راستہ سے جاتے تھے اس راستہ سے لوٹتے نہ تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب الباء واللام

۴۹۱۔ حضرت بلالؓ بن حارث

حضرت بلالؓ بن حارث بن عصم بن سعید بن قرہ بن خلاوہ بن ثعلبہ بن ثور بن ہدمہ بن لاطم بن عثمان بن عمرو بن اد بن طابخہ۔ کنیت ان کی ابوعبدالرحمٰن مزنی۔ عثمان (بن عمرو) کی اولاد کو مزینہ کہتے ہیں ان کی والدہ کی طرف نسبت کر کے جن کا نام مزینہ تھا۔ یہ مدینہ کے رہنے والے ہیں۔ نبیؐ کے حضور میں مزینہ کے وفد کے ہمراہ رجب ۵ ہجری میں آئے تھے بوڑھوں اور بچوں کو انہوں نے مدینہ کے باہر ٹھہرا دیا تھا اور خود مدینہ میں آئے تھے۔ نبیؐ نے انہیں عقیق (نامی وادی) معافی میں دی تھی۔ فتح مکہ کے دن قبیلہ مزینہ کا جھنڈا انہیں کے ہاتھ میں تھا۔ اخیر میں انہوں نے بصرہ کی سکونت اختیار کر لی تھی۔ ان سے ان کے بیٹے حارث نے اور علقمہ بن وقاص نے روایت کی ہے۔ ہمیں اسمٰعیل بن عبداللہ بن علی مذکر اور ابراہیم بن محمد فقیہ نے اور احمد بن عبیداللہ بن علی نے اپنی اسناد سے محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حماد بن سری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدہ نے محمد بن عمرو سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے بلال بن حارث مزنی کو جو رسول اللہؐ کے صحابی تھے یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ تم میں سے کوئی شخص کبھی کوئی ایسی بات اللہ کی خوشنودی کی کہتا ہے کہ وہ نہیں سمجھتا کہ یہ بات کہاں تک پہنچے گی مگر اللہ اس کی وجہ سے اپنی رضامندی قیامت تک اس کے لیے لکھ دیتا ہے اور بے شک کوئی شخص تم میں سے کوئی بات اللہ کی ناخوشی کی ایسی کہتا ہے کہ وہ نہیں سمجھتا کہ یہ بات کہاں تک پہنچے گی مگر اللہ اس کی وجہ سے اپنی ناخوشی قیامت تک اس کے لیے لکھ دیتا ہے۔ اس حدیث کو سفیان بن عیینہ نے اور محمد بن فلیح نے اور محمد بن بشیر نے اور ثوری نے اور دراوردی نے اور یزید بن ہارون نے اسی طرح موصول روایت کیا ہے اور محمد بن عجلان نے اور امام مالک بن انس نے محمد بن عمرو سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے بلال سے اس کو روایت کیا ہے۔ اور ابن مبارک نے اس حدیث کو موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے بلال سے روایت کیا ہے۔

بلال کی وفات ۶۰ ہجری آخر خلافت حضرت معاویہؓ میں بعمر اسی سال ہوئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابن مندہ نے کہا ہے کہ ان سے ان کے دونوں بیٹے حارث اور علقمہ روایت کرتے ہیں حالانکہ جو علقمہ ان سے روایت کرتے ہیں وہ (ان کے بیٹے نہیں ہیں) وقاص کے بیٹے ہیں واللہ اعلم۔ اور ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کے نسب میں مرہ میم کے ساتھ لکھا ہے حالانکہ وہ قرہ ہے قاف کے ساتھ اس میں بعض راویوں کو وہم ہو گیا ہے اور انہوں نے حارث بن بلال کو صحابی قرار دیا ہے اس کی بحث انشاء اللہ حارث کے بیان میں ہو گی۔

۴۹۲۔ حضرت بلالؓ بن حمامہ

حضرت بلالؓ بن حمامہ۔ کعب بن نوفل مزنی سے بلال بن حمامہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمارے سامنے مسکراتے ہوئے تشریف لائے عبدالرحمٰن بن عوف آپ کے سامنے کھڑے ہو گئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ کیوں مسکراتے ہیں؟ فرمایا کہ ایک خوشخبری کے سبب سے جو اللہ عزوجل کی طرف سے میرے چچازاد بھائی اور میری

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیٹی کے حق میں میرے پاس آئی ہے۔ اللہ عزوجل نے جب چاہا کہ علی کا نکاح فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کردے تو اللہ نے رضوان کو حکم دیا کہ (درخت) طوبیٰ کو ہلائے چنانچہ اس نے ہلایا تو اس سے کچھ لکھے ہوئے رقعہ موافق شمار محبین اہل بیت کے گرے پھر اس کے نیچے سے کچھ فرشتے نور کے پیدا ہوئے اور ہر ایک نے ایک ایک رقعہ اٹھالیا اور جب کل قیامت کے دن سب لوگ جمع ہوں گے تو فرشتے تمام مخلوق میں گشت لگائیں گے جہاں کسی محب اہل بیت کو دیکھیں گے اسے ایک رقعہ دے دیں گے جس میں آگ سے آزادی لکھی ہوئی ہے۔ پس میرے چچازاد بھائی یعنی علی مرتضیٰ کے نام پر میری امت کے بہت سے مرد اور عورت دوزخ سے آزاد کئے جائیں گے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے سوا اس سند کے اور کسی سند سے مروی نہیں ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ بلال بن رباح موذن ہیں حمامہ ان کی والدہ ہیں انہیں کی طرف ان کی نسبت ہے۔

۴۹۳۔ حضرت بلالؓ بن رباح

حضرت بلالؓ بن رباح۔ کنیت ان کی عبدالکریم اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوعبداللہ اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوعمرو ان کی والدہ کا نام حمامہ ہے۔ مکہ کے مولدین [۱] میں سے ہیں۔ بنی جمح کے غلام تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ سراۃ کے مولدین میں سے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے آزاد کئے ہوئے ہیں۔ انہوں نے پانچ اوقیہ میں انہیں مول لیا تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں سات اوقیہ میں اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ نو اوقیہ میں اور مول لے کر محض اللہ عزوجل کی خوشنودی کے لیے ان کو آزاد کردیا تھا۔

رسول اللہ ﷺ کے موذن اور خزانچی تھے۔ بدر میں اور تمام مشاہد میں شریک ہوئے۔ اسلام کی طرف سبقت کرنے والوں میں تھے اور ان لوگوں میں تھے جنہیں اللہ عزوجل کی راہ میں (کفار کی طرف سے) سخت تکلیف دی جاتی تھی اور یہ اس تکلیف پر صبر کرتے تھے۔ ابوجہل انہیں منہ کے بل دھوپ میں لٹاتا تھا اور چکی کا پاٹ ان کے اوپر رکھ دیتا تھا یہاں تک کہ دھوپ انہیں بھون دیتی تھی اور وہ ان سے کہتا تھا کہ محمد کے پروردگار کا انکار کردو مگر یہ کہتے تھے کہ احد احد

ایک مرتبہ انہیں ایسی ہی تکلیف دی جارہی تھی کہ ورقہ [۲] بن نوفل کا گزر ہوا تو انہوں نے کہا کہ اے بلال احد احد (کہے جاؤ) خدا کی قسم اگر اس حالت میں مرجاؤ گے تو ہم تمہاری قبر کو (بارگاہ الٰہی میں) وسیلہ رحمت بنائیں گے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ بنی جمح کے غلام تھے اور امیہ بن خلف انہیں تکلیف دیتا تھا اور پے در پے انہیں عذاب کرتا تھا پس اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ایسا کیا کہ بلال ہی نے بدر میں اس کو قتل کردیا۔ سعید بن مسیب بلال کا ذکر کرکے کہتے تھے کہ وہ اپنے دین پر بڑے حریص تھے انہیں سخت سخت تکلیفیں دی جاتی تھیں جب مشرک لوگ ان کو اپنے پاس بلاتے تھے تو یہ اللہ اللہ کہتے تھے۔ سعید بن مسیب کہتے تھے کہ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیقؓ سے ملے اور فرمایا کہ اگر ہمارے پاس کچھ ہوتا تو ہم بلال کو خرید لیتے حضرت ابوبکرؓ عباس بن عبدالمطلب کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ بلال کو ہمارے لیے خرید دو چنانچہ عباس گئے اور بلال کی مالکہ سے کہا کہ کیا تم اس کو غلام کو بیچو گی قبل اس کے کہ اس کی بھلائی جاتی رہے اس نے کہا کہ اس غلام کو تم کیا کرو گے یہ خبیث ہے اور ایسا ہے اور ایسا ہے (غرض اس نے ٹال دیا) پھر (دوبارہ) عباس اس سے ملے اور اسی قسم کی گفتگو کی غرض انہوں نے اس سے بلال کو خرید لیا اور ابوبکرؓ

۱۔ مولدین ان لوگوں کو کہتے ہیں جو خالص عرب نہ ہوں۔ ۱۲

۲۔ ورقہ بن نوفل زمانہ جاہلیت میں نصرانی ہوگئے تھے اور انجیل کا ترجمہ سریانی سے عربی میں کیا کرتے تھے اعلیٰ درجہ کے موحد تھے۔ ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے پاس بھیج دیا بعض لوگوں کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے انہیں اس حال میں مول لیا تھا کہ وہ پتھر کے نیچے دبے ہوئے تھے اور انہیں تکلیف دی جارہی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کے اور ابوعبیدہ بن جراح کے درمیان میں مواخات کرادی تھی۔ بلال رسول اللہ ﷺ کی حیات بھر موذن رہے سفر میں بھی حضر میں بھی۔ یہی سب سے پہلے شخص ہیں جنھوں نے اسلام میں اذان دی۔ ہمیں یعیش بن صدقہ بن علی فراتی فقیہ شافعی نے اپنی سند سے احمد بن شعیب تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن معدان بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن اعین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے زہیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اعمش نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے انہوں نے حضرت بلال بن بلال سے نقل کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے اذان کے آخری الفاظ یہ ہیں اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ۔

پھر جب رسول اللہؐ کی وفات ہوگئی تو انہوں نے چاہا کہ ملک شام کی طرف چلے جائیں حضرت ابوبکرؓ نے ان سے کہا کہ نہیں تم میرے پاس رہو انہوں نے کہا کہ اگر آپ نے مجھے اپنے نفس کے لیے آزاد کیا ہے تو مجھ روک لیجئے اور اگر آپ نے مجھے اللہ عزوجل کے لیے آزاد کیا ہے تو مجھے چھوڑ دیجئے کہ میں اللہ عزوجل کی طرف [1] چلا جاؤں۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا اچھا جاؤ یہ شام کی طرف چلے گئے اور وہیں رہے یہاں تک کہ ان کی وفات ہوگئی۔ اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت میں بھی اذان دی ہمیں ابومحمد بن ابوالقاسم دمشقی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمارے چچا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوطالب بن یوسف نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عباس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن معروف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن فہم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسماعیل بن عبداللہ بن ابی اویس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالرحمٰن بن سعد بن عمار بن سعد موذن نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے عبداللہ بن محمد بن عمار بن سعد نے اور عمار بن حفص بن سعد اور عمر بن حفص بن عمر بن سعد نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے جب رسول اللہؐ کی وفات ہوئی تو حضرت بلالؓ حضرت ابوبکرؓ کے پاس آئے اور کہا کہ اے خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ میری امت کے اعمال میں سب سے افضل جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ لہٰذا میں نے ارادہ کیا ہے کہ محض اللہ کی خوشنودی کے لیے سرحد پر رہوں یہاں تک کہ قتل ہوجاؤں۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ اے بلال میں تمہیں اللہ کی قسم دلاتا ہوں اور اپنے حق و حرمت کا واسطہ دیتا ہوں (کہ تم میرے ہی پاس رہو) کیونکہ میں اب بوڑھا ہوا اور میری موت قریب آئی چنانچہ بلال حضرت ابوبکرؓ کے پاس رہ گئے یہاں تک کہ حضرت ابوبکرؓ کی وفات ہوگئی جب حضرت ابوبکرؓ کی وفات ہوگئی تو حضرت بلالؓ حضرت عمرؓ کے پاس آئے اور ان سے وہی کہا جو حضرت ابوبکرؓ سے کہا تھا حضرت عمرؓ نے بھی نامنظور کیا جس طرح حضرت ابوبکرؓ نے نامنظور کیا تھا مگر حضرت بلالؓ نے نہ مانا۔

بعض لوگوں کا بیان ہے کہ جب ان سے حضرت عمرؓ نے کہا کہ تم میرے پاس رہو اور انہوں نے نہیں مانا تو حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ تمہیں اذان دینے سے کون چیز مانع ہے حضرت بلالؓ نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے حکم سے اذان دی یہاں تک کہ آپ کی وفات ہوگئی پھر میں نے حضرت ابوبکرؓ کے حکم سے اذان دی کیونکہ وہ میرے ولی نعمت تھے یہاں تک کہ ان کی بھی

---

[1] اللہ کی طرف جانے کا مطلب یہ ہے کہ ایسے مقام پر چلے جائیں جہاں باطمینان عبادت کا موقع ملے مدینہ میں سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقامات خالی دیکھ کران کو سخت بے چینی رہتی تھی ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وفات ہوگئی اور میں رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سن چکا ہوں کہ اے بلال کوئی عبادت جہاد فی سبیل اللہ سے بڑھ کر نہیں ہے (لہٰذا اب میں جہاد کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں) چنانچہ بعزم جہاد شام کی طرف چلے گئے۔ جب حضرت عمرؓ (فتح بیت المقدس کے لیے) شام تشریف لے گئے تو ان کے کہنے سے وہاں ایک مرتبہ حضرت بلالؓ نے اذان دی (راوی کہتا ہے کہ) اس دن سے زیادہ ہم نے رونے والے نہیں دیکھے۔ ان سے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت علی اور ابن مسعود اور عبداللہ بن عمر اور کعب بن عجرہ اور اسامہ بن زید اور جابر اور ابوسعید خدری اور براء بن عازب رضوان اللہ علیہم اجمعین نے روایت کی ہے (یہ سب صحابی ہیں) اور ان سے مدینہ اور شام کے بڑے بڑے تابعین کی ایک جماعت نے بھی روایت کی ہے۔ حضرت ابوالدرداءؓ نے روایت کی ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ جب فتح بیت المقدس کے بعد مقام جابیہ میں گئے تو ان سے بلال نے درخواست کی کہ انہیں شام میں رہنے دیں چنانچہ انہوں نے منظور کر لیا بلال نے کہا اور میرے بھائی ابورویحہ کو (بھی اجازت دے دیجئے) جن کے اور میرے درمیان میں رسول اللہ ﷺ نے مواخات کرادی تھی حضرت عمرؓ نے فرمایا اچھا تمہارے بھائی کو بھی میں نے اجازت دی چنانچہ یہ دونوں خولان کے ایک محلہ میں فروکش ہوئے حضرت بلالؓ نے ان سے کہا کہ ہم تمہارے پاس نکاح کی درخواست کرنے کو آئے ہیں۔ ہم پہلے کافر تھے اب اللہ نے ہمیں ہدایت کردی ہم غلام تھے اللہ نے ہمیں آزاد کردیا ہم فقیر تھے اب اللہ نے ہمیں مالدار کردیا پس اگر تم اپنی (لڑکیوں کا) نکاح ہمارے ساتھ کردو تو الحمدللہ اور اگر ہماری درخواست نامنظور کرو تو لاحول ولاقوۃ الا باللہ ان لوگوں نے ان کے ساتھ نکاح کر دیا۔ بعد اس کے حضرت بلالؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ فرماتے ہیں اے بلال! کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ تم ہمارے زیارت کے لیے آؤ صبح کو حضرت بلال نہایت رنج کی حالت میں بیدار ہوئے اور مدینہ کی طرف چل دیئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اقدس پر حاضر ہوئے اور قبر اطہر پر منہ رکھ کر رونے لگے اتنے میں حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہم آگئے اور حضرت بلالؓ نے ان کو لپٹا لیا اور انہیں پیار کرنے لگے حضرات حسنینؓ نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ آج صبح کی اذان تم دو چنانچہ (یہ اذان دینے کے لیے) مسجد کی چھت پر چڑھے جب انہوں نے کہا کہ اللہ اکبر اللہ اکبر تو سارا مدینہ ہل گیا پھر جب انہوں نے کہا کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ تو اور زیادہ جنبش ہوئی پھر جب انہوں نے کہا اشہد ان محمد رسول اللہ تو عورتیں اپنے پردوں سے باہر آگئیں اس دن سے زیادہ رونے والے مرد اور رونے والی عورتیں کبھی نہیں دیکھی گئیں۔

ہمیں ابوجعفر بن احمد بن علی نے اور اسماعیل بن عبیداللہ بن علی نے اور ابراہیم بن محمد بن مہران نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ ترمذی سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم سے حسین بن حریث نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں علی بن حسین بن واقد نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن بریدہ نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ایک دن صبح کو رسول اللہ نے حضرت بلالؓ کو بلایا اور فرمایا کہ اے بلال! کیا وجہ ہے کہ تم جنت میں مجھ سے آگے ۱؎ رہتے ہو جب کبھی میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے تمہارے چلنے کی آواز اپنے آگے سنی۔ ہمیں عمر بن محمد بن معمر وغیرہ سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہمیں ہبۃ اللہ بن عبدالواحد منشی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطالب محمد بن غیلان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عبداللہ بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومنصور بن سلیمان بن محمد بن فضل بجلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن ابی عمر نے خبر دی وہ کہتے

۱؎ یہ آگے رہنا رسول اللہ ﷺ پر ان کی فضیلت کو ثابت نہیں کرسکتا خدام لوگ اپنے آقا کے آگے بھی چلتے ہیں پیچھے بھی چلتے ہیں۔ مگر ہاں آگے رہنا ان کے اختصاص و تقرب کی دلیل ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے ہمیں سفیان نے سلیمان تیمی سے انہوں نے ابوعثمان نہدی سے نقل کر کے خبر دی کہ بلال نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی وجہ یہ بیان کی کہ آپ آمین میں مجھ سے آگے نہیں ہوتے۔[1] حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ حضرت ابوبکرؓ ہمارے سردار تھے اور انہوں نے ہمارے سردار یعنی حضرت بلالؓ کو آزاد کیا۔

مجاہد نے بیان کیا ہے کہ سب سے پہلے جن لوگوں نے مکہ میں اسلام ظاہر کیا سات آدمی تھے (۱) رسول اللہ ﷺ (۲) ابوبکر (۳) خباب (۴) صہیب (۵) عمار (۶) بلال (۷) سمیہ والدہ عمار۔ پس بلال کو تو اللہ کی راہ میں بہت ذلت حاصل ہوئی ان کی قوم نے ان کی تذلیل کی ان کو پکڑا اور ان کی مشکیں کس دیں اور چھال کی بٹی ہوئی ایک رسی ان کی گردن میں ڈالی اور اپنے لڑکوں کے حوالہ کر دیا لڑکے ان کے ساتھ مکہ میں اخشان (پہاڑ) کے درمیان کھیلا کرتے تھے یہاں تک کہ جب تھک جاتے تو ان کو چھوڑ دیتے اور باقی لوگوں کے حالات ان کے ناموں میں آئیں گے۔ شبابہ نے ایوب بن سیار سے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے انہوں نے ابوبکر صدیق سے انہوں نے بلال سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ میں نے ایک سخت سردی والے دن صبح کی اذان دی پس رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے آپ نے مسجد میں کسی کو نہ دیکھا تو آپ نے فرمایا کہ اور لوگ کہاں ہیں میں نے عرض کیا کہ سردی کے سبب سے نہیں آئے آپ نے فرمایا کہ اے اللہ! سردی کو ان لوگوں سے دور کر دے پس (فوراً ہی) میں نے دیکھا کہ وہ لوگ نماز کے لیے چلے آرہے ہیں۔ اس حدیث کو حمانی وغیرہ نے ایوب سے نقل کیا ہے اور انہوں نے ابوبکر کا ذکر نہیں کیا۔ محمد بن سعد کاتب واقدی نے کہا ہے کہ حضرت بلالؓ کی وفات ۲۰ھ میں دمشق میں ہوئی اور باب الصغیر میں مدفون ہوئے اس وقت ان کی عمر ۶۰ سال سے کچھ اوپر تھی۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ۱۷ھ یا ۱۸ھ میں ان کی وفات ہوئی۔ اور علی بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا ہے کہ حضرت بلالؓ کی وفات حلب میں ہوئی اور باب الاربعین میں مدفون ہوئے۔ حضرت بلال کا رنگ تیز گندمی تھا۔ نحیف الجثہ اور طویل القامۃ تھے رخساروں پر گوشت کم تھا۔ ابوعمرو نے لکھا ہے کہ ایک ان کے بھائی تھے ان کا نام خالد تھا اور ایک بہن تھیں جن کا نام غفیرہ تھا وہ آزاد کی ہوئی عمر بن عبداللہ مولیٰ غفرہ محدث کی تھیں۔ حضرت بلال نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔

۴۹۴۔ حضرت بلالؓ بن مالک مزنی

حضرت بلالؓ بن مالک مزنی۔ انہیں رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر کے ساتھ بنی کنانہ کی طرف بھیجا تھا چنانچہ یہ لوگ گئے اس جنگ میں صرف ایک گھوڑا ان کا زخمی ہو گیا تھا۔ یہ واقعہ ۵ھ کا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

۴۹۵۔ حضرت بلالؓ بن یحییٰ

حضرت بلالؓ بن یحییٰ۔ ان کا تذکرہ حسن بن سفیان نے وحدان میں کیا ہے۔ ہمیں محمد بن عمر بن ابی عیسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن احمد یعنی ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حافظ ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعمرو بن حمدان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن سفیان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مقدمی یعنی محمد بن ابی بکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عثمان قرشی

---

[1] یعنی میں آپ کی آمین کے ساتھ ہی آمین کہتا ہوں اس کی بہت بڑی فضیلت حدیث میں آئی ہے دوسری صحیح احادیث میں وارد ہوا ہے کہ حضرت بلالؓ نے اس کی وجہ سے یہ عرض کی کہ میں ہر وضو کے بعد دو رکعت نماز پڑھ لیا کرتا ہوں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حبیب بن سلیم نے بلال بن یحییٰ سے انہوں نے نبی ﷺ سے نقل کر کے خبر دی آپ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی بخشش بندے پر دنیا میں یہ ہے کہ اس کے گناہوں کو دنیا میں چھپائے اور سب سے پہلی رسوائی اللہ کی طرف سے یہ ہے کہ اس کے گناہ ظاہر کر دیئے جائیں ابونعیم نے کہا ہے کہ میں ان بلال کو عبسی کوفی سمجھتا ہوں جو حضرت حذیفہ کے شاگرد تھے صحابی نہیں ہیں۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۹۶۔ حضرت بلالؓ

حضرت بلالؓ۔ یہ انصار میں سے ایک شخص ہیں حضرت عمر بن خطابؓ نے انہیں عمان کا حاکم مقرر فرمایا تھا پھر انہیں معزول کر کے عمان کی حکومت بھی عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کو دے دی۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ مجھے ان کا نسب معلوم نہیں مگر ان کا یہ قصہ مشہور ہے۔

۴۹۷۔ حضرت بلزؓ

حضرت بلزؓ۔ بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام برز ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں رزن ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں مالک بن قہطم ہے کنیت ان کی ابوالعشراء دارمی۔ ان کا تذکرہ کنیت میں اور ان کے اور ناموں میں انشاء اللہ تعالیٰ آئے گا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۹۸۔ حضرت بلیلؓ بن بلال

حضرت بلیلؓ بن بلال بن احیحہ بن جلاح کنیت ان کی ابولیلیٰ۔ عمران کے بھائی ہیں یہ دونوں بھائی نبیؐ کے صحابی تھے اور دونوں احد میں اور اس کے بعد کے غزوات میں شریک ہوئے یہ عدوی کا بیان ہے۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ نے کیا ہے۔

باب الباء والنون والہاء والیاء

۴۹۹۔ حضرت بنہؓ جہنی

حضرت بنہؓ جہنی۔ بعض لوگ ان کو بنہ کہتے ہیں اور بعض لوگ نبیہ کہتے ہیں۔ معاذ بن ہانی اور یحییٰ بن بکیر نے ابن لہیعہ سے انہوں نے ابوالزبیر سے انہوں نے جابر سے انہوں نے بنہ جہنی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ کا گزر ایسے لوگوں پر ہوا جو تلوار کو برہنہ کئے ہوئے ایک دوسرے کے ہاتھ میں دے رہے تھے آپ نے فرمایا کہ کیا میں نے تمہیں اس سے منع نہ کیا تھا۔[۱] جو شخص ایسا کرے اس پر اللہ کی لعنت۔ اس حدیث کو ابن وہب نے ابن لہیعہ سے روایت کیا ہے اور انہوں نے نبیہ کہا ہے اور اسی کے مثل ابن معین اور ابن وہب نے بھی کہا ہے جو ابن لہیعہ سے روایت کرنے میں بڑے ثابت قدم ہیں اور ابن سکن نے اپنی کتاب میں جو انہوں نے صحابہ کے حالات میں لکھی ہے۔ بنہ بے اور نون مشدد کے ساتھ لکھا ہے اور اس کو انہوں نے محمد بن عبداللہ مقری سے

---

[۱] اس کے منع کرنے میں یہ حکمت ہوگی کہ برہنہ تلوار سے بہادروں کو ایک جوش پیدا ہوتا ہے اور اہل عرب میں باہم زمانہ جاہلیت میں سخت عداوت تھی کہیں ایسا نہ ہو کہ اس جوش کے ساتھ وہ عداوت یاد آ جائے اور فتنہ برپا ہو جائے اس کے علاوہ یوں بھی تلوار کا برہنہ رکھنا خلاف عقل ہے۔ زخم لگ جانے کا اندیشہ ہے۔۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن لہیعہ سے اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔اس اختلاف کو ابوعمرو نے ذکر کیا ہے اور ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۵۰۰۔ حضرت بہزؓ

حضرت بہزؓ۔بعض لوگ ان کو بہزی کہتے ہیں۔یمان بن عدی نے ثبیت سے انہوں نے یحیٰ بن سعید سے انہوں نے سعید بن مسیب سے روایت کی ہے کہ نبیؐ دانتوں کے عرض میں مسواک [1] ملتے تھے اور پانی چوس کر پیتے تھے اور درمیان میں تین مرتبہ سانس لیتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہی زیادہ خوش گوار اور پسندیدہ اور باعث صحت ہے۔اس حدیث کو عباد بن یوسف نے ثبیت سے ثبیت نے کہا کہ عباد بن یوسف نے قشیری سے بھی روایت کیا ہے۔مخیس بن تمیم نے بہز بن حکیم سے اور انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کیا ہے۔ابوعمر نے کہا ہے کہ اس حدیث کی سند ٹھیک نہیں ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۵۰۱۔ حضرت بہزادؓ ابو مالک

حضرت بہزادؓ۔کنیت ان کی ابو مالک۔عبدان نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے۔جعفر بن عبدالواحد نے محمد بن یحیٰ توزی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے مسلم بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے یوسف بن مالک بن بہزاد سے انہوں نے اپنے دادا بہزاد سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا (ایک مرتبہ) رسول اللہؐ نے ہمارے سامنے خطبہ پڑھا کہ ابوبکر کے بارے میں میرے حقوق کی حفاظت کرو کیونکہ جب سے وہ میرے ساتھ ہوئے کبھی انہوں نے مجھے رنج نہیں دیا عبدان نے کہا ہے کہ یہ حدیث صرف انہی لوگوں سے معلوم ہوئی جن سے ہم نے روایتیں لکھی ہیں۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۵۰۲۔ حضرت بہلولؓ بن ذویب

حضرت بہلولؓ بن ذویب۔ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ بسند غیر متصل حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا حضرت معاذ بن جبلؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سخت زار زار روتے ہوئے گئے تو ان سے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اے معاذ! کیوں روتے ہو؟ معاذ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! ایک جوان دروازے پر کھڑا ہوا ہے جس کا جسم تروتازہ اور رنگ چمکدار ہے صاف کپڑے پہنے ہوئے ہے خوبصورت ہے وہ اپنی جوانی پر ایسے رو رہا ہے جس طرح ماں اپنے بچے کے مرجانے پر روتی ہے وہ آپ کے پاس آنا چاہتا ہے۔نبی ﷺ نے فرمایا کہ اے معاذ اس جوان کو میرے پاس لے آؤ اور اسے دروازے پر نہ روکو حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ معاذ نے اس جوان کو اندر بلالیا نبی ﷺ نے فرمایا کہ اے جوان تو کیوں رو رہا ہے؟ اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں کیوں نہ روؤں میں سخت گنہگار ہوں اگر کسی گناہ پر مواخذہ ہوگیا تو میں ہمیشہ کے لیے دوزخ میں پڑ جاؤں گا اور میں یہی سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ عنقریب مجھ سے مواخذہ کرے گا راوی نے پوری حدیث ذکر کی وہ کہتا تھا کہ وہ جوان روتا ہوا چلا گیا یہاں تک کہ مدینہ کے کسی پہاڑ میں جا کر چھپ گیا اور اس نے ایک کمبل پہنا اور اپنے ہاتھوں کو لوہے کی زنجیر سے گردن کے پاس کس لیا

---

[1] دانتوں کے طول میں مسواک ملنے سے مسوڑھوں کے مضرت کا اندیشہ ہوتا ہے۔۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور چلایا کہ اے میرے معبود! اے میرے آقا اور میرے مولا یہ بہلول بن ذویب ہے جو زنجیروں میں جکڑا ہوا اپنے گناہوں کا اقرار کر رہا ہے۔ حضرت عمر بن الخطابؓ سے بھی مروی ہے کہ یہ شخص نبی ﷺ کے پاس روتا ہوا گیا اور اسی قسم کا قصہ منقول ہے اور اس شخص کا نام اس روایت میں نہیں ہے۔ بعض روایتوں میں آیا ہے کہ ان کا نام ثعلبہ تھا مگر یہ اکثر باتیں ثابت نہیں ہوئیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۵۰۳۔ حضرت بہیزؓ بن ہثیم

حضرت بہیزؓ بن ہثیم بن عامر بن نبی بابی انصاری اوسی حارثی ہیں۔ حارثہ بن حارث کی اولاد سے بیعت عقبہ اور احد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ تھے۔ اس کو ابوالاسود نے عروہ سے روایت کیا ہے۔ یہ طبری کا قول ہے اور ابن اسحاق نے ان کو ان لوگوں میں ذکر کیا ہے جو بیعت عقبہ میں شریک تھے بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام نہیز ہے نون کے ساتھ ان کا تذکرہ انشاء اللہ وہاں بھی آئے گا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۵۰۴۔ حضرت بھیسؓ بن سلمی

حضرت بھیسؓ بن سلمی تمیمی۔ انہوں نے کہا ہے کہ میں نے نبیؐ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کسی مسلمان کو اپنے مسلمان بھائی کا مال لینا جائز نہیں مگر جو وہ اپنی خوشی سے دے دے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۵۰۵۔ حضرت بولیؓ

حضرت بولیؓ۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ عبدان نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے اور اپنی اسناد سے خطاب بن محمد بن بولی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا گرم[1] کھانا' کھانے سے بچو کیونکہ وہ برکت کو دور کر دیتا ہے تم ٹھنڈا کھانا کھاؤ کیونکہ وہ خوش گوار ہوتا ہے اور اس میں برکت زیادہ ہوتی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۵۰۶۔ حضرت بودانؓ

حضرت بودانؓ۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ان کا تذکرہ علی بن سعید عسکری نے افراد میں کیا ہے اور ابوبکر بن علی نے بھی ان کا ذکر کیا ہے ہمیں ابوموسیٰ اصفہانی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے قاضی ابومحمد عبداللہ بن محمد بن عمر نے جو میرے والد کے چچا تھے مجھے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن سعید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قاسم بن یزید اشجعی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں وکیع نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سفیان نے ابن جریج سے انہوں نے ابن مینا سے انہوں نے بودان سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کسی کے سامنے اس کا بھائی مسلمان عذر کرے اور وہ اس کے عذر کو قبول نہ کرے اس پر اس قدر گناہ ہوگا جس قدر عذر نہ کرنے والے کا گناہ ہوگا۔ ابوموسیٰ نے ایسا ہی لکھا ہے مگر مشہور نام ان کا جودان ہے جو جیم کی ردیف میں انشاء اللہ آئے گا۔

---

[1] گرم کھانے کی ممانعت سے مراد ایسے گرم کھانے کی ممانعت ہے جو تکلیف دے اور بدقت کھایا جائے۔ ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۰۷۔ حضرت بجرہؓ بن عامر

حضرت بجرہؓ بن عامر۔ان کی حدیث رحال بن منذر عمری نے اپنے والد منذر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے اپنے والد بجرہ بن عامر کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے حضور میں گئے اور اسلام لائے اور ہم نے آپ سے درخواست کی کہ نماز عشاء ہم سے معاف کر دیجئے کیونکہ ہم اس وقت اپنے اونٹوں کے دودھ دوہنے میں مشغول ہوتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ انشاءاللہ تم اپنے اونٹوں کا دودھ بھی دوہ لو گے اور نماز بھی پڑھ لو گے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابوعمر نے ان کا تذکرہ بجراۃ کے نام میں کیا ہے اور اس حدیث کو بھی ذکر کیا ہے۔

۵۰۸۔ حضرت بیرحؓ بن اسد

حضرت بیرحؓ بن اسد طاحی۔ نبی ﷺ کا زمانہ پایا تھا مگر آپ کو دیکھا نہیں مدینہ میں نبیؐ کی وفات کے چند روز بعد آئے تھے۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ انہوں نے مدینہ آنے سے پہلے نبیؐ کو دیکھا تھا۔ زبیر بن خریت نے ابولبید سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ایک شخص عمان سے نبیؐ کی طرف ہجرت کر کے آئے جن کا نام بیرح بن اسد تھا جب وہ مدینہ پہنچ گئے تو انہوں نے دیکھا کہ حضرت کی وفات ہو چکی۔ مدینہ کے راستہ میں انہیں حضرت عمر بن خطاب ؓ ملے حضرت عمرؓ نے ان سے کہا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم اس شہر کے رہنے والے نہیں ہو انہوں نے کہا ہاں میں عمان کا ایک شخص ہوں پس وہ ان کو حضرت ابوبکر ؓ کے پاس لے آئے اور کہا کہ یہ اسی سرزمین کے رہنے والے ہیں جس کا ذکر رسول اللہؐ نے فرمایا تھا۔ ہمیں ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد بن حنبل سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمیں یزید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جریر نے زبیر بن خریت سے اسی کے مثل روایت کر کے خبر دی ہاں الفاظ اس کے مختلف ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

حرف التاء -- باب التاء واللام والمیم

۵۰۹۔ حضرت تلبؓ بن ثعلبہ

حضرت تلبؓ بن ثعلبہ بن ربیعہ بن عطیہ بن اخیف۔ اخیف کا نام مجفر بن کعب بن عنبر بن عمرو بن تمیم بن مر تمیمی ہیں عنبری ہیں۔ خلیفہ بن خیاط نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔ اور ابن قانع نے کہا ہے کہ اخیف بن حارث بن مجفر بصرے میں رہتے تھے۔ شعبہ کہتے ہیں ان کا نام ثلب ہے ثائے مثلثہ کے ساتھ مگر شعبہ کی زبان میں لکنت تھی وہ تے کو صاف ادا نہ کر سکتے تھے پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہے۔ ان سے ان کے بیٹے ہلقام نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابواحمد عبدالوہاب بن علی بن علی امین نے اپنی سند سے ابوداؤد سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا ہے کہ وہ کہتے تھے میں رسول اللہؐ کی صحبت میں رہا ہوں میں نے حشرات الارض [1] کی حرمت آپ سے نہیں سنی۔ اور غالب بن حجرہ بن ہلقام ابن تلب نے ہلقام بن تلب سے

---

[1] حشرات الارض ان جانوروں کو کہتے ہیں جو زمین میں ... [illegible]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ نبیؐ کے حضور میں آئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میرے لیے استغفار کیجئے چنانچہ آنحضرتؐ نے ان کے لیے استغفار کیا۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۵۱۰۔حضرت تمامؓ بن عباس

حضرت تمامؓ بن عباس بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف بن قصی۔قرشی ہاشمی۔ نبیؐ کے چچا کے بیٹے۔علماء نے ان کے صحابی ہونے میں اختلاف کیا ہے۔ان کی والدہ ایک رومی کنیز تھیں ان کے حقیقی بھائی کثیر بن عباس ہیں۔ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں اسمٰعیل بن عمر ابوالمنذر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سفیان نے ابوعلی صیقل سے انہوں نے جعفر ابن تمام سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے نبیؐ سے نقل کر کے خبر دی کہ آپ نے فرمایا کہ (ایک دن) صحابہ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ کیا وجہ ہے کہ میں تمہارے دانتوں کو زرد دیکھتا ہوں۔مسواک کیا کرو۔اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ میری امت مشقت میں پڑ جائے گی تو میں ان پر مسواک فرض کر دیتا جس طرح وضو ان پر فرض ہے۔اس حدیث کو جریر سے منصور سے اسی کے مثل روایت کیا ہے اور سریج بن یونس نے اس حدیث کو ابوحفص ابار سے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابوعلی سے انہوں نے جعفر بن تمام سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عباس سے اسی کے مثل روایت کیا ہے۔

تمام حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی طرف سے مدینہ کے حاکم تھے۔حضرت علی بن ابی طالب جب عراق کی طرف گئے تو سہل بن حنیف کو مدینہ کا حاکم مقرر کیا پھر ان کو معزول کر کے اپنے پاس بلا لیا اور سہل کے بعد تمام بن عباس کو مدینہ کا حاکم مقرر کیا پھر ان کو بھی معزول کر کے ابوایوب انصاریؓ کو مدینہ کا حاکم مقرر کیا پھر ابوایوب (خودہی) حضرت علیؓ کے پاس چلے اور مدینہ کا حاکم اپنی جگہ ایک انصاری کو کر گئے وہی انصاری مدینہ کے حاکم رہے یہاں تک کہ حضرت علیؓ شہید ہو گئے۔یہ مضمون ابوعمر نے خلیفہ سے نقل کیا ہے اور زبیر بن بکار کہتے تھے کہ حضرت عباس کے دس بیٹے تھے تمام ان سب میں چھوٹے تھے حضرت عباس ان کو گود میں اٹھاتے تھے اور فرماتے تھے

تمو ابتمام فصار و اعشرة　　یارب فاجعلهم کراما بررہ　　واجعل لهم ذکر او انم الثمرہ

"یہ تمام کے پیدا ہونے سے میرے بیٹے پورے دس ہو گئے۔اے میرے پروردگار!انہیں نیک اور برگزیدہ کر۔اور ان کا ذکر باقی رکھ اور ان کی نسل کو ترقی دے"۔

ابوعمر نے لکھا ہے کہ حضرت عباس کے سب بیٹوں نے نبیؐ کو دیکھا ہے ہاں فضل اور عبداللہ نے آنحضرتؐ سے حدیثیں بھی سنی ہیں اور آپ سے روایت کی ہے۔ہر ایک کا ذکر انشاء اللہ تعالیٰ اس کے مقام میں آئے گا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔میں کہتا ہوں کہ ابونعیم نے شروع تذکرہ میں تمام بن عباس کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ تمام بن قثم بن عباس اور یہ نہایت ہی عجیب بات ہے کیونکہ تمام بن عباس مشہور ہیں رہ گئے تمام بن قثم بن عباس تو اگر مراد اس سے قثم بن عباس بن عبدالمطلب ہیں تو زبیر بن بکار نے کہا ہے کہ قثم بن عباس کے کوئی اولاد نہ تھی ہاں تمام بن عباس کا ایک بیٹا تھا اس کا نام بھی قثم ہے شاید یہی شبہ ان کو ہو گیا ہو مگر یہ بعید ہے کیونکہ انہوں نے نبیؐ کا زمانہ نہیں پایا ان کے والد کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے چہ جائیکہ وہ خود۔شاید

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابونعیم کو وہ حدیث ملی ہو جو مسند احمد بن حنبل میں ہے جو ہم سے ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ بیان کیا ہے انہوں نے عبداللہ بن احمد سے نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا ہے کہ ہم سے معاویہ بن ہشام نے بیان کی وہ کہتے تھے ہمیں سفیان نے ابوعلی صیقل سے انہوں نے تمام بن قثم یا قثم بن تمام سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ تم لوگوں کا کیا حال ہے کہ تمہارے دانت زرد رہتے ہیں کیا تم مسواک نہیں کرتے اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ میری امت مشقت میں پڑ جائے گی تو بے شک میں ان پر مسواک فرض کر دیتا غالباً ابونعیم کی کتاب میں عن ابیہ کا لفظ رہ گیا ہوگا صرف تمام بن قثم یا قثم بن تمام ہوگا اور صحیح قثم بن تمام بن عباس ہے واللہ اعلم۔

۵۱۱۔ حضرت تمامؓ بن عبیدہ

حضرت تمامؓ بن عبیدہ۔ زبیر بن عبیدہ کے بھائی ہیں۔ غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ کی اولاد سے ہیں۔ ان لوگوں میں ہیں جنہوں نے نبیؐ کے ہمراہ ہجرت کی تھی۔ یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہ پھر مہاجرین رفتہ رفتہ مدینہ میں آتے گئے بنی غنم بن دودان مسلمان تھے مدینہ میں رسول اللہؐ کے ہمراہ آئے تھے اور جن لوگوں نے معہ اپنی عورتوں کے ہجرت کی تھی ان میں سے تمام بن عبیدہ ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۵۱۲۔ حضرت تمامؓ

حضرت تمامؓ۔ نبیؐ کی خدمت میں بحیرا اور ابرہہ کے ساتھ آئے تھے۔ ان کا ذکر ہم ابرہہ کے بیان میں کر چکے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۵۱۳۔ حضرت تمیمؓ بن اسید

حضرت تمیمؓ بن اسید۔ بعض لوگ ان کو اسد بن عبدالعزیٰ بن جعونہ بن عمرو بن قین بن رزاح بن عمرو بن سعد بن کعب بن عمرو خزاعی کہتے ہیں۔ یہ اسلام لائے اور نبیؐ نے نشانات حرم کی تجدید ان کے متعلق کی۔ آخر میں یہ مکہ میں رہنے لگے تھے یہ محمد بن سعد کا قول ہے ان سے عبداللہ بن عباسؓ نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا نبیؐ فتح مکہ کے دن مکہ میں داخل ہوئے تو آپ نے کعبہ کے گرد تین سو کوئی بت دیکھے جو رانگ سے جڑے ہوئے تھے پس آپ ایک لکڑی سے جو آپ کے ہاتھ میں تھی ان بتوں کی طرف اشارہ کرتے تھے اور فرماتے تھے: جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا۔ پس جب آپ کسی بت کی طرف اشارہ کرتے تھے تو وہ اپنی گدی کے بل گر پڑتا تھا اور جب آپ کسی کے گدی کی طرف اشارہ کرتے تھے تو وہ منہ کے بل گر پڑتا تھا تمیم نے اس وقت یہ شعر کہا:

وفی الانصاب معتبر وعلم لمن یرجو الثواب او العقابا

"بتوں کے حالت عبرت اور علم حاصل کرنے کے لائق ہے اس شخص کے لیے جو ثواب یا عذاب کی امید رکھتا ہے"۔

ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ تمیم بن اسد خزاعی۔ عبدان نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے اور کہا ہے کہ ہم نے ان کی کوئی روایت نہیں دیکھی یہ وہ مضمون تھا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جوابوموسیٰ نے عبدان سے نقل کیا ہے اور یہ صحیح نہیں کیونکہ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور عبدان نے جو یہ کہا ہے کہ ہم نے ان کی کوئی روایت نہیں دیکھی تو یقیناً تجدید نشانات حرم کی روایت جو ہم نے نقل کی ہے ان کو نہیں ملی۔

۵۱۴۔ حضرت تمیمؓ بن اسید عدوی

حضرت تمیمؓ بن اسید عدوی۔ عدی بن عبد مناہ بن اد بن طابخہ۔ یہ عدی قبیلہ ارباب سے ہیں ان کو لوگ عدی رباب کہتے ہیں۔ ان کی کنیت ابورفاعہ ہے۔ لوگوں نے ان کے نام میں اختلاف کیا ہے بعض لوگ ان کو تمیم بن اسید کہتے ہیں یہ احمد بن حنبل اور ابن معین کا قول ہے اور بعض لوگ تمیم بن نذیر کہتے ہیں اور بعض لوگ تمیم بن ایاس کہتے ہیں یہ ابن مندہ کا قول ہے۔ ان سے حمید بن بلال نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ خطبہ پڑھ رہے تھے میں نے کہا میں مسافر ہوں اپنے دین کی باتیں پوچھنے آیا ہوں میں نہیں جانتا کہ میرے دین میں کیا باتیں ہیں وہ کہتے تھے کہ پھر نبیؐ میری طرف متوجہ ہوئے اور خطبہ چھوڑ دیا ایک کرسی چھوہارے کی چھال سے بنی ہوئی لائی گئی جس کے پائے لوہے کے تھے اس پر نبیؐ بیٹھ گئے اور مجھے وہ باتیں تعلیم کرنے لگے جو اللہ عزوجل نے آپ کو تعلیم کی تھیں۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ دارقطنی نے ابورفاعہ کے بیان میں اس بات کا یقین کر لیا ہے کہ یہ تمیم بن اسید ہیں ابوعمر نے کہا ہے کہ دارقطنی نے ایک دوسرے مقام پر یحییٰ بن معین اور ابن صواف اور عبداللہ بن احمد بن حنبل سے انہوں نے اپنے والد سے تمیم بن نذیر روایت کیا ہے۔ یہ ابوعمر کا بیان تھا اور ابن مندہ نے تو وہی لکھا ہے جو اوپر بیان ہوا اور ابونعیم نے ان کو کسی کی طرف منسوب نہیں کیا بلکہ پورا تذکرہ لکھنے کے بعد کہا ہے کہ ان کا نام تمیم بن اسید ہے اور بعض لوگ ابن ایاس کہتے ہیں واللہ اعلم۔ اور امیر ابونصر نے نذیر یعنی ابوقتادہ عدوی کے بیان میں لکھا ہے کہ تمیم بن نذیر ان سے محمد بن سیرین اور حمید بن بلال نے روایت کی ہے پس کنیت میں انہوں نے مخالفت کی اور اسید یعنی ابورفاعہ کے بیان میں لکھا ہے کہ تمیم بن اسید اور بعض لوگ ابن اسد کہتے ہیں مگر ضمہ زیادہ مشہور ہے اور بعض لوگ ابن اسد کہتے ہیں یہ عدوی ہیں بصرہ میں رہتے تھے امیر ابونصر نے کہا ہے کہ شباب نے حوثرہ بن اشرس سے روایت کی ہے کہ ان کا نام عبداللہ بن حارث ہے بجستان میں عبدالرحمٰن بن سمرہ کے ساتھ ان کی وفات ہوئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۵۱۵۔ حضرت تمیمؓ بن اوس

حضرت تمیمؓ بن اوس بن خارجہ بن سود بن خزیمہ اور بعض لوگ ان کو سواد بن خزیمہ بن ذراع بن عدی بن دار بن ہانی بن حبیب بن نمارہ بن لخم بن عدی بن عمرو بن سبا کہتے ہیں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے ان کی کنیت ابورقیہ ہے۔ ان کی ایک بیٹی تھیں جن کا نام رقیہ تھا ان کے سوا اور کوئی اولاد ان کی نہ تھی۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ (ان کے دادا کا نام) خارجہ بن سواد ہے اور اس کے سوا اور کچھ منقول نہیں ہے اور ہشام بن محمد نے کہا ہے کہ یہ تمیم بیٹے ہیں اوس بن حارثہ بن سود بن جذیمہ بن ذراع بن عدی بن دار بن ہانی بن حبیب بن نمارہ بن لخم بن عدی بن حارث بن مرہ بن ادد بن زید بن یشجب بن عریب بن زید بن کہلان بن سبا بن یشجب بن یعرب بن قحطان کے پس انہوں نے سبا اور عمرو کے درمیان میں کئی پشتیں قائم کر دیں اور دوسرے ناموں میں بھی تغیر کر دیا جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جساسہ[1] کی حدیث بیان کی تھی اور وہ صحیح حدیث ہے۔ ان سے عبداللہ بن وہب اور سلیمان بن عامر اور شرحبیل بن مسلم اور قبیصہ بن ذویب نے روایت کی ہے۔ یہ سب سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے قصص[2] وحکایات بیان کئے انہوں نے حضرت عمرؓ سے اس کی اجازت چاہی تھی تو آپ نے انہیں اجازت دے دی تھی۔ یہ سب سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے مسجد میں چراغ روشن کئے۔ یہ ابونعیم کا قول ہے۔ انہوں نے فلسطین میں قیام کیا تھا اور نبیؐ نے انہیں فلسطین میں مقام عینون معافی میں دیا تھا اور ایک تحریر انہیں لکھ دی تھی یہ مقام اب تک بیت المقدس کے پاس مشہور ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ پہلے مدینہ میں رہتے تھے پھر حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد شام چلے گئے تھے یہ پہلے نصرانی تھے ۹ھ میں اسلام لائے۔ نماز تہجد بہت پڑھا کرتے تھے ایک شب کو (نماز تہجد پڑھنے) کھڑے ہوئے یہاں تک کہ صرف ایک آیت پر صبح کردی روتے جاتے تھے اور رکوع کرتے تھے اور سجدہ کرتے تھے وہ آیت یہ تھی: ام حسب الذین اجترحوا السیات الآیہ۔

ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب نے اپنی اسناد سے عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوالمغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسمٰعیل بن عیاش نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شرحبیل بن مسلم خولانی نے بیان کیا کہ روح بن زنباع تمیم داری کی زیارت کو گئے تو انہوں دیکھا کہ وہ اپنے گھوڑے کے لیے مہیلا بنا رہے ہیں اور ان کے گھر والے سب ان کے گرد بیٹھے ہوئے ہیں۔ روح نے ان سے کہا کہ کیا ان لوگوں میں کوئی ایسا نہ تھا جو اس کام کو کر لیتا انہوں نے کہا ہاں (تھا) مگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو مسلمان اپنے گھوڑے کے لیے مہیلا تیار کرے اور اس کو کھلائے اللہ ہر دانہ کے عوض میں اس کے لیے نیکیاں لکھتا ہے۔ اس حدیث کو طاہر بن روح بن زنباع نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا میرا گزر تمیم داری پر ہوا اور وہ اپنے گھوڑے کے لیے مہیلا تیار کر رہے تھے تو میں نے ان سے کہا الخ۔ ان کی روایت سے اور احادیث بھی ہیں۔ بہت خوش وضع اور خوش پوش تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۵۱۶۔ حضرت تمیمؓ بن بشر

حضرت تمیمؓ بن بشر بن عمرو بن حارث بن کعب بن زید مناہ بن حارث بن خزرج۔ احد میں شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

۵۱۷۔ حضرت تمیمؓ بن جراشہ

حضرت تمیمؓ بن جراشہ۔ ثقفی ہیں۔ ابن ماکولا نے ذکر کیا ہے کہ یہ نبیؐ کے حضور میں وفد بن کے آئے تھے اور ان سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا میں نبیؐ کے حضور میں قبیلہ ثقیف کے وفد کے ساتھ آیا تھا ہم سب لوگ اسلام لائے اور ہم نے آپ سے درخواست کی کہ آپ ہمارے لیے ایک تحریر لکھ دیں جس میں چند باتوں کی اجازت ہو حضرت نے فرمایا تم خود لکھ لاؤ جو تمہاری سمجھ

---

[1] جساسہ ایک جانور کا نام ہے اس کو جساسہ اس وجہ سے کہتے ہیں کہ وہ ادھر ادھر کی خبروں کا تجسس کر کے دجال سے جا کر بیان کرتا ہے اس کا مفصل تذکرہ اور حدیثوں میں ہے۔

[2] قصص وحکایات سے جھوٹے قصے کہانیاں مراد نہیں ہیں بلکہ اگلوں کے عبرت انگیز اور نصیحت آمیز واقعات مراد ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں آئے پھر اس کو میرے پاس لاؤ (حضرت علی مرتضیٰ سے ہم نے کہا آپ لکھ دیجئے چنانچہ وہ لکھنے بیٹھے) ہم نے اس تحریر میں اپنے لیے سود اور زنا کی اجازت مانگی حضرت علیؓ نے اس کے لکھنے سے انکار کر دیا پس ہم خالد بن سعید بن عاص کے پاس گئے (اور ان سے لکھنے کے لیے کہا) علی نے ان سے کہا کہ تم جانتے ہو تم کو کیا لکھنا پڑے گا سعید نے کہا جو کچھ یہ لکھوائیں گے میں لکھ دوں گا اور رسول اللہ ﷺ حکم دینے کے لیے سزاوار ہیں چنانچہ انہوں نے لکھ دیا اور ہم وہ تحریر رسول اللہؐ کے پاس لے گئے آپ نے پڑھنے والے سے فرمایا کہ اس کو پڑھو چنانچہ جب وہ سود کے بیان پر پہنچا تو آپ نے فرمایا کہ اس تحریر کے اس مقام پر میرا ہاتھ رکھ دو پس آپ نے اپنا ہاتھ اس پر رکھ کر فرمایا: یاایھا الذین آمنوا اتقوا للہ و ذروا مابقی من الربوا الآیہ۔ (اے مسلمانو! اللہ سے ڈرو اور جس قدر سود (تمہارا لوگوں کے ذمہ) باقی رہ گیا ہے اس کو چھوڑ دو۔) اس کے بعد اس عبارت کو آپ نے مٹا دیا ہمارے دل میں اطمینان آ گیا۔ اور ہم نے پھر آپ سے نہیں کہا پھر جب زنا کے بیان پر پہنچا تو آپ نے اپنا ہاتھ اس پر رکھ کر فرمایا: ولا تقربوا الزنا انه کان فاحشه الآیہ۔ (زنا کے قریب نہ جاؤ کیونکہ وہ بے حیائی ہے) اس کے بعد آپ نے اسے مٹا دیا اور حکم دیا کہ اب یہ تحریر ہم لوگوں کو لکھ کر دے دی جائے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۵۱۸۔ حضرت تمیمؓ بن حارث

حضرت تمیمؓ بن حارث بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم قرشی سہمی۔ حبش کے مہاجرین میں سے تھے اور سرزمین شام کے مقام اجنادین میں شہید ہوئے یہ بھائی ہیں سعید، ابوقیس، عبداللہ اور سائب کے۔ یہ سب بیٹے حارث کے تھے۔ یہ سب لوگ اسلام لائے تھے۔ ان کا ایک چھوٹا بھائی اور تھا جو بدر کے دن گرفتار کر لیا گیا تھا۔ ان کا باپ حارث (مسلمانوں کے ساتھ) مسخراپن کرنے والوں میں تھا اور یہ وہی ہے جس کو لوگ ابن الغیطلہ کہتے تھے غیطلہ اس کی ماں کا نام تھا وہ قبیلہ کنانہ سے تھی۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ ابن اسحاق نے مہاجرین حبش میں تمیم کا ذکر نہیں کیا بلکہ ان کے عوض میں بشر بن حارث کا ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۵۱۹۔ حضرت تمیمؓ بن حجر

حضرت تمیمؓ بن حجر۔ کنیت ان کی ابواوس اسلمی۔ یہ قبیلہ اسلم کی بستی میں عرج کی طرف سے آ کے اترا کرتے تھے۔ یہ محمد بن سعد کاتب واقدی کا قول ہے۔ یہ تمیم بریدہ بن سفیان کے دادا ہیں ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ ابن سعد کو وہم ہو گیا صحیح وہ ہے جو ایاس بن مالک بن اوس بن عبداللہ بن حجر نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا اوس سے روایت کیا ہے کہ جب نبیؐ بوقت ہجرت ان کی طرف سے ہو کر گزرے تو انہوں نے اپنے غلام مسعود کو حضرت کے ہمراہ کر دیا تھا اوس کے نام میں یہ واقعہ بیان ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے کیا ہے۔

۵۲۰۔ حضرت تمیمؓ بن حمام

حضرت تمیمؓ بن حمام انصاری۔ جنگ بدر میں شہید ہوئے اور ان کے اور ان کے ساتھیوں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی: ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل الله اموات۔ (جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کیے جائیں ان کو مردہ نہ کہو) ان کا ذکر ابن مندہ نے کیا ہے [illegible] محمد بن مروان سے انہوں نے محمد بن سائب سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابن عباس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے روایت کیا ہے۔

ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض وہم کرنے والوں نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور اس میں تصحیف کر دی ہے ان کا نام عمیر بن حمام ہے۔ اس پر راوی حضرات' اصحاب مغازی اور سیرت نگار متفق ہیں۔ کہ عمیر بن حمام حرام بن کعب بن غنم بن سلمہ کی اولاد سے ہیں۔ ان کے نام میں جس شخص نے تصحیف کی وہ محمد بن مروان سدی ہیں اور بعض لوگوں نے اس تصحیف میں ان کی پیروی کر لی ہے۔ ان کا تذکرہ انشاء اللہ عمیر کے بیان میں آئے گا۔ ان کا تذہ تینوں نے لکھا ہے۔

۵۲۱۔ حضرت تمیمؓ مولی خراش

حضرت تمیمؓ۔ خراش بن صمہ انصاری کے غلام تھے اپنے آقا خراش کے ہمراہ جنگ بدر میں شریک تھے ان کا تذکرہ عروہ بن زبیر نے اور زہری نے ان لوگوں میں کیا ہے۔ جو جنگ بدر و احد میں شریک تھے رسول اللہؐ نے ان کے اور خباب غلام عتبہ بن غزوان کے درمیان میں مواخات کرا دی تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۵۲۲۔ حضرت تمیمؓ بن ربیعہ

حضرت تمیمؓ بن ربیعہ بن عوف بن جراد بن یربوع بن طحیل بن عدی بن ربیعہ بن رشدان بن قیس بن جہینہ بن زید جہنی۔ اسلام لائے اور حدیبیہ میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک ہوئے اور درخت کے نیچے آپ سے بیعۃ الرضوان کی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ اور ہشام نے ان کا تذکرہ جمہرہ میں لکھا ہے۔

۵۲۳۔ حضرت تمیمؓ بن زید

حضرت تمیمؓ بن زید۔ عبداللہ بن زید انصاری مازنی کے بھائی ہیں۔ کنیت ان کی ابوعباد ہے۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے ان سے ان کے بیٹے عباد نے روایت کی ہے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد ثقفی نے اجازۃً اپنی اسناد سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن ابی شیبہ نے اور ابوبشر یعنی بکر بن خلف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن زید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سعید بن ابی ایوب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالاسود نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عباد بن تمیم نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے وضو فرمایا اور اپنے دونوں پیروں پر پانی [1] پھیر لیا اور نیز ان سے مروی ہے کہ نبیؐ سے پوچھا گیا کہ کسی شخص کو حالت نماز میں یہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا اسے حدث ہو گیا آپ نے فرمایا اس کا وضو نہ جائے گا جب تک کہ وہ آواز نہ سنے یا اسے بو نہ معلوم ہو۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح لکھا ہے مگر ابوعمر نے کہا ہے کہ تمیم انصاری مازنی جو عباد کے والد تھے بعض لوگ ان کا نام تمیم بن عبد بن عمر کہتے ہیں اور بعض لوگ تمیم بن زید اور بعض لوگ تمیم بن عاصم کہتے ہیں ان کی کنیت ابوالحسن ہے ان سے ان کے بیٹے عباد نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے وضو کیا اور پانی اپنے پیروں پر پھیر لیا یہ حدیث ضعیف السند ہے۔ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ عباد بن تمیم نے اپنے چچا سے

---

[1] اس لفظ کلھا ہے مسح الماء علی رجلیہ۔ ہمارے زمانہ کے بعض دھوکہ دینے والوں نے اپنے رسالہ الوضو میں اسی قسم کے الفاظ بعض حدیثوں سے نقل کر کے یہ ظاہر کیا ہے کہ اہلسنت کے یہاں بھی وضو میں پیروں کا مسح آیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جوروایت کی ہے وہ صحیح ہے اور میں تمیم کو صرف اسی روایت کے ذریعہ سے جانتا ہوں حالانکہ اس روایت میں و نیز ان کے صحابی ہونے میں کلام ہے پھر ابونعیم نے ان کے بھائی کے بیان میں لکھا ہے کہ ان کا نام عبداللہ بن زید بن عاصم بن کعب بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن ہے انصاری مازنی ہیں۔ مازن بن نجار کی اولاد سے مشہور کنیت ان کی ابن ام عمارہ تھی۔ احد میں شریک ہوئے اور بدر میں شریک نہیں ہوئے پھر ابونعیم نے کہا ہے کہ ان سے ان کے بھتیجے عباد بن تمیم نے روایت کی ہے۔ پس جب ابونعیم عباد کی روایت کو ان کے چچا سے صحیح کہتے ہیں پھر وہ تمیم کو کیوں نہیں جانتے؟ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۵۲۴۔ حضرت تمیمؓ بن سعد

حضرت تمیمؓ بن سعد۔ تمیمی۔ یہ قبیلہ تمیم کے وفد میں تھے جو رسول اللہ ﷺ کے حضور میں حاضر ہوا تھا یہ سب لوگ اسلام لائے۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۵۲۵۔ حضرت تمیمؓ بن سلمہ

حضرت تمیمؓ بن سلمہ۔ ان کی حدیث خالد حذاء نے بواسطہ ایک شخص کے ان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا اس حال میں کہ ہم نبیؐ کے پاس تھے کہ یکایک ایک شخص آپ کے پاس سے لوٹا میں نے اسے پشت کی طرف سے دیکھا کہ وہ عمامہ باندھے ہوئے تھا اس نے اپنا عمامہ کچھ پیچھے بھی لٹکایا تھا میں نے پوچھا کہ یارسول اللہ ﷺ! یہ کون شخص ہے آپ نے فرمایا کہ یہ جبرئیل علیہ السلام ہیں ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ تابعین میں بھی ایک شخص تمیم بن سلمہ ہیں وہ ابوالزبیر سے اور تابعین سے روایت کرتے ہیں میں ان کو ان تمیم کے علاوہ سمجھتا ہوں واللہ اعلم۔ اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ہمیں ابوزکریا نے خبر دی وہ کہتے تھے عمر بن ابی بکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن احمد بن عبدالرحمٰن نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمیں ابومحمد کے چچا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے علی بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں جعفر بن محمد بن عیسیٰ وراق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبیداللہ بن موسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مسعر نے زیاد بن فیاض سے انہوں نے تمیم بن سلمہ سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا وہ شخص جو امام سے پہلے اپنا سر (رکوع سجدے سے) اٹھا لیتا ہے اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کا سر گدھے کے سر کے مثل کر دے گا۔

۵۲۶۔ حضرت تمیمؓ بن عبد عمرو

حضرت تمیمؓ بن عبد عمرو کنیت ان کی ابوالحسن۔ مازنی۔ حضرت علی بن ابی طالب کی طرف سے مدینہ کے حاکم تھے جبکہ سہل بن حنیف (حاکم مدینہ) حضرت علیؓ کے پاس عراق چلے گئے۔ اس مضمون کو ابونعیم نے اپنی سند سے ابن اسحاق تک نقل کیا ہے اور ابوموسیٰ بن ابوحفص بن شاہین سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا تمیم یعنی ابوالحسن بن عبد عمرو بن قیس بن محرث بن حارث ابن ثعلبہ بن مازن بن نجار۔ ان کا تذکرہ محمد بن ابراہیم نے محمد بن یزید سے انہوں نے اپنے راویوں سے نقل کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم نے اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے کنیت کے باب میں انشاءاللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ اس سے مفصل آئے گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۲۷۔ حضرت تمیمؓ غنمی

حضرت تمیمؓ غنمی۔ بنی غنم بن سلم بن مالک بن اوس بن حارثہ انصاری اوسی بدری کے غلام تھے یہ ابن شہاب اور ابن اسحاق کا قول ہے۔ابوعمر نے کہا ہے کہ بالا تفاق سب قائل ہیں کہ یہ جنگ بدر اور احد میں شریک ہوئے اور ابوعمر نے لکھا ہے کہ ابن ہشام نے بیان کیا ہے کہ یہ سعد بن خیثمہ کے غلام تھے اور سعد بنی غنیم کے سردار تھے۔طبری نے کہا کہ سلم سین کے زیر کے ساتھ ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۵۲۸۔ حضرت تمیمؓ بن غیلان

حضرت تمیمؓ بن غیلان بن سلمہ ثقفی۔ان کا نسب ان کے والد کے بیان میں آئے گا۔بعض لوگوں کا بیان ہے کہ رسول اللہؐ کے زمانہ میں پیدا ہو چکے تھے۔ان سے ان کے بیٹے فضل نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ابوسفیان بن حرب کو اور مغیرہ بن شعبہ کو اور ایک اور شخص کو جو انصاری تھا یا خالد بن ولید تھے بھیجا اور انہیں حکم دیا کہ قبیلہ ثقیف کے بت کو توڑ ڈالیں (اور وہاں ایک مسجد بنا دیں) ان لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! ہم ان کی مسجد کہاں بنائیں آپ نے فرمایا جہاں ان کا بت خانہ ہے تا کہ اللہ کی پرستش اس مقام پر کی جائے جہاں اس کی پرستش نہ ہوتی تھی۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۵۲۹۔ حضرت تمیمؓ بن معبد

حضرت تمیمؓ بن معبد بن عبد سعد بن عامر بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث انصاری۔اوسی۔حارثی۔احد میں اپنے والد معبد کے ہمراہ شریک ہوئے تھے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے ان کے والد کے ذکر میں کیا ہے۔

۵۳۰۔ حضرت تمیمؓ بن نسر

حضرت تمیمؓ بن نسر بن عمرو۔انصاری خزرجی۔بنی خزرج میں سے ہیں۔احد میں نبیؐ کے ہمراہ شریک تھے۔ان کا تذکرہ ابن ماکولا نے کیا ہے اور ان کو نسر کے نام میں ذکر کیا ہے اور انہوں نے سفیان بن نسر کا بھی ذکر کیا ہے اور ان دونوں کو علیحدہ علیحدہ لکھا ہے۔اور ابن کلبی نے لکھا ہے کہ سفیان بن نسر بن عمرو بن حارث بن کعب بن زید مناہ بن حارث بن خزرج بدر میں نبیؐ کے ہمراہ شریک تھے ابوعمر نے سفیان کے نام میں ان کا ذکر کیا ہے۔تمیم کے نام میں کسی نے ان کا ذکر نہیں کیا۔

۵۳۱۔ حضرت تمیمؓ بن یزید

حضرت تمیمؓ بن یزید۔اور بعض لوگ ابن زید کہتے ہیں۔ان کا حال کچھ معلوم نہیں۔الملیح رقی نے ابوہاشم جعفی سے انہوں نے تمیم بن یزید سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہم مسجد قبا میں گئے فجر کی روشنی خوب پھیل گئی تھی اور نبیؐ نے معاذ کو حکم دیا تھا کہ نماز پڑھا دیا کریں اس کے بعد پوری حدیث ذکر کی۔ان کا ذکر ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۵۳۲۔ حضرت تمیمؓ بن یعار

حضرت تمیمؓ بن یعار بن قیس بن عدی بن امیہ بن خدرہ بن عوف بن حارث بن خزرج بن حارثہ۔جنگ بدر میں شریک تھے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن مندہ اور ابونعیم نے ایسا ہی کہا ہے کہ یہ خدری ہیں اور ابن کلبی نے کہا ہے کہ یہ خدارہ بن عوف کی اولاد سے ہیں جو خدرہ کے بھائی تھے۔اسی طرح حکم بن عمرو غفاری کے متعلق بھی کہا گیا ہے اور وہ غفار کے بھائی نعیلہ کی اولاد میں سے ہیں۔اور ابن عبدالبر نے کہا ہے کہ یہ تمیم بیٹے ہیں یعار بن نسر بن عمرو انصاری خزرجی کے احد میں نبی ﷺ کے ہمراہ شریک تھے انہوں نے کہا ہے کہ علی بن عمر دار قطنی نے ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے۔میں کہتا ہوں کہ ابن ماکولا نے بھی ایسا ہی کہا ہے۔

۵۳۳۔حضرت تمیمؓ

حضرت تمیمؓ۔ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا ہے۔ان سے یزید بن حصین نے سبا کے قصہ میں ایک حدیث روایت کی ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ تمیم داری ہیں۔مگر وہ حدیث صحیح نہیں ابوعمر نے لیث بن سعد سے انہوں نے موسیٰ بن علی سے انہوں نے یزید بن حصین سے انہوں نے تمیم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا نبی ﷺ سے سبا کے متعلق پوچھا گیا کہ وہ عورت ہے یا مرد اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث ذکر کی۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

باب التاء مع الواو ومع الیاء

۵۳۴۔حضرت توامؓ ابودخان

حضرت توامؓ۔ان کی کنیت ابودخان ہے۔ان کی حدیث عباس ازرق نے ہذیل بن مسعود سے انہوں نے شعبہ بن دخان بن توام سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا یہ شعر موزوں کلام عرب کا نام ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۵۳۵۔حضرت تیہانؓ بن تیہان

حضرت تیہانؓ ابوالہیثم بن تیہان کے والد ہیں۔محمد بن جعفر مطین نے ہناد بن سری سے انہوں نے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے انہوں نے محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی سے انہوں نے ابوالہیثم بن تیہان سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے اثنائے سفر خیبر میں عامر بن اکوع سے یہ فرماتے ہوئے سنا (اکوع کا نام سنان ہے) کہ ہمیں کچھ اپنے اشعار سناؤ تو عامر اتر پڑے۔اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے رجز پڑھنا شروع کیا اور یہ اشعار پڑھے:

واللہ لولا اللہ ما اھتدینا ولا تصدقنا ولا صلینا

فانزلن سکینۃ علینا وثبت الاقدام ان لاقینا

قسم اللہ کی اگر اللہ نہ ہوتا تو ہم ہدایت نہ پاتے۔اور نہ صدقہ دیتے اور نہ نماز پڑھتے۔

پس اے اللہ! تو ہم پر اطمینان نازل کر۔اور جب ہم (دشمن سے) مقابلہ کریں تو (ہمیں) ثابت قدم رکھ۔

ہم سے یہ حدیث ابوجعفر عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک اسی کے مثل بیان کی یونس بن بکیر نے کہا ہے کہ یہ صحیح ہے کہ اس حدیث کو ابراہیم بن ابی الہیثم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ابونعیم نے ان کی حدیث محمد بن سوقہ سے انہوں نے اسعد بن تیہان سے روایت کی ہے جو ہم اس کے بعد والے تذکرہ میں ذکر کریں گے انہوں نے ان دونوں کو ایک کردیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور ابن مندہ نے انہیں دو قرار دیا ہے۔

۵۳۶۔ حضرت تیہان رضی اللہ عنہ

حضرت تیہان رضی اللہ عنہ یہ ایک مجہول شخص ہیں۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ ان کی حدیث کی سند میں کلام ہے۔ ابو عبداللہ جعفی نے محمد بن سوقہ سے انہوں نے اسعد بن تیہان انصاری سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا کہ آپ نے موذن کی آواز سن کر ویسا ہی فرمایا (یعنی یہ کہ ہمیں اپنے شعر سناؤ) ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے صرف اسی سند سے مروی ہے صرف ابن مندہ نے اس تذکرہ کو لکھا ہے اور ابو نعیم نے اس حدیث کو تیہان والد ابو الہیثم کے بیان میں لکھا ہے اور کہا ہے کہ اس حدیث میں اور اس حدیث میں جو اس سے پہلے گزر چکی کلام ہے۔

باب الثاء۔ باب الثاء والالف

۵۳۷۔ حضرت ثابت رضی اللہ عنہ بن اثلہ

حضرت ثابت رضی اللہ عنہ بن اثلہ انصاری اوسی۔ خیبر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شہید ہوئے ان کا تذکرہ عبدان نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

۵۳۸۔ حضرت ثابت رضی اللہ عنہ مولی اخنس

حضرت ثابت رضی اللہ عنہ مولی اخنس بن شریق بن عمرو بن وہب ثقفی کے غلام تھے جو بنی زہرہ بن کلاب کے حلیف تھے۔ ثابت مہاجرین میں سے تھے پھر مصر چلے گئے تھے۔ ان کی کوئی روایت معلوم نہیں۔ یہ عبدان کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۵۳۹۔ حضرت ثابت رضی اللہ عنہ بن اقرم

حضرت ثابت رضی اللہ عنہ بن اقرم بن ثعلبہ بن عدی بن عجلان بن حارثہ بن ضبیعہ بن حرام بن جعل بن جشم بن ودم بن ذبیان بن ہمیم بن ذہل بن ہنی بن بلی۔ یہ مرہ بن حباب بن عدی بلوی کے چچازاد بھائی ہیں انصار سے ان کی حلف کی دوستی تھی۔ عروہ اور موسیٰ بن عقبہ نے کہا ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے اور تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک رہے اور غزوۂ موتہ میں جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے پھر جب عبداللہ بن رواحہ شہید ہوئے تو جھنڈا انہیں دیا گیا مگر انہوں نے وہ جھنڈا خالد بن ولید کو دے دیا اور کہا کہ تم فن حرب کو مجھ سے زیادہ جانتے ہو۔ یہ ثابت ۱۱ھ میں قتال مرتدین میں شہید ہوئے اور بعض لوگ کہتے ہیں ۱۲ھ میں ان کو طلیحہ اسدی نے قتل کیا تھا اور عکاشہ بن محصن بھی انہیں کے ہمراہ شہید ہوئے تھے۔ طلیحہ اور ان کے بھائی نے مل کے ان دونوں کو قتل کیا اس کے بعد طلیحہ مسلمان ہو گئے تھے اور عروہ نے کہا ہے کہ نبی ﷺ نے ایک لشکر نجد کی طرف بھیجا تھا اس کے سردار ثابت بن اقرم تھے اسی واقعہ میں ثابت بن اقرم شہید ہوئے۔ واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۴۰۔ حضرت ثابتؓ بن جذع

حضرت ثابتؓ بن جذع۔ جذع کا نام ثعلبہ بن زید بن حارث بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ بن سعد بن علی بن اسد بن شاردہ بن تزید بن جشم بن خزرج انصاری خزرجی ثم السلمی۔ ابن اسحاق نے کہا ہے کہ یہ ثابت بیعت عقبہ اور بدر میں شریک تھے اور زہری نے کہا ہے کہ یہ بدری ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۵۴۱۔ حضرت ثابتؓ بن حارث

حضرت ثابتؓ بن حارث انصاری۔ جنگ بدر میں شریک تھے۔ ان کا شمار اہل مصر میں ہے۔ ان سے حارث بن یزید نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا یہود کی عادت تھی کہ جب ان کا کوئی چھوٹا بچہ مرجاتا تو کہتے تھے کہ یہ صدیق ہے نبی ﷺ کو یہ خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا یہود جھوٹ بولتے ہیں۔[1] اللہ تعالیٰ جب کسی جان کو ماں کے پیٹ میں پیدا کرتا ہے تو اسی وقت وہ شقی و سعید (بھی لکھ دیتا) ہے پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: هو اعلم بكم اذا انشاء كم من الارض و اذا نتم اجنة فی بطون امهتكم الآیہ۔ (وہ (اللہ) تم سے خوب واقف ہے جبکہ اس نے تمہیں زمین سے پیدا کیا اور جبکہ تم اپنی ماں کے شکم میں بچے تھے)۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۵۴۲۔ حضرت ثابتؓ بن حسان

حضرت ثابتؓ بن حسان بن عمرو بنی عدی بن نجار سے ہیں۔ ان کی کوئی اولاد نہ تھی۔ بدر میں شریک تھے۔ یہ زہری کا قول ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے۔

۵۴۳۔ حضرت ثابتؓ بن خالد

حضرت ثابتؓ بن خالد بن نعمان بن خنسا ابن عسیرہ بن عبد بن عوف بن غنم بن مالک۔ بنی تیم اللہ سے ہیں۔ ان کا نسب ابن مندہ اور ابونعیم نے ایسا ہی بیان کیا ہے۔ اور ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ ثابت بیٹے ہیں خالد بن عمرو بن نعمان بن خنسا جو مالک بن نجار کی اولاد سے ہیں موسیٰ بن عقبہ عروہ بن زبیر اور ابن اسحاق نے کہا کہ وہ بدر میں بھی شریک ہوئے تھے۔ اور ابن حبیب نے کہا کہ انہوں نے ابن کلبی سے روایت کیا ہے۔ ثابت بن خالد بن نعمان بن خنساء بن عبد بن عوف بن غنم بن مالک بن نجار کے جنگ بدر میں شریک تھے۔ یہ اور ابوایوب عبد بن عوف میں جا کے مل جاتے ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابن مندہ نے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے شرکائے بدر میں بنی غنم سے ثابت بن خالد بن نعمان کا ذکر کیا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ موسیٰ بن عقبہ نے ان کو بنی تیم اللہ سے لکھا ہے اور ابن ابن شہاب نے شرکائے بدر میں ابن اسحاق کی طرح ان کا ذکر لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ بنی تیم اللہ سے ہیں۔

میں کہتا ہوں بے شک ابن مندہ نے یہ گمان کیا ہے کہ بنی غنم اور ہیں اور بنی تیم اللہ اور ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ غنم بیٹے ہیں

---

[1] یعنی بغیر علم کے یہ بات کہتے ہیں چھوٹے بچوں کی بابت علماء اسلام مختلف ہیں بعض کہتے ہیں کہ سب ناجی ہیں بعض کہتے ہیں قطعا سب ناجی نہیں ہیں جیسا کہ اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہے حنفیہ کا مسلک اس بارے میں سکوت ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مالک ابن نجار کے اور نجار کا نام تیم اللہ ہے نام ان کا تیم اللات تھا مگر تیم اللہ مشہور ہوا نجار ان کا لقب ہے ان کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ یہ ثابت احد میں بھی شریک تھے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ بیر معونہ میں شہید ہوئے۔ واللہ اعلم

۵۴۴۔ حضرت ثابتؓ بن خنساء

حضرت ثابتؓ بن خنساء بن عمرو بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار انصاری خزرجی نجاری۔ صرف واقدی کے قول کے موافق یہ جنگ بدر میں شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ حافظ ابوعبد اللہ بن مندہ نے ثابت بن خالد بن نعمان بن خنساء کا ذکر لکھا ہے جو بنی تیم اللہ سے تھے اور جنگ بدر میں شریک تھے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ میں نہیں سمجھتا کہ یہ وہی ہیں یا کوئی اور ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ بلاشک یہ اور ہیں کیونکہ نسب میں باپ دادا کا نام مختلف ہے پھر ثابت بن خالد بنی مالک بن نجار سے ہیں اور یہ بنی عدی بن نجار سے ہیں۔ پس میں نہیں سمجھتا کہ یہ بات ابوموسیٰ پر کیونکر مشتبہ ہوگئی۔

۵۴۵۔ حضرت ثابتؓ بن دحداح

حضرت ثابتؓ بن دحداح۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں دحداحہ بن نعیم بن غنم بن ایاس۔ کنیت ان کی ابوالدحداح ہے۔ بنی انیف میں سے ہیں یا بنی عجلان میں سے۔ بنی زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف کے حلفا میں سے ہیں۔ محمد بن عمر واقدی نے کہا ہے کہ عبداللہ بن عمر خطمی کہتے ہیں کہ ثابت بن دحداح احد کے دن سامنے آئے اور مسلمان اس وقت متفرق ہو رہے تھے اور پریشان تھے پس یہ چلانے لگے کہ اے گروہ انصار میرے پاس آؤ میں ثابت بن دحداح ہوں اگر محمد (ﷺ) مقتول ہو گئے (تو ہو جانے دو) اللہ زندہ ہے کبھی نہ مرے گا لہٰذا تم اپنے دین کی طرف سے لڑو اللہ تمہیں غالب کرے گا اور تمہاری مدد کرے گا چنانچہ ایک جماعت انصار کی ان کے پاس جمع ہوگئی اور وہ مسلمانوں کو اپنے ساتھ لے کے (کفار پر) حملہ کرنے لگے۔ ان کے مقابلہ پر کافروں کا ایک سخت لشکر آیا جس میں ان کے سردار تھے خالد بن ولید اور عمرو بن عاص اور عکرمہ بن ابی جہل اور ضرار بن خطاب یہ سب لوگ مل کر ایک دوسرے پر حملہ کرنے لگے ثابت پر خالد بن ولید نے نیزہ سے حملہ کیا اور نیزہ ان کے پار کر دیا کہ یہ جان بحق ہو کے گر پڑے اور ان کے ساتھ اور جس قدر انصار تھے وہ بھی شہید ہو گئے پس اسی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ اس دن سب مسلمانوں کے آخر میں یہی لوگ شہید ہوئے۔ واقدی نے کہا ہے کہ ہمارے بعض راوی کہتے تھے کہ ثابت ان زخموں سے اچھے ہو گئے تھے اور اپنے بستر پر ان کا انتقال ہوا تھا اسی زخم کی وجہ سے جو اس دن انہیں لگا تھا رسول اللہؐ کے حدیبیہ سے لوٹتے وقت یہ زخم کھل گیا تھا۔ اور سماک بن حرب نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہم نے ابن دحداح پر جو انصار کے ایک شخص تھے نماز پڑھی پھر جب ہم ان کی نماز سے فارغ ہوئے تو ایک شخص رسول اللہؐ کے پاس گھوڑا لے آیا اور آپ اس پر سوار ہو کے لوٹ آئے یہ روایت بھی اسی قول کی تائید کرتی ہے کہ وہ اپنے بستر پر مرے۔ ہم نے ان کا تذکرہ ان کی کنیت میں کیا ہے۔

۵۴۶۔ حضرت ثابتؓ بن دینار

حضرت ثابتؓ بن دینار۔ ابراہیم بن جنید نے کہا ہے کہ یہ ثابت بیٹے ہیں عازب کے بھائی ہیں براء بن عازب کے اور والد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں عدی ابن ثابت کے۔ ان کا تذکرہ ابوعبداللہ بن ماجہ نے اپنی سنن میں نماز کے بیان میں کیا ہے۔ انہوں نے محمد بن یحییٰ سے انہوں نے ہیثم بن جمیل سے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے ابان بن ثعلب سے انہوں نے عدی بن ثابت سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا جب نبیؐ منبر پر (خطبہ پڑھنے) کھڑے ہوتے تھے تو آپ کے صحابہ آپ کی طرف منہ کر کے بیٹھ جاتے تھے ابن ماجہ نے کہا ہے کہ میں اس سند کو متصل سمجھتا ہوں۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ عدی بن ثابت انہیں ثابت کے بیٹے ہیں اور ابوعمر نے ذکر کیا ہے کہ عدی بن ثابت (ان ثابت کے بیٹے نہیں بلکہ وہ) ثابت بن قیس بن حلیم کے بیٹے ہیں واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۵۴۷۔ حضرت ثابتؓ بن ربیع

حضرت ثابتؓ بن ربیع۔ عبدان نے ان کا تذکرہ اپنی سند سے یزید بن حبیب سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہؐ ثابت ابن ربیع کے پاس تشریف لے گئے اور وہ حالت نزع میں مبتلا تھے رسول اللہ ﷺ نے انہیں آواز دی مگر وہ بولے نہیں تو رسول اللہؐ رونے لگے اور فرمایا کہ اگر وہ میری آواز کو سنتے تو ضرور جواب دیتے اس وقت ان کی ہر ہر رگ کو موت کا صدمہ بہت شدت کے ساتھ محسوس ہو رہا ہے عورتیں بھی رونے لگیں اسامہ بن زید نے انہیں منع کیا تو رسول اللہؐ نے منع فرمایا کہ جب تک یہ زندہ ہیں ان کو رونے دو مگر جس وقت ان کی جان نکل جائے اس وقت پھر میں کسی رونے والی کی آواز نہ سنوں۔ عبدان نے اس حدیث کو ایسا ہی لکھا ہے اور یہ حدیث جابر یا جبر بن عتیک کی روایت سے مشہور ہے اور اس روایت میں یہ ہے کہ یہ واقعہ عبداللہ بن ثابت کا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۵۴۸۔ حضرت ثابتؓ بن ربیعہ

حضرت ثابتؓ بن ربیعہ۔ بنی عوف بن خزرج کی اولاد سے ہیں پھر بنی حبلی میں داخل ہوئے تھے ان کا نام سالم بن غنم بن عوف بن خزرج ہے۔ انصاری ہیں۔ موسیٰ بن عقبہ نے کہا ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے اور کہا ہے کہ یہ (یقینی بات نہیں ہے بلکہ) مشکوک ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۵۴۹۔ حضرت ثابتؓ بن رفاعہ

حضرت ثابتؓ بن رفاعہ انصاری۔ ان کا ذکر اس حدیث میں ہے جو قتادہ نے مرسلاً روایت کی ہے کہ ثابت بن رفاعہ کے چچا جو انصار میں سے ایک شخص تھے نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے اور ثابت اس زمانے میں یتیم تھے۔ اور انہیں کی تربیت میں تھے انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ! ثابت یتیم ہے اور میری تربیت میں ہے مجھے اس کے مال سے کس قدر نفع اٹھانا جائز ہے؟ آپ نے فرمایا اس قدر کہ تم دستور کے موافق کھالو بغیر اس کے کہ اپنا مال بچا کر ان کا مال صرف کر دو (یعنی جب تمہارے پاس نہ ہو تو ان کے مال سے کھالو ورنہ نہیں) ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۵۵۰۔ حضرت ثابتؓ بن رفیع

حضرت ثابتؓ بن رفیع۔ بعض لوگ ان کو ثابت بن رویفع کہتے ہیں۔ انصاری تھے بصرہ میں رہتے تھے پھر مصر کی طرف چلے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گئے تھے۔ ان سے صرف حسن (بصری) نے اور اہل شام نے روایت کی ہے۔ حسن نے روایت کی ہے کہ انہیں لشکر کی سرداری اکثر ملا کرتی تھی یہ کہتے تھے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا تھا کہ خبردار غنیمت میں خیانت نہ کرنا (یہ بھی خیانت ہے کہ) کسی عورت سے قبل تقسیم کے نکاح کر لیا جائے بعد اس کے وہ تقسیم کے لئے حوالہ کی جائے۔ (یہ بھی خیانت ہے) کوئی شخص (مال غنیمت کا) کپڑا قبل تقسیم کے پہن لے یہاں تک کہ جب وہ پرانا ہو جائے تو اس کو تقسیم کے لئے حوالہ کرے۔ ان کا تذکرہ تینوں لکھا ہے مگر ابو نعیم نے ان کا نام صرف ثابت رفیع لکھا ہے اور ابن مندہ اور ابو عمر نے ثابت رفیع لکھ کر کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو ثابت بن رویفع کہتے ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ بعض علماء نے ثابت رفیع کو ذکر کیا ہے اور وہی حدیث بیان کی ہے جو اوپر مذکور ہوئی اور کہا ہے کہ یہ تصحیف ہے۔ ابو سعید بن یونس نے اہل مصر کی تاریخ میں بھی ایسا ہی لکھا ہے اور کہا ہے کہ (ان کا صحیح نام) ثابت بن رویفع بن ثابت بن سکن (ہی) انصاری ہیں۔ انہوں نے ابن ابی ملیکہ بلوی سے روایت کی ہے اور ان سے یزید بن ابی حبیب نے روایت کی ہے اور حسن بصری نے ثابت بن رفیع سے جو اہل مصر میں سے تھے اور اکثر سردار لشکر کئے جاتے تھے غنیمت میں خیانت کرنے کی ممانعت روایت کی ہے ابو سعید نے کہا ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی ثابت بن رویفع بن ثابت ہیں ان کے والد رویفع بن ثابت تھے اور میرے نزدیک یہ وہی ہیں جن سے حسن بصری نے روایت کی بعض علما نے یہ بھی کہا ہے کہ ابو سعید اپنے شہر والوں کے حال سے خوب واقف ہیں اور اہل مصر کے بارے میں اکثر ائمہ انہی کی طرف رجوع کرتے ہیں یہ بہت صحیح ہے کیونکہ ثابت بن رویفع اگر یہ نہیں ہیں تو پھر وہ کون ہیں واللہ اعلم اسی کی تائید کرتی ہے وہ روایت جو ہم سے ابو الفراج بن ابی الرجا اصفہانی اپنے اجازۃً اپنی اسناد سے ابو بکر بن ابی عاصم تک بیان کی وہ کہتے تھے ہم سے ابو بکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے ہیں ہمیں عبداللہ بن موسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسرائیل نے زیاد مصفر سے انہوں نے حسن سے انہوں نے ثابت بن رویفع سے جو اہل مصر میں سے تھے اور لشکر کے سردار بنائے جایا کرتے تھے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ خبردار غنیمت میں خیانت نہ کرنا (یہ بھی خیانت ہے کہ) کسی عورت سے قبل تقسیم کے نکاح کر لیا جائے پھر وہ تقسیم کے لئے واپس کی جائے یا کوئی شخص کپڑا پہنے پھر جب وہ پرانا ہو جائے تو اسے تقسیم کے لئے واپس کرے۔

۵۵۱۔ حضرت ثابتؓ بن زید حارثی

حضرت ثابتؓ بن زید حارثی بنی حارث بن خزرج کے اولاد میں سے ہیں۔ انصار میں سے ہیں۔ کنیت ان کی ابو زید ہے۔ یہ وہی ہیں جنہوں نے نبیؐ کے زمانے میں قرآن جمع کیا تھا ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ قیس بن زعوراء کہتے ہیں اور بعض لوگ قیس بن سکن عدی بن نجار سے ہیں جیسا کہ انس بن مالک نے ذکر کیا ہے اور وہ صحیح ہے حضرت انس سے جب پوچھا گیا کہ قرآن کس کس نے جمع کیا تھا تو انہوں نے کہا کہ معاذ نے اور ابی بن کعب اور زید بن ثابت نے اور میرے ایک چچا ابو زید نے۔ ہشام کلبی بھی اسی طرف گئے ہیں ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۵۵۲۔ حضرت ثابتؓ بن زید

حضرت ثابتؓ بن زید بن مالک بن عبید بن کعب بن عبد الاشہل۔ انصاری اوسی اشہلی۔ سعد بن زید کے بھائی ہیں جو جنگ بدر میں شریک تھے۔ کنیت ان کی ابو زید ہے۔ عباس بن محمد دوری نے یحییٰ بن معین سے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ ابو زید یہ وہی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں جنہوں نے رسول خداﷺ کے زمانے میں قرآن جمع کیا تھا۔ ان کا نام ثابت بن زید تھا۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ سوا یحییٰ بن معین کے اور کوئی اس کا قائل ہو بعض لوگوں نے اس کے سوا اور باتیں بھی کہی ہیں عنقریب ان کے متعلق اختلافات کنیت کے باب میں ابوزید کے نام میں آئیں گے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے ابن معین کے قول میں اعتراض ہے کیونکہ انہوں نے ان ابوزید کو جنہوں نے کہ قرآن جمع کیا تھا بنی عبدالاشہل سے قرار دیا ہے حالانکہ حضرت انس نے کہا ہے کہ وہ میرے چچا تھے پس وہ بنی نجار میں سے ہوں گے اور بنی نجار خزرج کی ایک شاخ ہے اور نبی عبدالاشہل اوس کی شاخ ہے پس یہ بنی عبدالاشہل سے نہیں ہو سکتے واللہ اعلم۔

۵۵۳۔ حضرت ثابتؓ بن زید بن ودیعہ

حضرت ثابتؓ بن زید بن ودیعہ اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن یزید بن ودیعہ ان کا ذکر ثابت بن ودیعہ اور ثابت بن یزید کے بیان میں آئے گا۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے ثابت بن ودیعہ کے بیان میں کیا ہے۔

۵۵۴۔ حضرت ثابتؓ بن سفیان

حضرت ثابتؓ بن سفیان بن عدی بن عمرو بن امرء القیس بن مالک اغر بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج انصاری خزرجی اور ان کے بیٹے ہیں سماک اور حارث احد میں شریک تھے حارث اسی جنگ میں شہید ہوئے انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۵۵۵۔ حضرت ثابتؓ بن سماک

حضرت ثابتؓ بن سماک بن ثابت بن سفیان بن عدی۔ یہ پوتے ہیں ان ثابت کے جن کا ذکر اس سے پہلے ہوا یہ بھی احد میں شریک تھے۔ ابن شاہین نے ان دونوں کا تذکرہ کیا ہے پس یہ ثابت اور ان کے والد اور ان کے دادا سب جنگ احد میں شریک تھے ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۵۵۶۔ حضرت ثابتؓ بن صامت

حضرت ثابتؓ بن صامت انصاری۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ عبادہ بن صامت کے بھائی ہیں ان کی حدیث اسماعیل بن ابی اویس نے ابراہیم بن اسماعیل بن ابی حبیبہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ثابت بن صامت سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی انہوں نے کہا میں نے رسول خداﷺ کو بنی عبدالاشہل کی مسجد میں دیکھا کہ آپ ایک چادر پر بیٹھے ہوئے اور اس کو لپیٹے ہوئے تھے زمین کی خنکی کے سبب سے۔ ابن ابی حبیبہ کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگوں نے تو وہی کہا ہے جو ہم نے بیان کیا (یعنی اسماعیل) اور بعض لوگوں نے عبدالرحمٰن بن عبدالرحمٰن بن ثابت کہا ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ عبدالرحمٰن بن صامت اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ یہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا قول ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ ثابت بن صامت انصاری اشہلی۔ ان کی حدیث ان کے بیٹے عبدالرحمٰن نے روایت کی ہے انہوں نے کہا ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ثابت بن صامت زمانہ جاہلیت ہی میں انتقال کر چکے ہیں ان کے بیٹے عبدالرحمٰن البتہ صحابی ہیں۔ ان کا تذکرہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ کہ اگر یہ اشہلی ہیں جیسا کہ ابوعمر نے بیان کیا ہے تو پھر یہ عبادہ بن صامت کے بھائی نہیں ہو سکتے کیونکہ عبادہ خزرجی ہیں اور عبدالاشہل قبیلہ اوس کی شاخ ہے اور ابو حاتم بن حبان نے کہا ہے کہ ثابت بن صامت اشہلی بعض لوگ ان کو صحابی کہتے ہیں مگر اس حدیث کی سند میں ابراہیم بن اسماعیل بن ابی حبیبہ ہیں اور وہ فن حدیث میں ضعیف سمجھے گئے ہیں یہ قول ابوعمر کے اس بیان کی تائید کرتا ہے کہ وہ اشہلی ہیں اور ابن مندہ اور ابونعیم نے عبدالرحمٰن کے نام میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ عبدالرحمٰن ابن ثابت بن صامت بن عدی بن کعب انصاری اشہلی ان دونوں نے کہا ہے کہ عبدالرحمٰن بن ثابت ہیں صامت بن عدی بن کعب انصاری اشہلی ان دونوں نے کہا ہے کہ بخاری نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے اور مسلم بن حجاج نے تابعین میں یہ بیان بھی اسی کی تائید کرتا ہے کہ یہ اشہلی ہیں اور ابواحمد عسکری نے کہا ہے کہ ثابت بن صامت بن عدی بن کعب بن عبدالاشہل بن جشم یہ عبادہ بن صامت کے بھائی نہیں ہیں کیونکہ عبادہ اور ان کے بھائی اوس قبیلہ خزرج سے ہیں اور انہوں نے اپنی سند اسے علی بن مبارک صنعانی سے انہوں نے ابن ابی اویس سے انہوں نے ابن حبیبہ سے انہوں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ثابت بن صامت سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ رسول خدا ﷺ بنی عبدالاشہل کی مسجد میں کھڑے ہوئے یہ بیان انہیں لوگوں کی تائید کرتا ہے جو ان کو عبادہ کا بھائی نہیں کہتے۔ واللہ اعلم

۵۵۷۔ حضرت ثابتؓ بن صہیب

حضرت ثابتؓ بن صہیب بن کرز بن عبد مناہ بن عمرو بن غیان بن ثعلبہ بن طریف بن خزرج بن ساعدہ انصاری خزرجی ساعدی۔ احد میں شریک تھے طبری نے ان کو ذکر کیا ہے ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۵۵۸۔ حضرت ثابتؓ بن ضحاک

حضرت ثابتؓ بن ضحاک بن امیہ بن ثعلبہ بن جشم بن مالک بن سالم بن غنم بن عوف بن خزرج۔ انصاری خزرجی ہیں ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ابوعمر نے (ان کے نسب میں) سالم کو عمرو بن عوف بن خزرج کا بیٹا کہا ہے اور کلبی نے کہا ہے کہ سالم بن عوف بن عمرو بن عوف بن خزرج۔ کنیت ان کی ابو یزید ہے۔ شام میں رہتے تھے پھر بصرہ چلے گئے تھے۔ یہ بھائی ہیں ابوجبیرہ بن ضحاک کے ثابت بن ضحاک جنگ خندق میں رسول خدا کے ہمراہ سواری پر سوار تھے اور مقام حمراالاسد کی طرف جنگ احد میں رسول خدا ﷺ کے رہبر یہی تھے۔ یہ ان لوگوں میں ہیں جنہوں نے درخت کے نیچے بیعۃ الرضوان کی تھی۔ یہ اس زمانے میں کم سن تھے۔ یہ سب بیان ابوعمر کا ہے مگر اس میں اعتراض ہے کیونکہ جو شخص مقام میں حمراء الاسد تک نبی ﷺ کا رہبر ہو۔ یہ سنہ ۳ھ کا واقعہ ہے اور بیعۃ الرضوان سنہ ۶ھ کا واقعہ ہے وہ بیعۃ الرضوان میں صغیر السن کیونکر ہوگا جب کہ وہ اس سے پہلے رہبر بن چکا تھا کیونکہ رہبر تو بڑا ہی آدمی ہوتا ہے۔ [1] اور ابوعمر کا یہ کہنا بھی صحیح نہیں کہ وہ ابوجبیرہ کے بھائی ہیں کیونکہ ابوعمر نے ابوجبیرہ کا نسب اس طرح بیان کیا ہے۔ ابوجبیرہ بن ضحاک بن ثعلبہ انصاری اشہلی اور کلبی نے بھی ان کا نسب بنی عبدالاشہل میں اسی

---

[1] یہ کلیہ صحیح نہیں کبھی بچوں کو بھی راہ بتانے کے لئے ساتھ لے لیتے ہیں خصوصاً جو بعض بچے ذہین اور سمجھدار ہوتے ہیں وہ بڑوں کے برابر اس کام کو انجام دے دیتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح بیان کیا ہے پس یہ ابو جبیرہ کے بھائی کس طرح ہو سکتے ہیں ابو جبیرہ تو قبیلہ اوس سے ہیں اور یہ ثابت قبیلہ خزرج سے ہیں اور تعجب ہے کہ ابو عمر نے ان ثابت کو تو ابو جبیرہ کا بھائی کہہ دیا اور ان کے بعد والے ثابت کو ابو جبیرہ کا بھائی نہیں کہتے حالانکہ نسب ان دونوں کا ایک ہے پس اگر وہ ان کے بعد والے ثابت کو ابو جبیرہ کا بھائی کہتے تو بہتر ہوتا اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ محمد بن سعد نے ثابت کا نسب اس طرح بیان کیا ہے ثابت بن ضحاک بن امیہ بن ثعلبہ بن جشم بن مالک بن سالم بن غنم بن عوف بن خزرج مگر اور کسی نے ان کی موافقت نہیں کی نہ ان کا کہیں ذکر ہے نہ کوئی حدیث ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۵۵۹۔ حضرت ثابتؓ بن ضحاک بن خلیفہ

حضرت ثابتؓ بن ضحاک بن خلیفہ بن ثعلبہ بن عدی بن کعب بن عبد الاشہل۔ ابو عمر نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے مگر ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا نسب خلیفہ سے آگے نہیں بیان کیا اور کہا ہے کہ یہ ابو جبیرہ بن ضحاک کے بھائی ہیں۔ حدیبیہ میں شریک تھے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ بخاری نے بیان کیا ہے کہ یہ بدر میں نبی ﷺ کے ہمراہ شریک تھے ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ وہم ہے بخاری نے اپنی کتاب میں صرف یہ ذکر کیا ہے کہ یہ حدیبیہ میں شریک تھے اور انہوں نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے جو ابو قلابہ ان سے اور انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے یہ حدیث ابو الفرج بن یحییٰ بن محمود بن سعد نے ہم سے اپنی اسناد کے ساتھ مسلم بن حجاج تک بیان کی کہ وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن یحییٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں معاویہ بن ابی سلام بن ابی سلام دمشقی نے یحییٰ بن ابی کثیر سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ابو قلابہ نے مجھے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ مجھے ثابت بن ضحاک نے خبر دی کہ انہوں درخت کے نیچے رسول ﷺ سے بیعت کی تھی۔

ہمیں ابو الربیع سلیمان بن محمد بن محمد بن خمیس نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے۔ ہمیں ابو نصر محمد بن عبد الباقی بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم بن مرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو یعلی موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہدبہ بن خالد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابان بن یزید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن ابی کثیر نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم سے ابو قلابہ نے بیان کیا کہ ان سے ثابت بن ضحاک نے بیان کیا کہ رسول خداؐ نے فرمایا جو شخص اسلام کے سوا [1] اور کسی دین پر جھوٹی قسم کھائے تو وہ ایسا ہی ہے جیسے اس نے کہا اور کسی شخص پر ایسی چیز کی نذر واجب نہیں ہے جو اس کے اختیار سے باہر ہو اور ان سے عبد اللہ مغفل نے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے مزارعت [2] سے منع فرمایا۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ جب نبی ﷺ کی وفات ہوئی تو یہ آٹھ برس کے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں ۴۵ھ میں ان کی وفات ہوئی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ فتنہ ابن زبیر میں ان کی وفات ہوئی ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ثابت ابن ضحاک بن ثعلبہ انصاری کنیت ان کی ابو جبیرہ ہے۔ ابو عثمان نے بھی ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ بھائی ہیں ثابت بن ضحاک بن خلیفہ کے اور حماد بن سلمہ نے کہا ہے کہ یہ ضحاک ہیں بیٹے ابو جبیرہ کے انہوں نے ث کی ردیف میں ان کا تذکرہ نہیں لکھا ابو موسیٰ کا کلام ختم ہو گیا۔ انہوں نے جو ان کے نسب میں ضحاک ابن ثعلبہ کہا ہے یہ غلط ہے درمیان سے

---

[1] جس طرح لوگ کہا کرتے ہیں کہ اگر میں فلاں کام کروں تو یہودی ہو جاؤں یا نصرانی ہو جاؤں اس طرح کی قسم سے حضرت نے منع فرمایا۔

[2] مزارعت کہتے ہیں دو آدمیوں کے مل کر کھیتی کرنے کو شرکت میں چونکہ جھگڑا ہوتا ہے اس لیے پہلے ممانعت تھی پھر اجازت دے دی گئی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلیفہ کا نام رہ گیا ہے ابوموسیٰ کے استدارک کرنے کی کوئی وجہ نہیں کیونکہ بعض راویوں نے خلیفہ کا نام نکال ڈالا ہے مگر ابن مندہ نے اس کو صحیح لکھا ہے۔

۵۶۰۔ حضرت ثابتؓ بن طریف

حضرت ثابتؓ بن طریف مرادی ثم العرنی۔ فتح مصر وغیرہ میں شریک تھے انہوں نے نبیؐ کی زیارت کی ہے ان سے ابوسالم جیشانی نے روایت کی ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ نے ابن یونس بن عبدالاعلی سے نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ ثابت بن طریف مرادی ثم العرنی فتح مصر وغیرہ میں شریک تھے اہل عرب سے ہیں ان کا صحابی ہونا ثابت ہے کیونکہ اہل عرب جب بعد مرتد[1] ہو جانے کے پھر مسلمان ہوئے تو حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں جہاد کی ترغیب دی چنانچہ اہل عرب شام اور عراق کی طرف جہاد کے لیے گئے جو لوگ شام گئے تھے وہ بعد فتح شام کے مصر کی طرف گئے اور مصر کو فتح کیا ان لوگوں میں بعض وہ تھے جن کو شرف صحبت حاصل تھا اور بعض وہ تھے جو صحابی نہ تھے اگرچہ انہوں نے زمانہ جاہلیت پایا تھا اس لیے کہ حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے عہد میں جن لوگوں نے فتوحات میں شرکت کی ہے ان سب نے زمانہ جاہلیت پایا تھا کیونکہ اخیر عہد حضرت عمر کا نبیؐ کی وفات کے تقریباً تیرہ برس بعد تک تھا پس جن لوگوں نے ان دونوں کے زمانے میں جنگ کی وہ نبی ﷺ کی حیات میں کبیر السن تھے واللہ اعلم۔ اسی وجہ سے ابونعیم نے اس کا حوالہ ابن مندہ پر کر دیا ہے اور کہا ہے کہ ایک حکایت کرنے والے نے ابوسعید سے روایت کی ہے کہ یہ صحابی ہیں اور انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۵۶۱۔ حضرت ثابتؓ بن ابی عاصم

حضرت ثابتؓ بن ابی عاصم۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ ابن عاصم نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے حالانکہ یہ تابعی معلوم ہوتے ہیں ہمیں ابوموسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن محمد قباب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن ابی عاصم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن منصور طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن صبیح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں بقیہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عقیل بن مدرک نے ثعلبہ بن مسلم سے انہوں نے ثابت بن ابی عاصم سے نقل کر کے خبر دی کہ نبی ﷺ نے (ایک مرتبہ) فرمایا بے شک ادنیٰ عبادت مجاہدین فی سبیل اللہ تمام سال کے روزے اور نماز کے برابر ہے ایک عرض کرنے والے نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ادنیٰ مجاہد کون ہے فرمایا وہ شخص جس کا کوڑا بحالت غنودگی گر جائے اور وہ اتر کے خود اس کو اٹھائے۔ (یہ نہ گوارا کرے کہ کسی دوسرے کو اس کے اٹھانے کی تکلیف دے) ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۵۶۲۔ حضرت ثابتؓ بن عامر

حضرت ثابتؓ بن عامر بن زید انصاری بدر میں شریک تھے ابوعمر نے ان کا تذکرہ اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

---

[1] آنحضرتؐ کی وفات کے بعد عرب کے بعض قبیلے مرتد ہو گئے تھے جن سے حضرت ابوبکرؓ نے جہاد کیا تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۶۳۔ حضرت ثابتؓ بن عبید

حضرت ثابتؓ بن عبید انصاری جنگ بدر میں شریک تھے اور جنگ صفین میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے ان کا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

۵۶۴۔ حضرت ثابتؓ بن عتیک

حضرت ثابتؓ بن عتیک انصاری بنی عمرو بن مبذول سے ہیں جسر کے دن ابو عبید ثقفی کے ہمراہ ۱۵ ہجری میں شہید ہوئے اس کو ابن مندہ نے عروہ سے اور زہری سے نقل کیا ہے اور ابو نعیم نے بھی ایسا ہی کہا ہے عروہ نے کہا ہے کہ جو لوگ بنی عمرو بن مبذول کے انصار میں سے جسر مدائن میں سعد بن ابی وقاص کے ہمراہ شہید ہوئے ان میں ثابت بن عتیک بھی تھے میں کہتا ہوں کہ یہ صحیح نہیں کیونکہ سعد نے مدائن میں جسر کے پاس کوئی جنگ نہیں کی ہاں ان لوگوں نے اپنی سواریوں پر سوار ہو کر دجلہ کو عبور کیا تھا جسر کا واقعہ تو قس ناطف کے دن ابو عبید ثقفی والد مختار کے ساتھ ہوا ہے اسی میں ابو عبید مقتول بھی ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۵۶۵۔ حضرت ثابتؓ بن عدی

حضرت ثابتؓ بن عدی بن مالک بن حرام بن خدیج بن معاویہ بن مالک بن عوف بن عمرو انصاری اوسی معاوی عبد الرحمٰن اور سہل اور حارث کے بھائی ہیں۔ یہ سب لوگ احد میں شریک تھے ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور انہوں نے ان کا نسب معاویہ سے آگے نہیں بیان کیا۔

۵۶۶۔ حضرت ثابتؓ بن عمرو بن زید

حضرت ثابتؓ بن عمرو بن زید بن عدی بن سواد بن اشجع انصاری۔ بنی نجار میں سے ہیں انصار کے حلیف تھے۔ احد میں شہید ہوئے۔ یہ ابن اسحٰق اور زہری وغیرہ کا قول ہے۔ ابن مندہ نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے حالانکہ اس میں خبط ہے کیونکہ انہوں نے ان کا نسب قبیلہ اشجع سے قرار دیا ہے اور ان کو انصاریُ بنایا ہے اور کہا ہے کہ یہ بنی نجار سے تھے انصار کے حلیف تھے پس بنی نجار تو خود انصار میں سے ہیں (انصار کا حلیف ہونا کیا معنی) پھر اگر ان کا نسب اشجع میں ہے تو یہ بنی نجار میں نہیں ہو سکتے بنی نجار قبیلہ اشجع کی شاخ نہیں ہے وہ تو خود انصاری ہیں پس اگر وہ ان کا نسب قبیلہ اشجع میں ملا دیتے اور کہتے کہ یہ انصار کے یا بنی نجار کے حلیف ہیں تو ٹھیک ہوتا۔ علاوہ اس کے یہ نسب تو انصار کے نسب کے مشابہ ہے اشجع کا نسب نہیں معلوم ہوتا اور ابو عمر نے کہا ہے کہ ثابت بن عمرو بن عدی بن سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن نجار۔ یہ نجار تک صحیح ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ بقول جمیع علما یہ بدر میں شریک تھے اور احد میں شہید ہوئے مگر ابن اسحٰق نے ان کو اہل بدر میں نہیں شمار کیا اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ ثابت بن عمرو اشجعی انصار کے حلیف ہیں بدر میں شریک تھے اور عروہ بن زبیر سے شرکائے بدر میں ثابت بن عمرو بن زید بن عدی بن سواد بن عصمۃ کا نام بھی منقول ہے تو انصار کے حلیف تھے اور قبیلہ اشجع سے تھے۔ اس میں بھی اعتراض ہے کیونکہ انصار کے بہت سے حلیف خود بھی اور ان کے باپ ادا بھی قبیلہ اشجع میں بہت رہے اس وجہ سے ان کی طرف ابنیت کے ساتھ منسوب ہو گئے مثال اس کی کعب بن عجرہ ہے کہ وہ بلی کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف منسوب تھے جیسا کہ ہم ان کے نام میں ذکر کریں گے پھر وہ انصار کے قبیلہ بنی عمرو بن عوف کی طرف منسوب ہو گئے بعض علماء ان کو انصاری کہتے ہیں اور بعض لوگ بلوی حلیف انصار کہتے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں انصار ہیں بسبب حلیف ہونے کے اور یہی وجہ ہے جو ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا نسب انصار تک پہنچایا ہے اور پھر بھی ان کو اشجعی لکھا ہے۔ واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۵۶۷۔ حضرت ثابتؓ بن عمرو انصاری

حضرت ثابتؓ بن عمرو انصاری بدر میں شریک تھے ان کا تذکرہ صرف ابونعیم نے لکھا ہے اور موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے ابن شہاب سے ان لوگوں کے نام میں جو انصار کی شاخ بنی مالک بن نجار سے بدر میں شریک ہوئے ثابت بن عمرو بن زید بن عدی کا نام بھی روایت کیا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ یہ نام وہی ہے جو اس سے پہلے تذکرہ میں گزر چکا ہے پھر میں نہیں سمجھتا کہ ابونعیم نے باوجود ان کے نسب سے واقف ہونے کے ان کا تذکرہ علیحدہ کیوں لکھا اس کے متعلق وہ کوئی عذر بھی نہیں کر سکتے سوا اس کے انہوں نے پہلے تذکرہ میں ان کو اشجعی لکھا دیکھا اور انہیں خیال ہوا کہ یہ بنی مالک بن نجار سے ہیں اس وجہ سے ان دونوں کو انہوں نے علیحدہ علیحدہ سمجھ لیا ایسا اکثر ہوا کرتا ہے کہ علما نسب میں سے بعض لوگ ایک شخص کو اس کے قبیلہ کی طرف منسوب کرتے ہیں اور بعض لوگ اسی شخص کو حلف کی وجہ سے دوسرے قبیلہ کی طرف منسوب کر دیتے ہیں اور کبھی نسب بھی اسی قبیلہ تک پہنچا دیتے ہیں جیسا کہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں اسی وجہ سے ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک نہیں کیا باوجودیکہ وہ ابونعیم کی تحریر سے واقف تھے۔ واللہ اعلم

۵۶۸۔ حضرت ثابتؓ بن قیس

حضرت ثابتؓ بن قیس بن خطیم بن عمرو بن یزید بن سواد بن ظفر یہ ابوعمر کا قول ہے اور ابن کلبی نے اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ یہ قیس بیٹے ہیں خطیم بن عدی بن عمرو بن سواد بن ظفر کے انصاری ہیں۔ ظفر ایک شاخ ہے قبیلہ اوس کی ان کا تذکرہ صحابہ میں ہے۔ حضرت معاویہ کی خلافت میں انہوں وفات پائی ان کے والد قیس بن خطیم شاعر تھے مگر وہ بحالت شرک قبل اس کے کہ نبی ﷺ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائیں مر چکے تھے۔ یہ ثابت حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جنگ جمل و صفین اور نہروان میں شریک تھے ثابت بن قیس کے تین بیٹے تھے عمر اور محمد اور یزید یہ تینوں واقعہ حرہ میں شہید ہوئے ان ثابت کی کوئی روایت نہیں ہے ہاں ان کے بیٹے عدی بن ثابت قدیم راویوں میں ہیں ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۵۶۹۔ حضرت ثابتؓ بن قیس

حضرت ثابتؓ بن قیس بن شماس بن زہیر بن مالک بن امرا القیس بن مالک اغر بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج ان کی والدہ قبیلہ طے کی ایک خاتون تھیں ان کی کنیت ابومحمد ہے ان کے بیٹے کا نام محمد تھا بعض لوگ ان کو ابوعبدالرحمٰن بھی کہتے ہیں

ثابت انصار کے خطیب تھے۔[1] اور نبی ﷺ کے خطیب تھے جس طرح کہ حضرت حسان آپ کے شاعر تھے ہم اس کو پہلے

---

[1] خطیب کہتے ہیں خطبہ پڑھنے والے کو اہل عرب کا دستور تھا کہ جب کوئی اہم کام درپیش ہوتا تو قوم کے سب لوگ جمع کئے جاتے اور جوان میں زیادہ باعزت و بافصیح ہوتا وہ کھڑا ہو کر سب کے سامنے تقریر کرتا اسی تقریر کو خطبہ کہتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیان کر چکے ہیں احد میں اور اس کے بعد کے تمام مشاہد میں شریک تھے اور جنگ یمامہ میں بایام خلافت حضرت ابو بکر صدیق ؓ شہید ہوئے ہمیں ابوالفضل عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد جعفر بن احمد بن حسین مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن احمد بن شاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عثمان بن احمد بن سماک نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحیٰ بن جعفر بن زبرقان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ازہر بن سعد نے ابن عون سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں موسیٰ بن انس نے انس بن مالک سے روایت کر کے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک روز ثابت بن قیس کو نہ دیکھا تو فرمایا کہ کوئی ہے جو مجھے ثابت بن قیس کی خبر لا دے ایک شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میں (ان کی خبر لا دوں گا) پھر وہ شخص گیا تو انہیں ان کے گھر میں پایا اس حالت میں کہ وہ سر جھکائے ہوئے بیٹھے تھے اس شخص نے پوچھا کہ تمہارا کیا حال ہے ثابت بن قیس نے کہا کہ برا حال ہے میں نے رسول خدا کی آواز پر اپنی آواز بلند کر دی تھی لہٰذا میرے [1] عمل حبط ہو گئے اور میں دوزخ والوں میں سے ہوں پس وہ شخص رسول خدا کے پاس لوٹ آیا اور اس نے آپ سے یہ سب حال بیان کیا (موسیٰ بن انس کہتے تھے کہ پھر دوبارہ وہ شخص ثابت بن قیس کے پاس ایک بڑی بشارت لے کے گیا) حضرت نے فرمایا کہ جاؤ اور ان سے کہو کہ تم دوزخ والوں میں سے نہیں ہو بلکہ تم اہل جنت میں سے ہو۔

ہمیں علی بن عبیداللہ نے اور ابراہیم بن محمد نے اور ابوجعفر اپنی سند سے (امام) ابوعیسیٰ (ترمذی) تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قتیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالعزیز بن محمد نے سہیل بن ابی صالح سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کر کے خبر دی کہ نبی ﷺ نے (ایک روز) فرمایا کیا اچھے مرد ہیں' ابوبکر کیا اچھے مرد ہیں' عمر کیا اچھے مرد ہیں' ابوعبیدہ کیا اچھے مرد ہیں' اسید بن حضیر کیا اچھے مرد ہیں' ثابت بن قیس کیا اچھے مرد ہیں' معاذ بن جبل کیا اچھے مرد ہیں' معاذ بن عمرو بن جموح' انس بن مالک کہتے تھے کہ جب جنگ یمامہ کے دن لوگ بھاگے تو میں نے ثابت بن قیس بن شماس سے کہا کہ اے چچا کیا آپ نہیں دیکھتے اور میں نے دیکھا کہ وہ حنوط [2] لگا رہے تھے انہوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ اس طرح نہ لڑتے تھے تم نے اپنے ہم عصروں کی بہت بری عادت ڈالی ہے اور تم نے اپنی عادتیں خراب کی ہیں اے اللہ میں تیرے سامنے بیزاری ظاہر کرتا ہوں ان سے جو ان لوگوں یعنی کافروں نے کیا اور تیرے سامنے بیزاری ظاہر کرتا ہوں اس سے جو ان لوگوں یعنی مسلمانوں نے کیا بعد اس کے پھر خود انہوں نے جنگ کی یہاں تک کہ شہید ہو گئے اس روز اور سالم غلام ابی حذیفہ بہت ثابت قدم رہے اور دونوں لڑ کر شہید ہو گئے حضرت ثابت اس وقت ایک نہایت نفیس زرہ پہنے ہوئے تھے ایک مسلمان کا گزر ان کی طرف سے ہوا اور اس نے ان کی زرہ اتار لی پس ایک مسلمان نے حضرت ثابت کو خواب میں دیکھا کہ وہ کہتے ہیں کہ میں ایک وصیت کرتا ہوں خبردار تم اس کو خواب وخیال سمجھ کر ٹال نہ دینا جب کل میں شہید ہوا تو ایک مسلمان کا گزر میری طرف سے ہوا اس نے میری زرہ اتار لی اس کی قیام گاہ سب لوگوں کے پیچھے ہے اس کے خیمہ کے پاس ایک گھوڑا بڑی لمبی رسی میں بندھا ہوا ہے اس نے زرہ کے اوپر ایک دیگ بند کر دی ہے اور دیگ پر کجاوا رکھ دیا ہے پس تم خالد کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ وہ کسی کو بھیج کر اس زرہ کو منگالیں پھر جب تم مدینہ جانا تو خلیفہ رسول اللہ! (یعنی ابوبکر) سے عرض کرنا کہ میرے اوپر اس قدر قرض ہے اور میرا فلاں فلاں غلام آزاد ہے چنانچہ جب وہ شخص

---

[1] قرآن مجید میں نبیؐ کے سامنے بلند آواز سے بولنے والوں کی نسبت وارد ہوا ہے کہ وہ اس بات پر کیوں نہیں خوف کرتے کہ ان کے عمل حبط ہو جائیں گے اسی وجہ سے انہیں اس کا خوف پیدا ہوا۔ یہ ہے خوف خدا۔

[2] حنوط ایک قسم کی مرکب خوشبو کا نام ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیدار ہوا تو حضرت خالد ﷺ کے پاس آیا اور ان سے یہ خواب بیان کیا انہوں نے زرہ لینے کو آدمی بھیجا وہ زرہ اسی طرح ملی جس طرح انہوں نے بیان کی تھی اور حضرت ابوبکر ﷺ سے بھی انہوں نے اپنا خواب بیان کیا انہوں نے بھی ان کی وصیت جائز رکھی۔ ہمیں نہیں معلوم کہ ان کے سوا اور کسی کی وصیت بعد موت کے جائز رکھی گئی ہو ان سے انس بن مالک نے اور ان کے بیٹوں یعنی محمد اور یحییٰ اور عبداللہ نے روایت کی ہے حضرت ثابت کے سب بیٹے واقعہ حرہ میں شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۵۷۰۔ حضرت ثابتؓ بن مخلد

حضرت ثابتؓ بن مخلد بن زید بن مخلد بن حارثہ بن عمرو۔ یہ عامر بن لوذان بن خطمہ کی اولاد سے ہیں واقعہ حرہ میں شہید ہوئے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ ان کی حدیث میں محمد بن بکر نے ابن جریج سے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے ابوایوب سے انہوں نے ثابت بن مخلد سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ اللہ دنیا آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ کھلا ہوا وہم ہے کیونکہ ثابت قدم لوگوں نے اس حدیث کو محمد بن بکر سے اس طرح روایت کیا ہے کہ محمد بن بکر ابن مکندر سے وہ مسلمہ بن مخلد سے راوی ہیں اور یحییٰ بن ابی بکر نے اس حدیث کو ابن جریج سے روایت کیا ہے انہوں نے مسلمہ بن مخلد کہا ہے۔

۵۷۱۔ حضرت ثابتؓ بن مری

حضرت ثابتؓ بن مری بن سنان بن ثعلبہ بن عبید بن ثعلبہ بن ثابت عبید بن ابجر۔ رسول خدا ﷺ کے زمانے میں کم سن تھے ان کے اخیافی بھائی سمرہ بن جندب ہیں۔ یہ عدوی کا قول ہے۔

۵۷۲۔ حضرت ثابتؓ بن مسعود

حضرت ثابتؓ بن مسعود۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ صفوان بن محرز کہتے تھے میرے پڑوس میں ایک شخص اصحاب نبی سے رہتے تھے میں خیال کرتا ہوں کہ ان کا نام ثابت بن مسعود تھا میں نے ان سے بہتر پڑوسی نہیں دیکھا وہ پورا حال ان کا بیان کرتے تھے یہ قول ابو عمر کا تھا اور ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ان کا نام ثابت بن مسعود ہے اور نیز کہا ہے کہ عبدان نے بیان کیا ہے کہ مجھے ان کی کوئی حدیث معلوم نہیں صرف صفوان نے جو ان کا ذکر کیا ہے وہ مجھے معلوم ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ابوعثمان یعنی سعید بن یعقوب بن سراج نے افراد میں ان کا ذکر کیا ہے اور ان سے وہ حدیث روایت کی ہے جو عبداللہ بن مندویہ نے ان سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ ہم سے احمد بن یحییٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حجاج نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حماد نے ثابت بنانی سے انہوں نے صفوان بن محرز بنانی سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں مقام ابراہیم کے پیچھے (کعبہ مکرمہ میں) نماز پڑھ رہا تھا اور میرے پہلو میں ایک شخص نبی ﷺ کے اصحاب میں سے کھڑے ہوئے تھے ان کا نام ثابت بن مسعود تھا میں جب بلند آواز سے قرات کرتا تھا تو وہ اپنی آواز پست کر لیتے تھے میں نے ان سے بہتر کوئی پڑوسی نہیں دیکھا اور جب مجھے غلطی ہو جاتی تھی تو وہ مجھے لقمہ دیدیتے تھے پھر جب میں نماز پڑھ چکا تو طواف کرنے لگا وہ مجھے ملے اور انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ روحیں سب لشکر کے لشکر ایک جگہ جمع نہیں جن میں وہاں تعارف ہو گیا ان میں یہاں بھی محبت ہے اور جن میں وہاں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اختلاف ہواان میں یہاں بھی اختلاف ہے بے شک تم ہمیشہ بہتری پر رہو گے جب تک تم روح کے موافق چلو گے ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ان دونوں نے ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے تعجب ہے یہ دونوں شخص حافظ حدیث تھے یہ وہم ان سے کیوں کر ہوا میں خیال کرتا ہوں کہ صحیح یہ ہے کہ یہ صحابی ثابت نہ تھے بلکہ ثابت بنانی راوی حدیث کہتے ہیں کہ میرے خیال میں وہ ابن مسعود تھے ورنہ احسبہ کہتے تھے۔ واللہ اعلم

میں کہتا ہوں کہ ابوعمر نے ان کے تذکرہ میں احسبہ لکھا ہے جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔ ان کا تذکرابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۵۷۳۔ حضرت ثابتؓ بن معبد

حضرت ثابتؓ بن معبد۔ انہوں نے راویت کی ہے کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے اپنی قوم کی ایک عورت کی بابت سوال کیا جس کے حسن نے اسے فریفتہ کرلیا تھا اس حدیث کو عبیداللہ بن عمرو نے بواسطہ ایک شخص کے جو قبیلہ کلب سے ہیں ثابت ابن معبد سے روایت کیا ہے حالانکہ یہ وہم ہے صحیح وہ ہے جو علی بن معبد وغیرہ نے عبیداللہ بن عمرو سے انہوں نے عبدالملک ابن عمیر سے انہوں نے ثابت بن معبد سے انہوں نے قبیلہ کلب کے ایک شخص سے روایت کی ہے۔ ثابت بن معبد تابعی ہیں۔ کوفہ کے رہنے والے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۵۷۴۔ حضرت ثابتؓ بن منذر

حضرت ثابتؓ بن منذر بن حرام بن عمرو بن زید مناہ بن عدی بن عمرو بنی مالک بن نجار بن اوس سے ہیں بدر میں شریک تھے ابن مندہ نے نجار بن اوس (کی اولاد سے انہیں) لکھا ہے اور اپنی سند سے ابن اسحٰق سے ان لوگوں کے نام میں جو مالک بن نجار بن اوس کی اولاد سے جنگ بدر میں شریک تھے ثابت بن منذر بن حرام کا نام روایت کیا ہے ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ ابن لہیعہ کا وہم ہے کہ اس وہم کرنے والے نے اس پر تنبیہ نہیں کی کیونکہ نجار بیٹے ہیں ثعلبہ بن عمرو بن خزرج کے۔

میں کہتا ہوں کہ میرا خیال یہ ہے ابن مندہ نے کسی ناقص کتاب میں لکھا دیکھا ہوگا من بنی مالک بن النجار اوس بن ثابت کا تب نے نجار کے بعد ابن کا لفظ بڑھا دیا ہوگا اس کو ابن مندہ نے نجار بن اوس سمجھ لیا حالانکہ ایسا نہیں ہے صحیح یہ ہے کہ ان صحابی کا نام اوس بن ثابت بن منذر بن حرام ہے مالک بن نجار کی اولاد سے ہیں حسان بن ثابت کے بھائی ہیں ان کا تذکرہ اوس کے بیان میں ہو چکا ہے۔ واللہ اعلم۔

۵۷۵۔ حضرت ثابتؓ بن نعمان

حضرت ثابتؓ بن نعمان بن امیہ بن امرالقیس۔ کنیت ان کی ابوحبہ بدری ہے فتح مصر میں شریک تھے اس کو ابن مندہ نے ابو سعید ابن یونس سے نقل کیا ہے ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض راویوں نے ذکر کیا ہے کہ کنیت ان کی ابوحبہ بدری ہے اور ابوسعید بن یونس سے روایت کی ہے کہ یہ فتح مصر میں شریک تھے اور زہری نے ابن حزم سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس اور ابوحبہ انصاری کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے معراج کے تذکرہ میں فرمایا کہ پھر میں اوپر چڑھایا گیا یہاں تک کہ میں ایک میدان میں پہنچا جہاں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قلموں کے کشش کی آواز میں سنتا تھا۔ ابوعمر نے یہ تذکرہ نہیں لکھا ہاں کنیت کے بیان میں ابوحبہ انصاری بدری کا ذکر کیا ہے اور ان کے نام اور کنیت میں اختلاف بھی بیان کیا ہے بعض روایتوں میں ان کا نام ثابت بن نعمان ذکر کیا ہے۔ یہ اخیافی بھائی ہیں سعد بن خیثمہ کے اور ابن ماکولا نے ابن برقی سے انہوں نے ابن یونس سے نقل کیا ہے کہ ان کا نام ثابت بن نعمان بن امیہ بن امرا القیس بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس جو کنیت ان کی ابوحبہ ہے ابن اسحٰق نے ان کا ذکر شہدائے احد میں کیا ہے اور ان کی کنیت ابوحبہ بتائی ہے اور ان کو بنی عمرو بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف کی طرف منسوب کیا ہے پس اگر یہ احد کے دن شہید ہو گئے تھے تو ان سے متصل روایت صحیح نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔ حبہ کی لفظ میں اختلاف ہے کہ بے کے ساتھ ہے یا نون کے ساتھ کنیت میں انشاء اللہ اس کا بیان ہوگا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۵۷۶۔ حضرت ثابتؓ بن نعمان بن حارث

حضرت ثابتؓ بن نعمان بن حارث بن عبدرزاخ بن ظفر۔ انصاری اوسی' قبیلہ بنی ظفر سے ہیں ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا جاتا ہے۔ ابوعمر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۵۷۷۔ حضرت ثابتؓ بن نعمان بن زید

حضرت ثابتؓ بن نعمان بن زید بن عامر بن سواد بن ظفر۔ انصاری ہیں ظفری ہیں صحابہ میں ان کا تذکرہ ہوتا ہے۔ یہ ابوعمر کا قول ہے اور ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کی غرض سے ان کا ذکر لکھا ہے اور کہا ہے کہ ثابت بن نعمان عبدان نے اور شاہین نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور ابن شاہین نے کہا ہے ثابت بن نعمان بن زید بن عامر بن سواد بن ظفر ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو ثابت بن نعمان بن حارث بن عبدرزاح بن ظفر کہتے ہیں نیز انہوں نے کہا ہے کہ عبدان نے ان کا نسب اس طرح لکھا ہے ثابت بن نعمان بن امیہ بن امراء القیس بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف ابن مالک بن اوس کنیت ان کی ابوالضیاح ہے انہوں نے اپنی سند سے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے زہری سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ انصار کی شاخ بنی عمرو بن عوف سے پھر بنی ثعلبہ میں بن عمرو بن عوف سے ثابت بن نعمان جن کی کنیت ابوالضیاح تھی جنگ بدر میں شریک تھے اور جنگ خیبر میں شہید ہوئے عبدان نے کہا ہے کہ ابن اسحٰق کہتے تھے کہ نبی ﷺ کے اصحاب میں سے جو لوگ خیبر میں شہید ہوئے اور انہوں نے پورا قصہ بیان کر کے آخر میں سے کہا کہ (ان میں سے) ابوالضیاح یعنی ثابت بن نعمان بن امیہ بن امراء القیس بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف ہیں اور حافظ ابو عبداللہ بن مندہ نے ان کا تذکرہ اس طرح لکھا ہے ثابت بن نعمان بن امیہ بن امراء القیس اور انہوں نے کہا ہے کہ کنیت ان کی ابو حبہ بدری ہے پس گویا یہ نسب علاوہ اس کے ہیں یہاں تک ابوموسیٰ کا کلام تھا۔

میں کہتا ہوں کہ ابوموسیٰ نے ابن شاہین سے اسی تذکرہ میں ثابت بن نعمان کا نسب ویسا ہی نقل کیا ہے جیسا ہم نے ذکر کیا ہے یعنی ثابت بن نعمان بن زید بن عامر بن سواد بن ظفر انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو ثابت بن نعمان بن حارث ابن عبدرزاح بن ظفر کہتے ہیں اور یہ بھی کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو ثابت بن نعمان بن امیہ بن امراء القیس بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس کہتے ہیں۔ کنیت ان کی ابوالضیاح ہے پس یقیناً ابوموسیٰ نے اور ابن شاہین نے ان تینوں نسبتوں کو ایک شخص کا نسب سمجھ لیا ہے اس لیے ان تینوں کو ایک ہی تذکرہ میں جمع کر دیا پہلے دونوں نسبوں کو ایک سمجھ لینے میں تو وہ معذور سمجھے جا سکتے ہیں کیونکہ وہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دونوں نسب ایک ایک ہی قبیلہ کے ہیں یعنی قبیلہ ظفر کے مگر درحقیقت یہ بھی کوئی عذر نہیں کیونکہ ایک تو بنی سواد بن ظفر کا نسب ہے اور دوسرا ابی عبدرزاح بن ظفر کا ہے لیکن تیسرا نسب تو بنی ثعلبہ بن عمرو بن عوف کا ہے اس میں تو کوئی عذر ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ ظفر اور ثعلبہ سوا مالک بن اوس کے اور کسی جگہ متفق نہیں ہیں پس کیونکر دونوں کے ایک ہونے کا شبہ ہو سکتا ہے۔

اس قسم کا شبہ بہت بعید ہے باقی رہے وہ دونوں نسب جو ظفر تک پہنچے ہیں تو ابوعمر نے ان دونوں میں فرق ظاہر کر دیا ہے جیسا کہ ہم نے ان سے نقل کیا اور انہوں نے علیحدہ علیحدہ لکھا ہے ایک کو ثابت بن نعمان بن حارث بن عبدرزاح بن ظفر لکھا ہے اور دوسرے کو ثابت بن نعمان بن زید بن عامر بن سواد ابن ظفر لکھا ہے اور حق بھی یہی ہے کیونکہ ان دونوں کے درمیان میں کوئی ایسا علاقہ نہیں ہے جس سے یہ دونوں ایک سمجھ لئے جائیں سوا اس کے کہ یہ دونوں ظفر میں جا کے مل جاتے ہیں اور یوں تو ہر قبیلہ سے ایک جماعت صحابہ کی نکلی ہے لہٰذا اس بنا پر سب کو ایک کر دینا چاہیے کیونکہ وہ سب کسی نہ کسی قبیلہ میں جا کے مل جاتے ہیں۔ واللہ اعلم

۵۷۸۔ حضرت ثابتؓ بن ہزال

حضرت ثابتؓ بن ہزال بن عمرو انصاری۔ قبیلہ بنی عمرو بن عوف بن خزرج سے ہیں جو بلحُبلی کی ایک شاخ ہے جنگ بدر میں شریک تھے یہ بیان زہری کا ہے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے یہ بیان ابن مندہ کا ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ بنی عمرو بن عوف سے ہیں بدر میں اور تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک تھے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے یونس ابن بکیر نے ابن اسحٰق سے ان لوگوں کے نام میں جو جنگ یمامہ میں شہید ہوئے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا ہے بنی سالم ابن عوف سے ثابت بن ہزال ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۵۷۹۔ حضرت ثابتؓ بن وائلہ

حضرت ثابتؓ بن وائلہ جنگ خیبر میں شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابوعمرؒ نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔ [1]

۵۸۰۔ حضرت ثابتؓ بن ودیعہ

حضرت ثابتؓ بن ودیعہ بن جذام۔ بنی امیہ بن زید بن مالک میں سے ہیں۔ عمرو بن عوف کی اولاد سے ہیں انصاری ہیں اوسی ہیں۔ کنیت ان کی ابوسعد ہے ان کے والد منافقین میں سے تھے ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے۔ یہ بیان ابن مندہ کا ہے انہوں نے محمد ابن سعد کاتب واقدی سے اس کو نقل کیا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ (ان کا نام) ثابت بن یزید بن ودیعہ (ہے) جیسا کہ ہم بعد اس تذکرہ کے لکھیں گے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ ان کا نام ثابت بن ودیعہ ہے یہ اپنے دادا کی طرف منسوب ہیں یہ ثابت بیٹے ہیں یزید بن ودیعہ بن عمرو بن قیس بن جزی بن عدی بن مالک بن سالم اور وہ حبلی بن عوف بن عمر بن خزرج اکبر کے انصاری ہیں واقدی نے کہا ہے کہ کنیت ان کی ابوسعد ہے یہ کوفی ہیں ان سے زید بن وہب نے اور عامر بن سعد نے اور براء بن عازب نے سوسمار [2] کے متعلق ان کی حدیث روایت کی ہے جس میں لوگ بہت اختلاف کرتے ہیں مگر ان کی حدیث پالے ہوئے گدھوں کی بابت خیبر کے

---

[1] مختصر لکھنے کی وجہ ظاہر ہے جو صحابہ حضرت کی حیات ہی میں وفات پا گئے یا شہید ہو گئے ان سب کے حالات باستثنائے شاذ و نادر اور اسی طرح مختصر ملے ہیں۔

[2] ایک جانور کا نام ہے ان کی حدیث وہی ہے جو آگے بیان ہو گی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح ہے۔ ہمیں ابواحمد عبدالوہاب بن علی بن علی صوفی نے اپنی سند سے سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن عون نے بیان کیا ہمیں خالد نے خبر دی وہ انہوں نے حصین سے انہوں نے زید بن وہب سے انہوں نے ثابت بن ودیعہ سے وہ کہتے تھے ہم رسول اللہؐ کے ہمراہ ایک لشکر میں تھے ہم نے کچھ سوسماریں پائیں ایک سوسمار ہم نے ان میں سے بھونی اور میں اسے رسول اللہؐ کے حضور میں لے گیا اور اسے آپ کے سامنے رکھ دیا آپ نے ایک لکڑی اپنے ہاتھ میں اٹھالی اور فرمایا کہ بنی اسرائیل کا ایک گروہ مسخ کر کے جانور بنا دیا گیا تھا اور میں نہیں جانتا کہ یہ کون سا جانور ہے (آیا وہی مسخ شدہ بنی اسرائیل کے کسی گروہ کا ہے یا کوئی اور) لہٰذا آپ نے نہیں کھایا اور نہ منع فرمایا یہ حدیث بطریق متعدد مروی ہے وہ سب طرق ثابت بن ودیعہ سے منقول ہیں اور اس حدیث کو ورقا نے اور محمد بن فضیل نے اور کئی آدمیوں نے حصین سے انہوں نے زید بن وہب سے انہوں نے ثابت بن زید انصاری سے روایت کیا ہے اور حسن بن عمارہ نے اس حدیث کو حصین سے اس نے زید بن وہب سے انہوں نے حذیفہ سے روایت کیا ہے اور شعبہ نے اس حدیث کو حصین سے اس نے زید بن وہب سے انہوں نے حذیفہ سے روایت کیا ہے واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابوعمر نے لکھا ہے۔

۵۸۱۔ حضرت ثابتؓ بن وقش

حضرت ثابتؓ بن وقش بن زعورا انصاری۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ ثابت ابن وقش بن زغبہ بن زعورا ابن عبدالاشہل انہوں نے نسب میں زغبہ کو زیادہ کر دیا اور یہی صحیح ہے کلبی نے بھی ایسا ہی کہا ہے احد کے دن شہید ہوئے ان کو نبیؐ نے ایک ٹیلہ پر مامور فرمایا تھا۔ یہ اور حسیل بن جابر حضرت ابوحذیفہ ابن یمان جب احد جانے لگے اور یہ دونوں بہت بوڑھے تھے تو ایک نے دوسرے سے کہا کہ اب ہمیں کسی بات کا انتظار نہیں آج یا کل ہم مر جائیں گے پس اگر ہم چلیں تو اپنی تلواریں لے کر رسول اللہؐ کے ہمراہ کیوں نہ چلیں شاید اللہ ہمیں شہادت نصیب کرے چنانچہ ان دونوں نے اپنی تلواریں لے لیں اور لوگوں کے ساتھ ہو لیے ان دونوں کا علم کسی کو نہ تھا۔ ثابت کو تو مشرکوں نے قتل کیا اور حسیل پر خود مسلمانوں کی تلواریں پڑ گئیں انہوں نے ان کو پہچانا نہیں اور قتل کر دیا۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے۔ ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کیا ہے اور کہا ہے کہ وقش بن زغبہ بن زعورا ابن عبدالاشہل کے دونوں بیٹے یعنی ثابت اور رفاعہ احد کے دن شہید ہو گئے اور ان کے ہمراہ ثابت کے دو بیٹے سلمہ اور عمرو بھی شہید ہوئے ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ شاہین نے ان ثابت بن وقش اور ثابت بن وقش بن زعورا کے درمیان میں فرق سمجھا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ مجھے ان دونوں کے ایک ہونے میں شک نہیں ہے صرف یہ ہوا ہے کہ بعض راویوں نے نسب میں سے زغبہ کو نکال ڈالا ہے۔ اس قسم کی عادت راویوں میں اکثر جاری ہے پس اگر یہ فرق کرنے والا چاہے کہ ان دونوں کا نسب بیان کرے تو زعورا ابن عبدالاشہل تک دونوں کا نسب ایک پائے گا اور یہ کہ وہ دونوں احد کے دن شہید ہوئے اور یہ سب باتیں اس امر پر دلالت کرتی ہیں کہ یہ دونوں ایک ہیں۔ ابن کلبی نے سلمہ بن ثابت کا اور عمرو بن ثابت بن وقش بن زغبہ بن زعورا ابن عبدالاشہل کا نسب بیان کیا ہے اور یہ کہ وہ دونوں احد میں شہید ہوئے پس بغیر اس کے اتحاد کیونکر ممکن ہے (کہ یہ دونوں ثابت ایک ہوں) انہوں نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ بھی بیان کیا ہے کہ ان عمرو کا نام اصیرم ہے۔ بنی عبدالاشہل سے ہیں وہ جنت میں داخل ہوئے اور انہوں نے ایک نماز [1] بھی نہیں پڑھی۔ واللہ اعلم۔

۵۸۲۔ حضرت ثابتؓ بن یزید بن ودیعہ

حضرت ثابتؓ بن یزید بن ودیعہ اور بعض لوگ ان کو ابن زید بن ودیعہ کہتے ہیں۔ کنیت ان کی ابوسعد ہے یہ صحابی ہیں کوفہ میں رہتے تھے ان سے براابن عازب نے اور زید بن وہب نے اور عامر بن ربیعہ بجلی نے روایت کی ہے یہ ابونعیم کا قول ہے اور انہوں نے ان کے تذکرہ میں سوسمار کی وہ حدیث بھی لکھی ہے جو ثابت بن ودیعہ کے تذکرہ میں گزر چکی ہے ابونعیم نے ان کو اور ثابت بن ودیعہ کو ایک کر دیا ہے ابوعمر نے بھی ایسا ہی کیا ہے مگر ابن مندہ نے ان دونوں کو علیحدہ علیحدہ ذکر کیا ہے مگر باوجود اس کے دونوں تذکروں میں ان سے راوی برا اور زید اور عامر کو لکھا ہے اور حدیث ایک ہی ہے وہی سوسمار کی حدیث پس میں نہیں جانتا کہ ابن مندہ نے ان کو دو کیوں بنایا ان دونوں کی بحث گزر چکی ہے اگر ابن مندہ ان کا نسب بیان کرتے تو ان پر حق ظاہر ہو جاتا۔ واللہ اعلم۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ نہیں لکھا ہے اور ابن مندہ اور ابوعمر نے ان کا تذکرہ ثابت بن ودیعہ کے بیان میں لکھا ہے۔

۵۸۳۔ حضرت ثابتؓ بن یزید

حضرت ثابتؓ بن یزید ان سے عبدالرحمٰن بن عائذ حصمی ازدی نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میرے پیر میں کچھ لنگ تھا وہ زمین تک پہنچتا ہی نہ تھا۔ حضرت نے میرے لئے دعا فرمائی تو میں بالکل اچھا ہو گیا۔ یہاں تک کہ وہ پیر دوسرے پیر کے برابر ہو گیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے ہم اس کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۵۸۴۔ حضرت ثابتؓ بن یزید انصاری

حضرت ثابتؓ بن یزید انصاری۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ میں ان کو وہی ثابت سمجھتا ہوں جن کا ذکر اس سے پہلے ہو چکا ہے جن کے پیر کے لئے نبیؐ نے دعا فرمائی تھی اور وہ اچھا ہو گیا تھا اور انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ ان سے شعبی نے اور عامر بن سعد نے ان کی حدیث کوفیوں کے متعلق روایت کی ہے اور ابونعیم نے اپنی سند سے ابواسحٰق تک انہوں نے عامر بن سعد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں قرظہ بن کعب اور ثابت بن یزید اور ابوسعید انصاری کی زیارت کو گیا تو دیکھا کہ ان کے پاس کچھ لونڈیاں تھیں اور کچھ چیزیں [2] تھیں میں نے کہا کہ آپ لوگ اصحاب محمد ﷺ ہیں اور یہ باتیں کرتے ہیں انہوں نے کہا اگر تم سنو تو خیر ورنہ چلے جاؤ کیوں کہ رسول اللہ نے شادی کے اوقات میں لہو [3] کی اور موت کے وقت رونے کی اجازت دی ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ ثابت بن یزید انصاری کا یہ وہم ہے بعض لوگ ان کو عبداللہ بن ثابت کہتے ہیں۔ ابن ابی زائدہ نے مجالد سے اور حریث ابن ابی مطر

---

[1] مطلب یہ ہے کہ اسلام لانے کے بعد انہیں اتنا موقع ہی نہیں ملا کہ نماز پڑھتے کیونکہ فوراً ہی شہید ہو گئے۔

[2] مطلب یہ ہے کہ ان کے یہاں گانا ہو رہا تھا لونڈیا گا رہی تھیں اور چیزوں سے مراد دف ہے۔

[3] لہو کے لفظ سے ان صحابہ نے اس بات کی طرف اشارہ کر دیا کہ یہ چیزیں آیہ کریمہ ومن الناس من یشتری لہوالحدیث کے تحت میں داخل ہیں اور ان کی ممانعت اس آیت سے ثابت ہے مگر آنحضرت علیہ السلام نے اس خاص وقت کے لئے ان کی اجازت دے دی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے انہوں نے شعبی سے روایت کی ہے بعض لوگ بعض سے کچھ زیادہ روایت کرتے ہیں بعض لوگوں نے ثابت ابن یزید سے روایت کی ہے اور بعض نے کسی اور سے کہ انہوں نے کہا کہ حضرت عمر بن خطابؓ ایک کتاب رسول اللہؐ کے حضور میں لائے اور عرض کیا کہ (اجازت ہوتو) یہ کتاب میں آپ کو سناؤں اس پر نبیؐ کو غصہ آیا۔

اس حدیث کو ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے مگر ابو عمر نے اس حدیث کو ثابت سے روایت نہیں کیا انہوں نے صرف عبداللہ کے نام میں ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ عبداللہ بن ثابت انصاری کنیت ان کی ابو اسید ہے بالضم اور بعض لوگ ابو اسید بالفتح کہتے ہیں اور صحیح بالفتح ہے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا روغن زیت کھاؤ اور نیز یہ بھی روایت کی ہے کہ آپ نے یہود ونصاریٰ کی کتابوں کے پڑھنے سے ممانعت فرمائی بعد اس کے ابو عمر نے ان کا تذکرہ کنیت کے باب میں بھی لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابو اسید جن کا نام ثابت انصاری ہے اور بعض لوگ انہیں عبداللہ بن ثابت کہتے ہیں نبی ﷺ کی خدمت کیا کرتے تھے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا روغن زیتون کھاؤ بعض لوگ کہتے ہیں ان کی کنیت ابو اسید بالضم ہے مگر صحیح بالفتح ہے اسناد اس حدیث کی مضطرب ہے ابو عمر کو لازم تھا کہ ان کا تذکرہ یہاں بھی لکھتے کیونکہ انہوں نے خود لکھا ہے کہ ابو اسید کا نام ثابت ہے ابن ماکولا نے بھی ان کا ذکر لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابو اسید بالفتح بیٹے ہیں ثابت کے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا روغن زیتون کھاؤ ان سے عطا شامی نے روایت کی ہے بعض لوگ کہتے ہیں ان کی کنیت ابو اسید بالضم ہے مگر وہ صحیح نہیں۔

باب الثاء مع الراء و مع العین

۵۸۵۔ حضرت ثروانؓ بن فزارہ

حضرت ثروانؓ بن فزارہ بن عبد یغوث بن زہیر۔ زہیر کا نام صتم ہے یعنی تام بن ربیعہ بن عمرو بن عامر بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ نبی ﷺ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے جس وقت حاضر ہوئے یہ شعر عرض کیا

الیک رسول اللہ خبت مطیتی مسافۃ اربـاع تروح وتغتدی

اے خدا کے رسول! میری سواری آپ کی طرف دوڑتی ہوئی آئی ہے۔ اتنی دور سے کہ چار چار دن کے بعد اسے پانی ملا صبح شام برابر چلتی ہوئی آئی ہے۔

ابن شاہین نے ابن کلبی سے ان کا تذکرہ نقل کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن کلبی نے جمہرہ میں ایسا ہی لکھا ہے اور عمرو بن عامر بن ربیعہ (جو اس نسب میں ہیں) یہ بھائی ہیں بکا کے جن کا نام ربیعہ ہے جن کی طرف بکائی منسوب ہے۔

۵۸۶۔ حضرت ثعلبہؓ بن ابی بلتعہ

حضرت ثعلبہؓ بن ابی بلتعہ۔ بھائی ہیں حاطب بن ابی بلتعہ کے نبی ﷺ کا زمانہ انہوں نے پایا تھا مگر ان کی اکثر روایتیں صحابہ سے ہیں یہ ترمذی کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ اندلسی نے کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۸۷۔ حضرت ثعلبہؓ بہرانی

حضرت ثعلبہؓ بہرانی۔ ان کا تذکرہ عبدان بن محمد نے کیا ہے۔ وہ علی بن اشکاب سے وہ ابوذر سے وہ موسیٰ بن اعین جزری سے وہ عبدالکریم بن فرات سے وہ ثعلبہ بہرانی سے راوی ہیں کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا عنقریب دنیا سے علم اٹھالیا جائے گا۔ یہاں تک کہ لوگ علم کے کسی جزء پر قادر نہ ہوں گے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ علم کو کیونکر اٹھالیا جائے گا خدا کی کتاب ہمارے پاس ہے ہم اپنے بیٹوں کو اس کی تعلیم دیں گے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ یہود و نصاریٰ کے پاس تورات انجیل ہے ان کے کیا کام آتی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث ابوالدرداءؓ سے مشہور ہے۔

۵۸۸۔ حضرت ثعلبہؓ بن جذع انصاری

حضرت ثعلبہؓ بن جذع انصاری۔ بنی خزرج میں سے ہیں پھر بنی سلمہ میں ان کا نام شمار ہوا پھر بنی حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ میں ان کا شمار ہوا۔ بدر میں شریک تھے یہ عروہ اور زہری کا قول ہے۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ جنگ طائف میں مقتول ہوئے۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ عروہ اور زہری سے بدریوں کے نام میں ثعلبہ کا نام بھی منقول ہے جن کا لقب جذع ہے انہوں نے جذع ان کا لقب قرار دیا ہے ان کا نام نہیں کہا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ جو کچھ ابونعیم نے کہا وہی صحیح ہے جذع ثعلبہ کا لقب ہے نام نہیں ہے ہاں ثابت بن جذع البتہ ایک شخص ہیں جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے جذع ان کے والد کا نام ہے میرا خیال یہ ہے کہ ابن مندہ نے یہ سمجھا کہ یہ بھی اسی طرح ہے اور اگر ان کو معلوم ہو جاتا کہ یہ ثعلبہ ملقب بہ جذع والد ہیں ثابت کے تو وہ ایسا نہ کہتے۔ واللہ اعلم

۵۸۹۔ حضرت ثعلبہؓ بن حارث

حضرت ثعلبہؓ بن حارث بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ بدر میں نبی ﷺ کے ہمراہ شریک تھے اور طائف میں شہید ہوئے یہ ابن مندہ کا قول ہے اور ابونعیم نے ثعلبہ بن جذع کے تذکرے میں جو کچھ لکھا ہے وہ بیان ہو چکا اسی تذکرہ میں انہوں نے اپنی سند سے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے ابن شہاب سے شرکائے بدر کے ناموں میں خزرج سے پھر بنی سلمی سے پھر بنی حرام سے ثعلبہ کا نام بھی روایت کیا ہے۔ جن کا لقب جذع ہے اور کہا ہے کہ بعض متاخرین نے یعنی ابن مندہ نے ان کو ثعلبہ بن حارث بن حرام بن کعب بن غنم کعب بن سلمہ لکھا ہے وہ جنگ بدر میں شریک تھے اور طائف میں شہید ہوئے ابن مندہ نے ان کا ذکر علیحدہ لکھا ہے حالانکہ یہ دونوں ایک ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ ابونعیم کا قول ہے ابن مندہ کو وہم ہو گیا جذع ثعلبہ کا لقب ہے۔ جس کو ثابت بن جذع کے تذکرہ میں انہوں نے خود بھی لکھا ہے اور کہا ہے کہ جذع کا نام ثعلبہ بن زید بن حارث بن حرام ہے پس باوجود اس کے وہ یہاں ثعلبہ بن حارث کیوں کہتے ہیں ان کے والد کا نام زید کیوں انہوں نے خارج کر دیا یہ ثعلبہ تو بیٹے ہیں زید بن حارث بن حرام کے جیسا کہ انہوں نے ثابت کے تذکرہ میں ان کے والد کا لکھا ہے۔ اس نسب کو اور بھی کئی لوگوں نے لکھا ہے ان میں سے ہشام اور ابن حبیب بھی ہیں ان ثعلبہ کا ذکر اس سے پہلے ہو چکا ہے ابن مندہ ان کو ابن جذع کہتے ہیں حالانکہ جذع خود انہیں کا لقب ہے واللہ اعلم۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۹۰۔ حضرت ثعلبہؓ بن حاطب

حضرت ثعلبہؓ بن حاطب بن عمرو بن عبید بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری ہیں اوسی ہیں۔ بدر میں شریک تھے یہ محمد بن اسحٰق اور موسیٰ بن عقبہ کا قول ہے۔ یہی ہیں جنہوں نے نبیؐ سے اس کی درخواست کی تھی کہ آپ ان کے واسطے دعا کریں تاکہ اللہ تعالیٰ انہیں مال عنایت فرمائے۔

ہم اس سے ابوالعباس احمد بن عثمان بن ابی علی بن مہدی زرزاری نے اجازۃً بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں ابوعبداللہ حسن ابن عبداللہ رستمی نے اور رئیس مسعود بن حسن بن قاسم بن فضل ثقفی اصفہانی نے خبر دی یہ دونوں کہتے تھے ہمیں احمد بن خلف شیرازی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے استاد ابواسحٰق احمد بن محمد بن ابراہیم ثعلبی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن حامد وزان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن محمد بن ابراہیم سمرقندی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے ابوازہر احمد بن ازہر نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے مروان بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن شعیب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں معاذ بن رفاعہ نے علی بن یزید سے انہوں نے قاسم یعنی ابوعبدالرحمٰن نے انہوں نے ابوامامہ باہلی سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ثعلبہ بن حاطب انصاری رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے مال دے آپ نے فرمایا اے ثعلبہ افسوس ہے۔ تھوڑا مال جس کا تو شکر ادا کرے اس زیادہ مال سے بہتر ہے جس کا تو شکر ادا نہ کر سکے۔ اس کے بعد پھر دوبارہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ میرے لیے دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے مال دے آپ نے فرمایا کہ کیا تمہیں میری حالت کی اقتدا پسند نہیں ہے قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر میں چاہتا کہ سونے اور چاندی کے پہاڑ میرے ساتھ رہا کریں تو بے شک رہتے (اس وقت ثعلبہ نے سکوت کر لیا) پھر چند روز کے بعد آپ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہؐ اللہ سے دعا فرمائیے کہ مجھے مال دے قسم ہے اس کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ اگر اللہ مجھے مال دے گا تو میں ہر حق دار کا حق ادا کروں گا پس رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اے اللہ! ثعلبہ کو مال دے اے اللہ ثعلبہ کو مال دے۔ راوی کا کہنا ہے کہ ثعلبہ نے کچھ بکریاں پالی تھیں وہ ایسی بڑھیں جس طرح کیڑے بڑھتے ہیں پس ثعلبہ ظہر اور عصر کی نماز رسول اللہؐ کے ہمراہ پڑھتے تھے اور باقی نمازیں وہ اپنی بکریوں (کے گلہ) میں پڑھنے لگے پھر ان بکریوں میں اور بھی ترقی ہوئی تو انہوں نے ظہر اور عصر کی نماز میں بھی آنا چھوڑ دیا اور صرف جمعہ کی نماز میں آنے لگے پھر ان بکریوں میں بھی ترقی ہوئی تو انہوں نے جمعہ کی نماز بھی چھوڑ دی جمعہ اور جماعت کی شرکت بالکل ترک کر دی جب جمعہ کا دن آتا تو وہ باہر نکل کر لوگوں سے حالات پوچھا کرتے تھے ایک دن رسول اللہؐ نے انہیں یاد کیا اور پوچھا ثعلبہ کیا حال ہے لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ ثعلبہ نے بکریاں پالی ہیں جو جنگل میں نہیں سماتیں (انہیں میں مشغول رہتے ہیں) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ثعلبہ کی خرابی ثعلبہ کی خرابی اسی اثنا میں اللہ تعالیٰ نے آیت صدقہ نازل فرمائی تو رسول اللہؐ نے ایک شخص کو بنی سلیم سے اور ایک شخص کو بنی جہینہ سے مقرر فرمایا اور انہیں صدقے کے جانوروں کی عمریں لکھ دیں کہ وہ کس کس عمر کے لئے جائیں اور ان دونوں سے کہا کہ تم ثعلبہ بن حاطب کے پاس جاؤ اور بنی سلیم کے ایک شخص کے پاس جاؤ اور ان دونوں سے صدقہ لے لو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ وہ دونوں نکلے اور ثعلبہ کے پاس گئے ان سے صدقہ مانگا اور رسول اللہ ﷺ کی تحریر انہیں پڑھائی ثعلبہ نے کہا کہ یہ تو جزیہ ہے یہ تو جزیہ کی بہن ہے اچھا تم لوگ جاؤ جب تم فارغ ہونا اس وقت میرے پاس آنا چنانچہ وہ دونوں چلے گئے بنی سلیم کے شخص نے جب ان دونوں کے آنے کی خبر سنی تو اس نے اپنے اونٹوں میں سے نہایت عمدہ عمدہ اونٹ چھانٹ کر صدقہ کے لئے علیحدہ کر لئے اور ان اونٹوں کے ساتھ ان کا استقبال کیا جب ان دونوں نے ان اونٹوں کو دیکھا تو کہا کہ عمدہ عمدہ اونٹ چھانٹ کر دینا تم پر ضروری نہیں ہے اس سلمی نے کہا کہ تم انہیں لے لو میں نے اپنی خوشی سے دیئے ہیں اس کے بعد وہ دونوں اور لوگوں کے پاس گئے اور صدقہ وصول کیا بعد اس کے پھر ثعلبہ کے پاس آئے ثعلبہ نے کہا کہ مجھے اپنی تحریر دکھاؤ (ان دونوں نے وہ تحریر دکھادی) اس کو پڑھ کر ثعلبہ نے (پھر وہی) کہا کہ یہ تو جزیہ ہے یہ جزیہ کی بہن ہے تم (اس وقت چلے جاؤ ذرا میں اپنی رائے دیکھ لوں چنانچہ وہ دونوں واپس آئے جب انہیں رسول اللہؐ نے دیکھا تو قبل اس کے کہ یہ دونوں رسول اللہؐ سے کلام کریں آپ نے فرمایا کہ ثعلبہ کی خرابی پھر آپ نے بنی سلیم کے اس شخص کے لئے دعائے خیر فرمائی بعد اس کے ان دونوں نے ثعلبہ کی وہ حرکت بیان کی پس اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی:

ومنهم من عاهد الله لئن اتا نا من فضله الى قوله وبما كانو يكذبون ''ان میں بعض لوگ ایسے ہیں جنہوں نے اللہ سے عہد کیا کہ اگر وہ ہمیں اپنا فضل دے گا تو ہم ضرور صدقہ دیں گے اور نیکوں میں ہوں گے مگر جب اللہ نے انہیں اپنا فضل دیا تو انہوں نے بخل کیا اور منہ پھیر کر ہٹ گئے پس اسی خلف وعدہ کی وجہ سے اور جھوٹ بولنے کے سبب سے ان کے دل میں نفاق آ گیا جو قیامت تک رہے گا۔'' اس وقت رسول اللہؐ کے پاس ثعلبہ عزیزوں میں سے ایک شخص بیٹھا ہوا تھا اس نے اس آیت کو اور اس نے جا کر ثعلبہ سے بیان کیا کہ اے ثعلبہ! تیری خرابی ہو اللہ عزوجل نے تیرے بارے میں ایسا ایسا حکم نازل فرمایا پس ثعلبہ نبیؐ کے حضور میں آئے اور آپ سے درخواست کی کہ میرا صدقہ قبول کر لیجئے حضرت نے فرمایا کہ اللہ بزرگ برتر نے مجھے تمہارے صدقہ کے قبول کرنے سے منع کر دیا ہے (یہ سن کر) ثعلبہ اپنے سر پر خاک ڈالنے لگے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ یہ خود تمہارا ہی کیا ہوا ہے میں نے تمہیں حکم دیا تھا تم نے نہ مانا پس جب رسول اللہؐ نے ان کے صدقے کے لینے سے انکار کر دیا تو وہ اپنے گھر لوٹ گئے رسول اللہؐ کی وفات ہوگئی اور آپ نے ان سے کچھ نہیں لیا پھر یہ حضرت ابوبکر کے پاس جبکہ وہ خلیفہ کئے گئے آئے اور کہا کہ آپ میرا تقرب رسول اللہؐ کے حضور میں اور میرا مرتبہ انصار میں جانتے ہیں آپ میرا صدقہ لے لیجئے حضرت ابوبکرؓ نے کہا کہ رسول اللہؐ نے تم سے صدقہ نہیں لیا اور میں لے لوں یہ نہیں ہو سکتا پس حضرت ابوبکر کی وفات ہوگئی اور انہوں نے ان کا صدقہ نہیں قبول کیا۔ پھر حضرت عمر خلیفہ ہوئے تو انہوں نے کہا اے امیر المومنین آپ میرا صدقہ لے لیجئے۔ حضرت عمرؓ نے کہا تھا تمہارا صدقہ رسول اللہؐ نے قبول نہیں کیا اور حضرت ابوبکرؓ نے قبول نہیں کیا اور میں قبول کر لوں (یہ نہیں ہو سکتا) پس حضرت عمر کی وفات ہوگئی اور انہوں نے ان کا صدقہ قبول نہیں کیا۔

پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو ثعلبہ ان کے پاس گئے اور ان سے درخواست کی کہ ان کا صدقہ قبول کر لیں انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ نے تمہارا صدقہ قبول نہیں کیا ثعلبہ کی وفات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہوئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ان کا نسب بھی سب نے ایسا ہی بیان کیا ہے جیسا ہم نے بیان کیا اور ان لوگوں نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے اور ابن کلبی نے کہا ہے کہ ثعلبہ بن حاطب بن عمرو بن عبید بن امیہ یعنی بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف انصاری قبیلہ اوس سے ہیں جنگ بدر میں شریک تھے اور احد میں شہید ہوئے پس اگر یہ وہی ہیں جن کا حال اس تذکرہ میں بیان ہوا تو یقیناً یا ابن کلبی کو ان کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہادت کے بیان کرنے میں وہم ہوگیا یا یہ قصہ صحیح [1] نہیں یا یہ کوئی اور ہیں اور وہ وہی ہیں۔

۵۹۱۔ حضرت ثعلبہؓ ابوحبیب

حضرت ثعلبہؓ ابوحبیبؓ۔ کنیت ان کی ابوحبیب عنبری۔ دادا ہیں ہرماس بن حبیب کے۔ ان کا نسب اسحٰق بن راہویہ نے نضر بن شمیل سے انہوں ہرماس بن حبیب بن ثعلبہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے نقل کیا ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۵۹۲۔ حضرت ثعلبہؓ بن حکم

حضرت ثعلبہؓ بن حکم لیثی۔ بصرہ میں رہتے تھے پھر کوفہ چلے گئے۔ ان کا نسب کسی نے بیان نہیں کیا۔ یہ ثعلبہ بیٹے ہیں حکم بن عرفطہ بن حارث بن لقیط بن یعمر شداخ بن عوف بن کعب بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد مناہ بن کنانہ کے کنانی ہیں لیثی ہیں کہتے تھے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں بچہ تھا۔ ان سے سماک بن حرب نے اور یزید بن ابی زید نے روایت کی ہے خیبر میں شریک تھے۔ ہمیں ابوالفضل عبداللہ بن احمد نے اپنی اسناد سے ابوداؤد طیالسی تک خبر دی وہ شعبہ سے وہ سماک سے راوی ہیں وہ کہتے تھے کہ میں نے ثعلبہ بن حکم کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہم نبی کے ہمراہ (خیبر میں) تھے لوگوں نے کچھ بکریاں لوٹیں (اور ان کو ذبح کر کے پکنے کے لئے دیگوں میں رکھ دیا) حضرت نے اس سے منع فرمایا اور دیگیں الٹ دی گئیں اور اسرائیل نے سماک سے انہوں نے ثعلبہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا خیبر کے دن کچھ بکریاں ہم نے پائیں الخ اور اسباط نے اس حدیث کو سماک سے انہوں نے ثعلبہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا خیبر کے دن لوگوں نے کچھ گدھے لوٹے اور ان کو ذبح کر کے پکانے لگے نبی ﷺ نے حکم دیا تو دیگیں الٹ دی گئیں اور اس حدیث کو جریر نے ابوزیاد سے انہوں نے ثعلبہ سے انہوں نے نبی سے روایت کیا ہے انہوں نے ابن عباس کا ذکر نہیں کیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۵۹۳۔ حضرت ثعلبہؓ بن ابی رقیہ

حضرت ثعلبہؓ بن ابی رقیہ لخمی۔ فتح مصر میں شریک تھے۔ ان کا ذکر محدثین کی کتابوں میں ہے۔ یہ ابوسعید بن یونس بن عبدالاعلی کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

۵۹۴۔ حضرت ثعلبہؓ بن زبیب

حضرت ثعلبہؓ بن زبیب عنبری۔ ان سے ان کے بیٹے عبداللہ نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میرے ذمہ اولاد اسماعیل کا ایک غلام قرض تھا۔ اس حدیث کی اسناد میں راوی چھوٹ گئے ہیں اور ضعف ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

---

[1] جب اس روایت کا صحیح ہونا مصنف کے نزدیک بھی قابل وثوق نہیں ہے تو حضرت ثعلبہ کو کوئی الزام عائد نہیں ہوسکتا۔۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۹۵۔ حضرت ثعلبہؓ بن زہدم

حضرت ثعلبہؓ بن زہدم تمیمی حنظلی۔ صحابی ہیں۔ ان کا شمار کوفیوں میں ہے ان سے اسود بن ہلال نے روایت کی ہے۔ سفیان ثوری نے اشعث بن ابی الشعثا سے انہوں نے اسود بن ہلال سے انہوں نے ثعلبہ بن زہدم حنظلی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہم بنی تمیم کی ایک جماعت کے ساتھ نبی کے حضور میں گئے جس وقت ہم آپ کے پاس پہنچے آپ فرما رہے تھے کہ دینے والے کا ہاتھ جو اوپر ہوتا ہے مبارک ہاتھ ہے تم اپنی ماں کی اور باپ کی اور بہن کی اور بھائی کی کفالت کرو پھر اور جو لوگ تمہارے ماتحت ہوں ان کی کفالت کرو اس حدیث کو شعبہ نے اور زید بن ابی انیسہ سے اشعث سے انہوں نے اسود سے انہوں نے بنی ثعلبہ کے ایک شخص سے روایت کیا ہے اور ابوالاحوص نے اشعث سے انہوں نے ایک (نامعلوم) شخص سے اس نے اپنے والد سے انہوں نے بنی ثعلبہ کے ایک شخص سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ بعض لوگوں نے جو یہ کہا ہے کہ یہ حدیث ثعلبہ سے مروی ہے اور بعض نے کہا کہ حنظلہ سے مروی ہے یہ تناقض نہیں ہے کیونکہ ثعلبہ بیٹے ہیں کہ یربوع بن حنظلہ کے حنظلہ ایک قبیلہ کا نام ہے۔ جس سے نویرہ کے دونوں بیٹے متمم اور مالک ہیں۔

۵۹۶۔ حضرت ثعلبہؓ بن زید انصاری

حضرت ثعلبہؓ بن زید انصاری۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے یعنی ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ مغازی میں ان کا کچھ ذکر ہے۔ کوئی حدیث ان کی معلوم نہیں نہ ان کا کچھ حال لکھا ہے اور نہ اپنا قول متقدمین سے کسی کی طرف منسوب کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۵۹۷۔ حضرت ثعلبہؓ بن زید

حضرت ثعلبہؓ بن زید۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ عبدان نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں نے احمد بن یسار کو کہتے ہوئے سنا کہ ثعلبہ بن زید اصحاب نبی ﷺ سے بنی حرام میں سے ایک شخص ہیں یہ انہیں بکائین میں سے ہیں جن کے حق میں اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا تھا ولا علی الذین اذا ما اتوک لتحملھم . الایہ ''جو لوگ جہاد میں اس سبب سے شریک نہ ہو سکیں کہ ان کے پاس سواری نہ ہو اور اے نبی آپ کے پاس سے بھی سواری کا انتظام نہ ہو سکے تو ان پر کچھ گناہ نہیں۔'' ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۵۹۸۔ حضرت ثعلبہؓ بن زید

حضرت ثعلبہؓ بن زید۔ یہ ایک دوسرے شخص ہیں۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ عبدان نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ میں نے احمد بن یسار کو کہتے ہوئے سنا کہ ثعلبہ بن زید بن حارث بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ بن سعد بن علی بن اسد بن سادہ بن یزید بن جشم بن خزرج انصاری خزرجی بدر میں شریک تھے ان کی کوئی روایت محفوظ نہیں ہے۔ ابوموسیٰ نے زہری سے انکا تذکرہ نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ یہی ہیں جن کا لقب جذع ہے ثابت بن ثعلبہ کے والد ہیں اور حافظ ابوعبداللہ نے ثعلبہ بن زید کا ذکر کیا ہے مگر ان کا نسب نہیں بیان کیا اور کہا ہے کہ مغازی میں ان کا ذکر ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ ثعلبہ بن جذع بدر میں شریک تھے اور طائف

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں شہید ہوئے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ یہ ثعلبہ بن زید وہی ہیں جن کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے لیکن انہوں نے کہا ہے کہ ثعلبہ بن جذع انصاری بنی خزرج سے ہیں پھر بنی سلمہ میں پھر بنی حرام میں ان کا شمار ہوا ہم وہاں بیان کر چکے ہیں کہ جذع ان کا لقب ہے پس یہ یقیناً وہی ہیں اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے اور طائف میں شہید ہوئے ابن مندہ نے ان کے باپ کے نام میں غلطی کی ہے ان کے باپ کا نام جذع بتایا ہے حالانکہ ان کا نام زید ہے۔ واللہ اعلم

۵۹۹۔ حضرت ثعلبہؓ بن ساعدہ

حضرت ثعلبہؓ بن ساعدہ بن مالک بن خالد بن ثعلبہ بن حارثہ بن عمرو بن خزرج بن ساعدہ بن کعب ابن خزرج اکبر بن ثعلبہ انصاری احد میں شہید ہوئے یہ عروہ اور زہری کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۶۰۰۔ حضرت ثعلبہؓ بن سعد

حضرت ثعلبہؓ بن سعد بن مالک بن خالد بن ثعلبہ بن حارثہ بن عمرو بن خزرج بن ساعدہ۔ یہ ابوعمر کا قول ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ ابوحمید ساعدی کے چچا ہیں اور سہل بن سعد ساعدی کے چچا ہیں اور ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ سہل بن سعد ساعدی کے چچا ہیں۔ بدر میں شریک تھے اور احد میں شہید ہوئے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ یہ ثعلبہ بن سعد وہی ثعلبہ بن سعد ساعدی میں جن کا ذکر اس سے پہلے ہوا ابوعمر نے جو ان کا تذکرہ پھر یہاں لکھا تو ان پر اعتراض نہیں ہوسکتا ہاں ابن مندہ اور ابونعیم پر اعتراض ہوسکتا ہے اور ابوعمر نے جو یہ کہا ہے کہ یہ ابوحمید کے چچا ہیں اور سہل کے چچا ہیں اس میں البتہ اعتراض ہے۔

مگر عدوی کے قول کے موافق یہ بھی صحیح ہے کیونکہ انہوں نے سہل بن سعد کو سعد بن مالک کا بیٹا قرار دیا ہے لہٰذا یہ ان کے چچا ہو جائیں گے ہاں اور لوگوں کے قول کے موافق مثل قول ابن مندہ اور ابونعیم کے یہ سہل کے بھائی ہوں گے باقی رہے ابوحمید تو ان کے نسب میں بہت اختلاف ہے کہ باوجود اس اختلاف کے یہ قول کسی طرح صحیح نہیں ہوسکتا۔

۶۰۱۔ حضرت ثعلبہؓ بن سعیہ

حضرت ثعلبہؓ بن سعیہ۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن یامین۔ سعید بن جبیر نے اور عکرمہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا جب عبداللہ بن سلام اور ثعلبہ بن سعیہ اور اسید بن سعیہ اور اسد بن عبید اور ان کے ہمراہ اور یہودی بھی اسلام لائے یہ لوگ ایمان لائے اور انہوں نے تصدیق کی اور اسلام کی طرف رغبت کی تو علمائے یہود اور ان کے کافروں نے کہا کہ اللہ کی قسم محمد پر وہی لوگ ایمان لائے ہیں اور ان کی پیروی انہیں لوگوں نے کی ہے جو ہم میں سے شریر تھے اگر وہ ہمارے اچھے لوگوں میں سے ہوتے تو اپنے باپ دادا کے دین کو چھوڑ کر غیر کی طرف نہ جاتے پس اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی: لیسوا سواء من اهل الكتاب امة قائمة الى قوله من الصالحين (ال عمران ۱۱۳-۱۱۴) ''اہل کتاب میں سب یکساں نہیں ہیں بعض لوگ خداترس اور دیندار ہیں۔ بعض ناخداترس بے دین ہیں۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ یہ عبارت ابونعیم کی تھی جو کوئی اس عبارت کو سنے وہ یہ سمجھے گا کہ ثعلبہ بن سعیہ اور اسید بن سعیہ اور عبداللہ بن سلام ایک ہی وقت میں اسلام لائے ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ ابوعمر نے اس تذکرہ کو صاف صاف لکھا ہے انہوں نے ثعلبہ کے بیان میں لکھا ہے کہ ان کا ذکر ان تین شخصوں کے ساتھ ہو چکا ہے جو قریظہ کے دن اسلام لائے تھے۔

اور انہوں نے اپنی جانیں اور مال محفوظ کر لئے تھے یہ لوگ عبداللہ بن سلام کے اسلام کے بعد اسلام لائے تھے۔

ابوعمر نے یہ بھی لکھا ہے کہ بخاری نے بیان کیا کہ ثعلبہ بن سعیہ اور اسید بن سعیہ کی وفات نبی ﷺ کی حیات ہی میں ہوگئی تھی اور طبری نے ذکر کیا ہے کہ ابن اسحٰق نے ثعلبہ بن سعیہ اور اسید بن سعیہ اور اسد بن عبید کے بیان میں کہا ہے کہ یہ لوگ بنی ہدل میں سے ہیں نہ بنی قریظہ سے ہیں نہ بنی نضیر سے ان کا نسب ان سے اوپر ہے یہ ان کے چچا کے بیٹے ہیں یہ سب اسی شب کو اسلام لائے تھے جس شب کو قریظہ "سعد بن معاذ کے حکم پر (اپنے قلعہ سے) اترے تھے۔

۶۰۲۔ حضرت ثعلبہؓ بن سلام

حضرت ثعلبہؓ بن سلام۔ عبداللہ بن سلام کے بھائی ہیں ان کے اور ان کے بھائی عبداللہ بن سلام اور اسد اور مبشر کے حق میں اللہ تعالیٰ کا یہ قول نازل ہوا تھا لیسوا اسواء الایۃ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۶۰۳۔ حضرت ثعلبہؓ بن سہیل

حضرت ثعلبہؓ بن سہیل۔ کنیت ان کی ابوامامہ حارثی یہ اپنی کنیت ہی سے مشہور ہیں ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ ایاس بن ثعلبہ کہتے ہیں اور بعض لوگ ثعلبہ بن عبداللہ کہتے ہیں اور بعض لوگ ثعلبہ بن ایاس کہتے ہیں مگر پہلا نام مشہور ہے ان کا ذکر ایاس میں ہو چکا ہے اور ان شاء اللہ کنیت کے باب میں ان کا ذکر کیا جائے گا اور ان کی حدیث قسم کے بارے میں (بھی وہیں ذکر کی جائے گی) ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۶۰۴۔ حضرت ثعلبہؓ بن صعیر

حضرت ثعلبہؓ بن صعیر اور ان کو بعض لوگ ابن ابی صعیر بن عمرو بن زید بن سنان بن مہتجن بن سلامان بن عدی بن صعیر بن حراز بن کاہل بن عذرہ بن سعد بن ہذیم قضاعی عذری حلیف بنی زہرہ کے ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے عبداللہ اور عبدالرحمٰن بن کعب ابن مالک نے روایت کی ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ ان کے بارے میں بہت اختلاف ہے بعض لوگ ان کو ابن صعیر کہتے ہیں اور بعض لوگ ابن ابی صعیر اور بعض لوگ ثعلبہ بن عبداللہ کہتے ہیں اور بعض لوگ عبداللہ بن ثعلبہ کہتے ہیں۔ ہمیں یحیٰی بن ابی الرجا نے اجازۃً اپنی اسناد سے بکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عمرو بن عاصم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمام نے بکر بن وائل سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ (ایک مرتبہ) خطبہ پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے اور آپ نے ہر چھوٹے بڑے آزاد اور غلام کی طرف سے ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم دیا۔ ابوعمر نے لکھا ہے کہ دارقطنی کہتے ہیں کہ یہ ثعلبہ اور ان کے بیٹے عبداللہ دونوں صحابی ہیں پس اس صورت میں ان کی بابت کوئی اختلاف نہ ہوگا۔ ہمیں عبدالوہاب بن علی بن عبیداللہ نے اپنی سند

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ابوداؤد یعنی سلیمان بن اشعث سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے مسدد نے اور سلیمان بن داؤد عتکی نے بیان کیا یہ دونوں کہتے تھے۔ ہمیں حماد بن زید نے نعمان بن راشد سے انہوں نے زہری سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مسدد ثعلبہ بن ابی صعیر سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور سلیمان بن داؤد نے کہا ہے کہ عبداللہ بن ثعلبہ یا ثعلبہ بن عبداللہ بن ابی صعیر سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک صاع گیہوں کا ہر چھوٹے بڑے آزاد غلام مرد وعورت پر واجب ہے اس حدیث کو عبداللہ بن یزید نے ہمام سے انہوں نے بکر بن وائل سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے انہوں نے اس میں شک نہیں کیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۶۰۵۔ حضرت ثعلبہؓ بن عبداللہ

حضرت ثعلبہؓ بن عبداللہ انصاری۔ اور بعض لوگ ان کو بلوی کہتے ہیں انصاری کے حلیف تھے۔ ان سے ان کے بیٹے عبداللہ اور عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک نے روایت کی ہے۔ عبدالحمید بن جعفر نے عبداللہ بن ثعلبہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے تیرے باپ ثعلبہ سے سنا ہے جو یہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ جو شخص کسی مسلمان کا مال جھوٹی قسم کھا کر مار لے اس کے دل میں ایک سیاہ نقطہ نفاق کا پڑ جاتا ہے کہ تا قیام قیامت اس کو کوئی چیز نہیں بدلتی اور عبدالحمید سے یہ بھی مروی ہے انہوں نے عبداللہ بن ثعلبہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے ثعلبہ سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا پریشانی[1] ایمان کی علامت ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ثعلبہ وہی ہیں جن کا ذکر پہلے ہو چکا یہ بیٹے ہیں سہل کے ان کا مشہور نام ایاس بن ثعلبہ ہے کنیت ان کی ابوامامہ ہے اور اگر ہم نے اپنی کتاب میں یہ شرط نہ کی ہوتی کہ ہم ان کی کتابوں میں جتنے تذکرے ہیں سب لکھ دیں گے تو یقیناً اس قسم کے تذکروں کو ترک کر دیتے اور جو زائد باتیں ان میں ہیں وہ انہیں گذشتہ تذکروں میں بڑھا دیتے اور یہ دونوں حدیثیں ابوامامہ بن ثعلبہ کے نام سے مشہور ہیں جن کا ذکر اوپر ہوا۔ ابوداؤد سجستانی نے سنن ہیں۔ یہ حدیث کی پریشانی ایمان کی علامت ہے ابوامامہ سے روایت کی اور کہا ہے کہ یہ ابوامامہ ثعلبہ کے بیٹے ہیں پس اس سے معلوم ہو گیا کہ یہ سب ایک ہیں۔ واللہ اعلم۔

۶۰۶۔ حضرت ثعلبہؓ بن عبدالرحمٰن

حضرت ثعلبہؓ بن عبدالرحمٰن انصاری۔ انہوں نے نبی کی خدمت کی ہے اور آپ کا کام کر دیا کرتے تھے ان کی حدیث محمد بن منکدر نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت جابر سے روایت کی ہے کہ ایک انصاری جوان جس کا نام ثعلبہ بن عبدالرحمٰن تھا اسلام لایا اور وہ نبی ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا (ایک روز) رسول اللہؐ نے اس کو کسی انصاری مرد کے دروازے پر کسی کام کے لئے بھیجا۔ (چنانچہ وہ گیا) اس نے (وہاں) اس انصاری کی بیوی کو نہاتے ہوئے دیکھا اور کئی بار اس کی طرف دیکھا بعد اس کے اس کو خوف پیدا ہوا کہ کہیں رسول اللہ ﷺ پر وحی نہ نازل ہو جائے یہ خیال آتے ہی وہ وہاں سے چل دیا اور مکہ اور مدینہ کے درمیان میں جو پہاڑ تھے ان میں گھس گیا۔ رسول اللہؐ نے اسے چالیس دن تک نہیں دیکھا یہ وہی زمانہ تھا جس زمانے میں کافروں نے کہا تھا کہ محمد کو ان کے

---

[1] یعنی مومن کی ظاہری حال [illegible]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پروردگار نے چھوڑ دیا اور ان سے ناراض ہو گیا۔ چالیس دن کے بعد جبرائیل رسول اللہؐ کے پاس آئے اور کہا کہ اے محمد آپ کا پروردگار آپ کو سلام فرماتا ہے اور فرماتا ہے کہ آپ کی امت میں سے وہ شخص جو بھاگ گیا ہے ان پہاڑوں میں ہے وہ میری دوزخ سے میری پناہ مانگتا ہے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اے عمر اور اے سلمان تم جاؤ اور ثعلبہ بن عبدالرحمٰن کو میرے پاس لے آؤ چنانچہ یہ دونوں گئے ان کو ایک چرواہا مدینے کے چرواہوں میں سے ملا جس کا نام ذفافہ تھا اس سے حضرت عمر نے کہا کہ اے ذفافہ! تجھے کچھ اس جوان کی حالت بھی معلوم ہے جوان پہاڑوں میں رہتا ہے اس نے کہا شاید تم اس شخص کو پوچھ رہے ہو جو جہنم کے خوف سے بھاگا ہے حضرت عمر نے پوچھا کہ تجھے کیونکر یہ معلوم ہوا کہ اس نے کہا کہ نصف شب کو وہ ان پہاڑوں کے درمیان میں اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھے ہوئے نکلتا ہے اور کہتا ہے کہ اے میرے پروردگار کاش تو اور روحوں کے ساتھ میری روح کو بھی قبض کر لیتا اور اور جسموں کے ساتھ میرے جسم کو فنا کر دیتا بالآخر ذفافہ انہیں لے گیا اور ان دونوں نے اس سے ملاقات کی اور اپنے ساتھ نبی کے حضور میں لے آئے۔ اس کے بعد وہ بیمار ہو گیا اور نبی ﷺ کی حیات ہی میں مر گیا۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے حالانکہ اس میں ایک اعتراض ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا قول ما ودعک ربک وما قلی ''اے نبی! تم کو تمہارے پروردگار نے نہ چھوڑا ہے نہ ناخوش ہے۔'' اول اسلام اور ابتدائے وحی میں نازل ہوا ہے جب نبی مکہ میں تھے یہ بہت صحیح ہے اور یہ قصہ ہجرت کے بعد کا ہے پس یہ دونوں باتیں ایک ساتھ کیونکر جمع ہو سکتی ہیں۔

۶۰۷۔ حضرت ثعلبہؓ ابوعبدالرحمٰن

حضرت ثعلبہؓ۔ کنیت ان کی ابوعبدالرحمٰن انصاری ہے۔ ان سے ان کے بیٹے عبدالرحمٰن نے روایت کی ہے ان کا شمار اہل مصر میں ہے یزید ابن ابی حبیب نے عبدالرحمٰن بن ثعلبہ انصاری سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ عمرو بن سمرہ بن حبیب بن عبد شمس جو عبدالرحمٰن بن سمرہ کے بھائی تھے نبی ﷺ کے حضور میں حاضر ہوئے اور انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں نے فلاں قبیلہ کا اونٹ چرایا ہے نبیؐ نے اس قبیلے کے لوگوں کو بلوا بھیجا ان لوگوں نے کہا ہاں ہمارا ایک اونٹ کھو گیا ہے پس نبی ﷺ نے حکم دیا کہ ان کے ہاتھ کاٹ ڈالے جائیں ثعلبہ کہتے ہیں میں ان کی طرف دیکھ رہا تھا جس وقت ان کا ہاتھ کٹ کر (زمین پر) گرا اور وہ (اس ہاتھ سے مخاطب ہو کر کہہ رہے تھے کہ اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے پاک کیا تو نے چاہا تھا کہ میرے تمام جسم کو دوزخ میں داخل کرے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۶۰۸۔ حضرت ثعلبہؓ بن علاء

حضرت ثعلبہؓ بن علاء کنانی۔ ان کا تذکرہ ابوبکر بن ابی علی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابواحمد عسال نے ان کا تذکرہ کیا ہے۔ ہمیں ابوموسیٰ محمد بن ابی بکر بن ابی عیسیٰ اصفہانی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے۔ ہمیں میرے والد احمد بن محمد نے خبر دی۔ خبر دی ہمیں محمد بن احمد نے خبر دی ہمیں محمد بن ابراہیم نے وہ کہتے تھے مجھ سے علی بن عباس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عمر بن ولید کندی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہانی بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حجاج نے سماک بن حرب سے انہوں نے ثعلبہ بن علی کنانی سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ کو خیبر کے دن سنا کہ آپ مثلہ سے منع فرماتے تھے۔ اس حدیث کو زہیر نے سماک سے انہوں نے ثعلبہ بن حکم سے جو بنی لیث کے بھائی ہیں روایت کیا ہے کہ انہوں نے نبیؐ کو دیکھا کہ آپ کا گزر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان دیگوں کی طرف ہوا جن میں ان جانوروں کا گوشت پک رہا تھا جو مسلمانوں نے لوٹے تھے حضرت ﷺ نے حکم دیا کہ وہ دیگیں الٹ دی جائیں اور فرمایا کہ لوٹ جائز نہیں ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن مندہ نے ثعلبہ بن حکم لیثی کے نام میں ان کا تذکرہ لکھا ہے اور ان کا نسب وہیں بیان ہو چکا۔

۶۰۹۔ حضرت ثعلبہؓ بن عمرو

حضرت ثعلبہؓ بن عمرو بن محصن انصاری۔ بنی مالک بن نجار سے ہیں پھر بنی عمرو بن مبذول میں ان کا شمار ہوا۔ بدر میں شریک تھے اور ابوعبید ثقفی کے ہمراہ جسر کے دن شہید ہوئے۔ یہ موسیٰ بن عقبہ کا قول ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ ثعلبہ بن عمرو بن عبید بن محصن بن عمرو بن عتیک بن عمرو بن مبذول' مبذول کا نام عامر ہے یہ وہی ہیں جن کو لوگ سدن بن مالک بن نجار کہتے ہیں اس نے ان کے نسب میں عبید زیادہ کیا ہے جبکہ ہشام نے اس کی مخالفت کی ہے کہ عبید کو ذکر نہیں کیا۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ ثعلبہ بدر میں اور احد میں اور خندق میں اور تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک تھے اور جسر کے دن ابوعبید کے ہمراہ حضرت عمر کی خلافت میں شہید ہوئے اور واقدی نے لکھا ہے کہ حضرت عثمان کی خلافت میں مدینہ میں شہید ہوئے۔ ان کی حدیث یزید بن ابی حبیب نے عبدالرحمٰن بن ثعلبہ بن عمرو سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے کسی قبیلہ کا اونٹ چرا لیا تھا تو رسول اللہ نے اس کا ہاتھ کٹوا دیا یہ ثعلبہ وہی ہیں جنہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے عمرو بن سمرہ کا ہاتھ چوری کی سزا میں کٹوا دیا تھا ان کی حدیث یہ بھی ہے کہ سوا کو (مال غنیمت میں سے) تین حصے ملیں گے اور دو حصہ اس کے گھوڑے کو یہ ابوعمر کا قول ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کے تذکرہ میں صرف اسی قدر لکھا ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے اور چوری والی حدیث انہوں نے ان ثعلبہ کے تذکرہ میں لکھی ہے جن کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے جن کا ذکر ان سے پہلے ہوا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ یہ ثعلبہ وہی ثعلبہ ہیں جن کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے جن کا ذکر اس سے پہلے ہوا ابوعمر نے ان دونوں کو ایک قرار دیا ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے بھی اگر ثعلبہ ابوعبدالرحمٰن کا پورا نسب بیان کرتے تو انہیں بھی معلوم ہو جاتا کہ یہ وہی ہیں یا کوئی اور۔ واللہ اعلم

۶۱۰۔ حضرت ثعلبہؓ بن عمرو

حضرت ثعلبہؓ بن عمرو۔ ابن اسحٰق نے ان کا تذکرہ اس وفد میں کیا ہے جو رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوا تھا جن کو زید بن حارثہ نے قبیلہ جذام کے بعد ان کے مسلمان ہو جانے کے قید کر لیا تھا اور رسول اللہؐ نے ان کے چھوڑ دینے کا حکم دیا اور یہ کہ جو کچھ ان سے لیا گیا ہے ان کو واپس کر دیا جائے۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ اندلسی نے کیا ہے۔

۶۱۱۔ حضرت ثعلبہؓ بن عنمہ

حضرت ثعلبہؓ بن عنمہ بن عدی بن نابی بن عمرو بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی سلمی عقبہ کی دونوں بیعتوں میں شریک تھے اور جنگ بدر میں شریک تھے۔ یہ بھی ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے قبیلہ بنی سلمہ کے بت توڑے تھے۔ غزوۂ خندق

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں شہید ہوئے۔ یہ ابن اسحٰق کا قول ہے انہیں ہبیر بن ابی وہب مخزومی نے شہید کیا تھا۔ عروہ بن زبیر نے کہا ہے کہ یہ غزوۂ خیبر میں شہید ہوئے جن لوگوں نے (قبیلہ بنی سلمہ کے) بت توڑے تھے ان کے نام یہ ہیں معاذ بن جبل' عبداللہ بن انیس' ثعلبہ بن عنمہ اور ابوصالح نے ابن عباس سے اللہ تعالیٰ کے قول یسألونک عن الا ھلۃ' اور اے نبی تم سے یہ لوگ ہلال کی بابت دریافت کرتے ہیں۔'' کی تفسیر میں روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا یہ آیت معاذ بن جبل اور ثعلبہ بن عنمہ کے حق میں نازل ہوئی تھی یہ دونوں انصاری تھے انہوں نے کہا تھا کہ یارسول اللہ ﷺ کیا سبب ہے کہ چاند جب نیا نکلتا ہے تو باریک ہوتا ہے پھر بڑھتے بڑھتے بڑا ہو جاتا ہے اور پورا گول ہو جاتا ہے پھر گھٹنے لگتا ہے یہاں تک کہ جیسا تھا ویسا ہی ہو جاتا ہے۔ اسی پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۶۱۲۔ حضرت ثعلبہؓ بن قیظی

حضرت ثعلبہؓ بن قیظی۔ ہمیں ابوموسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عبداللہ حضرمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ابن ابی رافع کی حدیث میں مروی ہے کہ ثعلبہ بن قیظی بن صخر بن سلمہ بدری ہیں۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۶۱۳۔ حضرت ثعلبہؓ بن ابی مالک

حضرت ثعلبہؓ بن ابی مالک قرظی۔ کنیت ان کی ابو یحییٰ ہے۔ قبیلہ بنی قریظہ کے امام تھے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے۔ محمد بن سعد نے کہا ہے کہ (ان ثعلبہ کے والد) ابو مالک یمن سے آئے تھے وہ یہودی تھے انہوں نے بنی قریظہ کی ایک عورت سے نکاح کیا لہٰذا یہ ان کی طرف منسوب ہو گئے حالانکہ یہ خود قبیلہ کندہ کے ہیں۔ یحییٰ بن معین نے کہا ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو دیکھا ہے اور مصعب زبیری نے کہا ہے کہ ثعلبہ بن ابی مالک کی عمر وہی ہے جو عطیہ قرظی کی عمر ہے اور ان کا قصہ بھی ان کے قصہ کے مثل [1] ہے یہ دونوں چھوڑ دیئے گئے تھے قتل نہیں کئے گئے۔ محمد بن اسحٰق نے ابو مالک بن ثعلبہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبیؐ کے حضور میں کمزور لوگ آئے تو آپ نے یہ فیصلہ کیا کہ جب پانی ٹخنوں تک پہنچ جائے تو اوپر والے باغ کا مالک نہ روکے۔ ہمیں ابوالفرج بن ابی الرجاء بن سعد نے اپنی سند سے ابوبکر یعنی احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد سے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یعقوب بن حمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحٰق بن ابراہیم نے صفوان بن سلیم سے انہوں نے ثعلبہ بن ابی مالک سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے نبیؐ نے فرمایا نہ خود نقصان اٹھایا جائے نہ کسی دوسرے کو پہنچایا جائے اور بے شک نبیؐ نے سیل (بہنا) سے باغوں کے سینچنے کی بابت بلندی والے باغوں اور نشیب والے باغوں کے حق میں یہ فیصلہ کیا ہے کہ اوپر والا باغ سینچ لیا جائے اور ٹخنوں تک [2] پانی بھر لیا جائے بعد اس کے نیچے والے باغ کے لئے پانی چھوڑ دیا جائے اور ایسا ہی اس میں بھی کیا

---

[1] ان کا قصہ یہ ہے کہ بنی قریظہ کے قیدی جب گرفتار ہو کر آئے تو جو لوگ بالغ ہو چکے تھے وہ قتل کر دیئے جاتے تھے اور نابالغ چھوڑ دیئے جاتے تھے یہ بھی چونکہ نابالغ تھے اس لئے قتل نہیں کئے گئے۔

[2] کچھ باغ بلندی پر تھے اور کچھ پستی میں تھے پانی جب بہ کر آتا تو پہلے بلندی والے باغوں میں پہنچتا باغ کے مالک اس پانی کو اپنے ہی باغ میں روک لیتے پستی والے باغوں میں نہ جانے دیتے حضرت نے اس سے منع کر دیا کہ یہ بے انصافی ہے جب اس قدر پانی باغ میں بھر جائے کہ ٹخنوں تک پہنچنے لگے تو پھر اس کو نکلنے دیا جائے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے یہاں تک کہ تمام باغوں میں پانی پہنچ جائے یا یہ کہ پانی ختم ہو جائے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مہروز ایک نالے کا نام ہے جس میں پانی رہتا تھا باغ والوں نے اس کی بابت جھگڑا کیا تھا تو رسول اللہؐ نے یہ فیصلہ کیا۔

۶۱۴۔ حضرت ثعلبہؓ بن ودیعہ

حضرت ثعلبہؓ بن ودیعہ انصاری۔ یہ ان لوگوں میں ہیں جو غزوۂ تبوک میں رسول اللہؐ کے ہمراہ نہیں گئے تھے پھر انہوں نے اپنے آپ کو (مسجد نبوی کے) ستونوں سے باندھ دیا تھا یہاں تک کہ اللہ نے ان کی توبہ قبول فرمائی اور اعمش نے ابوسفیان سے انہوں نے جابر سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے جو لوگ غزوۂ تبوک میں رسول اللہؐ کے ہمراہ نہیں گئے تھے چھ آدمی تھے ابولبابہ اوس بن خذام ثعلبہ بن ودیعہ کعب بن مالک مرارہ ہلال بن امیہ پس ابولبابہ اور اوس بن خذام اور ثعلبہ آئے اور انہوں نے اپنے آپ کو ستونوں سے باندھ دیا اور اپنے مال لے آئے اور عرض کیا یا رسول اللہؐ! ان مالوں کو لے لیجئے ان ہی سے ہم کو آپ کے ہمراہ جانے سے روک دیا تھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں ان لوگوں کو نہ کھولوں گا یہاں تک کہ پھر کوئی غزوہ پیش آئے پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی واخرون اعترفو بذنوبھم خلطوا عملا صالحا واخر سیا "اور کچھ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے گناہوں کا اقرار کر لیا اور انہوں نے نیک کاموں کو برے کاموں کے ساتھ ملا دیا۔" ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے ابولبابہ کے متعلق اور اقوال بھی ہیں جو ان کے نام میں ذکر کیے جائیں گے۔

باب الثاء مع القاف ومع اللام ومع المیم

۶۱۵۔ حضرت ثقبؓ بن فروہ

حضرت ثقبؓ بن فروہ بن بدن انصاری ساعدی۔ واقدی نے ایسا ہی بیان کیا ہے اور عبداللہ بن محمد نے اور ابراہیم بن سعد نے ابن اسحٰق سے ثقیب بن فروہ سے روایت کیا ہے۔ یہی ہیں جن کو بعض لوگ اخرس بھی کہتے ہیں اور بعض کتب سیر میں ان کا نام ثقف "ف" کے ساتھ ہے مگر صحیح ثقب یا ثقیب ہے "ب" کے ساتھ جیسا کہ ابن قداح نے کہا ہے۔ یہ ابن قداح وہی عبداللہ بن محمد بن عمارہ انصاری عالم نسب ہیں انصار کے نسب کو یہ سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ یہ ثقب ابواسید ساعدی کے چچازاد بھائی ہیں احد میں شہید ہوئے تھے ہم نے ابواسید ساعدی کے تذکرہ میں بیان کیا ہے کہ بعض لوگ (ان کے دادا کا نام) بدن کہتے ہیں اور بعض لوگ بدی کہتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے مگر ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ (ان کا نام) ثقیف (ہے) حالانکہ یہ وہم ہے بعد اس کے انہوں نے کہا ہے کہ ثقب احد کے دن شہید ہوئے اور رسول اللہ ﷺ نے ان کی شہادت کی گواہی دی ان کا نسب ابواسید کے تذکرے میں آئے گا۔

۶۱۶۔ حضرت ثقفؓ بن عمرو

حضرت ثقفؓ بن عمرو عدوانی۔ بنی حجر بن عیاذ بن یشکر بن عدوان سے ہیں جنگ بدر میں یہ اور ان کے سب بھائی شریک تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۱۷۔ حضرت ثقفؓ بن عمرو بن سمیط

حضرت ثقفؓ بن عمرو بن سمیط۔ بنی غنم بن دودان بن اسد سے ہیں خیبر کے دن شہید ہوئے۔ یہ موسیٰ بن عقبہ نے ابن شہاب سے نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ انصار کے حلیف تھے ابن اسحٰق نے بھی ایسا ہی کہا ہے مگر انہوں نے کہا ہے کہ یہ بنی غنم کے حلیف تھے اور عروہ نے کہا ہے کہ خیبر کے دن قریش کی شاخ بنی عبد مناف سے ثقف بن عمرو شہید ہوئے جو قریش کے حلیف تھے اور بنی اسد بن خزیمہ کے خاندان سے تھے اس کو ابن مندہ اور ابونعیم نے نقل کیا ہے۔ عروہ کا قول بہت صحیح ہے کیونکہ بنی غنم بن دودان قریش کے حلیف تھے اور انہوں نے مدینہ کی طرف ہجرت کی اور اپنے حلف پر قائم رہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ ثقف بن عمرو اسلمی جن کو بعض لوگ اسدی کہتے ہیں بنی عبد شمس کے حلیف تھے کنیت ابو مالک ہے وہ اور ان کے بھائی مدلاج اور مالک بدر میں شریک تھے۔ یہ ثقف احد کے دن شہید ہوئے اور انہوں نے کہا ہے کہ موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا کہ وہ خیبر کے دن شہید ہوئے انہیں ایک یہودی نے شہید کیا جس کا نام اسیر تھا واللہ اعلم ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ بنی لوذان بن اسد کے خاندان تھے انہوں نے ان کے بھائی مالک کا بھی تذکرہ لکھا ہے اور ان کو سلمی قرار دیا ہے یہ وہاں انشاء اللہ ذکر کیا جائے گا میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ان ابونعیم کا ان کے نسب کے میں لوذان کو داخل کرنا وہم ہے صحیح لفظ دودان ہے تمام علماء نسب کا اس پر اجماع ہے۔ واللہ اعلم

۶۱۸۔ حضرت ثلبؓ بن ثعلبہ

حضرت ثلبؓ بن ثعلبہ بن عطیہ بن اخیف بن مجفر بن کعب عنبر تمیمی عنبری کنیت ان کی ابوہلقام ہے بعض لوگ ان کو تلب تائی مثناۃ کے ساتھ کہتے ہیں ان کا تذکرہ گزر چکا ہے ان کا ذکر لوگوں نے وہیں لکھا ہے یہاں کسی نے نہیں لکھا۔

۶۱۹۔ حضرت ثمامہؓ بن اثال

حضرت ثمامہؓ بن اثال بن نعمان بن مسلمہ بن عبید بن ثعلبہ بن یربوع بن ثعلبہ بن دول بن حنیفہ بن لجیم۔ حنیفہ بھائی ہیں عجل کے۔ ہمیں ابوجعفر یعنی عبیداللہ احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحٰق سے وہ سعید مقبری سے وہ ابوہریرہ سے راوی ہیں کہ انہوں نے کہا ثمامہ بن اثال حنفی کے اسلام کا واقعہ اس طرح پر ہے کہ رسول اللہ نے دعا مانگی تھی جب یہ برے ارادہ سے آپ کے سامنے آئے کہ اللہ آپ کو ان پر قابو دے یہ مشرک تھے اور بارادہ قتل آنحضرتؐ یہ حضرت کے سامنے آئے تھے (اتفاق سے چندروز کے بعد) ثمامہ اسی حالت شرک میں عمرہ کرنے کے لئے نکلے یہاں تک کہ (اثنای سفر میں) مدینہ پہنچے اور وہاں مبہوت ہوگئے یہاں تک کہ گرفتار کرلئے گئے اور رسول اللہؐ کے حضور میں لائے گئے آپ نے حکم دیا کہ یہ مسجد کے کسی ستون سے باندھ دیئے جائیں پھر رسول اللہؐ ان کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ اے ثمامہ تمہارا کیا حال ہے دیکھو اللہ نے مجھے تم پر قابو دے دیا یا نہیں ثمامہ نے کہا ہاں اے محمد اگر تم (مجھے) قتل کردو تو (ناحق نہ قتل کروگے بلکہ) ایک خونی کو قتل کروگے اور اگر تم معاف کردو تو تم نے ایک شکرگزار کو معاف کیا اور اگر تم کچھ مال مانگو تو دیا جائے گا بعد اس کے رسول اللہؐ لوٹ آئے اور انہیں چھوڑ دیا یہاں تک کہ دوسرا دن ہوا تو پھر رسول اللہ ان کے طرف تشریف لے گئے اور فرمایا کہ اے ثمامہ تمہارا کیا حال ہے۔ انہوں نے عرض کیا کہ اچھا حال ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے محمد! اگر تم مجھے قتل کردو تو ایک خونی کو قتل کرو گے اور اگر معاف کردو تو ایک شکر گزار کو معاف کرو گے اور اگر تم مال مانگو تو دیا جائے گا پھر رسول اللہؐ لوٹ آئے ابوہریرہ کہتے ہیں کہ ہم چند مسکینوں نے باہم یہ گفتگو کی کہ ہم ثمامہ کو قتل کر کے کیا کریں گے خدا کی قسم اس کے فربہ اونٹوں کا گوشت جو اس کے چھوڑ دینے کے بدلہ میں ملے گا ہمیں اس کے قتل کر دینے سے بہتر معلوم ہوتا ہے چنانچہ جب تیسرا دن ہوا تو رسول اللہ پھر ان کے پاس گئے اور فرمایا کہ اے ثمامہ تمہارا کیا حال ہے انہوں نے عرض کیا کہ اچھا حال ہے اے محمد تم اگر (مجھے) قتل کردو تو ایک خونی کو قتل کرو گے اور اگر معاف کردو تو ایک شکر گزار کو معاف کرو گے اور اگر کچھ مال مانگو تو دیا جائے گا پس رسول اللہؐ نے فرمایا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو اے ثمامہ میں نے تمہیں معاف کر دیا پس ثمامہ وہاں سے گئے اور مدینہ کے کسی باغ میں جا کے غسل کیا اور خود بھی پاک ہوئے اور اپنے کپڑوں کو پاک کیا بعد اس کے رسول اللہؐ کے حضور میں آئے آپ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اور کہا کہ اے محمد بے شک آپ کی یہ کیفیت تھی کہ کسی کا منہ مجھے آپ کے منہ سے زیادہ ناخوش نہ معلوم ہوتا تھا اور نہ کوئی دین مجھے آپ کے دین سے زیادہ ناگوار تھا اور نہ کوئی شہر مجھے آپ کے شہر سے زیادہ برا معلوم ہوتا تھا۔

مگر اب یہ حالت ہے کہ کسی کا منہ مجھے آپ کے منہ سے زیادہ محبوب نہیں ہے اور نہ کوئی دین مجھے آپ کے دین سے زیادہ محبوب ہے اور نہ کوئی شہر مجھے آپ کے شہر سے زیادہ محبوب ہے میں اب شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں یا رسول اللہ میں عمرہ کرنے کی نیت سے نکلا تھا اور میں اس وقت اپنی قوم کے دین پر تھا مجھے آپ کے اصحاب نے عمرہ میں گرفتار کر لیا پس اب مجھے عمرہ کے لئے بھیج دیجئے اللہ آپ پر رحمت نازل فرمائے رسول اللہؐ نے انہیں عمرہ کے لئے بھیج دیا اور انہیں طریقہ تعلیم فرمایا چنانچہ یہ عمرہ کے لئے گئے جب مکہ پہنچے اور قریش نے سنا کہ یہ محمد (ﷺ) کے مذہب کی باتیں کرتے ہیں تو کہنے لگے کہ ثمامہ بے دین ہو گیا۔ ثمامہ نے کہا کہ خدا کی قسم میں بے دین نہیں ہوں بلکہ میں مسلمان ہو گیا ہوں اور میں نے محمد ﷺ کی تصدیق کر لی ہے اور میں ان پر ایمان لے آیا ہوں قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں ثمامہ کی جان ہے کہ اب یمن سے تمہیں ایک دانہ بھی نہ آئے گا اور یمن اہل مکہ کا تھا یہاں تک کہ رسول اللہؐ اس کی اجازت دیں بعد اس کے یہ اپنے شہر لوٹ گئے اور غلہ مکہ جانے سے روک دیا قریش کو سخت مصیبت پیش آئی اور انہوں نے رسول اللہؐ کو خط لکھا اور اپنی قرابت کا واسطہ دلایا کہ آپ ثمامہ کو لکھ دیجئے کہ غلہ کو نہ روکیں چنانچہ رسول اللہؐ نے لکھ دیا۔ پھر جب مسیلمہ (کذاب) کا ظہور ہوا اور اس کی بات بڑھ گئی تو رسول اللہؐ نے فرات بن حیان عجلی کو ثمامہ کے پاس بھیجا کہ مسیلمہ سے جنگ کریں۔

محمد بن اسحٰق نے لکھا ہے کہ جب اہل یمامہ اسلام سے مرتد ہوئے اس وقت ثمامہ مرتد نہیں ہوئے یہ اور ان کی قوم کے جو لوگ ان کے تابع تھے اسلام پر قائم رہے اور یمامہ ہی میں مقیم رہے لوگوں کو مسیلمہ (کذاب) کی پیروی اور اس کی تصدیق سے روکتے تھے اور کہتے تھے کہ اے لوگو اپنے کو ایسی تاریک چیز سے بچاؤ جس میں بالکل نور نہیں ہے اور بے شک وہ بدبختی کی بات ہے اے بنی حنیفہ اس کو اللہ نے ان لوگوں کے لئے مقدر کر دیا ہے جو اس پر عمل کریں گے جو لوگ اس پر عمل کریں گے ان کے لئے یہ بلا ہے مگر جب لوگوں نے ان کی بات نہ مانی اور سب کے سب مسیلمہ کی پیروی پر متفق ہو گئے تو انہوں نے ان سے جدا ہو جانے کا ارادہ کر لیا اتفاق سے علاء بن حضرمی کا اور ان لوگوں کا جو ان کے ساتھ تھے ادھر گزر ہوا یہ لوگ بحرین جا رہے تھے وہاں حطم (نامی ایک کافر) تھا اور اس کے ساتھ قبیلہ ربیعہ کے کچھ مرتد تھے جب یہ خبر ثمامہ کو معلوم ہوئی تو انہوں نے اپنے مسلمان ساتھیوں سے کہا کہ خدا کی قسم میں مناسب نہیں سمجھتا کہ ان لوگوں کے ساتھ رہوں اس حال میں کہ انہوں نے یہ بدعت نکالی ہے اللہ ان کو ایسی بلا میں مبتلا کرے گا کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ اس میں نہ کھڑے ہو سکیں گے نہ بیٹھ سکیں گے اور میں مناسب نہیں جانتا کہ ان لوگوں سے یعنی ابن حضرمی اور ان کے اصحاب سے جو مسلمان ہیں پیچھے رہ جائیں اور بے شک ہم ان کے ارادہ سے واقف ہو چکے ہیں اور وہ (اتفاق سے) ہماری طرف آ بھی گئے ہیں لہٰذا اب میں ان کے ساتھ ہو جانا ہی مناسب سمجھتا ہوں پس جو شخص تم میں سے چاہے چلے چنانچہ وہ علا کی مدد کے لئے نکلے اور ان کے ہمراہ ان کے مسلمان ساتھی بھی تھے یہ بات دشمن کے کمزور کرنے میں زیادہ موثر ہوئی جب انہیں معلوم ہوا کہ بنی حنیفہ علاء کی مدد کے لئے گئے۔ ثمامہ علاء کے ساتھ حطم کی جنگ میں شریک رہے مشرکوں کو شکست ہوئی اور قتل کئے گئے اور علا نے مال غنیمت تقسیم کیا اور کچھ لوگوں کو انعام بھی دیا ایک شخص کو حطم کی ایک چادر دی جس پر حطم ایک مسلمان کے سامنے فخر کرتا تھا ثمامہ نے وہ چادر اس مسلمان سے خرید لی پھر جب اس فتح کے بعد ثمامہ لوٹے تو بنی اقیس بن ثعلبہ نے جو حطم کے ہم قوم تھے وہ چادر ثمامہ کے جسم پر دیکھی اور کہا کہ انہیں نے حطم کو قتل کیا ہے ثمامہ نے کہا میں نے حطم کو قتل نہیں کیا بلکہ یہ چادر میں نے مال غنیمت سے مول لے لی ہے لیکن ان لوگوں نے (نہ مانا اور) ثمامہ کو قتل کر دیا انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۶۲۰۔ حضرت ثمامہؓ بن بجاد عبدی

حضرت ثمامہؓ بن بجاد عبدی۔ صحابی ہیں۔۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے انہوں نے کوئی حدیث نہیں روایت کی ان سے ابو اسحٰق سبیعی نے اور عیزار بن حریث نے روایت کی ہے۔ شعبہ نے اور زہیر نے ابو اسحٰق سے انہوں نے ثمامہ بن بجاد سے جو صحابی ہیں روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا میں ڈراتا ہوں اس قسم کے حیلے بہانوں سے میں عنقریب عبادت کروں گا عنقریب روزہ رکھوں گا عنقریب نماز پڑھوں گا۔ [1] اس قول کو اسرائیل نے ابو اسحٰق سے انہوں نے عیزار بن حریث سے انہوں نے ثمامہ بن بجاد سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۶۲۱۔ حضرت ثمامہؓ بن ابی ثمامہ

حضرت ثمامہؓ بن ابی ثمامہ۔ جذامی کنیت ان کی ابو سوادہ۔ ابن مندہ نے ابو سعید بن یونس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے عمرو بن حارث کی کتاب میں بکر بن سوادہ سے جو ان کے مولی تھے یہ روایت لکھی ہوئی دیکھی کہ نبیؐ نے ان کے دادا ثمامہ کے لئے دعا فرمائی تھی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۶۲۲۔ حضرت ثمامہؓ بن حزن

حضرت ثمامہؓ بن حزن بن عبداللہ بن سلمہ بن قشیر بن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ قشیری نبی ﷺ کا زمانہ انہوں نے پایا تھا ان سے قاسم بن فضل نے روایت کی ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ حضرت عمر کے پاس ان کی خلافت کے زمانہ میں آئے تھے اس وقت ان کی عمر پینتیس سال کی تھی یہ ابن مندہ کا قول ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ انہوں نے نبیؐ کا زمانہ پایا تھا مگر آپ کو دیکھا نہیں عمر بن خطابؓ کو اور عثمانؓ کو اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو انہوں نے دیکھا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

---

[1] مقصود یہ ہے کہ جو کام کرنا ہے کرلو اس وقت کا کام دوسرے وقت پر اٹھا رکھنا سخت نا عاقبت اندیشی ہے۔ اس قسم کی طبیعت کا آدمی کبھی اپنے ارادے میں پورا نہیں اترتا۔۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۲۳۔ حضرت ثمامہؓ بن عدی

حضرت ثمامہؓ بن عدی قرشی۔ صحابی ہیں ابوعمر نے کہا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ یہ قریش کے کس خاندان سے ہیں حضرت عثمان ﷺ کی طرف سے ''صنعاء'' شام کے حاکم تھے۔ ہمیں ابومحمد بن ابی القاسم نے اجازۃً خبردی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبردی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر فرضی نے خبردی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد جوہری نے خبردی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعمر بن حیویہ نے خبردی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن معروف نے خبردی وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن فہم نے خبردی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن سعد نے خبردی وہ کہتے تھے ہمیں عازم بن فضل خبردی وہ کہتے تھے ہمیں حماد بن زید نے ایوب سے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے ابوالاشعث صنعانی سے روایت کرکے خبردی کہ وہ کہتے تھے جب ثمامہ بن عدی کو جوصنعا شام کے حاکم تھے اور صحابی تھے عثمان بن عفان کی شہادت کی خبر پہنچی تو وہ روئے اور بہت روئے پھر جب افاقہ ہوا تو کہنے لگے کہ خلافت نبوت اب جاتی رہی [1] اب بادشاہت اور سلطنت رہ گئی جو شخص کسی چیز پر غالب آجائے گا وہ اس کو تصرف میں لے آئے گا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے اسی طرح لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر ان کے متعلق استدراک کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ مہاجرین میں سے تھے اور جنگ بدر میں شریک تھے اور کہا ہے کہ یہ ابن جریر طبری کا قول ہے۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر ویسا کیا ہے جیسا ہم نے کیا ہے پس ان پر استدراک کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔

باب الثاء والواو

۶۲۴۔ حضرت ثوبانؓ بن بجدد

حضرت ثوبانؓ بن بجدد۔ رسول اللہ ﷺ کے غلام ہیں۔ یہ ثوبان بیٹے ہیں بجدد کے اور بعض لوگ کہتے ہیں جحدر کے بیٹے ہیں۔ کنیت ان کی ابوعبداللہ ہے اور بعض لوگ ابوعبدالرحمٰن کہتے ہیں مگر پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہے یمن کے قبیلہ حمیر سے ہیں اور بعض لوگ انہیں مقام سراہ کا رہنے والا کہتے ہیں جو ایک جگہ ہے مکہ اور یمن کے درمیان میں بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ سعد عشیرہ کے قبیلے سے ہیں جو مذحج کی ایک شاخ تھی یہ گرفتار کرلئے تھے پس انہیں رسول اللہ نے مول لیا اور آپؐ نے انہیں آزاد کردیا اور ان سے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو اپنے خاندان کے لوگوں سے جاکے مل جاؤ اور اگر چاہو تو ہمارے اہل بیت میں سے ہوجاؤ چنانچہ یہ رسول اللہؐ کی ولا پر قائم رہے اور برابر سفر میں اور حضر میں آپ کے ساتھ رہتے تھے یہاں تک کہ رسول اللہ کی وفات ہوگئی پس یہ شام چلے گئے اور مقام رملہ میں فروکش ہوئے اور وہاں ایک گھر بنالیا اور ایک گھر انہوں نے مصر میں بھی بنایا تھا اور ایک گھر حمص میں بھی بنایا تھا اور ۵۴ھ میں وہیں ان کی وفات ہوئی فتح مصر میں شریک تھے انہوں نے نبیؐ سے کئی حدیثیں روایت کی ہیں۔ ان سے شداد بن اوس نے اور جبیر بن نفیر نے اور ابوادریس خولانی اور ابوسلام ممطور حبشی نے اور معدان بن ابی طلحہ نے اور ابوالاشعث صنعانی نے اور ابواسماء رحبی نے اور ابوالخیر یزنی نے وغیرہم نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابوالفضل عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر نے خبردی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد جعفر بن احمد بن حسین نے وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی حسن بن احمد نے خبردی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعمرو بن احمد بن عبداللہ دقاق نے خبردی

---

[1] اس جملہ سے حضرت علی مرتضیٰ کی خلافت کا انکار نہیں لازم نہیں آتا کیونکہ اول تو اس وقت تک ان کی خلافت کی خبر بھی ان کو نہ تھی دوسرے اس میں شک نہیں کہ جو جمعیت اور کیفیت خلفائے سابقہ میں تھا وہ حضرت عثمانؓ کی شہادت سے جاتا رہا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن بن محمد بن منصور نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں معاذ بن ہشام نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے قتادہ سے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے ابواسماء رجبی سے انہوں نے ثوبان سے روایت کی ہے کہ نبی نے فرمایا کہ اللہ نے زمین میرے روبرو کردی یہاں تک کہ میں نے تمام مشارق ومغارب کو دیکھ لیا اللہ نے مجھے دونوں خزانے دیئے سرخ بھی اور سفید بھی میری امت کی سلطنت اسی حد تک پہنچے گی جہاں تک زمین مجھے دکھائی گئی ہے اور ہشام بن عمار نے صدقہ سے انہوں نے زید بن واقد سے انہوں نے ابوسلام اسود سے انہوں نے ثوبان سے انہوں نے رسول اللہؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا میرا حوض (کوثر) اتنا بڑا ہے جیسے عدن اور عمان کے درمیان مسافت سپیدی میں دودھ سے بھی زیادہ ہے اور شیرینی میں شہد سے بھی زیادہ ہے اور خوشبو میں مشک سے بھی زیادہ ہے۔ اس کے آبخورے آسمان کے ستاروں کے برابر ہیں جو شخص اس کا پانی پی لے گا اسکے بعد پیاسا نہ ہوگا اور اکثر وہ لوگ جو اس حوض پر قیامت کے دن آئیں گے فقراء مہاجرین ہوں گے ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ وہ کون لوگ ہیں آپ نے فرمایا یہ لوگ وہ ہوں گے جن کے بال پراگندہ اور کپڑے میلے ہوں گے جن سے امیر عورتیں (بوجہ ان کی غریبی کے) نکاح نہیں کرتیں اور ان کے لئے دروازے نہیں کھولے جاتے وہ اپنے ذمہ سے دوسروں کا حق اتار دیتے ہیں مگر دوسروں پر جو ان کا حق ہے وہ انہیں نہیں ملتا۔ اس حدیث کو عباس بن سالم نے اور زید بن سلام نے اور خالد بن معدان نے اور یزید بن ابی مالک نے اور یحییٰ بن حارث نے ابوسلام سے روایت کیا ہے اور قتادہ نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے معدان سے انہوں نے ثوبان سے روایت کیا ہے اور اس کو عمرو بن مرہ نے سالم بن ابی جعد سے انہوں نے ثوبان سے روایت کیا ہے اور انہوں نے معدان سے انہوں نے معدان کو ذکر نہیں کیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۶۲۵۔ حضرت ثوبانؓ بن سعد

حضرت ثوبانؓ بن سعد۔ کنیت ان کی ابوالحکم ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد ثقفی نے کتابتہً اپنی سند سے ابوبکر بن ابی عاصم سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یعقوب بن حمید نے عبیداللہ بن عبداللہ اموی سے انہوں نے عبدالحمید بن جعفر سے انہوں نے عمر بن حکم بن ثوبان سے انہوں نے اپنے چچا سے انہوں نے ثوبان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ نے (سجدے میں) کوے [1] کی طرح چونچ مارنے اور درندے کی طرح ہاتھ بچھا دینے سے منع فرمایا ہے۔ عبدالحمید کے اصحاب نے اس کی مخالفت کی ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث عبدالحمید سے مروی ہے وہ عمر بن حکم بن ثوبان سے وہ عبدالرحمٰن سے مرسلاً روایت کرتے ہیں۔ اور ابن عاصم نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے حالانکہ وہ تابعین میں سے تھے اس کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۶۲۶۔ حضرت ثوبانؓ ابوعبدالرحمٰن

حضرت ثوبانؓ۔ کنیت ان کی ابوعبدالرحمٰن۔ انصاری ہیں۔ ان کی حدیث محمد بن حمیر نے عباد بن کثیر سے انہوں نے ابن کثیر سے انہوں نے یزید بن خصیفہ سے انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص کو تم مسجد میں شعر پڑھتے ہوئے سنو تو اس

---

[1] یعنی جس طرح کوا جلدی سے پانی میں چونچ مار کر اٹھا لیتا ہے اس طرح جلدی سے رکوع میں جھک کر اٹھ کھڑا ہونا ممنوع ہے اسی طرح سجدے میں کہنیوں کا زمین پر بچھانا مردوں کے لئے ممنوع ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے تین مرتبہ کہہ دو کہ اللہ تیرے منہ کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے اور جس شخص کو دیکھو کہ مسجد میں اپنی کھوئی چیز کا انشاد[1] کر رہا ہے تو اس سے کہہ دو کہ خدا کرے تو اس چیز کو نہ پائے اور جس شخص کو دیکھو کہ مسجد میں خرید فروخت کر رہا ہے تو اس سے کہہ دو کہ اللہ تیری تجارت میں نفع نہ دے اسی طرح ہم سے رسول اللہ نے بیان فرمایا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اس کی روایت کرنے میں محمد بن حمیر عباد بن کثیر سے متفرد ہیں اور اس حدیث کو عبدالعزیز دراوردی نے یزید بن خصیفہ سے انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبیؐ سے اسی کے مثل روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۶۲۷۔ حضرت ثورؓ بن تلیدہ

حضرت ثورؓ بن تلیدہ اسدی۔ اسد بن خزیمہ کے قبیلہ سے ہیں۔ ابو عثمان سراج نے ان کا تذکرہ افراد میں کیا ہے اور اپنی اسناد سے عاصم بن بہدلہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہم یعنی قبیلہ بنی اسد کے لوگ بدر کے دن مہاجرین کے ساتویں حصہ کے برابر تھے اور ہم میں ایک شخص تھے جن کا نام ثور بن تلیدہ تھا ان کی عمر ایک سو بیس برس کی ہوئی تھی حضرت معاویہ کا زمانہ بھی انہوں نے پایا تھا۔ حضرت معاویہ نے ایک مرتبہ ان سے پوچھ بھیجا کہ آپ نے میرے اباؤ اجداد میں کس کس کو دیکھا ہے انہوں نے کہا کہ میں نے امیہ بن عبد شمس کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے اونٹوں سے پانی بھر رہے تھے پھر بعد اس کے میں نے انہیں دیکھا کہ وہ نابینا ہو گئے تھے اور ان کا ایک غلام یعنی ذکوان انہیں لے کے چلتا تھا اور کبھی ابو معیط انہیں لے کے چلتا تھا۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۶۲۸۔ حضرت ثورؓ بن عزرہ

حضرت ثورؓ بن عزرہ۔ کنیت ان کی ابو العکیر قشیری۔ علی بن محمد مدائنی نے یعنی ابو الحسن نے یزید بن رومان سے اور مدائن کے کئی آدمیوں سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ثور بن عزرہ بن عبداللہ قشیری رسول اللہ ﷺ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے آپ نے انہیں حمام اور سد جو دونوں مقام وادی عقیق میں تھے معافی میں دے دیئے تھے اور ایک تحریر بھی ان کے لئے لکھ دی تھی شاعر نے حمام کے ذکر میں یہ شعر کہا ہے:

فان یغلبک میسرۃ بن بشر   فان ابا العکیر علی الحمام

اگر میسرہ بن بشیر تجھ پر غالب آ جائے (تو کچھ پروانہ کرنا) کیونکہ ابو العکیر مقام حمام پر قابض ہے۔

۶۲۹۔ حضرت ثورؓ والد یزید بن ثور

حضرت ثورؓ۔ یزید بن ثور سلمی کے والد ہیں کنیت ان کی ابو امامہ ہے۔ انہوں نے خود اور ان کے بیٹے یزید اور ان کے پوتے معن بن یزید نے (رسول اللہ ﷺ سے) بیعت کی ہے۔ یہ محمد بن جعفر مطین کا قول ہے انہوں نے ان کا نام ثور بتایا ہے ہمیں یحییٰ بن ابی الرجاء یعنی محمود بن سعد نے اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی اور محمد بن عبید بن حساب نے بھی ہمیں خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عوانہ نے ابو الجویریہ جرمی سے انہوں نے معن بن یزید سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے اور میرے والد نے اور میرے دادا نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی میں نے آپ کے سامنے ایک مقدمہ بھی پیش کیا تھا آپ نے میرے ہی موافق فیصلہ

[1] انشاد کسی کھوئی چیز کا تلاش کرنا اور لوگوں سے پوچھنا کہ میری فلاں چیز کسی نے پائی تو نہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا اور جب میری منگنی ہوئی تو آپ ہی نے میرا نکاح پڑھا معن کہتے تھے کہ مال غنیمت حلال نہیں ہوتا جب تک کہ برابر برابر سب کو تقسیم نہ کر دیا جائے جب تقسیم کر دیا جائے تو ہمیں جائز ہے کہ ہم تجھے دیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

حرف الجیم باب الجیم والالف

۶۳۰۔ حضرت جابانؓ ابو میمون

حضرت جابانؓ۔ کنیت ان کی ابو میمون۔ ان سے ان کے بیٹے میمون نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کو کئی مرتبہ فرماتے ہوئے سنا یہاں تک کہ آپ نے دس مرتبہ اسی کی تکرار فرمائی کہ جو شخص کسی عورت سے نکاح کرے اور اس کی نیت رکھتا ہو کہ اسے اس کا مہر نہ دے تو اللہ عزوجل سے اس حالت میں ملے گا کہ زانی ہوگا یہ حدیث اسی طرح انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے بشرطیکہ محفوظ ہو۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۶۳۱۔ حضرت جابرؓ بن ازرق

حضرت جابرؓ بن ازرق غاضری۔ ان کا شمار اہل حمص میں ہے ان سے ابو راشد حبرانی نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں رسول خدا ﷺ کے حضور میں ایک سواری پر کچھ مال لے کر حاضر ہوا۔ (حضرت سفر حجۃ الوداع میں تھے اور لوگوں کے بیچ میں گھیرے ہوئے تھے میں اپنی اونٹنی کو حضرت کی طرف بڑھاتا رہا یہاں تک کہ میں وہاں تک پہنچ گیا پھر آنحضرت علیہ السلام چمڑے کے ایک خیمہ میں فروکش ہوئے اور (خیمہ کے) دروازہ پر (محافظت کے لئے) تیس آدمیوں سے زیادہ تھے ان کے پاس کوڑے تھے میں قریب گیا تو (ان میں سے) ایک شخص مجھے دیکھنے لگا میں نے کہا واللہ اگر تو مجھے دھکیلے گا تو میں بھی تجھے دھکیلوں گا اور اگر تو مجھے مارے گا تو میں بھی تجھے ماروں گا اس نے مجھے کہا کہ اے تمام لوگوں سے بدتر میں نے کہا خدا کی قسم تو مجھ بھی بدتر ہے اس نے پوچھا کہ یہ کیوں میں نے کہا میں یمن سے آیا ہوں تاکہ رسول اللہؐ سے حدیثیں سنوں اور یاد کرلوں پھر اپنی قوم سے جا کر بیان کروں اور تو مجھے روکتا ہے اس نے کہا ہاں بے شک واللہ تو مجھ سے بہتر ہے بعد اس کے نبیؐ سوار ہوگئے لوگ عقبہ کے پاس مقام منیٰ میں آپ کو گھیر کے کھڑے ہوگئے اور آپ سے بکثرت مسائل پوچھنے لگے یہاں تک کہ ان کے ہجوم کے باعث آپ تک کسی شخص کا پہنچنا دشوار تھا اسی حال میں ایک شخص بال کترواکے آیا اور اس نے آپ سے عرض کیا کہ یارسول اللہ میرے لئے دعا فرمائیے آپ نے فرمایا اللہ سر منڈوانے والوں پر رحمت نازل فرمائے یہی آپ نے تین مرتبہ فرمایا بعد اس کے وہ گیا اور اس نے اپنا سر منڈوا ڈالا پس میں نے سوا ایک سر منڈوانے کو اور کسی کو نہیں دیکھا۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہی صرف اسی سند سے مروی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۶۳۲۔ حضرت جابرؓ بن اسامہ

حضرت جابرؓ بن اسامہ جہنی ان کا شمار اہل حجاز میں ہے۔ ان سے معاذ بن عبداللہ بن خبیب نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ ہمیں ابوالفرج ابن محمود اصفہانی نے اپنی سند سے قاضی ابوبکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن منذر حزامی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن موسیٰ نے معاذ بن عبداللہ سے انہوں نے جابر بن اسامہ جہنی سے روایت کر کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں نے بازار میں رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کی آپ اپنے اصحاب کے ہمراہ جارہے تھے میں نے صحابہ سے پوچھا کہ آپ لوگ کہاں کا قصد رکھتے ہیں انہوں نے کہا کہ ہم تمہاری قوم کے لئے مسجد کی حد قائم کرنا چاہتے ہیں چنانچہ جب میں لوٹ کر آیا تو میں نے دیکھا کہ میری قوم کے لوگ کھڑے ہوئے ہیں میں نے کہا کہ کیوں کھڑے ہوانہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لئے مسجد کی حد قائم کردی اور جانب قبلہ میں ایک لکڑی خود آپ نے گاڑ کر نصب فرمادی ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے ابن ماکولا نے کہا ہے کہ جابر بن اسامہ کی کنیت ابوسعاد ہے جس کو ہم انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں ذکر کریں گے۔

۶۳۳۔ حضرت جابرؓ بن حابس

حضرت جابرؓ بن حابس یمامی یہ ایک مجہول شخص ہیں اور ان کی حدیث کی سند میں اعتراض ہے ان کی حدیث حصین بن حبیب نے اپنے والد سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہم سے جابر بن حابس نے بیان کیا کہ نبی ﷺ فرماتے تھے جو شخص میری طرف ایسی بات منسوب کردے جو میں نے نہیں کہی تو وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں ڈھونڈ لے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابوعمر نے لکھا ہے۔

۶۳۴۔ حضرت جابرؓ بن خالد

حضرت جابرؓ بن خالد بن مسعود بن عبدالاشہل بن حارثہ بن دینار بن نجار انصاری خزرجی نجاری ان کا نسب ابونعیم اور ابوموسیٰ نے اسی طرح بیان کیا ہے اور ان دونوں نے کہا ہے کہ یہ اشہلی ہیں اور انصار میں اشہلی مطلقاً اسی کو کہتے ہیں جو عبدالاشہل کی اولاد میں ہو جو سعد بن معاذ کے گروہ سے ہیں اور ایسے موقع پر کہا جاتا ہے کہ یہ بنی دینار سے ہیں پھر بنی عبدالاشہل سے ہیں تا کہ اشتباہ جاتا رہے۔عروہ نے اور محمد بن اسحٰق نے اور موسیٰ بن عقبہ نے کہا ہے کہ یہ جنگ بدر اور احد میں شریک تھے اور ابن عقبہ نے کہا ہے کہ ان کی کوئی اولاد نہ تھی۔ابوموسیٰ نے نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے ان کا تذکرہ لکھا ہے حالانکہ ابن مندہ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور ابن اسحٰق نے شہدائے بدر کے ناموں میں جابر بن عبدالاشہل کا تذکرہ نقل کیا ہے جو بنی دینار بن نجار سے ہیں پھر بنی مسعود بن عبدالاشہل سے ہوئے سبھوں نے ان کو مسعود بن عبدالاشہل لکھا ہے صرف کلبی نے ان کو مسعود بن کعب ابن عبدالاشہل لکھا ہے لہٰذا یہ چچا ہوئے ضحاک اور نعمان اور قطبہ کے جو بیٹے تھے عمرو بن مسعود کے یہ سب لوگ بدری ہیں۔ان کا تذکرہ پہلے نسب کے موافق ابونعیم اور ابوعمر نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے (ان کے والد کا نام) خالد کے عوض میں عبد قرار دیا ہے۔واللہ اعلم

۶۳۵۔ حضرت جابرؓ بن ابی سبرہ

حضرت جابرؓ بن ابی سبرہ اسدی۔طارق بن عبدالعزیز ابن عجلان سے انہوں نے ابوجعفر یعنی موسیٰ بن مسیب سے انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے جابر بن ابی سبرہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے جہاد کا ذکر فرمایا اور کہا کہ شیطان ابن آدم کے لئے ہر راستے میں بیٹھا چنانچہ اسلام کے راستے میں بھی بیٹھا ہے اور کہتا ہے کہ کیا تو مسلمان ہوا جاتا ہے اور اپنے باپ دادا کا دین چھوڑے دیتا ہے اگر وہ شخص اس کی بات نہیں مانتا اور مسلمان ہوجاتا ہے تو پھر ہجرت کی طرف سے اسے شبہ دلاتا ہے کہ کیا تو ہجرت کر جائے گا اور اپنے زمین وآسمان اور اپنے پیدائش کے مقام کو چھوڑ دے گا اور اپنے مال کو ضائع کردے گا اگر وہ اس کو بھی نہیں مانتا اور ہجرت کر جاتا ہے تو پھر جہاد کی طرف سے اسے شبہ دلاتا ہے کہتا ہے کہ کیا تو جہاد کرے گا اور اپنا خون بہائے گا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(تیرے بعد) تیری بیوی سے کوئی دوسرا نکاح کر لے گا اور تیرا مال بانٹ لیا جائے گا اور تیرے بچے برباد ہوں گے اگر وہ اس کو بھی نہیں مانتا اور جہاد کرتا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل پر (بمقتضائے رحمت) یہ حق ہے کہ جو شخص ایسا کرے وہ اگر اپنے گھوڑے سے بھی گر کرے مر جائے تو اس کا ثواب اللہ اپنے ذمہ رکھے اور اگر کوئی جانور اسی کو کاٹ لے اور وہ مر جائے تب بھی اس کا ثواب اللہ کے ذمہ ہے اور اگر وہ قصاص میں قتل کیا جائے تب بھی اللہ پر حق ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے۔

اس حدیث کی روایت میں جابر کا ذکر کا صرف طارق نے کیا ہے اور ابن فضیل وغیرہ نے اس حدیث کو ابو جعفر سے انہوں نے سالم سے انہوں نے سبرہ بن ابی فاکہ سے روایت کیا ہے۔ یہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا قول ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ جابر ابن ابی سبرہ اسدی ہیں کوفی ہیں ان سے سالم بن ابی الجعد نے بہت سی حدیثیں روایت کی ہیں منجملہ ان کے ایک حدیث جہاد کی بابت ہے۔

۶۳۶۔ حضرت جابرؓ بن سفیان

حضرت جابرؓ بن سفیان انصاری زرقی۔ بنی زریق بن عامر بن زریق یعنی عبد بن حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج سے ہیں۔ ان کے والد سفیان معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح کی طرف منسوب ہیں کیونکہ معمر نے ان سے حلف کی دوستی کی تھی اور مکہ میں ان کو متبنّٰی بنایا تھا یہ ابن اسحٰق کا قول ہے یہ جابر اور جنادہ اپنے والد کے ہمراہ سرزمین حبش سے دو کشتیوں میں سوار ہو کے آئے تھے وہ دونوں کشتیاں حضرت عمرؓ کی خلافت میں غرق ہو گئیں ان کے اخیافی بھائی شرحبیل بن حسنہ ہیں سفیان نے ان کی والدہ سے مکہ میں نکاح کیا تھا۔

۶۳۷۔ حضرت جابرؓ بن سلیم

حضرت جابرؓ بن سلیم۔ بعض لوگ ان کو سلیم بن جابر کہتے ہیں مگر پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔ کنیت ان کی ابو جری۔ تمیمی ہیں۔ ہجیمی ہیں بلہجیم بن عمرو بن تمیم کی اولاد سے۔ بخاری نے کہا ہے کہ ہمارے نزدیک ابو جری کا صحیح نام جابر بن سلیم ہے اور ابو احمد عسکری نے کہا ہے کہ سلیم بن جابر صحیح ہے واللہ اعلم۔

بصرہ میں رہتے تھے ان سے ابن سیرین نے اور ابو تمیمہ ہجیمی نے روایت کی ہے۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب دقاق نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد بن حنبل تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں یزید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سلام بن مسکین نے عقیل بن طلحہ سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو جری ہجیمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے حضور میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم لوگ جنگل کے رہنے والے ہیں ہمیں کوئی ایسی بات بتایئے جو ہمیں نفع دے حضرت نے فرمایا کہ تم کسی نیکی کو حقیر نہ سمجھنا گو اسی قدر ہو کہ تم اپنے ڈول سے کسی پیاسے کے برتن میں پانی ڈال دو اور گو اسی قدر ہو کہ تم اپنے بھائی سے بکشادہ پیشانی بات کر لو اور ازار کو (ٹخنوں سے) نیچے نہ بڑھانا کیونکہ یہ تکبر کی علامت ہے اور تکبر کو اللہ تبارک و تعالیٰ دوست نہیں رکھتا اور اگر کوئی شخص تمہارا کوئی ایسا عیب بیان کرے جو وہ تم میں جانتا ہے تو تم کوئی عیب اس کا ایسا نہ بیان کرنا جو تم اس میں جانتے ہو کیونکہ اس کا ثواب تم کو ملے گا اور اس کا وبال اس پر ہوگا۔ اس حدیث کو حماد اور عبدالوارث نے جریری سے انہوں نے ابو سلیل سے انہوں نے ابو تمیمہ ہجیمی سے انہوں نے جابر بن سلیم سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۳۸۔ حضرت جابرؓ بن سمرہ

حضرت جابرؓ بن سمرہ بن جنادہ بن جندب بن حجیر بن رئاب بن حبیب بن سواءۃ بن عامر بن صعصعہ عامری ثم السوائی۔ بعض لوگ ان کا نسب یوں بیان کرتے ہیں جابر بن سمرہ بن عمرو بن جندب ان کی کنیت میں اختلاف ہے بعض لوگ کہتے ہیں۔ ابو خالد اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ابو عبداللہ یہ بنی زہرہ کے حلیف ہیں اور حضرت سعد بن ابی وقاص کی بہن کے بیٹے ہیں۔ ان کی والدہ خالدہ بنت ابی وقاص ہیں۔ کوفہ میں رہتے تھے وہیں ایک گھر بنا لیا تھا بشر بن مروان جب حاکم کوفہ تھا اس وقت انہوں نے وفات پائی ان کے جنازے کی نماز عمرو بن حریث مخزومی نے پڑھائی اور بعض لوگ کہتے ہیں ۶۶ ہجری میں بعہد مختار انہوں نے وفات پائی۔ انہوں نے نبیؐ سے بہت سی حدیثیں روایت کی ہیں ان سے شعبی نے اور عامر بن سعد بن ابی وقاص نے اور تمیم بن طرفہ طائی اور ابو اسحٰق سبیعی اور ابو خالد والبی اور سماک بن حرب اور حصین بن عبدالرحمٰن اور ابو بکر بن ابی موسیٰ نے وغیر ہم نے روایت کی ہے۔ ہمیں خطیب عبداللہ بن احمد طوسی نے اپنی سند سے ابو داؤد طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن معاذ ضبی نے سماک سے انہوں نے جابر بن سمرہ سے نقل کر کے روایت کی کہ نبیؐ نے فرمایا کہ ایک پہاڑ تھا جو مجھے سلام کیا کرتا تھا اس زمانے میں جب میں مبعوث ہوا اور ان سے عبدالملک بن عمیر نے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا جب (یہ) قیصر مر جائے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہ ہوگا اور جب یہ کسریٰ مر جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہ ہوگا قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ تم لوگ قیصر و کسریٰ کے خزانے خدا کی راہ میں خرچ کرو گے جب ان جابر کی وفات ہوئی تو انہوں نے اولاد ذرینہ میں چار بیٹے چھوڑے خالد اور ابو ثور یعنی مسلم اور ابو جعفر اور جبیر مگر نسل صرف مسلم اور خالد سے جاری ہوئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۶۳۹۔ حضرت جابرؓ بن شیبان

حضرت جابرؓ بن شیبان بن عجلان بن عتاب بن مالک ثقفی۔ بیعۃ الرضوان میں شریک تھے اس کو مدائنی نے ثقیف کے حالات کی کتاب میں لکھا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ نے کیا ہے۔

۶۴۰۔ حضرت جابرؓ بن صخر بن امیہ

حضرت جابرؓ بن صخر بن امیہ بن خنساء بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن مسلمہ بیعت عقبہ میں شریک تھے بدر میں شریک نہیں ہوئے احد میں شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔ ان جابر کے شرکائے بیعت عقبہ و غزوہ احد میں ہونے سے موسیٰ بن عقبہ اور واقدی نے اپنی ناواقفی ظاہر کی ہے اور ابن اسحٰق نے یونس بن بکیر سے روایت کر کے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور سلمہ کی روایت اور عبدالملک بن ہشام کی روایت زیاد بن عبداللہ بکائی سے ہے اور ان کی روایت ابن اسحٰق سے ہے کہ جبار بن صخر بن امیہ بن خنسا شریک بیعت عقبہ و جنگ بدر تھے انہوں نے جابر کو ذکر نہیں کیا۔ واللہ اعلم

۶۴۱۔ حضرت جابرؓ بن صخر

حضرت جابرؓ بن صخر۔ مسدد نے عمر بن علی مقدمی سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے ابو سعد مولیٰ بن خطمہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے جابر بن عبداللہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہؐ نے (ایک مرتبہ) ان کے اور جابر ابن صخر کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ نماز پڑھی اوران دونوں کواپنے پیچھے کھڑا کیا ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ محمد بن ابی بکر مقدمی نے اور عاصم بن عمر نے عمر بن علی سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے ابوسعد سے انہوں نے جابر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے ان کے اور جبار بن صخر کے ہمراہ نماز پڑھی اوران دونوں کواپنے پیچھے کھڑا کیا اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ (صحیح لفظ جبار ہے جابر وہم ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ جابر بن صخر ان کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ نبی ﷺ نے ان کے اور جابر کے ہمراہ نماز پڑھی اور محمد بن ابی بکر مقدمی نے عاصم بن عمر بن علی سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے ابوسعد خطمی سے جن کا نام شرحبیل بن سعد ہے ان کا نام جبار روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اس مقام میں ابن مندہ پر کچھ اعتراض نہیں ہو سکتا کیونکہ جو کچھ ابونعیم نے لکھا ہے وہی سب ابن مندہ نے بھی لکھا ہے اور تعجب ہے کہ ابونعیم ان پر اپنے ہی کلام سے رد کرتے ہیں۔

۶۴۲۔ حضرت جابرؓ بن ابی صعصعہ

حضرت جابرؓ بن ابی صعصعہ۔ قیس بن ابی صعصعہ کے بھائی ہیں۔ بنی مازن بن نجار سے ہیں یہ چار بھائی تھے قیس اور حارث اور جابر اور ابوکلاب جابر غزوۂ موتہ میں شہید ہوئے ان کا تذکرہ ابوعمر نے اسی طرح لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ جابر بن ابی صعصعہ۔ ابوصعصعہ کا نام عمرو بن زید بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار جابر غزوۂ موتہ میں شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابن شاہین نے لکھا ہے۔

۶۴۳۔ حضرت جابرؓ بن طارق

حضرت جابرؓ بن طارق بن عوف۔ بعض لوگ ان کو جابر بن عوف بن طارق احمسی کہتے ہیں۔ کنیت ان کی ابوحکیم بنی احمس بن غوث ابن انمار سے ہیں جو بجیلہ کا ایک بطن ہے بالآخر کوفہ کی سکونت اختیار کر لی تھی صحابی ہیں۔ ابن سعد نے کہا ہے کہ جو صحابہ کوفہ میں رہتے تھے ان میں جابر بن طارق بھی تھے جن کی کنیت ابوحکیم تھی۔

ہمیں عبدالوہاب بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سفیان بن عینیہ نے اسماعیل بن ابی خالد سے انہوں نے حکیم بن جابر سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں نبیؐ کے پاس آپ کے گھر میں گیا آپ کے سامنے لوکی رکھی ہوئی تھی میں نے پوچھا کہ یہ کیا چیز ہے صحابہ نے کہا کہ یہ لوکی ہے ہم اس سے اپنا کھانا بڑھا لیتے ہیں۔ اس حدیث کو حفص بن غیاث نے اور محمد بن بشر نے اور علی بن مسہر نے اور شریک نے اور ابو اسامہ نے اور ان کے علاوہ اور لوگوں نے اسماعیل سے انہوں نے حکیم سے اسی کے مثل روایت کیا ہے اور یہ بھی روایت کیا گیا ہے کہ ایک اعرابی نے نبی ﷺ کی تعریف کی (اور اس قدر اس نے کثرت سے کلام کیا) کہ ان کے منہ پر کف آ گیا تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تم اپنے اوپر کم بات کرنا لازم سمجھ لو شیطان تمہیں مغلوب نہ کرے کیونکہ کلام میں تشقیق کرنا شیطانی شیوہ ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۶۴۴۔ حضرت جابرؓ بن ظالم

حضرت جابرؓ بن ظالم بن حارثہ بن عتاب بن ابی حارثہ بن جدی بن تدول بن بحتر بن عتود بن عنین بن سلامان بن ثعل بن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمرو بن غوث بن طی طائی ثم البحتری۔ طبری نے ان کا تذکرہ ان لوگوں میں کیا ہے۔ جو نبی ﷺ کے حضور میں قبیلہ طی کے وفد میں آئے تھے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے ان کے لئے ایک تحریر لکھ دی تھی جوان کے خاندان میں موجود ہے۔ بجز جس کی طرف یہ منسوب ہیں وہی بطن ہے۔ جس سے ابو عبادہ بحتری شاعر ہیں۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۶۴۵۔ حضرت جابرؓ بن عبداللہ راسی

حضرت جابرؓ بن عبداللہ راسی۔ یہ صحابی ہیں ان سے ابو شداد نے روایت کی ہے صالح بن محمد بن جرزہ نے بیان کیا ہے کہ یہ راسی ہیں بصرہ میں رہتے تھے۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ میں انہیں جابر بن عبداللہ انصاری سلمی سمجھتا ہوں۔ ابو شداد نے جابر بن عبداللہ راسی سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص اپنے قاتل کا قصور معاف کر دے اور ہمارا حق ادا کرتا رہے اور ہر نماز کے بعد گیارہ مرتبہ قل ہو اللہ احد پڑھتا رہے (اسے قیامت میں اختیار دیا جائے گا کہ) جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو اور بڑی آنکھ والی حوروں سے جس قدر چاہے نکاح کرے ابوبکر صدیق ؓ نے عرض کیا کہ اگر کوئی شخص ان باتوں میں سے صرف ایک بات کرے (وہ بھی اس میں داخل ہے) آپ نے فرمایا ایک بات کرے وہ بھی داخل ہے۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔ بشرطیکہ محفوظ ہو۔

میں کہتا ہوں ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابو نعیم کا یہ کہنا کہ میں ان کو جابر بن عبداللہ انصار سلمی سمجھتا ہوں پس اس کی حالت یہ ہے کہ جابر بن عبداللہ بن رئاب اور جابر بن عبداللہ بن عمر دونوں انصاری سلمی ہیں معلوم نہیں ان دونوں میں کس کو انہوں نے مراد لیا ہے اور پھر یہ دونوں مدینہ میں رہتے تھے کوئی ان میں سے بصرہ میں نہ رہتا تھا۔ واللہ اعلم

۶۴۶۔ حضرت جابرؓ بن عبداللہ بن ریاب

حضرت جابرؓ بن عبداللہ بن رئاب بن نعمان بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری سلمی۔ بدر میں اور احد میں خندق میں اور تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک رہے۔ بیعت عقبہ اولیٰ میں انصار میں سب سے اول جو اسلام لایا وہ یہی ہیں۔ محمد بن اسحٰق نے کہا ہے۔ جس کی خبر ہمیں عبیداللہ بن احمد بن علی بغدادی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک دی وہ محمد بن اسحٰق سے راوی ہیں کہ انہوں نے کہا مجھ سے عاصم بن عمر بن قتادہ نے اپنی قوم کے چند بوڑھوں سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ انصار کے چند لوگوں سے رسول اللہؐ سے ملاقات ہوئی آپ نے پوچھا کہ تم کس قبیلہ سے ہو اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث بیان کی اور یہ لوگ چھ آدمی تھے قبیلہ بنی نجار کے اسعد بن زرارہ اور عوف بن حارث بن رفاعہ بن عفرا اور رافع بن مالک بن عجلان اور قطبہ بن عامر بن حدیدہ اور عقبہ بن عامر بن زید اور جابر بن عبداللہ بن رئاب یہ سب لوگ مسلمان ہو گئے تھے جب یہ لوگ مدینے آئے تو انہوں نے مدینہ والوں سے رسول اللہ ﷺ کا ذکر کیا الخ۔ ابو الوازغ بن نافع (ابو سلمہ سے انہوں نے جابر بن عبداللہ بن رئاب سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا (ایک مرتبہ جبرئیل کا گزر میری طرف ہوا اور میں نماز پڑھ رہا تھا تو جبرائیل مجھے دیکھ کر مسکرائے اور میں نے انہیں دیکھ کر تبسم کیا۔ انہوں نے سوا اس حدیث کے جوان سے ابن عباس نے روایت کی ہے باقی حدیثوں کو نبی ﷺ کی طرف منسوب کیا ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۴۷۔ حضرت جابرؓ بن عبداللہ بن حرام

حضرت جابرؓ بن عبداللہ بن عمرو بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ یہ جابر اور وہ جابر جن کا ذکر ان سے پہلے ہوا غنم بن کعب میں جا کے مل جاتے ہیں۔ یہ دونوں انصاری ہیں سلمی ہیں بعض لوگوں نے ان کے نسب میں اور کچھ بھی بیان کیا ہے مگر یہی زیادہ مشہور ہے ان کی والدہ نسیبہ بنت عقبہ بن عدی بن سنان بن نابی بن زید بن حرام بن کعب بن غنم ان کی والدہ اور ان کے والد حرام میں مل جاتے ہیں۔ ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوعبدالرحمٰن مگر پہلا ہی قول صحیح ہے۔ بیعت عقبہ ثانیہ میں بحالت صغر سن اپنے والد کے ہمراہ شریک تھے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ غزوۂ بدر میں شریک تھے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ شریک نہ تھے اسی طرح غزوہ احد (کی نسبت بھی اختلاف ہے) ہمیں ابوالفضل منصور بن ابی الحسن ابن ابی عبداللہ مخزومی نے اپنی سند سے احمد بن علی بن مثنیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوخیثمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں روح نے خبر دی وہ کہتے تھے ابن زکریا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوالزبیر نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت جابر کو یہ کہتے سنا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ سترہ غزوات میں شریک تھا جابر کہتے تھے میں بدر اور احد میں شریک نہ تھا میرے والد نے مجھے روک لیا تھا چنانچہ جب وہ احد میں شہید ہو گئے تو پھر میں کسی جہاد میں رسول اللہ ﷺ سے پیچھے نہیں رہا اور کلبی نے کہا ہے کہ حضرت جابر احد میں شریک تھے بعض لوگوں کا بیان ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کے ہمراہ اٹھارہ غزوات کئے اور صفین میں حضرت علی بن ابی طالب ؓ کے ہمراہ بھی اخیر عمر میں نابینا ہو گئے تھے۔ اپنی مونچھوں کو منڈواتے تھے اور زرد خضاب لگاتے تھے۔ شرکاے بیعت عقبہ میں سے مدینہ میں سب کے بعد انہیں کی وفات ہوئی۔ ابن مندہ نے ان کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ بحالت قیام مکہ مکرمہ موسم (حج) میں تشریف رکھتے تھے اور انصار کے بھی کچھ لوگ اس سال حج کے لیے مدینہ آئے ہوئے تھے جن میں اسعد بن ضرارہ جابر بن عبداللہ سلمی اور قطبہ بن عامر تھے راوی نے ان تمام لوگوں کا نام ذکر کیا تھا وہ کہتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے اور انہیں اسلام کی ترغیب دی بعد اس کے راوی نے پوری حدیث ذکر کی ابن مندہ نے سمجھا ہے کہ یہ جابر بن عبداللہ سلمی وہی جابر ہیں جو عبداللہ بن عمرو بن حرام کے بیٹے ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہے وہ جابر (جن کا ذکر اس روایت میں ہے) عبداللہ بن رئاب کے بیٹے ہیں جن کا ذکر اس تذکرہ سے پہلے ہو چکا ہے اور یہ جابر (جن کا ہم اب ذکر کر رہے ہیں) (ان سب لوگوں سے کم سن تھے جو اپنے والد کے ہمراہ بیعت عقبہ ثانیہ میں شریک تھے۔ پس یہ بہت بعید ہے کہ باوجود کم سنی کے یہ ان سب کے سردار اور رئیس سمجھے جائیں علاوہ اس کے ائمہ سے بصحت منقول ہے کہ وہ جابر (جن کا ذکر اس روایت میں ہے) عبداللہ ابن رئاب کے بیٹے ہیں۔ واللہ اعلم

یہ جابر حدیث کے زیادہ روایت کرنے والوں اور حدیث کے حافظوں میں ہیں۔ ان سے محمد[1] بن علی بن حسین نے اور عمرو بن دینار نے اور ابوالزبیر مکی نے اور عطا نے اور مجاہد وغیرہ نے روایت کی ہے۔ ہمیں عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالخطاب نصر بن احمد بن عبداللہ قاری نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمیں حسن بن احمد بن ابراہیم بن شاذان یعنی ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عثمان بن احمد دقاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالملک بن محمد یعنی ابوقلابہ رقاشی نے خبر

---

1 یعنی امام باقر فرزند امام زین العابدین فرزند امام حسینؓ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو ربیعہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عوانہ نے اعمش سے انہوں نے ابو سفیان سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے نقل کر کے خبر دی کہ انہوں نے کہا ہے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سعد بن معاذ کی موت سے رحمٰن کا عرش ہل گیا جابر سے کسی نے کہا کہ براء تو کہتے تھے کہ (رحمٰن کا تخت مراد نہیں بلکہ جنازے کا) تخت ہل گیا جابر نے کہا کہ ان دونوں قبیلوں یعنی اوس اور خزرج کے درمیان میں باہم عداوت تھی (اس وجہ سے براء نے ایسا کہا) میں نے خود رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رحمٰن کا عرش ہل گیا۔

میں کہتا ہوں کہ جابر بھی قبیلہ خزرج سے ہیں مگر ان کی دینداری نے ان کو حق بات کے کہنے اور اس کے چھپانے والے پر اعتراض کرنے پر مجبور کر دیا۔ ہمیں اسماعیل بن عبیداللہ بن علی نے اور ابو جعفر یعنی احمد بن علی نے اور ابراہیم ابن محمد بن مہران نے اپنی سند سے ابو عیسیٰ یعنی محمد بن عیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں بشر بن سری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حماد بن سلمہ نے ابو الزبیر سے انہوں نے جابر سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میرے لئے رسول اللہؐ نے اونٹ والی رات میں پچیس مرتبہ استغفار کیا اونٹ والی رات سے مراد وہ رات ہے جس میں انہوں نے رسول اللہؐ کے ہاتھ ایک اونٹ بیچا تھا۔[1] اور یہ شرط کر لی تھی کہ مدینہ تک میں اس پر سوار ہو کے چلوں گا یہ واقعہ ایک جہاد کا تھا۔ حضرت جابر ۷۴ ہجری میں اور بقول بعض ۷۷ ہجری میں وفات پائی اور ابان بن عثمان نے جب کہ وہ حاکم مدینہ تھے ان کے جنازہ کی نماز پڑھی۔ حضرت جابر کی عمر ۹۴ سال کی تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۶۴۸۔ حضرت جابرؓ ابو عبدالرحمٰن

حضرت جابرؓ ابو عبدالرحمٰن۔ کنیت ان کی ابو عبدالرحمٰن۔ یہ جابر بیٹے ہیں عبید عبدی کے ان سے ان کے بیٹے عبدالرحمٰن نے روایت کی ہے بعض لوگوں کا قول ہے کہ ان کے بیٹے کا نام عبداللہ ہے محمد بن سعد نے کہا ہے کہ یہ جابر بھی عبدالقیس کے وفد میں (حضور رسالت میں حاضر ہوئے) تھے بصرہ کی سکونت انہوں نے اختیار کر لی تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ بحرین میں رہتے تھے علی بن مدینی نے حارث بن مرہ حنفی سے انہوں نے نفیس سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن جابر عبدی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں اسی وفد میں تھا جو قبیلہ عبدالقیس سے رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تھا میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں بلکہ میں اپنے والد کے ہمراہ آیا تھا ان لوگوں کو رسول اللہ ﷺ نے ان ظروف میں یعنی دباء اور حنتم اور نقیر اور مزفت میں پینے سے منع فرمایا تھا[2] اس حدیث کو ابن مندہ نے علی بن مدینی کی سند سے اسی طرح روایت کیا ہے اور عبداللہ بن احمد بن حنبل نے اپنے والد سے انہوں نے حارث بن مرہ سے انہوں نے نفیس سے روایت کیا ہے انہوں نے بھی کہا ہے کہ عبداللہ بن جابر نے ایسا ہی بیان کیا۔ یہ حدیث ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے روایت کر کے سنائی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱؎ اس کا واقعہ مختصر اس طرح ہے کہ ایک اونٹ ان کے پاس تھا جو کسی طرح چلائے نہ چلتا تھا آنحضرت ﷺ نے اسے اپنے دست مبارک سے مارا وہ ایسا تیز رو ہو گیا کہ سبحان اللہ حضرت نے وہ اونٹ مول لے لیا اور مدینہ منورہ پہنچ کر اس کی قیمت انہیں دے دی اور اونٹ بھی دے دیا۔

۲؎ ان ظروف کی ماہیت کئی مرتبہ جلد اول میں بیان ہو چکی ہے اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ان میں پینے کی ممانعت کیوں کی گئی ان ظروف میں پہلے شراب استعمال کی جاتی تھی لہٰذا ان کا استعمال خلاف مصلحت تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۴۹۔ حضرت جابرؓ بن عتیک

حضرت جابرؓ بن عتیک اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام جبر بن عتیک بن قیس بن حارث بن ہیشہ بن حارث بن امیہ بن زید بن معاویہ ابن مالک بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی' بنی معاویہ میں سے ہیں یہ ابن اسحٰق کا قول ہے کلبی نے ان کا نسب ایسا ہی بیان کیا ہے صرف یہ کہ انہوں نے پہلے حارث کو اور زید کو (نسب سے) ساقط کر دیا ہے یہ جابر بدر میں اور تمام غزوات میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک تھے۔ کنیت ان کی ابوعبداللہ ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ کنیت ان کی ابوالربیع ہے۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ وہم ہے یہ کنیت عبداللہ بن ثابت ظفری کی ہے۔ سال فتح (مکہ) میں بنی معاویہ کا جھنڈا انہیں (جابر) کے ہاتھ میں تھا یہ بھائی ہیں حارث ابن عتیک کے۔ ان سے ان کے دونوں بیٹوں عبداللہ اور ابوسفیان نے اور عتیک بن حارث بن عتیک نے روایت کی ہے۔ ہمیں فتیان بن احمد بن محمد معروف بہ ابن سمینہ جوہری نے اپنی سند سے قعنبی سے انہوں نے مالک بن انس سے انہوں نے عبداللہ بن عبداللہ بن جابر بن عتیک سے انہوں نے عتیک بن حارث بن عتیک سے جو عبداللہ یعنی ابوامہ کے دادا تھے نقل کر کے خبر دی کہ جابر بن عتیک نے ان سے بیان کیا کہ رسول اللہؐ عبداللہ بن ثابت کی عیادت کرنے کو تشریف لائے تو آپ نے دیکھا کہ وہ بے ہوش ہیں رسول اللہؐ نے انہیں چلا کے پکارا مگر انہوں نے جواب نہیں دیا تو آپ نے اناللہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور فرمایا کہ اے ابوالربیع تم ہم سے جدا کر لئے گئے پس عورتیں چلا کے رونے لگیں ابن عتیک نے ان کو چپ کرنا چاہا تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ انہیں چھوڑ دو ہاں جب یہ گر جائیں تو اس وقت کوئی رونے والی نہ روئے لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ گر جانا کیا معنی آپ نے فرمایا جب مر جائیں۔ ان کی بیٹی نے کہا کہ خدا کی قسم میں اس بات کی امیدوار تھی کہ یہ شہید ہوں گے۔ (نہ یہ کہ اپنے بستر پر مریں گے) کیونکہ (اے ابوالربیع) تم نے اپنے جہاد کا سامان بالکل ٹھیک کر لیا تھا تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان کا ثواب ان کی نیت کے موافق مقدر کر دیا ہے اور تم لوگ شہادت کس کو کہتے ہو صحابہ نے عرض کیا کہ قتل فی سبیل اللہ کو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ سوا قتل فی سبیل اللہ کے (اور طریقوں سے بھی لوگ) شہید ہوتے ہیں طاعون میں جو مرے وہ بھی شہید ہے جو پانی سے ڈوب کر مرے وہ بھی شہید ہے اور جو ذات الجنب کی بیماری میں مرے وہ بھی شہید ہے پیٹ کے مرض میں جو مرے وہ بھی شہید ہے جل کر جو مرے وہ بھی شہید ہے کسی چیز کے نیچے دب کے مر جائے وہ بھی شہید ہے عورت جو حمل میں مر جائے وہ بھی شہید ہے۔

ان جابر کی وفات ۶۱ ہجری میں ہوئی عمر ان کی اکانوے (۹۱) سال کی تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۶۵۰۔ حضرت جابرؓ بن عمیر انصاری

حضرت جابرؓ بن عمیر انصاری۔ ان کا صحابی ہونا ثابت ہے۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے۔ ان سے عطا بن ابی رباح نے روایت کی ہے۔ ہمیں محمد بن عمر مدینی نے کتابتہً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی حسن بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن عبداللہ حافظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قاضی ابواحمد نے اور حبیب بن حسن نے اور محمد بن حبیش نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خلف بن عمرو عکبری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں معافی بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں موسیٰ بن اعین نے ابوعبدالرحیم نے یعنی خالد بن یزید سے انہوں نے عبدالرحیم زہری سے انہوں نے عطا سے نقل کر کے خبر دی کہ انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری کو اور جابر بن عمیر انصاری کو دیکھا کہ یہ دونوں تیراندازی کر رہے تھے۔ ان میں سے ایک کوئی تھک کر بیٹھ گیا تو دوسرے نے کہا کیا تم تھک گئے اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے کہا ہاں تو اس نے کہا کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے نہیں سنا کہ جو چیز ذکر اللہ کی قسم سے نہ ہو وہ لعب ہے سوا ان چار چیزوں کے مرد کا اپنی عورت سے اختلاط کرنا اور آدمی کا اپنے گھوڑے کو تعلیم دینا اور مرد کا دونوں نشانوں [1] کے درمیان دوڑنا اور مرد کا تیراکی سیکھنا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۶۵۱۔ حضرت جابرؓ بن عوف

حضرت جابرؓ بن عوف۔ کنیت ان کی ابواوس ثقفی ہے۔ ابوعثمان یعنی سعید بن یعقوب سراج قرشی نے افراد میں ان کا تذکرہ لکھا ہے ان سے ابن مندویہ نے نقل کیا ہے۔ حماد بن سلمہ نے یعلی بن عطا سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اوس بن ابی اوس سے انہوں نے ان کے والد سے جن کا نام جابر تھا روایت کی ہے کہ نبیؐ نے نماز پڑھی اور (وضو میں) اپنے دونوں پیروں [2] پر مسح فرمایا۔ اس حدیث کو ہشیم نے اور شعبہ نے بھی یعلی سے اسی طرح روایت کیا ہے اور شریک نے بھی اس حدیث کو یعلی سے روایت کیا ہے انہوں نے یعلی کے اور اوس کے درمیان میں اور کسی کو ذکر نہیں کیا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۶۵۲۔ حضرت جابرؓ بن عیاش

حضرت جابرؓ بن عیاش۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ ان کی کوئی حدیث معلوم نہیں۔ ابونعیم نے اسی طرح مختصر ذکر ان کا لکھا ہے۔

۶۵۳۔ حضرت جابرؓ بن ماجد صدفی

حضرت جابرؓ بن ماجد صدفی۔ نبی کے حضور میں وفد بن کے حاضر ہوئے تھے۔ فتح مصر میں شریک تھے یہ ابوسعید ابن یونس کا قول ہے۔ ان کی حدیث میں اختلاف ہے اوزاعی نے قیس بن جابر صدفی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے انہوں نے رسول اللہؐ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا میرے بعد خلفا ہوں گے اور خلفا کے بعد امرا ہوں گے اور امرا کے بعد ظالم بادشاہ ہوں گے پھر ایک شخص میرے اہلبیت میں سے ظاہر ہوگا جو دنیا کو عدل سے بھر دے گا جس طرح (اس سے پہلے) ظلم سے بھر دی گئی ہوگی اور اس کے بعد قحطانی امیر بنایا جائے گا پس قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ وہ بھی اس سے کم نہ ہوگا۔ اوزاعی نے قیس بن جابر سے اسی طرح روایت کیا ہے اور ابن لہیعہ نے عبدالرحیم بن قیس سے انہوں نے جابر سے انہوں نے ان کے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے اس حدیث کو روایت کیا ہے پس اوزاعی کی روایت کے موافق (جابر صحابی نہ ہوں گے بلکہ ان کے والد) ماجد صحابی ہوں گے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۶۵۴۔ حضرت جابرؓ بن نعمان

حضرت جابرؓ بن نعمان بن عمیر بن مالک بن قمیر بن مالک بن سواد بن مری بن اراشہ بن عامر بن عبیلہ بن قمیل بن فران بن

---

[1] تیراندازی کی مشق کرنے کے لئے مثل چاند ماری کے ایک نشان مقرر کیا جاتا ہے ایک نشان وہ ہوا اور دوسرا نشان وہ مقام ہے جہاں سے تیر پھینکا جاتا ہے۔

[2] یا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ پیروں پر گرد و غبار تھا اس کو پونچھ کر صاف فرمایا کہ موزے پہنے ہوئے تھے ان پر مسح کیا یا یہ کہ خفیف طور سے ہو یا مسح کا لفظ ان تینوں معانی کا احتمال رکھتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلی، بلوی، سوادی۔ قبیلہ بنی سواد سے ہیں ان کا صحابی ہونا ثابت ہے یہ انصار کے حلیف ہیں کعب بن عجرہ کے گروہ سے ہیں جن کی عمر بہت ہوئی تھی اور انہوں نے یہ شعر کہے تھے:

تھدلت العینان بعد طلالہ — وبعد رضا فاحسب الشخص راکبا
وابعد ما انکرت کی استبینہ — فاعرفہ وانکر المتقاربا

''دونوں آنکھیں بعد آرام اور عیش کے سست ہو گئی ہیں۔ (اب فتور آ گیا ہے) کہ میں پیادہ کو سوار سمجھتا ہوں۔ اور سب سے زیادہ تعجب ہے کہ دور کی چیز کو میں پہچان لیتا ہوں۔ اور قریب کی چیز کو نہیں پہچان سکتا۔''

ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۶۵۵۔ حضرت جابرؓ بن یاسر

حضرت جابرؓ بن یاسر بن عویص بن فدک بن ذی ایوان بن عمرو بن قیس بن سلمہ بن شراحیل بن حارث بن معاویہ بن مرتع بن قتبان بن مصبح بن وائل بن رعین رعینی قتبانی۔ فتح مصر میں شریک تھے ان لوگوں میں ہیں جن کا ذکر صحابہ میں کیا جاتا ہے۔

ابوسعید بن یونس نے بیان کیا ہے کہ جو ہوشیار لوگ فتح مصر میں شریک تھے ان میں جابر بن یاسر بن عویص قتبانی بھی تھے جو دادا ہیں عیاش اور جابر کے جو دونوں بیٹے ہیں عباس بن جابر کے ان کی کوئی حدیث معلوم نہیں۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے مگر ان دونوں نے عویص کے بعد ان کا نسب نہیں بیان کیا۔ اور جس طرح ہم نے ان کا نسب بیان کیا ہے ابن ماکولا نے بھی ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ عویص عین مہملہ کے ساتھ ہے اس کے بعد واو ہے اور اس کے آخر میں صاد مہملہ ہے پس ان کا نام جابر ہے اور انہوں نے (ان کے میں) شرجیل کی جگہ شراحیل کہا ہے۔

۶۵۶۔ حضرت جاحلؓ ابومسلم صدفی

حضرت جاحلؓ ابومسلم صدفی۔ کنیت ان کی ابومسلم صدفی ہے۔ ان سے ان کے بیٹے مسلم نے روایت کی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت کے منافق (بھی) اس قرآن کو خوب [1] یاد کرلیں گے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے یعنی ابن مندہ نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ میرے نزدیک یہ صحابی نہیں ہیں اور ان کا ذکر نہ متقدمین نے کیا ہے نہ متاخرین نے۔

۶۵۷۔ حضرت جارودؓ بن معلیٰ

حضرت جارودؓ بن معلیٰ اور بعض لوگ ان کو ابن علاء کہتے ہیں اور بعض لوگ ان کو جارود بن عمرو بن معلیٰ عبدی۔ قبیلہ عبدالقیس سے کنیت ان کی ابوالمنذر ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوغیاث اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوعتاب مجھے خیال ہوتا ہے کہ ان میں سے کوئی ایک تصحیف ہے بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام بشر ہے۔ ان کا ذکر پہلے ہو چکا ہے بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام جارود ابن معلیٰ

---

[1] مطلب یہ ہے کہ بعض منافق ایسے ہوں گے جو قرآن کے الفاظ کو یاد کرلیں گے اور اس کے معانی کو پس پشت ڈال دیں گے اس حدیث کا مشاہدہ برائے العین آج کل فرق باطلہ میں ہو رہا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن علاء ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں جارود بن عمرو بن علاء ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں جارود بن معلیٰ بن عمرو بن حنش ابن یعلی یہ ابن اسحاق کا قول ہے اور کلبی نے کہا ہے کہ (ان کا نام) جارود (ہے) اور (مشہور) نام ان کا بشر بن حنش بن معلیٰ ہے معلیٰ کا نام حارث بن یزید بن حارثہ بن معاویہ بن ثعلبہ بن جذیمہ بن عوف بن بکر بن عوف بن انمار بن عمرو بن ودیعہ بن لکیز بن افصی بن عبدالقیس ہے عبدی ہیں ان کی والدہ دریمکہ بنت رویم ہیں قبیلہ بنی شیبان سے ان کا لقب جارود اس وجہ سے ہوا کہ انہوں نے زمانہ جاہلیت میں قبیلہ بکر بن وائل پر تاخت کی تھی اور انہیں گرفتار کرلیا تھا اور مجرد (یعنی برہنہ) کر دیا تھا۔

۱۰ ہجری میں رسول اللہ کے حضور میں وفد عبدالقیس کے ہمراہ حاضر ہوئے اور اسلام لائے پہلے یہ نصرانی تھے رسول اللہ ﷺ ان کے اسلام سے بہت خوش ہوئے اور ان کی بہت عزت کی اور انہیں مقرب کیا۔ ان سے منجملہ صحابہ کے عبداللہ بن عمرو بن عاص نے روایت کی ہے اور تابعین میں سے ابو مسلم جزمی نے اور مطرف ابن عبداللہ بن شخیر نے اور زید بن علی یعنی ابوالقموص نے اور ابن سیرین نے روایت کی ہے ہمیں منصور بن ابی الحسن ابن عبداللہ طبری فقیہ نے اپنی سند سے احمد بن علی بن مثنی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہدبہ نے ابان سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے یزید بن شخیر انہوں نے اپنے بھائی مطرف سے روایت کیا ہے انہوں نے ابو مسلم جذمی سے انہوں نے جارود سے روایت کی کہ نبیؐ نے فرمایا مسلم کی کھوئی چیز (جو کوئی پائے اور اس کی تشہیر نہ کرے تو) آگ میں جلنے کا سبب ہے۔ جب جارود اسلام لائے تو انہوں یہ شعر کہے:

شهدت بان الله حق وسامحت نبات فؤادی بالشهادة والنهض

فابلغ رسول الله عنی رسالته بانی حنیف حیث کنت من الارض

"میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ اللہ (کا وجود حق ہے اور۔ میرے دل کے خیالات شہادت اور آمادگی کے ساتھ اسی کے موافق ہیں۔ پس (اے اللہ) رسول اللہ کو میری طرف سے یہ پیغام پہنچا دے کہ میں شرک سے مجتنب ہوں۔ چاہے جس سرزمین میں رہوں۔"

بصرہ میں رہتے تھے اور سرزمین فارس میں مقتول ہوئے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ نہاوند میں نعمان بن مقرن کے ہمراہ شہید ہوئے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ عثمان بن ابی العاص نے جارود کو ایک لشکر کے ہمراہ سرحد فارس پر بھیجا تھا وہیں کسی مقام پر یہ شہید ہوئے وہ مقام عقبہ جارود کے نام سے مشہور ہے۔ قبیلہ عبدالقیس کے سردار تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے کیا ہے۔

۶۵۸۔ حضرت جارودؓ بن منذر

حضرت جارودؓ بن منذر۔ ان سے حسن نے اور ابن سیرین نے روایت کی ہے۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے انہوں نے اس تذکرہ کے علاوہ تذکرہ سابقہ کے لکھا ہے اور کہا ہے کہ محمد بن اسماعیل بخاری نے کتاب الواہدان میں لکھا ہے کہ یہ دو شخص تھے اور انہوں نے ان دونوں کے درمیان میں فرق بیان کیا ہے۔ ان کی حدیث ابن مسہر نے اشعث سے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے جارود سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کے حضور میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ میں ایک دوسرے دین پر ہوں کیا اگر میں اپنے دین کو چھوڑ کر آپ کے دین میں داخل ہو جاؤں تو اللہ قیامت میں مجھے عذاب نہ کرے گا آپ نے فرمایا ہاں۔ ان کا تذکرہ صرف ابن مندہ نے کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ نے ان جارود کو جن کا ذکر ان سے پہلے ہو چکا ہے دو قرار دیا ہے حالانکہ یہ دونوں ایک ہیں بعض راویوں نے جو کنیت ان کی ابوالمنذر دیکھی تو ان کو ابن المنذر سمجھ لیا ہے۔ واللہ اعلم

۶۵۹۔ حضرت جاریہؓ بن اصرم

حضرت جاریہؓ بن اصرم کلبی اجداری۔ (اجدار) ایک قبیلہ ہے کلب کا اجدار کا نام عامر بن عوف بن کنانہ بن عوف بن عذر بن زبدلات بن رفیدہ بن ثور بن کلب بن وبرہ ہے۔ کلبی نے کہا ہے کہ ان کو لوگ اجدار اس وجہ سے کہتے ہیں کہ دیوار کے نیچے بیٹھے رہا کرتے تھے (ایک مرتبہ) ایک شخص عامر بن عوف بن بکر کو پوچھتا ہوا آیا ایک شخص نے کہا کہ کس عامر کو پوچھتے ہو عامر بن عوف بن بکر کو یا عامر اجدار کو چنانچہ یہ لقب ان کا مشہور ہو گیا بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کی گردن میں جدرہ (یعنی آبلہ) تھا اسی سے ان کا نام اجدار ہو گیا اجدار ایک بڑا قبیلہ ہے اس قبیلہ سے شہسواروں کی ایک جماعت ہے۔ شرقی بن قطامی نے کلبی سے انہوں نے زہیر بن منظور کلبی سے انہوں نے جاریہ بن اصرم اجداری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے (مقام) دومتہ الجندل میں ایک بت بشکل انسان دیکھا اور پوری حدیث انہوں نے ذکر کی۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ ان کا صحابی ہونا نبی ﷺ کی زیارت سے ان کا مشرف ہونا معلوم نہیں بعض راویوں نے صحابہ میں ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ انہوں نے ود (نامی بت) کو دومتہ الجندل میں دیکھا تھا یہ کلام ابونعیم کا ہے اور امیر ابونصر ابن ماکولا نے جاریہ کے نام میں ان کا ذکر لکھا ہے کہ جاریہ بن اصرم صحابی ہیں۔ ان کا شمار بصرہ والوں میں ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے=

۶۶۰۔ حضرت جاریہؓ بن حمیل

حضرت جاریہؓ بن حمیل بن نشبہ بن قرط بن مرہ بن نصر بن دہمان ابن بصار بن سبیع بن بکر بن اشجع اشجعی اسلام لائے اور نبی ﷺ کی صحبت اٹھائی۔ طبری نے ان کا ذکر لکھا ہے یہ ابوعمر کا قول ہے اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ دارقطنی نے اور ابن ماکولا نے ابن جریر سے ان کا تذکرہ نقل کیا ہے اور ہشام بن کلبی نے کہا ہے کہ بدر میں نبی ﷺ کے ہمراہ شریک تھے۔

۶۶۱۔ حضرت جاریہؓ بن زید

حضرت جاریہؓ بن زید۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ کلبی نے ان کا ذکر ان صحابہ میں کیا ہے جو جنگ صفین میں علی بن ابی طالب کے ہمراہ تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۶۶۲۔ حضرت جاریہؓ بن ظفر

حضرت جاریہؓ بن ظفر یمامی حنفی کنیت ابونمران۔ ان کا شمار کوفہ والوں میں ہے۔ ان کی حدیث ان کے بیٹے نمران اور ان کے غلام عقیل ابن دینار کے پاس ہے۔ ان سے منجملہ صحابہ کے زید بن معبد نے روایت کی ہے۔ مروان بن معاویہ بن دہثم بن قران سے انہوں نے عقیل بن دینار مولی جاریہ بن ظفر سے انہوں نے جاریہ سے روایت کی ہے کہ ایک گھر دو بھائیوں کے درمیان میں مشترک تھا ان دونوں نے اس گھر کے بیچ میں ایک کٹہرا بکری باندھنے کا بنایا بعد اس کے وہ دونوں مر گئے اور ہر ایک نے اولاد چھوڑی پس ان دونوں میں سے ہر ایک کی اولاد نے دعویٰ کیا کہ کٹہرا میرا ہے چنانچہ دونوں نے رسول اللہ کے سامنے مقدمہ پیش کیا آپ نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حذیفہ بن یمان کو فیصلہ کرنے کے لئے ان دونوں کے ہمراہ بھیج دیا انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ یہ کٹہرا اس کا ہے جس کے قریب بکریوں کے باندھنے کی جگہ ہو یہ فیصلہ کر کے لوٹ آئے اور نبی ﷺ کو خبر دی آپ نے فرمایا کہ تم نے اچھا (فیصلہ) کیا۔ اس حدیث کو ابو بکر بن عیاش نے دہتم سے انہوں نے نمران بن جاریہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے نمران نے اپنے والد سے اور حدیثیں بھی روایت کی ہیں۔

۶۶۳۔ حضرت جاریہؓ بن عبدالمنذر

حضرت جاریہؓ بن عبدالمنذر بن زنبر۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے ابن علی داؤد نے کہا ہے کہ ان کا نام خارجہ بن عبدالمنذر ہے۔ محمد بن ابراہیم اسباطی نے ابن فضیل سے انہوں نے عمرو بن ثابت سے انہوں نے ابن عقیل سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے انہوں نے جاریہ بن عبدالمنذر سے روایت کی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جمعہ کا دن سب دنوں کا سردار ہے اور ابن ابی داؤد نے محمد بن اسماعیل احمسی سے انہوں نے ابن فضیل سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا (ان کا نام) خارجہ بن عبدالمنذر ہے۔ اس حدیث کو بکر بن بکار نے عمرو بن ثابت سے اپنی سند کے ساتھ عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث ابولبابہ بن عبدالمنذر سے مروی ہے اور انہوں نے پوری حدیث ذکر کی ہے ابونعیم نے کہا ہے کہ جاریہ کا ذکر وہم ہے صحیح رفاعہ بن عبدالمنذر ہے اور یہ حدیث ابولبابہ بن عبدالمنذر کے نام سے مشہور ہے۔ ابولبابہ کا نام رفاعہ ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام بشیر ہے یہ کسی نے نہیں کہا کہ ان کا نام جاریہ ہے یا خارجہ ہے سوا اس کے جو اس وہم کرنے والے نے ابن ابی داؤد سے روایت کی ہے۔ ان کا ذکر ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۶۶۴۔ حضرت جاریہؓ بن قدامہ

حضرت جاریہؓ بن قدامہ تمیمی سعدی۔ احنف بن قیس کے چچا ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ احنف کے چچازاد بھائی ہیں۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے مگر ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض لوگوں کا قول ہے کہ نہ یہ ان کے چچا ہیں نہ ان کے چچازاد بھائی ہیں۔ ہاں جابر ان کو محض بغرض تعظیم اپنا چچا کہتے تھے اور یہی صحیح ہے کیونکہ یہ دونوں کعب بن سعد بن مناہ کے اس طرف کہیں نہیں ملتے جیسا کہ ہم بیان کریں گے پس اگر چچازاد بھائی ہونے سے یہ مراد ہے کہ یہ دونوں ایک ہی قبیلہ کے ہیں تو بے شک صحیح ہو سکتا ہے کیونکہ یہ جاریہ ہیں بیٹے قدامہ بن مالک بن زہیر بن حصن کے اور بعض لوگ کہتے حصین بن رزاح کے اور بعض لوگ رباح بن اسعد بن بجیر بن ربیعہ بن کعب بن سعد بن زید مناہ بن تمیم کے تمیمی ہیں سعدی ہیں کنیت ان کی ابوایوب اور ابویزید ہے ان کا شمار بصرہ والوں میں ہے۔ ان سے اہل مدینہ اور اہل بصرہ نے روایت کی ہے۔ ان کی حدیث ایک یہ ہے جو ہم سے ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک بیان کی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن سعید نے ہشام یعنی ابن عروہ سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد احنف بن قیس سے انہوں نے اپنے ایک چچا سے جن کا نام جاریہ بن قدامہ تھا نقل کر کے بیان کیا کہ رسول اللہ سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کوئی ایسی مختصر بات بتایئے جس کو میں سمجھ لوں آپ نے فرمایا کبھی غصہ نہ ہونا یہی آپ نے کئی بار فرمایا ہر بار یہی فرماتے تھے کہ غصہ نہ ہونا یحییٰ کہتے تھے کہ ہشام نے کہا یا رسول اللہ کہنا وہم ہے انہوں نے نبی ﷺ کو نہیں دیکھا یہ علی بن ابی طالب ؓ کے اصحاب میں ہیں اور ان کے ہمراہ تمام جنگوں میں شریک رہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ یہ وہی ہیں جنہوں نے عبداللہ بن حضرمی کو بصرہ میں محصور کر لیا تھا۔ ابن سنبل کے گھر میں اور اس گھر میں آگ لگا دی تھی حضرت معاویہ نے ابن حضرمی کو بصرہ پر قبضہ کرنے کے لئے بھیجا تھا ابن حضرمی بنی تمیم کے یہاں اترے تھے زیاد اس زمانہ میں بصرہ کے حاکم تھے انہوں نے حضرت علی کو اس کی اطلاع کی تو حضرت علی نے اعین بن ضبیعہ مجاشعی کو بھیجا مگر وہ دھوکے سے قتل کر دیئے گئے پھر حضرت علی ﷺ نے ان کے بعد جاریہ بن قدامہ کو بھیجا انہوں نے ابن حضرمی کا گھر جس میں وہ تھے آگ سے جلا دیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۶۶۵۔ حضرت جاریہؓ بن مجمع

حضرت جاریہؓ بن مجمع بن جاریہ طبرانی نے مطین سے انہوں نے ابراہیم بن محمد بن عثمان حضرمی سے انہوں نے محمد بن فضیل سے انہوں نے زکریا بن ابی زائدہ سے انہوں نے شعبی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں چھ [1] آدمیوں نے (پورا) قرآن یاد کر لیا تھا انصار میں سے زید بن ثابت نے اور ابوزید نے اور معاذ بن جبل نے اور ابوالدرداء نے اور سعد بن عبادہ نے اور ابی بن کعب نے اور جاریہ بن مجمع بن جاریہ نے بھی سوا ایک سورت یا دو سورت کے (پورا) قرآن پڑھ لیا تھا۔ طبرانی نے بھی ایسا ہی کہا ہے اور اسحٰق بن یوسف نے اس حدیث کو زکریا سے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ (ان کے والد کا نام) مجمع بن جاریہ (ہے) اور ایسا ہی اسماعیل بن ابی خالد نے بھی شعبی سے نقل کیا ہے اور یہی صحیح ہے جاریہ بن عامر مجمع کے والد ان (منافقوں) میں سے تھے جنہوں نے مسجد ضرار بنائی تھی اور مجمع اس مسجد میں امامت کیا کرتے تھے یہ قول اسی روایت کی تائید کرتا ہے کہ مجمع حافظ قرآن تھے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۶۶۶۔ حضرت جاہمہؓ بن عباس

حضرت جاہمہؓ بن عباس بن مرداس سلمی۔ کنیت ان کی ابومعاویہ۔ ہمیں عبداللہ بن احمد طوسی خطیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر احمد بن علی بن بدران نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطالب محمد بن علی حربی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عمر بن شاہین نے خبر دی وہ کہتے تھے۔ ہمیں محمد بن احمد بن ابی ثلج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن عمرو انصاری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن سعید نے ابن جریج سے انہوں نے محمد بن طلحہ بن رکانہ سے انہوں نے معاویہ بن جاہمہ سلمی سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں رسول اللہ ﷺ کے حضور میں حاضر ہوا اور میں نے آپ سے جہاد کی بابت پوچھا آپ نے فرمایا تمہاری ماں (زندہ) ہے میں نے عرض کیا ہاں آپ نے فرمایا اسی کے پاس رہو اور اس کی خدمت کرو کیونکہ جنت اس کے پیروں کے نیچے ہے۔ ابوعمر نے لکھا ہے کہ جاہمہ سلمی والد ہیں معاویہ بن جاہمہ بن عباس بن مرداس سلمی حجازی کے ان سے حدیث جہاد کی مروی ہے جیسا کہ اوپر گزر چکی اور معن سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا میں نبی ﷺ کے حضور میں حاضر ہوا یہ ان کے نام میں ذکر کیا جائے گا اور ماکولا نے کہا ہے کہ جاہمہ بن عباس بن مرداس سلمی بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ صحابی ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

---

[1] حافظ قرآن چھ میں انصار صرف اپنے علم کے موافق بیان کر رہے ہیں ورنہ حافظ قرآن خود حضرت ہی کے عہد مبارک میں بہت تھے۔ ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب الجیم مع الباء

۶۶۷۔ حضرت جبارؓ بن حارث

حضرت جبارؓ بن حارث۔ (پہلے) نام ان کا جبار تھا پر نبیؐ نے ان کا نام عبدالجبار رکھا۔ اس کو ابن مندہ اور ابونعیم نے اپنی سندوں سے عبداللہ بن طلاسہ سے انہوں نے اپنے والد طلاسہ سے انہوں نے عبدالجبار بن حارث سے روایت کیا ہے کہ وہ نبی ﷺ کے حضور میں حاضر ہوئے آپؐ نے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے انہوں نے کہا جبار آپ نے فرمایا (نہیں) بلکہ تم عبدالجبار ہو۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۶۶۸۔ حضرت جبارؓ بن حکم سلمی

حضرت جبارؓ بن حکم سلمی۔ ان کو لوگ فرار کہتے ہیں۔ مدائنی نے ان کا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے جو قبیلہ بنی سلیم سے رسول اللہ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے پھر وہ اسلام لائے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی کہ ان کا جھنڈا آپ فرار کو دے دیں آپ کو یہ نام برا [1] معلوم ہوا فرار نے آپ سے عرض کیا کہ میرا نام فرار صرف ان اشعار کے سبب سے رکھ دیا گیا ہے جو میں نے کہے تھے ان کا پہلا شعر یہ ہے:

وکتیبة لبستها بکتیبة حتی اذا التبست نفضت لهایدی

ایک لشکر کو میں نے دوسرے لشکر کے ساتھ ملا دیا۔ یہاں تک کہ جب دونوں مختلط ہو گئے تو میں نے ہاتھ جھاڑ ڈالے یعنی وہاں سے چلدیا۔

۶۶۹۔ حضرت جبارؓ بن سلمی

حضرت جبارؓ بن سلمی بن مالک بن جعفر بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ۔ نبیؐ کے حضور میں وفد بن کے آئے تھے پھر اسلام لائے بعد اس کے اپنے قوم کی طرف (مقام) ضریہ میں لوٹ کر گئے یہ محمد بن سعد کا قول ہے۔ یہ ان لوگوں میں تھے جو عامر بن طفیل کے ہمراہ مدینہ میں آئے تھے اور ان کا ارادہ تھا کہ دھوکہ دے کر نبی ﷺ کو قتل کریں بعد اس کے یہ اسلام لائے یہی ہیں جنہوں نے جنگ بیر معونہ میں عامر بن فہیرہ کو قتل کیا تھا اور کہا کرتے تھے کہ میرے اسلام کا باعث یہ ہوا کہ میں نے (ایک مرتبہ) ایک مسلمان کے نیزہ مارا تو میں نے اسے یہ کہتے ہوئے سنا کہ فزت واللہ یہ کہتے ہوئے میں نے اپنے دل میں کہا کہ یہ کیا کامیاب ہوا میں نے اسے قتل نہیں کر دیا یہاں تک کہ میں نے بعد اس کے لوگوں سے اس کے قول کا مطلب پوچھا تو لوگوں نے کہا (اس کا مطلب یہ تھا) کہ میں شہادت کو پہنچ گیا میں نے کہا ہاں خدا کی قسم کامیاب ہو گیا بخاری نے جبار سلمی کا ذکر نہیں کیا اور نہ جبار بن صخر کا ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

---

[1] برا معلوم ہونے کی وجہ یہ تھی کہ فرار کے معنی بھاگنے والا حضرت کو نام میں خوبی معنی کا بھی لحاظ رہتا تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۷۰۔ حضرت جبارؓ بن صخر

حضرت جبارؓ بن صخر بن امیہ بن خنساء بن سنان بعض لوگ کہتے ہیں خنیس بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی ثم السلمی۔ کنیت ان کی ابوعبداللہ ہے والدہ ان کی سعاد بنت سلمہ ہیں جشم بن خزرج کی اولاد سے بیعت عقبہ اور بدر اور احد اور تمام مشاہد میں رسول اللہ کے ہمراہ شریک تھے۔ ہمیں ابویاسر یعنی ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابواویس نے شرحبیل سے انہوں نے جبار بن صخر انصاری سے جو بنی سلمہ میں سے ایک شخص تھے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے (ایک مرتبہ اثنائے) راہ میں فرمایا کہ کون ہے جو ہم سے پہلے (مقام) اثایہ میں پہنچ جائے اور وہاں کا حوض بھر دے اور اس میں خوب پانی بھرے یہاں تک کہ اس کو ہمارے پہنچنے تک پر کر دے۔ میں نے عرض کر دیا کہ میں (اس خدمت کو انجام دوں گا) آپ نے فرمایا جاؤ چنانچہ میں گیا اور اثایہ میں پہنچا اور میں نے وہاں کا حوض بھر دیا اور خوب بھرا یہاں تک کہ اس کو پر کر دیا بعد اس کے مجھے نیند غالب ہوئی اور میں سو گیا پھر اس وقت جاگا کہ ایک شخص کا اونٹ پانی کی طرف جا رہا تھا اس نے اونٹ کو روک کر کہا کہ اے حوض والے میں تیرے حوض میں پانی پلاؤں (میں نے جو آنکھ کھول کر دیکھا) تو وہ رسول اللہ ﷺ تھے میں نے عرض کیا کہ ہاں پس آپ نے اپنے اونٹ کو پانی پلایا بعد اس کے لوٹ گئے پھر آپ نے مجھے فرمایا کہ ایک برتن میں پانی لے کر میرے پیچھے چلے آؤ چنانچہ میں آپ کے پیچھے پیچھے پانی لے کر چلا آپ نے اس سے وضو فرمایا اور خوب اچھا وضو کیا میں نے بھی آپ کے ہمراہ وضو کیا پھر آپ نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے میں آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا آپ نے مجھے اپنی داہنی جانب کھڑا کر لیا پھر میں نے اور آپ نے نماز پڑھی بعد اس کے لوگ آ گئے۔ ان کا ذکر جابر بن صخر کے بیان میں ہو چکا ہے مگر جبار زیادہ صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابن مندہ اور ابونعیم کہا ہے کہ ان کو رسول اللہ ﷺ نے مشرکوں کے پاس جاسوس بنا کے جابر کے ہمراہ بھیجا تھا حالانکہ ایسا نہیں ہے ان دونوں کو حضرت نے پانی بھرنے کے لئے بھیجا تھا جیسا کہ ہم ذکر کر چکے ہیں اور ان دونوں نے بھی اس کو متن حدیث میں ذکر کیا ہے پس ان دونوں نے اپنے قول سے خود اپنے ہی اوپر اعتراض کر لیا واللہ اعلم۔

۶۷۱۔ حضرت جبارہؓ بن زرارہ

حضرت جبارہؓ بن زرارہ۔ بزیادت ہا۔ یہ بیٹے میں زرارہ بلوی کے صحابی ہیں مگر کوئی روایت ان سے نہیں ہے فتح مصر میں شریک تھے۔ دار قطنی اور ابن ماکولا نے کہا ہے کہ ان کا نام جبارہ ہے بکسر جیم۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۶۷۲۔ حضرت جبرؓ اعرابی

حضرت جبرؓ اعرابی محاربی۔ ابن مندہ نے ان کی حدیث جبر بن عتیک کے تذکرہ میں لکھی ہے اور اپنی سند سے اسود بن بلال سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ایک اعرابی (مقام) حیرہ میں اذان دیا کرتے تھے ان کا نام جبر تھا انہوں نے (ایک مرتبہ) کہا کہ عثمان اس امت کے والی ہوئے بغیر نہ مریں گے ان سے پوچھا گیا کہ یہ تم کو کہاں سے معلوم ہوا انہوں نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نماز فجر (ایک مرتبہ) پڑھی جب آپ نے سلام پھیرا تو ہماری طرف منہ کر کے فرمایا کہ کچھ لوگ میرے اصحاب میں سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آج ! شب کو تولے گئے تو (سب سے پہلے) ابوبکر تولے گئے وہ سب سے بھاری نکلے پھر عمر تولے گئے وہ بھی سب سے بھاری نکلے پھر عثمان تولے گئے وہ بھی سب سے بھاری نکلے۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ جبر بن عتیک کے تذکرہ سے علیحدہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ ایک دوسرے جبر ہیں جن کا نسب معلوم نہیں اور ان کی حدیث روایت کی ہے اور اس حدیث کے آخر میں کہا ہے کہ اس حدیث کو حافظ ابوعبداللہ نے جبر بن عتیک کے تذکرہ کے آخر میں لکھا ہے اور ان جبر کا تذکرہ نہیں لکھا حالانکہ یہ بلاشک دوسرے ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ حق ابوموسیٰ کی طرف ہے اگر ابن مندہ یہ سمجھے ہوں کہ جبر بن عتیک ہے اس حدیث کے راوی ہیں اور اگر وہ بھول گئے ہوں یا کاتب سے ان کا نام چھوٹ گیا ہو تو خیر۔ واللہ اعلم

۶۷۳۔ حضرت جبرؓ بن انس

حضرت جبرؓ بن انس بدری ہیں۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ ہم سے سلیمان بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حضرمی نے بیان کیا کہ انہوں نے عبیداللہ بن ابی رافع کی کتاب میں منجملہ ان لوگوں کے نام کے جو حضرت علی کے ہمراہ جنگ صفین میں شریک تھے جبر بن انس کا نام بھی دیکھا جو بدری تھے قبیلہ بنی زریق سے۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو جبر بن انس کہتے ہیں۔

۶۷۴۔ حضرت جبرؓ ابوعبداللہ

حضرت جبرؓ۔ کنیت ان کی ابوعبداللہ ہے۔ زہری نے عبداللہ بن جبر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی چنانچہ جب آپ فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ اے جبر اپنے پروردگار کی باتیں سنو اور یہ (کہہ کے) یقین کے ساتھ آپ نے مجھے وہ کلام جانفزا سنادیا۔ ان کا تذکرہ ابواحمد عسکری نے لکھا ہے۔

۶۷۵۔ حضرت جبرؓ بن عبداللہ

حضرت جبرؓ بن عبداللہ قبطی۔ ابوبصرہ غفاری کے غلام تھے۔ یہی ہیں جو مقوقس (شاہ اسکندریہ) کی طرف سے قاصد بن کر آئے تھے اور ان کے ہمراہ ماریہ قبطیہ (آئی) تھیں یہ ابوسعید بن یونس کا قول ہے۔ امیر ابونصر نے کہا ہے کہ جبر بن عبداللہ قبطی بنی غفار کے غلام تھے مقوقس کی طرف سے قاصد بن کے ماریہ قبطیہ کو لے کر نبی ﷺ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ ابوبصرہ کے مولیٰ تھے اور ابن یونس نے کہا ہے کہ قبیلہ غفار کی ایک قوم کہتی ہے کہ یہ ہم میں سے ہیں چنانچہ ان کا نسب بھی انہوں نے اپنے قبیلہ سے ملایا ہے اور کہا ہے کہ یہ جبر بیٹے ہیں انس بن سعد بن عبداللہ بن عبد یالیل بن حراق بن غفار کے اور ہانی بن منذر نے ذکر کیا ہے کہ ان کی وفات ۶۳ ہجری میں ہوئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

ا یہ واقعہ خواب کا ہے حضرت نے خواب میں دیکھا تھا کہ ایک ترازو آسمان سے اتری اور اس کے ایک پلہ میں خود حضور اقدس بٹھائے گئے اور دوسرے پلہ میں تمام امت۔ آپ کا پلہ بھاری رہا پھر اسی طرح خلفائے ثلاثہ۔ آپ کے بعد وہ بھی تمام امت سے بھاری رہے یہ حدیث بہت سندوں سے مروی ہے اور اعلیٰ درجہ صحت میں ہے اور انبیاء کا خواب بالاتفاق وحی ہے ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ یہی خواب ایک صحابی نے بھی دیکھا تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۷۶۔ حضرت جبرؓ بن عتیک

حضرت جبرؓ بن عتیک۔ بعض لوگ ان کو جابر کہتے ہیں۔ یہ جبر بیٹے ہیں عتیک بن قیس بن حارث بن مالک بن زید بن معاویہ بن مالک بن عوف عمرو بن عوف بن مالک بن اوس کے اور بعض لوگ کہتے ہیں یہ جبر بیٹے ہیں عتیک بن قیس بن حارث ابن امیہ بن زید بن معاویہ کے۔ انصاری اوسی عمری معاوی۔ ماں ان کی جمیلہ بنت زید بن صیفی بن عمرو بن حبیب بن حارثہ بن حارث انصاریہ ہیں۔ یہ بدر میں اور تمام مشاہد میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک تھے اور مدینہ میں آپ کی وفات تک رہے۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ جابر بن عتیک کے بھائی ہیں مگر یہ صحیح نہیں۔ یہ ایک ہی شخص ہیں جن کو بعض لوگ جابر اور بعض لوگ جبر کہتے ہیں اور ابن مندہ نے ان کے تذکرہ کے آخر میں وہ حدیث بھی بیان کی ہے کہ (مقام) حیرہ میں ایک شخص اذان دیتا تھا جس کا نام جبر تھا ان کا بیان جبر اعرابی کے بیان میں گزر چکا۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ وکیع وغیرہ نے ابو عمیس سے انہوں نے عبداللہ ابن عبداللہ بن جبر بن عتیک سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان کے مرض میں ان کی عیادت کو گئے تو ان کے گھر والوں میں سے کسی نے کہا کہ ہم تو اس بات کے امیدوار تھے کہ یہ خدا کی راہ میں شہید ہوں گے الحدیث جبر سے یہ بھی مروی ہے کہ وہ مریض جن کی رسول اللہ نے عیادت کی تھی عبداللہ بن ثابت تھے واللہ اعلم ۶۱ ہجری میں ان کی وفات ہوئی اس وقت ان کی عمر نوے برس کی تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

۶۷۷۔ حضرت جبرؓ کندی

حضرت جبرؓ کندی۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے اور عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے (قبیلہ) کندہ کے ایک شخص سے جن کا نام ابن جبر کندی ہے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ وفد میں تھے اور یہ کہ نبیؐ نے سکون اور سکاسک [1] پر دعائے مغفرت فرمائی اور فرمایا تمہارے پاس اہل یمن آئے ہیں جن کے دل نرم ہیں اور قلب رقیق ہیں۔ (دیکھو) ایمان یمنی ہے اور حکمت (بھی) یمنی ہے۔

۶۷۸۔ حضرت جبلؓ بن جوال

حضرت جبلؓ بن جوال بن صفوان بن بلال بن اصرم بن ایاس بن عبد غنم بن جحاش بن بجالہ بن مازن بن ثعلبہ بن سعد بن ذبیان شاعر۔ ذبیانی ثم الثعلبی۔ ابن اسحٰق نے ان کا ذکر لکھا ہے۔ ہمیں ابو جعفر عبیداللہ بن علی بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے روایت کی کہ پھر وہ یعنی بنی قریظہ کے لوگ (قلعہ سے) اتارے گئے اور ان کو قید کر لیا اور (اس کے بعد) ان کے قتل کی پوری کیفیت بیان کی اور انہوں نے کہا ہے کہ جبل بن جوال ثعلبی نے یہ شعر موزوں کیا۔

لعمرک مالام ابن اخطب نفسہ ولکنہ من یخذل اللہ یخذل

قسم تیری جان کی ابن اخطب نے اپنی جان پر کچھ ملامت نہیں لی بلکہ جو شخص اللہ کو ترک کرتا ہے وہ مخذول ہو جاتا ہے۔

یہ یونس کا قول ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ شعر حیی بن اخطب کا ہے اور ہشام بن کلبی نے بھی ان کا نسب ویسا ہی بیان کیا

---

[1] سکون اور سکاسک یمن کے دو قبیلوں کے نام ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے جیسا ہم نے اور کہا ہے کہ یہ یہودی تھے پھر اسلام لائے اور حیی بن اخطب کا مرثیہ (شعر مذکور میں) ادا کیا۔ دار قطنی اور ابونصر نے ان کا ذکر لکھ کے کہا ہے کہ یہ صحابی ہیں اور ان کے نام کے آخر میں لام ہے۔

۶۷۹۔ حضرت جبلہؓ بن ازرق کندی

حضرت جبلہؓ بن ازرق کندی۔ بزیادت ہا۔ یہ جبلہ بیٹے ہیں ازرق کندی کے اہل حمص میں سے ہیں۔ ان سے راشد بن سعد نے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک دیوار کے سامنے نماز پڑھی جس میں پتھر بہت تھے آپ ظہر کی یا عصر کی نماز پڑھی پھر جب آپ دو رکعتوں کے بعد بیٹھے تو آپ کو بچھو نے ڈنگ مار دیا کہ آپ بے ہوش ہو گئے لوگوں نے آپ پر پڑھ پڑھ کے پھونکنا شروع کیا جب آپ کو افاقہ ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے مجھے شفا دی تمہاری جھاڑ پھونک سے کچھ نہیں ہوا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۶۸۰۔ حضرت جبلہؓ بن اشعر خزاعی

حضرت جبلہؓ بن اشعر خزاعی کعبی۔ ان کے والد کے نام میں اختلاف ہے۔ واقدی نے کہا ہے کہ یہ کرز بن جابر کے ہمراہ مکہ کے راستے میں فتح مکہ کے سال شہید ہوئے۔ یہ ابوعمر کا قول ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ (کرز بن جابر کے ساتھ) جو شہید ہوئے (وہ یہ نہ تھے بلکہ) خنیس بن خالد اشعر تھے اور یہی صحیح ہے۔

۶۸۱۔ حضرت جبلہؓ بن ثعلبہ انصاری

حضرت جبلہؓ بن ثعلبہ انصاری خزرجی بیاضی۔ بدر میں شریک تھے۔ عبید اللہ بن ابی رافع نے ان لوگوں کے نام میں جو حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ صفین میں شریک تھے قبیلہ بنی بیاضہ سے جبلہ بن ثعلبہ کا نام بھی لکھا ہے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور ابونعیم نے تاریخ میں ان کو جبلہ بن خالد بن ثعلبہ بن خالد لکھا ہے وہ یہی ہیں صرف ان کے باپ کا نام نہیں لکھا۔

۶۸۲۔ حضرت جبلہؓ بن جنادہ

حضرت جبلہؓ بن جنادہ بن سوید بن عمرو بن عرفطہ بن ناقد بن تیم بن سعد بن کعب بن عمرو بن ربیعہ جن کا نام لحی خزاعی ہے۔ انہوں نے نبی ﷺ سے بیعت کی تھی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۶۸۳۔ حضرت جبلہؓ بن حارثہ

حضرت جبلہؓ بن حارثہ۔ زید بن حارثہ بن شراحیل کلبی کے بھائی ہیں۔ ان کا نسب اسامہ بن زید کے تذکرہ میں گزر چکا ہے اور عنقریب زید کے تذکرہ میں ان شاء اللہ آئے گا۔

نبی ﷺ کے حضور میں اپنے والد حارثہ کے ہمراہ آئے تھے اس وقت نبی ﷺ مکہ میں تھے۔ ان کا سن (اپنے بھائی) زید سے زیادہ تھا۔ حارثہ اپنے بیٹے زید کے پاس رہ گئے اور جبلہ لوٹ گئے۔ پھر دوبارہ نبی ﷺ کے حضور میں حاضر ہوئے اور اسلام لائے۔ ہمیں عمر بن محمد بن معمر بن طبرزد وغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم بن حصین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطالب یعنی محمد بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابواسحٰق یعنی ابراہیم بن محمد بن یحیٰی مزکی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن حمدون بن رستم نے خبر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دی وہ کہتے تھے ہمیں ولید بن عمرو بن سکین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عمرو بن نضر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسماعیل بن ابی خالد نے ابو عمرو شیبانی سے انہوں نے ابن حارثہ سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں رسول اللہ ﷺ کے حضور میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ میرے ہمراہ بھائی کو بھیج دیجئے [1] آپ نے فرمایا وہ تمہارے سامنے بیٹھے ہیں اگر جائیں تو میں ان کو نہیں روکتا زید نے کہا کہ یارسول اللہ میں آپ پر کسی کو پسند نہ کروں گا (یعنی آپ کو چھوڑ کر نہ جاؤں گا (جبلہ) کہتے ہیں مجھے اپنے بھائی کی گفتگو اپنی گفتگو سے اچھی معلوم ہوئی دار قطنی نے کہا ہے کہ ابن حارثہ سے مراد یہی جبلہ بن حارثہ ہیں۔ ان جبلہ سے ابو اسحٰق سبیعی نے روایت کی ہے۔ بعض لوگ ابو اسحٰق اور جبلہ کے درمیان میں فروہ بن نوفل کو بھی داخل کرتے ہیں ابو اسحٰق نے بیان کیا ہے کہ جبلہ بن حارثہ سے پوچھا گیا کہ تم بڑے ہو یا زید تو انہوں نے کہا زید مجھ سے بہتر ہیں۔ (میں ان سے اپنے کو بڑا نہیں کہہ سکتا ہاں) میں ان سے پہلے پیدا ہوا ہوں اور میں تم سے (پوری) کیفیت بیان کرتا ہوں (سنو) ہماری والدہ قبیلہ طیٔ سے تھیں جب وہ مر گئیں تو ہم دونوں بھائی اپنے نانا کی تربیت میں آئے میرے دونوں چچا گئے اور ہمارے نانا سے کہا کہ اپنے بھائی کے بیٹوں کے ہم زیادہ مستحق ہیں تو نانا نے کہا کہ تم جبلہ کو لے جاؤ (مگر زید کو میں نہ دوں گا) اور یہ کہہ کر) انہوں نے زید کو بلا لیا میرے چچا مجھے لے کے چلے آئے۔ (اسی اثنا میں اتفاق سے مقام) تہامہ کے کچھ سوار آئے اور وہ زید کو پکڑ لے گئے پھر ان پر بہت سے حوادث پیش آئے۔ (وہ غلام بنا کے بیچے گئے) یہاں تک کہ (ام المومنین) خدیجہ کے پاس پہنچے اور انہوں نے نبی کو ہبہ کر دیا بعض لوگوں نے کہا ہے کہ جبلہ اسامہ بن زید کے رشتہ دار ہیں۔ (چچا نہیں ہیں) اور جبلہ بن ثابت کا بھی زید کا بھائی ہونا مروی ہے مگر صحیح یہ ہے کہ جبلہ بن حارثہ زید کے بھائی ہیں اس کے سوا اور کچھ صحیح نہیں ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۶۸۴۔ حضرت جبلہؓ بن سعید

حضرت جبلہؓ بن سعید بن اسود بن سلمہ بن حجر بن وہب بن ربیعہ بن معاویہ اکرمین نبیؐ کے پاس وفد بن کے گئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۶۸۵۔ حضرت جبلہؓ بن شراحیل

حضرت جبلہؓ بن شراحیل۔ حارثہ بن شراحیل بن عبدالعزیٰ کے بھائی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے علیحدہ تذکرہ میں لکھا ہے اور ان کا نسب عذرہ بن زید لات بن رفیدہ بن ثور بن کلب تک پہنچایا ہے پس اس صورت میں یہ زید بن حارثہ کے چچا ہو جائیں گے۔ بیان کیا گیا ہے کہ حارثہ (قبیلہ نبہان) جو شاخ ہے قبیلہ طی کی) کی ایک خاتون سے نکاح کیا تھا ان سے جبلہ اور اسماء اور زید پیدا ہوئے اس کے بعد ان کی والدہ کا انتقال ہو گیا اور ان لوگوں نے اپنے دادا کے یہاں تربیت پائی اور وہی حدیث بیان کی ہے جو جبلہ ابن حارثہ کے تذکرہ میں گزر چکی۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض راویوں کو وہم ہو گیا ہے اور انہوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ یہ جبلہ چچا ہیں زید کے لہٰذا انہوں نے تذکرہ میں جبلہ عم زید بیان کیا ہے مگر جو شخص اصل قصہ میں غور کرے گا وہ سمجھ لے گا کہ یہ وہم ہے کیونکہ قصہ میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ حارثہ نے قبیلہ طے کی ایک خاتون سے جو بنی نبہان سے تھیں نکاح کیا اور ان سے جبلہ اور اسما اور زید پیدا ہوئے پس جبکہ جبلہ حارثہ کے بیٹے ہوئے تو زید کے بھائی ہوں گے نہ چچا۔

---

[1] ان کے بھائی حضرت زید ... جن کا نام قرآن مجید میں نازل ہوا فلما قضیٰ زید منہا وطرا یہ فضیلت انہیں کے حصہ کی تھی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں کہتا ہوں جو کچھ ابو نعیم نے کہا ہے وہی صحیح ہے اور اس کا وہم ہونا ظاہر ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۶۸۶۔ حضرت جبلہؓ بن عمرو انصاری

حضرت جبلہؓ بن عمرو انصاری۔ ابو مسعود یعنی عقبہ بن عمرو انصاری کے بھائی ہیں۔ یہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا قول ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ ساعدی ہیں اور کہا ہے کہ اس میں اعتراض ہے۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے۔ ان سے ثابت بن عبید نے اور سلیمان ابن یسار نے روایت کی ہے یہ ان لوگوں میں ہیں جنہوں نے افریقہ میں معاویہ بن خدیج کے ہمراہ ۵۰ ہجری میں جہاد کیا تھا۔ حضرت علی کے ہمراہ جنگ صفین میں شریک تھے مصر میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ فقہائے صحابہ میں یہ ایک فاضل شخص تھے۔ خالد یعنی ابو عمران نے سلیمان بن یسار سے روایت کی ہے کہ ان سے جہاد میں (مجاہدین کو) انعام دینے کا مسئلہ پوچھا انہوں نے کہا میں نے سوا ابن خدیج کے اور کسی کو انعام دیتے نہیں دیکھا انہوں نے ہمیں افریقہ میں خمس نکالنے کے بعد ایک تہائی حصہ غنیمت کا دیا اور (اس وقت) ہمارے ہمراہ اصحاب محمد ﷺ اور مہاجرین میں سے بہت لوگ تھے منجملہ ان کے جبلہ بن عمرو انصاری تھے۔

میں کہتا ہوں ابو عمر کا یہ کہنا کہ یہ ساعدی ہیں اور ابو مسعود کے بھائی ہیں صحیح نہیں ہے کیونکہ ابو مسعود کا نسب یہ ہے عقبہ بن عمرو بن ثعلبہ ابن اسیرہ بن عسیرہ بن عطیہ بن خدارہ بن عوف بن حارث بن خزرج' خدارہ اور خدرہ دونوں بھائی ہیں اور ساعدہ بن کعب بن خزرج پس یہ دونوں خزرج میں جا کے ملتے ہیں لہٰذا یہ ان کے بھائی نہیں ہو سکتے پس ان کا یہ کہنا کہ یہ ساعدی ہیں وہم ہے۔ واللہ اعلم ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۶۸۷۔ حضرت جبلہؓ بن ابی کرب

حضرت جبلہؓ بن ابی کرب بن قیس بن حجر بن وہب بن ربیعہ بن معاویہ اکرمین کندی۔ نبی ﷺ کے حضور میں وفد بن کے گئے تھے ان کے ہمراہ دو ہزار پانچ سو آدمی (قبیلہ) عطا کے تھے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۶۸۸۔ حضرت جبلہؓ بن مالک

حضرت جبلہؓ بن مالک بن جبلہ بن صفارہ بن دراع بن عدی بن دار بن ہانی بن حبیب بن نمارہ بن لخم لخمی داری' تمیم داری کے گروہ سے ہیں نبی ﷺ کے حضور میں قبیلہ دار کے لوگوں کے ہمراہ آئے تھے اس وقت جب کہ آپ تبوک سے واپس آرہے تھے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۶۸۹۔ حضرت جبلہؓ

حضرت جبلہؓ۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ یہ صحابی ہیں۔ محمد بن سیرین نے روایت کی ہے کہ کسی شہر میں ایک صحابی تھے ان کا نام جبلہ تھا انہوں نے ایک شخص کی بی بی اور اسی شخص کی بیٹی کے ساتھ جو دوسری بی بی سے تھی یکدم نکاح کر لیا تھا۔ ایوب نے کہا ہے کہ حسن (بصری) اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ کسی کی بی بی اور بیٹی کے ساتھ نکاح کیا جائے۔

۶۹۰۔ حضرت جبلہؓ

حضرت جبلہؓ۔ یہ ایک دوسرے جبلہ ہیں نسب ان کا بھی نہیں بیان کیا گیا۔ ہمیں ابو موسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے۔ ہمیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوبکر محمد بن عبداللہ ابن حارث اپنی کتاب میں خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن خیثمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن اصبہانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شریک نے ابواسحٰق سے انہوں نے ایک اور شخص سے جن کا نام انہوں نے اپنے چچا سے جبلہ نقل کیا تھا روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ جب میں اپنے بستر پر (سونے کے لئے) جاؤں تو کیا کہوں آپ نے فرمایا قل یا ایھا الکافرون پڑھ لیا کروں کیونکہ وہ شرک سے (اپنے پڑھنے والے) کی برائت [1] (کرتی) ہے۔ اس حدیث کو محمد بن طفیل نے شریک سے انہوں نے ابواسحٰق سے انہوں نے جبلہ بن حارثہ سے روایت کی ہے اور جبلہ بن حارثہ کے اور آنحضرت ﷺ کے درمیان میں کوئی اور شخص نہیں بیان کیا ابوموسیٰ نے ایسا ہی لکھا ہے۔ پس اگر یہ دوسری روایت صحیح ہے تو یہ جبلہ زید بن حارثہ کے بھائی ہوں گے جن کا ذکر اوپر ہو چکا۔

۶۹۱۔ حضرت جبیبؓ بن حارث

حضرت جبیبؓ بن حارث۔ ان کا ذکر ہشام بن عروہ کی حدیث میں ہے جو انہوں نے بواسطہ اپنے والد کے (ام المومنین) عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتی تھیں جبیب بن حارث رسول اللہ ﷺ کے حضور میں آئے اور انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میں ایک شخص ہوں کہ بے حد گناہ کرتا ہوں حضرت نے فرمایا اے جبیب اللہ عزوجل کے سامنے توبہ [2] کرو انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میں توبہ کرتا ہوں اور پھر گناہ کرتا ہوں آپ نے فرمایا جب گناہ کرو تو توبہ کرو انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ اب بھی مجھ سے گناہ بہت ہوں گے آپ نے فرمایا اے جبیب بن حارث خدا کی بخشش تمہارے گناہوں سے بہت زیادہ ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۶۹۲۔ حضرت جبیرؓ بن ایاس

حضرت جبیرؓ بن ایاس بن خلدہ بن مخلد بن عامر بن زریق بن عامر بن زریق انصاری۔ خزرجی زرقی۔ بدر میں اور احد میں شریک تھے یہ ابن اسحٰق اور موسیٰ بن عقبہ اور واقدی اور ابومعشر کا قول ہے اور عبداللہ بن محمد بن عمارہ نے کہا ہے کہ ان کا نام جبر ہے

---

[1] اس سورت میں آیہ کریمہ لا اعبد ما تعبدون (جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے کافرو! جن معبودان باطل کی تم پرستش کرتے ہو ان کی میں پرستش نہیں کرتا) بہت صراحت سے اپنے پڑھنے والے کو شرک سے بری کر رہی ہے پس اگر سوتے وقت کوئی شخص اس سورت شریفہ کو پڑھ لے اور پھر اسی شب کو مر جائے تو ان شاء اللہ مومن مرے گا شرک کا شائبہ اس پر نہ ہوگا۔

[2] توبہ کے معنی رجوع کرنا دل میں یہ ارادہ کر کے کہ اب میں اس گناہ کو کبھی نہ کروں گا اس کا اظہار بعجز والحاج جناب باری عزاسمہ کے بارگاہ میں کرنا توبہ ہے۔ پھر چاہے گناہ کرلے مگر اس وقت ارادہ نہ ہو۔ صحابہ کے قلوب کا پاک ہونا اس روایت اور اس کے مثل اور روایتوں سے معلوم ہوتا ہے جہاں ان سے کوئی لغزش ہوئی فوراً ان کو متنبہ ہوتا تھا دل چونکہ آئینہ کی طرف صاف تھے اس لئے ذرا سا بھی غبار ہو جب تقدر ہو جاتا تھا حضرت ماعز کا قصہ بھی اسی کے قریب قریب ہے کہ ان سے زنا صادر ہو گیا تھا بعد کو جب انہیں متنبہ ہوا تو سخت گھبرائے اور لرزاں لرزاں حضور نبی میں آ کر باصرار اپنے اوپر حد جاری کرائی اور اسی حد کے اجرا میں انتقال فرمایا گناہ پر متنبہ ہو کر نادم ہونا ایک اعلیٰ درجہ کا وصف ہے جو حضرات صحابہ میں ببرکت حضور نبیؐ بدرجہ اکمل تھا۔ بقدر شرف صحبت اس صفت کے مدارج میں اختلاف تھا بعض برگزیدہ قدوسی ایسے بھی تھے جن کی طبیعت میں قریب قریب وہ ملکہ پیدا ہو گیا تھا جس کو عصمت یا تحفیظ سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ ان کو بالطبع گناہوں سے تنفر اور اجتناب تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیٹے ہیں ایاس کے اور یہ جبیر ذکوان بن عبد قیس بن خلدہ کے چچازاد بھائی ہیں۔ خلدہ بسکون لام ہے اور مخلد بضم میم وفتح خا و لام مشدود۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۶۹۳۔ حضرت جبیرؓ بن بحینہ

حضرت جبیرؓ بن بحینہ — بحینہ ان کی والدہ کا نام ہے اور ان کے والد کا نام مالک ہے۔ قرشی ہیں بنی نوفل بن عبد مناف سے۔ ان کا صحابی ہونا ثابت ہے جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے یہی لکھا ہے کہ یہ بنی نوفل بن عبد مناف سے ہیں جو کوئی اس کو دیکھتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ ان کا نسب اسی خاندان سے ہے حالانکہ وہ ازدی ہیں ابو عمر نے کہا ہے کہ وہ بنی مطلب بن عبد مناف کے حلیف تھے خود ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کے بھائی عبداللہ بن بحینہ کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ یہ بنی مطلب بن عبد مناف کے حلیف تھے۔ ابو عمر کا قول صحیح ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ماں کی طرف ان کو ہم نے اس وجہ سے منسوب کیا کہ یہ نسبت باپ کی نسبت کے ماں کی نسبت سے زیادہ مشہور ہیں۔

۶۹۴۔ حضرت جبیرؓ بن حباب

حضرت جبیرؓ بن حباب بن منذر۔ محمد بن عبداللہ حضرمی مطین نے صحابہ میں ان کا ذکر لکھا ہے اور کہا ہے کہ عبیداللہ بن ابی رافع کی (کتاب سیر میں ان صحابہ کے نام ہیں جو حضرت علی بن ابی طالب کے ہمراہ جنگ صفین میں شریک تھے جبیر بن حباب بن مندی نام بھی ہے اس کے علاوہ نہ ان کا کہیں ذکر ہے نہ ان کی کوئی روایت ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۶۹۵۔ حضرت جبیرؓ بن حویرث

حضرت جبیرؓ بن حویرث بن نقید بن عبد بن قصی بن کلاب۔ ابن شاہین وغیرہ نے ان کا ذکر لکھا ہے انہوں نے نبی ﷺ کا زمانہ پایا تھا مگر نہ آپ کو دیکھا اور نہ آپ سے کوئی روایت کی۔ ہاں بواسطہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نبیؐ سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان میں ایک باغ ہے جنت کے باغوں میں سے۔ ان سے سعید بن عبدالرحمٰن ابن یربوع نے روایت کی ہے اور عروہ بن زبیر نے ان کا ذکر کیا ہے اور انہوں نے ان کا نام جبیب بتایا ہے۔ ان کے والد حویرث فتح مکہ کے دن (بحالت کفر) مقتول ہوئے ان کو حضرت علی نے قتل کیا تھا۔ یہ روایت ان کے بیٹے جبیر کے صحابی ہونے پر اور دولت دیدار (نبیؐ) سے مشرف ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ ان کے صحابی ہونے میں اعتراض ہے۔

۶۹۶۔ حضرت جبیرؓ بن حیہ

حضرت جبیرؓ بن حیہ ثقفی۔ ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ علی بن سعید عسکری نے ابواب میں ان کا ذکر کیا ہے اور ابوبکر بن ابی علی نے اور یحییٰ نے بھی ان کی متابعت کی ہے۔ یہ تابعی ہیں صحابہ سے روایت کرتے ہیں۔ جریر بن حازم نے حمید طویل سے انہوں نے جبیر بن حیہ ثقفی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے نبیؐ جب اپنی کسی صاحبزادی کا نکاح کرنا چاہتے تھے تو ان کے پردے میں جا کے بیٹھ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاتے تھے اور فرماتے تھے کہ فلاں شخص [1] فلاں عورت کا ذکر کرتا ہے پس اگر وہ کچھ کہتیں اور عرض کرتیں تو آپ ان کا نکاح (اس شخص سے) نہ کرتے تھے اور اگر وہ سکوت کرتیں تو آپ ان کا نکاح کر دیتے۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ یہ حدیث ابوقتادہ نے اور ابن عباس نے اور عائشہ نے روایت کی ہے۔ رضی اللہ عنہم۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۶۹۷۔ حضرت جبیرؓ مولی کبیرہ

حضرت جبیرؓ مولی کبیرہ۔ کبیرہ بنت سفیان کے غلام تھے۔ ان کا ذکر ان لوگوں میں ہے جنہوں نے نبیؐ کا زمانہ پایا تھا۔ یحییٰ بن ابی ورقہ بن سعید نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مجھ سے میری سیدہ کبیرہ بنت سفیان نے بیان کیا اور وہ ان عورتوں میں تھیں جنہوں نے (رسول اللہؐ سے) بیعت کی تھی (جن کا ذکر قرآن عظیم میں ہے) وہ کہتی تھیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں نے زمانہ جاہلیت میں اپنی چار بیٹیاں زندہ درگور کی ہیں آپ نے فرمایا کہ غلاموں کو آزاد کرو کبیرہ مجھ سے کہتی تھیں لہٰذا میں نے تمہارے باپ سعید کو اور ان کے بیٹوں میسرہ اور جبیر کو اور ام میسرہ کو آزاد کر دیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۶۹۸۔ حضرت جبیرؓ بن مطعم

حضرت جبیرؓ بن مطعم بن عدی بن نوفل بن عبد مناف بن قصی۔ قرشی ہیں نوفلی ہیں۔ کنیت ان کی ابومحمد ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوعدی ہے۔ ان کی والدہ ام حبیب ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں ام جمیل بنت سعید بنی عامر بن لوئ سے اور بعض لوگ کہتے ہیں ام جمیل بنت شعبہ بن عبداللہ بن ابی قیس بن بنی عامر بن لوئ سے اور جبیر کی والدہ کی والدہ ام حبیب بنت عاص ابن امیہ بن عبد شمس یہ زبیر کا قول ہے۔ بردباران قریش اور ان کے سرداروں میں سے تھے۔ ان سے قریش کا بلکہ تمام عرب کے نسب کا علم حاصل کیا جاتا ہے اور یہ کہتے تھے کہ میں نے نسب (کا علم) ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے حاصل کیا ہے۔ یہ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور اسیران بدر کی سفارش کی تھی آپ نے فرمایا کہ اگر تمہارے بوڑھے باپ زندہ ہوئے اور وہ ان کی بابت کہتے تو بے شک ہم ان کی سفارش مان لیتے ان کے والد کا رسول اللہؐ پر ایک احسان تھا انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو پناہ دی تھی جب آپ طائف سے لوٹ کر آئے جبکہ آپ نے قبیلہ ثقیف کے لوگوں کو اسلام کی طرف بلایا۔ وہ انہیں لوگوں میں سے تھے جو اس تحریر کے منسوخ کرنے کے لئے مستعد ہو گئے تھے جو قریش نے بنی ہاشم اور بنی مطلب کی بابت کی تھی ابوطالب نے اپنے شعر میں انہیں کو مراد لیا ہے۔

امطعم ان القوم ساموک خطه — وانی متی او کل فلست باکل

اے مطعم! کیا تم کو قوم نے متفق ہو کر آزردہ کیا اور میں جب تک زندہ رہوں گا (ان کے ساتھ) نہ کھاؤں گا۔ [2]

---

[1] مطلب یہ ہے کہ آنحضرت علیہ السلام نے بغیر استمزاج کے اپنی صاحبزادیوں کا نکاح کسی سے نہیں کیا اور استمزاج کی صورت یہ تھی جو اس روایت میں بیان کی گئی کہ حضرت ان کے سامنے اس شخص کا ذکر فرماتے تھے جس سے نکاح منظور ہوتا تھا پھر اگر نامنظوری کے کچھ اشارات آپ کو معلوم ہو جاتے تو آپ نکاح نہ کرتے اور بحالت سکوت آپ نکاح کر دیتے۔"

[2] کفار عرب نے باہم ایک تحریری معاہدہ کیا تھا کہ بنی ہاشم کے ساتھ نشست و برخاست خرید و فروخت اکل و شرب سب موقوف کر دیا جائے یہ معاہدے آنحضرتؐ کی عداوت پر ہوا تھا ابوطالب نے اس وقت حضرت کا بہت ساتھ دیا جیسا کہ ایک چاہنے والا باپ اپنے بیٹے کے ساتھ کرتا ہے ویسا انہوں نے حضرتؐ کے ساتھ کیا ابوطالب کا ایک بہت بڑا قصیدہ آنحضرتؐ کی مدح میں ہے۔ جس کا ایک شعر صحیح بخاری میں بھی مروی ہے اس قصیدہ کا ایک شعر یہ بھی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطعم کی وفات بدر سے سات مہینے پہلے ہوئی۔ان کے بیٹے جبیر حدیبیہ کے بعد فتح مکہ سے پہلے اسلام لائے اور بعض لوگ کہتے ہیں فتح مکہ میں اسلام لائے۔ابن عباس سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے غزوۂ فتح (مکہ میں اس شب کو جس شب کہ آپ مکہ کے قریب پہنچ گئے فرمایا کہ مکہ میں چار شخص قریش کے ہیں میں انہیں شرک سے علیحدہ کروں گا اور انہیں اسلام کی ترغیب دوں گا (وہ چار شخص یہ ہیں) عتاب بن اسید، جبیر بن مطعم، حکیم بن حزام، سہل بن عمرو۔ان سے سلیمان بن صرد نے اور عبدالرحمٰن ابن ازہر نے اور ان کے دونوں بیٹوں نافع اور محمد نے روایت کی ہے ہمیں ابو محمد ارسلان بن بغان صوفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر احمد بن علی بن خلف شیرازی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حاکم ابو عبداللہ حافظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر احمد بن اسحٰق بن ایوب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عمر بن حفص سدوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عاصم بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابراہیم بن سعد نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن جبیر بن مطعم سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ نبیؐ کے حضور میں ایک عورت آئی اور اس نے آپ سے کسی معاملہ[1] میں کچھ گفتگو کی آپ نے حکم دیا کہ پھر لوٹ کر آنا اس نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ بتائیے اگر میں پھر لوٹ کر آؤں اور آپ کو نہ پاؤں گویا مراد اس کی موت تھی آپ نے فرمایا اگر تو مجھے نہ پائے تو ابوبکر کے پاس آنا جبیر کی وفات ۵۷ ہجری میں ہوئی اور بعض لوگ کہتے ہیں ۸۰ ہجری میں اور بعض لوگ کہتے ہیں ۵۹ ہجری میں۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۶۹۹۔حضرت جبیرؓ بن نعمان

حضرت جبیرؓ بن نعمان بن امیہ۔بنی ثعلبہ بن عمرو بن عوف سے ہیں۔انصاری ہیں اوسی ہیں۔ابو خوات ان کے بیٹے ہیں۔ابو موسیٰ نے کہا کہ ابو عثمان سراج نے ان کا ذکر کیا ہے اور اپنی سند سے ابوبکر یعنی محمد بن یزید سے انہوں نے وہب بن جریر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے خوات بن جبیر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میں کسی جہاد میں نبیؐ کے ہمراہ گیا (وہاں ایک روز) میں (اپنے اونٹ کی تلاش میں) اپنے خیمہ سے نکلا تو دیکھا کہ میرے خیمہ کے گرد کچھ عورتیں ہیں لہٰذا میں پھر اپنے خیمہ میں لوٹ گیا اور میں نے اپنی پوشاک پہنی پھر میں ان کے پاس آیا اور وہاں بیٹھ گیا ان سے باتیں کرنے لگا اسی اثنا میں نبیؐ تشریف لائے اور آپ نے فرمایا کہ اے جبیر تم کیوں یہاں بیٹھے ہو میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ایک میرا اونٹ بھاگ گیا ہے (اس کی تلاش میں نکلا ہوں) اور بعد اس کے راوی نے پوری حدیث ذکر کی۔ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ اس حدیث کو احمد بن عصام نے اور جراح بن مخلد نے اور وہب بن جریر نے روایت کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ خوات سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا میں نبیؐ کے ہمراہ گیا تھا۔انہوں نے اپنے والد سے اس کی روایت نہیں کی اور یہی صحیح ہے۔(یعنی یہ واقعہ خود ان کا ہے نہ کہ ان کے باپ کا) ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۷۰۰۔حضرت جبیرؓ بن نفیر

حضرت جبیرؓ بن نفیر۔کنیت ان کی ابو عبدالرحمٰن حضرمی۔نبی ﷺ کی حیات میں اسلام لائے تھے۔جب یمن میں تھے آنحضرتؐ کو دیکھا نہیں جب مدینہ میں آئے تو حضرت ابوبکر کو پایا بعد اس کے شام چلے گئے اور مقام حمص میں رہے۔حضرت ابوبکر

[1] یہ حدیث بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ میں ہے۔یہ نہیں معلوم ہوا کہ کس معاملہ میں گفتگو تھی۔اس حدیث میں حضرت ابوبکر صدیق کی خلافت کی طرف اشارہ ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وعمر اور ابوذر اور مقداد اور ابوالدرداء وغیرہم (جیسے جلیل الشان صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم) سے انہوں نے روایت کی ہے۔ان سے ان کے بیٹے نے اور خالد بن معدان وغیر ہما نے روایت کی ہے۔ابوعمر نے کہا ہے کہ جبیر بن نفیر شام کے بڑے (جلیل القدر) تابعین میں تھے اور ان کے والد نفیر صحابی تھے اور ہم نے ان کا تذکرہ نون کے باب میں کیا ہے۔ان سے ان کے بیٹے عبدالرحمٰن نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ کا قاصد ہمارے پاس یمن گیا اور اسلام لے آئے۔انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا جو لوگ جہاد کرتے ہیں اور اپنے دشمن پر تقویت کے لئے اجرت لے لیتے ہیں ان کی مثال ایسی ہے جیسے موسیٰ کی ماں کہ وہ دودھ پلانے کی اجرت [1] لیتی تھیں اور اپنے بچے کو دودھ [2] پلاتی تھیں۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۷۰۱۔حضرت جبیرؓ بن نوفل

حضرت جبیرؓ بن نوفل۔ان کا (پورا) نسب نہیں بیان کیا گیا مطین نے ان کا ذکر صحابہ میں کیا ہے حالانکہ اس میں کلام ہے۔ابو بکر بن عیاش نے لیث سے انہوں نے عیسیٰ سے انہوں نے زید بن ارطاۃ سے انہوں نے جبیر بن نوفل سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا کوئی تقرب چاہنے والا خدا سے اس سے زیادہ تقرب نہیں حاصل کر سکتا جس قدر اس چیز کے ذریعہ سے حاصل ہوتا ہے جو اسی (خدا) سے نکلی ہے یعنی قرآن۔اس حدیث کو بکر بن خنیس نے لیث سے انہوں نے زید بن ارطاۃ سے انہوں نے ابوعمامہ سے روایت کیا ہے نیز اس حدیث کو حارث نے زید سے انہوں نے جبیر بن نفیر سے انہوں نے نبیؐ سے مرسلاً روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے (مرسلاً روایت کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ خود صحابی نہیں ہیں) ان کا تذکرہ تینوں نے کیا ہے۔

باب الجیم والثاء والحاء المہملہ

۷۰۲۔حضرت جثامہؓ بن قیس

حضرت جثامہؓ بن قیس۔ان کا ذکر اس حدیث میں ہے جو اوپر گزر چکی۔ان کا ذکر حبیب بن عبید رحبی نے ابوبشر سے انہوں نے جثامہ بن قیس سے جو نبیؐ کے اصحاب میں سے تھے انہوں نے عبداللہ بن سفیان سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ جو شخص اللہ کے لئے ایک دن بھی روزہ رکھے اللہ اس کو دوزخ سے بقدر سو برس کی مسافت کے دور کر دیتا ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

---

[1] مطلب یہ ہے کہ کھانے کو اور دوسرے ضروری مصارف کے لئے اس کے پاس نہ ہو اور وہ اس خیال سے کہ کھانے اور دوسرے ضروریات کو اگر مل جائے گا تو مجھے قوت حاصل ہوگی روپیہ لے لے۔

[2] کیسی نفیس مثال بیان فرمائی۔اس حدیث سے علوم دینیہ کی تعلیم پر اجرت لینے کا جواز ثابت ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ علمائے حنفیہ رحمہم اللہ کو اجر عظیم عنایت فرمائے کہ انہوں نے جب ضرورت دیکھی تو علوم دینیہ کی تعلیم پر اجرت لینے کا جواز اصول شریعت سے ثابت کر دیا متقدمین حنفیہ تو تعلیم علوم دینیہ خاص کر تعلیم قرآن پر اجرت لینے کو ناجائز کہتے تھے مگر متاخرین نے ایک نہایت پاکیزہ اور دقیق وجہ قائم کر کے اس کے جواز کا فتویٰ دے دیا ہے جیسا کہ کتب فقہ میں مسطور ہے۔۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۰۳۔ حضرت جثامہؓ بن مساحق

حضرت جثامہؓ بن مساحق بن ربیع بن قیس کنانی۔ ان کا صحابی ہونا ثابت ہے۔ حضرت عمر کی طرف سے قاصد بن کے ہرقل (شاہ روم) کے پاس گئے تھے وہ کہتے تھے میں وہاں جا کر ایک چیز پر بیٹھ گیا مجھے یہ نہیں معلوم تھا کہ میرے نیچے کیا چیز ہے یکا یک مجھے معلوم ہوا کہ میرے نیچے سونے کی ایک کرسی ہے چنانچہ جب میں نے اسے دیکھا تو میں فوراً اس سے اتر پڑا ہرقل مسکرایا اور اس نے کہا کہ تم اس کرسی سے کیوں اتر پڑے یہ تو محض تمہاری عظمت کے لئے بچھوائی تھی میں نے کہا کہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا ہے کہ آپ اس قسم (کی چیز پر بیٹھنے) سے منع فرماتے تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۷۰۴۔ حضرت جحافؓ بن حکیم

حضرت جحافؓ بن حکیم بن عاصم بن سباع خزاعی بن محارب بن مرہ بن ہلال بن فالج بن ذکوان بن ثعلبہ بن بہثہ بن سلیم سلمی ذاتک۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ اشعار انہیں کے ہیں جن میں انہوں نے اپنے گھوڑے کے تعریف کی ہے اور جنگ حنین وغیرہ میں اپنی شرکت کا حال بیان کیا ہے۔

شهدن مع النبی مسومات   حنينا وهی دامیته الحوای

تعلیم یافتہ گھوڑے جنگ حنین میں نبی کے ساتھ تھے اور ان کی حالت یہ تھی کہ جنگ میں خون کے فوارے ان کے جسم سے جاری تھے۔

یہ اشعار اس سے زیادہ ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ اشعار حریش کے ہیں ہم نے ان شعار کو وہاں ذکر کیا ہے۔ یہ جحاف ہی ہیں جنہوں نے بنی تغلب پر حملہ کیا تھا اور ان کو ان محاربات میں جو قیس اور تغلب کے درمیان میں ہوئیں بہت قتل کیا تھا اخطل نے (اسی کے متعلق ایک شعر کہا تھا:

لقد واقع الجحاف بالبشر وقعة   الی الله منها المشتكی والمعول

بے شک جحاف نے مقام بشر میں ایسا واقعہ کیا کہ اللہ سے اس کی شکایت اور فریاد ہے۔

ہم نے پورا قصیدہ تاریخ کامل میں لکھا ہے۔ بشر ایک مقام کا نام ہے جہاں یہ واقعہ ہوا تھا۔

۷۰۵۔ حضرت جحدمؓ والد حکیم

حضرت جحدمؓ۔ حکیم کے والد ہیں۔ ان کا صحابی ہونا ثابت ہے۔ ان سے ان کے بیٹے حکیم نے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا جو شخص اپنی بکری کو (خود) دوہے اور اپنے کرتے میں پیوند لگائے اور اپنی جوتی سی لے اور اپنے خادم کو اپنے ساتھ کھلائے اور بازار سے خود سودا لے آئے وہ تکبر سے بری ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۷۰۶۔ حضرت جحدمؓ بن فضالہ

حضرت جحدمؓ بن فضالہ۔ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور حضرت نے انہیں ایک تحریر لکھ دی تھی۔ ان کی حدیث محمد بن عمرو بن عبداللہ بن جحدم جہنی نے اپنے والد عمرو سے انہوں اپنے والد عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد جحدم سے روایت کی ہے کہ وہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے اور آپؐ نے ان کے سر پر مسح فرمایا اور فرمایا کہ اللہ جذام میں برکت عنایت فرمائے اور آپؐ نے انہیں ایک تحریر لکھ دی تھی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۷۰۷۔ حضرت جحش رضی اللہ عنہ جہنی

حضرت جحش رضی اللہ عنہ جہنی۔ ان سے ان کے بیٹے عبداللہ نے روایت کی ہے۔ حضرمی نے مفاریدمیں ان کا ذکر لکھا ہے۔ محمد بن ابراہیم بن حارث نے عبداللہ بن جحش سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میرا ایک جنگل ہے میں وہاں جا کے نماز پڑھتا ہوں آپ مجھے کوئی رات بتا دیجئے کہ میں اس مسجد میں آ کے نماز پڑھوں نبیؐ نے فرمایا کہ تیسویں شب کو تم یہاں آؤ پھر چاہے نماز پڑھنا اور چاہے نہ پڑھنا۔ یہ حدیث عبداللہ بن انیس جہنی سے بہت سندوں سے مروی ہے اس کو مسلم نے بھی اپنی صحیح میں اور ابوداؤد نے اپنے سنن میں لکھا ہے اور زہری نے اس کو ضمرہ بن عبداللہ بن انیس سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

باب الجیم والدال

۷۰۸۔ حضرت جدار رضی اللہ عنہ اسلمی

حضرت جدار رضی اللہ عنہ اسلمی۔ ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد نے اجازۃً اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عمر بن خطاب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو معاذ حکمی نے سعد بن عبدالحمید بن جعفر سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفضل عباس ابن فضل بن عمرو بن عبید بن فضل بن حنظلہ نے قاسم بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے یزید بن شجرہ سے انہوں نے جدار سے جو اصحاب نبی ﷺ میں سے ایک شخص تھے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم کسی جہاد میں نبیؐ کے ہمراہ تھے جب دشمن سے مقابلہ ہوا تو حضرت کھڑے ہو گئے اور آپ نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی بعد اس کے فرمایا کہ اے لوگو تم اس وقت سبز سرخ اور زرد کے درمیان میں ہو اور لوگوں میں وہ باتیں ہیں جو ہیں پس جب تم اپنے دشمنوں سے ملو تو پیش قدمی کرو کیونکہ جو شخص خدا کی راہ میں (کسی دشمن پر) حملہ کرتا ہے تو دو حور عین اس کی طرف بڑھتی ہیں پھر جب جنگ شروع ہوتی ہے تو وہ دونوں حوریں چھپ جاتی ہیں پس جب وہ شہید ہو جاتا ہے تو سب سے پہلا قطرہ اس کے خون کا جو زمین پر گرتا ہے اللہ اس کی وجہ سے اس کے تمام گناہ معاف کر دیتا ہے پھر وہ دونوں حوریں آ کر اس کے سر کے پاس بیٹھ جاتی ہیں اور اس کے چہرے سے غبار صاف کرتی ہیں اور اس سے کہتی ہیں کہ مرحبا اب وہ وقت تمہارا آ گیا (کہ ہم تمہاری خدمت میں رہیں) اور وہ شخص کہتا ہے کہ ہاں اب تمہارا بھی وہ وقت آ گیا (کہ میں تمہارے پاس رہوں) اس حدیث کو یزید بن شجرہ نے نبیؐ سے روایت کیا ہے اور نیز اس حدیث کو منصور نے مجاہد سے انہوں نے یزید سے خود انہیں کا قول روایت کیا ہے اس کو مرفوع نہیں کیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۷۰۹۔ حضرت جد رضی اللہ عنہ بن قیس

حضرت جد رضی اللہ عنہ بن قیس بن صخر بن خنساء بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری سلمی۔ کنیت ان کی ابو عبداللہ براء بن معرور کے چچا زاد بھائی ہیں۔ ان سے جابر نے اور ابوہریرہ نے روایت کی ہے۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جن کی طرف نفاق

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا گمان کیا جاتا ہے۔انہیں کے حق میں اللہ تعالیٰ کا یہ قول نازل ہوا تھا۔ومنھم من یقول ائذن لی ولا تفتنی الا فی الفتنہ سقطوا "ان (منافقوں) میں سے بعض لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ (اے نبی!) مجھے (جہاد میں نہ جانے کی) اجازت دیجئے اور مجھے فتنہ میں نہ ڈالئے آگاہ ہو وہ خود فتنہ میں گر رہے ہیں۔"

اس کا واقعہ یوں ہے کہ رسول اللہؐ نے (ایک مرتبہ اپنے اصحاب سے) فرمایا کہ اہل روم سے جہاد کرو تمہیں رومی لڑکیاں غنیمت میں ملیں گی تو جد بن قیس نے کہا کہ سب انصار جانتے ہیں کہ میں جب عورتوں کو دیکھتا ہوں تو مجھے صبر نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ میں فتنے میں پڑ جاتا ہوں۔(لہٰذا میں آپ کے ساتھ نہ جاؤں گا) ہاں میں اپنے مال سے آپ کی مدد کروں گا اسی پر یہ آیت نازل ہوئی ومنھم من یقول ائذن لی ولا تفتنی زمانہ جاہلیت میں تمام بنی سلمہ کے یہ سردار تھے مگر رسول اللہؐ نے ان سے سرداری نکال لی تھی اور ان کی جگہ پر عمرو بن جموح کو نقیب مقرر فرمایا تھا حدیبیہ کے دن یہ حاضر تھے رسول اللہؐ سے سب لوگوں نے بیعت کی مگر جد بن قیس نے بیعت نہیں کی یہ حضرت کی اونٹنی کے نیچے چھپ رہے تھے۔ہمیں عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحٰق سے راوی ہیں کہ وہ کہتے تھے حدیبیہ میں رسول اللہؐ کی بیعت سے کوئی مسلمان پیچھے نہیں رہا سوا جد بن قیس کے جو بنی سلمہ کے بھائی تھے۔جابر بن عبد اللہ کہتے تھے گویا میں اب بھی جد بن قیس کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ رسول اللہؐ کی اونٹنی کے پہلو سے لپٹے ہوئے ہیں۔یہ اس سے محض اس لئے لپٹے تھے جس میں لوگوں کی نظر سے چھپ جائیں۔بعض لوگوں کا قول ہے کہ پھر انہوں نے توبہ کی اور ان کی توبہ اچھی رہی اور حضرت عثمان ﷛ کی خلافت میں وفات پائی۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۷۱۰۔حضرت جدیعؓ بن نذیر

حضرت جدیعؓ بن نذیر مرادی کعبی۔کعب بن عوف بن انعم بن مراد کی اولاد سے ہیں رسول اللہ ﷺ کی صحبت اٹھائی ہے اور آپ کی خدمت کی ہے۔ابن مندہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے ابو سعید یعنی عبد الرحمٰن بن احمد بن یونس بن عبد الاعلی سے سنا ہے کہ انہوں نے اپنی کتاب تاریخ میں ان کا ذکر اسی طرح لکھا ہے جیسا کہ میں نے بیان کیا۔ابو نعیم نے ان کا نام لکھنے کے بعد کہا ہے کہ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے ابو سعید بن یونس سے نقل کر کے لکھا ہے۔

باب الجیم والذال المعجمۃ

۷۱۱۔حضرت جذرہؓ بن سبرۃ

حضرت جذرہؓ بن سبرۃ عتقی ان کا صحابی ہونا ثابت ہے۔فتح مصر میں شریک تھے ابو سعید بن یونس نے ان کا ذکر لکھا ہے انہیں سے ابن مندہ نے نقل کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۷۱۲۔حضرت جذعؓ انصاری

حضرت جذعؓ انصاری۔ان کا ذکر ابن شاہین نے اور ابو الفتح ازدی نے لکھا ہے مگر ازدی نے ان کا نام خاء معجمہ کے ساتھ لکھا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ شریک بن نمر نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مجھ سے انصار کے ایک شخص نے جن کا نام ابن الجذع تھا اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت کے اکثر لوگوں کی یہ حالت ہوگی کہ نہ انہیں بہت دیا[1] جائے گا کہ وہ اترا جائیں اور نہ ان پر ایسی تنگی کی جائے گی کہ وہ سوال کریں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ صحابہ میں ایک شخص ثعلبہ ابن زید ہیں جن کو لوگ جذعہ کہتے ہیں ان کے بیٹے ثابت بن جذع ہیں یا اور کوئی۔ کئی جگہ ان کا نام جدع دال مہملہ کے ساتھ ہے اور کئی جگہ ذال معجمہ کے ساتھ انہوں نے کہا ہے کہ مجھے اس کی تحقیق نہیں ہوئی۔ (کہ صحیح کیا ہے) ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۷۱۳۔ حضرت جذیہؓ

حضرت جذیہؓ۔ ابن شاہین نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ صحابہ میں سے ایک شخص ہیں محمد بن ابراہیم بن زیاد نیشاپوری نے مقدمی سے انہوں نے سلم بن قتیبہ سے انہوں نے ذیال بن عبید سے انہوں نے حنظلہ بن حنیفہ سے انہوں نے جذیہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (مرد کے لئے) بعد احتلام (یعنی بلوغ) کے یتیمی[2] نہیں رہتی اور لڑکی کے لئے جب وہ حائضہ ہونے لگے تو یتیمی نہیں رہتی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ وہم ہے اور تصحیف ہے شاید انہوں نے عن جدہ کا لفظ لکھا ہے راوی نے اس کو جذیہ کہہ دیا نام ان کا حنظلہ ہے۔ اس حدیث کو مطین نے مقدمی سے انہوں نے سلم سے انہوں نے ذیال سے انہوں نے اپنے دادا حنظلہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے ایسا ہی فرمایا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

باب الجیم والراء

۷۱۴۔ حضرت جراحؓ بن ابی الجراح

حضرت جراحؓ بن ابی الجراح اشجعی۔ ان کا صحابی ہونا ثابت ہے۔ ان سے عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہمیں ابویاسر بن ابی حبہ اللہ نے اپنی سند سے ابن احمد بن حنبل تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوداؤد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہشام نے قتادہ سے انہوں نے خلاس سے انہوں نے عبداللہ بن عتبہ سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے عبداللہ بن مسعود سے ایک مسئلہ پوچھوایا گیا کہ ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا اور نوبت ہمبستری کی نہیں آئی کہ اس شخص کا انتقال ہو گیا اور اس عورت کا کچھ مہر مقرر نہیں کیا تھا ایک مہینے تک ان سے برابر یہ مسئلہ پوچھا گیا تو مگر انہوں نے جواب نہیں دیا[3] پھر لوگوں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ میں اس مسئلہ کا جواب اپنی رائے سے دیتا ہوں اگر اس میں

۱؎ حدیث میں اکثر لوگوں کے لفظ ہے لہٰذا اگر بعض کی حالت اس کے خلاف ہو تو کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ مسلمانوں میں سائلوں کی کثرت دیکھ کر کوئی شبہ نہ کرے اگر رغبت سے کیا جائے تو بہت سے سائل بے ضرورت سوال کرنے والے نکلیں گے۔

۲؎ مطلب یہ ہے کہ یتیموں کے ساتھ جس برتاؤ کا حکم ہے ان کے ساتھ نہ برتا جائے تو کچھ حرج نہیں۔

۳؎ صحابہ کی حزم واحتیاط کا نمونہ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے اسی حزم واحتیاط کو جب ہمارے ائمہ نے خوب جانچ لیا تو کلیہ مقرر کیا کہ جو بات عقل سے نہ معلوم ہو سکتی ہو اس کے متعلق صحابہ کا قول حدیث نبی کے حکم میں ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غلطی ہوگی تو میرا اور شیطان کا قصور ہے اور اگر غلطی نہ ہوگی تو اللہ کی طرف سے (اچھا سنو) اس عورت کو وہی مہر دیا جائے گا جو اس کے خاندان کی عورتوں کا ہو اور اس کو اپنے شوہر کے مال میں میراث بھی ملے گی اور اس پر عدت بھی ضروری ہے پس ایک شخص قبیلہ اشجع کا کھڑا ہو گیا اور کہا کہ رسول اللہ نے ہمارے یہاں بروع بنت واسق کے بابت یہی فیصلہ کیا تھا عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ تم اس بات پر دو گواہ لاؤ راوی کہتا ہے کہ قبیلہ اشجع کے دو آدمیوں یعنی ابوسنان اور جراح نے اس کی شہادت دی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۷۱۵۔ حضرت جرادؓ ابوعبداللہ

حضرت جرادؓ۔ کنیت ان کی ابوعبداللہ عقیلی۔ ان سے ان کے بیٹے عبداللہ نے روایت کی ہے بشرطیکہ صحیح ہو۔ یعلی بن اشدق نے عبداللہ بن جراد سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے (ایک مرتبہ) ایک سریہ[۲] (جہاد کے لئے) بھیجا اس میں قبیلہ ازد اور اشعر کے کچھ لوگ تھے انہوں نے وہاں مال غنیمت حاصل کیا اور بسلامت واپس آئے نبیؐ (کو ان کی بخیرت واپسی پر نہایت مسرت ہوئی اور آپؐ) نے فرمایا کہ قبیلہ ازد اور اشعر کے لوگ تمہارے پاس آئے ہیں جن کے منہ اچھے ہیں وہ نہ غنیمت میں خیانت کرتے ہیں اور نہ نامردی کرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہے۔

۷۱۶۔ حضرت جرادؓ بن عبس

حضرت جرادؓ بن عبس۔ بعض لوگ ان کو ابن عیسیٰ کہتے ہیں۔ بصرہ کے اعراب سے ہیں۔ عبدالرحمٰن بن جبلہ سے روایت ہے وہ قرۃ بنت مزاحم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے کہا ہم نے ام عیسیٰ سے سنا وہ اپنے والد جراد بن عیسیٰ یا عبس سے روایت کرتی تھیں کہ انہوں نے کہا ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ ہمارے یہاں کنویں ہیں جن میں سوت جاری ہیں پس کیا (اچھا) ہوتا اگر آپ اپنا لعاب دہن ان میں ڈال کر) ان کو شیریں کر دیتے اور بعد اس کے راوی نے پوری حدیث ذکر کی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

۷۱۷۔ حضرت جرثومؓ بن ناشب

حضرت جرثومؓ بن ناشب۔ بعض لوگ ان کو جرہم بن ناشب کہتے ہیں اور بعض لوگ ابن ناشم کہتے ہیں اور بعض لوگ ابن لاشر کہتے ہیں اور بعض لوگ ابن عمرو کہتے ہیں۔ کنیت ان کی ابوثعلبہ خشنی ہے ان کے نام میں اور ان کے والد کے نام میں بہت اختلاف ہے۔ یہ منسوب ہیں خشین کی طرف جو ایک شاخ ہے قبیلہ قضاعہ کی۔ حدیبیہ میں شریک تھے اور درخت کے نیچے بیعۃ الرضوان کی تھی اور رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن ان کو (مال غنیمت سے) حصہ دیا تھا اور انہیں نبی ﷺ نے (تبلیغ اسلام کے لئے) ان کی قوم کی طرف بھیجا تھا چنانچہ وہ لوگ مسلمان ہو گئے تھے۔ آخر میں سکونت شام اختیار کر لی تھی۔ حضرت معاویہ کی شروع خلافت میں اور بعض لوگ کہتے ہیں یزید کے زمانے میں وفات پائی اور بعض لوگ کہتے ہیں ۷۵ میں بعہد عبدالملک بن مروان ان کی وفات ہوئی یہ اپنی

---

[۱] یہ احتیاط صرف حضرات ابن مسعود اور بعض صحابہ کے خصوصیات سے ہے ورنہ روایت میں شہادت کی ضرورت نہیں۔

[۲] سریہ چھوٹے لشکر کو کہتے ہیں جس میں کم از کم پانچ آدمی اور زیادہ سے زیادہ تین یا چار سو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کنیت ہی سے زیادہ مشہور ہیں کنیت کے باب میں انشاء اللہ ان کا ذکر اس سے زیادہ کیا جائے گا۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۷۱۸۔حضرت جرموز رضی اللہ عنہ ہجیمی

حضرت جرموز رضی اللہ عنہ ہجیمی ۔بلہجیم بن عمرو بن تمیم کے خاندان سے ہیں۔بعض لوگ کہتے ہیں قریع ہیں۔قریع بھی خاندان تمیم کی ایک شاخ ہے۔ان سے ابوتمیمہ ہجیمی نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہمیں یحیٰی بن محمود اصفہانی اجازۃً اپنی اسناد سے قاضی ابوبکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالصمد بن عبدالوارث نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبیداللہ بن ہوذہ قریعی نے جرموز ہجیمی سے روایت کر کے خبر دی کہ انہوں نے (ایک مرتبہ) عرض کیا کہ یارسول اللہ مجھے کچھ وصیت فرمائیے آپ نے فرمایا تم (کسی پر) لعنت کرنے والے نہ بنو ان سے ان کے بیٹے حارث بن جرموز نے بھی روایت کی ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۷۱۹۔حضرت جرو رضی اللہ عنہ سدوسی

حضرت جرو رضی اللہ عنہ سدوسی۔ان کی حدیث حفص ابن مبارک نے روایت کی ہے انہوں نے کہا ہے کہ بنی سدوس کے ایک شخص سے جن کا نام جرو ہی مروی ہے کہ انہوں نے کہا ہم نبی ﷺ کے حضور میں یمامہ کے خرمے لے گئے آپ نے پوچھا کہ یہ کس قسم کے خرمے ہیں ہم نے عرض کیا کہ ان خرموں کا نام جرام ہے حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ جرام میں برکت دے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابوعمر نے ان کا نام جیم اور زے کے ساتھ لکھا ہے وہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ آئے گا۔

۷۲۰۔حضرت جرو رضی اللہ عنہ بن عمرو عذری

حضرت جرو رضی اللہ عنہ بن عمرو عذری۔بعض لوگ ان کو جری کہتے ہیں۔ان کی حدیث یہ ہے کہ انہوں نے کہا میں نبیؐ کے حضور میں آیا حضرت ﷺ نے مجھے ایک تحریر لکھ دی تھی کہ لیس علیھم ان یحشروا ولا یعشروا "ان کے لئے اس بات کا جبر نہیں ہے کہ یہ گھر سے باہر نکالے جائیں اور نہ ان سے عشر لیا جائے۔" ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے رے کے ساتھ لکھا ہے اور ابوعمر نے ان کا تذکرہ جزء کے نام میں لکھا ہے۔ان شاء اللہ یہ نام بھی آئے گا۔

۷۲۱۔حضرت جرو رضی اللہ عنہ بن مالک

حضرت جرو رضی اللہ عنہ بن مالک بن عامر۔بنی جحجبا سے ہیں' انصاری ہیں۔یہ ابونعیم اور ابوموسیٰ کا قول ہے اور طبرانی نے کہا ہے کہ ان کے نام میں زے ہے اور ابن ماکولا نے کہا ہے کہ ان کا نام جزء ہے زے اور ہمزہ کے ساتھ۔عروہ بن زبیر نے ان لوگوں کے ناموں میں جو انصار کے قبیلہ بنی جحجبا سے جنگ یمامہ میں شہید ہوئے تھے جرو بن مالک بن عامر بن ہدیر کا نام بھی لکھا ہے اور موسیٰ بن عقبہ نے ابن شہاب سے ان لوگوں کے نام میں جو انصار کے قبیلہ اوس کی شاخ بنی عمرو بن عوف سے جنگ یمامہ میں شہید ہوئے جرو ابن مالک کا نام روایت کیا ہے اور ابن ماکولا نے کہا ہے کہ حر بجائے مہملہ اور بنی جحجبا میں سے ایک شخص ہیں۔احد میں شریک تھے اور انہوں نے کہا ہے کہ طبری نے یہی لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں ان کا پہلا ہی نام صحیح سمجھتا ہوں۔ان کا نام جزء ہے جیم اور زے اور ہمزہ کے ساتھ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے اسی مقام پر لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں کہتا ہوں کہ بحجبا بیٹے ہیں عوف بن کلفہ عمرو بن عوف بن مالک بن اوس کے۔ ابو عمر نے ان کا تذکرہ جزء کے نام میں لکھا ہے۔جیم اور زے کے ساتھ۔

۷۲۲۔ حضرت جرولؓ بن احنف

حضرت جرولؓ بن احنف کندی شامی۔ رجاء بن حیوۃ کے دادا ہیں۔ رجاء بن حیوۃ نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے جن کا نام جرول بن احنف کندی ہے جو نبی ﷺ کے اصحاب سے تھے روایت کی ہے کہ ایک لونڈی جنگ حنین کی بندیوں میں سے نبی ﷺ کے سامنے سے گزری وہ لونڈی حاملہ تھی اور اس کے وضع حمل کا زمانہ بہت قریب تھا نبی ﷺ نے پوچھا کہ یہ لونڈی کس کی ہے لوگوں نے کہا فلاں شخص کی آپ نے پوچھا کیا وہ اس سے ہمبستری کرتا ہے کہا گیا کہ ہاں آپ نے فرمایا اس کے بچے کو کیا کرے گا آیا اس کو اپنا بیٹا بنائے گا حالانکہ وہ اس کا بیٹا نہیں ہے یا اس کا غلام بنائے گا حالانکہ کل وہ اس کی کان اور آنکھ بنے گا (یعنی اس سے اس کو بہت محبت ہوگی) بے شک میں نے ارادہ کیا کہ اس شخص پر ایسی لعنت [1] کروں کہ وہ لعنت اس کے ساتھ ساتھ اس کی قبر میں جائے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۷۲۳۔ حضرت جرولؓ بن عباس

حضرت جرولؓ بن عباس بن عامر بن ثابت یا نابت انصاری اوسی۔ ان کے پردادا کے نام میں ابن اسحٰق اور ابو معشر نے باہم اختلاف کیا ہے جیسا کہ خلیفہ بن خیاط نے ذکر کیا ہے اور ان دونوں کا اس امر پر اتفاق ہے کہ یہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

۷۲۴۔ حضرت جرولؓ بن مالک

حضرت جرولؓ بن مالک بن عمرو بن عزیز بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی بسر بن ارطاۃ [2] نے ان کا گھر جو مدینہ میں تھا گرا دیا تھا یہ ہشام کلبی کا قول ہے۔

۷۲۵۔ حضرت جرہدؓ بن خویلد

حضرت جرہدؓ بن خویلد بعض لوگ کہتے ہیں ابن رزاح بن عدی بن سہم بن مازن بن حارث بن سلامان بن اسلم بن افصیٰ اسلمی بعض لوگ کہتے ہیں یہ جرہد بیٹے ہیں خویلد بن بجرہ بن عبد یالیل بن زرعہ بن رزاح بن عدی بن سہم کے۔ یہ ابو عمر کا قول ہے انہوں نے کہا ہے کہ ابن ابی حاتم نے جرہد بن خویلد کو جرہد بن دراج کے علاوہ لکھا ہے دراج نے ایسا ہی بیان کیا ہے اور انہوں نے اس کو اپنے والد سے نقل کیا ہے یہ اہل صفہ [3] میں سے تھے اور حدیبیہ میں شریک تھے۔ کنیت ان کی ابو عبدالرحمٰن ہے۔ مدینہ میں

---

[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ غصہ اس بات پر آیا کہ اس شخص نے قبل از وضع حمل اس سے ہم بستری کیوں کی۔

[2] یہ بسر حضرت معاویہ کی طرف کے تھے ان کا ذکر ردیف باء میں ہو چکا ہے۔

[3] صفہ سائبان کو کہتے ہیں مسجد اقدس نبوی میں ایک مقام پر چھوٹا سا سائبان تھا فقراء صحابہ وہاں رہتے تھے انہیں کو اہل صفہ کہتے ہیں حضرت ابو ہریرہؓ بھی انہی میں تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہتے تھے اور وہیں ان کا ایک گھر تھا۔ ابواحمد عسکری نے جرہد کا دو جگہ تذکرہ لکھا ہے پہلے تذکرہ میں تو لکھا ہے جرہد اسلمی اور بعض لوگوں سے نقل کیا ہے کہ قبیلہ اسلم میں ایک دوسرے جرہد بھی ہیں ان کو جرہد بن خویلد بھی کہتے ہیں وہ وہی ہیں جن سے نبی ﷺ نے فرمایا تھا کہ اپنی رانوں کو چھپاؤ یہ دنوں جرہد قبیلہ اسلم کے ہیں اور دوسرے تذکرہ میں جرہد کو ابن خویلد لکھا ہے مگر میں ان دونوں کو ایک سمجھتا ہوں۔ واللہ اعلم

ابوعمر نے لکھا ہے کہ ابن ابی حاتم کا قول وہم ہے یہ ایک شخص ہیں قبیلہ اسلم کے غالباً ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں۔ ہمیں اسماعیل بن عبیداللہ نے اور ابراہیم بن محمد نے اور ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند سے امام ابوعیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم سے ابن ابی عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے ابوالنضر سے انہوں نے زرعہ بن مسلم بن جرہد اسلمی سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے نبی ﷺ کا گزر جرہد پر ہوا اور وہ مسجد میں تھے اور ان کی ران کھلی ہوئی تھی حضرت نے فرمایا کہ ران [1] بھی عورت ہے۔ (اس کا ستر بھی ضروری ہے) ترمذی نے کہا ہے کہ میں اس حدیث کو متصل ہی سمجھتا ہوں اور اس حدیث کو معمر نے ابوالزناد سے انہوں نے ابن جرہد سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے اور اس حدیث کو عبداللہ بن محمد بن عقیل نے عبداللہ بن جرہد سے انہوں نے اپنے والد سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۷۲۶۔ حضرت جرتج رضی اللہ عنہ ابوشاہ

حضرت جرتج رضی اللہ عنہ۔ کنیت ان کی ابوشاہ۔ بیٹے ہیں سلامہ بن اوس بن عمرو بن کعب ابن قراقر بن ضحیان کے قبیلہ بلی سے ہیں۔ ابن شاہین نے ان کا ذکر کیا ہے اور ابن ماکولا نے کہا ہے کہ کنیت ان کی ابوشباث ہے بائے موحدہ کے ساتھ اور الف کے بعد ثے ہے اور خدیج نے بیان کیا ہے کہ یہ بنی حرام کے حلیف ہیں بیعت عقبہ میں شریک تھے اور اسی وقت آپ سے بیعت کی تھی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۷۲۷۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ بن ارقط

حضرت جریر رضی اللہ عنہ بن ارقط۔ یعلی بن اشدق نے جریر ارقط سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے نبی ﷺ کو حجۃ الوداع میں دیکھا میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ مجھے شفاعت کی اجازت مل گئی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۷۲۸۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ بن اوس

حضرت جریر رضی اللہ عنہ بن اوس بن حارثہ بن لام طائی۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں خریم بن اوس اور تینوں نے ان کا تذکرہ خریم ہے کی ردیف میں لکھا ہے صرف ابوعمر نے ان کا تذکرہ یہاں لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں ان کو خریم بن اوس کا بھائی سمجھتا ہوں۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف ہجرت کی تھی اور آپ کے پاس اس وقت پہنچے تھے جس وقت آپ تبوک سے لوٹے ہوئے آرہے تھے۔ پھر یہ اسلام لائے انہوں نے حضرت عباس بن عبدالمطلب کا وہ شعر روایت کیا ہے جس میں انہوں نے نبی ﷺ کی مدح کی ہے یہ چچا ہیں عروہ بن مضرس طائی کے یہ وہی ہیں جن سے حضرت معاویہ نے پوچھا تھا کہ بتاؤ آج کل تمہارا سردار کون ہے انہوں نے جواب

[1] ران کا عورت ہونا حنفیہ کا مذہب ہے۔ شافعیہ اس کے خلاف ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیا کہ جو شخص ہمارے سائلوں کو دے اور ہمارے جاہلوں سے درگزر کرے اور ہماری لغزشوں کو معاف کرے حضرت معاویہ نے کہا اے جریر تم نے اچھی بات کہی۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ خریم اور جریر دونوں ساتھ ہی نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور دونوں نے حضرت عباس کا شعر روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۷۲۹۔ حضرت جریرؓ بن عبداللہ حمیری

حضرت جریرؓ بن عبداللہ حمیری۔ بعض لوگ ان کو ابن عبدالحمید کہتے ہیں یہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے قاصد بن کے یمن گئے تھے اور عراق میں حضرت خالد بن ولید کے ہمراہ تھے اور انہیں کے ساتھ جہاد کرنے ملک شام گئے تھے اور جنگ یرموک کے فتح کی خبر لے کر حضرت عمرؓ کے پاس بھی گئے تھے۔ یہ سیف بن عمر کا قول ہے اس کو حافظ ابوالقاسم بن عساکر نے ذکر کیا ہے۔

۷۳۰۔ حضرت جریرؓ بن عبداللہ بن جابر

حضرت جریرؓ بن عبداللہ بن جابر۔ جابر کا نام شلیل بن مالک بن نصر بن ثعلبہ بن جشم بن عوف بن حزیمہ بن حرب بن علی بن مالک بن سعد بن نذیر بن قسر بن عبقر بن انمار بن اراش۔ کنیت ان کی ابوعمر اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوعبداللہ بجلی ہیں۔ قبیلہ بجیلہ کی بات اہل نسب کا باہم اختلاف ہے بعض لوگ انہیں اہل یمن کہتے ہیں اور اراش بن عمرو بن غوث بن نبت عمرو نے کہا ہے کہ قبیلہ بجیلہ کے لوگ ازد کے بھائی ہیں یہی قول کلبی کا اور اکثر علمائے نسب کا ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ قبیلہ نزار کی ایک شاخ ہے اور کہا ہے کہ بجیلہ کا نام انمار بن نزار بن معد بن عدنان ہے یہی قول ہے ابن اسحٰق کا اور مصعب کا۔ واللہ اعلم

لوگوں نے اس قبیلے کے لوگوں کو ان کی ماں بجیلہ بنت صعب بن علی بن سعد عشیرہ کی طرف منسوب کیا ہے جریر نبی ﷺ کی وفات سے چالیس دن پہلے اسلام لائے تھے۔ بہت خوبصورت تھے۔ حضرت عمر بن خطابؓ فرمایا کرتے تھے جریر اس امت کے یوسف ہیں۔ یہ اپنی قوم کے سردار تھے۔ جب نبی ﷺ کے حضور میں حاضر ہوئے تو آپ نے ان کی بہت عظمت کی اور فرمایا کہ جب تمہارے پاس کسی قوم کا سردار آئے تو اس کی عظمت کرو۔ عراق کی لڑائیوں یعنی قادسیہ وغیرہ میں ان سے بڑے کارنمایاں ظاہر ہوئے بجیلہ کے لوگ متفرق رہتے تھے حضرت عمر بن خطاب نے انہیں یکجا کیا اور جریر کو ان پر سردار مقرر کیا۔ ہمیں استاد ابومنصور بن مکارم بن احمد بن مکارم مودب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی نصر بن محمد بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالبرکات سعد بن محمد بن ادریس نے اور خطیب ابوالفضل حسن بن ہبۃ اللہ نے خبر دی یہ دونوں کہتے تھے ہمیں ابوالفرج محمد بن ادریس بن محمد بن ادریس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالمنصور مظفر بن محمد طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے۔ ہمیں ابوزکریا یزید بن محمد بن ایاس بن قاسم ازدی موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے محمد بن حمید رازی سے نقل کر کے روایت بیان کی گئی وہ سلمہ سے وہ محمد بن اسحٰق سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا جب حضرت عمرؓ کو اہل جسر کی مصیبت اور ان کی شکست کی خبر پہنچی اور (اسی وقت) جریر بن عبداللہ یمن سے سوار ہو کر ان بجیلہ کے ہمراہ پہنچے ان کے ہمراہ عرفجہ بن ہرثمہ بھی تھے جو قبیلہ ازد سے تھے اور بجیلہ کے حلیف تھے اور وہی اس زمانے میں بجیلہ کے سردار تھے تو حضرت عمر نے ان لوگوں سے گفتگو کی اور کہا کہ تمہیں معلوم ہے کہ تمہارے بھائیوں پر عراق میں کیا مصیبت آئی لہٰذا تم ان کے پاس جاؤ اور جتنے لوگ تم میں سے قبائل عرب میں سے ہیں ان سب کو میں تمہارے پاس بھیجتا ہوں اور وہیں تم سب کو یکجا کرنا چاہتا ہوں ان لوگوں نے کہا کہ اے امیر المومنین ہم ایسا ہی کریں گے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ حضرت عمر نے ان کے ہمراہ قیس کبہ کو اور بجمہ کو اور عرینہ کو جو عامر بن صعصعہ کے خاندان سے تھے اور یہ سب بجیلہ کی شاخیں ہیں ان کے ہمراہ کر دیا اور عرفجہ بن ہرثمہ کو ان کا سردار بنایا جریر بن عبداللہ اس بات سے ناخوش ہوئے اور انہوں نے قبیلہ بجیلہ کے لوگوں سے کہا کہ تم امیر المومنین سے کہو کہ آپ نے ہم پر ایسے شخص کو سردار بنایا ہے جو ہم میں سے نہیں ہے (چنانچہ حضرت عمر سے یہ کہا گیا) تو انہوں نے عرفجہ سے پوچھوایا کہ یہ لوگ کیا کہتے ہیں عرفجہ نے کہا اے امیر المومنین یہ لوگ سچ کہتے ہیں میں ان میں سے نہیں ہوں میں قبیلہ ازد سے ہوں ہم نے زمانہ جاہلیت میں اپنی قوم میں ایک خون کر دیا تھا اس سبب سے ہم قبیلہ بجیلہ سے مل گئے اور ہمیں ان کی سرداری ملی جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا تو تم اپنے رتبہ پر قائم رہو اور ان لوگوں کی بات کو رد کر دو جس طرح یہ تمہاری بات کو رد کرتے ہیں انہوں نے کہا میں ایسا نہ کروں گا اور نہ ان کے ہمراہ جاؤں گا چنانچہ عرفجہ بصرہ چلے گئے بعد اس کے سرداری ان سے لے لی گئی اور حضرت عمر نے جریر کو بجیلہ کا سردار بنا دیا اور جریر عرفجہ کی جگہ پر (قائم ہو کر) عراق گئے۔ جریر نے کوفہ کی سکونت اختیار کر لی تھی۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کوفہ تشریف لے گئے اور وہیں سکونت اختیار فرمائی تو جریر وہاں سے قرقیسیا چلے گئے اور وہیں وفات پائی بعض لوگ کہتے ہیں (مقام) سراۃ میں وفات پائی۔ ان سے ان کے بیٹوں عبیداللہ اور منذر اور ابراہیم نے روایت کی ہے اور نیز ان سے قیس بن ابی حازم نے اور شعبی نے اور ہمام بن حارث نے اور ابووائل نے اور ابوزرعہ بن عمرو بن جریر وغیر ہم نے روایت کی ہے۔ ہمیں اسماعیل بن عبیداللہ نے اور کئی آدمیوں نے اپنی سند سے (امام) محمد بن عیسیٰ بن سورۃ سلمی (ترمذی) تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن منیع نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں معاویہ بن عمر ازدی نے زائدہ سے انہوں نے بیان سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے جریر بن عبداللہ سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے جب سے میں اسلام لایا رسول اللہ ﷺ نے کبھی مجھ سے حجاب نہیں فرمایا اور جب مجھے دیکھا مسکرا دیئے۔ اس حدیث کو زائدہ نے اسماعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے جریر سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ ابوعیسیٰ (امام ترمذی) نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے انہیں رسول اللہ نے ذی الخلصہ کی طرف بھیجا تھا ذی الخلصہ ایک گھر (کا نام) تھا جس میں قبیلہ خثعم کے بت رہتے تھے (حضرت نے) اس کے منہدم کرنے کے لئے (ان کو بھیجا تھا) انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں گھوڑے پر اچھی طرح جم کے نہیں بیٹھ سکتا رسول اللہ ﷺ نے ان کے سینے پر ہاتھ ٹھونکا اور فرمایا کہ اے اللہ اس کو ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ بنا دے پھر ڈیڑھ سو سوار اپنی قوم کے لے کر گئے اور ذی الخلصہ کو جلا دیا۔

پس رسول اللہؐ نے احمس کے گھوڑوں اور اس قبیلہ کے مردوں کے لئے دعا فرمائی۔ ہمیں ابوالفضل خطیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالخطاب بن بطر نے اجازۃً خبر دی اگر سماعاً نہ ہو وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن عبیداللہ معلم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسین محاملی نے خبر دی وہ کہتے تھے احمد بن محمد بن یحییٰ بن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسین جعفی نے زائدہ سے انہوں نے بیان بجلی سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جریر بن عبداللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے (ایک مرتبہ) شب بدر (یعنی چودھویں کی رات) میں رسول اللہؐ ہمارے سامنے تشریف لائے اور فرمایا کہ تم لوگ قیامت کے دن اپنے پروردگار کو اس طرح دیکھو کہ جس طرح اس کو (یعنی ماہتاب کو) دیکھ رہے ہو اس کے دیکھنے میں کسی قسم کا شک نہ کرو گے۔ جریر کی وفات ۵۱ ہجری میں ہوئی اور بعض لوگ کہتے ہیں ۵۴ ہجری میں زرد خضاب لگایا کرتے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۳۱۔ حضرت جریرؓ

حضرت جریرؓ۔ ابو جریر اور بعض لوگ کہتے ہیں حریز۔ ان سے ابو لیلیٰ کندی نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں رسول اللہ ﷺ کے پاس (حجتہ الوداع میں) جس وقت پہنچا اس وقت آپ منیٰ میں خطبہ پڑھ رہے تھے میں نے آپ کے پائے مبارک پر اپنا ہاتھ رکھ دیا میں نے دیکھا کہ آپ کا زین بھیڑی کی کھال کا تھا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۷۳۲۔ حضرت جریؓ حنفی

حضرت جریؓ حنفی۔ ان کی حدیث حکیم بن سلمہ نے روایت کی ہے انہوں نے بنی حنیفہ کے ایک شخص سے جن کا نام جری ہے روایت کی ہے کہ ایک شخص نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ (اتفاقاً) کبھی کبھی حالت نماز میں میرا ہاتھ میری شرمگاہ پر پڑ جاتا ہے نبیؐ نے فرمایا کہ مجھے بھی کبھی کبھی ایسا (اتفاق) ہو جاتا ہے (کچھ حرج نہیں) تم نماز پوری کر لیا کرو۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۷۳۳۔ حضرت جریؓ بن عمرو عذری

حضرت جریؓ بن عمرو عذری۔ بعض لوگ ان کو جریر کہتے ہیں اور بعض لوگ ان کو جرو کہتے ہیں۔ ان کی حدیث یہ ہے کہ یہ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور حضرت نے انہیں ایک تحریر لکھدی تھی کہ لیس علیھم ان یحشروا او یعشرو "ان پر گھر سے باہر نکالا جانا اور عشر لیا جانا ضروری نہیں ہے۔[۲۱]" ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے جرو کے نام میں لکھا ہے اور ابو عمر نے جزؓ کے نام میں ان کا ذکر لکھا ہے۔

۷۳۴۔ حضرت جریؓ

حضرت جریؓ۔ بعض لوگ ان کو جزی کہتے ہیں زے کے ساتھ۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا ان کی حدیث نبی ﷺ سے سوسمار اور لومڑی اور خزندہ جانوروں (کی حلت) میں مروی ہے مگر سند اس کی ٹھیک نہیں اس سند کا دارومدار عبدالکریم بن ابی امیہ پر ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

باب الجیم والزائے والسین

۷۳۵۔ حضرت جزؓ بن انس سلمی

حضرت جزؓ بن انس سلمی۔ ان کا تذکرہ ابن ابی عاصم نے صحابہ میں لکھا ہے ہمیں ابو موسیٰ محمد بن ابی بکر بن ابی عیسیٰ مدینی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے حسن بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم بن ابی بکر بن ابی علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر قباب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابی عاصم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن سنان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسحٰق بن ادریس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں نائل بن مطرف بن عبدالرحمٰن بن جز بن انس سلمی نے خبر دی وہ کہتے تھے یعنی اپنے باپ اور دادا کو دیکھا ہے ان کے ہاتھ میں رسول اللہ ﷺ کا ایک خط تھا نائل کہتے تھے وہ خط اب تک ان کے پاس ہے اور رسول اللہؐ نے یہ خط رزین بن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انس کے نام لکھا ہے۔ جونائل کے دادا تھے اس خط میں ابتدائی مضمون یہ تھا ھذا الکتاب من محمد رسول اللہ ﷺ لرزین انس "یہ خط ہے محمد رسول اللہ کی طرف سے رزین بن انس کو۔" راوی کہتا تھا کہ پھر انہوں نے پورے خط کی عبارت سنائی اور کہا کہ یہ خط رزین کے نام تھا جز کو اس میں دخل بھی نہ تھا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۷۳۶۔ حضرت جزؓ بن حدرجان

حضرت جزؓ بن حدرجان بن مالک۔ یہ اور ان کے والد اور ان کے بھائی قنداذ سب صحابی ہیں۔ اپنے بھائی کی دیت اور قصاص کے طلب کرنے کے لئے نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے۔ ہشام بن محمد ابن ہاشم بن جز بن عبدالرحمٰن بن جز ابن حدرجان نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے اپنے والد ہاشم سے انہوں نے اپنے والد جز سے انہوں نے ان کے دادا عبدالرحمٰن سے انہوں نے اپنے والد جز بن حدرجان سے جو نبیؐ کے اصحاب میں سے تھے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میرے بھائی قنداذ بن حدرجان نبیؐ کے حضور میں یمن کے ایک موضع سے جس کا نام فتونا تھا (قبیلہ ازد کے سرداروں کے ہمراہ اپنے ایمان اور اپنے گھر کے ان لوگوں کے ایمان کی جنہوں نے ان کا کہنا مانا خبر لے کے آئے تھے یہ کل چھ سو گھر تھے جنہوں نے کہ حدرجان کا کہنا مانا تھا اور محمد ﷺ پر ایمان لے آئے تھے (اثنائے راہ میں) نبیؐ کا سریہ انہیں مل گیا ان سے قنداذ نے کہا کہ میں مومن ہوں مگر لشکر والوں نے نہ مانا اور شب ہی کو انہیں قتل کر ڈالا جز کہتے تھے ہمیں جب خبر ملی تو ہم رسول اللہؐ کے پاس گئے اور آپ سے سارا واقعہ بیان کیا اور اپنا خون طلب کیا اس وقت نبی پر یہ آیت نازل ہوئی یا ایھا الذین آمنوا اذا ضربتم فی سبیل اللہ. الایۃ. (النساء: ۹۳) "کہ اے مسلمانو! جب تم اللہ کی راہ میں (جہاد کرنے کے لئے) سفر کرو جو شخص تم سے صلح کرنا چاہے اس سے یہ نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں ہے۔"

پس نبیؐ نے مجھے ایک ہزار اشرفی میرے بھائی کی دیت عنایت فرمائی اور مجھے سو اونٹنیاں سرخ رنگ والی دیئے جانے کا حکم دیا۔ رسول اللہؐ نے (اسی وقت) ان کے لئے ایک جھنڈا بنا دیا اور مسلمانوں کا ایک سریہ انہیں دیا یہ سریہ حاتم طائی کے قبیلے کی طرف گیا اور وہاں اس کو بہت سی بکریاں غنیمت میں ملیں اور چالیس عورتیں حاتم کے قبیلے کی اس نے گرفتار کیں یہ عورتیں (مدینہ منورہ) لائی گئیں اللہ سبحانہ نے ان سب کو اسلام کی ہدایت کر دی اور رسول اللہؐ نے ان کا نکاح اپنے اصحاب سے کر دیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۷۳۷۔ حضرت جزؓ سدوسی

حضرت جزؓ سدوسی ثم الیمامی۔ کہتے تھے کہ میں رسول اللہؐ کے حضور میں مقام یمامہ کے خرمے لے کے حاضر ہوا تھا بعض لوگ ان کا نام جرو کہتے ہیں جیم اور رے کے ساتھ اور آخر میں واو۔ ان کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ ان کا ذکر ابن مندہ اور ابونعیم نے یہاں لکھا ہے اور ابوعمر نے وہیں لکھا ہے۔

۷۳۸۔ حضرت جزؓ بن عمرو عذری

حضرت جزؓ بن عمرو عذری۔ بعض لوگ ان کو جرو کہتے ہیں اور بعض لوگ جری کہتے ہیں۔ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ نے انہیں ایک تحریر لکھ دی تھی ابوعمر نے ان کا تذکرہ یہاں مختصر لکھا ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر جرو میں لکھا ہے رے اور واو کے ساتھ۔ ان کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔

۷۳۹۔ حضرت جزؓ بن مالک

حضرت جزؓ بن مالک بن عامر بنی جحجبا میں سے ہیں انصاری ہیں۔ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ موسیٰ بن عقبہ نے اسی طرح لکھا ہے اور طبری نے کہا ہے کہ (ان کا نام) حر بن مالک ہے بضم حاء مہملہ ورا اور کہا ہے کہ یہ ان صحابہ میں ہیں جو جنگ احد میں شریک تھے۔ ان کا پورا ذکر جرو کے بیان میں اوپر ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر نے لکھا ہے۔

۷۴۰۔ حضرت جزؓ

حضرت جزؓ۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے۔ معاویہ بن صالح نے اسد بن وداعہ سے انہوں نے ایک شخص سے جن کا نام جزء ہے روایت کیا ہے کہ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میرے گھر والے میرا کہنا نہیں مانتے پس کیا میں ان کو سزا دوں حضرت نے فرمایا کہ معاف کر دو پھر دوبارہ انہوں نے آپ سے شکایت کی آپ نے فرمایا کہ معاف کر دو اور فرمایا کہ اگر سزا دو تو صرف اسی قدر جس قدر خطا ہے اور منہ پر مارنے سے احتیاط کرو۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۷۴۱۔ حضرت جزیؓ

جیم اور زائے مکسورہ کے ساتھ اور آخر میں ے ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کا نام جری ہے جیم مضموم اور رے کے ساتھ ان کی حدیث گوہ کے متعلق گزر چکی ہے۔ ابوعمر نے ان کا تذکرہ وہیں لکھا ہے۔

۷۴۲۔ حضرت جزیؓ ابوخزیمہ

حضرت جزیؓ۔ کنیت ان کی ابوخزیمہ۔ سلمی ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ اسلمی ہیں۔ رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور آپ نے ان کو دو چادریں دی تھیں۔ ان کی حدیث ان کے بیٹے عبداللہ بن جزی نے اپنے بھائی حیان بن جزی سے انہوں نے جزی سے روایت کی ہے کہ وہ نبیؐ کے حضور میں رسول اللہؐ کے ایک صحابی کو جو ان کے یہاں قید تھے لے کے آئے تھے۔ ان لوگوں نے بحالت شرک ان کو قید کر لیا تھا بعد اس کے وہ لوگ مسلمان ہو گئے اور اس قیدی کو رسول اللہؐ کے پاس لے آئے تو (اس کے صلہ میں) آپ نے جزی کو دو چادریں عنایت فرمائیں۔ جزی اسلام لے آئے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ دار قطنی نے کہا ہے کہ اصحاب حدیث تو جزی کے نام میں جیم کو زیر کہتے ہیں اور اصحاب عربیت کہتے ہیں جیم مفتوح ہے اور اس کے بعد زے اور ہمزہ ہے اور عبدالغنی نے کہا ہے کہ جزی کی جیم مفتوح ہے اور زے مکسور ہے اور بعض لوگ جیم کو مکسور اور زے کو ساکن کہتے ہیں۔ الختصران ناموں میں علماء کا سخت اختلاف ہے جیسا کہ ہم نے بیان کیا۔

۷۴۳۔ حضرت جزیؓ بن معاویہ

حضرت جزیؓ بن معاویہ بن حصین بن عبادہ بن نزال بن مرہ بن عبید بن مقاعس۔ مقاعس کا نام حارث بن عمرو بن کعب بن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سعد بن زید مناہ بن تمیم' تمیمی سعدی' احنف بن قیس سے بعض لوگ ان کو صحابی کہتے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں۔ حضرت عمر بن خطابؓ کی طرف سے اہواز کے حاکم تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے اسی طرح لکھا ہے اور بعض لوگوں نے ان کا نام جزء بتایا ہے۔ یعنی آخر میں ہمزہ واللہ اعلم

۷۴۴۔ حضرت جسرؓ بن وہب

حضرت جسرؓ بن وہب۔ ابن ماکولا نے کہا ہے کہ جسر میں اگر جیم کو مکسور اور سین مہملہ ساکن پڑھیں تو یہ جسر بیٹے ہیں وہب بن سلمہ ازدی کے انہوں نے نبیؐ سے ایک حدیث روایت کی ہے جس کی روایت ان سے صرف ان کی اولاد نے کی ہے۔

باب الجیم والشین المعجمہ

۷۴۵۔ حضرت جشیبؓ

حضرت جشیبؓ۔ ان کا نسب معلوم نہیں۔ جہم بن عثمان نے ابن جشیب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص میرے نام پر نام رکھ لے گا وہ میرے برکت اور یمن کا امیدوار رہے اس پر صبح شام برکت نازل ہوا کرے گی قیامت تک۔ یہ جشیب پرانے تابعی ہیں حضرت ابوالدرداؓ سے روایت کرتے ہیں۔ حمص کے رہنے والے ہیں۔ ابن ابی عاصم نے کہا ہے میں نہیں جانتا کہ جشیب صحابی ہیں یا نہیں اور انہوں نے زمانہ آنحضرتؐ کا پایا یا نہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۷۴۶۔ حضرت جشیشؓ دیلمی

حضرت جشیشؓ دیلمی۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہیں نبی ﷺ نے اسود عنسی کے قتل کے لئے یمن میں خط لکھا تھا اور انہوں نے فیروز اور دازویہ کے ساتھ مل کے اسے قتل کر دیا۔ طبری نے ان کا ذکر لکھا ہے۔ امیر ابونصر نے لکھا ہے کہ خشیش بضم خاے معجمہ وشین معجمہ مکررہ بصغیر ہے اور سب لوگوں نے ان کا ذکر لکھا ہے باقی رہے جشیش ان کا ذکر انہوں نے بھی ایسا ہی لکھا ہے جیسا کہ اوپر ہو چکا صرف یہ فرق ہے کہ اس کے شروع میں جیم ہے یہ جشیش دیلمی ہیں رسول اللہؐ کے زمانے میں یمن میں تھے اور اسود عنسی کے قتل میں انہوں نے اعانت کی تھی۔

۷۴۷۔ حضرت جشیشؓ کندی

حضرت جشیشؓ کندی۔ ان کا نسب جفشیش بالجیم کے بیان میں انشاء اللہ تعالیٰ آئے گا۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ابن شاہین نے ان کا تذکرہ اس طرح لکھا ہے۔ سعد بن مسیب نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے جشیش کندی نبیؐ کے حضور میں گئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ! کیا آپ ہم میں سے نہیں ہیں تین مرتبہ انہوں نے یہی کہا تو نبیؐ نے فرمایا کہ ہم اپنی ماں کو گالی[1] نہیں دیتے اور ہم اپنے باپ سے علیحدہ نہیں ہوتے ہم نضر بن کنانہ کی اولاد سے ہیں وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا مضر کے اس قبیلہ کا سر کنانہ ہے

[1] مطلب یہ ہے کہ اگر ہم اپنے کو کسی دوسرے خاندان کا کہہ دیں تو گویا ماں پر گالی پڑی اور اپنے اصلی باپ سے علیحدہ ہو گئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوراس کا شانہ جس سے وہ اٹھ کے کھڑا ہوتا ہے تمیم اوراسد ہے اوراس کے آلات قیس ہیں۔اس حدیث میں انہوں نے ایسا ہی بیان کیا ہے حالانکہ یہ غلط ہے ان کا نام جفشیش یا حفشیش یا خفشیش ہے ان تینوں میں سے ایک صحیح ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

باب الجیم والعین المہملہ

۷۴۸۔حضرت جعال رضی اللہ عنہ

حضرت جعال رضی اللہ عنہ۔بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام جعیل بن سراقہ غفاری ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ضمری ہیں بعض لوگ ثعلبی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ بنی سواد کے خاندان سے ہیں جو بنی سلمہ کی ایک شاخ ہے۔عوف کے بھائی ہیں اہل صفہ اور فقرائے مسلمین میں سے ہیں۔قدیم الاسلام ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ احد میں شریک تھے۔ان کی آنکھ جنگ قریظہ میں جاتی رہی تھی بہت بدصورت اور کریہہ منظر تھے نبیؐ نے ان کی تعریف کی ہے اوران کے ایمان پر اعتماد کیا ہے۔ہمیں عبداللہ ابن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک روایت کر کے خبر دی وہ محمد بن اسحٰق سے روایت کرتے تھے وہ کہتے تھے مجھ سے محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی نے بیان کیا کہ ایک کہنے والے نے رسول اللہؐ سے عرض کیا کہ آپ نے اقرع بن حابس کو اور عیینہ بن حصن کو سوسو اونٹ دیئے اور جعیل کو آپ نے چھوڑ دیا تو نبی نے فرمایا کہ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر تمام روئے زمین پر عینیہ اور اقرع کے جیسے لوگ ہو جائیں تو جعیل مجھے ان سب سے زیادہ محبوب ہیں میں نے ان دونوں کو بغرض تالیف دیا ہے تاکہ وہ دونوں (پکے) مسلمان بن جائیں اور جعیل تو مسلمان ہے۔ابوعمر نے کہا ہے کہ ابن اسحٰق کے سوااور لوگوں نے ان کا نام جعال بتایا ہے اور ابن اسحٰق کہتے ہیں کہ ان کا نام جعیل ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے لکھا اور کہا کہ (ان کا نام) جعال ضمری ہے اور انہوں نے اپنی سند سے روایت کیا ہے کہ نبیؐ نے بنی مصطلق سے جو قبیلہ خزاعہ کی شاخ ہے شعبان ۶ ہجری میں جہاد کیا اور مدینہ میں جعال ضمری کو خلیفہ بنا دیا۔ان سے ان کے بھائی عوف نے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا کیا تمام زمانہ کل (کی لفظ میں داخل) نہیں ہے۔لوگوں نے جعیل بن سراقہ ضمری کا تذکرہ لکھا ہے شاید یہ ان کے نام کی تصغیر ہے مگر ازدی نے ان کا نام فائے مشدد کے ساتھ لکھا ہے لیکن مشہور عین ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابوموسیٰ کا یہ کہنا کہ شاید ان کا نام جعال ہے بہت ہی تعجب کی بات ہے کیونکہ یہی جعال جن کے تذکرہ ابن مندہ نے لکھا اور کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو جعال کہتے ہیں پس ابن مندہ پر استدراک کرنے کوئی وجہ نہیں باقی رہا جفال وہ غلط ہے۔

۷۴۹۔حضرت جعال رضی اللہ عنہ آخر

حضرت جعال رضی اللہ عنہ آخر۔یہ ایک دوسرے شخص ہیں۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ یہ وہی شخص ہیں جن کا ذکر اس سے پہلے ہوا یا کوئی اور ہیں اور انہوں نے اپنی سند سے مجاہد سے انہوں نے ابن عمر سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ بتایئے اگر میں آپ کے سامنے لڑوں یہاں تک کہ قتل کر دیا جاؤں تو مجھے میرا پروردگار عزوجل جنت میں داخل کر دے گا اور مجھے حقیر نہ سمجھے گا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ نے فرمایا کہ ہاں اس نے عرض کیا کہ یہ کیونکر ہوگا میرے بدن میں تو بدبو آتی ہے میرا رنگ سیاہ ہے اور کمینہ خاندان کا ہوں یہ کہہ کے وہ چلا گیا اور اس نے لڑنا شروع کر دیا یہاں تک کہ وہ شہید ہو گیا رسول اللہ کا گزر اس طرف سے ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اے جعال اب اللہ نے تمہارے بدن کو خوشبودار کر دیا اور تمہارا چہرہ سپید کر دیا۔

میں کہتا ہوں کہ یہ جعال پہلے جعال کے علاوہ ہیں کیونکہ پہلے جعال کے متعلق مروی ہے کہ انہوں نے نبیؐ سے روایت کی اور یہ جعال رسول اللہؐ کے زمانے میں شہید ہو گئے تھے۔ پس یہ ان کے علاوہ ہیں۔

۷۵۰۔ حضرت جعدہؓ بن خالد بن صمہ جشمی

حضرت جعدہؓ بن خالد بن صمہ جشمی۔ بنی جشم بن معاویہ بن بکر بن ہوازن میں سے ہیں۔ ان کی حدیث بصرہ والوں کے پاس ہے ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن جعفر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شعبہ نے ابواسرائیل سے انہوں نے جعدہ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے ایک فربہ آدمی کو دیکھا تو آپ اپنے ہاتھ سے اس کے پیٹ کی طرف اشارہ کر کے فرماتے تھے کہ اگر یہ اس کے سوا اور کہیں ہوتا تو تیرے لئے بہتر تھا۔ نیز اسی سند سے مروی ہے کہ جعدہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کے پاس ایک شخص لایا گیا اور آپ سے عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہؐ! اس شخص نے چاہا تھا کہ آپ کو قتل کر دے تو اس سے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تو نہ ڈر اگر تو ایسا ارادہ بھی کرتا تو اللہ تجھ کو اس پر قابو نہ دیتا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۷۵۱۔ حضرت جعدہؓ بن ہانی حضرمی

حضرت جعدہؓ بن ہانی حضرمی جاہلی۔ ان کا شمار اہل حمص میں ہے۔ ابن عائذ نے مقدام کندی سے اور جعدہ بن ہانی سے اور ابوعتبہ سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت عمر کو مدینہ کے ایک نصرانی کے پاس اسلام کی ترغیب دینے کے لئے بھیجا اور (حکم دے دیا کہ) اگر وہ اس کو نہ مانے تو اس کا مال دو حصے پر تقسیم کر دیا جائے چنانچہ حضرت عمر اس کے پاس گئے اور اس کے مال کو اسی طرح تقسیم کر دیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۷۵۲۔ حضرت جعدہؓ بن ہبیرہ اشجعی

حضرت جعدہؓ بن ہبیرہ اشجعی کوفی۔ ان کی حدیث عبداللہ بن ادریس بن یزید بن عبدالرحمٰن اودی نے اور داؤد بن یزید اودی نے اپنے والد سے انہوں نے جعدہ سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا سب لوگوں سے زیادہ بہتر میرا زمانہ ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور انہوں نے جعدہ بن ہبیرہ مخزومی کا بھی ذکر لکھا ہے اور یہ کہ آیا یہ کوئی اور ہیں (یا وہی ہیں) غالب گمان تو یہ ہے کہ یہ وہی ہیں کیونکہ اس حدیث کو عبداللہ بن ادریس بن یزید نے اور داؤد بن یزید نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے انہوں نے جعدہ بن ہبیرہ مخزومی سے روایت کیا ہے جیسا کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس کا ذکر آئے گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۵۳۔ حضرت جعدہؓ بن ہبیرہ بن ابی وہب

حضرت جعدہؓ بن ہبیرہ بن ابی وہب بن عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم قرشی مخزومی۔ ان کی والدہ ام ہانی بنت ابی طالب ہیں۔ یہ ابوعمر کا قول ہے اور ابوعبیدہ نے کہا ہے کہ ام ہانی بنت ابی طالب کے ہبیرہ سے تین بیٹے ہوئے جعدہ' ہانی اور یوسف اور زبیر نے کہا ہے کہ ام ہانی کے ہبیرہ سے چار بیٹے ہوئے انہیں میں سے ایک جعدہ ہیں اور ہشام کلبی نے کہا ہے کہ جعدہ بن ہبیرہ حضرت علی کی طرف سے خراسان کے حاکم تھے جعدہ حضرت علی کے بھانجے تھے ان کی والدہ ام ہانی بنت ابی طالب تھیں۔ (جو حضرت علی کی بہن تھیں) ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا جعدہ بن ابی وہب ام ہانی کے نواسے تھے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ اشعار جعدہ ہی کے ہیں۔

ابی من بنی مخزوم ان کنت سائلا ۔۔۔ ومن هاشم امی لخیر قبیل

فمن ذا الذی یبایٔ علی بخاله ۔۔۔ کخالی علی ذی الندی وعقیل

میرے والد بنی مخزوم سے ہیں اگر تو پوچھتا ہو۔ اور میری والدہ (خاندان) ہاشم سے ہیں جو عمدہ قبیلہ ہے۔ پھر وہ کون ہے جو اپنے ماموں پر میرے سامنے فخر کرے۔ جیسے میرے ماموں علی (نامی) صاحب سخاوت اور عقیل (نامی) ہیں۔

ان سے مجاہد نے اور یزید نے بواسطہ عبدالرحمٰن اودی نے اور سعید بن علاقہ نے روایت کی ہے۔ کوفہ میں رہتے تھے۔ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفضل جعفر بن عبدالواحد ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم بن محمد ذکوانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر قباب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن ضحاک بن مخلد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے عبداللہ بن ادریس سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے انہوں نے جعدہ بن ہبیرہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے بہتر میرا زمانہ ہے پھر ان کا جو اس زمانے کے بعد ہوں گے پھر ان کا جو ان کے بعد ہوں گے پھر اس کے بعد کا زمانہ نہایت برا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے میں کہتا ہوں ابن مندہ اور ابونعیم کا یہ کہنا کہ یہ جعدہ وہ ہیں جو ام ہانی کے بیٹی کے بیٹے تھے یہ ان دونوں کا وہم ہے یہ ان کی بیٹی کے بیٹے نہیں بلکہ خود انہیں کے بیٹے ہیں اس کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ علاوہ اس کے ابونعیم اکثر ابن مندہ کے وہم کی پیروی کر لیتے ہیں۔ واللہ اعلم

۷۵۴۔ حضرت جعشمؓ الخیر بن خلیبہ

حضرت جعشمؓ الخیر بن خلیبہ۔ معروف بہ خیر بن خلیبہ بن شاجی بن موہب بن اسد بن جعشم بن حریم بن صدف صدفی حریمی۔ درخت کے نیچے انہوں نے بیعۃ الرضوان کی تھی اور انہیں نبی ﷺ نے اپنا کرتہ اور اپنی جوتیاں اور اپنے کچھ بال عنایت فرمائے تھے۔ جعشم نے آمنہ بنت طلیق بن سفیان بن امیہ بن عبد شمس سے نکاح کیا تھا۔ ان کو شرید بن مالک نے زمانہ ردہ میں عکاشہ کے قتل کے بعد قتل کیا ابوسعید بن یونس نے ان کا ذکر ایسا ہی کیا ہے جیسا ہم نے بیان کیا اور انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ فتح مصر میں شریک تھے پس اس بنا پر یہ صحیح نہ ہوگا کہ یہ قتال مرتدین میں شہید ہوئے۔ ابن یونس کے قول کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ ابن ماکولا نے ان کے نام میں بیان کیا ہے کہ پھر انہوں نے آمنہ بنت طلیق سے شرید بن مالک سے پہلے نکاح کیا پس ابن ماکولا نے شرید کو آمنہ کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شوہر قرار دیا ان کا قاتل نہیں کہا۔ واللہ اعلم ان کا تذکرا ابو عمر نے لکھا ہے۔

۷۵۵۔ حضرت جعفرؓ بن ابی الحکم

حضرت جعفرؓ بن ابی الحکم۔ ان کا تذکرہ حمانی اور محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے وحدان میں کیا ہے۔ حمانی نے عبداللہ بن جعفر مخرمی سے انہوں نے عبدالحکم بن صہیب سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ مجھے جعفر بن ابی احالحکم نے دیکھا کہ میں ادھر سے ادھر سے (ہر طرف سے) کھا رہا ہوں تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ اے میرے بھتیجے ایسا نہ کر و اس طرح شیطان کھاتا ہے نبی ﷺ جب کھانا کھاتے تھے تو کبھی اپنے سامنے سے اپنا ہاتھ نہ بڑھاتے تھے۔ اس حدیث کو نعمان بن شبل نے مخرمی سے انہوں نے جعفر سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا مجھے حکم نے یعنی ابن رافع نے دیکھا بعد اس کے انہوں نے ایسا ہی بیان کیا۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۷۵۶۔ حضرت جعفرؓ بن زبیر بن عوام

حضرت جعفرؓ بن زبیر بن عوام عبیداللہ کے بھائی ہیں۔ ابراہیم بن علاء نے اسماعیل بن عیاش سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن زبیر اور جعفر بن زبیر نے نبیؐ سے بیعت کی تھی حالانکہ یہ وہم ہے صحیح وہی ہے جو ابوالیمان نے اور سلیمان بن عبدالرحمٰن وغیرہما نے ابن عیاش سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے عروہ سے روایت کیا ہے کہ عبداللہ بن زبیر نے اور عبداللہ بن جعفر نے نبیؐ سے بیعت کی اور اس وقت ان کی عمر چھ برس کی تھی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۷۵۷۔ حضرت جعفرؓ ابوزمعہ بلوی

حضرت جعفرؓ ابوزمعہ بلوی۔ کنیت ان کی ابوزمعہ بلوی ہے۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے درخت کے نیچے بیعۃ الرضوان کی تھی۔ مصر میں رہتے تھے ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ جعفر کہتے ہیں اور بعض لوگ عبد کہتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے عبد میں کیا ہے جعفر میں نہیں کیا۔

۷۵۸۔ حضرت جعفرؓ بن ابی سفیان

حضرت جعفرؓ بن ابی سفیان بن حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم۔ ابوسفیان کا نام مغیرہ ہے مگر وہ اپنی کنیت سے زیادہ مشہور ہیں۔ ان کی والدہ کا نام جمانہ بنت ابی طالب بن عبدالمطلب ہے واقدی نے ذکر کیا ہے کہ انہوں نے نبی کا زمانہ پایا تھا اور آپ کے ہمراہ غزوۂ حنین میں شریک تھے اور حضرت معاویہ کے زمانہ تک باقی رہے ان کی خلافت کے درمیانی زمانے میں وفات پائی۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ وہم ہے کیونکہ غزوۂ حنین میں خود ابوسفیان شریک تھے۔ جعفر شریک نہ تھے۔

۷۵۹۔ حضرت جعفر طیارؓ بن ابی طالب

حضرت جعفر طیارؓ بن ابی طالب۔ ابوطالب کا نام عبد مناف بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی۔ قریشی ہیں ہاشمی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔رسول اللہؐ کے چچازاد بھائی ہیں اور حضرت علی بن ابی طالبؓ کے حقیقی بھائی ہیں۔یہ جعفر طیار [1] کے لقب سے مشہور ہیں۔ سیرت میں اور صورت میں سب سے زیادہ رسول اللہؐ کے مشابہ تھے۔اپنے بھائی علی کے اسلام سے کچھ ہی پیچھے اسلام لائے روایت ہے کہ ابوطالب نے ایک مرتبہ آپؐ کو اور علیؓ کو دیکھا کہ یہ دونوں نماز پڑھ رہے ہیں علیؓ آپ کی داہنی طرف ہیں تو ابوطالب نے جعفر سے کہا کہ تم بھی اپنے چچا کے بیٹے کے پہلو میں نماز پڑھ لو اور تم ان کی بائیں طرف کھڑے ہو۔بعض لوگوں کا قول ہے کہ یہ اکتیس آدمیوں کے بعد اسلام لائے۔اور یہ خود بتیسویں شخص تھے یہ ابن اسحٰق کا قول ہے۔انہوں نے دو ہجرتیں کیں۔ایک ہجرت حبش کی طرف اور دوسری ہجرت مدینہ کی طرف۔ان سے ان کے بیٹے عبداللہ نے اور ابوموسیٰ اشعری نے اور عمرو بن عاص نے روایت کی ہے رسول اللہ ﷺ ان کو ابوالمساکین کہا کرتے تھے۔یہ حضرت علیؓ سے دس برس بڑے تھے اور ان کے بھائی عقیل ان سے دس برس بڑے تھے اور ان کے بھائی طالب عقیل سے دس برس بڑھے تھے۔جب انہوں نے حبش کی طرف ہجرت کی تو وہاں نجاشی کے پاس رہے یہاں تک کہ جب رسول اللہ فتح خیبر کے بعد لوٹے تو یہ (حبش سے واپس ہو کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملے حضرت نے انہیں لپٹا لیا اور ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان میں بوسہ دیا اور فرمایا میں نہیں جانتا کہ مجھے (اس وقت) کس بات کی زیادہ خوشی ہے آیا جعفر کے آنے کی یا فتح خیبر کی۔انہیں رسول اللہؐ نے مسجد اقدس کے پہلو میں رہنے کو جگہ دی۔ہمیں اسماعیل بن عبیداللہ اور کئی لوگوں نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبدالوہاب ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خالد حذا نے عکرمہ سے انہوں نے ابوہریرہ سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے بعد رسول اللہؐ کے کسی نے [1] جوتی نہیں پہنی اور نہ سواری پر سوار ہوا اور نہ کسی اونٹنی پر بیٹھا جو جعفر سے افضل ہو۔اسماعیل بن عبیداللہ کہتے تھے ہمیں ابوعیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن حجر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن جعفر نے علا بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوہریرہ سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ کہ میں نے جعفر کو دیکھا کہ وہ جنت میں فرشتوں کے ساتھ اڑ رہے تھے۔ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد نے اجازۃً اپنی اسناد سے ابوبکر یعنی احمد بن عمرو بن ضحاک تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محرز بن سلمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبدالعزیز بن محمد نے یزید بن عبداللہ بن الہاد سے اور محمد بن نافع بن عجیر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت علی ابن ابی طالب سے نقل کر کے خبر دی کہ نبیؐ نے (ایک مرتبہ جعفر) سے فرمایا اے جعفر تم سیرت اور صورت میں میرے مشابہ ہو اور تم میری عترت میں سے ہو یعنی اسی گھر کے ہو جس گھر کا میں ہوں۔یہ حدیث قصہ طلب ہے۔ہمیں ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد بن حنبل سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم یعنی فضل بن دکین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں فطر نے کثیر بن نافع نواءؔ سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم نے عبداللہ بن ملیل سے سنا وہ کہتے تھے میں نے علی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہؐ فرماتے تھے کوئی نبی مجھ سے پہلے ایسا نہیں ہوا جس کو سات برگزیدہ رفیق اور وزیر نہ ملے ہوں اور مجھے چودہ ملے ہیں۔حمزہ، جعفر، علی، حسن، حسین، ابوبکر، عمر، مقداد، حذیفہ، سلمان، عمار، بلال، (دو نام اس روایت میں رہ گئے ہیں وہ عبداللہ بن مسعود اور ابوذر ہیں) ہمیں کئی لوگوں نے اپنی سند سے محمد بن اسماعیل (بخاری) سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن ابی بکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن ابراہیم

---

[1] عرب میں یہ محاورہ بہت رائج ہے کہ فلاں شخص سے بہتر کوئی اونٹ پر سوار نہیں ہوا فلاں شخص سے بہتر کسی پر آفتاب طلوع نہیں کیا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس سے بہتر روئے زمین پر کوئی نہیں ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن دینار یعنی ابوعبداللہ جہنی نے ابن ابی ذئب سے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے ابوہریرہ سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میری یہ حال تھی کہ شدت گرسنگی کے باعث سے میں اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیتا تھا اور میں لوگوں سے ایک ایک آیت پڑھتا پھرتا تھا حالانکہ وہ آیت مجھے یاد ہوتی تھی محض اسی لئے کہ وہ شخص مجھے اپنے گھر لے جائے اور مجھے کچھ کھلائے جعفر بن ابی طالب مسکینوں کے لئے سب سے زیادہ اچھے تھے۔ وہ مجھے اپنے گھر لے جاتے تھے اور جو کچھ ان کے گھر میں ہوتا تھا مجھے کھلاتے تھے یہاں تک کہ (اگر کچھ نہ ہوتا تھا تو) وہ اس خالی کپی کو اٹھا لاتے تھے جس میں گھی یا چربی رہتی تھی۔ ہم اس کپی کو پھاڑ ڈالتے تھے اور جو کچھ اس میں ہوتا تھا اس کو چاٹ لیتے تھے۔

ہمیں ابن جعفر یعنی عبیداللہ بن احمد بن علی بغدادی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحٰق سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا مجھ سے محمد بن جعفر بن زبیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ عمرہ قضا سے ماہ ذی الحجہ میں مدینہ آئے اور مدینہ میں کچھ دنوں قیام فرمانے کے بعد آپ نے جمادی ۸ ہجری میں غزوۂ موتہ کے لئے لشکر بھیجا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن جعفر نے عروہ سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ غزوۂ موتہ میں بہت سخت لڑائی ہوئی یہاں تک کہ زید بن حارثہ شہید ہو گئے بعد ان کے جعفر (طیار) نے جھنڈا لیا اور لڑے یہاں تک کہ وہ بھی شہید ہو گئے۔ وہ کہتے تھے ہم سے ابن اسحٰق نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے یحیٰی بن عباد بن عبداللہ بن زبیر نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے یعنی میری مرضعہ کے شوہر نے جو بنی مرہ بن عوف کے خاندان سے تھے بیان کیا وہ کہتے تھے واللہ میں گویا اب بھی جعفر بن ابی طالب کی طرف دیکھ رہا ہوں جب وہ غزوۂ موتہ میں اپنے گھوڑے سے گرے اور انہوں نے (غصہ میں) اس گھوڑے کے پیر کاٹ ڈالے بعد اس کے آگے بڑھے یہاں تک کہ شہید ہو گئے ابن اسحٰق کہتے تھے اسلام میں یہ سب سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے گھوڑے کے پیر کاٹے جب لڑائی ہو رہی تھی تو جعفر کے دونوں ہاتھ کٹ گئے اور جھنڈا انہیں کے پاس رہا انہوں نے اس کو پھینکا نہیں (بلکہ اس کو دانتوں سے پکڑ لیا) رسول اللہ ؐ فرماتے تھے کہ اس کے عوض میں اللہ نے انہیں دو پر دیئے ہیں جن سے وہ جنت میں اڑتے پھرتے ہیں۔ جب یہ شہید ہو گئے تو ستر سے کچھ اوپر زخم تلوار اور نیزہ کے ان کے بدن میں دیکھے گئے یہ سب زخم ان کے سامنے والے حصہ جسم میں تھے بعض لوگ کہتے ہیں کہ پچاس سے کچھ اوپر زخم تھے مگر پہلا ہی قول صحیح ہے ابن اسحٰق کہتے تھے کہ جب یہ لوگ (یعنی زید بن حارثہ اور جعفر وغیرہ) شہید ہوئے۔

تو رسول اللہ ؐ نے فرمایا مجھے اس وقت (جبرائیل سے) یہ خبر ملی ہے کہ اب لشکر کا جھنڈا زید بن حارثہ نے لیا اور وہ لڑے یہاں تک کہ شہید ہو گئے پھر جعفر نے لیا اور لڑے یہاں تک کہ وہ بھی شہید ہو گئے یہ کہہ کے رسول اللہ ؐ نے سکوت فرمایا یہاں تک کہ انصار کے چہرے غم سے متغیر ہو گئے اور وہ سمجھ گئے کہ عبداللہ بن رواحہ کو بھی وہی بات پیش آئی جو وہ نہ چاہتے تھے بعد اس کے رسول اللہ ؐ نے فرمایا کہ عبداللہ بن رواحہ نے جھنڈا لیا اور لڑے یہاں تک کہ وہ بھی شہید ہو گئے پھر یہ سب لوگ سونے کے تختوں پر بٹھا کے جنت میں اٹھائے گئے۔ میں نے عبداللہ (بن رواحہ) کے تخت کو دیکھا کہ وہ ان کے دونوں ساتھیوں (یعنی زید بن حارثہ اور جعفر) کے تخت سے ہٹا ہوا تھا میں نے پوچھا کہ اس کی کیا وجہ ہے تو مجھے بیان کیا گیا کہ وہ دونوں جب شہید ہو گئے تو ان کو تردد ہوا بعد اس کے یہ بھی شہید ہو گئے (اس تردد کی وجہ سے ان کا مرتبہ کچھ کم رہا) ابن اسحٰق کہتے تھے مجھے عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو ابن حزم نے ام عیسیٰ سے انہوں نے ام جعفر بنت جعفر بن ابی طالب سے انہوں نے ان کی دادی اسماء بنت عمیس سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتی تھی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب جعفر اور ان کے اصحاب شہید ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لے گئے میں اپنا خمیر گوندھ چکی تھی اور اپنے بیٹوں کو نہلایا تھا اور ان کے سر میں تیل ڈالا تھا اور انہیں صاف صاف کپڑے پہنائے تھے پس رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جعفر کے بیٹوں کو میرے پاس لے آؤ چنانچہ میں ان کو لے آئی رسول اللہؐ نے انہیں پیار کیا اور آپ کی دونوں آنکھوں میں آنسو بھر آئے میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہو جائیں آپ کیوں روتے ہیں کیا آپ کو جعفر اور ان کے اصحاب کی کوئی خبر ملی ہے آپ نے فرمایا ہاں وہ آج شہید ہو گئے۔

پس (یکا یک میں بے اختیار) اٹھ کھڑی ہوئی اور چلانے لگی عورتیں جمع ہو گئیں اور رسول اللہؐ اپنے گھر لوٹ گئے اور آپ نے (امہات المومنین سے) فرمایا کہ جعفر کے گھر کی خبر رکھنا کیونکہ وہ لوگ آج مصیبت میں گرفتار ہیں ابن اسحٰق کہتے تھے مجھ سے عبدالرحمٰن بن قاسم نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتی تھی جب جعفر کی وفات کی خبر آئی تو ہم نے رسول اللہؐ کے چہرہ میں سخت رنج دیکھا اور مروی ہے کہ رسول اللہ کو جب جعفر کی شہادت کی خبر ملی تو آپ ان کی بی بی اسماء بنت عمیس کے پاس تشریف لے گئے اور جعفر کی تعزیت کی اور حضرت (سیدۃ النساء) فاطمہ (زہرا) بھی روتی ہوئی تشریف لے گئیں اور کہتی تھیں واعماہ (اے میرے چچا) تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جعفر جیسے شخص پر رونے والیوں کو رونا چاہیے رسول اللہ کو اس واقعہ سے بہت ہی سخت رنج ہوا یہاں تک کہ جبرائیل آپ کے پاس آئے اور آپ کو خبر دی کہ جعفر کو دو خون آلودہ بازو دیئے گئے ہیں جن سے وہ فرشتوں کے ساتھ اڑتے پھرتے ہیں عبداللہ بن جعفر کہتے تھے میں جب (اپنے چچا امیر المومنین) علی سے کچھ مانگتا تھا اور وہ مجھے نہ دیتے تھے تو میں کہتا تھا بحق جعفر (مجھے دے دیجئے) پس فوراً مجھے دیدیتے تھے۔ حضرت عمرؓ عبداللہ بن جعفر کو دیکھ کر فرماتے تھے السلام علیکم یا ابن ذی الجناحین (اے دو پروں والے کے بیٹے تم پر سلامتی ہو) حضرت جعفر کی عمر جب وہ شہید ہوئے۔ اکتالیس برس کی تھی اس کے علاوہ اور اقوال بھی ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۷۶۰۔ حضرت جعفرؓ عبدی

حضرت جعفرؓ عبدی۔ ان کا تذکرہ عسکری یعنی علی بن سعید نے صحابہ میں لکھا ہے۔ ان کی حدیث لیث بن ابی سلیم نے زید سے انہوں نے جعفر عبدی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت کے ان لوگوں کے لئے خرابی ہے جو یقین [1] کے ساتھ کہہ دیتے ہیں کہ فلاں شخص جنت میں ہے اور فلاں شخص دوزخ میں ہے ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۷۶۱۔ حضرت جعفرؓ بن محمد بن مسلمہ

حضرت جعفرؓ بن محمد بن مسلمہ۔ ابن شاہین نے کہا ہے کہ میں نے عبداللہ بن سلیمان بن اشعث سے سنا وہ کہتے تھے کہ جعفر بن محمد بن مسلمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے تھے اور فتح مکہ میں اور اس کے بعد کے مشاہد میں شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

---

[1] یقین کے ساتھ کسی مومن کو جنتی کہہ دینا گو وہ کیسا ہی نیک اور صالح مومن ہی ہو سوا ان کے جن کے جنتی ہونے کی خبر حضرت مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے دی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۶۲۔ حضرت جعفیؓ

حضرت جعفیؓ۔ بضم جیم۔ ان کے نام کے آخر میں یے ہے۔ ان کا تذکرہ ابن ابی حاتم نے کیا ہے اور کہا ہے کہ جعفی بن سعد العشیرہ قبیلہ مذحج سے ہیں نبیؐ کے حضور میں جعفی کے وفد کے ہمراہ آئے تھے۔ ان دونوں میں کہ جب نبیؐ کی وفات ہوئی ہے۔ ابن ابی حاتم نے اپنے والد سے ایسا ہی نقل کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں بڑے تعجب کی بات ہے کہ کوئی عالم ایسی بات کہے (جو ابوعمر نے کہی) اس لئے کہ جعفی بن سعد العشیرہ نبیؐ سے بہت پہلے مر چکے تھے قبیلہ جعفی کے جن لوگوں نے نبی ﷺ کی صحبت اٹھائی ہے ان کے اور ان جعفی کے درمیان میں دس پشت سے زیادہ ہیں میں خیال کرتا ہوں کہ ابوعمر نے وفد جعفی کا ذکر دیکھا تو انہوں نے یہ سمجھا کہ جعفی کسی شخص کا نام ہے اور وہ جعف کی طرف منسوب ہے وہ سمجھے کہ اصل نام جعف ہے اور اس میں یائے نسبت زیادہ کر دی گئی ہے اور اگر انہیں یہ معلوم ہو جاتا کہ جعفی (پورا) نام ہے اور وہ ایک شخص تھا جو نبیؐ سے پہلے مر چکا تھا تو کبھی وہ اس کو صحابی نہ لکھتے۔

۷۶۳۔ حضرت جعونہؓ بن زیادہ شنی

حضرت جعونہؓ بن زیادہ شنی۔ انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا عریف [1] کے بغیر چارہ نہیں اور عریف دوزخ میں جائے گا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۷۶۴۔ حضرت جعیلؓ بن زیاد اشجعی

حضرت جعیلؓ بن زیاد اشجعی کوفی۔ ان کا صحابی ہونا ثابت ہے۔ بعض لوگوں نے ان کا نام جعال بھی لکھا ہے یہ اوپر گزر چکا ہے۔ ان کا نسب ابن مندہ نے ایسا ہی بیان کیا ہے اور ابوعمر اور ابونعیم نے ان کا نسب بیان ہی نہیں کیا اور کہا ہے کہ جعیل اشجعی۔ ان سے عبداللہ بن ابی الجعد یعنی سالم کے بھائی نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفرج بن ابی الرجاء نے اپنی سند سے ابوبکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں زید بن حباب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں رافع بن سلمہ بن زیاد بن ابی الجعد نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے عبداللہ ابن ابی الجعد نے جعیل اشجعی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں نبیؐ کے ہمراہ آپ کے بعض غزوات میں تھا میں ایک لاغر اور کمزور گھوڑے پر سوار تھا اور سب سے پیچھے رہتا تھا پس رسول اللہؐ مجھ سے ملے اور آپ نے فرمایا کہ اے گھوڑے والے (تیز) چل میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ گھوڑا لاغر اور کمزور ہے (چلنے نہیں پاتا) پس آپ نے ایک درہ جو آپ کے ہاتھ میں تھا اٹھایا اور اس سے اس گھوڑے کو مارا اور فرمایا کہ اے اللہ اس شخص کو اس گھوڑے میں برکت دے پس بہ تحقیق میں نے اپنے کو دیکھا کہ مجھے اس پر قابو نہ تھا (اس قدر تیز رو ہو گیا کہ) تمام لوگوں سے آگے رہنے لگا اور میں نے اس کے بچے بارہ ہزار میں بیچے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

ابن ماکولا نے لکھا ہے کہ جعیل بضم جیم و فتح عین و سکون یامثناۃ تحتانیہ ہے یہ جعیل اشجعی ہیں انہوں نے نبی ﷺ سے روایت

---

[1] عریف قوم کے اس شخص کو کہتے ہیں جو سلطنت اور قوم کے درمیان واسطہ ہو جیسے سردار اگر وہ اپنے فرائض میں قصور کرے تو مستحق دوزخ ہے۔۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی ہے ابن ماکولا نے کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو جمیل کہتے ہیں۔ حالانکہ یہ غلط ہے۔

۷۶۵۔ حضرت جعیلؓ بن سراقہ ضمری

حضرت جعیلؓ بن سراقہ ضمری۔ بعض لوگ ان کو غفاری کہتے ہیں۔ عوف کے بھائی ہیں بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام جعال ہے یہ اہل صفہ میں سے ہیں ان کا ذکر جعال کے نام میں گزر چکا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۷۶۶۔ حضرت جعیلؓ

حضرت جعیلؓ۔ ان کا نام نبیؐ نے عمر رکھا تھا۔ عروہ بن زبیر نے عبداللہ بن کعب بن مالک سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا جب نبیؐ نے (غزوۂ خندق میں) خندق کو کھودوانا شروع کیا تو آپ نے کام لوگوں پر تقسیم کر دیئے تھے (کوئی کھودتا تھا کوئی مٹی ڈھوتا تھا اور خود حضور بھی ان کے ساتھ محنت کر رہے تھے۔ ان میں ایک شخص تھے جن کا نام جعیل تھا اور رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام عمر رکھا تھا۔ بعض لوگوں نے رجز میں یہ شعر پڑھا

سماہ من بعد جعیل عمرا وکان للبائس یوما ظہرا

حضرت نے بجائے جعیل کے عمران کا نام رکھا۔ وہ ایک زمانے میں غریبوں کے پشت پناہ تھے۔

اور رسول اللہ بھی جب وہ لوگ عمرا کہتے تھے تو عمرا کہتے تھے اور جب وہ لوگ ظہرا کہتے تھے تو آپ بھی ان کے ساتھ ظہرا کہتے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

باب الجیم والفاء

۷۶۷۔ حضرت جفشیشؓ بن نعمان کندی

حضرت جفشیشؓ بن نعمان کندی۔ بعض لوگ ان کے نام میں جیم کہتے ہیں اور بعض ح اور خ۔ یہ حضرمی ہیں کنیت ان کی ابوالخیر ہے۔ نبیؐ کے حضور میں اشعث بن قیس کندی کے ساتھ وفد کندہ کے ہمراہ آئے تھے۔ یہی ہیں جنہوں نے نبیؐ سے پوچھا تھا کہ آپ ہم میں سے ہیں (یا کسی اور قبیلے سے) اور آپ نے جواب دیا تھا کہ ہم اپنی ماں کو گالی نہیں دیتے اور نہ اپنے باپ سے جدا ہوتے ہیں ہم نضر بن کنانہ کی اولاد سے ہیں۔ تین میں سے کسی نے بھی ان کا نسب نہیں بیان کیا اور ہشام کلبی نے کہا ہے کہ ان کا نام معدان ہے یہ جفشیش ہیں بیٹے اسود بن معدی کرب بن ثمامہ بن اسود بن عبداللہ بن حارث الولادا بن عمرو بن معاویہ بن حارث اکبر بن معاویہ بن ثور بن مرتع بن معاویہ کے معاویہ کا نام کندہ ہے کندی ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں جفشیش ان کا لقب ہے۔ یہ وہی ہیں جن سے ایک شخص نے کسی زمین کی بابت نبیؐ کے سامنے جھگڑا کیا تھا اور آپ نے ان دونوں میں سے ایک پر قسم عائد کی تھی تو انہوں نے عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ ﷺ اگر یہ قسم کھالے گا تو (کیا) میں اپنی زمین اس کو دے دوں گا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو اگر یہ جھوٹی قسم کھالے گا تو تمہارا تو صرف دنیا کا ایک تھوڑا سا نقصان ہو جائے گا اور) اس کی مغفرت نہ ہوگی۔ اس حدیث کو شعبی نے اشعث بن قیس سے روایت کیا ہے وہ کہتے تھے کہ ہمارے اور ایک حضرمی شخص کے درمیان میں جن کا نام جفشیش تھا کسی زمین کی بابت کچھ جھگڑا ہو گیا تھا تو ان سے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اپنے گواہ لاؤ ورنہ یہ تمہار

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سامنے قسم کھائیں گے۔ ابوعمر نے اس حدیث کو اسی طرح روایت کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ شعبی نے اشعث سے روایت کیا ہے اور شعبی نے جفشیش سے روایت نہیں کیا مگر صحیح وہی ہے جو ہم سے اسماعیل بن عبید اللہ وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ سورۃ سلمی تک بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں قتیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالاحوص نے سماک بن حرب سے انہوں نے علقمہ بن وائل سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ حضر موت کا ایک شخص اور قبیلہ کندہ کا ایک شخص یہ دونوں نبیؐ کے حضور میں آئے حضر موت والے نے عرض کیا کہ یارسول اللہ اس شخص نے میری زمین جو میرے قبضہ میں تھی دبالی ہے کندی نے کہا کہ وہ زمین میری ہے اور میرے قبضہ میں ہے اس کا اس میں کچھ حق نہیں ہے۔ نبیؐ نے حضرمی سے فرمایا کہ تمہارے پاس گواہ ہیں اس نے کہا کہ نہیں آپ نے فرمایا پھر (اے کندی) تجھے قسم کھانا ہوگی حضرمی نے عرض کیا کہ یارسول اللہ یہ شخص بدکار ہے قسم کھانے کی کچھ پروانہ کرے گا کسی چیز سے یہ نہیں بچتا حضرت نے فرمایا پھر اوراس سے زیادہ تم کو اس سے کچھ حق نہیں ہے چنانچہ وہ شخص قسم کھانے کے لئے چلا جب وہ پیچھے پھر گیا تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اگر یہ اس کے مال پر قسم کھالے گا تاکہ ناحق اسے دبالے تو بیشک اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس سے ناخوش ہوگا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ ابونعیم نے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام جفشیش ہے ح کے ساتھ حالانکہ یہ وہم ہے۔ ابوعمر نے بھی ابن مندہ کی طرح لکھا ہے۔

۷۶۸۔ حضرت جفینہؓ جہنی

حضرت جفینہؓ جہنی۔ اور بعض لوگ ان کو نہدی کہتے ہیں۔ روایت ہے کہ نبیؐ نے انہیں ایک خط لکھا تھا انہوں نے اس خط سے [1] اپنے ڈول میں پیوند لگایا تو ان سے ان کی بیٹی نے کہا کہ تم نے (بہت برا کام کیا) سردار عرب کے خط کو لے کر اپنے ڈول میں پیوند لگایا پھر (مسلمانوں سے اور ان سے لڑائی ہوئی اور) ان کو شکست ہوگئی اور جس قدر مال ان کا تھا قلیل اور کثیر سب ان سے لے لیا گیا بعد اس کے یہ مسلمان ہو کر آئے تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ غنیمت کے تقسیم ہونے سے پہلے تم اپنا جس قدر مال شناخت کرو لے لو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب الجیم واللام

۷۶۹۔ حضرت جلاسؓ بن سوید

حضرت جلاسؓ بن سوید بن صامت بن خالد بن عطیہ بن خوط بن حبیب بن عمرو بن عوف بن مالک۔ بن اوس۔ انصاری اوسی بعد اس کے یہ بنی عمرو بن عوف سے ہوئے۔ ان کا صحابی ہونا ثابت ہے اور ان کا ذکر مغازی میں ہوتا ہے۔ ابوصالح نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ حارث بن سوید بن صامت دس فرقوں کے ساتھ اسلام سے مرتد ہو گئے تھے اور مکہ چلے گئے تھے پھر حارث بن سوید نادم ہوئے اور مکہ سے لوٹے یہاں تک کہ جب مدینہ کے قریب پہنچے تو اپنے بھائی جلاس بن سوید کے پاس کہلا بھیجا کہ میں اپنی حرکت پر نادم ہوں تم رسول اللہ سے میری طرف سے پوچھو کہ میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دیتا ہوں پس کیا اگر میں حاضر ہو جاؤں تو میری توبہ مقبول ہو جائے گی اگر نہ مقبول ہو تو میں پھر مکہ لوٹ جاؤں چنانچہ جلاس نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے اور آپ

---

[1] یہ خط غالباً اس زمانہ کے دستور کے موافق چمڑے پر لکھا ہوا ہوگا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے حارث کا حال اوران کی ندامت کا اوران کے شہادت دینے کا واقعہ بیان کیا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی الا الذین تابو من بعد ذلک واصلحوا ''مگر وہ لوگ جنہوں نے اس کے بعد توبہ کی اور اچھے کام کئے تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔'' جلاس نے اپنے بھائی کے پاس کہلوا بھیجا اور وہ مدینہ آ گئے اور انہوں نے رسول اللہؐ کے سامنے عذر خواہی کی اور اپنی حرکت سے اللہ کے سامنے توبہ کی۔ یہ رسول اللہؐ نے ان کا عذر قبول کرلیا۔

جلاس (پہلے) منافق تھے پھر انہوں نے توبہ کی اور اچھی توبہ کی عمیر بن سعد کے ساتھ ان کا واقعہ کتب تفسیر میں مشہور ہے وہ یہ ہے کہ غزوۂ تبوک میں یہ رسول اللہؐ سے پیچھے رہ گئے تھے اور دوسرے لوگوں کو جانے سے روکتے تھے ایک روز) انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم اگر محمد سے ہوں تو ہم گدھے سے بدتر ہیں۔ عمیر بن سعد کی ماں ان کے نکاح میں تھیں۔ عمیر یتیم تھے اور انہیں کی تربیت میں تھے ان کے پاس کچھ مال نہ تھا یہی ان کی کفالت کیا کرتے تھے اور ان کے ساتھ عمدہ برتاؤ کرتے تھے عمیر نے جو ان کو یہ بات کہتے ہوئے سنی تو کہا کہ اے جلاس تم سب لوگوں سے زیادہ مجھے محبوب تھے اور تمہارا احسان بھی مجھ پر بہت ہے اور تم سب سے زیادہ میرے نزدیک معظم ہو مگر یہ بات تم نے ایسی کہی کہ اگر میں اس کو (نبیؐ سے) بیان کروں تو یقیناً تم فضیحت ہو جاؤ گے اور اگر میں اس کو چھپاؤں تو خود ہلاک ہو جاؤں پس انہوں نے نبیؐ سے جلاس کی گفتگو بیان کی نبیؐ نے جلاس سے پوچھا انہوں نے اللہ کی قسم کھالی کہ میں نے ایسا نہیں کہا عمیر جھوٹا ہے عمیر (اس وقت) موجود تھے عمیر نبیؐ کے پاس سے یہ کہتے ہوئے چلے آئے کہ

اے اللہ جو کچھ میں نے بیان کیا اس کی تصدیق اپنے نبی پر نازل کر دے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ولقد قالوا کلمة الکفر. الآیة (التوبہ: ۷۴) ''اور بے شک ان لوگوں نے کفر کی بات کہی۔'' پھر اس کے بعد جلاس نے توبہ کی اور اپنے گناہ کا قرار کیا اور ان کی توبہ عمدہ ہوئی عمیر کے ساتھ جو سلوک کرتے تھے اس کو موقوف نہیں کیا اس سے ان کی توبہ (کی عمدگی) معلوم ہوئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابن مندہ نے ابو صالح نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ (اس روایت میں جس حارث کا ذکر ہے وہ) حارث بن جلاس بن صامت (ہیں) مگر یہ صحیح نہیں حارث جلاس بن سوید کے بھائی تھے اس کو خود ابن مندہ اور ابو نعیم نے حارث کے بیان میں لکھا ہے اور کہا ہے کہ حارث بن سوید اور اور لوگوں نے بھی ایسا ہی لکھا ہے۔

۷۷۰۔ حضرت جلاسؓ بن صلیت

حضرت جلاسؓ بن صلیت یربوعی۔ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور آپ سے وضو کی کیفیت پوچھی تھی۔ ان سے ان کی بیٹی ام منقذ نے روایت کی ہے کہ یہ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے اور آپ سے وضو کی کیفیت پوچھی آپ نے فرمایا کہ ایک ایک مرتبہ (بھی تمام اعضا کا دھونا) کافی ہے اور دو مرتبہ (بہتر ہے) اور میں نے خود آپ کو تین تین مرتبہ دھوتے ہوئے دیکھا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۷۷۱۔ حضرت جلاسؓ بن عمرو

حضرت جلاسؓ بن عمرو کندی۔ ان کی حدیث زید بن ہلال بن قطبہ کندی نے اپنے والد سے انہوں نے جلاس بن عمرو کندی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں اپنی قوم یعنی بنی کندہ کے کچھ لوگوں کے ہمراہ نبیؐ کے حضور میں گیا تھا جب ہم لوگ اپنے وطن لوٹنے لگے تو ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ ہمیں کچھ وصیت کیجئے آپ نے فرمایا کام کرنے والے کی انتہا ہوتی ہے اور ابن آدم کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انتہا موت ہے پس تم اپنے پروردگار کا ذکر لازم کرلو کیونکہ وہ تم پر (ہر مصیبت کو) آسان کردے گا اور تمہیں آخرت کی طرف راغب کرے گا اس حدیث کو ابو موسیٰ نے اپنی سند سے لکھا ہے اور کہا ہے کہ علی بن قرین جو راوی حدیث ہیں ضعیف ہیں۔

۷۷۲۔ حضرت جلیبیبؓ

حضرت جلیبیبؓ۔ بضم جیم بروزن قندیل' یہ انصاری ہیں۔ ان کا ذکر ابو برزہ اسلمی کی حدیث میں ہے ایک انصاری مرد کی لڑکی کے نکاح کرا دینے کے قصہ میں۔ یہ پستہ قامت اور کم رو تھے پس وہ انصاری یعنی لڑکی کا باپ اور اس کی ماں ان سے نکاح کرنا نہ چاہتے تھے مگر جب لڑکی نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ کا یہ ارادہ ہے تو اس نے اللہ تعالیٰ کا یہ قول پڑھا **وما كان لمومن ولا مومنة اذا قضى الله ورسوله امرا ان يكون لهم الخيرة من امرهم** .(احزاب:۳۶) ''کسی ایماندار مرد اور کسی ایماندار عورت کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی کام کا حکم دیں تو ان کو اپنے اس کام میں اختیار باقی رہے یعنی اس کام کا کرنا ان پر ضروری ہے۔'' اور کہا کہ میں اس بات پر راضی ہوں اور اس کو برقرار رکھتی ہوں جو میرے لئے رسول اللہؐ نے پسند فرمائی ہے پس رسول اللہؐ نے اس لڑکی کے لئے دعا کی اور فرمایا کہ اے اللہ ان دونوں پر خیر و (وبرکت) نازل فرما اور ان کی زندگی کو تنگ نہ کر چنانچہ (اس دعا کا یہ اثر تھا کہ) تمام انصار سے زیادہ ان کے پاس مال و دولت تھی۔ ہمیں عبداللہ بن احمد خطیب نے اپنی سند سے ابوداؤد طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے۔ ہمیں حماد بن سلمہ نے ثابت سے انہوں نے کنانہ بن نعیم عدوی سے انہوں نے ابو برزہ اسلمی سے روایت کرکے خبر دی کہ رسول اللہؐ اپنے کسی جہاد میں تھے جب آپ قتال سے فارغ ہوئے تو آپ نے (اپنے صحابہ سے) فرمایا کہ کیا تم کسی کو نہیں پاتے لوگوں نے عرض کیا کہ ہاں واللہ ہم فلاں فلاں لوگوں کو نہیں پاتے (معلوم ہوتا ہے وہ شہید ہوگئے) آپ نے فرمایا مگر میں جلیبیب کو ڈھونڈھ رہا ہوں تو لوگوں نے (انہیں مقتل میں تلاش کیا تو) سات آدمیوں کے پاس انہیں پایا جن کو انہوں نے قتل کیا تھا اور بعد سات آدمیوں کے قتل کے کافروں نے ان کو قتل کیا تھا پس یہ نبیؐ کے پاس لائے گئے اور آپ سے سب کیفیت بیان کی گئی آپ نے فرمایا انہوں نے سات آدمیوں کو قتل کیا بعد اس کے کافروں نے ان کو قتل کیا اور آپؐ نے فرمایا یہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں یہی کلمہ آپ نے دو مرتبہ یا تین مرتبہ فرمایا بعد اس کے آپ نے دونوں ہاتھ پھیلا دیئے پھر یہ نبیؐ کے دونوں ہاتھوں [1] پر رکھ دیئے گئے پس ان کے لئے رسول اللہؐ کے دونوں ہاتھ تخت تھے یہاں تک کہ یہ دفن کر دیئے گئے اس حدیث میں غسل [2] کا کچھ ذکر نہیں ہے اس حدیث کو ویلم بن غزوان نے ثابت سے انہوں نے انس سے روایت کیا ہے حالانکہ یہ وہم ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۷۷۳۔ حضرت جلیحہؓ بن عبداللہ

حضرت جلیحہؓ بن عبداللہ بن محارب بن ناشب بن غیرۃ بن سعد بن لیث بن بکر بن عبد مناہ بن کنانہ بن خزیمہ۔ یہ واقدی کا قول ہے۔ اور ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ (ان کے والد کا نام) عبداللہ بن حارث لیثی (ہے) طائف میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شہید

---

[1] حضرت جلیبیب کی اس خوش قسمتی پر رشک آتا ہے اور بے اختیار دل میں یہ آرزو پیدا ہوتی ہے کہ کاش بجائے ان کے میں ہوتا گو ایسی آرزو بھی سوادب سے خالی نہیں۔

[2] یہ حدیث حنفیہ کے موافق ہے حنفیہ کے نزدیک شہید بغیر غسل کے دفن کئے جاتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے پس ابن اسحٰق نے محارب کی جگہ پر حارث کہہ دیا ہے اور باقی نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔ اس کو یونس بن بکیر نے ابن اسحٰق سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

باب الجیم والمیم

۷۷۴۔ حضرت جمانہ رض باہلی

حضرت جمانہ رض باہلی۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ازدی نے ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ ان کا صحابی ہونا ثابت ہے انہوں نے اپنی اسناد سے بکر بن خنیس سے انہوں نے عاصم بن عاصم سے انہوں نے جمانہ باہلی سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ نے فرمایا جب اللہ عزوجل نے موسیٰ ﷺ کو فرعون کے لئے بددعا کرنے کی اجازت دی تو (موسیٰ علیہ السلام نے بددعا کی) فرشتوں نے آمین کہی اللہ نے فرمایا کہ میں نے تیری دعا اور ان لوگوں کی دعا جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں قبول کر لی بعد اس کے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جہاد کرنے والوں کی ایذا سے بچو کیونکہ اللہ ان کے لئے غضبناک ہوتا ہے جیسا کہ پیغمبروں کے لئے غضبناک ہوتا ہے اور ان کی دعا بھی اسی طرح قبول کرتا ہے جس طرح پیغمبروں کی دعا قبول کرتا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۷۷۵۔ حضرت جمد رض کندی

حضرت جمد رض کندی۔ حماد بن سلمہ نے عاصم بن بہدلہ سے روایت کی ہے کہ جمد کندی نے کہا مجھے ایک پیالہ مل جائے جس سے میں کچھ کھالوں تو یہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ مجھے بیٹے کی ولادت کی خوشخبری دی جائے پس نبیؐ سے یہ بات بیان کی گئی آپ نے پوچھا کہ اے جمد تم نے ایسا کہا تھا انہوں نے کہا ہاں تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ اولاد تو ثمرہ قلب اور خنکی چشم ہیں اور (وہ ایسی محبوب چیز ہیں کہ) ان کی وجہ سے آدمی رنجیدہ ہوتا ہے اور بخیل بن جاتا ہے اور بزدل ہو جاتا ہے (تم ان کی ایسی ناقدری کرتے ہو) اس حدیث کو سفیان نے سلیمان سے انہوں نے خیثمہ سے روایت کیا ہے کہ اشعث بن قیس کندی کو بیٹے کے ولادت کی بشارت دی گئی اور وہ نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اس کے بعد راوی نے ویسی ہی حدیث بیان کی اور اس حدیث کو مجالد نے شعبی سے روایت کیا ہے کہ اشعث ابن قیس الخ

ابونعیم نے کہا ہے کہ یہی مشہور اور مستفیض ہے اور حماد بن سلمہ نے اشعث بن قیس کو بسبب (اپنی اولاد سے) محبت نہ کرنے کے پتھر سے تشبیہ دی اسی باعث سے ان کا لقب جمد رکھا جمد بفتح جیم وسکون میم ہے۔ میں قبیلہ کندہ میں جمد نام کا کوئی شخص نہیں جانتا سوا اس جمد کے جوان چار بادشاہوں میں سے تھا جن کے لئے رسول اللہ ﷺ نے بددعا فرمائی تھی اور وہ زمانہ جہالت میں بحالت کفر قتل کر دیئے گئے۔ واللہ اعلم

۷۷۶۔ حضرت جمرہ رض بن عوف

حضرت جمرہ رض بن عوف۔ کنیت انکی ابویزید ہے۔ ان کا شمار اہل فلسطین میں ہوتا ہے۔ ان کی حدیث ان کی اولاد کے پاس ہے۔ وہاس بن علاق بن ہاشم بن یزید بن جمرہ نے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنے باپ سے روایت کیا اور انہوں نے اپنے دادا یزید بن جمرہ سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ میرا باپ جمرہ بن عوف اور میرا چچا حریث نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب وہ رسول اللہؐ کے پاس آئے تو آپؐ نے ان کے سینہ پر ہاتھ پھیرا اور برکت کی دعا فرمائی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۷۷۷۔ حضرت جمرہؓ بن نعمان

حضرت جمرہؓ بن نعمان بن ہوذہ بن مالک بن سمعان بن بیاع بن دلیم بن عدی بن حزاز بن کاہل بن عذرہ بنی عذرہ کے سردار تھے۔ عذرہ کے وفد کے ساتھ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور ان کا صدقہ آپ کے پاس لائے تھے یہ طبری کا قول ہے۔ انہوں نے نبی سے روایت کی ہے کہ آپ نے (ان کو قربانی کے) بال اور خون کے دفن کر دینے کا حکم دیا تھا نبیؐ نے انہیں وادی قری میں اتنی زمین معافی میں دی تھی جس میں ان کا کوڑا جا سکے اور ان کا گھوڑا دوڑ سکے۔ یہ پہلے شخص ہیں جو عذرہ کا صدقہ نبیؐ کے پاس لے کے آئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے مگر ابو موسیٰ نے ان کے نسب سے تین آدمیوں کو ساقط کر دیا ہے انہوں نے ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے بیاع بن کاہل بن عذرہ مگر جو ہم نے بیان کیا وہ صحیح ہے ابن ماکولا اور ابن کلبی وغیرہ ہما نے ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے۔

۷۷۸۔ حضرت جمہانؓ اعمی

حضرت جمہانؓ اعمی۔ ہمیں ابو غانم محمد بن ہبتہ اللہ بن محمد بن ابی جرادہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالظفر سعید بن سہل فلکی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن علی بن احمد بن محمد بن عبید اللہ اخرم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نصر بن علی قامی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالعباس اصم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ربیع بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسد بن موسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں نصر بن طریف نے ایوب بن موسیٰ سے انہوں نے مقبری سے انہوں نے ذکوان سے انہوں نے ام سلمہ سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ رسول اللہؐ کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں کہ جمہان اعمیٰ آ گئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ (اے ام سلمہ) ان سے چھپو۔ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ جمہان تو اندھے ہیں آپ نے فرمایا کہ عورتوں کو بھی مردوں کا دیکھنا مکروہ ہے جس طرح کہ مردوں کا عورتوں کا دیکھنا مکروہ ہے۔

۷۷۹۔ حضرت جمیعؓ بن مسعود

حضرت جمیعؓ بن مسعود بن عمرو بن اصرم بن سالم بن سالم بن مالک بن سالم بن عوف بن عمرو بن عوف بن خزرج' انصاری خزرجی سالمی۔ یہی ہیں جنہوں نے اپنا تمام سامان اللہ عزوجل کی راہ میں خیرات کر دیا تھا یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

۷۸۰۔ حضرت جمیلؓ بن بصرہ

حضرت جمیلؓ بن بصرہ' غفاری۔ بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام جمیل بضم حاء و فتح میم یہی زیادہ مشہور ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں (ان کا نام) بصرہ ابن ابی بصرہ (ہے) مصر میں رہتے تھے اور وہیں ان کا ایک گھر تھا۔ مقبری نے ابو ہریرہ سے انہوں نے جمیل غفاری سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سوا تین مسجدوں کے (اور کسی مسجد کی زیارت کے لئے) سفر نہ کیا جائے (وہ تین مسجدیں یہ ہیں) مسجد مکہ یعنی کعبہ اور میری یہ مسجد اور مسجد بیت المقدس۔ ابن ماکولا نے کہا ہے کہ جمیل بضم حا مہملہ و فتح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میم کنیت ان کی ابوبصرہ غفاری ہے نام ان کا حمیل بن بصرہ ہے۔ علی بن مدینی نے کہا ہے کہ (امام) مالک نے زید بن اسلم کی حدیث میں مقبری سے انہوں نے ابوہریرہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں جمیل سے ملاقات کی یعنی (ان کا نام جمیل) جیم کے ساتھ انہوں نے بتایا اور دراوردی اور ابی نے بھی ان کی موافقت کی ہے اور روح بن قاسم نے زید بن اسلم سے حمیل حا مہملہ کے ساتھ روایت کیا ہے اور سعید بن ابی مریم نے محمد بن جعفر سے انہوں نے زید سے انہیں کے موافق نقل کیا ہے اور ابن الہاد نے کہا ہے کہ (ان کا نام) بصرہ بن ابی بصرہ ہے۔ ابن ماکولا نے کہا ہے کہ صحیح حمیل ہے یعنی بضم حاء اور انہوں نے کہا ہے کہ اسی پر سب کا اتفاق ہے۔ یہ جمیل بیٹے ہیں بصرہ بن وقاص بن حاجب بن غفار کے ان سے عمرو ابن عاص اور ابوہریرہ اور ابوتمیم حبشانی اور تمیم بن فرع مہری نے اور مرثد بن عبداللہ یزنی وغیرہم نے روایت کی ہے ابن ماکولا کا کلام ختم ہوگیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے یہاں لکھا ہے اور ابوعمر نے حمیل بحاء مہملہ میں لکھا ہے۔

۷۸۱۔ حضرت جمیلؓ بن ردام

حضرت جمیلؓ بن ردام عذری۔ انہیں نبیؐ نے مقام رمداء معافی میں دیا تھا عمرو بن حزم نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے جمیل بن ردام کو یہ تحریر لکھ کے دی تھی ھذا ما اعطی محمد رسول اللہ جمیل بن روام العذری اعطاہ الرمدا لا یحاقہ فیہ احد ''یہ سند ہے اس) عطیہ (کی) جو محمد رسول اللہ نے جمیل بن ردام عذری کو دیا میں نے انہیں مقام رمدا' دیدیا کوئی اس میں ان کا شریک نہیں ہے۔ ۱۲''

۷۸۲۔ حضرت جمیلؓ بن عامر

حضرت جمیلؓ بن عامر بن حذیم بن سلامان بن ربیعہ بن عریج بن سعد بن جمح القرشی جمحی۔ سعید بن عامر کے بھائی ہیں اور دادا ہیں نافع بن عمر بن عبداللہ بن جمیل جمحی مکی محدث کے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ مجھے ان کی کوئی روایت معلوم نہیں۔

۷۸۳۔ حضرت جمیلؓ بن معمر

حضرت جمیلؓ بن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح قرشی جمحی بھائی ہیں سفیان بن معمر کے اور چچا ہیں حاطب اور حطاب فرزندان حارث ابن معمر کے۔ زبیر نے کہا ہے کہ جمیل اور سفیان کی کوئی اولاد نہیں ہے ہاں ان کے بھائی حارث کے البتہ اولاد تھی یہ کوئی راز جو ان سے بیان کیا جائے چھپاتے نہ تھے اس بارے میں ان کا واقعہ عمر بن خطاب کے ساتھ مشہور ہے اسی وجہ سے ان کا نام ذو قلبین رکھا گیا تھا اور انہیں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی ما جعل اللہ لرجل من قلبین فی جوفہ ''اللہ نے کسی شخص کے سینے میں دو دل نہیں بنائے۔'' بقول بعض جمیل سال فتح مکہ میں اسلام لائے بہت معمر تھے رسول اللہ کے ہمراہ حنین میں شریک تھے اور انہوں نے زہیر بن ابجر کو گرفتار کر کے قتل کیا تھا اسی واسطے ابوخراش ہذلی نے جمیل بن معمر سے مخاطب ہو کر یہ شعر کہے تھے

فاقسم لو لا قیتہ غیر موثق	لا بک بالجزع الضباع النوھل
وکنیت جمیل اسوء الناس صرعۃ	ولکن اقران الظھور مقاتل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ولیس کعھد الدار یا ام مالک ولکن احاطت بالرقاب السلاسل

قسم کھاتا ہوں کہ اگر میں اسے کھلا ہوا (یعنی بے قید) پا جاؤں۔ تو میں اسے اس طرح رولائیں جیسے پیاسی اونٹنیاں چیختی ہیں۔ اے جمیل تو نے بہت ہی نامردی کا حملہ کیا (کہ ایک دست و پابستہ قیدی کو قتل کیا) مردوں کا کام یہ ہے کہ ہتھیار بند حریف سے لڑیں۔ اے ام مالک اس زمانے کا ایسا معاملہ نہ تھا۔ بلکہ (افسوس ہے کہ) گردنوں میں زنجیریں پڑی ہوئی تھیں۔

اپنے والد کے ہمراہ جنگ فجار میں شریک تھے۔ زبیر بن بکار نے کہا ہے کہ عمر بن خطاب ﷺ عبدالرحمٰن ﷺ بن عوف کے یہاں (ایک مرتبہ) گئے تو انہیں سنا کہ وہ نصب میں یہ گا رہے ہیں

وکیف ثوائی بالمدینۃ بعد ما قضی وطرا منھا جمیل بن معمر

"میں مدینہ میں رہ کر کیا کروں جبکہ جمیل بن معمر اس سے اپنا مقصد پورا کر چکے۔" نصب ایک راگ کی قسم کا نام ہے۔

حضرت عمر بن خطاب جوان کے پاس گئے تو کہا کہ اے ابومحمد یہ کیا (کہہ رہے ہو) انہوں نے کہا جب ہم اپنے گھروں میں تنہا ہوتے ہیں جو کچھ اور لوگ کہا کرتے ہیں وہی ہم بھی کہتے ہیں محمد بن یزید نے جس نے اس حدیث کو روایت کیا تو انہوں نے اس کو الٹ دیا ہے اور کہا ہے کہ حضرت عمر اس شعر کو پڑھ رہے تھے اور عبدالرحمٰن بن عوف ان کے پاس آئے تھے مگر زبیر اس واقعہ کو ان سے زیادہ جانتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے ان کے نسب میں زیادتی کر دی ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ جمیل بن معمر بن حارث بن معمر بن حبیب مگر پہلا ہی قول صحیح ہے۔

۷۸۴۔ حضرت جمیلؓ نجرانی

حضرت جمیلؓ نجرانی۔ محکم بن صالح ضبی نے اسماعیل بن رجاء زبیدی سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے مجھ سے جمیل نجرانی کہتے تھے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے حضور میں آپ کی وفات سے ایک سال پہلے حاضر ہوا تھا آپ فرماتے تھے کہ میں ہر دوست کی دوستی سے علیحدہ نہ ہوں اور اگر میں کسی کو دوست بناتا تو ابوبکر کو دوست بناتا مگر وہ میرے دینی بھائی اور میرے رفیق غار ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ اندلسی نے لکھا ہے۔

باب الجیم والنون

۷۸۵۔ حضرت جنابؓ ابوخابط

حضرت جنابؓ ابوخابط۔ کنیت ان کی ابوخابط کنانی ان کی حدیث سعید بن مسیب نے خابط بن جناب سے انہوں نے اپنے والد جناب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں ایک روز جنگل میں تھا کہ اس عرف سے ایک بہت بڑا لشکر نکلا تو کسی نے کہا کہ یہ رسول اللہ ہیں (اور یہ ان کا لشکر ہے) ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۸۶۔ حضرت جناب رضی اللہ عنہ بن قیظی

حضرت جناب رضی اللہ عنہ بن قیظی انصاری۔ جنگ احد میں شہید ہوئے یہ ابن اسحٰق کا قول ہے مروزی نے ابوایوب سے انہوں نے ابن سعد سے انہوں نے ابن اسحٰق سے اس کو روایت کیا ہے اور لوگوں نے کہا ہے کہ (ان کا نام حباب بن قیظی (ہے) بضم حا و با موحدہ اور بعض لوگ کہتے ہیں خباب بخائے معجمہ مگر حائے مہملہ کے ساتھ صحیح ہے۔

۷۸۷۔ حضرت جناب رضی اللہ عنہ کلبی

حضرت جناب رضی اللہ عنہ کلبی۔ فتح مکہ کے دن اسلام لائے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے آپ کو ایک میانہ قد آدمی سے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جبریل میرے داہنی جانب اور میکائیل میری بائیں جانب ہیں اور فرشتوں نے میرے لشکر پر سایہ کیا ہے پس (اب کوئی خوف نہیں ہے) تم اپنے کچھ شعر سناؤ اس شخص نے تھوڑی دیر سر جھکانے کے بعد کہا

یا رکن معتمد وعصمة لائذ	وملاذ منتجع وجار مجاور
یامن تخیره الاله لخلقه	فحباه بالخلق الزکی الطاهر
انت النبی وخیر عصبة ادم	یا من یجود کفیض بحر زاخر
میکال معک وجبرائیل کلاهما	مدد لنصرک من عزیز قاهر

اے رکن معتمد اور اے جویا سے پناہ کو پناہ دینے والے۔ اور اے بھوکوں کے جائے پناہ اور خائف کو امن دینے والے اے وہ (نبی) جسے اللہ نے اپنی مخلوق کے لئے منتخب فرمایا اور عمدہ اور پاکیزہ عادات سے انہیں آراستہ کیا آپ نبی ہیں اور آدم کی عصمت کا بہتر ذریعہ ہیں اے وہ بزرگ جو مثل دریائے رواں کے بخشش کرتے ہیں۔ میکائیل اور جبرائیل دونوں آپ کے ساتھ ہیں خداوند غالب قاہر کی طرف سے آپ کی مدد کرنے کے لئے۔

جناب کہتے تھے میں نے پوچھا کہ یہ شاعر کون ہیں تو کسی نے کہا کہ یہ حسان ہیں پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ ان کے لئے دعا مانگ رہے تھے اور تعریف کرتے تھے۔

۷۸۸۔ حضرت جنادح رضی اللہ عنہ بن میمون

حضرت جنادح رضی اللہ عنہ بن میمون۔ ان کا شمار صحابہ میں ہے۔ فتح مصر میں شریک تھے۔ ان کی کوئی حدیث معلوم نہیں یہ ابوسعید بن یونس کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۷۸۹۔ حضرت جنادہ رضی اللہ عنہ بن ابی اُمیہ

حضرت جنادہ رضی اللہ عنہ بن ابی اُمیہ۔ یہ جنادہ بیٹے ہیں ابوامیہ کے ازدی ہیں بعد کو زہرانی ہوئے۔ ابوامیہ کا نام مالک ہے۔ یہ ابوعمر نے خلیفہ وغیرہ سے نقل کیا ہے اور بخاری نے کہا ہے کہ ابوامیہ کا نام کثیر ہے اور ابن ابی حاتم نے اپنے والد سے انہوں نے جنادہ بن ابی امیہ دوسی سے (ایک روایت نقل کی ہے اور) کہا ہے کہ نام ابوامیہ کا کبیر ہے۔ جنادہ کے والد بھی صحابی ہیں۔ شامی ہیں۔ فتح مصر میں شریک تھے ان کی اولاد کوفہ میں ہے۔ محمد بن سعد کاتب واقدی نے کہا ہے کہ جنادہ بن ابی امیہ جنادہ بن مالک کے علاوہ ہیں جن کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذکر آئے گا ابوعمر نے کہا ہے کہ محمد بن سعد کا قول صحیح ہے اس فن کے علما کے نزدیک یہ دو شخص ہیں انہوں نے کہا ہے کہ جنادہ بن ابی امیہ غزوہ روم کے لئے حضرت معاویہ کی طرف سے سفر دریا میں تھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے سے لے کر یزید کے زمانے تک وہیں رہے باستثناء ایام فتنہ ۵۹ ہجری میں انہوں نے جاڑے کا زمانہ دریا میں ختم کیا۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ کم سن صحابہ میں تھے انہوں نے نبی سے حدیثیں سنیں تھیں اور معاذ بن جبل سے اور عبادہ بن صامت سے اور ابن عمر سے روایت بھی کی ہے۔ ان سے ابوقبیل معافری نے اور مرثد بن عبداللہ اور بسر بن سعید اور شییم بن بیتان اور حارث بن یزید حضرمی نے روایت کی ہے۔ ہمیں عبدالوہاب بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حجاج نے لیث سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے یزید بن ابی حبیب نے ابوالخیر سے نقل کر کے بیان کیا کہ جنادہ بن ابی امیہ ان سے بیان کرتے تھے کہ کچھ لوگوں نے اصحاب نبیؐ سے باہم اختلاف کیا بعض کہتے تھے کہ ہجرت ختم ہوگئی (بعض کہتے تھے کہ ختم نہیں ہوئی۔ جنادہ کہتے تھے کہ میں رسول اللہؐ کے پاس چلا گیا اور میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہجرت ختم ہوگئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تک جہاد[1] باقی ہے ہجرت کبھی ختم نہ ہوگی۔ ان کی ایک حدیث صرف جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی بابت بھی منقول ہے ان کی وفات ملک شام مین ۸۰ ہجری میں ہوئی۔ یہ کم سن صحابہ میں تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابن مندہ نے ان کے والد کا نام کبیر نہیں بتایا انہوں نے کبیر کو ان جنادہ کا والد قرار دیا ہے جن کا ذکر ہم انشاء اللہ تعالیٰ اس تذکرہ کے بعد کریں گے۔

۷۹۰۔ حضرت جنادہؓ بن ابی امیہ

حضرت جنادہؓ بن ابی امیہ۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ (ان) ابوامیہ کا نام کبیر ہے انہوں نے نبی ﷺ کا زمانہ پایا تھا مگر ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں انہوں نے کہا ہے کہ محمد بن اسماعیل بخاری نے بیان کیا ہے کہ ابوامیہ کا نام کثیر ہے۔ ان کی وفات ۶۷ ہجری میں ہوئی۔ ابوعبداللہ صنابحی نے روایت کی ہے کہ جنادہ بن ابی امیہ کچھ لوگوں کے امام بنے جب نماز پڑھنے کھڑے ہوئے تو (نیت باندھنے سے پہلے) اپنی داہنی جانب مڑ کر دیکھا اور پوچھا کہ تم لوگ (میری امامت پر) راضی ہو ان لوگوں نے کہا ہاں پھر بائیں جانب (والوں سے) بھی انہوں نے اسی طرح (سوال) کیا بعد اس کے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص کسی قوم کا امام بنے اور وہ لوگ اس کی امامت سے ناخوش ہوں تو اس کی نماز اس کے حنجرہ و گردن سے نیچے نہ اترے گی (یعنی اس نماز کا اثر اس کے دل پر کچھ نہ ہوگا) یہ قول ابن مندہ کا ہے۔ ابونعیم نے ان کا ذکر لکھ کر کہا ہے کہ میرے نزدیک یہ وہی جنادہ بن ابی امیہ ازدی ہیں جن کا ذکر ہو چکا بعض متاخرین رواۃ نے ان کے درمیان میں فرق کر دیا ہے حالانکہ یہ دونوں میرے نزدیک ایک ہیں اور انہوں نے یہ حدیث بھی ذکر کی ہے کہ جو شخص کچھ لوگوں کا امام بنے اور وہ لوگ (اس کی امامت سے) خوش نہ ہوں الخ باقی رہے ابوعمر تو انہوں نے پہلے تذکرہ میں تو کہا ہے کہ ان کے والد کا نام کبیر ہے اور اس تذکرے کو بالکل انہوں نے لکھا ہی نہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے بھی ان دونوں کو ایک سمجھا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

---

[1] جہاد کے باقی رہنے کا مطلب ہے کہ جب تک اس کا سبب یعنی مشرکوں کی مخالفت باقی رہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۹۱۔ حضرت جنادہؓ بن ابی امیہ ازدی

حضرت جنادہؓ بن ابی امیہ ازدی۔ کنیت ان کی ابوعبداللہ۔ ان کا صحابی ہونا ثابت ہے۔ مصر میں فروکش تھے اور ان کی اولاد کوفہ میں تھی۔ ابوامیہ کا نام کثیر ہے۔ یہ بخاری کا قول ہے۔ ان کی وفات ۶۷ ہجری میں ہوئی۔ لیث بن سعد نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے ابوالخیر سے روایت کی ہے کہ حذیفہ بارقی نے ان سے بیان کیا کہ جنادہ بن ابی امیہ ان سے بیان کرتے تھے کہ آٹھ آدمی جن میں ایک یہ بھی تھے رسول اللہ ﷺ کے حضور میں گئے رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے دن ان کے سامنے کھانا رکھوایا اور فرمایا کہ کھاؤ ان لوگوں نے کہا ہم روزہ دار ہیں آپ نے فرمایا کیا تم نے کل بھی روزہ رکھا تھا اس کے بعد راوی نے پوری حدیث بیان کی۔

اس تذکرہ کو صرف ابونعیم نے لکھا ہے پس انہوں نے جنادہ بن ابی امیہ کے تین تذکرے لکھے ان میں سے ایک یہ ہے اور دوسرا تذکرہ جنادہ بن ابی امیہ کا جن کی نسبت کہا ہے کہ ابوامیہ کا نام کبیر ہے اور امامت والی حدیث ان سے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ یہ میرے نزدیک جنادہ بن ابی امیہ ازدی ہیں۔ جن کا ذکر اس تذکرے میں ہوا اور وہ دونوں ایک ہیں اور تیسرا تذکرہ جنادہ بن ابی امیہ زہرانی کا جنہوں نے بحری جہاد کیا تھا اور ان سے ہجرت کی حدیث روایت کی ہے اور ان تینوں کو انہوں نے ایک کہا ہے پھر معلوم نہیں کہ انہوں نے یہ تذکرہ کیوں لکھا۔ ابن مندہ نے جنادہ بن ابی امیہ کے صرف دو تذکرے لکھے ہیں۔ واللہ اعلم اور ابوعمر نے تصریح کی ہے کہ اس نام کے دو شخص ہیں ایک جنادہ بن ابی امیہ ازدی زہرانی جن کے والد کا نام کبیر ہے دوسرے جنادہ بن مالک۔ واللہ اعلم۔

۷۹۲۔ حضرت جنادہؓ بن جراد

حضرت جنادہؓ بن جراد عیلانی اسدی۔ بنی عیلان میں سے ایک شخص ہیں۔ بصرہ میں رہتے تھے۔ ان سے زیاد ابن قریع نے جو عیلان ابن جاوہ میں سے ایک شخص تھے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نبی ﷺ کے حضور میں کچھ اونٹ لے کر گیا جن کی ناک پر میں نے داغ دیا تھا تو آپ نے فرمایا کہ اے جنادہ چہرے کے سوا اور کوئی ہڈی تمہیں نہ ملی جس پر داغ دیتے کیا تمہیں معلوم نہیں کہ تمہارے آگے (یعنی قیامت کے دن) قصاص [1] (ہونے والا) ہے میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ان کا معاملہ آپ کے اختیار میں ہے آپ نے فرمایا کہ میرے پاس ایسے اونٹ لاؤ جن پر داغ نہ ہو چنانچہ میں ایک ابن لبون [2] اور ایک حقہ آپ کی خدمت میں لے کر گیا اور میں نے داغ دینے کا آلہ ان کے گردن کے محاذی رکھا آپ نے فرمایا پیچھے ہٹاؤ اور آپ برابر یہی فرماتے رہے کہ پیچھے ہٹاؤ یہاں تک کہ جب میں ران تک پہنچا اس وقت نبی ﷺ نے فرمایا علی برکتہ اللہ پس میں نے ان کی ران میں داغ دے دیا صدقہ [3] کے اونٹ صرف دو حقہ (میرے ذمہ) تھے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابوعمر نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ عیلانی اسدی۔ میں اس نسب کو نہیں جانتا۔ عیلان تو

---

[1] یعنی اس کا عوض تم سے لیا جائے گا۔

[2] ابن لبون اس اونٹ کو کہتے ہیں جو پورے دو برس کا ہو کر تیسرے برس میں شروع ہو گیا ہو اور حقہ وہ اونٹ جس کی عمر کے تین برس پورے ہو کر چوتھا برس شروع ہو گیا ہو۔

[3] یعنی خدا کا نام لے کر یہیں داغ دے دو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیٹے ہیں جاوہ بن معن کے اور معن کی اولاد قبیلہ باہلہ میں منسوب ہے پس یہ عیلانی باہلی ہوں گے باقی رہے اسدی تو شاید قبیلہ اسد میں ان کی حلف رہی ہو ورنہ یہ ان میں سے نہیں ہیں۔ ابو احمد عسکری نے قبیلہ باہلہ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ واللہ اعلم

۷۹۳۔ حضرت جنادہؓ بن زید حارثی

حضرت جنادہؓ بن زید حارثی۔ اعراب بصرہ میں سے ہیں۔ ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں اس کی سند میں کچھ کلام ہے ان سے ان کی بیٹی ام متلمس نے اپنے والد جنادہ بن زید سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں وفد بن کے گیا تھا میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں اپنی قوم یعنی قبیلہ بیلہ بلحارث کا جو اہل بحرین میں سے وفد ہوں آپ اللہ سے دعا فرمائیں کہ ہمارے دشمن یعنی قبیلہ ربیعہ اور مضر کے مقابلہ میں ہماری مدد کرے یہاں تک کہ وہ مسلمان ہو جائیں چنانچہ آپ نے اللہ سے دعا فرمائی اور ایک تحریر بھی لکھ دی وہ تحریر ہمارے پاس اب تک ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۷۹۴۔ حضرت جنادہؓ بن سفیان

حضرت جنادہؓ بن سفیان۔ انصاری ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں جمحی اس لئے کہ ان کے والد سفیان معمر بن حبیب بن حذافہ بن جمح کی طرف منسوب ہیں اور منسوب ہونے کی وجہ یہ ہے کہ معمر نے ان کو مکہ میں متبنیٰ کیا تھا۔ ہم نے ان کا حال سفیان کے نام میں ذکر کیا ہے یہ انصار میں سے ہیں بنی زریق بن عامر کے خاندان سے جو بنی جشم بن خزرج کی ایک شاخ ہے مگر ان پر معمر بن حبیب جمحی کا نسب غالب ہے یہ اور ان کی اولاد انہیں کی طرف منسوب ہے جنادہ اور ان کے بھائی جابر اور ان کے والد سفیان (تینوں آدمی) سرزمین حبش سے آئے تھے اور حضرت عمر بن خطاب کی خلافت میں ان کی وفات ہوئی یہ ابن اسحٰق کا قول ہے اور جنادہ اور جابر دونوں بیٹے ہیں سفیان کے اور (اخیافی) بھائی ہیں شرحبیل بن حسنہ کے کیونکہ ان کے والد سفیان نے حسنہ سے جو شرحبیل کی والدہ تھیں مکہ میں نکاح کیا تھا اور ان کی اولاد ان سے ہوئی تھی۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۷۹۵۔ حضرت جنادہؓ بن عبداللہ

حضرت جنادہؓ بن عبداللہ بن علقمہ بن مطلب بن عبد مناف۔ ان کے والد عبداللہ ہیں۔ کنیت ان کی ابو نبقہ ہے جنادہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۷۹۶۔ حضرت جنادہؓ بن مالک

حضرت جنادہؓ بن مالک ازدی۔ مصر میں رہتے تھے اور ان کی اولاد کوفہ میں ہے۔ ان کی حدیث مرثد بن عبداللہ یزنی یعنی ابوالخیر نے حذیفہ ازدی سے انہوں نے جنادہ ازدی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں ازد کے سات آدمیوں کے ہمراہ جن میں آٹھواں میں تھا جمعہ کے دن رسول اللہ کے حضور میں گیا ہم لوگ روزہ دار تھے رسول اللہؐ نے ہمیں کھانے کے لئے بلایا کھانا آپ کے سامنے رکھا ہوا تھا ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ ہم لوگ روزہ دار ہیں حضرت نے فرمایا کیا تم نے کل بھی روزہ رکھا تھا ہم نے عرض کیا کہ نہیں آپ نے فرمایا کہ کیا کل روزہ رکھو گے ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یہ بھی ارادہ نہیں ہے آپ نے فرمایا تو (آج

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی) روزہ [1] نہ رکھو یہ ابن مندہ کا کلام تھا۔ ابونعیم نے بھی جنادہ بن مالک کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ کنیت ان کی ابوعبیداللہ ہے اوران کی اولاد کوفہ میں ہے انہوں نے ان کی حدیث مصعب ابن عبیداللہ بن جنادہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا جنادہ بن مالک سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ نے فرمایا تین باتیں افعال جاہلیت سے ہیں ان کو اہل اسلام میں بھی نہیں چھوڑتے کواکب [2] سے پانی برسنے کی خواہش کرنا' نسب میں طعن کرنا' میت پر (آواز بیان کرکے) رونا۔ ابوعمر نے بھی اسی طرح ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

باقی رہی جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی حدیث تو اس کو ابونعیم نے ایک علیحدہ تذکرہ میں جنادہ بن ابی امیہ ازدی کے بیان میں لکھا ہے. جن کی کنیت ابوعبیداللہ ہے ہم ان کا ذکر کر چکے اور ابوعمر نے اس حدیث کو جنادہ بن ابی امیہ ازدی زہرانی کے بیان میں لکھا ہے اورانہوں نے ان کو ابن مالک اور ابن کثیر لکھا ہے المختصر اس میں لوگوں کا اختلاف ہے ابوعمر نے تو اس بات کی تصریح کردی ہے کہ یہ دو شخص ہیں ایک جنادہ بن ابی امیہ اور دوسرے جنادہ بن مالک اور انہیں سے رونے کے متعلق حدیث مروی ہے اور ابونعیم نے ایک تذکرہ قائم کیا ہے جنادہ بن ابی امیہ ازدی کا اور کنیت ان کی ابوعبیداللہ ہے وہ مصر میں رہتے تھے اور اولاد ان کی کوفہ میں ہے اوران سے جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی حدیث روایت کی ہے اور دوسرا تذکرہ قائم کیا ہے جنادہ بن ابی امیہ کا جن کے والد کا نام کبیر ہے جنہوں نے امامت کی حدیث روایت کی ہے اور تیسرا تذکرہ قائم کیا ہے جنادہ بن ابی امیہ ازدی زہرانی کا جو فتح مصر میں شریک تھے ان سے ہجرت کی حدیث روایت کی ہے بعد اس کے کہا ہے کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے جنادہ سے امامت کی اور ہجرت کی حدیث روایت کی اوران کے دو تذکرے لکھے ہیں صحابہ کا تذکرہ بڑھانے کے لئے حالانکہ یہ تینوں یعنی جنادہ ازدی اور جنادہ زہرانی اور جنادہ جن کی حدیث حذیفہ نے روزے کے متعلق روایت کی ہے میرے نزدیک ایک ہیں مگر ابن مندہ نے جنادہ بن ابی امیہ کے دو تذکرے لکھے ہیں اور ایک تذکرہ جنادہ بن مالک کا لکھا ہے اوران کو تین شخص قرار دیا ہے اوران کے متعلق کچھ کلام نہیں کیا اس سے معلوم ہوا کہ وہ ان کو تین آدمی سمجھتے ہیں۔ ابوعمر اور ابونعیم کا کلام صحت کے بہت ہی قریب ہے۔ واللہ اعلم

۷۹۷۔ حضرت جنادہؓ ازدی

حضرت جنادہؓ ازدی۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ ابن ابی حاتم نے جنادہ بن مالک کے بعد ان کا ذکر کیا ہے اوران کو ایک دوسرا شخص قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ جنادہ ازدی کا صحابی ہونا ثابت ہے۔ مصری ہیں۔ لیث نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے ابوالخیر سے انہوں نے حذیفہ ازدی سے انہوں نے جنادہ ازدی سے روایت کی ہے۔ اس میں اور جنادہ بن ابی امیہ کے تذکرہ میں ابن ابی حاتم سے وہم ہوگیا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ یہ جنادہ وہی ہیں جن کا ذکر اس تذکرے میں ہو چکا ہے جو اس سے پہلے گزر چکا اوران کی حدیث جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی بابت ہے۔ ابوعمر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے میں نہیں جانتا کہ ان کا تذکرہ علیحدہ کیوں لکھا حالانکہ یہ دونوں ایک ہیں۔

---

[1] حنفیہ کے نزدیک بالتخصیص جمعہ کا روزہ رکھنا مکروہ ہے یہ حدیث ان کی موید ہے۔

[2] کواکب سے پانی برسنے کی خواہش کا مطلب ہے کہ جس طرح نجومی پانی برسنے کو بلکہ کل تغیرات عالم کو کواکب کی تاثیرات سمجھتے ہیں اس طرح سمجھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۹۸۔ حضرت جنادہؓ

حضرت جنادہؓ۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ انہیں نبی ﷺ نے ایک خط لکھا تھا ان کا ذکر عمرو بن حرم کی حدیث میں ہے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے جنادہ کو ایک خط لکھا تھا (جس کی عبارت یہ ہے) بسم اللہ الرحمن الرحیم هذا کتاب من محمد رسول الله بجنادة وقومه ومن اتبعه باقام الصلوة وایتا الزکاة واطاع الله ورسوله واعطی الخمس من المغانم خمس الله وفارق المشرکین فان له ذمة الله وذمة محمد ''شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان رحم کرنے والا ہے۔ یہ خط ہے محمد رسول اللہ کی طرف سے جنادہ اور ان کی قوم کے ان لوگوں کے نام جنہوں نے نماز پڑھنے میں اور زکوۃ دینے میں جنادہ کی پیروی کی ہو اور اللہ اور اس کے رسول کے فرمانبرداروں اور مال غنیمت کا پانچواں حصہ خدا کے نام پر نکالتے ہوں اور مشرکوں سے علیحدہ ہو گئے ہوں کہ بہ تحقیق وہ اللہ کی پناہ میں ہیں۔ اور محمد (ﷺ) کی پناہ میں ہیں۔ ۱۲'' ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۷۹۹۔ حضرت جنبذؓ

حضرت جنبذؓ۔ باء موحدہ سے پہلے نون ہے اور آخر میں ذال معجمہ ہے۔ امیر ابونصر نے کہا ہے کہ یہ جنبذ بیٹے ہیں سبع کے وہ کہتے تھے کہ میں نے صبح کو تو رسول اللہ ﷺ سے بحالت کفر جنگ کی اور شام کو مسلمان ہو کر آپ کی طرف سے (کافروں سے) لڑا اس حدیث کو ابوسعید مولی بنی ہاشم نے حجر یعنی ابوخلف سے انہوں نے عبداللہ بن عوف سے روایت کیا ہے وہ کہتے تھے میں نے جنبذ سے سنا ہے خطیب ابوبکر کہتے تھے میں نے اس حدیث کو ابن الفرات کی کتاب میں انہیں کے خط سے لکھا ہوا دیکھا ہے انہوں نے ابوالفتح ازدی سے انہوں نے ابویعلی سے انہوں نے محمد بن عباد سے انہوں نے جنبذ سے روایت کی ہے اسی طرح لکھا ہوا ہے اور وہ قوی الحافظہ اور حجت فی النقل ہے۔

۸۰۰۔ حضرت جندبؓ بن جنادہ

حضرت جندبؓ بن جنادہ بن سفیان بن عبید بن حرام بن غفار بن ملیل بن ضمرہ بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ ابن الیاس بن مضر۔ بعض لوگ اس کے علاوہ اور کچھ کہتے ہیں۔ کنیت ان کی ابوذر غفاری ان کا تذکرہ کنیت کے باب میں انشاء اللہ آئے گا۔ یہ اس وقت اسلام لائے تھے جب کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تھے۔ اول الاسلام تھے یہ چوتھے مسلمان تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں یہ پانچویں مسلمان تھے ان کے نام میں اور ان کے نسب میں بہت اختلاف ہے یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے رسول اللہ کو اسلامی سلام کیا جب یہ مسلمان ہو چکے تو اپنی قوم کے پاس لوٹ کے آئے اور وہیں مقیم رہے یہاں تک کہ نبیؐ نے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی پھر یہ نبیؐ کے پاس حاضر ہوئے بعد اس کے کہ جنگ بدر اور احد اور خندق ہو چکی تھی اور یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے یہاں تک کہ آپ کی وفات ہوگئی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے تین برس پہلے سے یہ خدا کی عبادت کیا کرتے تھے۔ انہوں نے نبی ﷺ سے اس بات پر بیعت کی تھی کہ خدا کی راہ میں ان کو کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خیال نہ ہوگا اور یہ کہ حق بات کہہ دیا کریں گے گو وہ تلخ ہو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمیں ابراہیم بن محمد اور اسماعیل بن عبید اللہ اور ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن نمیر نے اعمش سے انہوں نے عثمان بن عمیر یعنی ابوالیقظان سے انہوں نے ابوحرب سے انہوں نے ابوالاسود دیلی سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ آسمان نے سایہ نہیں کیا اور زمین نے (اپنے اوپر) نہیں اٹھایا کسی ایسے شخص کو جو ابوذر سے زیادہ راست گفتار ہو۔ روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ ابوذر دنیا میں عیسیٰ بن مریم کے زہد پر چل رہے ہیں۔

ان سے حضرت عمر بن خطاب اور ان کے بیٹے عبداللہ بن عمر نے اور ابن عباس نے اور بہت صحابہ نے روایت کی ہے پھر بعد وفات حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے یہ ملک شام چلے گئے تھے اور برابر وہیں رہے یہاں تک کہ حضرت عثمان خلیفہ ہوئے تو انہوں نے حضرت معاویہ کی شکایت پر ان کو بلا لیا اور ان کو ربذہ میں رہنے کو جگہ دی (چنانچہ یہ وہیں رہنے لگے) یہاں تک کہ وہیں ان کی وفات ہوگئی۔ ہمیں ابوبکر محمد بن عبدالوہاب بن عبداللہ بن علی انصاری نے جو ابن شیرجی کے نام سے مشہور ہیں اور کئی لوگوں نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حافظ ابوالقاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن حسن شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شریف ابوالقاسم علی بن ابراہیم بن عباس بن حسن بن حسین یعنی ابوالحسن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعبداللہ محمد بن علی بن یحییٰ بن سلوان مازنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم فضل بن جعفر تمیمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر یعنی عبدالرحمٰن بن قاسم بن فرج بن عبدالواحد ہاشمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومسہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سعید بن عبدالعزیز نے ربیعہ بن یزید سے انہوں نے ابوادریس خولانی سے انہوں نے ابوذر سے روایت کر کے خبر دی وہ رسول اللہ ﷺ سے اور آپ حضرت جبرائیل علیہ السلام سے اور وہ اللہ تبارک وتعالیٰ سے روایت کرتے تھے کہ اس نے فرمایا اے میرے بندو میں نے ظلم کو اپنے اوپر حرام کر لیا ہے اور اس کو تمہارے لئے بھی حرام کر دیا ہے پس اے میرے بندو باہم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو تم رات دن خطا کرتے رہتے ہو اور میں ہی ہوں جو خطاؤں کو بخشتا ہوں اور کچھ پروا نہیں کرتا پس تم مجھ سے بخشش طلب کرو میں تمہاری خطائیں بخش دوں گا اے میرے بندو تم سب بھوکے ہو سوا اس کے جس کو میں کھلاؤں پس تم مجھ سے کھانا طلب کرو میں تمہیں کھلاؤں گا۔ اے میرے بندو تم سب ننگے ہو سوا اس کے جسے میں پہناؤں پس تم مجھ سے کپڑا طلب کرو میں تمہیں کپڑا دوں گا۔ اے میرے بندو اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور انس اور جن سب ایک بہت بڑے بدکار شخص کے مثل ہو جائیں تو یہ بات میری بادشاہت میں کچھ بھی نقصان پیدا نہ کرے گی اے میرے بندو اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور انس و جن ایک بہت بڑے متقی شخص کے مثل ہو جائیں تو یہ بات میری بادشاہت میں کچھ بھی زیادتی نہ پیدا کرے گی۔ اے میرے بندو اگر تمہارے اگلے اور پچھلے انس اور جن سب ایک مقام میں جمع ہو کر مجھ سے مانگیں اور میں ہر ایک جو وہ مانگے دے دوں تو یہ بات میری سلطنت میں کچھ بھی کمی نہ پیدا کرے گی مگر اس قدر جس قدر کہ دریا میں سوئی کے ایک مرتبہ ڈبونے سے دریا کا پانی کم ہو جاتا ہے۔ اے میرے بندو یہ تمہارے اعمال ہیں جن کی میں تمہیں پاداش دیتا ہوں پس اگر کوئی شخص بھلائی پائے تو اسے چاہیے کہ اللہ کا شکر کرے اور جو شخص اس کے خلاف پائے اسے چاہیے کہ اپنے ہی آپ کو ملامت کرے۔

ہمیں ابومحمد حسن بن ابوالقاسم یعنی علی بن حسن نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوسہل یعنی محمد بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفضل رازی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جعفر بن عبداللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن ہارون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد ابن اسحٰق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عفان بن مسلم نے خبر دی وہ کہتے تھے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمیں وہیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن عثمان بن خثیم نے مجاہد سے انہوں نے ابراہیم بن اشتر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت ابوذر کی بی بی سے روایت کر کے خبر دی جب حضرت ابوذر کی وفات کا وقت آیا اور وہ ربذہ میں تھے تو ان کی بی بی رونے لگیں حضرت ابوذر نے پوچھا کہ تم کیوں رو رہی ہو انہوں نے کہا میں اس لئے روتی ہوں کہ مجھے تمہارے لئے کفن کی ضرورت ہوگی حالانکہ میرے پاس کوئی ایسا کپڑا نہیں ہے جو تمہارے کفن کے لئے کافی ہو جائے حضرت ابوذر نے کہا تم نہ روؤ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے (اس کو میں تم سے بیان کرتا ہوں) ایک دن میں چند لوگوں کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں تھا آپ نے فرمایا کہ ایک شخص تم میں سے ایک ویران زمین میں مرے گا اس کی تجہیز و تکفین میں مومنین کی ایک جماعت شریک ہوگی پس میرے ہمراہ جتنے لوگ اس مجلس میں تھے سب آبادی میں اور بستی میں مرے سوا میرے کوئی باقی نہیں رہا اور میں ویرانہ ہی میں مر رہا ہوں پس تم راستے میں جا کر انتظار کرو تم یقیناً وہ بات دیکھو گی جو میں تم سے کہہ رہا ہوں اور میں واللہ جھوٹ نہیں بولتا اور نہ مجھ سے جھوٹ بیان کیا گیا ہے وہ کہنے لگیں کہ یہ کس طرح ہوگا اب حجاج کا قافلہ بھی نکل گیا حضرت ابوذر نے کہا تم راستے میں جا کر انتظار کرنا (چنانچہ وہ راستے میں کھڑی ہوئیں وہ اسی حال میں تھیں کہ یکا یک کچھ لوگوں کو انہوں نے دیکھا کہ وہ اپنی سواریاں دوڑاتے ہوئے آ رہے ہیں گو کہ وہ رخم (ایک تیز پرواز پرند) پس وہ لوگ سامنے آئے اور ان کے پاس کھڑے ہو گئے اور کہا کہ تمہارا کیا حال ہے انہوں نے کہا کہ ایک مرد مسلمان (کا انتقال ہو رہا ہے) تم اسے کفن دو گے اور اس کا اجر حاصل کرو گے ان لوگوں نے پوچھا کہ وہ کون ہے انہوں نے کہا ابوذر تو ان لوگوں نے کہا کہ ہمارے ماں باپ ان پر فدا ہو جائیں بعد اس کے انہوں نے اپنے اونٹوں کو کوڑے مارے تاکہ جلد حضرت ابوذر کے پاس پہنچ جائیں۔

چنانچہ جب یہ حضرت ابوذر کے پاس پہنچے تو انہوں نے کہا کہ تم خوش ہو جاؤ تم ہی وہ لوگ ہو تمہارے ہی حق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا بعد اس کے انہوں نے کہا کہ اس وقت میں یہاں ہوں جہاں تم دیکھ رہے ہوں اگر میرے پاس کوئی ایسا کپڑا ہوتا جو میرے کفن کے لئے کفایت کر سکتا تو مجھے اسی میں کفن دیا جاتا پس اب میں تمہیں اللہ کی قسم دلاتا ہوں کہ مجھے وہ شخص کفن نہ دے جو امیر ہو یا عریف رہا ہو یا قاصد رہا ہو اتفاق سے جس قدر لوگ تھے سب میں کوئی نہ کوئی بات موجود تھی سوا ایک انصاری کے جو انہیں لوگوں کے ہمراہ تھا اس نے کہا میں اس کام کے قابل ہوں دو کپڑے میرے پاس ہیں جو میری ماں کی کاتی ہوئی روئی سے (بنے ہوئے) ہیں ان دونوں میں سے ایک کپڑا یہ میرے جسم پر ہے حضرت ابوذر نے کہا ہاں تو ہی میرا رفیق ہے تو مجھے کفن دے۔

حضرت ابوذر کی وفات ۳۲ ہجری میں ہوئی ان کے جنازے کی نماز عبداللہ بن مسعود نے پڑھائی وہ بھی انہیں لوگوں میں تھے جو ان کی وفات کے وقت پہنچ گئے تھے وہ لوگ حضرت ابوذر کے اہل وعیال کو حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس مدینے لے گئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کی صاحبزادی کو اپنے بچوں کے ساتھ رکھ لیا اور کہا کہ اللہ ابوذر پر رحم کرے۔ حضرت ابوذر گندمی رنگ کے دراز قامت تھے سر کے بال اور ڈاڑھی کے بال سپید تھے ہم ان کے باقی حالات انشاء اللہ کنیت کے باب میں لکھیں گے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸۰۱۔ حضرت جندبؓ بن حیان

حضرت جندبؓ بن حیان۔ کنیت ان کی ابورمثہ ہے۔ تمیمی ہیں بنی امرالقیس بن زید بن مناہ بن تمیم سے ان کے نام میں اختلاف ہے۔ برقی نے ان کا نام یہی بتایا ہے اور ابوعبداللہ ابن مندہ نے رفاعہ کے نام میں ان کا ذکر لکھا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے اسی طرح مختصر لکھا ہے

۸۰۲۔ حضرت جندبؓ بن زہیر

حضرت جندبؓ بن زہیر بن حارث بن کثیر بن سبیع بن مالک بن ذہل بن مازن بن ذبیان بن ثعلبہ بن دول بن سعد مناہ ابن غامد ازدی غامدی۔ جنگ صفین کے پیادوں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے اسی جنگ صفین میں شہید ہوئے ابوعمر نے لکھا ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ جس شخص نے ولید بن عقبہ بن ابی معیط کے سامنے جادوگر کو قتل کیا تھا وہ جندب بن زہیر ہیں یہ زبیر بن بکار کا قول ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں وہ جندب بن کعب تھے یہی صحیح اور انہوں نے کہا ہے کہ جندب بن زہیر کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے بعض لوگ کہتے ہیں یہ صحابی نہیں ہیں اور ان کی حدیث مرسل ہے اور انہوں نے ان کی حدیث میں سری بن اسمٰعیل کی وجہ سے کلام کیا ہے۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ بغوی نے ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ ازدی ہیں اور کلبی نے ابوصالح سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جندب بن زہیر جب نماز پڑھتے تھے یا روزہ رکھتے تھے یا صدقہ دیتے تھے اور ان کی تعریف کی جاتی تھی تو وہ خوش ہوتے تھے اور لوگوں کے کہنے سے وہ ان باتوں کو زیادہ کرتے تھے پس اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل فرمائی:

فمن کان یرجو لقاء ربه فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادة ربه احد– (النساء: ۱۰۰)

"پس جوکوئی اپنے پروردگار سے ملنے کا یقین رکھتا ہو اسے چاہیے کہ نیک کام کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے بغرض تعریف کوئی نیک کام کرنا ریا ہے اور ریا ایک قسم کا شرک ہے۔"

یہ ان لوگوں میں تھے جنہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کوفہ سے شام بھیجا تھا (قبیلہ) ازد میں جو چار جندب تھے جندب الخیر بن عبداللہ اور جندب بن کعب جادوگر کے قاتل اور جندب بن عفیف اور جندب بن زہیر انہیں میں سے ایک یہ بھی ہیں۔ یہ جندب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جنگ صفین میں شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے مگر ابوعمر نے (ان کا تذکرہ مستقل نہیں لکھا بلکہ) ان کے کچھ حالات جندب بن کعب کے تذکرہ میں لکھے ہیں۔

۸۰۳۔ حضرت جندبؓ بن ضمرہ

حضرت جندبؓ بن ضمرہ لیثی۔ یہ وہی شخص ہیں جن کے حق میں اللہ تعالیٰ کا یہ قول نازل ہوا ومن یخرج من بیته مهاجر الی الله ورسوله. (النساء: ۱۰۰) الآیۃ "اور جوکوئی اپنے گھر سے خدا اور رسول کی طرف ہجرت کے ارادے سے نکلے پھر وہ اثنائے راہ میں قبل دارالہجرت میں پہنچنے کے۔" علماء نے ان کے نام میں اختلاف کیا ہے طاؤس نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ نبی لیث میں سے ایک شخص جن کا نام جندب ابن ضمرہ تھا بہت مالدار تھے اور ان کے چار بیٹے تھے انہوں نے ایک مرتبہ کہا کہ اے اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اپنی جان سے تیرے رسول کی مدد کرتا ہوں اور اب میں مشرکوں کی جماعت کو چھوڑ کر دارالہجرت کی طرف جاتا ہوں اور نبی ﷺ کے پاس رہوں گا اور مہاجرین وانصار کی جماعت بڑھاؤں گا

چنانچہ انہوں نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ مجھے دارالہجرت (یعنی مدینہ منورہ) کی طرف لے چلو تا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہوں پس ان لوگوں نے ان کو سوار کیا (اور لے چلے) جب یہ (مقام) تنعیم میں پہنچے تو مر گئے لہٰذا اللہ عز وجل نے یہ آیت نازل فرمائی ومن یخرج من بیته مهاجر الی الله ورسوله الایة. (النساء: ۱۰۰) حماد بن سلمہ نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے یزید بن عبداللہ بن قسیط سے ایسا ہی روایت کیا ہے اور حجاج بن منہال نے بھی محمد بن اسحٰق سے انہوں نے یزید بن قسیط سے ایسا ہی روایت کیا ہے اور انہوں نے یہ بھی روایت کیا ہے کہ ان کا نام جندع بن ضمرہ ہے۔ ابن اسحٰق کے اکثر شاگردوں نے ان کی موافقت کی ہے اور عکرمہ نے ابن عباس سے (ان کا نام) ضمرہ بن ابی العیص روایت کیا ہے اور عبدالغنی بن سعید نے کہا ہے کہ ان کا نام ضمرہ ہے اور ابوصالح نے ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ ان کا نام جندع بن ضمرہ ہے اور بعض لوگ ان کا نام ضمضم بن عمر وخزاعی بتاتے ہیں۔ اس اختلاف کو ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے مگر ابوعمر نے کہا ہے کہ ان کا نام جندب بن ضمرہ جندعی ہے جب یہ آیت نازل ہوئی الم تکن ارض الله واسعة فتهاجروا فیها. الایه (سورة النساء: ۹۷) ''کیا خدا کی زمین وسیع نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کر جاتے۔'' تو انہوں نے کہا کہ یا اللہ میں بہت ہی معذور و مجبور ہوں مگر (اب تیرے حکم کے سامنے) کوئی معذوری اور مجبوری نہیں ہے بعد اس کے وہ چل دیئے حالانکہ بہت ہی بوڑھے تھے۔ راستے ہی میں مر گئے تو نبی ﷺ کے بعض اصحاب نے کہا کہ (افسوس) وہ ہجرت سے پہلے ہی مر گئے اب ہم نہیں جانتے کہ وہ (مرتبہ) ولایت [1] پر ہیں یا نہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی ومن یخرج من بیته مهاجر الی الله ورسوله ثم یدرکه الموت فقد وقع اجره علی الله انہوں نے کچھ بھی اختلاف نقل نہیں کیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۸۰۴۔ حضرت جندبؓ بن عبداللہ

حضرت جندبؓ بن عبداللہ بن سفیان بجلی علقی۔ علقہ بفتح عین ولام ایک شاخ ہے قبیلہ بجیلہ کی یہ علقہ بیٹے ہیں عبقر بن انمار بن اراش بن عمرو بن غوث کے جو بھائی ہیں ازد بن غوث کے یہ صحابی ہیں مگر قدمائے صحابہ میں نہیں ہیں۔ کنیت ان کی ابوعبداللہ ہے کوفہ میں رہتے تھے پھر بصرہ چلے گئے تھے مصعب بن زبیر کے ہمراہ کوفہ گئے تھے۔ ان سے اہل بصرہ میں سے حسن (بصری) اور محمد بن سیرین اور انس بن سیرین اور ابوالسواء عدوی اور بکر بن عبداللہ نے اور یونس بن جبیر باہلی نے اور صفوان بن محرز نے اور ابوعمران جونی نے روایت کی ہے اور اہل کوفہ میں سے عبدالملک بن عمیر نے اور اسود بن قیس نے اور سلمہ ابن کہیل نے روایت کی ہے اور خود انہوں نے ابی بن کعب سے اور حذیفہ سے روایت کی ہے۔ ان سے حسن (بصری) نے روایت کی ہے کہ نبی نے فرمایا جو شخص صبح کی نماز پڑھ لیتا ہے وہ اللہ عز وجل کی پناہ میں ہو جاتا ہے پس خیال رکھو کہ اللہ تم سے اپنے حق کے متعلق مطالبہ نہ کرے۔ ابن مندہ اور

---

[1] ولایت کے معنی دوستی اور نزدیکی یہاں مراد خدا کی دوستی اور اس کا تقرب ہے چونکہ جو مسلمان دارالحرب سے باوجود قدرت کے ہجرت نہ کرے اور خدا کے دشمنوں کے شہر میں رہے وہ خدا کا دوست نہیں ہوتا لہٰذا ان کو یہ شبہ ہوا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابونعیم نے کہا ہے کہ ان کو لوگ جندب الخیر کہتے ہیں اور ابن کلبی نے ذکر کیا ہے کہ جندب الخیر وہ جندب ہیں جو عبداللہ بن اخرم ازدی غامدی ہیں۔ ہمیں ابوالفضل عبداللہ بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جعفر بن احمد بن حسین مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم علی بن محسن تنوخی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین یعنی عبیداللہ بن جعفر بن بیان زینبی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن ابی عوف نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن حسن بن خراش نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن عاصم نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے اپنے والد سے سنا وہ کہتے تھے کہ خالد اثج جو صفوان بن محرز کے بھتیجے تھے صفوان بن محرز سے نقل کرتے تھے کہ انہوں نے بیان کیا کہ جندب بن عبداللہ بجلی نے عسعس بن سلامہ کے پاس فتنہ ابن زبیر کے زمانے میں کہلا بھیجا کہ تم اپنے بھائی بندوں کو میرے لئے جمع کردو تاکہ میں ان سے کچھ بیان کروں۔

چنانچہ عسعس نے ایک آدمی بھیج کر سب کو جمع کرلیا جب وہ جمع ہوگئے تو جندب آئے ایک بارانی پہنے ہوئے تھے اس بارانی کو سر سے ہٹا کر کہنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کا ایک لشکر مشرکوں کی طرف بھیجا تو جب وہ باہم مقابل ہوئے تو مشرکوں میں ایک شخص تھا کہ جب وہ کسی مسلمان پر حملہ کرنے کا ارادہ کرتا اور حملہ کرتا تو اسے قتل کردیتا ایک مسلمان نے اس کی غفلت کا موقع تلاش کیا وہ کہتے تھے کہ ہم سے یہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ اسامہ بن زید تھے چنانچہ انہوں نے (اس کو غافل پاکر) اس پر تلوار چلائی اس نے (اپنے بچاؤ کے لئے) کہا لا الہ الا اللہ مگر انہوں نے (اس کے کہنے پر کچھ التفات نہ کیا اور) اس کو قتل کردیا اور رسول اللہ کے پاس خوشخبری آئی آپ نے سب کیفیت پوچھی اور اس نے آپ سے بیان کیا یہاں تک کہ اس شخص کا حال بھی بیان کیا حضرت نے اسامہ کو بلایا اور ان سے پوچھا کہ تم نے اس شخص کو کیوں قتل کیا انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ اس شخص نے مسلمانوں میں سخت آفت برپا کر رکھی تھی فلاں فلاں مسلمانوں کو اس نے قتل کیا تھا اور انہوں نے بہت سے لوگوں کے نام حضرت کو بتائے اور کہا کہ جب میں نے اس پر تلوار اٹھائی تو اس نے تلوار کو دیکھ کے لا الہ الا اللہ کہہ دیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے اسے قتل کردیا انہوں نے عرض کیا کہ ہاں آپ نے فرمایا پھر تم لا الہ الا اللہ کا کیا جواب دو گے جب وہ قیامت کے دن (مشکل ہوکر) آئے گا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ بار بار یہی فرماتے تھے کہ تم لا الہ الا اللہ کا کیا جواب دو گے جب وہ قیامت کے دن آئے گا یہ حدیث بیان کرکے جندب نے ہم سے کہا کہ دیکھو ایک فتنہ[1] تمہارے اوپر آیا ہے جو اس فتنے میں پڑے گا ہلاک ہوجائے گا۔ عسعس کہتے ہیں کہ ہم لوگوں نے کہا کہ اللہ آپ کو خوشحال رکھے آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں اگر وہ فتنہ ہمارے شہروں میں آجائے تو ہم کیا کریں؟ جندب نے کہا تو تم اپنے گھروں میں گھس جاؤ ہم لوگوں نے کہا کہ اگر فتنہ ہمارے گھروں میں آجائے (تو ہم کیا کریں) جندب نے کہا تو تم اپنی کوٹھڑیوں میں گھس جاؤ ہم لوگوں نے کہا اگر فتنہ ہماری کوٹھڑیوں میں آجائے تو ہم کیا کریں؟ جندب نے کہا تو تم اپنے چھپنے کے مقامات میں گھس جاؤ لوگوں نے کہا اگر وہ فتنہ ہمارے چھپنے کے مقامات میں بھی آجائے تو کیا کریں) جندب نے کہا تو خدا کے بندہ مقتول بنو بندہ قاتل نہ بنو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

---

[1] حضرت عبداللہ بن زبیر سے اور یزید والوں سے جنگ ہو رہی تھی چونکہ دونوں مسلمان تھے اس لئے اس لڑائی کو فتنہ کہا اور اس سے بچنے کی تاکید کی اور اسی فتنہ سے بچانے کے لئے اوپر والی حدیث بیان کی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸۰۵۔ حضرت جندبؓ بن عمرو

حضرت جندبؓ بن عمرو بن حممہ دوسی۔ بنی عبد شمس کے حلیف ہیں عروہ بن زبیر نے اور ابن شہاب نے کہا ہے کہ وہ مقام اجنادین میں شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۸۰۶۔ حضرت جندبؓ بن کعب

حضرت جندبؓ بن کعب بن عبداللہ بن غنم بن جز بن عامر بن مالک بن ذہل بن ثعلبہ بن ظبیان بن غامد ازدی ثمہ الغامدی ان کے نسب میں اس کے علاوہ اور بھی بیان کیا گیا ہے قبیلہ ازد کے جندبوں میں سے ایک یہ بھی ہیں اکثر (ائمہ فن) کے نزدیک جادوگر کو انہیں نے قتل کیا تھا جو لوگ اس کے قائل ہیں ان میں کلبی اور بخاری بھی ہیں۔ ان سے حسن (بصری) نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابراہیم ابن محمد بن مہران فقیہ وغیرہ نے خبر دی وہ اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ (ترمذی) سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا ہمیں احمد بن منیع نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو معاویہ نے اسماعیل بن مسلم سے انہوں نے حسن سے انہوں نے جندب سے روایت کر کے خبر دی کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کہ جادوگر کی سزا یہ ہے کہ اسے تلوار سے قتل کیا جائے۔ اس حدیث کے مرفوع ہونے میں اختلاف ہے بعض نے تو اس کو اسی سند سے مرفوع کیا ہے اور بعض نے اس کو جندب پر موقوف کیا ہے۔

انہوں نے جو جادوگر کو قتل کیا اس کا سبب یہ تھا کہ ولید بن عقبہ بن ابی معیط جب کوفہ کے امیر تھے تو ان کے پاس ایک جادوگر آیا اور ولید کے سامنے شعبدے کرنے لگا اس نے ولید کو یہ دکھایا کہ وہ ایک شخص کو قتل کرتا ہے پھر اسے زندہ کر دیتا ہے اور اونٹنی کے منہ میں (کوئی چیز) ڈالتا ہے اور اس کی شرمگاہ سے (اس کو) نکال لیتا ہے پس ایک تلوار صقیل کی ہوئی اٹھائی اور اسے لے کے جادوگر کے پاس آئے اور ایک ہی وار میں اسے قتل کر دیا پھر اس سے کہا کہ اب تو اپنے آپ کو زندہ کر لے اور انہوں نے یہ آیت پڑھی اتاتون السحر وانتم تبصرون ''کیا تم دیدہ ودانستہ جادو کرتے ہو۔'' پس یہ (گرفتار کر لئے گئے اور) ولید کے سامنے پیش کئے گئے انہوں نے (ولید سے) کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ساحر کی سزا یہ ہے کہ اسے تلوار ماردی جائے مگر ولید نے کچھ نہ سنا اور انہیں قید کر دیا پھر جب داروغہ قید خانہ نے ان کے نماز اور روزے کی حالت دیکھی تو اس نے ان کو رہا کر دیا ولید نے داروغہ کو گرفتار کر لیا اور اسے قتل کر دیا اور بعض لوگ کہتے ہیں (قتل نہیں کیا) بلکہ قید کر دیا تھا پھر حضرت عثمان ؓ کا خط ولید کے نام اس کے چھوڑ دینے کے متعلق آیا اور بعض لوگ کہتے ہیں (یہ نہیں ہوا) بلکہ ولید نے جندب کو قید کیا تو ان کے بھتیجے داروغہ قید خانہ کے پاس گئے اور اسے قتل کر دیا اور جندب کو نکال لیا اور اسی کے متعلق انہوں نے یہ اشعار کہے:

افی مضرب السحار یحبس جندب — یقتل اصحاب النبی الاوائل

فان یک ظنی با بن سلمیٰ ورھطہ — ھوا لحق یطلق جندب ویقاتل

کیا جادوگر کے قتل کرنے سے جندب قید ہو سکتے ہیں۔ اور کیا نبی کے قدیم صحابہ قتل کئے جا سکتے ہیں۔ پس اگر میرا خیال ابن سلمیٰ اور اس کے گروہ کی طرف صحیح ہے تو جندب چھوڑ دیئے جائیں گے اور وہ جہاد کریں گے۔

اور یہ (بعد اس کے) سرزمین روم میں چلے گئے اور وہاں مشرکوں سے برابر لڑتے رہے یہاں تک کہ حضرت معاویہ کی خلافت کے دسویں سال میں وفات پائی۔ (ایک مرتبہ) حضرت ابن عمر سے کسی نے کہا کہ مختار نے ایک کرسی بنوائی ہے اپنے اصحاب سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس پر بیٹھ کر ملاقات کرتا ہے لوگ اس کے ذریعہ سے پانی برسنے کی اور فتح ملنے کی دعائیں مانگتے ہیں تو حضرت ابن عمر نے کہا کہ قبیلہ ازد کا کوئی جندب کیوں نہیں اس کی خبر لیتا (قبیلہ ازد میں جندب نام کے صحابی اتنے تھے) جندب بن زہیر بنی ذبیان سے اور جندب الخیر بن عبداللہ اور جندب بن کعب اور جندب بن عفیف۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۸۰۷۔ حضرت جندبؓ بن مکیث

حضرت جندبؓ بن مکیث بن عمرو بن جراد بن یربوع بن طحیل بن عدی بن ربعہ بن رشدان بن قیس بن جہینہ بن زید جہنی رافع بن مکیث کے بھائی ہیں۔یہ دونوں بھائی صحابی ہیں۔ان سے مسلم بن عبداللہ لیثی نے اور ابو سبرہ جہنی نے روایت کی ہے۔انہیں نبی ﷺ نے (قبیلہ) جہینہ کے صدقات پر عامل بنایا تھا۔یہ محمد بن سعد کا قول ہے۔یہ مدینہ میں رہتے تھے۔ہمیں ابو یاسر ابن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں یعقوب نے خبر دی وہ کہتے تھے میرے والد بیان کرتے تھے کہ مجھ سے محمد بن اسحٰق نے یعقوب بن عتبہ سے انہوں نے مسلم بن عبداللہ لیثی سے انہوں نے جندب بن مکیث سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے غالب بن عبداللہ کلبی کو جو کلب لیث کے خاندان سے تھے (مقام) بلوح کی طرف بھیجا چنانچہ ہم لوگ گئے جب وہاں کے لوگ یکجا ہوئے اور اپنے اپنے گھروں میں سو رہے تو ہم نے ان پر تاخت کی بہتوں کو ہم نے قتل کیا اور مویشی ہانک لائے۔ابو احمد عسکری نے (کہا ہے) کہ یہ جندب بیٹے ہیں عبداللہ بن مکیث کے پھر انہوں نے خود ہی اس کے خلاف لکھ دیا ہے اور رافع بن مکیث کے تذکرہ میں بیان کیا ہے کہ یہ جندب کے بھائی ہیں اور انہوں نے رافع کے نسب میں عبداللہ کو ذکر نہیں کیا پھر یہ جندب کے بھائی کیونکر ہو سکتے ہیں جندب کے بیان میں جو کچھ انہوں نے لکھا ہے اس کے موافق یہ جندب بن عبداللہ بن مکیث کے چچا ہوں گے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۸۰۸۔ حضرت جندبؓ بن ناجیہ

حضرت جندبؓ بن ناجیہ۔یا ناجیہ بن جندب۔محمد بن معمر نے عبیداللہ بن موسیٰ سے انہوں نے موسیٰ عبیداللہ سے انہوں نے عبیداللہ ابن عمرو اسلمی سے انہوں نے ناجیہ بن جندب یا جندب بن ناجیہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے جب ہم (مقام) غمیم میں پہنچے تو رسول اللہ ﷺ کو خبر ملی کہ قریش نے خالد بن ولید کو چند سواروں کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ وہ رسول اللہ ﷺ سے مقابلہ کریں تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے مقابلہ کو پسند نہ کیا آپ ان لوگوں پر بہت مہربان تھے آپ نے فرمایا کہ کوئی ہے جو ہم کو دوسرے راستے سے لے چلے میں نے عرض کیا کہ میرا باپ آپ پر فدا ہو جائے میں (ایسا کر سکتا ہوں) چنانچہ میں نے سب لوگوں کو ایک راستے پر لگا دیا پس ہم برابر چلتے رہے یہاں تک کہ (مقام) حدیبیہ میں جا کے اترے وہاں کا چشمہ بالکل خشک تھا اس میں ایک تیر یا دو تیر اپنے ترکش سے ڈالے بعد اس کے اس میں لعاب دہن ڈال دیا اور دعا کی وہاں کے چشمے ابلنے لگے یہاں تک کہ میں کہتا ہوں کہ (پانی اس کا اس قدر قریب آ گیا کہ) اگر ہم چاہتے تو اپنے ہاتھوں سے چلو بھر لیتے۔اس حدیث کو ابوبکر بن ابی شیبہ نے عبیداللہ سے روایت کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ حدیث ناجیہ سے مروی ہے انہوں نے (ان کے نام میں) شک نہیں کیا۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔یہ جو انہوں نے کہا ہے کہ جب ہم (مقام) غمیم میں پہنچے۔یہ واقعہ عمرہ حدیبیہ کا ہے کیونکہ خالد اس وقت کافر تھے اس کے بعد اسلام لائے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸۰۹۔ حضرت جندبؓ ابوناجیہ

حضرت جندبؓ۔ کنیت ان کی ابوناجیہ ان کے (صحابی ہونے کی) سند میں کلام ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں یہ وہی ہیں جن کا ذکر پہلے ہو چکا۔ مجزاۃ بن زاہر اسلمی نے ناجیہ بن جندب سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے میں نبیؐ کے پاس اس وقت حاضر ہوا جب ہدی [1] روکی گئی میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ آپ میرے ساتھ ہدی بھیج دیجئے تا کہ حرم میں قربانی کر دی جائے آپ نے فرمایا کہ تم کس طرح لے جاؤ گے میں نے عرض کیا کہ میں ایسے جنگلوں میں ہو کے جاؤں گا کہ کفار مجھے نہ پا سکیں گے وہ کہتے تھے کہ پھر حضرت نے ہدی بھیج دی اور میں نے اس کو حرم میں قربان کر دیا۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر ایسا ہی لکھا ہے اور ابونعیم نے لکھا ہے کہ بعض راویوں نے ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ وہی پہلے شخص ہیں حالانکہ یہ وہم ہے صحیح یہ ہے کہ ان کا نام ناجیہ بن جندب ہے مجزاۃ بن زاہر نے اپنے والد سے انہوں نے ناجیہ بن جندب اسلمی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نبیؐ کے حضور میں گیا جبکہ ہدی روکی گئی اور بعد اس کے پوری حدیث بیان کی ہے اور کہا ہے کہ اس حدیث کو بعض راویوں نے روایت کیا ہے اور ان سے وہم ہو گیا ہے انہوں نے مجزاۃ کی روایت اپنے والد سے ناجیہ تک پہنچائی ہے اور ناجیہ کی روایت ان کے والد سے قرار دی ہے پس انہوں نے اسی وہم پر ایک تذکرہ قائم کر دیا ہے اور اس میں کسی کا خلاف نہیں کہ نبیؐ کی ہدی جو شخص لے گئے تھے وہ ناجیہ بن جندب ہیں اور تمام ثابت قدم راویوں کی روایت اسرائیل سے ہے وہ مجزاۃ سے روایت کرتے ہیں وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ ناجیہ سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۸۱۱۔ حضرت جندرہؓ بن خیشنہ

حضرت جندرہؓ بن خیشنہ بن نفیر بن مرہ بن عرنہ بن وائلہ بن فاکہ بن عمرو بن حارث بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر۔ کنیت ان کی ابوقرصافہ بنی مالک بن النضر سے ہیں۔ ابن ماکولا نے ان کو لیثی کو قرار کر دیا ہے حالانکہ وہ صحیح نہیں ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا نسب بیان کیا ہے اور ان کے نسب سے نضر اور کنانہ کو ساقط کر دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ یہ مالک بن نضر بن کنانہ کی اولاد سے ہیں اور نسب میں ان کا نام نہیں لیا۔ ملک شام کے مقام فلسطین میں سکونت میں اختیار کر لی تھی۔ ان کی بہت سی حدیثیں ہیں جو اہل شام سے مروی ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور انشاء اللہ کنیت کے باب میں ان کا ذکر آئے گا۔

۸۱۲۔ حضرت جندعؓ انصاری اوسی

حضرت جندعؓ انصاری اوسی۔ حماد بن سلمہ نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے یزید بن قسیط سے روایت کی ہے کہ جندع بن ضمرہ جندعی نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے اور ابونعیم نے آدم سے انہوں نے حماد سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے عبداللہ بن حارث بن نوفل کے بیٹے سے انہوں نے اپنے والد جندع انصاری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص عمداً [2] میرے اوپر جھوٹ بولے اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں تلاش کر

---

[1] ہدی اس جانور کو کہتے ہیں جو قربانی کے لئے حرم بھیجا جائے۔

[2] عمداً جھوٹ بولنے کا مطلب یہ ہے کہ اسے معلوم ہو کہ حضرت نے یہ نہیں فرمایا اور پھر آپ کی طرف منسوب کرے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لے اور عطا بن سائب نے عبداللہ بن حارث سے روایت کی ہے کہ جندع جندعی نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوا کرتے تھے حضرت ان کو اپنے نزدیک بٹھا لیتے تھے اور ان پر مہربانی کرتے تھے ابو احمد عسکری نے اپنی سند سے عمارہ بن یزید سے انہوں نے عبداللہ بن علا سے انہوں نے زہری سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میں نے سعید بن جناب سے سنا وہ ابوعنفوانہ مازنی سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا میں نے ابوجنیدہ یعنی جندع بن عمرو بن مازن سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے نبیؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص عمداً میرے اوپر جھوٹ بولے اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں تلاش کرلے اور میں نے آنحضرتؐ سے سنا ہے اگر نہ سنا ہو تو میرے کان بہرے ہو جائیں آپ جب حجۃ الوداع [1] سے لوٹے اور غدیر خم [2] میں پہنچے تو آپ لوگوں کے سامنے خطبہ پڑھنے کھڑے ہوگئے اور آپ نے علی (مرتضیٰ) کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا **من کنت ولیہ فھذا ولیہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ** ''جس کا میں محبوب ہوں علی بھی اس کے محبوب میں ہیں اے اللہ محبت کر اس سے جو علی سے محبت کرے اور دشمنی رکھ اس سے جو علی سے دشمنی رکھے۔'' عبیداللہ (راوی) کہتے تھے میں نے زہری سے کہا کہ یہ حدیث تم ملک شام میں نہ بیان کرو تم خود اپنے کانوں سے سب [3] علی سن رہے ہو زہری نے کہا (پس اسی حدیث پر تم کو ایسا خیال آیا) خدا کی قسم میرے پاس علی کے فضائل اس قدر ہیں کہ اگر میں انہیں بیان کروں تو بے شک قتل کر دیا جاؤں۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ نے شروع تذکرہ میں ایسی ہی روایت لکھی ہے تذکرہ لکھا ہے جندع انصاری کا اور حدیث لکھی ہے جندع ابن ضمرہ جندعی کی اور بے شک ابن مندہ کو اس میں اشتباہ ہوگیا ہے کیونکہ جندع بن ضمرہ کا تذکرہ اس تذکرہ کے بعد آئے گا۔

۸۱۳۔ حضرت جندعؓ بن ضمرہ

حضرت جندعؓ بن ضمرہ۔ حماد بن سلمہ نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے یزید بن عبداللہ بن قسیط سے روایت کی ہے کہ جندب بن ضمرہ لیثی وہی ہیں جن کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی **ومن یخرج من بیتہ مھاجرا الی اللہ و رسولہ الایہ** - (النساء: ۱۰۰) حجاج بن منہال نے ابن اسحٰق سے انہوں نے یزید سے روایت کی ہے کہ ان کا نام جندع بن ضمرہ ہے اور ابن اسحٰق کے اکثر شاگردوں نے ان کی موافقت کی ہے۔ ان کا تذکرہ جندب بن ضمرہ کے نام میں اس سے زیادہ ہو چکا ہے۔

---

[1] حجۃ الوداع وہ حج جو حضرت رسول اللہؐ کا آخری حج تھا۔۱۲

[2] غدیر خم ایک چشمہ کا نام ہے مقام جحفہ سے تین میل ہے ہم حجۃ الوداع کا مختصر حال نہایت جامعیت کے ساتھ علم الفقہ کی پانچویں جلد میں لکھ چکے ہیں اسی مقام پر ہم نے اس خطبہ کی مفصل کیفیت معہ اس کے مباحث و نتائج کے لکھی ہے شائقین اس جلد کو دیکھ کر تفصیلی حالات معلوم کرلیں۔۱۲

[3] سب کے معنی برا کہنا اہل شام شہادت عثمان کے بعد سے حضرت علی مرتضیٰ کی طرف سے مشکوک ہو گئے تھے پھر جنگ جمل و صفین نے ان کے شکوک اور ظنون فاسدہ کو یقین کی سرحد تک پہنچا دیا تھا بشریت اور معاصرت اور پھر اس پر واقعات کی پیچیدگی اور ان سب پر مزید بلوائیوں کی فتنہ انگیزی نے ان کو تحقیقات کا موقع نہ دیا اور شیر خدا کی طرف سے وہ بدظن رہے زمانہ بعد میں جب تحقیقات کامل ہوگئی تو خیالات جاتے رہے یہ اسی زمانہ قبل از تحقیقات کا حال ہے کہ بعض لوگ حضرت علی مرتضیٰ کی برائیاں کیا کرتے تھے مگر علمائے ربانی علی مرتضیٰ کے فضائل و مناقب کے بیان سے ایسی حالت میں بھی باز نہ آتے تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸۱۴۔ حضرت جندلہؓ بن نضلہ

حضرت جندلہؓ بن نضلہ بن عمرو بن بہدلہ۔ ان کی حدیث علامات نبوت کے متعلق ایک عمدہ حدیث ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

۸۱۵۔ حضرت جنید ؓ بن سباع جہنی

حضرت جنید ؓ بن سباع جہنی اور بعض لوگ کہتے ہیں حبیب کنیت ان کی ابو جمعہ ہے۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے لوگوں نے ان کا ذکر بیان نون کے بعد یای مثناۃ تحتانیہ کے ساتھ کیا ہے اور ان کی حدیث جبنذ نون کے بعد یائے موحدہ کے بیان میں گزر چکی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۸۱۶۔ حضرت جنید ؓ بن عبدالرحمٰن

حضرت جنید ؓ بن عبدالرحمٰن بن عوف بن خالد بن عفیف بن بجید بن رواس بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ۔ یہ اور ان کے بھائی حمید اور عمرو بن مالک نبیؐ کے حضور میں وفد بن کے آئے تھے۔ یہ ہشام کلبی کا قول ہے۔

باب الجیم والہاء

۸۱۷۔ حضرت جہبلؓ بن سیف

حضرت جہبلؓ بن سیف۔ بنی جلاح سے ہیں۔ یہی ہیں جو نبی ﷺ کے وفات کی خبر لے کر حضر موت گئے تھے اور انہیں کی نسبت امرا القیس بن عابس نے یہ شعر کہا تھا

شمت البغا یا یوم اعلن جہبل   بنبی احمد النبی المھتدی

نامراد ہو گئے لشکر (اسلام) جب جہبل نے اعلان کیا۔ خبر وفات احمد نبی ہدایت یافتہ کا۔

جہبل اور ان کے گھر کے لوگ (قبیلہ) کلب سے تھے حضر موت میں رہتے تھے۔ ابن کلبی نے ان کا ذکر اسی طرح لکھا ہے کہ یہ کلب بن وبرہ کے خاندان سے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۸۱۸۔ حضرت جہجاہؓ بن قیس

حضرت جہجاہؓ بن قیس۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن سعید بن سعد بن حرام بن غفار غفاری۔ اہل مدینہ میں سے ہیں ان سے عطا ابن یسار اور سلیمان بن یسار نے روایت کی ہے نبی ﷺ کے ہمراہ بیعۃ الرضوان میں شریک تھے اور غزوہ مریسیع میں بھی شریک تھے جو قبیلہ خزاعہ کی شاخ بنی مصطلق کے ساتھ ہوا تھا۔ اس زمانے میں یہ حضرت عمر بن خطاب ؓ کے اجیر تھے۔ ان کے اور سنان بن فروہ جہنی کے درمیان میں اس غزوۂ میں کچھ نزاع ہو گئی تھی تو جہجاہ نے آواز دی کہ اے مہاجرین (دیکھو) اور سنان نے آواز دی کہ اے انصار (دیکھو) اور سنان بنی عوف بن خزرج کے حلیف تھے اور یہی معاملہ عبداللہ بن ابی سردار منافقین کے اس قول کا باعث تھا کہ لیخرجن الاعز منھا الاذل' صاحب عزت ذلیل کو وہاں سے نکال دے گا۔ اس منافق نے یہ کہا تھا کہ اگر ہم مدینہ لوٹ کر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گئے تو ہم میں جو صاحب عزت ہیں یعنی منافقین ذلیل لوگوں یعنی مسلمانوں کو مدینہ سے نکال دیں گے۔'' ان سے اس حدیث میں ان کی حالت کفر و اسلام مراد ہے کیونکہ انہوں نے قبل اسلام [1] لانے کے سات بکریوں کا دودھ پیا تھا پھر یہ اسلام لائے تو ایک بکری کا دودھ بھی نہ پی سکے۔ ابو عمر نے کہا یہی ہیں جنہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے عصا لے لیا تھا اور وہ خطبہ پڑھ رہے تھے پھر انہوں نے اس عصا کو توڑ ڈالا تو ان کے گھٹنے میں مرض آکلہ ہو گیا تھا وہ عصا رسول اللہ کا تھا۔ ان کی وفات حضرت عثمان کی شہادت کے ایک سال بعد ہوئی۔

ہمیں اسماعیل بن عبید اللہ اور کئی لوگوں نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی عمرو نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سفیان نے عمرو بن دینار سے نقل کر کے خبر دی کہ انہوں نے جابر بن عبد اللہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہم ایک جہاد میں تھے لوگ کہتے ہیں اس کا نام غزوۂ بنی المصطلق ہے ایک شخص نے مہاجرین میں سے ایک انصاری شخص کی نشستگاہ میں طمانچہ مارا تو اس مہاجر نے کہا کہ مہاجرین کی دوہائی ہے انصاری نے کہا انصار کی دوہائی ہے اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا تو فرمایا کہ یہ جاہلیت کی سی گفتگو کیوں ہو رہی ہے۔ لوگوں نے کہا کہ مہاجرین میں ایک شخص نے ایک انصاری شخص کی نشستگاہ میں طمانچہ مارا ہے حضرت نے فرمایا اس کا ذکر نہ کرو لغویات ہے اس خبر کو عبد اللہ بن ابی بن سلول نے سنا اس نے کہا کیا مہاجرین نے ایسا کیا (اچھا) لئن رجعنا الی المدینۃ لیخرجن الاعز منھا الاذل تو حضرت عمر نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے اجازت دیجئے تو میں اس منافق کی گردن مار دوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جانے دو لوگ نہ کہیں کہ محمد اپنے اصحاب [2] کو قتل کرتے ہیں اور عمرو بن دینار کے علاوہ اور راویوں نے بیان کیا ہے کہ (جب عبد اللہ بن ابی نے یہ نالائق جملہ کہا تو) اس کے بیٹے عبد اللہ بن عبد اللہ نے (جو کامل ایمان شخص تھے) اس سے کہا کہ (تو یہاں سے) لوٹ کر نہیں جا سکتا جب تک کہ اس امر کا اقرار نہ کر لے کہ تو ذلیل ہے اور رسول اللہ باعزت ہیں چنانچہ اس نے اس کا اقرار کر لیا۔ ہمیں ابو الفضل منصور بن ابی الحسن بن ابی عبد اللہ فقیہ شافعی طبری نے اپنی سند سے ابو یعلی موصلی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو بکر بن ابی شیبہ نے اور ابو کریب نے بیان کیا یہ دونوں کہتے تھے ہمیں زید بن حباب نے موسیٰ بن عبیدہ سے انہوں نے عبیدہ بن سلمان قرشی سے انہوں نے عطا بن یسار سے انہوں نے جہجاہ غفاری سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۸۱۹۔ حضرت جہدمہ رضی اللہ عنہ

حضرت جہدمہ رضی اللہ عنہ۔ ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ ابن شاہین وغیرہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ہمیں ابو موسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر بن حارث نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو احمد عطار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عمر بن احمد بن عثمان یعنی ابو حفص نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں جعفر بن محمد بن شاکر نے خبر دی نیز ابو حفص کہتے تھے ہم سے محمد بن یعقوب ثقفی نے بھی بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن عمار رازی نے خبر دی یہ دونوں (یعنی احمد بن عمار اور جعفر بن محمد) کہتے تھے ہم

---

[1] قبل اسلام لانے کے یہ نبی کے مہمان ہوئے تو سات بکریوں کے دودھ میں بھی سیر نہ ہوئے تھے۔ ۱۲

[2] اس وقت تک منافق مسلمانوں کے ساتھ ملے ہوئے تھے ظاہری امتیاز کوئی نہ تھا لہٰذا اگر قتل کئے جاتے تو ناواقف اغیار یہی سمجھتے کہ رسول اللہ اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے محمد بن صلت نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں منصور ابن ابی الاسود نے ابوحباب سے انہوں نے ایاد بن لقیط سے انہوں نے جہدمہ سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں نے نبی ﷺ کو دیکھا آپ نماز کے لئے باہر تشریف لائے تھے آپ کے سر میں مہندی کا رنگ تھا۔ اس کو ایک جماعت نے ایاد سے انہوں نے ابورمثہ سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابورمثہ تیمی کے نام میں اختلاف ہے ان مختلف اقوال میں میں نے یہ قول نہیں دیکھا کہ ان کا نام جہدمہ ہے اگر راوی ان سے بھی ایاد بن لقیط ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جہدمہ ان کا نام ہے۔

۸۲۰۔ حضرت جہر ؓ ابوعبداللہ

حضرت جہر ؓ ابوعبداللہ۔ کنیت ان کی ابوعبداللہ۔ ان کی حدیث زہری نے عبداللہ بن جہر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے (ایک مرتبہ) نبی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی (اور تسبیحات وغیرہ ذرا بلند آواز سے کہیں) جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ اے جہر اپنے پروردگار کو سناؤ اور مجھے نہ سناؤ۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۸۲۱۔ حضرت جہم ؓ اسلمی

حضرت جہم ؓ اسلمی۔ اور بعض لوگ ان کو سلمی کہتے ہیں۔ یہ وہم ہے صحیح نام ان کا جاہمہ ہے۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے حسان بن غالب نے ابولہیعہ سے انہوں نے یونس بن یزید سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے محمد بن طلحہ سے انہوں نے ابوحنظلہ بن عبداللہ سے انہوں نے معاویہ بن جہم اسلمی سے انہوں نے اپنے والد جہم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کے حضور میں گیا اور میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ میں نے خدا کی راہ میں جہاد کرنے کا ارادہ کیا ہے آپ نے فرمایا کیا تمہارے والدین میں سے کوئی زندہ ہے میں نے عرض کیا کہ ہاں میری والدہ زندہ ہیں حضرت نے فرمایا تم ان کے قدم کو پکڑ لو (یعنی ان کی خدمت کرو) جہم کہتے تھے کہ میں نے حضرت سے تین مرتبہ یہی کہا (بالآخر) آپ نے فرمایا کہ تیری خرابی ہو اپنی ماں کا قدم پکڑ لے وہیں جنت ہے۔ ابن جریج نے اس کی مخالفت کی ہے اور انہوں نے محمد بن طلحہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے معاویہ بن جاہمہ سے روایت کی ہے اور یہی صحیح ہے۔

ابونعیم نے کہا ہے کہ اس بارے میں لوگوں نے ابن اسحٰق کی مخالفت کی ہے بعض نے تو کہا ہے کہ معاویہ بن جاہمہ سے مروی ہے وہ اپنے والد جاہمہ سے روایت کرتے ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ ابن معاویہ بن جاہمہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا میں نبی ﷺ کے حضور میں حاضر ہوا ان میں سے کسی نے (معاویہ بن) جہم نہیں کہا صرف حسان بن غالب ابن لہیعہ سے انہوں نے یونس بن یزید سے انہوں نے ابن اسحٰق سے اس کی روایت کی ہے اور انہوں نے محمد اور معاویہ کے درمیان میں ابوحنظلہ بن عبداللہ کو داخل کر دیا ہے پس ابن جریج کے شاگرد سب اس کے مخالف ہیں کیونکہ ابن جریج کے شاگرد متفق اللسان ابن جریج سے اور وہ محمد بن طلحہ سے وہ اپنے والد یعنی طلحہ بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور تینوں نے ان کو جاہمہ کے نام میں لکھا ہے اور ان کو سلمی قرار دیا ہے نہ اسلمی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸۲۲۔ حضرت جہم رضی اللہ عنہ بلوی

حضرت جہم رضی اللہ عنہ بلوی۔ ان سے ان کے بیٹے علی نے یہ روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہم لوگ جمعہ کے دن رسول اللہ ﷺ کے حضور میں گئے۔ حضرت نے ہم سے پوچھا کہ تم کون ہو۔ ہم نے عرض کیا کہ ہم عبد مناف کی اولاد سے ہیں حضرت نے فرمایا تم عبداللہ[1] کے بیٹے ہو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۸۲۳۔ حضرت جہم رضی اللہ عنہ بن قثم

حضرت جہم رضی اللہ عنہ بن قثم۔ نبیؐ کے حضور میں وفد عبدالقیس کے ہمراہ زارع کے ساتھ آئے تھے بشرطیکہ صحیح ہو مطر بن عبدالرحمٰن نے عبدالقیس کی ایک عورت سے جن کا نام ام ابان بنت زارع تھا اور انہوں نے اپنے دادا زارع سے روایت کی ہے کہ وہ نبی ﷺ کے حضور میں اپنے ایک چچازاد بھائی کے ہمراہ حاضر ہوئے تھے۔ اس حدیث کو بکار بن قتیبہ نے موسیٰ بن اسماعیل سے اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہے اور ان کے چچا کے بیٹے کا نام جہم ابن قثم ہے۔ یہ جہم وہی شخص ہیں جن کا ذکر حدیث عبدالقیس میں ہے جب انہوں نے نبی سے کچھ اشیا کی بابت پوچھا اور آپ نے انہیں ان کے پینے سے منع فرمایا تھا اور فرمایا تھا کہ (دیکھو نشہ کی حالت میں تم سے خلاف عقل حرکات صادر ہوتے ہیں) یہاں تک کہ کوئی تم میں سے اپنے چچا کے بیٹے کو تلوار مار دیتا ہے اور ان لوگوں میں ایک شخص تھا جو اسی وجہ سے زخمی ہو گیا تھا۔ ابن ابی خیثمہ نے کہا ہے کہ یہ جہم بیٹے ہیں قثم کے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم نے لکھا ہے۔

۸۲۴۔ حضرت جہم رضی اللہ عنہ بن قیس

حضرت جہم رضی اللہ عنہ بن قیس۔ ان کا تذکرہ ابو ہند داری کی حدیث میں ہے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

۸۲۵۔ حضرت جہم رضی اللہ عنہ بن شرحبیل

حضرت جہم رضی اللہ عنہ بن قیس بن عبد بن شرحبیل بن ہاشم بن عبد مناف بن عبدالدار قریشی عبدری۔ کنیت ان کی ابوخزیمہ انہوں نے سر زمین حبش کی طرف اپنی بی بی ام حرملہ بنت عبد بن اسود خزاعیہ کے ہمراہ ہجرت کی تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں۔ ان کی بی بی کا نام) حریملہ بنت عبدالاسود تھا ان کی بی بی کا انتقال وہیں حبش میں ہو گیا تھا۔ ان کے ہمراہ ان کے دونوں بیٹوں عمرو اور خزیمہ نے بھی ہجرت کی تھی۔ جو جہم بن قیس کے بیٹے تھے بعض لوگ ان کو جہیم بن قیس کہتے ہیں۔ یہ جہم وہ نہیں ہیں جن کا ذکر اوپر ہوا یہ ابوعمر کا قول ہے ہشام کلبی نے اور زبیر نے ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ (ان کا نام) جہم (ہے) بغیر یا کے اور ان دونوں نے کہا ہے کہ یہ سرزمین حبش کی طرف ہجرت کر گئے تھے۔

۸۲۶۔ حضرت جہم رضی اللہ عنہ

حضرت جہم رضی اللہ عنہ۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ ان سے ذوالکلاع نے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ حسن اور حسین جوانان جنت کے سردار ہیں۔ اس حدیث میں ایک طویل قصہ ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور

---

[1] یعنی تم میرے حقیقی بھائی کے مثل ہو آنحضرتؐ بھی عبد مناف کی اولاد سے تھے۔ ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا ہے کہ میں ان کو بلوی سمجھتا ہوں۔ واللہ اعلم

۸۲۷۔ حضرت جہیشؓ بن اویس

حضرت جہیشؓ بن اویس نخعی۔ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے۔ ان کی حدیث کی سند میں کلام ہے عبداللہ بن مبارک نے اوزاعی سے سے انہوں نے یحیٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا جہیش بن اویس نخعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں چند دوستوں کے ہمراہ جو قبیلہ مذحج کے تھے حاضر ہوئے اور انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم قبیلہ مذحج کے لوگ ہیں پھر انہوں نے ایک طویل روایت کی جس میں کچھ شعر بھی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۸۲۸۔ حضرت جہیمؓ بن صلت

حضرت جہیمؓ بن صلت بن مخرمہ بن مطلب بن عبد مناف قریشی مطلبی۔ غزوۂ خیبر کے سال اسلام لائے اور انہیں رسول اللہؐ نے خیبر کی غنیمت سے تیس وسق[1] دیئے تھے۔ یہ وہی ہیں جنہوں نے مقام جحفہ میں ایک خواب دیکھا تھا جب کہ قریش اپنے قافلہ کے بچانے کے لئے بدر کی طرف چلے تھے اور جحفہ میں فروکش ہوئے تھے تا کہ پانی بھر لیں اس وقت جہیم کو نیند زیادہ معلوم ہوئی (اور یہ سو رہے) انہوں نے خواب میں ایک سوار کو دیکھا کہ وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہے اور اس کا اونٹ بھی اس کے ہمراہ ہے وہ لشکر کے سامنے آ کے کھڑا ہو گیا اور اس نے اشراف قریش میں سے چند لوگوں کا نام لے کر کہا کہ فلاں فلاں لوگ مقتول ہو گئے پھر اس نے اونٹ کی گردن میں نیزہ مارا اور اسے لشکر کے اندر چھوڑا بس اس اونٹ کا خون قریش کے ہر خیمہ میں لگا۔ اس روایت کو یونس بن بکیر نے ابن اسحٰق سے روایت کیا ہے۔ اور ابن شاہین نے موسیٰ بن ہیثم سے انہوں نے عبداللہ بن محمد سے انہوں نے محمد بن سعد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا جہیم بیٹے ہیں صلت بن مطلب بن عبد مناف کے فتح مکہ کے بعد اسلام لائے مجھے ان کی کوئی روایت معلوم نہیں ان کے اس نسب میں اور ان کے اسلام کے وقت میں ابو احمد عسکری نے بھی ان کی موافقت کی ہے اور انہوں نے بھی ان کے نسب سے مخرمہ کو نکال دیا ہے مگر ان کا قائم رکھنا صحیح ہے۔ ابن کلبی نے اور ابن حبیب نے اور زبیر نے اور ابو عمر وغیرہ نے ان کا ذکر لکھا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۸۲۹۔ حضرت جہیمؓ بن قیس

حضرت جہیمؓ بن قیس بن عبد بن شرحبیل۔ بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام جہم ہے۔ ان کا ذکر جہم کے بیان میں ہو چکا ہے انہوں نے سرزمین حبش کی طرف اپنی بی بی خولہ کے ساتھ ہجرت کی تھی۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

---

[1] وسق ایک پیمانہ کا نام ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب الجیم والواؤ والیاء

۸۳۰۔ حضرت جودانؓ

حضرت جودانؓ۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا اور بعض لوگ ان کو ابن جودان کہتے ہیں۔ کوفہ میں رہتے تھے۔ ان سے اشعث بن عمیر نے اور عباس بن عبدالرحمٰن نے روایت کی ہے۔ ابن جریج نے عباس بن عبدالرحمٰن بن مینا سے انہوں نے جودان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا جس شخص سے اس کا (مسلمان) بھائی (اپنی کسی خطا کی) معذرت کرے اور وہ اس کو قبول نہ کرے تو اس پر ویسا ہی گناہ ہوگیا جیسا خطا کر کے عذر نہ کرنے والے پر ہوگا۔ اور ان سے اشعث بن عمیر نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا عبدالقیس کا وفد نبیؐ کے حضور میں آیا وہ سب لوگ اسلام لائے اور آپ سے نبیذ [1] کا مسئلہ پوچھا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمارے ملک کی آب وہوا بہت ثقیل ہے اس کی اصلاح نبیذ ہی سے ہو سکتی ہے حضرت نے فرمایا (اچھا نبیذ کا استعمال کرو مگر) نقیر میں نہ پیو مجھے یہ خیال ہے کہ اگر تم نقیر میں پیو گے تو (نشہ پیدا ہو جائے گا اور) تم میں سے ایک دوسرے کو تلوار سے مار دے گا اور کوئی اس طرح مارے گا کہ تم میں سے کسی کا پیر قیامت تک لنگ ہو جائے گا تو وہ لوگ ہنسنے لگے حضرت نے پوچھا کہ کیوں ہنستے ہو ان لوگوں نے عرض کیا کہ خدا کی قسم ایک مرتبہ ہم نے نقیر میں نبیذ پی تو (نشہ پیدا ہوا اور) ہم میں سے ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوا اور اس شخص کے تلوار ماری گئی اور یہ لنگڑا ہو گیا جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۸۳۱۔ حضرت جونؓ بن قتادہ

حضرت جونؓ بن قتادہ بن اعور بن ساعدہ بن عوف بن کعب بن عبشمس بن زید مناہ بن تمیم تمیمی۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں ہے۔ بعض لوگوں کا قول ہے کہ یہ صحابی ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کا صحابی اور حضرت کے دیدار سے مشرف ہونا ثابت نہیں ہوا۔ اس میں ہشیم سے وہم ہو گیا ہے یحییٰ بن ایوب نے ہشیم سے انہوں نے منصور بن وردان سے انہوں نے حسن سے انہوں نے جون بن قتادہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہم کسی سفر میں رسول ﷺ کے ہمراہ تھے (اثناء سفر میں) آپ کے بعض صحابہ کا گزر ایک لٹکی ہوئی مشک پر ہوا اس میں پانی بھرا ہوا تھا انہوں نے چاہا کہ (اس سے پانی لے کر) پئیں تو مشک کے مالک نے کہا کہ یہ مردار کی کھال ہے لہٰذا وہ (پینے سے) رک گئے یہاں تک کہ نبیؐ تشریف لے آئے انہوں نے آپ سے اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا (کچھ حرج نہیں) پیو اس لئے کہ دباغت سے مردار کی کھال بھی پاک ہو جاتی ہے۔ ہشیم نے ایسا ہی کہا ہے اور بہت سے لوگوں نے اس کو ان سے روایت کیا ہے منجملہ ان کے شجاع بن مخلد اور احمد بن منیع ہیں اور نیز اس حدیث کو عمرو بن زرارہ نے اور حسن بن عرفہ نے ہشیم سے انہوں نے منصور اور یونس وغیرہما سے انہوں نے حسن سے انہوں نے سلمہ بن محبق سے روایت کیا ہے مگر انہوں نے سند میں جون کو ذکر نہیں کیا اور نیز اس حدیث کو قتادہ نے حسن سے انہوں نے جون بن قتادہ سے انہوں نے سلمہ بن محبق سے روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے یہ ابن مندہ کا قول ہے اور ابو نعیم نے ان کا تذکرہ لکھنے کے بعد کہا ہے کہ یہ حدیث ہشیم سے مروی ہے وہ منصور سے وہ

---

[1] نبیذ اس پانی کو کہتے ہیں جس میں چھوہارے بھگوئے جائیں نقیر ایک قسم کا ظرف تھا جس میں شراب استعمال ہوتی تھی اس میں پینے سے نشہ پیدا ہو جانے کا احتمال تھا۔ ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جون سے راوی ہیں بعد اس کے کہا ہے کہ بعض وہمی لوگوں نے صحابہ میں ان کا ذکر لکھا ہے اور اپنا وہم ہشیم کی طرف منسوب کر دیا ہے اور یہ بھی کہہ دیا ہے کہ اس حدیث کو بہت سے لوگوں نے ہشیم سے اور انہوں نے منصور اور یونس سے اور انہوں نے حسن سے انہوں نے سلمہ بن محبق سے روایت کیا ہے اور اس سند میں جون کو ذکر نہیں کیا یہ دوسرا وہم ہے کیونکہ زکریا بن یحییٰ بن حمویہ نے اس حدیث کو ہشیم سے اسی طرح روایت کیا ہے اور ان سے روایت کرنے والے اسلم بن سہل واسطی ہیں جو شہر واسط کے بڑے حفاظ اور علما میں سے ہیں پس معلوم ہو گیا کہ یہ وہم ہشیم سے نہیں ہوا کیونکہ ان کی روایت اس روایت کے موافق ہے جو قتادہ نے حسن سے انہوں نے جون سے انہوں نے سلمہ سے کی ہے۔ واللہ اعلم جون واقعہ جمل میں طلحہ اور زبیر کے ہمراہ شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۸۳۲۔ حضرت جویریہؓ عصری

حضرت جویریہؓ عصری۔ نبیؐ کے حضور میں وفد عبدالقیس کے ہمراہ حاضر ہوئے تھے۔ سلمہ بنت سہل غنویہ نے اپنے دادی جمادہ بنت عبداللہ سے انہوں نے جویریہ عصری سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نبی ﷺ کے حضور میں وفد عبدالقیس کے ہمراہ حاضر ہوا تھا ہمارے ہمراہ منذر بھی تھے ان سے نبیؐ نے فرمایا کہ تم میں دو عادتیں ایسی ہیں کہ اللہ ان کو دوست رکھتا ہے بردبار اور تامل ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے

۸۳۳۔ حضرت جیفرؓ بن جلندی

حضرت جیفرؓ بن جلندی بن مستکبر بن حراز بن عبدالعزیٰ بن معولہ بن عثمان بن عمرو بن غنم بن غالب بن عثمان بن نصر بن زہران ازدی عمانی۔ عمان کے رئیس تھے۔ یہ اور ان کے بھائی عبد بن جلندی دونوں عمرو بن عاص کے ہاتھ پر اسلام لائے تھے جب کہ ان میں رسول اللہؐ نے عمان کی طرف بھیجا تھا یہ دونوں نبیؐ کے حضور میں حاضر نہیں ہوئے اور نہ آپ کو دیکھا۔ ان کا اسلام خیبر کے بعد ہوا تھا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

حرف الحاء المہملۃ باب الحاء والالف

۸۳۴۔ حضرت حابسؓ بن دغنہ کلبی

حضرت حابسؓ بن دغنہ کلبی۔ ان کی ایک حدیث علامات نبوت کے متعلق مروی ہے انہوں نے نبی ﷺ کو دیکھا ہے اور آپ کے صحابی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

۸۳۵۔ حضرت حابسؓ بن ربیعہ تمیمی

حضرت حابسؓ بن ربیعہ تمیمی۔ کنیت ان کی ابوحیہ یہ حابس اقرع کے والد نہیں ہیں۔ ہمیں ابوجعفر عبیداللہ بن احمد بن علی وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ اسلمی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عمرو بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن کثیر یعنی ابوغسان عنبری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے علی بن مبارک نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے حیہ بن حابس سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا کہ انہوں نے نبیؐ کو فرماتے ہوئے سنا کہ الو (کی آواز) میں (نحوست) کچھ بھی نہیں ہے اور نظر حق ہے۔ اس حدیث کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوزاعی نے یحییٰ سے انہوں نے حیاۃ بن حابس سے یا عائش سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

اور اس حدیث کو شیبان نے یحییٰ سے انہوں نے ابوحیہ سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کیا ہے اور حرب بن شداد نے بھی اس حدیث کو علی بن مبارک کی طرح روایت کیا ہے مگر انہوں نے ابوہریرہ کا ذکر نہیں کیا نہ حیہ بن حابس کے والد کا ذکر کیا ہے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود نے اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبدالصمد بن عبدالوارث نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حرب بن شداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن ابی کثیر نے حیہ بن حابس تمیمی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ الو (کی آواز) میں کچھ (نحوست) نہیں ہے ہاں نظر حق ہے اور فال نیک اچھی چیز ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۸۳۶۔ حضرت حابس رضی اللہ عنہ بن سعد

حضرت حابس رضی اللہ عنہ بن سعد اور بعض لوگ ان کو ابن ربیعہ بن منذر بن سعد بن یثربی بن عبد بن قصی بن قمران بن ثعلبہ بن عمرو بن ثعلبہ بن حیان ابن جرم۔ یہ ثعلبہ بیٹے ہیں عمرو بن غوث بن طی کے طائی ہیں۔ ان کا شمار اہل حمص میں ہے۔ ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں مغیرہ کے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حریز بن عثمان رجبی نے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے عبداللہ بن غابر الہانی سے سنا وہ کہتے تھے کہ حابس بن سعد طائی صبح کے وقت مسجد میں داخل ہوئے اور وہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا حضرت نے لوگوں کو دیکھا کہ مسجد کے اگلے حصہ میں نماز پڑھ رہے ہیں فرمایا کہ یہ لوگ ریاکار ہیں اور فرمایا کہ انہیں ڈانٹ دو جو کوئی ان کو ڈانٹ دے گا وہ اللہ اور اس کے رسول کا مطیع ہے۔

چنانچہ لوگ ان کے پاس گئے اور انہیں (مسجد سے) نکال دیا حابس کہتے تھے کہ حضرت نے فرمایا صبح کے وقت مسجد کے اگلے حصہ میں فرشتے نماز پڑھتے ہیں۔ ابوعمر نے لکھا ہے کہ اہل شام میں یہ یمنی مشہور ہیں اور انہوں نے کہا ہے کہ مورخین نے بیان کیا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ حابس ابن سعد طائی کو بلایا اور فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ تمہیں حمص کا قاضی بناؤں تم وہاں کیا کرو گے انہوں نے کہا کہ میں اپنے رائے سے اجتہاد [1] کروں گا اور اپنے پاس والوں سے مشورہ کر لیا کروں گا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اچھا جاؤ چنانچہ یہ چلے تھوڑی ہی دور گئے تھے کہ پھر لوٹ آئے اور کہا کہ یا امیر المومنین میں نے ایک خواب دیکھا ہے میں چاہتا ہوں کہ وہ خواب آپ سے بیان کر دوں امیر المومنین نے فرمایا بیان کرو انہوں نے کہا میں نے دیکھا کہ گویا آفتاب مشرق سے آرہا ہے اور اس کے ساتھ فرشتوں کی ایک بڑی جماعت ہے اور مغرب سے ماہتاب آرہا ہے اور اس کے ساتھ ستاروں کی ایک بڑی جماعت ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ تم کس طرف تھے انہوں نے جواب دیا کہ میں ماہتاب [2] کی طرف تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم مٹی [3] ہوئی علامت کے ساتھ تھے نہیں۔ خدا کی قسم تم میری طرف سے کبھی کوئی کام نہ کرنا اور ان کو واپس بلا لیا

---

[1] اس مقام سے اور نیز اور بہت سے احادیث سے رائے وقیاس شرعی اور اجماع کا حجت ہونا ثابت ہے۔

[2] اس خواب میں حضرت علی مرتضیٰ اور حضرت معاویہ کی جنگ کا واقعہ دکھایا گیا ہے حضرت علی مرتضیٰ آفتاب تھے اور حضرت معاویہ ماہتاب۔

[3] ماہتاب کو مٹی ہوئی علامت اس لئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ہم نے رات کی علامت یعنی ماہتاب کو محو فرما دیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر یہ صفین میں حضرت معاویہ کے ساتھ ہوئے اور قبیلہ طئی کا جھنڈا انہیں کے ہاتھ میں تھا اسی دن شہید ہوئے۔عدی بن حاتم کے سسرالی رشتہ دار ہیں یعنی ان کے بیٹے زید کے ماموں ہیں زید نے حابس کے قاتل کو دھوکہ دے کر قتل کر دیا تو ان کے والد عدی نے قسم کھائی کہ میں ان کو اولیاے مقتول کے حوالہ کردوں گا تو یہ حضرت معاویہ کی طرف بھاگ گئے ابو عمر نے کہا ہے کہ ان کا قصہ مورخین کے نزدیک مشہور ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے یہ حدیث کئی سندوں سے مروی ہے۔

۸۳۷۔حضرت حاتمؓ خادم نبیؐ

حضرت حاتمؓ خادم نبیؐ۔حاتم کہتے تھے کہ مجھے نبی ﷺ نے اٹھارہ اشرفیوں میں مول لیا تھا پھر مجھے آزاد کر دیا میں نے عرض کیا کہ میں آپ کے پاس سے نہ جاؤں گا چاہے آپ مجھے آزاد کر دیں چنانچہ چالیس برس حضرت کے پاس رہا۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے ان کی حدیث کی سند نہایت غریب ہے۔

۸۳۸۔حضرت حاتمؓ بن عدی

حضرت حاتمؓ بن عدی۔ان کی حدیث ابن لہیعہ نے سالم بن غیلان سے انہوں نے سلیمان بن ابی عثمان سے انہوں نے حاتم بن عدی یا عدی بن حاتم حمصی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت کے لوگ ہمیشہ نیکی پر رہیں گے۔جب تک کہ وہ افطار میں جلدی اور سحری کھانے میں تاخیر کرتے رہیں گے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۸۳۹۔حضرت حاجبؓ بن زید

حضرت حاجبؓ بن یزید بن تیم ابن امیہ بن خفاف بن بیاضہ۔انصاری خزرجی بیاضی حباب کے بھائی ہیں۔ابن شاہین نے اور طبری نے بیان کیا ہے کہ یہ دونوں احد میں شریک تھے ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۸۴۰۔حضرت حاجبؓ بن زید

حضرت حاجبؓ بن یزید انصاری۔اشہلی بنی عبدالاشہل سے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ بنی زعورا بن جشم سے ہیں جو قبیلہ اوس کی ایک شاخ ہے۔زعورا بھائی ہیں عبدالاشہل کے بعض لوگ کہتے ہیں عبدالاشہل کے یہ حلیف ہیں اور خود قبیلہ ازدشنوہ سے ہیں جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۸۴۱۔حضرت حارثؓ بن ازمع

حضرت حارثؓ بن ازمع ہمدانی۔ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا جاتا ہے۔ان کی وفات حضرت معاویہ کے آخر زمانے میں ہوئی۔یہ ابوعمر کا قول ہے۔ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ عبدان نے اور ابن شاہین نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے اور ابن شاہین نے کہا ہے کہ انہوں نے جاہلیت کا زمانہ بھی پایا ہے یہ تابعی ہیں حضرت عمرو غیرہ سے انہوں نے روایت کی ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸۴۲۔ حضرت حارث رضی اللہ عنہ بن اسد

حضرت حارث رضی اللہ عنہ بن اسد بن عبدالعزیٰ بن جعونہ بن عمرو بن قین بن رزاح بن عمرو بن سعد بن کعب بن عمرو بن ربیعہ خزاعی۔ ان کا صحابی ہونا ثابت ہے۔ یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

۸۴۳۔ حضرت حارث رضی اللہ عنہ بن اشیم

حضرت حارث رضی اللہ عنہ بن اشیم بن رافع بن امرالقیس بن زید بن عبدالاشہل۔ ابن لہیعہ نے ابوالاسود سے انہوں نے عروہ سے ان لوگوں کے نام میں جو انصار کے قبیلہ اوس کی شاخ بنی عبدالاشہل سے جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے ابونعیم اور ابومعشر یعنی نجیح مدنی نے کہا ہے کہ ان کا نام حارث بن اوس ہے، ہم انشاء اللہ تعالیٰ ان کا ذکر کریں گے اور ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ ان کا نام حارث بن انس بن رافع ہے ابن کلبی نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۸۴۴۔ حضرت حارث رضی اللہ عنہ بن اقیش

حضرت حارث رضی اللہ عنہ بن اقیش۔ بعض لوگ کہتے ہیں (ابن) وقیش یہ دونوں ایک ہیں۔ یہ قبیلہ عکل کے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں عوفی ہیں یہ دونوں بھی ایک ہیں کیونکہ عوف بن وائل بن قیس بن عوف بن عبد مناہ بن اد بن طابخہ کی اولاد کو عکلی بھی کہتے ہیں ان کی کھلائی کی طرف منسوب کر کے۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ انصار کے حلیف تھے۔ ہمیں ابوالفرج بن ابی الرجا نے اپنی سند سے ابوبکر یعنی احمد بن عمرو بن ضحاک تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حجاج بن یوسف نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبدالصمد بن عبدالوارث نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے داؤد بن ابی ہند سے انہوں نے عبداللہ بن قیس سے انہوں نے حارث بن اقیش سے روایت کر کے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جن دو مسلمان (ماں باپ) کے چار بچے بلوغ سے پہلے مر جائیں انہیں اللہ عزوجل جنت میں داخل فرمائے گا لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ اور تین مریں تو حضرت نے فرمایا تین مریں جب بھی وہ جنت میں داخل کیا جائے گا لوگوں نے عرض کیا کہ دو مریں تو۔ حضرت نے فرمایا دو مریں جب بھی وہ جنت میں داخل کیا جائیگا۔ اس حدیث کو شعبہ نے اور جعفر بن سلیمان نے اور بشر بن مفضل اور ابن عدی وغیرہم نے داؤد سے روایت کیا ہے ان کی ایک حدیث یہ بھی ہے کہ نبی ﷺ نے بنی زہیر کو جو قبیلہ عکل کی ایک شاخ سے تھی ایک خط لکھا تھا الی آخر الحدیث۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۸۴۵۔ حضرت حارث رضی اللہ عنہ بن انس

حضرت حارث رضی اللہ عنہ بن انس بن رافع بن امرالقیس بن زید بن عبدالاشہل انصاری اوسی ثم الاشہلی۔ ابوعمر اور انس نے کہا ہے کہ یہ حارث وہ ہیں جن کی کنیت ابوالحسیر ہے۔ یہ غزوۂ بدر میں شریک تھے اور غزوۂ احد میں شہید ہوئے ابن اسحٰق نے اور کلبی نے بھی انہیں کے موافق لکھا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابونعیم نے ان حارث کو مختلف فیہ قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ ابن اسحٰق یعنی ابومعشر نے اس کی مخالفت کی ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ (ان کا نام) حارث بن اوس ہے اور عروہ نے کہا ہے کہ حارث بن اشیم یہ ابونعیم کا کلام تھا ابونعیم نے ان تینوں کو ایک کر دیا اور ابن مندہ نے اس کی مخالفت کی ہے اور انہوں نے ان کو دو قرار دیا ہے ایک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حارث بن انس جن کو بعض لوگ ابن اوس بن رافع کہتے ہیں اور دوسرے حارث بن اشیم اور ابوعمر نے حارث ابن اوس کو حارث بن انس رافع کے علاوہ لکھا ہے مگر انہوں نے حارث بن انس بن مالک کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ مجھے شبہ ہوتا ہے کہ یہ وہی حارث ہیں جو رافع اشہلی کے بیٹے ہیں جیسا کہ ابھی ذکر کیا گیا اور ابن مندہ نے ان کے نسب میں بھی اختلاف کیا ہے اور کہا ہے کہ حارث بن انس بن رافع بن اوس بن حارثہ بنی عبدالاشہل میں سے ہیں مگر اس میں کلام ہے کیونکہ یہ سب کے خلاف ہے۔ ان کی کوئی اولاد نہ تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۸۴۶۔ حضرت حارثؓ بن انس بن مالک

حضرت حارثؓ بن انس بن مالک بن عبید بن کعب۔ انصاری۔ موسیٰ بن عقبہ نے اہل بدر میں ان کا ذکر کیا ہے اور ابن شہاب سے نقل کیا ہے کہ بنی نبیت کی شاخ بنی عبدالاشہل سے حارث بن انس بن مالک بن عبید بن کعب غزوہ بدر میں شریک تھے۔ یہ ابونعیم کا قول ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ ابن اسحٰق نے ان کو حارث بن انس بن رافع لکھا ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ (ان کا نام حارث بن انس ابن مالک بن عبید بن کعب ہے ان کا تذکرہ موسیٰ بن عقبہ نے اہل بدر میں کیا ہے۔ اس میں اعتراض ہے مجھے شبہ ہوتا ہے کہ یہ اشہلی ہیں رافع کے بیٹے یعنی وہ جن کا تذکرہ اس سے پہلے ہو چکا۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر نے لکھا ہے اور اس پر اس سے پہلے تذکرہ میں بحث ہو چکی ہے۔ واللہ اعلم

میں کہتا ہوں کہ بنی نبیت منسوب ہیں نبیت کی طرف نبیت کا نام عمرو بن مالک بن اوس ہے وہ عبدالاشہل کے دادا تھے کیونکہ عبدالاشہل بیٹے ہیں جشم بن خزرج بن نبیت کے۔

۸۴۷۔ حضرت حارثؓ بن اوس ثقفی

حضرت حارثؓ بن اوس ثقفی۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں حارث بن عبداللہ بن اوس ثقفی۔ محمد بن سعد نے کہا ہے کہ حارث بن اوس ثقفی کا صحابی ہونا ثابت ہے انہوں نے نبی ﷺ سے کئی حدیثیں روایت کی ہیں اور حارث بن عبداللہ بن اوس ثقفی طائف میں رہتے تھے۔ عباد بن عوام نے حجاج بن ارطاۃ سے انہوں نے عبدالملک بن مغیرہ طائی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بلیمانی سے انہوں نے عمرو بن اوس سے انہوں نے حارث بن اوس سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص حج کرے یا عمرہ کرے تو اس کو آخری طواف کعبہ کرنا چاہیے۔ اس حدیث کو علی بن عمر بن علی بن محمد مقدمی نے اور عبداللہ بن مبارک نے اور عبدالرحیم بن سلیمان وغیرہ نے حجاج سے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ (ان کا نام) حارث بن عبداللہ بن اوس (ہے) ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۸۴۸۔ حضرت حارثؓ بن اوس بن عتیک

حضرت حارثؓ بن اوس بن عتیک بن عمرو بن عبداعلم بن عامر بن زعور ابن جشم بن حارث بن خزرج۔ انصاری اوسی زعور اعبدالاشہل کے بھائی ہیں۔ یہ حارث احد میں اور تمام غزوات میں حضورؐ کے ہمراہ شریک تھے اور جنگ اجنادین اٹھائیس جمادی الاولی ۱۳ ہجری کو ملک شام میں شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸۴۹۔ حضرت حارثؓ بن اوس بن معاذ

حضرت حارثؓ بن اوس بن معاذ بن نعمان بن امرالقیس بن زید بن عبدالاشہل بن جشم بن حارث بن خزرج بن عمرو۔ بیٹے ہیں نبیت بن مالک بن اوس کے انصاری اوسی ثم الاشہلی۔ کنیت ان کی ابواوس ہے یہ (برادرزاد) بھتیجے ہیں سعد بن معاذ کے غزوۂ بدر میں شریک تھے اور احد کے دن شہید ہوئے انکی عمر اٹھائیس سال کی تھی یہ ابوعمر کا قول ہے علقمہ بن وقاص نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں غزوۂ خندق میں لوگوں کے نشان قدم کو دیکھتی ہوئی چلی یکایک میں چلی جارہی تھی کہ میں نے اپنے پیچھے پیروں کی آہٹ سنی میں نے پیچھے پھر کے دیکھا تو سعد بن معاذ تھے پس میں وہیں بیٹھ گئی سعد بن معاذ کے ہمراہ ان کے بھتیجے حارث بن اوس بھی تھے۔ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حارث جنگ احد کے بعد زندہ تھے اور یہ ان لوگوں میں تھے جو ابن اشرف (یہودی) کے قتل میں شریک تھے۔ ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ انہوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابن مندہ اور ابونعیم نے یہ نہیں بیان کیا کہ یہ احد کے دن شہید ہوئے انہوں نے صرف حضرت عائشہ کی وہ حدیث لکھی ہے جو اوپر مذکور ہوئی۔ واللہ اعلم

۸۵۰۔ حضرت حارثؓ بن اوس بن نعمان

حضرت حارثؓ بن اوس بن نعمان نجاری۔ محمد بن مسلمہ کے ہمراہ کعب بن اشرف (یہودی) کے قتل میں شریک تھے ان دونوں کو نبی نے اس کے قتل پر مامور فرمایا تھا۔ عروہ بن زبیر نے کہا ہے کہ سعد بن معاذ نے حارث بن اوس بن نعمان کو جو بنی حارثہ کے بھائی تھے محمد بن مسلمہ کے ہمراہ کعب بن اشرف کی طرف بھیجا تھا جب انہوں نے ابن اشرف کو مارا تو تلوار کی نوک ان کے پیر میں لگ گئی اور ان کے ساتھی ان کو اٹھا کے لائے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابونعیم نے جو ان کو نجاری لکھا ہے یہ تصحیف ہے کیونکہ بنی نجار خزرج کی شاخ ہے اور کعب بن اشرف کے قتل میں کوئی خزرجی شریک نہ تھا اس کو تو اوس کی ایک جماعت نے قتل کیا ہے۔ بعض لوگوں نے ان کو حارثی روایت کیا ہے شاید انہوں نے ان کو نجاری سمجھا یا ابن مندہ اور ابونعیم نے کسی ایسی کتاب سے جس میں غلطی کاتب سے ان کو خزرجی لکھ دیا گیا ہو اس کو نقل کیا ہے ہمارے اس خیال کی مؤید ایک بات یہ بھی ہے کہ ان دونوں نے عروہ سے نقل کیا ہے کہ سعد بن معاذ نے حارث بن اوس بن نعمان کو جو بنی حارثہ کے بھائی تھے بھیجا۔ مجھے اس میں شک نہیں ہے کہ ابونعیم نے ابن مندہ کی پیروی کی ہے واللہ اعلم۔ حارث بن اوس انصاری کے آخری تذکرہ میں انشاء اللہ تعالیٰ اس کی بحث آئی گی اگر وہ دونوں ان کو حارثی نہ کہتے تو بے شک میں کہہ دیتا کہ یہ حارث بیٹے ہیں اوس بن معاذ بن نعمان کے بھتیجے ہیں سعد بن معاذ کے اگرچہ انہوں نے ان کا حارثی ہونا عروہ بن لہیعہ سے انہوں نے ابوالاسود سے انہوں نے عروہ سے روایت کیا ہے اور یہ سند قابل اعتبار نہیں ہے۔

۸۵۱۔ حضرت حارثؓ بن اوس انصاری

حضرت حارثؓ بن اوس انصاری۔ یہ بیٹے ہیں رافع کے اور بعض لوگ کہتے ہیں بیٹے ہیں انس بن رافع کے غزوۂ احد میں شہید ہوئے یہ عروہ اور موسیٰ بن عقبہ کا قول ہے اور ان لوگوں نے کہا کہ غزوۂ احد میں انصار کے قبیلہ بنی نبیت کی شاخ بنی عبدالاشہل سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حارث بن اوس شہید تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے جو اوپر گزر چکا ہے۔

۸۵۲۔ حضرت حارثؓ بن اوس انصاری

حضرت حارثؓ بن اوس انصاری۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے ان کی کوئی روایت معلوم نہیں۔ موسیٰ بن عقبہ نے زہری سے روایت کی ہے کہ غزوۂ بدر میں نبیت کی شاخ بنی عبدالاشہل میں سے حارث بن اوس شریک تھے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے حارث بن اوس کے چار تذکرہ لکھے ہیں۔ ایک حارث بن اوس بن معاذ جو سعد بن معاذ کے بھتیجے ہیں۔ دوسرے حارث بن اوس بن نعمان نجاری جو کعب کے قتل میں شریک تھے۔ تیسرے سے حارث بن اوس بن رافع انصاری جو غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔ چوتھے حارث بن اوس جو بنی نبیت کی شاخ بنی عبدالاشہل سے تھے پس یہ چار تذکرے لکھے ہیں۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ یہ سب ایک ہیں کیونکہ حارث بن اوس بن معاذ بھتیجے ہیں سعد بن معاذ کے اور وہی بنی عبدالاشہل سے بھی ہیں اور عبدالاشہل ایک شاخ ہے بنی نبیت کی جیسا کہ ہم ان کے نسب میں ذکر چکے ہیں بدر میں بھی یہ شریک تھے اور غزوۂ احد میں شہید ہوئے اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ غزوۂ خندق تک یہ موجود تھے اور یہی ہیں جن کو ان کے چچا سعد بن معاذ نے کعب بن اشرف کے قتل کے لئے بھیجا تھا اور انہیں کو حارث بن اوس بن نعمان بھی کہتے ہیں اوس کی اضافت اس نسب میں ان کے دادا کی طرف کر دی گئی ہے ہے کیونکہ اوس بیٹے ہیں معاذ کے اور وہ بیٹے ہیں نعمان کے بھائی ہیں سعد بن معاذ کے ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کو نجاری قرار دیا ہے حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے بنی نجار خزرج اکبر کی شاخ ہے اور یہ قبیلہ اوس کے ہیں پھر ابن مندہ اور ابو نعیم نے جس تذکرہ میں ان کو نجاری لکھا ہے اسی تذکرہ میں ان کو حارثی بھی لکھ دیا ہے حالانکہ یہ دونوں باتیں متناقص ہیں کیونکہ (حارثی کا مطلب یہ ہے کہ یہ حارثہ کی اولاد سے ہیں اور حارثہ قبیلہ اوس سے ہیں و حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو کے جو نبیت بن مالک بن اوس کے نام سے مشہور ہیں اور خزرجی اسی شخص کو کہتے ہیں جو اوس کے بھائی خزرج اکبر کی طرف منسوب ہو واللہ اعلم۔ اور ان بعض علماء کا قول صحیح ہے (یعنی ان چاروں تذکروں کے ایک ہونے) میں کچھ شبہ نہیں۔

۸۵۳۔ حضرت حارثؓ بن اوس

حضرت حارثؓ بن اوس۔ ان کا صحابی ہونا ثابت ہے۔ انہوں نے نبی ﷺ سے کئی حدیثیں روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے ابن شاہین سے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ میں ان کو حارث بن اوس سمجھتا ہوں جن کا ذکر کتابوں میں ہے واقدی نے ان کا یہی نام لکھا ہے۔

۸۵۴۔ حضرت حارثؓ بن بدل

حضرت حارثؓ بن بدل سعدی۔ بعض لوگ کہتے ہیں یہ حارث بیٹے ہیں سلیمان بن بدل کے۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے تابعی ہیں ان کی حدیث عبید اللہ بن معاذ نے محمد بن عبداللہ سے شعیثی سے انہوں نے حارث سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی ﷺ کے [1] ہمراہ شریک تھا جب آپ کے اصحاب کے قدم ہٹ گئے سوا عباس بن عبدالمطلب اور ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب کے پس رسول اللہ ﷺ نے ایک مٹھی مٹی ہماری طرف پھینکی ہم لوگوں کے پیر اکھڑ گئے اور ہمیں یہ معلوم ہوتا تھا کہ تمام شجر اور حجر ہمارے پیچھے چلے آرہے ہیں۔ بکر بن بکار نے شعیثی سے انہوں نے حارث بن سلیم بن بدل سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا حنین میں ہم مشرکوں کی طرف تھے نبی ﷺ نے ایک مٹھی کنکریاں مشرکوں کی طرف پھینکیں اور فرمایا شاہت [2] الوجوہ پس اللہ تعالیٰ نے انہیں شکست دے دی۔ ان کی حدیث کا دارومدار شعیثی پر ہے اور وہ ضعیف ہیں اور باوجود ضعف کے ان کے بارے میں بہت اختلاف ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۸۵۵۔ حضرت حارثؓ بن بلال

حضرت حارثؓ بن بلال مزنی۔ ان کا نسب بلال بن حارث کے بیان میں گزر چکا ہے حالانکہ یہ وہم ہے صحیح بلال بن حارث ہے نعیم بن حماد نے دراوردی سے انہوں نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے انہوں نے بلال بن حارث بن بلال سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے نبی ﷺ سے فسخ حج کی حدیث میں اسی طرح روایت کی ہے۔ اس میں نعیم سے وہم ہو گیا ہے اور اور لوگوں نے دراوردی سے انہوں نے ربیعہ سے انہوں نے حارث بن بلال بن حارث سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۸۵۶۔ حضرت حارثؓ بن تبیع

حضرت حارثؓ بن تبیع عینی۔ نبی ﷺ کے حضور میں وفد بن کے گئے تھے اور فتح مصر میں شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابن یونس نے کیا ہے۔ ابوعمر نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔ ابن ماکولا نے لکھا ہے کہ تبیع بفتح تائے فوقانیہ وکسری بائے موحدہ ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ عبدالغنی نے بضم تا و فتح بائے موحدہ بیان کیا ہے اور ابوعمر نے بھی عبدالغنی کے مثل بضم تا و فتح با بیان کیا ہے۔ واللہ اعلم

۸۵۷۔ حضرت حارثؓ بن ثابت بن سفیان

حضرت حارثؓ بن ثابت بن سفیان بن عدی بن عمرو بن امرالقیس بن مالک اغر بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج انصاری خزرجی۔ احد کے دن شہید ہوئے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر اسی طرح لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے ان کا ذکر اسی طرح لکھا ہے اور کہا ہے کہ (ان کا نام) حارث بن ثابت بن سعید بن عدی بن عمرو بن امرالقیس (ہے) مگر یہ صحیح نہیں پہلا ہی قول صحیح ہے انہوں نے سفیان کے بدلے سعید کہا ہے حالانکہ سفیان ہی صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

---

[1] اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اس وقت مسلمان تھے اور مسلمانوں کے لشکر میں تھے اور اس کے بعد کی روایت ہے معلوم ہوتا ہے اس وقت کافر تھے اور کافروں کے ساتھ تھے یہی صحیح ہے۔

[2] بگڑ گئے چہرے یہ ایک کلمہ بددعا کا ہے کہ کافروں کے چہرے بگڑ جائیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸۵۸۔ حضرت حارثؓ بن ثابت بن عبداللہ

حضرت حارثؓ بن ثابت بن عبداللہ بن سعد بن عمرو بن قیس بن عمرو بن امرالقیس بن مالک اغر بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج احد کے دن شہید ہوئے۔ ابوموسیٰ نے ابن شاہین سے ان کا تذکرہ نقل کیا ہے مگر صحیح یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ وہی ہیں جن کا ذکر اس سے پہلے ہو چکا ہے اور ان کے نسب کے ابتدائی ناموں میں غلطی ہوگئی ہے کیونکہ پہلے تذکرہ میں انہوں نے (ان کے پردادا کا نام) سعید لکھا ہے اور اس تذکرہ میں سعد لکھا ہے اور اس تذکرہ میں عبداللہ کو زیادہ کر دیا ہے باقی سب یکساں ہے۔

۸۵۹۔ حضرت حارثؓ بن جماز

حضرت حارثؓ بن جماز بن مالک بن ثعلبہ۔ کعب بن جماز کے بھائی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے اسی طرح مختصر لکھا ہے اور امیر ابونصر نے کہا ہے کہ طبری نے کہا ہے کہ (ان کا نام) حارث بن جماز بن مالک بن ثعلبہ بن غسان ہے۔ بنی ساعدہ کے حلیف ہیں۔ غزوۂ احد میں شریک تھے اور ان کے بھائی کعب بن جماز غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ ان کا پورا نسب ان کے بھائی سعد اور کعب کے بیان میں ان شاء اللہ آئے گا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۸۶۰۔ حضرت حارثؓ بن حارث ازدی

حضرت حارثؓ بن حارث ازدی۔ ان کی حدیث محمد بن ابی قیس نے عبدالاعلیٰ بن ہلال سے انہوں نے حارث سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ جب کھانا کھاتے تھے یا پانی پیتے تھے تو فرماتے تھے کہ اللھم لک الحمد اطعمت وسقیت واشبعت و اورویت فلک الحمد غیر مکفور ولا مودع ولا مستغنی عنک ''اللہ تیرا شکر ہے تو نے (ہمیں) کھلایا پلایا اور سیر کر دیا اور رہنے کو جگہ دی تیرا شکر منایا نہیں جا سکتا اور نہ ترک کیا جا سکتا ہے اور نہ تجھ سے بے پروائی۔'' ان کا تذکرہ ابوعمر نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

۸۶۱۔ حضرت حارثؓ بن حارث اشعری

حضرت حارثؓ بن حارث اشعری۔ کنیت ان کی ابومالک۔ یہ کنیت ان کی صرف ابونعیم نے بیان کی ہے۔ ان کا صحابی ہونا ثابت ہے۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے۔ ان سے ربیعہ جرشی نے اور عبدالرحمٰن بن غنم اشعری نے اور ابوسلام یعنی ممطور حبشی نے اور شریح بن عبید حضرمی نے اور شہر بن حوشب وغیرہم نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابوالمکارم بن منصور بن مکارم بن احمد بن سعد مودب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی نصر بن احمد بن محمد بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن یعنی علی بن ابراہیم سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطاہر یعنی ہبۃ اللہ بن ابراہیم بن انس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن یعنی علی بن عبیداللہ بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوجابر یعنی زید بن عبدالعزیز بن حبان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عبداللہ بن عمار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے معافا بن عمران نے موسیٰ بن خلف سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے زید بن سلام سے روایت کر کے بیان کیا ان کے دادا ممطور نے ان سے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے یحییٰ بن زکریا (پیغمبر) علیہما السلام سے کو پانچ چیزوں کی نسبت حکم دیا کہ تم خود بھی اس پر عمل کرو اور بنی اسرائیل کو بھی حکم دو کہ ان پر عمل کریں۔ یحییٰ بن زکریاؑ اس حکم کی تعمیل میں کچھ دیر ہونے لگی یا ہوگئی تو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان سے عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اللہ عز وجل نے تمہیں پانچ چیزوں کا حکم دیا تھا کہ تم بھی ان پر عمل کرو اور بنی اسرائیل کو بھی حکم دو کہ ان پر عمل کریں پس یا تو تم بنی اسرائیل کو ان کا حکم دے دو نہیں تو (مجھ سے کہو) میں انہیں حکم دے دوں یحییٰ علیہ السلام نے کہا کہ اگر تم اس کام میں مجھ سے سبقت کرو گے تو (خدا مجھ سے ناخوش ہو جائے گا اور) مجھے خوف ہے کہ میں زمین میں دھنسا دیا جاؤں گا حضرت فرماتے تھے کہ پھر یحییٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو بیت المقدس میں جمع کیا یہاں تک کہ بیت المقدس بھر گیا اور لوگ ٹیلوں پر بیٹھے پس یحییٰ علیہ السلام نے اللہ کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے پانچ چیزوں کی نسبت حکم دیا ہے کہ میں بھی ان پر عمل کروں اور تم کو بھی ان پر عمل کرنے کا حکم دوں۔ پہلی بات ان میں سے یہ ہے کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو کیونکہ جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے اس کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص نے ایک غلام کو خاص اپنے مال سونے یا چاندی کے عوض میں مول لیا اور (اس غلام کو اپنے گھر بلایا اور اس سے) کہہ دیا کہ دیکھ یہ میرا گھر ہے اور یہ میرے کام ہیں لہٰذا تو ان کاموں کو کر کے (ان کا نفع) مجھ تک پہنچا دیا کر چنانچہ وہ غلام کام کرنے لگا مگر (نفع اس کا) اپنے مالک کے علاوہ اور کسی کو پہنچانے لگا پس (اب بتاؤ) تم میں سے کون شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کا غلام ایسا ہو اور بے شک اللہ نے تمہیں پیدا کیا ہے اور تمہیں روزی دیتا ہے لہٰذا تم اس کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور (دوسری بات یہ ہے کہ) اللہ نے تمہیں نماز کا حکم دیا ہے پس جب تم نماز پڑھو تو ادھر ادھر نہ دیکھو کیونکہ اللہ عز وجل اپنی ذات بزرگ برتر کو اپنے بندے کے منہ کے سامنے کر دیتا ہے جب تک کہ وہ نماز میں ادھر ادھر نہ دیکھے اور (تیسری بات یہ ہے کہ) اللہ نے تمہیں روزے کا حکم دیا ہے اور اس کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص ایک جماعت کے ہمراہ بیٹھا ہوا ہے اس کے پاس ایک تھیلی ہے جس میں مشک ہے ہر شخص چاہتا ہے کہ اس کی خوشبو پائے اور بے شک روزہ دار کے منہ کی خوشبو اس کے پروردگار کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے اور (چوتھی بات یہ ہے کہ) اللہ نے تمہیں صدقہ کا حکم دیا ہے اور اس کی حالت ایسی ہے جیسے کسی شخص کو دشمن نے قید کر لیا ہو اور اس کی مشکیں کس دی ہوں وہ کہتا ہو کہ مجھے چھوڑ دو میں اپنی جان کے عوض میں فدیہ دوں گا اور وہ اپنی جان کے فدیہ میں اپنا کل مال قلیل و کثیر دینے پر تیار ہو گیا ہو اور (پانچویں بات یہ ہے کہ) اللہ نے تمہیں اپنی ذکر کی کثرت کا حکم دیا ہے اور اس کی مثال ایسی ہے کہ کسی شخص کے تعاقب نے میں اس کا دشمن دوڑتا ہوا نکلا اس شخص نے ایک مضبوط قلعہ میں پہنچ کر اپنے دشمن سے اپنی حفاظت کی پس بندہ شیطان سے امن میں اسی وقت ہوتا ہے جب اللہ عز وجل کا ذکر کرتا ہے۔ نیز حارث کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کہ اللہ نے مجھے بھی پانچ باتوں کا حکم دیا ہے کہ میں بھی ان پر عمل کروں اور تمہیں بھی ان پر عمل کرنے کا حکم دوں (وہ پانچ باتیں یہ ہیں) جماعت [1] اور (امام [2] وقت کی بات کا) سننا اور اطاعت کرنا اور ہجرت [3] اور فی سبیل اللہ جہاد کرنا۔ پس یقیناً جو شخص ایک بالشت بھی جماعت سے الگ ہو گیا بے شک اس نے اسلام کا طوق اپنے گلے سے نکال دیا لیکن یہ کہ وہ پھر جماعت کی طرف رجوع کرے اور جو شخص زمانہ جاہلیت کی سی باتیں کرے وہ

---

[1] جماعت سے مراد یہ کہ اسلام میں جو بڑا گروہ ہو اسی کی پیروی کرو اور یہ بھی مطلب ہے کہ مسلمانوں میں باہم اتحاد رہنا چاہیے تفریق نہ ہونا چاہیے۔

[2] امام وقت سے مراد حاکم شریعت یعنی خلیفہ مسلمین۔

[3] ہجرت اور جہاد فی سبیل اللہ کا حکم ہر شخص کے لئے نہیں ہے بلکہ جب کسی مقام پر فرائض مذہبی کے ادا کرنے سے ممانعت کی جائے تو وہاں سے ہجرت کر جانا چاہیے اور جب کفار خود تنگ کریں اور ان سے لڑنے کی طاقت ہو تو جہاد کرنا چاہیے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہنم کا ایندھن بنے گا عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ اگر چہ وہ روزہ رکھے اور نماز پڑھے اور اپنے کو مسلمان کہے حضرت نے فرمایا ہاں اگر چہ وہ روزہ رکھے اور نماز پڑھے اور اپنے کو مسلمان کہے اللہ عزوجل کی تعلیم کے موافق باتیں کرو جس نے تمہارا نام مسلمین اور مومنین اور عباداللہ رکھا ہے۔ اس حدیث کو مروان بن محمد اور محمد بن شعیب بن شابور اور کئی لوگوں نے معاویہ بن سلام سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے طول کے ساتھ لکھا ہے اور ابو عمر نے اس کو مختصر لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ بعض علماء نے بیان کیا ہے کہ یہ حارث بیٹے ہیں حارث اشعری کے وہ نہیں ہیں جن کی کنیت ابو مالک ہے اور ان کا ذکر اکثر بغیر کنیت ہی کے ہوتا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ بہت سے علما کا یہی قول ہے منجملہ ان کے ابوحاتم رازی اور ابن معین وغیرہما ہیں اور ابو مالک اشعری کا نام تو کعب ہے وہ بیٹے ہیں عاصم کے اس میں اختلاف ہے اور انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ (امام) احمد بن حنبل نے اہل شام کے مسند[1] میں حارث اشعری کی روایتیں لکھی ہیں اور ان سے یہی ایک حدیث روایت کی ہے جس کو ہم نے بیان کیا اور ان کی کنیت انہوں نے نہیں بیان کی اور کعب بن عاصم کا ذکر کیا ہے اور ان سے کئی حدیثیں روایت کی ہیں انہوں نے ان کو حارث اشعری نہیں کہا ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر لکھا ہے اور ابو عمر نے کعب ابن عاصم کے بیان میں ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۸۶۲۔ حضرت حارثؓ بن حارث غامدی

حضرت حارثؓ بن حارث غامدی۔ یہ اور ان کے والد دونوں صحابی ہیں۔ ان سے شریح بن عبید اور ولید بن عبدالرحمٰن نے اور سلیم ابن عامر نے اور عدی بن ہلال نے روایت کی ہے۔ ولید بن عبدالرحمٰن جرشی نے ان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں (ایک دفعہ ایک مقام پر لوگوں کو جمع دیکھ کر) اپنے والد سے پوچھا کہ یہ ازدحام کیسا ہے انہوں نے کہا یہ لوگ ایک بے دین کے پاس جمع ہو گئے ہیں ہم نے جاکے دیکھا تو وہ رسول اللہ ﷺ تھے آپ لوگوں کو اللہ کی عبادت اور اس پر ایمان لانے کی ترغیب دیتے تھے اور لوگ آپ کو ستا رہے تھے یہاں تک کہ دن چڑھ گیا اور لوگ آپ کے پاس سے علیحدہ ہو گئے اسی حالت میں ایک بی بی ایک پیالہ پانی اور ایک رومال لئے ہوئے آئیں ان کی گردن کھلی ہوئی تھی اور وہ رو رہی تھیں حضرت نے پیالہ ان کے ہاتھ سے لے لیا اور پیا بعد اس کے وضو کیا پھر آپ نے ان کی طرف سر اٹھایا اور فرمایا کہ اے بیٹی چادر اوڑھو تم اپنے باپ کی طرف سے کچھ خوف نہ کرو کہ یہ لوگ غالب آ جائیں گے اور ذلت ہو گی میں نے پوچھا کہ یہ کون ہیں لوگوں نے کہا کہ یہ ان کی بیٹی زینب ہیں اور ابونعیم نے اس حدیث کے بعد وہ حدیث ذکر کی ہے جو حارث بن حارث ازدی کے بیان میں گزر چکی جس کی روایت ان سے عبدالاعلی بن ہلال نے کی ہے کہ حضرت کھانا کھا کے یا پانی پی کے کیا فرمایا کرتے تھے پس دونوں ان کے نزدیک ایک ہیں۔ ابن مندہ نے بھی ایسا ہی کہا ہے انہوں نے اس تذکرہ میں لکھا ہے کہ بعض لوگوں کا قول ہے کہ یہ وہی ہیں جن کا ذکر ہو چکا یعنی اشعری جن کا ذکر اس سے پہلے ہے مگر ابو عمر نے ان دونوں کو علیحدہ علیحدہ سمجھا ہے پہلے غامدی ہیں اور دوسرے یہ ہیں اور اس تذکرہ میں انہوں نے اس حدیث کا صرف یہ ٹکڑا روایت کیا ہے کہ حضرت نے اپنی صاحبزادی سے فرمایا کہ اپنا گلا بند کرو اور یہ حدیث روایت کی ہے کہ فردوس وسط جنت میں ایک مقام ہے اور کچھ بعید نہیں کہ حارث ازدی اور غامدی دونوں ایک ہوں کیونکہ غامد قبیلہ ازدی کی ایک شاخ ہے اور ابن مندہ کے

[1] محدثین کی اصطلاح میں اگر ہر شیخ کی حدیثیں جدا جدا مرتب کی جائیں تو اس کو مسند کہتے ہیں اہل شام کا مسند یعنی ان کی بیان کی ہوئی حدیثیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قول کے موافق (بھی یہ بن سکتا ہے) کہ بعض لوگ کہتے ہیں یہ اشعری ہیں کیونکہ اشعری کے اور ازدی کے درمیان میں کچھ فرق نہیں سوا اس کے کہ یہ دونوں یمن کے قبیلہ ہیں۔ واللہ اعلم۔

۸۶۳۔ حضرت حارثؓ بن حارث بن قیس

حضرت حارثؓ بن حارث بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم۔ قریشی سہمی۔ حبش کی طرف اپنے دونوں بھائیوں بشر بن حارث اور معمر بن حارث کے ہمراہ ہجرت کی تھی۔ یہ ابوعمر کا قول ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ جنگ اجنادین میں شہید ہوئے اور ان کی کوئی روایت معلوم نہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۸۶۴۔ حضرت حارثؓ بن حارث بن کلدہ

حضرت حارثؓ بن حارث بن کلدہ بن عمرو بن علاج بن ابی سلمہ بن عبدالعزیٰ بن غیرۃ بن عوف بن ثقیف۔ ان کے والد عرب کے طبیب اور حکیم تھے اپنی قوم کے شریف لوگوں میں سے تھے اور ان کے والد حارث بن کلدہ شروع اسلام میں مر چکے تھے ان کا اسلام لانا ثابت نہیں ہوا روایت ہے کہ رسول اللہ نے سعد بن وقاص کو حکم دیا تھا کہ ان کے پاس جائیں اور ان سے اپنی بیماری کی کیفیت پوچھیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ طبی معاملات میں کافروں سے رائے طلب کرنا جائز ہے اگر وہ طب کے ماہر ہوں ہم نے یہ قصہ حارث بن کلدہ کے بیان میں لکھا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۸۶۵۔ حضرت حارثؓ بن حاطب

حضرت حارثؓ بن حاطب بن حارث بن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح قرشی جمحی۔ ان کی والدہ فاطمہ بنت مجلل میں اور ان کے بھائی محمد بن حاطب سرزمین حبش میں پیدا ہوئے تھے۔ حارث محمد بن حاطب سے بڑے تھے عبداللہ بن زبیر نے حارث کو ۳۶ھ میں مکہ کا عامل بنایا تھا اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ مروان کے زمانے میں جبکہ وہ حضرت معاویہ کی طرف سے مدینہ کا حاکم تھا تحصیل صدقات کا کام کرتے تھے۔ یہ ابوعمر اور زبیر بن بکار اور ابن کلبی کا قول ہے اور ابن اسحٰق نے ان لوگوں کے نام میں جنہوں نے جمح سے حبش کی طرف ہجرت کی تھی ان کو حارث بن حاطب بن معمر لکھا ہے اس کو ابن مندہ اور ابونعیم نے ابن اسحٰق سے نقل کیا ہے مگر پہلا ہی قول صحیح ہے۔ ابن مندہ نے ابن اسحٰق سے ان کے تذکرہ میں یہ بھی روایت کیا ہے کہ لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ابولبابہ بن عبدالمنذر اور حارث بن حاطب دونوں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ غزوۂ بدر کی طرف گئے تھے مگر رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کو واپس کر دیا اور ابولبابہ کو مدینہ کا حاکم بنایا تھا اور ان دونوں کو اصحاب بدر کے ساتھ (مال غنیمت سے) حصہ دیا تھا۔ ان کی ایک حدیث یہ ہے جو ہم سے یحییٰ بن محمود بن سعد نے اپنی سند سے ابوبکر ابن ابی عاصم تک بیان کی وہ کہتے تھے ہم سے وہب بن بقیہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں خالد حذا نے یوسف بن یعقوب سے انہوں نے محمد بن حاطب سے یا حارث بن حاطب سے روایت کر کے خبر دی کہ انہوں نے (ایک مرتبہ) عبداللہ بن زبیر کا ذکر کیا اور کہا کہ وہ ہمیشہ سے حکومت کے حریص تھے ہم لوگوں نے کہا یہ کس طرح (آپ کو معلوم ہوا) انہوں نے کہا ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک چور لایا گیا آپ نے اس کے قتل کا حکم دیا آپ سے عرض کیا گیا کہ اس نے تو صرف چوری کی ہے آپ نے فرمایا اچھا اس کے ہاتھ کاٹ دو پھر وہ اس کے بعد حضرت ابوبکر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صدیق کے پاس لایا گیا اس نے پھر چوری کی تھی اس کے ہاتھ پیر سب (اسی جرم میں) کٹ چکے تھے حضرت ابوبکر نے کہا میں تیرے لئے اس فیصلے سے زیادہ کچھ مناسب نہیں سمجھتا جو رسول اللہ ﷺ نے تیرے حق میں کیا تھا جب آپ نے تیرے قتل کا حکم دیا تھا کیونکہ وہ تیرے حال سے خوب واقف تھے بعد اس کے انہوں نے مہاجرین کو چند لڑکوں کو جن میں میں بھی تھا اس کے قتل کا حکم دیا ابن زبیر نے (ہم لوگوں سے) کہا کہ تم مجھے اپنے اوپر حاکم بنالو چنانچہ ہم (سب لڑکوں) نے انہیں اپنے اوپر حاکم بنالیا بعد اس کے ہم اسے لے گئے اور ہم نے اسے قتل کر دیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابونعیم نے جو ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے حارث بن حاطب بن معمر اور اس کو ابن اسحٰق سے روایت کیا ہے یہ کچھ نہیں ہے کیونکہ ابن اسحٰق نے ان کو ان لوگوں میں شامل کیا ہے جنہوں نے سرزمین حبش کی طرف ہجرت کی تھی اور انہوں نے کہا ہے کہ حاطب بن حارث بن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح ہماری روایت میں جو ہم نے یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے کی ہے ایسا ہی ہے اور عبدالملک بن ہشام نے بھی ابن اسحٰق سے ایسا ہی نقل کیا ہے اور سلمہ نے بھی ان سے ایسا ہی روایت کیا ہے۔ باقی رہا ابن مندہ نے جو یہ لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ بدر سے ان کو ابولبابہ کے ہمراہ واپس کر دیا تھا (یہ بالکل غلط ہے) کیونکہ یہ حارث وہ ہیں جو سرزمین حبش میں پیدا ہوئے تھے اور غزوۂ بدر کے بعد مدینہ آئے تھے اور اس وقت بچے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن کو اثنائے راہ سے مدینہ کی طرف واپس فرما دیا تھا وہ حارث بن حاطب انصاری ہیں۔ جن کا ذکر اس تذکرے کے بعد ہوگا۔ ابن مندہ نے یہ سمجھا ہے کہ وہ حارث جن کو رسول اللہ نے راستے سے واپس کر دیا تھا وہ یہی ہیں انہوں نے حارث انصاری کا ذکر نہیں کیا اور ابونعیم اور ابوعمر نے بھی ان کا تذکرہ لکھا ہے جیسا کہ ہم انشاء اللہ بیان کریں گے۔

۸۶۶۔ حضرت حارثؓ بن حاطب

حضرت حارثؓ بن حاطب بن عمرو بن عبید بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ بنی عبدالاشہل سے ہیں مگر پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہے۔ کنیت ان کی ابوعبداللہ ہے ثعلبہ بن حاطب کے بھائی ہیں۔ موسیٰ بن عقبہ نے ان لوگوں میں ان کو ذکر کیا ہے جو انصار کے قبیلہ اوس کی شاخ بنی عمرو بن عوف کے خاندان بنی امیہ ابن زید میں سے غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ یہ اور ان کے بھائی ابولبابہ بن عبدالمنذر رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ غزوۂ بدر کی طرف تشریف لے گئے تھے حضرت نے مقام روحا سے ان دونوں کو واپس کر دیا اور ابولبابہ کو مدینہ کا حاکم بنا دیا اور حارث کو بنی عمرو بن عوف کا امیر بنایا اور ان دونوں کو مال غنیمت سے حصہ بھی دیا اور ثواب کا بھی امیدوار کیا پس یہ دونوں مثل اس کے ہوئے جو غزوۂ بدر میں شریک ہوا جنگ صفین میں حضرت علی بن ابی طالب کی طرف تھے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۸۶۷۔ حضرت حارثؓ بن حباب

حضرت حارثؓ بن حباب بن ارقم بن عوف بن وہب۔ کنیت ان کی ابومعاذ قاری۔ اس کو ابن شاہین نے بیان کیا ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸۶۸۔ حضرت حارثؓ بن حبال

حضرت حارثؓ بن حبال بن ربیعہ بن دعبل بن انس بن خزیمہ بن مالک بن سلامان بن اسلم اسلمی۔ نبی ﷺ کی صحبت سے فیض یاب ہوئے تھے اور آپ کے ہمراہ حدیبیہ میں شریک تھے۔ ابن شاہین نے اور طبری اور کلبی نے ان کا ذکر لکھا ہے اور کلبی نے ان کا نسب بھی ویسا ہی بیان کیا ہے جیسا ہم نے بیان کیا اور انہوں نے ابو برزہ کا نسب بھی بیان کیا ہے اور کہا ہے ابو برزہ بن عبداللہ بن حارث بن حبال پس اس تقدیر پر حارث ابو برزہ کے دادا ہوں گے اور یہ بہت بعید ہے ابو برزہ کا پورا نسب انشاء اللہ تعالیٰ بیان کیا جائے گا۔

۸۶۹۔ حضرت حارثؓ بن حسان

حضرت حارثؓ بن حسان ربعی بکری ذہلی۔ بعض لوگ ان کو حویرث کہتے ہیں۔ کوفہ میں رہتے تھے۔ ان سے ابووائل نے اور سماک بن حرب نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عفان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سلام یعنی ابوالمنذر قاری نے عاصم بن بہدلہ سے انہوں نے ابووائل سے انہوں نے حارث بن حسان سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہمارا گزر مقام ربذہ میں ایک بوڑھیا پر ہوا جو راستہ بھول گئی تھی خاندان بنی تمیم سے تھی اس نے (ہم سے) پوچھا کہ تم لوگ کہاں جاتے ہو ہم لوگوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے حضور میں جاتے ہیں اس بوڑھیا نے کہا مجھے بھی اپنے ہمراہ لے چلو مجھے ان سے کچھ کام ہے حارث کہتے تھے میں نے اسے اپنے ہمراہ بٹھالیا جب میں (مدینہ منورہ) پہنچا تو میں مسجد میں گیا مسجد لوگوں سے بھری ہوئی تھی اور ایک سیاہ جھنڈا بلند ہو رہا تھا میں نے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے لوگوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ عمرو بن عاص کو کسی طرف (جہاد کے لئے) بھیجنا چاہتے ہیں اور بلال تلوار لئے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑے ہوئے تھے میں مسجد میں بیٹھ گیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اپنے مکان میں) تشریف لے گئے تو مجھے بلوایا میں حاضر ہوا حضرت نے پوچھا کہ کیا تمہارے اور بنی تمیم کے درمیان میں جھگڑا ہے میں نے عرض کیا کہ ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے کچھ دعوے ان پر ہیں اور میرا گزر ان کی ایک بوڑھیا پر ہوا تھا (میں اس کو لیتا آیا ہوں) وہ دروازے پر ہے حضرت نے اسے بلوایا اور وہ آئی میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ اگر آپ مناسب سمجھیں تو ہمارے اور بنی تمیم کے درمیان میں مقام دہنا کو حد فاصل قرار دے دیں تو ہمیں کچھ تقویت ہو جائے حارث کہتے تھے یہ سن کے وہ بوڑھیا سنبھل کے بیٹھ گئی اور اسے (اپنی قوم کی) حمیت پیدا ہوئی اور اس نے کہا کہ یارسول اللہ پھر آپ کا (قبیلہ) مضر کہاں جائے گا حارث کہتے تھے ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ہم اس بوڑھیا کو اپنے ساتھ بٹھا کے لائے ہیں ہم نہ جانتے تھے کہ یہی ہماری دشمن ہو جائے گی۔ میں اللہ کی اور رسول اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں ویسا ہو جاؤں جیسا کہ پہلے لوگ تھے میں نے کہا تھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پہلے نے کیا کہا تھا حارث کہتے ہیں میں نے کہا آپ نے ایک باخبر سے پوچھا سلام (نامی ایک شخص) نے کہا کہ یہ شخص بڑا بے وقوف ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (کس گستاخی کے ساتھ) کہتا ہے کہ آپ نے ایک باخبر سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہنے دو وہ مجھ سے ایک بات بیان کرتا ہے میں نے عرض کیا کہ قوم عاد پر جب قحط پڑا تو انہوں نے ایک

قوم عاد کی طرف سے جو شخص بارش کی دعا کرنے کو بھیجا گیا تھا اس کو اہل عرب اپنی مثالوں میں قاصد عاد بھی کہتے تھے اور بہلا بھی کہتے تھے۔۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شخص کو بھیجا تا کہ وہ پانی برسنے کی دعا کرے۔

چنانچہ وہ شخص ایک مہینے تک معاویہ بن بکر کے پاس ٹھہرا رہا معاویہ بن بکر اسے شراب پلاتا تھا اور اپنی دونوں گانے والی لونڈیوں کا اس کو گانا سناتا تھا ایک مہینے کے بعد وہ مہرہ نامی پہاڑوں کی طرف گیا اور اس نے کہا کہ اے اللہ میں کسی قیدی کے چھوڑانے کو نہیں آیا نہ کسی بیمار کی دوا کرنے کو آیا ہوں (بلکہ پانی طلب کرنے کو آیا ہوں) لہٰذا تو اپنے بندوں کو پانی پلا دے اور ان کے ساتھ ہی معاویہ بن بکر کے یہاں بھی ایک مہینے تک پانی برسا دے اس نے شراب پلانے کا شکریہ ادا کیا جو معاویہ بن بکر کے یہاں اس نے پی تھی پھر اس طرف سے سیاہ سیاہ ابر نکلے اور اسے آواز دی گئی کہ ان بادلوں میں کسی بادل کو پسند کر اس نے کہا کہ یہ سیاہ ابر مجھے پسند ہے پھر اسے آواز دی گئی اچھا اس ابر کو لے جس میں سے راکھ برسے گی جو قوم عاد کے ایک شخص کو بھی زندہ نہ چھوڑے گی (مجھ ابووائل کہتے تھے مجھے یہ خبر ملی ہے کہ پھر بہت ہی خفیف ہوا چلی۔ اس حدیث کو ابوبکر بن ابی شیبہ نے عفان سے انہوں نے ابوالمنذر سے انہوں نے عاصم سے انہوں نے ابووائل سے اس طرح روایت کیا ہے اور اس کو زید بن حباب نے بھی ابوالمنذر سے روایت کیا ہے اور احمد بن حنبل نے اور سعید اموی نے اور یحییٰ حمانی نے اور عبدالحمید بن صالح نے اور ابوبکر بن ابی شیبہ نے بھی روایت کیا ہے۔ ان سب لوگوں نے اس کو ابوبکر بن عیاش سے انہوں نے عاصم سے انہوں نے حارث سے نقل کیا ہے اور وائل کا ذکر نہیں کیا اور نیز اس حدیث کو عنبسہ بن ازہر ذہلی نے سماک بن حرب سے انہوں نے حارث ابن حسان بکری سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا جب ہمارے اور ہمارے بھائیوں بنی تمیم کے درمیان میں جھگڑا ہوا تو میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا میں نے آپ کو منبر پر پایا آپ یہ فرما رہے تھے کہ بکر بن وائل کی طرف لشکر بھیجنے کی تیاری کرو حارث کہتے تھے میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں قاصد عاد کی طرح ہو جاؤں اور انہوں نے قاصد عاد کا قصہ طول کے ساتھ بیان کیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ مگر ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ حارث بیٹے ہیں حسان بن کلدہ کے۔ بکری ہیں اور بعض لوگ ان کو ربعی کہتے ہیں اور بعض لوگ ذہلی کہتے ہیں یعنی ذہل ابن شیبان کی اولاد سے اور بعض لوگ ان کو حارث بن یزید بن حسان کہتے ہیں اور بعض لوگ حریث بن حسان کہتے ہیں مگر پہلا ہی قول صحیح ہے۔

میں کہتا ہوں کہ جو شخص ان کی نسبت یہ تین قول دیکھے گا بکری اور ربیع اور ذہلی وہ سمجھے گا کہ یہ اختلاف ہے حالانکہ یہ اختلاف نہیں ہے کیونکہ ذہل بن شیبان قبیلہ بکر کی ایک شاخ ہے اور قبیلہ بکر ربیعہ کی شاخ ہے پس جب ان کو ذہلی کہا گیا تو یہ بکری بھی ہو گئے اور ربعی بھی ہو گئے اور جب ان کو ربعی کہا گیا تو یہ بکری بھی ہو گئے جب ربیع کہا جاتا ہے تو قبیلہ بکر اور ذہل سے بھی ہو سکتا ہے اور دوسرے قبیلہ سے بھی ہو سکتا ہے یعنی تغلب' حنیفہ اور عجل اور عبدالقیس وغیرہ سے واللہ اعلم۔ اگر ابوعمر نے ان کو کلدہ کی طرف منسوب نہ کیا ہوتا تو میرا غالب گمان یہی ہوتا کہ یہ حارث حسان بن خوط کے بیٹے ہیں کیونکہ یہ جنگ جمل میں حضرت علی کی طرف تھے اور انہیں کے بھائی بشر نے یہ شعر کہے تھے

انا ابن حسان بن خوط و ابی رسول بکر کلھا الی النبی

میں حسان بن خوط کا بیٹا ہوں اور میرے والد قبیلہ بکر کی طرف سے نبی کے پاس قاصد بن کے گئے تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸۷۰۔ حضرت حارث ؓ بن حکم

حضرت حارث ؓ بن حکم سلمی۔ نبی ﷺ کے ہمراہ انہوں نے تین غزوے کئے تھے ان سے عطیہ دعا نے روایت کی ہے مگر یہ وہم ہے (کہ ان کا نام) حکم بن حارث (ہے) یہی ابن مندہ نے لکھا ہے اور ابونعیم نے ان کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ بعض متاخرین نے ان کا ذکر لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ وہم ہے صحیح نام ان کا حکم بن حارث ہے اور انہوں نے ان کا تذکرہ حکم کے نام میں لکھا ہے اور ابوعمر نے ان کا تذکرہ حکم ہی کے نام میں لکھا ہے اور ان دونوں نے بھی ان کا تذکرہ حکم کے نام میں لکھا ہے۔

۸۷۱۔ حضرت حارث ؓ بن حکیم

حضرت حارث ؓ بن حکیم ضبی۔ ہمیں ابوموسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن حارث نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابواحمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعمر بن حسن بن علی شیبانی نے خبر دی وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے منذر بن محمد قابوسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن محمد نے سیف بن عمر سے انہوں نے صعب بن ہلال ضبی سے انہوں نے اپنے والد حارث بن حکیم ضبی سے روایت کی ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے حضور میں حاضر ہوئے حضرت نے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے انہوں نے عرض کیا کہ عبدالحارث حضرت نے فرمایا تم عبداللہ ہو پس آپ نے ان کا نام عبداللہ رکھا اور انہیں ان کے قوم کے صدقات کا متولی بنایا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے مگر اس میں ان کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے کیونکہ انہوں نے ان کا وہی نام لکھا ہے جو جاہلیت میں تھا یعنی عبدالحارث اگر وہ ان کا اسلامی نام لکھتے یعنی عبداللہ تو پھر ان کے یہاں ذکر کرنے کی کوئی وجہ نہ تھی۔ ہشام کلبی نے بھی ان کا ذکر لکھا ہے اور ان کا نسب بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ ان کا نام عبدالحارث بن زید بن صفوان بن صباح بن طریف بن زید بن عامر بن ربیعہ بن کعب بن ربیعہ بن ثعلبہ بن سعد بن ضبہ ہے۔ نبی ﷺ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور حضرت نے ان کا نام عبداللہ رکھا تھا۔

۸۷۲۔ حضرت حارث ؓ بن خالد بن صخر

حضرت حارث ؓ بن خالد بن صخر بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ۔ محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی کے دادا ہیں مہاجرین اولین میں سے ہیں۔ انہوں نے اپنی بیوی ریطہ بنت حارث بن جبیلہ بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم کے ساتھ سرزمین حبش کی طرف ہجرت کی تھی ان کا اور ان کی بیوی کا نسب عامر میں جا کے مل جاتا ہے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ انہوں نے جعفر بن ابی طالب کے ہمراہ حبش کی طرف پھر دوبارہ ہجرت کی تھی اور وہیں حبش میں ان کی اولاد یعنی موسیٰ اور عائشہ اور زینب اور فاطمہ پیدا ہوئی تھیں یہ سب بچے حبش ہی میں مر گئے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کے والد انہیں حبش سے نبی ﷺ کے پاس لئے ہوئے آرہے تھے اثنائے راہ میں انہوں نے کہیں پانی پیا۔ (اس پانی میں نہ معلوم کیا تھا کہ) سب مر گئے صرف یہی تنہا بچ رہے جب یہ مدینہ پہنچے تو نبی نے یزید بن ہاشم بن مطلب بن عبد مناف کی لڑکی سے ان کا نکاح کر دیا۔ ابوعمر نے ان کے تذکرہ میں ان کے ان اولاد کے نام میں جو مرے تھے ایک نام ابراہیم لکھا ہے اور اس کو انہوں نے زبیر سے روایت کیا ہے مگر زبیر نے ان کا ذکر نہیں لکھا۔ ان کے ایک بیٹے ابراہیم تھے جو ان کے بعد زندہ رہے محمد بن ابراہیم بن حارث فقیہ انہیں کی اولاد سے ہیں شاید ان کا کوئی اور لڑکا بھی ہو جس کا نام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابراہیم ہو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے ان کا ذکر لکھا ہے حالانکہ ابن مندہ کی کتاب میں ان کا ذکر بہت طول کے ساتھ ہے۔

۸۷۳۔ حضرت حارثؓ بن خالد قرشی

بن خالد قریشی۔ ان کی حدیث ہشیم بن عبدالرحمٰن عذری نے موسیٰ بن اشعث سے روایت کی ہے کہ قریش کے ایک شخص جن کا نام حارث بن خالد تھا نبی ﷺ کے ہمراہ کسی سفر میں تھے وہ کہتے تھے کہ آپ ﷺ کے پاس وضو کے لئے پانی لایا گیا اور آپ نے وضو فرمایا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ شاید یہ وہی حارث ہیں جو خالد بن صخر تیمی کے بیٹے ہیں ان کا نسب نہیں بیان کیا واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ اوپر ہو چکا ہے۔

۸۷۴۔ حضرت حارثؓ بن خزمہ

حضرت حارثؓ بن خزمہ بن عدی بن ابی بن غنم۔ غنم کا نام قوقل بن سالم بن عوف بن عمرو بن عوف بن خزرج ہے۔ انصاری ہیں خزرجی ہیں بنی عبدالاشہل کے حلیف تھے بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام حارث بن خزیمہ تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں (ابن) خزمہ یہ طبری کا قول ہے۔ انہوں نے ان کا نسب ویسا ہی بیان کیا ہے جیسا ہم نے لکھا اور ابن کلبی نے بھی ان کا نسب ایسا ہی لکھا ہے اور ان لوگوں نے کہا ہے کہ یہ بدر میں اور احد میں اور خندق میں اور اس کے بعد کے تمام مشاہد میں شریک تھے۔ یہی ہیں جو رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کی خبر لے آئے تھے جب وہ غزوۂ تبوک میں کھو گئی تھی اور منافقوں نے کہا تھا کہ محمد (ﷺ) اپنی اونٹنی کی خبر تو جانتے نہیں وہ آسمان کی خبر کیسے جان سکتے ہیں رسول اللہ ﷺ کو جب ان کی اس گفتگو کا حال معلوم ہوا تو آپ نے فرمایا کہ میں وہی باتیں جانتا ہوں اللہ جن کی اطلاع مجھے دے اب اللہ نے اس کا مقام مجھے بتلا دیا ہے سنو وہ فلاں شعب کے وادی میں ہے چنانچہ لوگ گئے اور اس کو لے آئے جو شخص اس کو لائے ان کا نام حارث بن خزمہ تھا۔ موسیٰ بن عقبہ نے ان کا ذکر شرکاے بدر میں کیا ہے اور کہا ہے کہ انصار کے قبیلہ بنی عبیت کی شاخ بنی عبدالاشہل سے حارث بن خزمہ بن عدی جو بنی عبدالاشہل کے حلیف تھے غزوۂ بدر میں شریک تھے۔

ہمیں ابوالحرم مکی بن ریان نے اپنی سند سے یحییٰ بن یحییٰ تک خبر دی وہ (امام) مالک سے وہ عبداللہ بن ابی بکر بن عباد بن تمیم سے روایت کرتے تھے کہ ابوبشیر انصاری جن کی کنیت حارث بن خذمہ تھی نبیؐ کے ہمراہ آپ کے کسی سفر میں تھے آپ نے ایک شخص کو اس کام پر متعین فرمایا کہ کسی اونٹ کی گردن میں بالوں کا پٹہ اگر پڑا ہو تو وہ کاٹ دیا جائے امام مالک کہتے تھے میں سمجھتا ہوں کہ یہ پٹہ نظر بد سے بچانے کے لئے ڈالا جاتا تھا۔ ابن مندہ نے بیان کیا ہے کہ حارث بن خزمہ وہی شخص ہیں جو عمر بن خطاب ؓ کے پاس سورۂ توبہ کے اخیر کی دو آیتیں لے کر آئے تھے [1] لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ٥ (التوبۃ: ۱۲۸) میرے نزدیک اس میں اعتراض ہے ہمیں ابوجعفر عبیداللہ بن احمد بن

[1] حضرت عمرؓ نے جمع قرآن کے وقت یہ شرط کی تھی کہ جب تک کسی آیت پر دو گواہ نہ مل جائیں یعنی حافظ بھی اس کی شہادت دے اور کسی کے پاس لکھی ہوئی بھی ہو اس وقت تک وہ آیت مصحف میں نہ لکھی جائے تمام آیات قرآنی اس شرط پر ٹھیک اتریں سوا سورۂ توبہ کی آخری دو آیتوں کے سو وہ بھی بالآخر ان کے پاس لکھی ہوئی نکل آئی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علی اور کئی لوگوں نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ یعنی محمد بن عیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن یسار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبدالرحمٰن بن سے مہدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابراہیم بن سعد نے زہری سے انہوں نے عبید بن سباق سے روایت کر کے خبر دی کہ زید بن ثابت ان سے بیان کرتے تھے کہ جنگ یمامہ کے بعد ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے بلوا بھیجا بعد اس کے انہوں نے جمع قرآن کا واقعہ بیان کیا اور کہا کہ سورۂ براۃ کی آخری آیتیں یعنی لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝ (التوبة: ۱۲۸-۱۲۹) تک مجھے خزیمہ بن ثابت کے پاس ملیں یہ حدیث صحیح ہے۔ ان حارث کی وفات ۴۰ ہجری میں بعہد خلافت حضرت علی ہوئی تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۸۷۵۔ حضرت حارثؓ بن خزیمہ

حضرت حارثؓ بن خزیمہ کنیت ان کی ابوخزیمہ۔ انصاری ہیں۔ ابن شہاب نے عبید بن سباق سے انہوں نے زید (ابن ثابت) سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا سورۂ توبہ کی آخری آیتیں مجھے خزیمہ بن ثابت کے پاس سے ملیں۔ یہی قول صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۸۷۶۔ حضرت حارثؓ بن خضرامہ ضبی

حضرت حارثؓ بن خضرامہ ضبی ہلالی اسی سند سے جو حارث بن حکیم کے بیان میں مذکور ہوئی سیف بن محمد بن صعب بن ہلال ضبی سے مروی ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا حر بن خضرامہ آئے (ہلال ضبی) نے (ان کا نام) ایسا ہی بیان کیا ہے اور وہ بنی عبس کے حلیف تھے مدینہ میں کچھ بکریاں اور کچھ غلام بیچنے کے لئے لے گئے تھے مگر تھوڑے ہی دنوں کے بعد ان کا انتقال ہوگیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں (اپنے پاس سے) کفن اور حنوط دیا پھر ان کے وارث آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکریاں انہیں دلوا دیں اور حکم دیا کہ غلام مدینہ میں بیچ ڈالے جائیں اور ان کی قیمت انہیں دلوا دی بعض لوگوں نے دارقطنی سے انہوں نے منذر سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے (ان کا نام) بجائے حر کے حارث بیان کیا واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۸۷۷۔ حضرت حارثؓ بن رافع بن مکیث

حضرت حارثؓ بن رافع بن مکیث۔ بقیہ نے عثمان بن زفر سے انہوں نے محمد بن خالد بن رافع بن مکیث سے انہوں نے اپنے چچا حارث ابن رافع سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسن خلق باعث برکت ہے اور کج خلقی باعث نحوست ہے اور نیکی کرنے سے عمر زیادہ ہو جاتی ہے اس حدیث کو معمر نے عثمان سے روایت کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ حدیث رافع بن مکیث کی بعض اولاد سے مروی ہے اور وہ اس کو رافع بن مکیث سے روایت کرتے ہیں اور یہی صحیح ہے رافع بن مکیث کے نام میں یہ حدیث آئے گی ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ وہیں لکھا ہے۔

۸۷۸۔ حضرت حارثؓ بن رافع

حضرت حارثؓ بن رافع۔ ابوموسیٰ نے عبدان سے ان کا تذکرہ نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا میں نے احمد بن سیار سے سنا وہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہتے تھے کہ حارث ابن رافع نبی ﷺ کے اصحاب میں سے تھے ان لوگوں میں سے تھے جو غزوۂ احد واقع ۳ ہجری میں شہید ہوئے تھے ان کی کوئی حدیث محفوظ نہیں۔

۸۷۹۔ حضرت حارثؓ بن ربعی

حضرت حارثؓ بن ربعی۔ بن بلدمہ بن خناس بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ بن سعد بن علی بن راشد بن ساردہ بن تزید ابن جشم بن خزرج۔ کنیت ان کی ابوقتادہ انصاری ہیں خزرجی ہیں پھر بنی سلمہ سے ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ کے سوار تھے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کا نام نعمان ہے۔ یہ ابن اسحاق اور ہشام بن کلبی کا قول ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ لوگ کہتے ہیں بلدمہ بالفتح ہے اور بلذمہ بالذال معجمہ مضموم ہے ان کا ذکر کنیت کے باب میں آئے گا۔ یہ کنیت ہے سے مشہور ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۸۸۰۔ حضرت حارثؓ بن ربیع

حضرت حارثؓ بن ربیع بن زیاد بن سفیان بن عبداللہ بن ناشب بن ہدم بن عوذ بن غالب بن قطعیہ بن عبس غطفانی عبسی۔ ہشام کلبی نے ابوالشعب عبسی سے روایت کی ہے کہ انہوں کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں بنی عبس کے نو آدمی آئے وہ مہاجرین اولین میں سے تھے انہیں میں حارث بن ربیع بن زیاد بھی تھے یہ سب لوگ اسلام لائے تو نبی ﷺ نے ان کے لئے دعا فرمائی۔ ابن ماکولا نے لکھا ہے کہ ربیع کامل اور عمارہ وہاب اور انس الفوارس اور قیس الحفاظ یہ سب لوگ زیاد کے بیٹے ہیں ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۸۸۱۔ حضرت حارثؓ بن ابی ربیعہ

حضرت حارثؓ بن ابی ربیعہ مخزومی۔ ان سے نبی ﷺ نے کچھ قرض لیا تھا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ وہم ہے اس کو عبداللہ ابن عبدالصمد بن ابی خداش موصلی نے قاسم جرمی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے اسماعیل بن ابراہیم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حارث بن ابی ربیعہ سے روایت کیا ہے اور ثوری کے شاگردوں نے ثوری سے انہوں نے اسماعیل بن ابراہیم بن عبداللہ بن ابی ربیعہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کیا ہے کہ صحیح وہی ہے جو ابن مبارک نے اور قبیصہ نے اور ثوری نے شاگردوں نے ثوری سے انہوں نے ابراہیم بن اسماعیل بن عبداللہ بن ابی ربیعہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ربیعہ سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کیا ہے اور وکیع نے اور بشر بن عمرو نے اور ابن فدیک وغیرہ نے ابراہیم بن اسماعیل سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے اسی طرح روایت کیا ہے اور انہوں نے بیان کیا ہے کہ حارث کا ذکر اس روایت میں وہم ہے۔ ہمیں ابوالفرج بن ابی الرجا نے اپنی سند سے ابوبکر بن ابی عاصم سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یعقوب بن حمید بن کاسب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن ابی فدیک نے وہ کہتے تھے موسیٰ اور اسماعیل فرزندان ابراہیم نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن ابی ربیعہ سے روایت کر کے خبر دی کہ نبی ﷺ جب مکہ تشریف لائے تو آپ نے ان سے کچھ قرض لیا موسیٰ کہتے تھے کہ تیس ہزار قرض لیا تھا اور کچھ ہتھیار ان سے عاریۃً لئے تھے پھر آپ واپس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئے تو انہیں واپس کر دیئے اور فرمایا کہ قرض کا بدلہ یہی ہے کہ وہ ادا کر دیا جائے اور شکر گزاری کی جائے۔ ان کا تذکرہ ابو مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ حارث بن ابی ربیعہ بیٹے ہیں عبداللہ بن ابی ربیعہ مخزومی کے وہ بصرہ میں ابن زبیر کے عامل تھے قباع ان کا لقب ہے۔ صحابی نہیں ہیں عبداللہ بن ابی ربیعہ کا ذکر ان کے باب میں ہوگا۔

۸۸۲۔ حضرت حارثؓ بن زہیر

حضرت حارثؓ بن زہیر بن اقیش عکلی۔ ابن شاہین نے کہا ہے میں نہیں جانتا کہ یہ وہی پہلے شخص ہیں یعنی حارث بن اقیش یا کوئی اور ہیں ان کا ذکر ہو چکا ہے۔ ان کی حدیث حارث بن یزید عکلی نے قبیلہ کے مشائخ سے انہوں نے حارث بن زہیر بن اقیش عکلی سے روایت کی ہے کہ نبی نے انہیں اور ان کی قوم کو ایک خط لکھا تھا جس کی عبارت یہ تھی بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد النبی لبنی قیس بن اقیش اما بعد فانکم ان اقمتم الصلوۃ واتیتم الزکاۃ و اعطیتم سھم اللہ عزوجل والصفی فانتم آمنون بامان اللہ عزوجل ''شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان رحم کرنے والا ہے محمد کی طرف سے بنی قیس بن اقیش کے نام اما بعد اگر تم لوگ نماز پڑھتے رہو گے اور زکوۃ دیا کرو گے اور اللہ عزوجل کا حصہ (مال غنیمت سے) بخوشی خاطر دیتے رہو گے تو تم اللہ عزوجل کی امان میں ہو۔'' ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ مجھے ان دونوں کے یعنی ان کے اور حارث بن اقیش کے ایک ہونے میں کچھ شک نہیں ہے ابن مندہ کو اشتباہ ہو گیا ہے جو انہوں نے ایک کے تذکرہ میں نبی کا خط روایت کیا ہے اور دوسرے کے تذکرہ میں یہ حدیث روایت کی ہے کہ جس شخص کے چار بچے مر جائیں ابن مندہ نے ان کو دو سمجھا ہے حالانکہ یہ دونوں حدیثیں ایک ہی شخص یعنی حارث بن اقیش کی ہیں اور وہ بیٹے ہیں زہیر بن اقیش کے کبھی اپنے والد کی طرف منسوب کر دیئے جاتے ہیں اور کبھی اپنے دادا کی طرف۔ واللہ اعلم

۸۸۳۔ حضرت حارثؓ بن زیاد انصاری

حضرت حارثؓ بن زیاد انصاری ساعدی بدری۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے۔ بدر میں نبی ﷺ کے ہمراہ شریک تھے۔ ہمیں ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں یونس بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالرحمٰن بن غسیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حمزہ بن ابی اسید نے جن کے والد شریک غزوۂ بدر تھے حارث بن زیاد ساعدی انصاری سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ غزوۂ خندق میں نبیؐ کے پاس گئے حضرت ﷺ ہجرت پر لوگوں سے بیعت لے رہے تھے انہوں نے (ایک شخص کی طرف) اشارہ کر کے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بھی بیعت لے لیجئے آپ نے پوچھا کہ یہ کون ہے انہوں نے عرض کیا میرے چچا کا بیٹا حوط بن یزید یا ابو یزید بن حوط ہے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم سے بیعت نہ لوں گا لوگ تمہاری طرف ہجرت کر کے آتے ہیں اور تم ان کی طرف ہجرت کر کے نہیں جاتے (یعنی ان سے محبت نہیں کرتے) قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ جو کوئی مرتے دم تک انصار سے محبت رکھے گا وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ اس سے محبت رکھتا ہوگا اور جو شخص مرتے دم تک انصار سے بغض رکھے گا وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ اس سے بغض رکھتا ہوگا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ سعدی ہیں لیکن صحیح ساعدی ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابواحمد عسکری نے لکھا ہے کہ یہ کوفہ میں رہتے تھے۔حوط بفتح حاء مہملہ ہے۔

۸۸۴۔ حضرت حارثؓ بن زیاد

حضرت حارثؓ بن زیاد۔یہ انصاری نہیں ہیں۔ان کا شمار اہل شام میں ہے۔ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔حسن بن سفیان نے قتیبہ سے انہوں نے لیث سے انہوں نے معاویہ بن صالح سے انہوں نے یونس بن سیف سے انہوں نے حارث بن زیاد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ اے اللہ معاویہ کو کتاب وحساب سکھادے اور انہیں عذاب سے محفوظ رکھ۔ اس حدیث کو حسن بن عرفہ نے قتیبہ سے۔روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ اس حدیث کے راویوں میں حارث بن زیاد بھی ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے صحابی تھے مگر یہ زیادتی وہم ہے۔اس حدیث کو اسد بن موسیٰ نے اور آدم نے اور ابوصالح نے لیث سے انہوں نے معاویہ بن صالح سے روایت کیا ہے انہوں نے اس حدیث کو حارث سے انہوں نے ابورہم سے انہوں نے عرباض سے روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۸۸۵۔ حضرت حارثؓ بن زید بن حارثہ

حضرت حارثؓ بن زید بن حارثہ بن معاویہ بن ثعلبہ بن جذیمہ بن عوف بن بکر بن عوف بن انمار بن عمرو بن ودیعہ بن لکیز بن افصی بن عبدالقیس۔ربعی عبدی۔ان کی والدہ ذوملہ بنت رویم ہیں جو بنی ہند بن شیبان سے تھیں ان کی کنیت ابوعتاب ہے ۲۱ ہجری میں شہید ہوئے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۸۸۶۔ حضرت حارثؓ بن زید بن عطاف

حضرت حارثؓ بن زید بن عطاف بن ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی۔یہ محمد بن اسحٰق کا قول ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۸۸۷۔ حضرت حارثؓ بن زید

حضرت حارثؓ بن زید۔بھائی ہیں بنی معیص کے ہمیں عبیداللہ بن احمد بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن حارث بن عبداللہ بن عیاش سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مجھ سے قاسم بن محمد نے بیان کیا کہ یہ آیت وما کان لمومن ان یقتل مومنا الا خطا (النساء: ۹۲) ''کسی مومن کو یہ جائز نہیں کہ کسی مومن کو قتل کردے مگر دھوکہ سے۔'' تمہارے دادا عیاش بن ابی ربیعہ کے حق میں نازل ہوئی تھی۔حارث بن زید معیص کے بھائی تھے وہ ان کو مکہ میں بحالت شرک ستایا کرتے تھے جب اصحاب رسول اللہ ﷺ نے ہجرت کی تو حارث مسلمان ہوگئے مگر لوگوں کو ان کے اسلام کا حال نہیں معلوم ہوا وہ بارادہ ہجرت (مکہ سے) چلے یہاں تک کہ جب بنی عمرو بن عوف کے میدان میں پہنچے تو عیاش بن ابی ربیعہ انہیں ملے وہ یہی سمجھے کہ اب بھی یہ مشرک ہیں انہوں نے ان پر تلوار چلادی اور ان کو قتل کردیا پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وما کان لمومن ان یقتل مومنا الا خطا الی قولہ فان کان من قوم عدولکم وھو مومن فتحریر رقبة مومنة. (النساء: ۹۲) ''کسی مومن کو یہ جائز نہیں کہ کسی مومن کو قتل کرے مگر دھوکہ سے پھر وہ مقتول مسلمان کسی ایسی قوم سے ہو جو تمہاری

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دشمن ہے تو ایک مسلمان غلام آزاد کرنا چاہیے۔'' مطلب یہ ہے کہ ایک مسلمان غلام کو آزاد کردے اور اہل شرک کو دیت نہ دے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۸۸۸۔ حضرت حارثؓ بن زید

حضرت حارثؓ بن زید۔ یہ ایک دوسرے شخص ہیں۔ عبدان مروزی نے کہا ہے کہ میں نے احمد بن سیار سے سناوہ کہتے تھے کہ حارث بن زید رسول اللہ ﷺ پر بہت سختی کیا کرتے تھے وہ مسلمان ہوئے اور نبی ﷺ کے حضور میں حاضر ہونے کے ارادہ سے چلے ان کا اسلام مشہور نہ ہوا تھا راستہ میں عیاش بن ابی ربیعہ ان کو ملے اور انہوں نے ان کو قتل کر دیا انہیں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی

وما کان لمومن ان یقتل مومنا الا خطا۔

میں کہتا ہوں کہ ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے ان کا ذکر لکھا ہے حالانکہ ابن مندہ اس سے پہلے کے تذکرہ میں ان کا ذکر لکھ چکے تھے یہ بیٹے ہیں معیص بن عامر بن لوی کے پس کوئی وجہ استدراک کرنے کی نہیں ہے۔

۸۸۹۔ حضرت حارثؓ بن ابی سبرہ

حضرت حارثؓ بن ابی سبرہ۔ یہ والد ہیں سبرہ بن حارث بن ابی سبرہ کے بعض لوگ ان کو سبرہ بن ابی سبرہ کہتے ہیں یعنی ان کو ان کے دادا کی طرف منسوب کر دیتے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ سبرہ کے والد یزید بن ابی سبرہ ہیں۔ واللہ اعلم ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۸۹۰۔ حضرت حارثؓ بن سراقہ

حضرت حارثؓ بن سراقہ۔ بعض لوگ ان کو حارثہ بن سراقہ کہتے ہیں۔ انصاری ہیں بنی عدی بن نجار سے بدر میں شہید ہوئے تھے یہ پاسبانی کرتے تھے۔ ان کا ذکر عروہ بن زبیر نے شرکاے بدر میں کیا ہے اور حارثہ کے نام میں انشاءاللہ تعالیٰ ان کا ذکر اس سے زیادہ ہوگا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۸۹۱۔ حضرت حارثؓ بن سعد

حضرت حارثؓ بن سعد۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ابن شاہین نے ان کا ذکر لکھا ہے حالانکہ یہ وہم ہے۔ انہوں نے اس کو عثمان بن عمر سے انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے حارث بن سعد سے انہوں نے نبی ﷺ سے جھاڑ پھونک والی حدیث روایت کی ہے اور یحییٰ بن معین نے کہا ہے کہ عثمان بن عمر نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوخزامہ سے انہوں نے حارث بن سعد سے روایت کی ہے یہ غلط ہے کیونکہ یہ حدیث ابوخزامہ سے مروی ہے جو حارث بن سعد کی اولاد سے تھے اور یحییٰ بن معین نے کہا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ ابوخزامہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد نے اجازۃً خبر دی وہ اپنی سند سے ابوبکر بن ابی عاصم سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یعقوب ابن ابراہیم بن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے صالح بن کیسان سے انہوں نے زہری سے روایت کر کے خبر دی کہ انہیں ابوخزیمہ نے جو حارث بن سعد ہذیم کی اولاد سے تھے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ نبی ﷺ کے حضور میں گئے اور عرض کیا کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یارسول اللہ بتائیے کوئی دوا ایسی ہے جو استعمال کی جائے یا کوئی پرہیز ایسا ہے جو عمل میں لایا جائے اور وہ خدا کی مقدر کی ہوئی بات کو ٹال دے ابن ابی عاصم کہتے تھے کہ اس میں لوگوں کا اختلاف ہے بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام خریمہ ہے بعض کہتے ہیں خرینہ اور بعض کہتے ہیں ابوخزامہ اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن ابی خزامہ اور رفع ونصب وجر میں بھی لوگوں کا اختلاف ہے (یعنی نے کو بعض مرفوع بعض منصوب بعض مجرور کہتے ہیں۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۸۹۲۔ حضرت حارث رضی اللہ عنہ بن سعید

حضرت حارث رضی اللہ عنہ بن سعید بن قیس بن حارث بن شیبان بن فاتک بن معاویہ اکرمین۔کندی ہیں۔نبی ﷺ کے حضور میں وفد بن کے گئے تھے اور اسلام لائے۔ابن شاہین نے ان کا ذکر لکھا ہے ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور ہشام بن کلبی نے بھی جمہرہ میں لکھا ہے کہ یہ نبی کے حضور میں وفد بن کے گئے تھے۔

۸۹۳۔ حضرت حارث رضی اللہ عنہ بن سفیان

حضرت حارث رضی اللہ عنہ بن سفیان بن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح قرشی جمحی۔ان کو ابوسفیان حبش سے لے کے آئے تھے۔ابوعمر نے ان کے والد سفیان کے نام میں ان کا ذکر کیا ہے علیحدہ ان کا تذکرہ نہیں لکھا۔

۸۹۴۔ حضرت حارث رضی اللہ عنہ بن سلمہ

حضرت حارث رضی اللہ عنہ بن سلمہ عجلانی۔احد میں شریک تھے۔ان کی کوئی روایت معلوم نہیں یہ محمد بن اسحٰق کا قول ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۸۹۵۔ حضرت حارث رضی اللہ عنہ بن سلیم

حضرت حارث رضی اللہ عنہ بن سلیم بن ثعلبہ بن کعب بن حارثہ۔بدر میں شریک تھے اور احد کے دن شہید ہوئے۔عدوی کا قول ہے ابوعلی غسانی نے ان کا ذکر لکھا ہے۔

۸۹۶۔ حضرت حارث رضی اللہ عنہ بن سہل

حضرت حارث رضی اللہ عنہ بن سہل بن ابی صعصعہ۔انصاری ہیں بنی مازن بن نجار سے۔غزوۂ طائف میں شہید ہوئے تھے ان کی کوئی روایت معلوم نہیں۔ہمیں ابوجعفر یعنی عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک روایت کر کے خبر دی وہ ابن اسحٰق سے ان لوگوں کے نام میں جو انصار سے غزوۂ طائف میں شہید ہوئے تھے بنی مازن بن نجار سے حارث بن سہل بن ابی صعصعہ کا نام روایت کرتے تھے یہ ابن مندہ کا قول ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے ان کا ذکر کیا ہے اور ان سے اس میں وہم ہو گیا ہے اور انہوں نے تصحیف کر دی ہے ان کا صحیح نام حباب بن سہل بن صعصعہ ہے اور انہوں نے اپنی سند سے ابوجعفر نفیلی سے انہوں نے ابن اسحٰق سے ان لوگوں کے ناموں میں جو انصار کی شاخ بنی مازن بن نجار سے غزوۂ طائف میں شہید ہوئے حباب بن سہل ابن ابی صعصعہ کا نام روایت کیا ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابونعیم نے ابوعبداللہ ابن مندہ پر ناحق الزام لگایا ہے کہ انہوں نے تصحیف کی۔ابن بکیر نے ابن اسحٰق سے ایسا ہی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نقل کیا ہے جیسا ہم نے بیان کیا اور ابن ہشام بکائی سے انہوں نے ابن اسحٰق سے نقل کیا ہے اور سلمہ نے بھی ابن اسحٰق سے ایسا ہی نقل کیا ہے اور ابو عمر نے بھی ابن مندہ کے مثل ان کا تذکرہ لکھا ہے مگر انہوں نے اپنے قول کو کسی کی طرف منسوب نہیں کیا اور یہ کوئی پہلا نام نہیں ہے۔ جس میں اختلاف ہوا ہو وہم اگر ہوا ہے تو نفیلی سے ہوا ہے کیونکہ تین آدمیوں نے ابن اسحٰق سے ابن مندہ کے مثل نقل کیا ہے پس ایک شخص کے کہنے سے تین آدمیوں کا قول رد نہیں کیا جا سکتا۔ واللہ اعلم

۸۹۷۔ حضرت حارثؓ بن سواد

حضرت حارثؓ بن سواد انصاری۔ بدر میں شریک تھے۔ یہ عروہ بن زبیر کا قول ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

۸۹۸۔ حضرت حارثؓ بن سوید تیمی

حضرت حارثؓ بن سوید تیمی۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ ان سے مجاہد نے روایت کی ہے۔ ان کی حدیث قطن بن نسیر سے مروی ہے وہ جعفر بن سلیمان سے وہ حمد اعرج سے وہ مجاہد سے وہ حارث بن سوید سے راوی ہیں کہ وہ مسلمان ہو کر نبی ﷺ کے ہمراہ رہا کرتے تھے پھر بعد اس کے مرتد ہو کے اپنی قوم سے مل گئے اس کے بعد پھر اسلام لائے۔ یہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا قول ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ ان کا نام حارث بن سوید ہے اور بعض لوگ ان کو ابن مسلم کہتے ہیں مخزومی ہیں۔ اسلام سے مرتد ہو گئے تھے اور کفار سے مل گئے تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی کیف یھدی اللہ قوما کفروا بعد ایمانھم وشھد وان الرسول حق الی قولہ الا الذین تابو. (ال عمران ایت: ۸۷، ۸۸) ''اللہ ان لوگوں کو کیوں ہدایت کرے جو بعد ایمان لانے کے اور بعد اس بات کی شہادت دینے کے رسول برحق ہیں کافر ہو گئے مگر وہ لوگ جنہوں نے توبہ کی''۔

ایک شخص ان آیات کو حارث کے پاس لے گیا اور انہیں پڑھ کے سنایا حارث نے کہا واللہ میں تجھے سچا ہی جانتا ہوں اور اللہ تو سب سچوں سے سچا ہے۔ پھر یہ لوٹ آئے اور مسلمان ہو گئے اور ان کا اسلام اچھا ہوا۔ ان سے مجاہد نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ بعض علماء نے بیان کیا ہے کہ حارث بن سوید تیمی تابعی ہیں عبداللہ بن مسعود کے شاگردوں میں سے ہیں ان کا صحابی ہونا یا نبی ﷺ کو دیکھنا ثابت نہیں ہے یہ قول بخاری و مسلم کا ہے اور ان دونوں نے یہ بھی کہا ہے کہ جو شخص مرتد ہو گئے تھے پھر اسلام لائے ان کا نام حارث بن سوید بن صامت ہے اور قسم ہے اپنی جان کی کہ مفسرین کی یہ حالت ہے کہ ایک کہتا ہے کہ فلاں آیت کے نزول کا سبب زید ہے اور دوسرا کہتا ہے کہ اس کے نزول کا باعث عمر ہے اور جو شخص اسمائے صحابہ کو جمع کرے اس پر ضروری ہے کہ جو کچھ علما نے بیان کیا ہے اس کو ذکر کر دے گو انہوں نے باہم اختلاف کیا ہو تا کہ گمان کرنے والا یہ گمان نہ کرے کہ یہ بات چھوٹ گئی اور اس تذکرہ نویس کی نظر وہاں تک نہیں پہنچی پس بہتر یہ ہے کہ سب اقوال کو ذکر کرے اور جو ان میں صحیح ہے اس کو ظاہر کر دے۔ دیکھو اس حادثہ میں ابو صالح نے ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ جو شخص اسلام کے مرتد ہو گئے تھے اور پھر اسلام لائے وہ حارث بن سوید بن صامت ہیں اور مجاہد نے ذکر کیا ہے کہ وہ یہی ہیں اور مجاہد زیادہ علم رکھنے والے اور زیادہ ثقہ ہیں پس یہ نامناسب ہے کہ کسی اور کے کہنے سے ان کا قول چھوڑ دیا جائے۔ واللہ اعلم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸۹۹۔ حضرت حارثؓ بن سوید بن صامت

حضرت حارثؓ بن سوید بن صامت۔ جلاس کے بھائی ہیں عمرو بن عوف کی اولاد سے ہیں ان کا نسب اوپر گزر چکا ہے ابن مندہ نے کہا ہے کہ (ان کا نام) حارث بن سوید بن صامت (ہے) اور بیان کیا ہے کہ یہ اسلام سے مرتد ہو گئے تھے بعد اس کے نادم ہوئے اور کہا ہے کہ میں ان کو پہلا ہی حارث سمجھتا ہوں یعنی تیمی جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے اور انہوں نے حارث تیمی کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ وہ کوفی ہیں اور تمام علمائے حدیث کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ان کو نبی ﷺ نے مجذر بن زیاد کے عوض میں قتل کرادیا تھا انہوں نے جنگ احد میں دھوکہ دے کے مجذر بن زیاد کو قتل کر دیا تھا۔ ابن مندہ نے مجذر کے بیان میں لکھا ہے کہ حارث بن سوید بن صامت نے ان کو قتل کیا تھا بعد اس کے وہ مرتد ہو گئے اور پھر اسلام لائے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو مجذر کے عوض میں قتل کرادیا۔ حارث نے مجذر کو صرف اس لئے مارا تھا کہ مجذر نے حارث کے والد سوید بن صامت کو زمانہ جاہلیت میں انصار کی لڑائیوں میں قتل کیا تھا ان کے قتل کی وجہ سے جنگ بعاث کا واقعہ پھر لوگوں کو یاد آ گیا چنانچہ حارث نے جنگ احد میں جب ان کو دیکھا تو اپنے باپ کے عوض میں ان کو قتل کر دیا۔ واللہ اعلم۔ پورا قصہ جلاس کے بیان میں گزر چکا ہے لہٰذا اب ہم دوبارہ اس کو نہیں لکھتے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۹۰۰۔ حضرت حارثؓ بن شریح

حضرت حارثؓ بن شریح نمیری۔ اور بعض لوگ ان کو ابن ذویب کہتے ہیں۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے ابوعمر نے کہا ہے کہ (ان کا نام) حارث بن شریح بن ذویب بن ربیعہ بن عامر بن ربیعہ یا خویلد منقری تیمی (ہے) نبی ﷺ کے حضور میں نبی منقرہ کے وفد میں قیس بن عاصم کے ہمراہ آئے تھے یہ سب لوگ اسلام لائے ان کی حدیث دلہم بن دہشم عجلی سے مروی ہے وہ عائذ بن ربیعہ وہ حارث سے روایت کرتے ہیں بعض لوگ ان کو نمیری کہتے ہیں۔ نبی ﷺ کے حضور میں بنی نمیرہ کے وفد کے ہمراہ آئے تھے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے دلہم کی حدیث عائذ بن ربیعہ نمیری سے انہوں نے مالک سے انہوں نے قرۃ بن دعموص سے روایت کی ہے کہ یہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے قرہ اور قیس بن عاصم اور ابو مالک اور حارث بن شریح وغیرہم۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ میرا خیال یہ ہے کہ ابن مندہ اور ابونعیم حق پر ہیں یہ حارث نمیری ہیں تیمی نہیں ہیں ابوعمر سے اس میں وہم ہو گیا ہے انہوں نے حارث کے ہمراہ جو لوگ آئے تھے ان میں قیس بن عاصم کا نام بھی لیا ہے اور ابوعمر کی کتاب میں صرف قیس بن عاصم منقری کا ذکر ہے لہٰذا ان میں یہ خیال آیا کہ یہ حارث بن منقری ہیں کیونکہ ابوعمر کے ان کو وفد میں قیس کے ہمراہ دیکھا ابوعمر نے قیس نمیری کا ذکر نہیں کیا حالانکہ ایسا نہیں ہے یہ قیس بن عاصم بن اسید بن جعونہ نمیری کے بیٹے ہیں نبی کے حضور میں وفد بن کے آئے تھے حضرت نے انکے سر پر ہاتھ پھیرا تھا ابن کلبی وغیرہ نے بھی ان کا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے جو وفد بن کے نبی ﷺ کے حضور میں آئے تھے اس سے معلوم ہوا کہ حارث بن نمیری ہیں۔ ابوموسیٰ نے قیس بن عاصم نمیری کا ذکر ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے اس سے بھی ہمارے ہی قول کی تائید ہوتی ہے کیونکہ یہ اگر منقری ہوتے تو ابوموسیٰ استدراک نہ کرتے کیونکہ ابن مندہ نے منقری کا ذکر لکھا ہے۔ واللہ اعلم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹۰۱۔ حضرت حارثؓ بن صبیرہ

حضرت حارثؓ بن صبیرہ بن سعید بن سعد بن سہم بن عمرو بن ہصیص بن کعب۔ کنیت ان کی ابو وداعہ سہمی یہ ان لوگوں میں تھے جو جنگ بدر میں مشرکوں کے ہمراہ آئے تھے پھر یہ گرفتار کئے گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مکہ میں ایک ان کا بیٹا بڑا اعقل مند ہے وہ مالدار ہے وہ ان کا فدیہ ادا کر دے گا چنانچہ ان کا بیٹا مطلب مکہ سے مدینہ چار دن میں آیا اور اس نے اپنے باپ کی طرف سے فدیہ ادا کیا قریش کے قیدیوں میں سب سے پہلے انہیں کا فدیہ ادا ہوا۔ ابو وداعہ فتح مکہ کے دن اسلام لائے اور حضرت عمر کی خلافت تک زندہ رہے۔ ان کے والد صبیرہ کی بہت بڑی عمر ہوئی تھی اور بوڑھے نہیں ہوئے انہیں کے حق میں شاعر نے یہ شعر کہا ہے

حجاج بیت الله ان صبيرة القرشى ماتا سبقت منيته المشيب و كان ميتته افتلاتا

اے خانہ خدا کے حج کرنے والوں صبیرہ قرشی.........اس کی موت بڑھاپے سے پہلے آ گئی ہے۔

۹۰۲۔ حضرت حارثؓ بن ابی صعصعہ

حضرت حارثؓ بن ابی صعصعہ۔ قیس بن ابی صعصعہ کے بھائی ہیں۔ ابو صعصعہ کا نام عمرو بن زید بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار جنگ یمامہ میں شہید ہوئے ان کے تین بھائی تھے قیس اور ابو کلاب اور جابر ابو کلاب اور جابر غزوۂ موتہ میں شہید ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۹۰۳۔ حضرت حارثؓ بن صمہ

حضرت حارثؓ بن صمہ بن عمرو بن عتیک بن عمرو بن عامر ان کی ملاقات مبذول بن مالک بن نجار انصاری خزرجی نجاری سے ہوئی۔ ان کی کنیت ابو سعد ہے وہ سعد کے بیٹے ہیں۔ رسول اللہؐ نے صہیب بن سنان اور ان کی درمیان مواخاۃ قائم فرمائی تھی۔ اور بدر کیطرف آپ کے ساتھ چلے تھے اور مقام روحاء سے واپس ہوئے تھے۔ مال غنیمت میں آپ نے ان کیلئے اجر اور حصہ مقرر فرمایا تھا۔ اور احد میں آپ کے ساتھ شریک تھے۔ احد میں نہایت ثابت قدم رہے۔ اور عثمان بن عبداللہ بن مغیرہ کو قتل کیا اور اس کا سامان اتار کر رسول اللہؐ کے حضور میں پیش کیا ان کے علاوہ اور کسی نے سامان حضورؐ کے حضور پیش نہ کیا انہوں نے حضورؐ سے موت پر بیعت کی تھی۔ بئر معونہ میں شریک ہوئے وہ اور عمرو بن امیہ مقام سرح میں تھے کہ ان دونوں نے ایک منزل ایک پرندہ بیٹھا ہوا دیکھا تو وہاں پہنچے تو اس جگہ ان کے شہید ساتھی موجود تھے پس حارث نے عمرو سے کہا آپ کی کیا رائے ہے۔ عمرو نے کہا میرا خیال تو یہ ہے کہ رسول اللہؐ سے ملا جائے۔ حارث نے کہا میں تو مقتول ساتھیوں کے پاس رہنے کو ترجیح دونگا۔ اور وہ آگے بڑھے قاتل قوم سے جنگ ہوئی اور شہید ہوئے۔

عبداللہ بن ابی بکر نے کہا۔ کہ انہوں نے انکو قتل نہیں کیا مگر وہ (دشمن) انکی طرف مسلسل نیزے پھینکتے رہے جو ان کے جسم میں پیوست ہوتے گئے اور وہ شہید ہو گئے۔ عمر بن امیہ قید ہو گئے پھر وہ آزاد ہو گئے حارث کے بارے میں شاعر نے بدر والے دن یہ کہا۔

یاربّ ان الحارث بن صمہ اهل وفاء صادق و ذمة

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقبل فی مھامہ ملمہ　　فی لیلۃ ظلماء مدلھمہ

یسوق بالنبی ھادی الامہ　　یلتمس الجنۃ فیما ثمہ

اے رب! حارث بن صمہ۔ سچا وفادار اور ذمہ داروں میں سے ہے۔

سخت اندھیری رات یعنی گھمسان کی جنگ میں بھی آگے بڑھنے والا ہے۔ جنت کی تلاش میں ہادی الامۃ نبیؐ کے ساتھ ساتھ چلنے والا ہے۔

بعض لوگوں نے یہ کہا ہے کہ یہ اشعار حضرت علی بن ابی طالب نے احد کے دن کہے تھے۔ زہری' موسیٰ بن عقبہ اور ابن اسحاق نے یہ کہا ہے کہ یہ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ مقام روحاء سے واپس ہوئے تھے۔ عروہ اور زہری نے کہا ہے کہ بئر معونہ میں شہید ہوئے۔

محمود بن لبید روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ حارث بن صمہ کہتے ہیں کہ احد کے دن رسول اللہؐ نے مجھ سے سوال کیا جبکہ وہ ایک گھاٹی میں تھے۔ پس آپؐ نے فرمایا کہ تو نے عبدالرحمٰن بن عوف کو دیکھا ہے میں نے عرض کی ہاں میں نے اسے دیکھا کہ وہ پہاڑی کے پہلو میں تھے۔ اس پر مشرکین کا لشکر حملہ آور تھا۔ میں اسکی طرف متوجہ ہوا تاکہ میں اسکو روکوں۔ پس میں نے آپ کو دیکھا میں آپکی طرف متوجہ ہوا پس آپؐ نے فرمایا فرشتے اسکو روک رہے ہیں۔ پس میں حارث کیطرف لوٹا۔ تو حارث کے سامنے سات آدمی مقتول پڑے تھے۔ میں نے کہا آپ تو کامیاب ہو گئے کیا آپ نے ان سب کو قتل کیا۔ پس عبدالرحمٰن نے کہا ارطاہ بن شرحبیل اور یہ دونوں انکو تو میں نے قتل کیا ہے مگر ان کے قاتل کو میں نے نہیں جانتا حارث کہتے ہیں۔ میں نے کہا اللہ اور اسکے رسول نے سچ کہا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۹۰۴۔ حضرت حارثؓ بن ضرار

حضرت حارثؓ بن ضرار۔ اور بعض لوگ ان کو ابن ابی ضرار کہتے ہیں۔ خزاعی ہیں مصطلقی ہیں۔ کنیت ان کی ابومالک ہے ان کا شمار اہل حجاز میں ہے۔ ہمیں عبدالوہاب بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن سابق نے عیسیٰ بن دینار سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا کہ انہوں نے حارث بن ابی ضرار سے سنا کہ وہ کہتے تھے میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے مجھے اسلام کی ترغیب دی میں مسلمان ہو گیا اور میں نے (توحید ورسالت کا) اقرار کر لیا آپ نے مجھے زکوٰۃ کی تعلیم کی میں نے اس کا اقرار کر لیا پھر میں نے کہا کہ یا رسول اللہ میں اپنی قوم کے پاس لوٹ کر جاتا ہوں اور انہیں اسلام کی طرف اور ادائے زکوٰۃ کی طرف بلاتا ہوں جو لوگ ان میں سے میری بات مان لیں گے میں ان کی زکوٰۃ جمع کروں گا اور اے رسول اللہؐ آپ فلاں فلاں وقت میں میرے پاس کسی کو بھیج دیں تاکہ جو کچھ زکوٰۃ میں جمع کروں وہ آپ کے پاس لے آئے چنانچہ جب حارث نے ان لوگوں سے جنہوں نے ان کی بات مانی زکوٰۃ جمع کر لی اور وہ وقت آ گیا جس وقت رسول اللہؐ نے بھیجنا چاہا تھا تو کوئی قاصد آپ کو نہ ملا حارث نے سمجھا کہ کوئی بات ناخوشی کی خدا اور رسول کی طرف سے پیدا ہوئی ہے۔

چنانچہ انہوں نے اپنی قوم کے سرداروں کو بلایا اور ان سے کہا کہ رسول اللہؐ نے مجھ سے ایک وقت مقرر کر دیا تھا کہ تمہارے پاس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاصد بھیجوں گا تا کہ جو کچھ زکوۃ میں نے جمع کی ہو اس پر وہ قبضہ کر لے اور رسول اللہ ﷺ کی طرف سے وعدہ خلافی نہیں ہو سکتی اور نہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ کے قاصد نے آنے میں دیر کی بلکہ کوئی بات ناخوشی کی ہوئی ہے لہٰذا چلو رسول اللہ کے پاس اور (ادھر) رسول اللہ نے ولید بن عقبہ ابن ابی معیط کو حارث کے پاس بھیجا تا کہ جو کچھ زکوۃ انہوں نے جمع کی ہو اس پر قبضہ کر لیں چنانچہ ولید گئے اور اثنائے راہ سے لوٹ آئے اور رسول اللہ سے جا کر کہا کہ یا رسول اللہ حارث نے زکوۃ مجھے نہیں دی اور میرے قتل کا ارادہ کیا پس رسول اللہ نے حارث کی طرف لشکر بھیجا حارث معہ اپنے ساتھیوں کے آ رہے تھے جب لشکر انہیں ملا تو انہوں پوچھا کہ تم کس کی طرف بھیجے گئے ہو ان لوگوں نے کہا کہ تمہاری ہی طرف حارث نے کہا کہ کیوں ان لوگوں نے کہا کہ رسول اللہ نے تمہارے پاس ولید بن عقبہ کو بھیجا تھا وہ لوٹ کر حضرت کے پاس گئے اور انہوں نے بیان کیا کہ تم نے انہیں زکوۃ نہیں دی اور ان کے قتل کا ارادہ کیا حارث نے کہا نہیں قسم ہے اس کی جس نے محمد ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے نہ میں نے ولید کو دیکھا نہ وہ میرے پاس گئے چنانچہ جب حارث رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے تو آپ نے ان سے فرمایا کہ تم نے زکوۃ نہ دی اور میرے قاصد کے قتل کا ارادہ کیا حارث نے کہا کہ نہیں قسم اس کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں نے نہ ان کو دیکھا نہ وہ میرے پاس گئے میں جو آیا تو اسی وقت آیا جبکہ آپ کا قاصد میرے پاس نہ گیا مجھے خوف ہوا کہ خدا اور رسول کی کچھ ناخوشی ہے اس پر سورۃ حجرات نازل ہوئی: يَآ أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوٓا إِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوٓا أَنْ تُصِيبُوا قَوْمًا بجهالة الى قوله والله عليم حكيم۔ (الحجرات: ٦) "اے مسلمانوں جب تمہارے پاس کوئی فاسق کسی خبر کو لائے تو اس کی تحقیق کر لیا کرو ایسا نہ ہو کہ (اس کی خبر پر) اعتماد کر کے تم نادانستگی میں کسی قوم پر جا پڑو" اس آیت سے معلوم ہوا کہ فاسق کی خبر پر اعتماد نہ کرنا چاہیے بلکہ اس کی تحقیق کرنا چاہیے تاوقتیکہ پوری طرح اس کی تصدیق نہ ہو جائے اس کو ماننا نہ چاہیے۔

ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابو عمر نے کہا ہے کہ (ان کا نام) حارث بن ضرار ہے اور بعض لوگوں ابن ابی ضرار کہتے ہیں اور کہا ہے کہ مجھے خیال ہوتا ہے کہ یہ دو شخص ہیں۔ واللہ اعلم

۹۰۵۔ حضرت حارثؓ بن ابی ضرار

حضرت حارثؓ بن ابی ضرار۔ ابوضرار کا نام حبیب بن حارث بن عائذ بن مالک بن جذیمہ جذیمہ کا نام مصطلق بن سعد بن کعب بن عمرو بن ربیعہ۔ خزاعی ہیں مصطلقی ہیں والد ہیں جویریہ زوجہ نبی ﷺ بنت حارث کے۔ ابن اسحق نے لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جویریہ بنت حارث بن ابی ضرار سے نکاح کیا وہ قبیلہ خزاعہ کی شاخ بنی مصطلق کی قیدیوں میں تھیں اور ثابت بن قیس ابن شماس کے حصہ میں آئی تھیں پھر انہوں نے پورا قصہ بیان کیا بعد اس کے کہا کہ ان کے والد حارث بن ابی ضرار اپنی بیٹی کی طرف سے فدیہ دینے کو آئے جب مقام عقیق میں پہنچے تو جو اونٹ وہ فدیہ دینے کے لئے لائے تھے ان میں سے دو اونٹ ان کو بہت اچھے معلوم ہوئے اور ان دونوں کو وادی عقیق کے کسی درے میں چھپا دیا بعد اس کے نبی ﷺ کے حضور میں آئے اور کہا کہ اے محمد آپ لوگوں نے میری بیٹی کو گرفتار کر لیا ہے۔ یہ اس کا فدیہ ہے رسول اللہ نے فرمایا کہ وہ دونوں اونٹ کہاں ہیں جو تم نے مقام عقیق کے فلاں فلاں درے میں چھپا دیئے ہیں حارث (اس معجزہ کو سنتے ہی) بول اٹھے کہ اشهد ان لا اله الا الله وانك رسول الله۔ میری اس بات پر رسول اللہ کے کوئی مطلع نہ تھا حارث اور ان کے دونوں بیٹے اور ان کی قوم کے بہت سے لوگ مسلمان ہو گئے ان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حارث کا تذکرہ ابوعلی غسانی نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے۔

۹۰۶۔ حضرت حارثؓ بن طفیل بن صخر

حضرت حارثؓ بن طفیل بن صخر بن خزیمہ۔ عوف بن طفیل کے بھائی ہیں۔ محمد بن اسماعیل بخاری نے ان کا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے ان کے لئے شرف رؤیت معلوم نہیں۔ ان کا تذکرہ ابونعیم نے لکھا ہے۔

۹۰۷۔ حضرت حارثؓ بن طفیل بن عبداللہ

حضرت حارثؓ بن طفیل بن عبداللہ بن سنجرہ قریشی۔ احمد بن زہیر نے کہا ہے میں نہیں جانتا کہ یہ قریش کے کس خاندان سے ہیں اور واقدی نے کہا ہے کہ یہ ازدی ہیں اور ان کا نسب ازد میں ہے ہم انشاء اللہ تعالیٰ طفیل کے نام میں اس کو ذکر کریں گے یہ حارث وہی ہیں جو حضرت عائشہ اور عبدالرحمٰن فرزندان حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اخیافی بھائی کے بیٹے ہیں کیونکہ ان کے والد طفیل ہیں اور وہ حضرت عائشہ کے اخیافی بھائی ہیں ان کے والد طفیل کا صحابی ہونا ثابت ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۹۰۸۔ حضرت حارثؓ بن ظالم

حضرت حارثؓ بن ظالم بن عبس سلمی۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے اور ان دونوں نے کہا ہے کہ ان کی کنیت ابوالاعور ہے۔ ہم نے کنیت کے باب میں ان کا ذکر اس سے زیادہ کیا ہے یہ حارث جنگ بدر میں شریک تھے یہ ابن اسحٰق کا قول ہے ان کے نام میں اختلاف ہے ان سے قیس بن ابی حازم نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ بعض علما نے ابونعیم اور ابوابن مندہ کے اس قول کو رد کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ بڑا وہم ہے انہوں نے دو آدمیوں کو ایک کر دیا حارث بن ظالم کی کنیت ابوالاعور ہے اور ابوالاعور سلمی کا نام عمرو بن سفیان ہے ان دونوں کی کنیت ابوالاعور ہے مگر پہلے انصاری خزرجی ہیں بنی عدی بن نجار سے ان کے صحابی ہونے میں کسی کا اختلاف نہیں بدری ہیں اور دوسرے کا نام عمرو بن سفیان سلمی ہے ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے ان دونوں آدمیوں کو ایک کر دیا باوجودیکہ ان کے نام میں اور نسب میں اختلاف ہے۔

۹۰۹۔ حضرت حارثؓ بن عباس

حضرت حارثؓ بن عباس بن عبدالمطلب۔ ان کی والدہ قبیلہ ہذیل کی خاتون تھیں۔ ابوعمر نے ان کا ذکر ان کے بھائی تمام بن عباس کے ذکر میں کیا ہے اور کہا ہے کہ حضرت عباس کے سب بیٹوں نے حضرت کو دیکھا ہے ہم نے بھی ان کا ذکر ویسا ہی لکھا ہے جیسا انہوں نے لکھا ہے۔

۹۱۰۔ حضرت حارثؓ بن عبداللہ ثقفی

حضرت حارثؓ بن عبداللہ بن اوس ثقفی۔ بعض لوگ ان کو حارث بن اوس کہتے ہیں ان کا ذکر ہو چکا ہے یہ حجازی ہیں۔ طائف میں رہتے تھے۔ انہوں نے حائضہ عورت کے بارے میں روایت کی ہے کہ اس کو آخر میں کعبہ کا طواف کرنا چاہیے۔ ہمیں ابراہیم بن محمد بن مہران وغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں کروخی نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں نصر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن عبدالرحمٰن کوفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محاربی نے حجاج بن ارطاۃ سے انہوں نے عبدالملک بن مغیرہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بلیمانی سے انہوں نے عمرو بن اوس سے انہوں نے حارث بن عبیداللہ بن اوس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص حج کعبہ کرے اس کو آخر میں کعبہ کا طواف کرنا چاہیے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۹۱۱۔ حضرت حارثؓ بن عبداللہ بجلی

حضرت حارثؓ بن عبداللہ بجلی اور بعض لوگ ان کو جہنی کہتے ہیں۔ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے ان کی حدیث حماد بن عمرو نصیبی نے زید بن رفیع سے انہوں نے معبد جہنی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا مجھے ضحاک بن قیس نے حارث بن عبداللہ جہنی کے پاس بیس ہزار درہم دے کر بھیجا اور کہا کہ ان سے کہنا امیر المومنین نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم یہ اشرفیاں تم پر خرچ کر دیں لہٰذا تم اس سے اپنا کام نکالو (چنانچہ میں گیا) حارث نے مجھ سے پوچھا کہ تم کون ہو میں نے کہا میں معبد بن عبداللہ بن عویمر ہوں میں نے کہا امیر المومنین نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں آپ سے وہ بات پوچھوں جو ایک کتابی عالم نے آپ سے یمن میں کہی تھی حارث نے کہا اچھا (سنو) مجھے رسول اللہ ﷺ نے یمن بھیجا اگر میں جانتا کہ آپ کی وفات ہو جائے گی تو ہرگز نہ آپ کو چھوڑتا وہ کہتے تھے پھر میرے پاس ایک کتابی عالم آیا اور اس نے کہا کہ محمد کی وفات ہوگئی میں نے پوچھا کہ کب اس نے کہا آج اگر میرے پاس (اس وقت) کوئی ہتھیار ہوتا تو میں اسے قتل کر دیتا مگر پھر تھوڑے ہی دنوں کے بعد حضرت ابوبکر کے پاس سے ایک آدمی میرے پاس آیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی اور لوگوں نے آپ کے بعد مجھے خلیفہ بنا کر مجھ سے بیعت کی ہے پس تم بھی اپنے وہاں کے لوگوں سے بیعت لو میں نے کہا کہ اس دن جس شخص نے مجھے اس کی خبر دی تھی تو یقیناً اس کے پاس کچھ علم ہے میں نے اسے بلوا بھیجا اور کہا کہ جو بات تم نے مجھ سے بیان کی تھی وہ صحیح تھی اس نے کہا میں تم سے کبھی جھوٹ نہ بولتا میں نے پوچھا کہ تم کو یہ بات کیسے معلوم ہوئی اس نے کہا کہ اگلی کتاب میں لکھا ہوا تھا کہ آج کے دن کوئی نبی مرے گا میں نے کہا پھر ان کے بعد کیا حال ہوگا اس نے کہا مسلمانوں کی چکی پینتیس سال تک (اپنی حالت پر) گھومے گی (اس کے بعد رنگ بگڑ جائے گا) اس حدیث کو محمد بن سعد نے حماد بن عمر سے روایت کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے ان کا ذکر لکھا ہے حالانکہ ابن مندہ نے ان کا ذکر لکھا ہے ابوموسیٰ سے اس استدراک میں سہو ہو گیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ عبدان نے ان کا ذکر لکھا ہے۔ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ یہ قصہ جریر بن عبداللہ بجلی کے نام سے مشہور ہے میں خیال کرتا ہوں کہ غلطی سے جریر کا حارث بن گیا ہے۔

۹۱۲۔ حضرت حارثؓ بن عبداللہ بن ابی ربیعہ

حضرت حارثؓ بن عبداللہ بن ابی ربیعہ بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم قریشی مخزومی۔عیاش بن ابی ربیعہ کے بھتیجے ہیں۔عبدالکریم بن ابی امیہ نے حارث بن عبداللہ بن ابی ربیعہ سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ کے حضور میں ایک چور لایا گیا الی آخر الحدیث ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے یہ بھائی ہیں عمرو بن عبداللہ بن ابی ربیعہ شاعر کے جن کا نام قباع ہے۔ان کے متعلق گفتگو حارث ابن ابی ربیعہ کے نام میں ہو چکی ہے۔یہ ابن زبیر کی طرف سے بصرہ کے حاکم تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹۱۳۔ حضرت حارثؓ بن عبداللہ بن سائب

حضرت حارثؓ بن عبداللہ بن سائب بن مطلب بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی۔ان کی حدیث سعید مقبری نے ان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قریش پر پیش قدمی نہ کرو اور نہ قریش کو پڑھاؤ اگر قریش کو تکبر نہ پیدا ہو جاتا تو میں بتا دیتا کہ کس وجہ سے اللہ عزوجل کے نزدیک ان کی بزرگی ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۹۱۴۔ حضرت حارثؓ بن عبداللہ بن سعد

حضرت حارثؓ بن عبداللہ بن سعد بن عمرو بن قیس بن عمرو بن امرالقیس بن مالک اغر بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج غزوۂ احد میں شہید ہوئے تھے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۹۱۵۔ حضرت حارثؓ بن عبداللہ

حضرت حارثؓ بن عبداللہ کنیت ان کی ابوعنکثہ۔ان کا شمار اہل شام میں سے اہل رملہ میں ہے۔نبی ﷺ کے حضور میں وفد بن کے آئے تھے یہ ازدی ہیں اور ان کی حدیث انہیں کے گھر والوں سے مروی ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۹۱۶۔ حضرت حارثؓ بن عبداللہ بن کعب

حضرت حارثؓ بن عبداللہ بن کعب بن مالک بن عمرو بن عوف بن مبذول۔انصاری۔حدیبیہ میں اور اس کے بعد کے مشاہد میں شریک تھے اور حرہ کے دن شہید ہوئے۔ابوعمر نے ان کے والد کا ذکر کیا ہے۔

۹۱۷۔ حضرت حارثؓ بن عبداللہ بن وہب

حضرت حارثؓ بن عبداللہ بن وہب دوسی۔بخاری نے ان کا ذکر صحابہ میں کیا ہے۔ان کی حدیث محمد بن حمید رازی سے مروی ہے وہ کہتے تھے ہم سے ابوزہیر یعنی عبدالرحمٰن بن مغراء نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں خالد بن مغراء بن عیاض بن حارث بن عبداللہ بن وہب نے خبر دی قبیلہ دوس کے ستر (۷۰) آدمی حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے تو حارث اپنے والد کے ہمراہ نبی ﷺ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے ان کے والد تو (مقام) سراۃ کی طرف واپس چلے گئے ان کے یہاں میوہ جات کے درخت بہت تھے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو حارث مدینے میں تھے۔یہ جنگ یرموک میں شریک تھے بالآخر فلسطین میں فروکش ہوئے تھے۔صفین میں حضرت معاویہ کے ساتھ تھے۔حضرت معاویہ کے زمانے میں ان کی وفات ہوئی۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے

۹۱۸۔ حضرت حارثؓ ابوعبداللہ

حضرت حارثؓ۔کنیت ان کی ابوعبداللہ۔انہوں نے نبی ﷺ سے نماز جنازہ کے متعلق روایت کی ہے۔ان کی حدیث علقمہ بن مرثد سے مروی ہے وہ عبداللہ بن حارث سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ حارث بیٹے ہیں نوفل کے ابوعمر نے ان کا تذکرہ حارث بن نوفل کے نام میں کیا ہے پس انہیں مناسب نہ تھا کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کا ذکر دوبارہ کرتے۔ واللہ اعلم

۹۱۹۔ حضرت حارثؓ بن عبد شمس

حضرت حارثؓ بن عبد شمس خثعمی۔ نبیؐ کے حضور میں وفد بن کے آئے تھے ان کا شمار اہل شام میں ہے۔ ان سے ان کے بیٹے حمیری ابن حارث نے روایت کی ہے کہ یہ نبیؐ کے حضور میں گئے تھے اور اپنے تمام ساتھیوں کے لئے جان و مال کی امان آپ سے طلب کی تھی حضرت نے انہیں ایک تحریر لکھ دی تھی اور ان کو اپنے ملک میں فلاں فلاں باتوں کی اجازت دی تھی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۹۲۰۔ حضرت حارثؓ بن عبدالعزیٰ

حضرت حارثؓ بن عبدالعزیٰ بن رفاعہ بن ملان بن ناصرہ بن قصیہ بن نصر بن سعد بن بکر بن ہوازن۔ رسول اللہؐ کے رضاعی باپ ہیں۔ یونس بن بکیر نے ابن اسحٰق سے انہوں نے اپنے والد اسحٰق بن یسار سے انہوں نے بنی سعد بن بکر کے کچھ لوگوں سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے حارث بن عبدالعزیٰ جو رسول اللہؐ کے رضاعی باپ تھے۔ مکہ میں رسول اللہ کے پاس آئے ان سے قریش نے کہا کہ تم نے نہیں سنا کہ تمہارے یہ بیٹے کیا کہتے ہیں حارث نے پوچھا کیا کہتے ہیں لوگوں نے کہا کہتے ہیں کہ اللہ مرنے کے بعد پھر (لوگوں) کو زندہ کرے گا اور ایک دوسرا عالم بھی ہے جہاں اللہ نافرمانوں کو سزا دے گا اور فرمانبرداروں کو انعام دے گا تمہارے بیٹے نے ہمارے معاملات کو برہم کر دیا اور ہماری جماعت کو متفرق کر دیا پس حارث حضرت کے پاس گئے اور کہا کہ اے میرے بیٹے یہ کیا بات ہے لوگ تمہاری شکایت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم بیان کرتے ہو کہ لوگ مرنے کے بعد پھر زندہ کئے جائیں گے بعد اس کے جنت اور دوزخ میں بھیجے جائیں گے رسول اللہؐ نے فرمایا ہاں میں یہ بیان کرتا ہوں اور جب وہ دن آئے گا تو اے باپ میں تمہارا ہاتھ پکڑ کر تمہیں آج کی بات دکھا دوں گا۔ اس کے بعد حارث مسلمان ہو گئے اور ان کا اسلام عمدہ ہوا جب وہ مسلمان ہوئے تو کہتے تھے کہ جب میرا بیٹا میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے اپنی بیان کی ہوئی باتیں دکھائے گا تو بغیر جنت میں داخل کئے ہوئے مجھے نہ چھوڑے گا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے

۹۲۱۔ حضرت حارثؓ بن عبد قیس

حضرت حارثؓ بن عبد قیس بن لقیط بن عامر بن امیہ بن ظرب بن حارث بن فہر۔ ان کے بھائی سعید بن قیس اور یہ حبش کے مہاجرین سے تھے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ یہاں لکھا ہے اور پھر دوبارہ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر حارث بن قیس کے نام میں لکھا ہے وہاں بھی ان کا ذکر آئے گا حالانکہ یہ دونوں ایک ہیں۔ واللہ اعلم

۹۲۲۔ حضرت حارثؓ بن عبد کلال

حضرت حارثؓ بن عبد کلال۔ انہیں نبیؐ نے ایک خط لکھا تھا۔ ان کا شمار اہل یمن میں ہے۔ ان کا ذکر عمرو بن حزم کی حدیث میں ہے۔ زہری نے ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے شرحبیل بن عبد کلال اور حارث بن عبد کلال اور نعیم بن عبد کلال کو خط لکھا تھا اس میں بعد حمد کے صدقات اور دیت کے احکام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بتائے تھے اور اس خط کو عمرو بن حزم کے ہاتھ بھیجا تھا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے حالانکہ یہ صحابی نہیں ہیں صرف اس زمانے میں موجود تھے میں نہیں سمجھتا کہ اس قسم کے لوگوں کو جیسے احنف اور مروان وغیرہما کا کیوں ذکر کرتے ہیں حالانکہ ان کا صحابی ہونا اور دولت دیدار سے مشرف ہونا ثابت نہیں۔

۹۲۳۔ حضرت حارثؓ بن عبد مناف

حضرت حارثؓ بن عبد مناف بن کنانہ۔ عبدان بن محمد نے صحابہ میں ان کا ذکر کیا ہے اور ان کی حدیث شریک بن عبداللہ بن ابی نمر نے ان سے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے رسول اللہؐ سے پھوپھی اور خالہ [1] کی میراث کی بابت پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ ان دونوں کا کچھ حصہ نہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۹۲۴۔ حضرت حارثؓ بن عبید

حضرت حارثؓ بن عبید بن رزاح بن کعب۔ انصاری ظفری۔ نبی ﷺ کی صحبت میں رہے تھے۔ ان کا ذکر ابوعمر نے ان کے بیٹے نضر بن حارث کے بیان میں کیا ہے۔

۹۲۵۔ حضرت حارثؓ بن عتیق

حضرت حارثؓ بن عتیق بن قیس بن ہیشہ بن حارث بن امیہ بن معاویہ بن مالک بن عمرو بن عوف۔ غزوۂ احد میں اپنے والد اور دونوں چچاؤں کے ہمراہ شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۹۲۶۔ حضرت حارثؓ بن عتیک

حضرت حارثؓ بن عتیک بن حارث بن ہیشہ۔ جبر بن عتیک کے بھائی ہیں احد میں اور اس کے بعد غزوات میں شریک تھے ان کے ہمراہ ان کے بیٹے عتیک بن حارث بن عتیک بھی تھے۔ یہ عدوی کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے جابر بن عتیک کے نام میں کیا ہے وہ ان کے بھائی ہیں اور کہا ہے کہ وہ صحابی ہیں۔

۹۲۷۔ حضرت حارثؓ بن عتیک بن نعمان

حضرت حارثؓ بن عتیک بن نعمان بن عمرو بن عتیک بن عمرو بن مبذول' مبذول کا نام عامر بن مالک بن نجار ہے۔ یہ بھائی ہیں سہل ابن عتیک کے جو بیعت عقبہ اور بدر میں شریک تھے۔ حارث غزوۂ احد میں اور تمام مشاہد میں شریک تھے حارث کی کنیت ابواخزم ہے۔ جسر کے دن ابوعبید شہید ہوئے۔ واقدی اور زبیر نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۹۲۸۔ حضرت حارثؓ بن عدی بن خرشہ

حضرت حارثؓ بن عدی بن خرشہ بن امیہ بن عامر بن خطمہ۔ انصاری خطمی۔ احد کے دن شہید ہوئے ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

---

[1] یہ کسی خاص صورت کا جواب ہے ورنہ دقت نہ ہوتے اور وارثوں کے ان کو حصہ ملتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹۲۹۔ حضرت حارثؓ بن عدی بن مالک

حضرت حارثؓ بن عدی بن مالک بن حرام بن خدیج بن معاویہ انصاری۔ معاوی۔ غزوۂ احد میں شریک تھے اور جسر کے دن ابوعبید شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے مختصر لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے بھی ایسا ہی لکھا ہے حالانکہ ابن مندہ بھی ان کا ذکر لکھ چکے تھے پھر کوئی وجہ ان پر استدراک کرنے کی نہیں۔

۹۳۰۔ حضرت حارثؓ بن عرفجہ

حضرت حارثؓ بن عرفجہ بن حارث بن مالک بن کعب بن نحاط بن کعب بن حارثہ بن غنم بن سلم بن امرالقیس ابن مالک بن اوس انصاری اوسی۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ یہ موسیٰ بن عقبہ اور واقدی کا قول ہے۔ کلبی نے بھی ان کا نسب بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے ابوعمر نے بھی ان کا نسب بیان کیا ہے مگر انہوں نے مالک کو اور کعب ثانی کو نکالدیا ہے۔ ابن اسحٰق نے ان کو اہل بدر میں ذکر نہیں کیا۔ قبیلہ بنی سلیم کے تمام لوگوں کا ذکر ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۹۳۱۔ حضرت حارثؓ بن عفیف

حضرت حارثؓ بن عفیف کندی۔ بخاری نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے اور ان کی کوئی حدیث نہیں ذکر کی ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے۔

۹۳۲۔ حضرت حارثؓ بن عقبہ

حضرت حارثؓ بن عقبہ بن قابوس۔ اپنے چچا وہب بن قابوس کے ہمراہ جبل مزینہ سے کچھ اپنی بکریاں لئے ہوئے مدینہ آئے تھے مدینہ کو دیکھا تو خالی تھا پوچھا کہ سب لوگ کہاں گئے کسی نے بتایا کہ احد میں مشرکوں سے لڑنے گئے ہیں چنانچہ یہ دونوں مسلمان ہو کر نبی ﷺ کے پاس (احد میں) گئے اور مشرکوں سے خوب لڑے یہاں تک کہ دونوں شہید ہو گئے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۹۳۳۔ حضرت حارثؓ بن عمر ہذلی

حضرت حارثؓ بن عمر ہذلی۔ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں پیدا ہو چکے تھے حضرت عمر اور ابن مسعود سے کئی حدیثیں انہوں نے روایت کی ہیں۔ ۷۰ ہجری میں ان کی وفات ہوئی۔ واقدی نے ان کو ذکر کیا ہے۔ ابوعمر نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۹۳۴۔ حضرت حارثؓ بن عمرو انصاری

حضرت حارثؓ بن عمرو انصاری ہیں۔ چچا ہیں حضرت براء ابن عازب (مشہور صحابی) کے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کے ماموں ہیں۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب نے اپنی سند سے عبداللہ تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد (امام احمد بن حنبل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہشیم نے اشعث بن سواد سے انہوں نے عدی بن ثابت سے انہوں نے براء ابن عازب سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے حارث بن عمرو کا گزر میری طرف ہوا ان کے لئے رسول اللہ ﷺ نے ایک جھنڈا منعقد کر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیا تھا میں نے پوچھا کہ اے چچا رسول اللہ ﷺ نے آپ کو کس طرف بھیجا ہے انہوں نے کہا کہ مجھے ایک شخص کی طرف بھیجا ہے اس نے اپنے باپ کی منکوحہ سے شادی کر لی ہے مجھے حکم دیا ہے کہ اس کی گردن مار دوں۔ اس حدیث کو حجاج بن ارطاہ نے عدی سے انہوں نے برأ سے روایت کیا ہے اور معمر نے اور فضل بن علا نے اور زید بن ابی انیسہ نے اشعث سے انہوں نے عدی سے انہوں نے زید بن برأ بن عازب سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے میرے چچا مجھے ملے الی آخر الحدیث اور سدی نے اور ربیع بن رکین نے اور بعض لوگوں نے عدی سے انہوں نے برأ سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے میرے ماموں کا گزر میری طرف ہوا اور ان کے پاس ایک جھنڈا تھا الی آخر الحدیث حالانکہ ان کے ماموں ابو بردہ بن نیار ہیں۔

یہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا قول ہے۔ اور ابو عمر نے ان کے متعلق اختلاف ذکر کر کے کہا ہے کہ اس میں اضطراب ہے۔ جس کے ذکر سے طول ہوگا۔ اگر یہ حارث عمرو کے بیٹے ہیں تو یہ وہی حارث ہیں جو عمرو بن غزیہ کے بیٹے ہیں جیسا کہ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے اور عمرو بن غزیہ ان لوگوں میں ہیں جو بیعت عقبہ میں شریک تھے اور موافق بیان علمائے نسب ان کے چار بیٹے تھے اور چاروں صحابی ہیں (ان کے بیٹوں کے نام یہ ہیں) حارث' عبدالرحمٰن' زید اور سعید مگر ان میں سے حارث کے سوا اور کسی سے روایت نہیں ہے صحابہ کے بعض تذکرہ نویسیوں نے ایسا ہی کہا ہے مگر اس قول میں اعتراض ہے حجاج بن عمرو بن غزیہ نے بھی نبیؐ سے روایت کی ہے۔ جس میں کسی کا اختلاف نہیں اور میں ان حارث کو عمرو بن غزیہ کا بیٹا نہیں سمجھتا واللہ اعلم۔

اور شعبی نے برأ بن عازب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میرے ماموں کا نام قلیل تھا رسول اللہؐ نے ان کا نام کثیر رکھا ممکن ہے کہ ان کے کئی ماموں اور کئی چچا ہوں۔ ابو عمر کا کلام ختم ہو گیا۔

۹۳۵۔ حضرت حارثؓ بن عمرو

حضرت حارثؓ بن عمرو بن ثعلبہ بن غنم بن قتیبہ بن معن بن مالک بن اعصر باہلی۔ ابو احمد عسکری نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم اور ابو عمر نے ان کو حارث بن عمرو باہلی سہمی کہا ہے اور ابو احمد نے ان کے نسب میں ان کو سہمی نہیں کہا مگر ان کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ یہ سہمی ہیں اس سے معلوم ہوا کہ ان سے کچھ رہ گیا ہے۔ ابن ابی عاصم نے بھی ان کو باہلی سہمی لکھا ہے اس سے بھی اس بات کی تائید ہوتی ہے کہ قبیلہ باہلہ سے جن لوگوں کو نبی ﷺ کی صحبت حاصل ہے ان کے اور معن کے درمیان میں آٹھ پشتیں ہیں اور کم از کم سات پشتیں ہیں منجملہ ان کے سلمان بن ربیعہ بن یزید بن عمرو بن سہم بن نصلہ بن غنم بن قتیبہ بن معن ہیں پس ابو احمد نے کئی پشتیں نکال ڈالیں۔ واللہ اعلم

ہمیں ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عفان بن زرارہ بن کریم بن حارث بن عمرو نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا حارث بن عمرو سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ حجۃ الوداع میں رسول اللہؐ سے ملے تھے آپ اپنی اونٹنی عضباء (نامی) پر سوار تھے (یہ کہتے تھے) میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہو جائیں آپ میرے لئے استغفار کیجئے حضرت نے فرمایا اللہ تمہاری مغفرت کرے ایک شخص نے کہا کہ یارسول اللہ فرائع[1] اور عتائر (کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں) حضرت نے

---

1. فرائع جمع ہے فریعہ کی اور عتائر جمع ہے عتیرہ کی۔ فریعہ عام قربانی کو کہتے ہیں اور عتیرہ خاص رجب کے مہینے کی قربانی کو جو زمانہ جاہلیت میں مروج تھی سائل کا مطلب یہ تھا کہ قربانیاں ضروری ہیں یا نہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا جو چاہے کرے جو نہ چاہے نہ کرے اور بکریوں میں ان کی قربانی کرنی چاہیے پھر آپ نے فرمایا آگاہ رہو تمہارے خون اور تمہارے مال تم پر (ہمیشہ) اسی طرح حرام ہیں جیسے تمہارے اس شہر میں تمہارے اس مہینے میں اس حدیث کو عبداللہ بن مبارک نے اور معمر بن سلیمان نے اور ابو سلمہ منقری وغیرہم نے یحییٰ بن زرارہ سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۹۳۶۔ حضرت حارثؓ بن عمرو اسدی

حضرت حارثؓ بن عمرو۔ کنیت ان کی ابو مکعت اسدی۔ کنیت کے باب میں ان کا ذکر اس سے زیادہ ہے امیر ابونصر نے کہا ہے کہ ابو مکعت اسدی کا نام حارث بن عمرو ہے اور سیف بن عمر نے لکھا ہے کہ یہ نبی ﷺ کے حضور میں حاضر ہوئے اور آپ کو ایک شعر بھی سنایا تھا۔

۹۳۷۔ حضرت حارثؓ بن عمرو مزنی

حضرت حارثؓ بن عمرو بن غزیہ مزنی۔ ۷۰ ہجری میں ان کی وفات ہوئی۔ ان کا شمار انصار میں ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں ان کو وہ حارث بن غزیہ سمجھتا ہوں جنہوں نے نبیؐ سے روایت کیا ہے کہ عورتوں سے متعہ کرنا حرام ہے اور ابو نعیم اور ابن مندہ نے ان کا تذکرہ حارث بن غزیہ کے نام میں کیا ہے وہاں انشاء اللہ تعالیٰ ان کا ذکر آئے گا۔

۹۳۸۔ حضرت حارثؓ بن عمرو بن مؤمل

حضرت حارثؓ بن عمرو بن مؤمل بن حبیب بن تمیم بن عبداللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی قریشی عدوی۔ ان سواروں کے ہمراہ انہوں نے بھی ہجرت کی تھی جو سال خیبر میں بنی عدی سے ہجرت کر کے آئے تھے یہ کل ستر آدمی تھے اور یہ وہ وقت تھا جب تمام بنی عدی نے ہجرت کی تھی مکہ میں ان کا ایک شخص باقی نہ رہا تھا۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۹۳۹۔ حضرت حارثؓ بن عمیر

حضرت حارثؓ بن عمیر ازدی۔ قبیلہ بنی لہب میں سے ایک شخص ہیں۔ انہیں رسول اللہؐ نے اپنا خط دے کے ملک شام کی طرف شاہ روم کے پاس بھیجا تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں شاہ بصریٰ کی طرف بھیجا تھا راستہ میں ان کو شرحبیل بن عمرو غسانی ملا اس نے ان کی مشکیں کسیں اور ان کو لے گیا پھر یہ باندھ کر قتل کر دیئے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی قاصد ان کے سوا مقتول نہیں ہوا جب رسول اللہ کو یہ خبر پہنچی تو آپ نے ایک لشکر مرتب کیا جسے موتہ کی طرف بھیجا ان پر زید بن حارثہ کو آپ نے سردار بنایا تھا اس لشکر میں قریباً تین ہزار آدمی تھے اہل روم نے ایک لاکھ آدمیوں سے ان کا مقابلہ کیا۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے ایسا ہی لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے صرف ان کا نام لکھ دیا ہے اور کہا ہے کہ ابن شاہین نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔

۹۴۰۔ حضرت حارثؓ بن عوف بن اسید

حضرت حارثؓ بن عوف بن اسید بن جابر بن عویرہ بن عبد مناف بن شجع بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد مناہ بن کنانہ۔ کنیت ان کی ابو واقد لیثی۔ لیث قبیلہ کنانہ کی ایک شاخ ہے ان کے نام میں اختلاف ہے بعض تو وہی بیان کرتے ہیں جو ہم نے بیان کیا ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں عوف بن مالک اور بعض لوگ کہتے ہیں حارث بن مالک مگر پہلا ہی قول صحیح ہے۔ یہ اپنی کنیت ہی سے مشہور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں کنیت کے باب میں انشاء اللہ تعالیٰ ان کا ذکر کیا جائے گا۔ فتح مکہ سے پہلے اسلام لائے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ فتح مکہ کے نو مسلموں میں سے ہیں اور قاضی ابواحمد نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ وہ بدر میں شریک تھے حالانکہ یہ صحیح نہیں ہاں ان کے اپنے متعلق یہ خبر صحیح ہے کہ وہ حنین میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھے اور کہا کہ ہم کفر سے قریب العہد تھے۔ ان سے سعید بن میسّب نے اور عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے اور عروہ بن زبیر نے اور عطا بن یسار نے اور بسر بن سعید وغیرہم نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابوجعفر یعنی عبیداللہ بن احمد بن علی وغیرہ نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ ترمذی تک روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم سے اسحٰق بن موسیٰ انصاری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں معن بن موسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مالک بن انس نے ضمرہ بن سعید مازنی سے انہوں نے عبیداللہ ابن عبداللہ بن عتبہ سے روایت کر کے خبر دی کہ حضرت عمر بن خطاب نے ابوواقد لیثی سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نماز عید فطر اور نماز عید الضحیٰ میں کیا پڑھتے تھے انہوں نے کہا کہ (سورۃ: ق)

وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِo (سورۃ ق: ۱) اور اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُo (القمر: ۱) پڑھتے تھے۔ ان کی وفات ۶۶ ہجری میں ہوئی (اس وقت) عمر ان کی ستر برس کی تھی۔ یحییٰ بن بکیر کا قول ہے اور واقدی نے کہا ہے کہ ۶۵ ہجری میں ان کی وفات ہوئی تھی اور ان کی عمر پچھتر سال کی تھی شاید یہ زیادہ صحیح ہو کیونکہ جب ان کی عمر ستر برس کی ہو تو اس قول کے موافق جو ان کی وفات ۶۸ھ میں کہتے ہیں ہجرت کے وقت ان کی عمر دو برس کی ہوگی اور حنین میں دس برس کے ہوں گے پس حنین میں یہ کیونکر شریک ہوں گے ہاں جب ان کی عمر پچھتر برس کی ہو تو حنین میں ان کی عمر پندرہ برس کی ہوگی یہی قریب بصحت ہے۔ واللہ اعلم ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۹۴۱۔ حضرت حارثؓ بن عوف بن ابی حارثہ

حضرت حارثؓ بن عوف بن ابی حارثہ بن مرہ بن نشبہ بن غیظ بن مرہ بن عوف بن سعد بن ذبیان بن بغیض بن ریث بن غطفان غطفانی ثم ذبیانی ثم المری۔ رسول اللہ ﷺ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور اسلام لائے حضرت نے ان کے ہمراہ انصار میں سے ایک شخص کو ان کی قوم کی طرف بھیجا تھا ان کی قوم کے لوگوں نے انصاری کو قتل کر دیا اور حارث ان کو بچا نہ سکے انہیں کے متعلق حسان کے یہ شعر

یا حار من یغدر بذمته جاره	منکم فان محمد الا یغدر
وامانة المری ما استودعته	مثل الزجاجة صدعها لا یجبر

اے حارث تم میں سے جو شخص اپنے پڑوسی کی حفاظت میں بدعہدی کرتا ہے (وہ سمجھ لے) کہ محمد بدعہدی نہیں کرتے تم نے قبیلہ مرہ کی امانت اچھی طرح نہ رکھی شیشہ کی طرح اس کی شکست جڑ نہیں سکتی۔

حارث عذر کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یا رسول اللہ! اللہ کی اور آپ کی قسم کہ یہ واقعہ ابن فریعہ کی شرارت سے ہوا خدا کی قسم (وہ ایسا شریر ہے کہ) اگر دریا میں اس کی شرارت ملا دی جائے تو تمام دریا خراب ہو جائے۔ نبی نے فرمایا کہ اے حسان اسے چھوڑ دو حسان نے عرض کیا کہ میں نے چھوڑ دیا۔ غزوۂ احد وغیرہ میں جھنڈا یہی اٹھائے ہوئے تھے اور جنگ خندق میں یہ سرداران احزاب سے تھے جب وہ انصاری مقتول ہوئے جن کو انہوں نے پناہ دی تھی تو انہوں نے ان کی دیت میں ستر اونٹ بھیجے تھے یہ اونٹ رسول

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ نے انصاری کے وارثوں کو دے دیئے انہیں رسول اللہ ﷺ نے (ایک مرتبہ بنی مرہ پر عامل بنایا تھا۔ ان کی اولاد بھی تھی۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۹۴۲۔ حضرت حارثؓ بن غزیہ

حضرت حارثؓ بن غزیہ اور بعض لوگ ان کو غزیہ بن حارث کہتے ہیں۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے۔ ان سے عبداللہ بن رافع نے روایت کی ہے۔ یحییٰ بن حمزہ نے اسحٰق بن عبداللہ سے انہوں نے عبداللہ بن رافع سے انہوں نے حارث بن غزیہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ سے سنا آپ فتح مکہ کے دن فرماتے تھے کہ بعد فتح کے اب ہجرت باقی نہیں ہے اب صرف ایمان اور نیت (نیک) اور جہاد باقی ہے اور عورتوں سے متعہ کرنا حرام ہے۔ اس حدیث کو سوید بن عبدالعزیز نے اسحٰق بن عبداللہ بن ابی فردہ سے انہوں نے عبداللہ بن ابی رافع سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۹۴۳۔ حضرت حارثؓ بن غطیف سکونی

حضرت حارثؓ بن غطیف سکونی کندی۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں (ان کا نام) غضیف بن حارث ہے مگر پہلا ہی قول صحیح ہے۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے۔ حمص میں رہتے تھے ان سے یونس بن سیف عبسی نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں کوئی بات بھولتا نہیں ہوں میں یہ بات بھی نہیں بھولتا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ دیکھا آپ نماز میں اپنا داہنا ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ میں رکھے ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۹۴۴۔ حضرت حارثؓ بن فروہ

حضرت حارثؓ بن فروہ بن شیطان بن خدیج بن امرالقیس بن حارث بن معاویہ بن حارث بن معاویہ بن ثور۔ نبی ﷺ کے حضور میں وفد بن کے حاضر ہوئے تھے ابن شاہین نے کہا ہے کہ ابن کلبی نے بیان کیا ہے کہ ان کے دادا کو اہل عرب شیطان صرف ان کے حسن و جمال کی وجہ سے کہتے تھے۔ نبی ﷺ کے حضور میں وفد بن کے حاضر ہوئے تھے۔ ابوموسیٰ نے ان کے نسب میں قرہ کا نام لکھا ہے حالانکہ میں نے کلبی کی کتاب جمہرہ میں ان کا نام فروہ لکھا دیکھا ہے ایسا ہی طبری نے بھی کہا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۹۴۵۔ حضرت حارثؓ بن قیس بن حارث

حضرت حارثؓ بن قیس بن حارث بن اسماء بن مر بن شہاب بن ابی شمر۔ نبی ﷺ کے حضور میں وفد بن کے آئے تھے۔ بڑے شہسوار اور شاعر تھے۔ ابن دباغ اندلسی نے ابن کلبی سے ان کا تذکرہ نقل کیا ہے۔

۹۴۶۔ حضرت حارثؓ بن قیس بن حصن

حضرت حارثؓ بن قیس بن حصن بن حذیفہ بن بدر فزاری۔ عیینہ بن حصن کے بھائی ہیں۔ ان کا نسب ان کے چچا کے نام میں گزر چکا ہے۔ قبیلہ فزارہ کے وفد کے ہمراہ نبی ﷺ کے حضور میں پہنچے تھے جبکہ آپ تبوک سے لوٹے ہوئے آرہے تھے۔ یہ ابواحمد عسکری کا قول ہے اور ابن عباس سے مروی ہے کہ ان کے چچا عیینہ بن حصن ان کے یہاں آئے تھے اور لوگوں میں تھے جن کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عمر اپنے قریب بٹھاتے تھے اور اس کے بعد انہوں نے پورا قصہ بیان کیا۔
میں کہتا ہوں کہ یہ عسکری کا وہم ہے یہ حال حر بن قیس کا ہے۔ ان کا حال پورا اوپر ہو چکا ہے۔ ہم نے ان کا ذکر اس لئے کر دیا کہ کوئی شخص ان کو دیکھ کر۔ یہ نہ سمجھے کہ یہ صحابی ہیں اور ان کا ذکر ہم سے رہ گیا۔ واللہ اعلم

۹۴۷۔ حضرت حارثؓ بن قیس بن خلدہ

حضرت حارثؓ بن قیس بن خلدہ بن مخلد بن عامر بن زریق بن عامر بن زریق بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج انصاری خزرجی ثم الزرقی۔ بیعت عقبہ میں اور غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ یہ عروہ اور ابن اسحٰق کا قول ہے۔ ان کی کنیت ابو خالد ہے کنیت ہی سے زیادہ مشہور ہیں۔ ان کا ذکر کنیت کے باب میں کیا جائے گا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۹۴۸۔ حضرت حارثؓ بن قیس بن عدی

حضرت حارثؓ بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم۔ قریشی سہمی۔ زمانہ جاہلیت میں اشراف قریش سے تھے حکومت انہیں کے متعلق تھی اور جس قدر مال بتوں کے نامزد کئے جاتے تھے وہ سب انہیں کی تحویل میں رہتے تھے۔ بعد اس کے یہ مسلمان ہوئے اور انہوں نے سرزمین حبش کی طرف ہجرت کی۔ ان کا ذکر ابو عمر نے لکھا ہے اور ہشام بن کلبی نے کہا ہے کہ (ان کے والد کا نام قیس بن عدی بن سعد بن سہم (ہے) ان کے نکاح میں غبطلہ بنت مالک بن حارث بن عمرو بن صعق بن شنوق بن مرہ بن عبد مناہ بن کنانہ تھیں یہ لوگ غبطلہ ہی کی طرف منسوب کئے جاتے تھے۔ حارث بن قیس بن عدی بھی انہیں لوگوں میں تھے جو حضرت کے ساتھ مسخرا پن کیا کرتے تھے انہیں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی افرایت من اتخذ الٰھہ ھواہ "اے محمد کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جس نے اپنی خواہش نفسانی کو اپنا معبود بنا لیا ہے۔" زبیر نے بھی ان کو مسخرپن کرنے والوں میں شمار کیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ میں نے کسی کو نہیں دیکھا کہ اس نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہو سوا ابو عمر کے اور صحیح یہ ہے کہ یہ مسخرپن کرنے والوں میں سے تھے۔

۹۴۹۔ حضرت حارثؓ بن قیس

حضرت حارثؓ بن قیس۔ بعض لوگ کہتے ہیں ابن عبد قیس بن لقیط بن عامر بن امیہ بن ظرب بن حارث بن فہر قریشی فہری۔ حبش کے مہاجرین میں سے ہیں۔ یہ محمد بن اسحٰق کا قول ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر یہاں کیا ہے اور ابو عمر نے حارث بن عبد قیس کے نام میں ان کو ذکر کیا ہے ابن مندہ نے وہاں بھی ذکر کیا ہے۔
میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ نے جو ان کا ذکر یہاں بھی کیا اور وہاں بھی کیا تو انہوں نے یہ سمجھا ہے کہ یہ دو شخص ہیں حالانکہ یہ دونوں ایک ہیں بعض لوگ ان کو حارث بن قیس کہتے ہیں اور بعض لوگ عبد قیس کہتے ہیں ابو نعیم اور ابو عمر پر کچھ اعتراض نہیں ہو سکتا کیونکہ ابو نعیم نے ان کا ذکر صرف اسی مقام پر کیا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو ابن عبد قیس کہتے ہیں اور ابو عمر نے ان کا ذکر صرف وہاں کیا ہے۔ واللہ اعلم

۹۵۰۔ حضرت حارثؓ بن قیس بن عمیرہ

حضرت حارثؓ بن قیس بن عمیرہ اسدی۔ جب یہ اسلام لائے تو ان کے نکاح میں آٹھ بیویاں تھیں۔ بعض لوگ ان کو قیس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بن حارث کہتے ہیں ان سے صرف ایک حدیث مروی ہے وہ بھی کسی صحیح سند سے مروی نہیں ہے۔ ان سے حُمیضہ بن شمرذل نے روایت کی ہے ہمیں ابواحمد یعنی عبدالوہاب بن علی بن سکینہ نے اپنی سند سے ابوداؤد یعنی سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے مسدد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہشیم نے بیان کیا نیز ابوداؤد کہتے تھے ہم سے وہب بن بقیہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ہشیم نے ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے حُمیضہ بن شمرذل سے انہوں نے حارث بن قیس سے روایت کر کے خبر دی کہ مسدد بن عمیرہ کہتے تھے کہ وہب اسدی نے بیان کیا کہ حارث کہتے تھے جب میں اسلام لایا تو میرے نکاح میں آٹھ عورتیں تھیں۔ میں نے نبی سے اس کا ذکر کیا نبی ﷺ نے فرمایا کہ ان میں سے چار رکھ لو۔ اس حدیث کو حمید بن ابراہیم نے ہشیم سے روایت کیا ہے اور انہوں نے ان کا نام قیس ابن حارث بتایا ہے احمد بن ابراہیم بن احمد نے کہا ہے کہ یہی صحیح ہے یعنی قیس بن حارث ہم نے ان کا ذکر قیس کے نام میں بھی کیا ہے۔ ان کا ذکر ابن مندہ ابونعیم نے لکھا ہے۔

۹۵۱۔ حضرت حارثؓ بن کعب بن عمرو

حضرت حارثؓ بن کعب بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار۔ انصاری نجاری ثم المازنی۔ نبی ﷺ کی صحبت سے شرف یاب تھے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ کلبی نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۹۵۲۔ حضرت حارثؓ بن کعب

حضرت حارثؓ بن کعب۔ یہ اسلع کے لقب سے مشہور ہیں۔ علی بن سعید عسکری نے صحابہ میں ان کا نام لکھا ہے بشرطیکہ محفوظ ہو۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا حال اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

۹۵۳۔ حضرت حارثؓ بن کعب

حضرت حارثؓ بن کعب جاہلی۔ عبدان نے کہا ہے کہ میں نے احمد بن سیار سے سنا وہ کہتے تھے کہ یہ حارث جاہلی ہیں انہوں نے خود اپنا حال بیان کیا ہے کہ ان کی عمر ایک سو ساٹھ برس کی ہو چکی تھی۔ یہ بھی بیان کیا ہے کہ انہوں نے اپنے بیٹوں کو بہت عمدہ عمدہ باتوں کی نصیحت کی تھی جس سے ان کا مسلمان ہونا معلوم ہوتا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۹۵۴۔ حضرت حارثؓ بن کلدہ

حضرت حارثؓ بن کلدہ بن عمرو بن علاج بن ابی سلمہ بن عبدالعزیٰ بن غیرۃ بن عوف بن ثقیف، ثقفی۔ عرب کے طبیب تھے۔ ابوبکرہ کے خاندانی آقا تھے۔ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ ابن اسحٰق نے بواسطہ ایسے لوگوں کے جو متہم نہ تھے عبداللہ بن مکرم سے انہوں نے قبیلہ ثقیف کے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ جب اہل طائف اسلام لائے تو ان میں سے کچھ لوگوں نے ان غلاموں کی بابت گفتگو کی جو محاصرہ طائف کے وقت رسول اللہؐ کے پاس آ گئے تھے اور مسلمان ہو گئے تھے منجملہ ان کے ابوبکرہ بھی تھے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ یہ لوگ خدا کے آزاد کیے ہوئے ہیں (اب یہ غلام نہیں بنائے جا سکتے) جن لوگوں نے ان غلاموں کی بابت گفتگو کی تھی ان میں حارث بن کلدہ بھی تھے اور ابن اسحٰق نے اسماعیل بن محمد بن سعد ابی وقاص سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ سعد بیمار ہوئے اور وہ حجۃ الوداع میں رسول اللہؐ کے ہمراہ تھے رسول اللہؐ ان کی عیادت کو تشریف لے گئے سعد نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرض کیا کہ یارسول اللہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ مرض موت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ تمہیں شفا دے گا یہاں تک کہ تم سے کچھ لوگوں کو فائدہ پہنچے گا اور کچھ لوگوں کو ضرر پہنچے گا پھر آپ نے حارث بن کلدہ سے فرمایا کہ تم سعد کے مرض کا علاج کرو حارث نے کہا واللہ میں ان کی شفا اسی چیز میں سمجھتا ہوں جو غالباً ان کے پاس موجود ہوگی (پھر سعد سے) کہا کیا تمہارے پاس عجوہ کی کھجوریں ہیں انہوں نے کہا ہاں پھر حارث نے ان کے لئے فریقہ بنادیا کھجوروں کو دودھ میں ملایا پھر اس میں گھی مخلوط کیا اور یہ انہیں چٹوایا اس کو چاٹتے ہی یہ معلوم ہوا کہ کوئی بندھن بندھا ہوا تھا وہ کھل گیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۹۵۵۔ حضرت حارثؓ بن مالک طائی

حضرت حارثؓ بن مالک طائی۔ عدی بن حاتم کے ہمراہ نبی ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابو بکر کے پاس قبیلہ طی کا صدقہ لے کے آئے تھے اس کے متعلق ان کا ایک شعر بھی ہے۔ اس کو ابن دباغ نے وثیمہ سے نقل کیا ہے۔

۹۵۶۔ حضرت حارثؓ بن مالک بن قیس

حضرت حارثؓ بن مالک بن قیس عوذ بن جابر بن عبد مناف بن شجع بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد مناہ بن کنانہ کنانی لیثی۔ معروف بہ ابن برصا۔ برصا ان کی والدہ تھیں اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کی دادی تھیں نام ان کا ریطہ بنت ربیعہ بن رباح بن ذی البردین تھا۔ ہلال بن عامر کے خاندان سے تھیں وہ اہل حجاز میں سے تھے مکہ میں رہتے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کوفہ میں رہتے تھے ان سے ابن جریج نے اور شعبی نے روایت کی ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام مالک بن حارث ہی مگر پہلا ہی قول صحیح ہے۔ ہمیں ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن بشار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن سعید نے زکریا بن ابی زائدہ سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے حارث بن مالک بن برصا سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فتح مکہ کے دن فرماتے تھے آج کے بعد سے قیامت تک قریش سے شرعی جہاد کبھی نہ کیا جائے گا۔ اس حدیث کو ایک جماعت نے زکریا سے روایت کیا ہے اور نیز اس حدیث کو عبداللہ بن ابی سفر نے شعبی سے انہوں نے عبداللہ بن مطیع سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے اور نیز ان سے عبید ابن جریج نے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ کو دونوں جمروں کے درمیان میں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اس (میرے) منبر کے پاس جھوٹی قسم کھائے وہ اپنی جگہ دوزخ میں ڈھونڈ لے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۹۵۷۔ حضرت حارثؓ بن مالک انصاری

حضرت حارثؓ بن مالک انصاری۔ اور بعض لوگ ان کو حارثہ کہتے ہیں انصاری ہیں ان سے زید سلمی وغیرہ نے روایت کی ہے۔ یوسف بن عطیہ نے قتادہ اور ثابت سے انہوں نے انس سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ ایک روز حارث سے ملے آپ نے پوچھا کہ اے حارث تم نے کس حال میں صبح کی حارث نے عرض کیا کہ میں نے اس حال میں صبح کی کہ میں سچا مومن ہوں آپ نے فرمایا کہ اے حارث دیکھو کیا کہہ رہے ہو ہر چیز کی ایک حقیقت ہوتی ہے۔ (اچھا بتاؤ) تمہارے ایمان کی کیا حقیقت ہے انہوں نے عرض کیا کہ میرا دل دنیا سے ہٹ گیا ہے اسی وجہ سے میں رات بھر جاگتا ہوں اور دن بھر پیاسا رہتا ہوں اور (اب میری حالت یہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ) گویا میں اپنے پروردگار کا عرش ظاہر طور پر دیکھ رہا ہوں اور گویا میں اہل جنت کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ باہم ایک دوسرے کی زیارت کر رہے ہیں اور گویا میں اہل دوزخ کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ اس میں شور کر رہے ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ اے حارث تم اب پہچان گئے ہو لہٰذا اسی پر قائم رہو۔ اس حدیث کو مالک بن مغول نے زبید سے روایت کیا ہے کہ نبی نے حارث سے فرمایا پھر انہوں نے ایسی ہی حدیث بیان کی اور اس کو ابن مبارک نے صالح بن مسماء سے روایت کیا ہے کہ نبی نے فرمایا اے حارث بن مالک الی آخری الحدیث اور محمد بن عمرو بن علقمہ نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ سے ایسا ہی روایت کیا ہے۔ ان کا تزکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۹۵۸۔ حضرت حارثؓ بن مالک

حضرت حارثؓ بن مالک۔ ابوہند حجام کے آقا تھے۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ بعض اہل علم نے ان کا نام ہم سے بتایا ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ابوہندی کا نام حارث بن مالک تھا۔ ابوعوانہ نے جابر سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے (ایک مرتبہ) پچھنے لگوائے اور حجام کو اس کی مزدوری دی ابوہند نے جو بنی بیاضہ کے غلام تھے آپ کے پچھنے لگائے تھے ان کو ہر روز (ڈیڑھ) مزدوری دینا پڑتی تھی رسول اللہؐ نے ان کے آقا سے ان کی سفارش کی تو انہوں نے نصف معاف کر دیا اس حدیث کو شعبہ اور ثوری اور شریک اور ابواسرائیل نے جابر سے روایت کیا ہے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ابوعبید کے غلام تھے اور بعض نے کہا ہے کہ بنی بیاضہ کے غلام تھے اور اس حدیث کو اسحٰق بن بہلول نے اپنے والد سے انہوں نے ورقا سے انہوں نے جابر سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ ابوہند نے جن کا نام حارث بن مالک تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پچھنے لگائے تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور اس میں ابوہند کے آقا کا ذکر نہیں ہے ابوہند ہی کا نام حارث لکھا ہے۔ واللہ اعلم

۹۵۹۔ حضرت حارثؓ بن مخاشن

حضرت حارثؓ بن مخاشن۔ اسماعیل بن اسحٰق نے علی بن مدینی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے حارث بن مخاشن مہاجرین میں سے تھے۔ ان کی قبر بصرہ میں ہے۔ ابوعمر نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۹۶۰۔ حضرت حارثؓ بن مخلد

حضرت حارثؓ بن مخلد۔ عبدان نے اور ابن شاہین نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے حالانکہ یہ تابعی ہیں۔ احمد بن یحیٰ صوفی نے محمد بن بشر سے انہوں نے سفیان بن سعید سے انہوں نے سہیل سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حارث بن مخلد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص عورتوں کی دبر میں ادخال کرے گا قیامت کے دن اللہ عزوجل اس کی طرف (رحمت کی) نظر نہ کرے گا۔ احمد بن یحیٰ نے اس کو اسی طرح مرسل روایت کیا ہے اور معاویہ بن عمرو نے محمد بن بشر سے اس کو روایت کیا ہے اور موسیٰ بن اعین ثوری سے انہوں نے سہیل سے انہوں نے حارث بن مخلد زرقی سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہؐ نے ایسا فرمایا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹۶۱۔ حضرت حارثؓ بن مسعود

حضرت حارثؓ بن مسعود بن عبدہ بن مظہر بن قیس بن امیہ بن معاویہ بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف۔ انصاری اوسی۔ صحابی ہیں۔ جسر کے دن حضرت ابوعبیدہ کے ہمراہ شہید ہوئے۔ اس کو طبری نے ابن شہاب اور ابن اسحٰق سے نقل کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۹۶۲۔ حضرت حارثؓ بن مسلم

حضرت حارثؓ بن مسلم بن حارث تمیمی۔ بعض لوگ ان کو مسلم بن حارث کہتے ہیں مگر پہلا ہی قول صحیح ہے کنیت ان کی ابو مسلم ہے۔ ان کی حدیث ہشام بن عمار نے ولید بن مسلم سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن حسان کنانی سے انہوں نے مسلم بن حارث بن مسلم تمیمی سے روایت کی ہے کہ ان کے والد نے ان سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں ایک لشکر کے ہمراہ بھیجا۔ (یہ کہتے تھے) جب ہم مقام مغار میں پہنچے تو میں نے اپنے گھوڑے کو تیز کر دیا اور اپنے ساتھیوں سے پہلے مقام رنین میں جا کے حریف کے لوگوں سے ملا اور میں نے ان سے کہا کہ لا الہ الا اللہ کہہ دو تو بچ جاؤ گے ان لوگوں نے کہہ دیا جب میرے ساتھی آئے تو انہوں نے مجھے ملامت کی کہ تم نے ہمیں مال غنیمت سے محروم کر دیا حالانکہ وہ ہمارے لئے ثابت ہو چکی تھی ہم جب وہاں سے لوٹے تو لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا آپ نے مجھے بلایا اور جو کچھ میں نے کیا تھا اس کی تعریف کی اور فرمایا کہ آگاہ رہو اللہ عزوجل نے ان میں سے ہر شخص کے عوض میں تمہارے لئے اس قدر نیکیاں لکھی ہیں۔ عبدالرحمٰن کہتے تھے میں نیکیوں کی مقدار کو بھول گیا وہ کہتے تھے پھر مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہارے لئے ایک تحریر لکھ دوں گا اور میرے بعد مسلمانوں کے جو لوگ حاکم ہوں گے ان کو تمہارے متعلق (اس تحریر میں) وصیت کروں گا۔

چنانچہ آپ نے یہ تحریر لکھ دی اور اس پر مہر کر کے میرے حوالہ کر دی۔ ہمیں ابویاسر بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں یزید ابن عبدربہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ولید بن مسلم نے عبدالرحمٰن بن حسان کنانی سے روایت کر کے خبر دی کہ مسلم بن حارث تمیمی نے اپنے والد سے نقل کر کے ان سے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے۔ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم صبح کی نماز پڑھ چکو تو قبل اس کے کہ کسی سے بات کرو اللھم اجرنی من النار سات مرتبہ کہہ لیا کرو پس اگر تم اس دن مرو گے تو اللہ تمہارے لئے آگ سے امان لکھ دے گا اور جب تم مغرب کی نماز پڑھ چکو تو قبل اس کے کہ کسی سے بات کرو اللھم اجرنی من النار سات مرتبہ کہہ لیا کرو اگر تم اس رات کو مر جاؤ گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے لئے آگ سے امان لکھ دے گا پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو دنیا سے اٹھا لیا تو میں اس تحریر کو لے کر ابوبکر (ؓ) کے پاس گیا انہوں نے اس کو کھولا اور پڑھا اور میرے لئے (وظیفہ مقرر کرنے کا) حکم دیا پھر میں اس تحریر کو حضرت عمرؓ کے پاس لے گیا انہوں نے بھی ایسا ہی کیا پھر میں اس کو حضرت عثمانؓ کے پاس لے گیا انہوں نے بھی ایسا ہی کیا۔ مسلم کہتے تھے کہ حضرت عثمان ہی کے زمانے میں میرے والد کی وفات ہو گئی پھر وہ تحریر ہمارے پاس رہی یہاں تک کہ عمر بن عبدالعزیز خلیفہ ہوئے تو انہوں نے اپنے عامل کو جو ہمارے یہاں تھا لکھ کے بھیجا کہ مسلم بن حارث تمیمی کو میرے پاس مع رسول اللہ ﷺ کے خط کے جو حضرت نے ان کے والد کو لکھ دیا تھا بھیج دو یہ کہتے تھے کہ پھر میں ان کے پاس گیا انہوں نے اس خط کو پڑھا اور میرے لئے (وظیفہ مقرر کرنے کا) حکم دیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر انہوں نے مجھ سے کہا کہ میں نے تجھے اس لئے بلایا ہے کہ تمہارے والد نے جو حدیثیں تم سے بیان کی ہوں مجھ سے بیان کرو یہ کہتے تھے کہ پھر میں نے صحیح صحیح حدیثیں بیان کیں۔ اس حدیث کو حوطی نے ولید بن مسلم سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن حسان سے انہوں نے حارث بن مسلم بن حارث سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں ایک تحریر لکھ دی تھی ابوذرعہ سے پوچھا گیا کہ (صحیح کیا ہے) مسلم بن حارث یا حارث بن مسلم انہوں نے کہا ہے صحیح یہ ہے کہ مسلم بن حارث اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۹۶۳۔ حضرت حارثؓ بن مسلم

حضرت حارثؓ بن مسلم بن مغیرہ۔ قریشی حجازی۔ ان کا صحابی ہونا ثابت ہے۔ ابن ابی حاتم نے کہا ہے کہ بخاری نے بھی ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ حارث بن مسلم جن کی کنیت ابوالمغیرہ ہے مخزومی قریشی حجازی ہیں صحابی ہیں۔ ابن دباغ اندلسی نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۹۶۴۔ حضرت حارثؓ بن مضرس

حضرت حارثؓ بن مضرس بن عبدرزاح۔ انہوں نے بیعۃ الرضوان [1] کی تھی اور اس کے بعد کے تمام غزوات میں شریک رہے اور جنگ قادسیہ میں شہید ہوئے۔ ان کی اولاد بھی تھی۔ یہ عدوی کا قول ہے۔

۹۶۵۔ حضرت حارثؓ بن معاذ

حضرت حارثؓ بن معاذ بن نعمان بن امرالقیس بن زید بن عبدالاشہل اوسی اشہلی سعد بن معاذ کے بھائی ہیں صحابی ہیں۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے یہ تین بھائی تھے سعد، حارث اور اوس۔ عروہ نے ان لوگوں کے نام میں جو انصار کے قبیلہ اوس کی شاخ بنی عبدالاشہل سے جنگ بدر میں شریک تھے حارث بن معاذ بن نعمان کا نام بھی کہا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۹۶۶۔ حضرت حارثؓ بن معاویہ

حضرت حارثؓ بن معاویہ۔ ان کا ذکر صحابہ میں ہے۔ عبادہ بن صامت کی حدیث میں حسن نے مقدام رہاوی سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ عبادہ اور ابوالدرداء اور حارث بن معاویہ بیٹھے ہوئے تھے) ابوالدرداء نے کہا کہ تم میں سے کسی کو اس دن کا واقعہ یاد ہے جب رسول اللہؐ نے غنیمت کے اونٹ کے پیچھے کھڑے ہو کر ہمیں نماز پڑھائی تھی عبادہ نے کہا ہاں مجھے یاد ہے پھر انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت کے اونٹ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھائی۔ پھر جب نماز سے فارغ ہوئے تو اونٹ کی ایک مینگنی کی طرف اشارہ کر کے آپ نے فرمایا کہ تمہارے مال غنیمت سے میرے لئے اس قدر بھی حلال نہیں جو اس مینگنی کے برابر ہو سوا خمس کے سو وہ خمس بھی پھر تمہیں کو واپس جاتا ہے۔ اس حدیث کو ابوسلام اسود نے مقدام بن معدی کرب کندی سے روایت کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ (یہ حدیث) حارث بن معاویہ کندی (سے مروی ہے) یہ حدیث بواسطہ مقدام کے حارث

---

[1] واقعہ حدیبیہ میں آنحضرت نے ایک درخت کے نیچے تمام صحابہ سے بیعت لی تھی۔ اللہ نے اس بیعت والوں سے اپنی رضامندی کی خبر دی اسی لئے اس کو بیعۃ الرضوان کہتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن معاویہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا ہم سے عبادہ بن صامت نے بیان کیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۹۶۷۔ حضرت حارثؓ بن معلیٰ

حضرت حارثؓ بن معلیٰ۔ انصاری کنیت ان کی ابوسعید۔ فلیح بن سعید بن حارث بن معلیٰ نے ان کا نام بیان کیا ہے۔ حفص بن عاصم نے ابوسعید بن معلی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سبع مثانی اور قرآن عظیم جو مجھ کو دیا گیا ہے اس سے مراد سورۃ الحمد ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور کنیت کے باب میں انشاءاللہ تعالیٰ ان کا ذکر آئے گا۔

۹۶۸۔ حضرت حارثؓ بن معمر

حضرت حارثؓ بن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح جمحی۔ مہاجرین حبش میں سے ہیں۔ ان کو ابن مندہ نے ذکر کیا ہے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا جن لوگوں نے سرزمین حبش کی طرف ہجرت کی تھی ان میں قبیلہ بنی جمح بن عمرو سے حارث بن معمر بن حبیب بھی تھے اور ان کے ساتھ ان کی بیوی تھیں جو مظعون کی بیٹی تھیں سرزمین حبش میں ان کے بطن سے حاطب پیدا ہوئے تھے۔ اس حدیث کو ابن لہیعہ نے ابوالاسود سے انہوں نے عروہ سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۹۶۹۔ حضرت حارثؓ ملیکی

حضرت حارثؓ ملیکی۔ ان کی حدیث یزید بن عبداللہ بن حارث نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا حارث ملیکی سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا گھوڑے کی پیشانیوں میں خیر و کامیابی قیامت تک وابستہ ہے اور ان کے مالکوں کو اس کا بدلہ ملے گا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۹۷۰۔ حضرت حارثؓ بن نبیہ

حضرت حارثؓ بن نبیہ۔ ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کا ذکر اہل صفہ میں کیا ہے۔ انس بن حارث بن نبیہ نے اپنے والد حارث بن نبیہ سے جو نبی ﷺ کے اصحاب میں سے تھے اور اہل صفہ میں سے تھے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا اس وقت حسینؓ آپ کی گود میں تھے آپ فرماتے تھے کہ میرا یہ فرزند سرزمین عراق میں شہید کیا جائے گا جو شخص اس وقت کو پائے وہ اس کی مدد کرے چنانچہ انس بن حارث حضرت حسین کے ساتھ شہید ہوئے انس بن حارث سے یہ بھی مروی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا اپنے باپ سے انہوں نے روایت نہیں کی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۹۷۱۔ حضرت حارثؓ بن نعمان

حضرت حارثؓ بن نعمان بن اساف بن نضلہ بن عبد بن عوف بن غنم بن مالک بن نجار انصاری خزرجی نجاری۔ ابن اسحٰق نے ان کا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے جو غزوۂ موتہ میں شہید ہوئے عدوی نے کہا ہے کہ غزوۂ بدر، احد اور اس کے مابعد کے تمام غزوات میں یہ شریک رہے اور غزوۂ موتہ میں شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابوعلی نے ابوعمر پر استدراک کرنے کی غرض سے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹۷۲۔ حضرت حارث رضی اللہ عنہ بن نعمان بن امیہ

حضرت حارث رضی اللہ عنہ بن نعمان بن امیہ بن امرالقیس۔ان کا نام برک بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی۔ بدر میں اور احد میں شریک تھے عبداللہ بن جبیر اور خوات بن جبیر کے چچا ہیں ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۹۷۳۔ حضرت حارث رضی اللہ عنہ بن نعمان بن خزمہ

حضرت حارث رضی اللہ عنہ بن نعمان بن خزمہ بن ابی خزمہ اور بعض لوگ کہتے ہیں خزیمہ بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس بن حارثہ بن ثعلبہ انصاری اوسی۔ بدر میں شریک تھے عبدان نے ان کا ذکر کیا ہے اور ایک حدیث ان کی عبدالکریم جزری سے نقل کی ہے عبدالکریم نے ابن حارث سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے جبرائیل علیہ السلام کو نبی ﷺ کے ہمراہ دیکھا یہی ہیں جن کو حارثہ بن نعمان بھی کہتے ہیں مگر عبدان نے ان دونوں نے کے نام اور کنیت اور نسب میں فرق بیان کیا ہے۔انہوں نے حارثہ کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ نعمان بن رافع بن زید بن عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار بن مالک بن عمرو بن خزرج کے بیٹے ہیں انصاری ہیں خزرجی ہیں انہوں نے ان کی ایک حدیث بواسطہ زہری کے عبداللہ بن عامر سے نقل کی ہے کہ انہوں نے جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے یہ کلام انہیں کا تھا ابن مندہ نے بھی ان کا ذکر لکھا ہے مگر ابوموسیٰ نے چونکہ ان کے نسب میں ابوخزمہ کا نام دیکھا اور ابن مندہ نے اس کو نہیں بیان کیا اور نسب میں انہوں نے اور بھی تغیر کر دیا ہے جیسا کہ تم اس کے بعد کے تذکرہ میں دیکھو گے لہٰذا ابوموسیٰ نے ان کو اور کوئی سمجھا حالانکہ یہ وہی ہیں ابوموسیٰ اگر ابن مندہ کی غلطی جو اس نسب کے بیان کرنے میں انہوں نے کی، ظاہر کر دیتے تو اس سے بہتر ہوتا کہ انہوں نے ایک نیا نام ان پر استدراک کیا۔جس شخص نے جبرائیل کو دیکھا وہ حارثہ بن نعمان ہیں ابن مندہ نے بھی ان کا ذکر کیا ہے۔واللہ اعلم

۹۷۴۔ حضرت حارث رضی اللہ عنہ بن نعمان بن رافع

حضرت حارث رضی اللہ عنہ بن نعمان بن رافع بن ثعلبہ بن جشم بن مالک۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا نسب ایسا ہی بیان کیا ہے بعد اس کے انہوں نے خود اپنے قول کی مخالفت کی ہے۔ابن مندہ نے عبدالکریم جزری سے انہوں نے ابن حارث بن نعمان سے انہوں نے اپنے والد حارث بن نعمان انصاری سے روایت کی ہے جو بنی عمرو بن عوف سے تھے اور غزوۂ بدر میں شریک تھے ابونعیم نے عروہ سے ان لوگوں کے نام میں جو انصار کے قبیلہ بنی ثعلبہ بن عمرو بن عوف سے شریک بدر ہوئے تھے حارث بن نعمان کا نام بھی نقل کیا ہے یہ نسب علاوہ اس نسب کے ہے جو پہلے بیان کیا گیا اور یہی صحیح ہے۔ہمیں ابوجعفر نے اپنی سند سے یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے ان لوگوں کے نام میں جو قبیلہ بنی ثعلبہ بن عمرو بن عوف سے شریک بدر تھے حارث بن نعمان بن ابی حرام کا نام نقل کر کے خبر دی اس سے بھی انہیں دونوں کے قول کی تائید ہوتی ہے کہ یہ بنی عمرو بن عوف سے ہیں اور وہ نسب جو شروع تذکرہ میں بیان کیا گیا صحیح نہیں ہے اور یہی ہیں جن کو ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے ذکر کیا ہے ابن مندہ سے ان کے نسب میں غلطی ہوگئی ہے۔واللہ اعلم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹۷۵۔ حضرت حارثؓ بن نفیع

حضرت حارثؓ بن نفیع بن معلیٰ بن لوذان بن حارثہ بن زید بن ثعلبہ زرقی انصاری کنیت ان کی ابوسعید بن معلیٰ اور بعض لوگ ان کو حارث بن معلیٰ کہتے ہیں یہ اپنی کنیت ہی سے زیادہ مشہور ہیں۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۹۷۶۔ حضرت حارثؓ بن نوفل

حضرت حارثؓ بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب۔قریشی' ہاشمی۔ان کے والد نبیؐ کے چچا کے بیٹے تھے نبی ﷺ کی صحبت انہیں حاصل تھی اور حضرت کے زمانے میں ان کے بیٹے عبداللہ پیدا ہو چکے تھے جن کا لقب بہ تھا جو یزید بن معاویہ کے مرتے وقت بصرہ کے حاکم تھے عنقریب ان کا ذکر انشاء اللہ تعالیٰ ان کے بیٹے کے نام میں کیا جائے گا۔ان کے والد حارث اپنے باپ نوفل کے ساتھ ہی اسلام لائے تھے۔یہ ابوعمر کا قول ہے۔ابوبکر صدیق ؓ نے حارث بن نوفل کو مکہ کا حاکم بنایا تھا پھر وہ مدینہ سے بصرہ چلے گئے۔بصرہ میں انہوں نے عبداللہ بن عامر کی امارت کے زمانہ میں ایک گھر بنا لیا تھا بعض لوگوں کا قول ہے کہ انہوں نے حضرت عمر ؓ کی آخر خلافت میں وفات پائی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عثمان ؓ کی خلافت میں وفات پائی اس وقت ان کی عمر ستر برس کی تھی۔رسول اللہؐ کے ہم زلف بھی تھے۔حضرت ام حبیبہ بنت ابی سفیان رسول اللہؐ کے نکاح میں تھیں اور ہند بنت ابی سفیان حارث کے نکاح میں تھیں۔وہی ان کے بیٹے عبداللہ کی ماں ہیں۔ان سے ان کے بیٹے عبداللہ نے روایت کی ہے کہ نبی نے انہیں نماز جنازہ میں اس دعا کے پڑھنے کی تعلیم فرمائی اللھم اغفر لاحیائنا و امواتنا و اصلح ذات بیننا و الف بین قلوبنا اللھم ھذا عبدک و لا نعلم الاخیرًا و انت اعلم به فاغفر لنا و له ''اے اللہ ہمارے زندوں کو اور ہمارے مردوں کو بخش دے اور ہمارے درمیان میں صلح لا دے اور ہمارے دلوں میں الفت پیدا کر اے اللہ یہ تیرا بندہ ہے اور ہم (اس کے متعلق) بھلائی مانگتے ہیں۔''میں اس زمانے میں کم سن تھا میں نے کہا کہ اگر ہم بھلائی نہ جانتے ہوں حضرت نے فرمایا تو پھر جو بات تم نہ جانتے ہو وہ نہ کہو ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابوعمر نے جو یہ بیان کیا ہے کہ حضرت ابوبکر ؓ نے حارث کو مکہ کا حاکم مقرر کیا تھا یہ ان کا وہم ہے مکہ میں حاکم حضرت ابوبکر صدیق ؓ کی خلافت میں بنا بر قول صحیح عتاب بن اسید تھے ہاں نبی ﷺ نے حارث کو جدہ کا حاکم بنایا تھا اسی وجہ سے وہ غزوۂ حنین میں شریک نہیں ہو سکے پھر حضرت ابوبکر ؓ نے ان کو معزول کر دیا تھا بعد اس کے جب حضرت عثمان ؓ خلیفہ ہوئے تو انہوں نے پھر ان کو حاکم بنایا اس کے بعد وہ بصرہ چلے گئے۔

۹۷۷۔ حضرت حارثؓ بن ہانی

حضرت حارثؓ بن ہانی بن ابی شمر بن جبلہ بن عدی بن ربیعہ بن معاویہ اکرمین' کندی۔نبی ﷺ کے حضور میں وفد بن کے حاضر ہوئے اور جنگ ساباط میں شریک تھے جنگ ساباط عراق میں اس جنگ کا نام ہے جب حضرت سعد نے قادسیہ سے مدائن پر حملہ کیا جب مقام ساباط میں پہنچے تو سخت جنگ ہوئی اس دن انہوں نے بہت خونریزی کی دشمن نے ان کو گھیر لیا تو انہوں نے پکارا اے حکراے حکر یہ ایک یمنی لغت ہے مراد ان کی حجر بن عدی تھے چنانچہ حجر ان کے پاس آئے اور انہوں نے ان کو چھڑایا اس روز ان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو دو ہزار پانچ سو انعام ملا تھا۔ یہ کلبی اور ابن شاہین کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے ابن شاہین سے نقل کیا ہے۔

۹۷۸۔ حضرت حارثؓ بن ہشام جہنی

حضرت حارثؓ بن ہشام جہنی۔ کنیت ان کی ابو عبدالرحمٰن۔ ان سے اہل مصر نے روایت کی ہے ان کا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

۹۷۹۔ حضرت حارثؓ بن ہشام بن مغیرہ

حضرت حارثؓ ، ہشام بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم۔ کنیت ان کی ابو عبدالرحمٰن قریشی مخزومی۔ ان کی والدہ ام جلاس اسماء بنت مخربہ بن جندل بن ابیر بن نہشل بن دارم تمیمہ ہیں یہ ابو جہل کے حقیقی بھائی ہیں اور خالد بن ولید کے چچا کے بیٹے ہیں اور بنا بر قول صحیح حضرت عمر بن خطابؓ کی والدہ حنتمہ کے بھی چچا کے بیٹے ہیں اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کے بھائی ہیں غزوۂ بدر میں کافروں کی طرف سے آئے تھے اور (آخر میں) بھاگ گئے ان کو اس بھاگنے سے عار دلائی گئی اور یہ اشعار حسان بن ثابت نے انہیں کے حق میں کہے تھے۔

ان کنت کاذبة بما حد ثتنی   فنجوت منجی الحارث بن هشام
ترک الا حبته ان یقاتل دونهم   ونجا براس طمرة ولجام

اگر تو نے مجھ سے جھوٹ بات بیان کی ہے۔ تو تو حارث بن ہشام کی طرح بچ جائے گا۔ اس نے دوستوں کو چھوڑ دیا ان کے لئے نہ لڑا۔ اور اپنے گھوڑے کی لگام پکڑ کے بھاگا۔

حارث نے اپنے اس بھاگنے کا عذر ایسا بیان کیا ہے کہ (علامہ) اصمعی نے اس کی نسبت کہا ہے کہ ان سے بہتر فرار کے متعلق کسی کا عذر سنا نہیں گیا اور وہ عذر ان کا یہ ہے۔

الله یعلم ما ترکت قتالهم   حتی رموا فرسی باشقر مزبد

اللہ جانتا ہے کہ میں نے لڑائی ترک نہیں کی۔ یہاں تک کہ انہوں نے میرے گھوڑے کو نیزہ مارا۔

یہ اشعار مشہور ہیں۔ فتح مکہ کے دن اسلام لائے اور حضرت ام ہانی بنت ابی طالب کے یہاں اس روز پناہ لی۔ حضرت علی نے چاہا کہ ان کو قتل کر دیں مگر ام ہانی نے اس کو نبی ﷺ سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا (اے ام ہانی) جس کو تم نے پناہ دی اس کو ہم نے بھی پناہ دی۔ یہ قول زبیر وغیرہ کا ہے اور مالک وغیرہ کا قول ہے کہ حضرت ام ہانی نے جن کو پناہ دی تھی وہ ہبیرہ بن ابی وہب تھے۔ جب حارث مسلمان ہوئے تو ان کا اسلام بہت اچھا ہوا اور ان سے بحالت اسلام کوئی ناپسندیدہ بات نہیں دیکھی گئی انہیں رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ حنین کی غنیمت سے سو اونٹ دیئے تھے جیسا کہ آپ نے مولفتہ القلوب کو دیا تھا یہ غزوۂ حنین میں آپ کے ہمراہ شریک تھے۔ اس میں ابوالحرم مکی بن ریان بن شبہ نحوی مقری نے اپنی سند سے یحییٰ سے انہوں نے (امام) مالک سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کر کے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ سے حارث بن ہشام نے پوچھا کہ آپ پر وحی کس طرح آتی ہے رسول اللہ نے فرمایا کہ کبھی گھنٹی کی آواز کی مثل آتی ہے اور وہ مجھ پر بہت سخت ہوتی ہے جب یہ حالت رفع ہوتی ہے تو جو کچھ فرشتے نے بیان کیا اس کو میں یاد کر چکا ہوتا ہوں اور کبھی فرشتہ بشکل انسان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے پاس آتا ہے اور مجھ سے کلام کرتا ہے اور جو کچھ وہ کہتا ہے میں اس کو یاد کر لیتا ہوں۔

حضرت عائشہ کہتی تھیں کہ بے شک میں نے سخت سردی کے دنوں میں دیکھا کہ جب حالت وحی آپ سے رفع ہوتی تھی تو آپ کی پیشانی سے پسینہ ٹپکتا ہوتا تھا۔ حارث حضرت عمر بن خطاب ﷺ کے زمانہ میں مع اپنے اہل و عیال اور مال کے ملک شام کی طرف جہاد کرنے گئے تھے اور وہاں برابر جہاد کرتے رہے یہاں تک کہ جنگ یرموک میں رجب ۱۵ ہجری میں شہید ہوئے اور بعض لوگ کہتے ہیں (یہ نہیں ہوا) بلکہ طاعون عمواس واقع ۱۷ ہجری میں ان کی وفات ہوئی اور بعض لوگ کہتے ہیں ۱۵ ہجری میں۔ جب ان کی وفات ہوئی تو ان کی بیوی فاطمہ بنت ولید بن مغیرہ سے جو حضرت خالد بن ولید کی بہن تھیں اور عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام کی ماں تھیں حضرت عمر بن خطاب نے نکاح کر لیا تھا۔

علماء نسب نے بیان کیا ہے کہ حارث بن ہشام کی اولاد میں ان کے بعد صرف عبدالرحمٰن اور ان کی بہن ام حکیم باقی تھیں۔ عبداللہ بن مبارک نے اسود بن شیبان سے انہوں نے ابونوفل بن ابی عقرب سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا۔ جب حارث بن ہشام مکہ سے بغرض جہاد نکلے تو اہل مکہ کو سخت رنج ہوا کوئی شخص ایسا جو کھانا کھاتا[1] ہو نہیں بچا جوان کے پہنچانے کو نہ آیا ہو جب یہ بطحا کی بلندی پر پہنچے تو یہ ٹھہر گئے اور سب لوگ ان کے گرد گھڑے ہو کر رونے لگے جب انہوں نے لوگوں کی بے صبری کی حالت دیکھی تو ان کو بھی رقت طاری ہوئی اور یہ بھی رونے لگے اور کہا کہ اے لوگوں میں اس واسطے نہیں نکلا کہ تمہارے پاس رہنے کی مجھ کو خواہش نہ ہو یا تمہارے اس شہر سے میں کسی دوسرے شہر کو پسند کرتا ہوں بلکہ یہ معاملہ جب ہوا تو کچھ لوگ نکلے حالانکہ خدا کی قسم وہ نہ اس عمر کے تھے اور نہ ان کے گھر میں سامان تھا۔

پس اب اگر مکہ کے پہاڑ سونے کے ہو جائیں اور ان کو خدا کی راہ میں خرچ کر دیں تو ان کے دنوں میں سے ایک دن بھی نہیں پا سکتے پس اگر وہ دنیا میں ہم سے بڑھ گئے تو ہم یہ چاہتے ہیں کہ آخرت میں ان کے شریک ہو جائیں لہٰذا یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سفر ہے اور ملک شام کا قصد ہے چنانچہ یہ شہید ہوئے۔ ان سے ان کے بیٹے عبدالرحمٰن نے روایت کی ہے کہ انہوں نے (ایک مرتبہ) عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے کوئی ایسی بات بتایئے جس کو میں گرہ میں باندھ لوں حضرت نے فرمایا اس کو قابو میں رکھو اور آپ نے زبان کی طرف اشارہ کیا یہ کہتے تھے کہ میں نے اس کو بہت آسان سمجھا اور میں بہت کم سخن آدمی تھا میں اس بات کو اچھی طرح نہیں سمجھا مگر جب میں نے تجربہ کیا تو معلوم ہوا کہ اس سے بڑھ کر کوئی بات دشوار نہیں ہے۔ حبیب بن ابی ثابت نے روایت کی ہے کہ حارث بن ہشام اور عکرمہ بن ابی جہل اور عیاش بن ابی ربیعہ یہ سب لوگ غزوۂ یرموک میں زخمی ہوئے جب یہ لوگ اٹھا کے لائے گئے تو حارث بن ہشام نے پانی پینے کے لئے مانگا (جب پانی آیا) تو عکرمہ نے ان کی طرف دیکھا انہوں نے (خود پانی نہ پیا اور) کہا کہ یہ پانی عکرمہ کو دے دو جب عکرمہ نے پانی لیا تو عیاش نے ان کی طرف دیکھا عکرمہ نے کہا یہ پانی عیاش کو دے دو عیاش تک جب پانی پہنچا تو ان کی وفات ہو چکی تھی پھر کسی کو پانی نہ پہنچ سکا یہاں تک کہ سب کی وفات[2] ہو گئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

---

1. مطلب یہ ہے کہ دودھ پیتے بچوں کے سب آنے تھے۔۱۲
2. یہ تھی ہمدردی اور سچی محبت اپنے بھائیوں کی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹۸۰۔ حضرت حارثؓ بن وہبان

حضرت حارثؓ بن وہبان۔ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے بنی عبد بن عدی بن دیل کا جو وفد آیا تھا اس میں حارث بن وہبان بھی تھے ان لوگوں نے کہا کہ اے محمد ہم اہل حرم (ہیں وہیں کے رہنے والے ہیں اور وہاں کے سب لوگوں میں زیادہ معزز ہیں یہ واقعہ اسید بن ابی اناس کے نام میں گزر چکا ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۹۸۱۔ حضرت حارثؓ بن یزید اسدی

حضرت حارثؓ بن یزید اسدی۔ محمد بن سائب کلبی نے ابوصالح سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے حارث بن یزید سے روایت کی ہے کہ انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ کیا حج ہر سال فرض ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا. ''لوگوں پر اللہ کے لئے کعبہ کا حج فرض ہے جو وہاں تک پہنچ سکے۔'' ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابومندہ نے لکھا ہے۔

۹۸۲۔ حضرت حارثؓ بن یزید بن انسہ

حضرت حارثؓ بن یزید بن انسہ اور بعض لوگوں نے انیسہ کہا ہے جب عیاش بن ابی ربیعہ مدینہ تشریف لائے تو بقیع میں انکی ملاقات ہوئی تھی ابن ابی حاتم نے اسی طرح ذکر کیا ہے اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے۔
انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے ایک اور جگہ بھی تذکرہ ہوا ہے۔ پس حارث بن یزید قرشی نے کہا ہے کہ اسکا بعد میں ان شاء اللہ اس کا ذکر کیا جائے گا۔

۹۸۳۔ حضرت حارثؓ بن یزید جہنی

حضرت حارثؓ بن یزید جہنی۔ عبدان نے ان کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ میں نے احمد بن سیار سے سنا وہ کہتے تھے کہ یہ ایک شخص ہیں اصحاب نبیؐ سے۔ قبیلہ جہینہ سے ہیں ان کی کوئی حدیث معلوم نہیں مگر ان کا ذکر ابوالیسر کی حدیث میں ہے۔ جابر بن عبداللہ نے روایت کی ہے کہ ابوالیسر کہتے تھے میرا کچھ مال حارث بن یزید جہنی کے ذمہ تھا اور وہ بہت دنوں ان کے پاس رہا یہ حدیث مشہور ہے۔ حسن بن زیاد نے حارث بن یزید جہنی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے نبیؐ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ رکے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کیا جائے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۹۸۴۔ حضرت حارثؓ بن یزید بن سعد البکری

حضرت حارثؓ بن یزید بن سعد البکری۔ ابن شاہین نے اور سراج نے اور عسکری مروزی نے ان کا ذکر صحابہ میں کیا ہے ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد بن حنبل سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں زید بن حباب نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے ابوالمنذر نے عاصم بن بہدلہ سے انہوں نے ابووائل سے انہوں نے حارث بن یزید بکری سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں علاء بن حضرمی کی شکایت کرنے کو (نبی ﷺ کی طرف) چلا جب میں مقام ربذہ میں پہنچا تو ایک بوڑھیا کو میں نے دیکھا کہ وہ راستہ بھول گئی تھی اس نے مجھ سے کہا کہ اے بندہ خدا مجھے نبیؐ سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کچھ کام ہے کیا تم مجھ کو ان کے پاس پہنچا دو گے اس کے بعد پوری حدیث انہوں نے ذکر کی زید بن حباب نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے حالانکہ یہ واقعہ حارث بن حسان کا ہے جو ان کی کتابوں میں مذکور اور بعض لوگ کہتے ہیں حریث بن حسان کا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۹۸۵۔ حضرت حارثؓ بن یزید

حضرت حارثؓ بن یزید۔ قرشی عامری۔ عامر بن لوئ کے خاندان سے ہیں۔ انہیں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی وما کان لمومن ان یقتل مومنا الا خطاء ''کسی مسلمان کو جائز نہیں ہے کہ کسی مسلمان کو قتل کردے مگر دھوکہ سے۔'' اس کا وقعہ اس طرح پر ہے کہ یہ بقصد ہجرت نبیؐ طرف چلے راستے میں ان کو عیاش بن ابی ربیعہ ملے یہ ان لوگوں میں تھے جو مکہ میں ابوجہل کے ساتھ مل کے عیاش کو ستایا کرتے تھے۔ عیاش نے ان پر تلوار اٹھائی وہ ان کو کافر سمجھتے تھے (چنانچہ ان کو قتل کردیا حالانکہ اس وقت وہ مسلمان ہو چکے تھے) بعد اس کے عیاش نبیؐ کے حضور میں آئے اور آپ سے یہ واقعہ بیان کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی وما کان لمومن ان یقتل مومنا الا خطاء ''کسی مسلمان کو جائز نہیں ہے کہ کسی مسلمان کو قتل کردے مگر دھوکہ سے۔'' نبیؐ نے اس آیت کو پڑھا بعد اس کے عیاش سے فرمایا کہ اٹھو اور غلام آزاد کرو۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور انہوں نے اس سے پہلے بھی ان کا ذکر لکھا ہے۔ اور کہا ہے کہ ان کا نام حارث بن یزید بن انسہ ہے اور پورا قصہ بیان کیا فرمایا دونوں تذکروں میں کچھ فرق نہیں ہے سوا اس کے کہ پہلے تذکرہ میں انہوں نے پورا قصہ بیان کردیا ہے اور ان کا نسب دادا تک بیان کردیا ہے اور اس جگہ انہوں نے پورا قصہ نہیں بیان کیا اس سے یہ نہیں لازم آتا کہ یہ دونوں دو ہو جائیں۔ واللہ اعلم

۹۸۶۔ حضرت حارثؓ

حضرت حارثؓ۔ ان کی حدیث حسن بن موسیٰ اشیب نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے حبیب بن سبیعہ سے انہوں نے حارث سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نبیؐ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اس طرف سے ایک اور شخص کا گزر ہوا تو اس بیٹھنے والے شخص نے کہا کہ یارسول اللہ میں اس شخص کو خدا کے لئے دوست رکھتا ہوں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم نے اس کو اس کی اطلاع کردی ہے اس نے کہا نہیں تو آپ نے فرمایا تم اس کو اس کی اطلاع کردو چنانچہ اس شخص نے جا کر کہا کہ میں تم کو خدا کے لئے دوست رکھتا ہوں اس شخص نے (دعا دی اور) کہا کہ جس کے لئے تم مجھ سے محبت کرتے ہو وہ تم سے محبت کرے۔ اس حدیث کو ابن عائشہ اور عفان نے حماد بن ثابت سے انہوں نے حبیب بن سبیعہ ضبعی سے انہوں نے حارث سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نبیؐ کے پاس بیٹھا ہوا تھا الی آخر الحدیث اور اس حدیث کو مبارک ابن فضالہ نے اور حسین بن واقد نے اور عبداللہ بن زبیر نے اور عمارہ بن زاذان نے ثابت سے انہوں نے انس سے روایت کیا ہے حالانکہ یہ وہم ہے۔ حماد کی حدیث زیادہ مشہور ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۹۸۷۔ حضرت حارثہؓ

حضرت حارثہؓ۔ بزیادت ہا۔ یہ بیٹے ہیں اضبط ذکوانی کے۔ اہل جزیرہ میں سے ہیں۔ ان کی حدیث عبداللہ بن یحییٰ ابن حارثہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن اضبط نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص ہمارے چھوٹوں پر شفقت نہ کرے اور ہمارے بڑوں کی تعظیم نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۹۸۸۔ حضرت حارثہؓ بن جبلہ

حضرت حارثہؓ بن جبلہ بن حارث کلبی۔ یہ بھتیجے ہیں زید بن حارثہ کے۔ غلام نبیؐ کے ان کا نسب اسامہ ابن زید کے نام میں گزر چکا ہے۔عبدان نے ان کو ذکر کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۹۸۹۔ حضرت حارثہؓ بن خذام

حضرت حارثہؓ بن خذام۔عبدان نے ان کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ نبیؐ سے ملے تھے اور آپ کو ایک شکار جو خود انہوں نے کیا تھا۔ہدیہ میں دیا تھا حضرت نے اسے لے لیا اور نوش فرمایا اور رسول اللہؐ نے ان کو ایک عدنی عمامہ دیا تھا۔ان کا شمار اہل شام میں ہے۔ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۹۹۰۔ حضرت حارثہؓ بن خمیر

حضرت حارثہؓ بن خمیر اشجعی۔ بنی سلمہ کے حلیف ہیں۔انصار میں سے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ بنی خزرج کے حلیف ہیں موسیٰ بن عقبہ نے ان کا ذکر شرکائے بدر ے میں کیا ہے اور یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے ان لوگوں کے نام میں جو غزوۂ بدر میں شریک تھے حارثہ بن خمیر اور عبد اللہ بن خمیر کا بھی نام نقل کیا ہے یہ دونوں قبیلہ اشجع کے حلیف تھے اور ابراہیم بن سعد نے اور سلمہ نے ابن اسحٰق سے شرکاے بدر کے ناموں میں خارجہ بن حمیر اور عبد اللہ بن حمیر کا نام نقل کیا ہے کہ یہ دونوں قبیلہ اشجع سے تھے اور بنی سلمہ کے حلیف تھے اور واقدی نے حمزہ بن حمیر لکھا ہے،ہم انشاء اللہ تعالیٰ حمزہ کے نام میں ان کو بھی ذکر کریں گے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔میں کہتا ہوں کہ ابو عمر نے جو یہ کہا ہے کہ یہ بنی سلمہ کے حلیف ہیں اور انصار میں سے ہیں اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ بنی خزرج کے حلیف ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی اختلاف ہے حالانکہ یہ اختلاف نہیں ہے بنی سلمہ خزرج ہی سے ہیں پس جب یہ ان کے حلیف ہوئے تو خزرج کے حلیف ہو گئے۔واللہ اعلم

۹۹۱۔ حضرت حارثہؓ بن ربیع

حضرت حارثہؓ بن ربیع عبدان نے اور ابن علی نے ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے یعنی بفتح را و تخفیف حالانکہ یہ لفظ ربیع ہے بضم را وتشدید با۔یہ ان کی والدہ کا نام ہے۔حماد نے ثابت سے انہوں نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ حارثہ بن ربیع بدر کے دن تماشہ دیکھنے کو آئے تھے۔اس وقت یہ بچے تھے کسی کا تیر نا گہاں ان کے گلے میں لگ گیا اور یہ شہید ہو گئے تو ان کی ماں ربیع آئیں اور انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ جانتے ہیں کہ حارثہ سے مجھ کو کس قدر محبت تھی پس اگر وہ جنت میں ہو تو میں صبر کروں ورنہ اللہ تعالیٰ دیکھے گا کہ میں کیا کرتی ہوں حضرت نے فرمایا کہ اے ام حارثہ اس کے لئے ایک جنت نہیں بلکہ کئی جنتیں ہیں وہ فردوس اعلیٰ میں ہے حارثہ کی ماں نے کہا تو اب میں صبر و کروں گی۔یہ بھی روایت کی گئی ہے کہ وہ احد کے دن شہید ہوئے مگر پہلا ہی قول صحیح ہے۔ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ حارثہ بیٹے ہیں سراقہ کے جن کا ذکر آگے آئے گا اور ربیع ان کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماں ہیں یہ اپنی ماں کی طرف نسبت کیے گئے اس لئے کہ ان کی ماں نے نبیؐ سے نکاح کی درخواست کی تھی اور نیز اسی وجہ سے کہ اس حادثہ کے وقت ان کے والدین میں سے صرف یہی باقی تھیں۔ ابن مندہ پر اس تذکرہ میں استدراک کرنا درست نہیں کیونکہ ان کا اپنی والدہ کی طرف منسوب ہونا بہ نسبت اس کے مشہور نہیں ہے اور نیز اس وجہ سے کہ ان مندہ نے حارثہ بن سراقہ کا ذکر لکھا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو حارثہ بن ربیع کہتے ہیں وہ حضرت انس بن مالک کی پھوپھی کے بیٹے ہیں۔

۹۹۲۔ حضرت حارثہؓ بن زید

حضرت حارثہؓ بن زید انصاری' بدری۔ محمد بن اسحٰق مسینی نے محمد بن فلیح سے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے ابن شہاب سے ان لوگوں کے ذیل میں جو انصار کے قبیلہ بنی حارث بن خزرج سے شریک بدر تھے حارثہ بن زید بن ابی زہیر ابن امرالقیس کا نام بھی نقل کیا ہے۔ مسینی کی روایت میں ان کا نام حارثہ ہی بتایا گیا ہے اور ابراہیم بن منذر کی روایت میں ان کا نام خارجہ ہے اور ابن اسحٰق نے ایسا ہی کہا ہے۔ ابونعیم نے ان کا تذکرہ یہیں لکھا ہے اور ابن مندہ اور ابوعمر نے خارجہ کے نام میں ان کا ذکر لکھا ہے اور یہی صحیح اور اور پہلا قول وہم ہے۔

۹۹۳۔ حضرت حارثہؓ بن سراقہ

حضرت حارثہؓ بن سراقہ بن حارث بن عدی بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار' انصاری' خزرجی' نجاری۔ بدر کے دن شہید ہوئے ان کی والدہ ربیع بنت نضر ہیں جو حضرت انس بن مالک کی پھوپھی تھیں۔ ان کو حبان بن عرقہ نے بدر میں شہید کیا تھا یہ حوض سے پانی پی رہے تھے اسی حال میں حبان نے ان کے تیر مارا وہ تیر ان کے گلے میں لگا اور یہ شہید ہو گئے تماشا دیکھنے آئے تھے اس زمانے میں یہ کم سن تھے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ ان کی والدہ ربیع نبیؐ کے حضور میں آئیں اور انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ جانتے ہیں حارثہ سے مجھ کو کس قدر محبت تھی پس اگر وہ اہل جنت میں سے ہوں تو میں صبر کروں ورنہ اللہ دیکھے گا کہ میں کیا کرتی ہوں حضرت نے فرمایا کہ اے ام حارثہ' حارثہ کے لئے ایک جنت نہیں بلکہ بہت سی جنتیں ہیں اور وہ فردوس اعلیٰ میں ہیں۔ ربیع نے کہا تو اب میں صبر کروں گی۔ ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ یہ اپنی والدہ کے بڑے خدمت گزار تھے۔ یہاں تک کہ نبی نے فرمایا تھا کہ میں جنت میں گیا تو میں نے حارثہ کو دیکھا۔ دیکھو ماں کی اطاعت ایسی ہی چاہیے۔

ہمیں ابوالقاسم یعنی یعیش بن صدقہ بن علی فراتی فقیہ شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد یعنی یحییٰ بن علی طراح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین یعنی محمد بن علی بن محمد بن مہتدی باللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن یوسف بن دوست علاف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن محمد بغوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن عون نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں یوسف بن عطیہ نے ثابت بنانی سے انہوں نے حضرت انس سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے اس حال میں کہ رسول اللہ چلے جا رہے تھے ایک انصاری جوان آپ کے سامنے آیا اس سے نبیؐ نے فرمایا کہ اے حارثہ تم نے کس حال میں صبح کی انہوں نے کہا میں نے اس حال میں صبح کی کہ میں اللہ پر یقیناً ایمان رکھتا ہوں حضرت نے فرمایا دیکھو کیا کہہ رہے ہو ہر بات کی ایک حقیقت ہوتی ہے (تمہارے اس قول کی کیا حقیقت ہے) اس جوان نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ میرا دل دنیا سے پھر گیا ہے میں رات بھر جاگتا ہوں اور دن بھر پیاسا رہتا ہوں اور میں گویا اپنے پروردگار عزوجل کا عرش کھلم کھلا دیکھ رہا ہوں اور میں گویا اہل جنت کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ باہم ایک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرے سے مل رہے ہیں اور گویا اہل دوزخ کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ اس میں شور کررہے ہیں حضرت نے فرمایا تم اسی بات پر قائم رہو تم ایک ایسے بندے ہو کہ اللہ نے ایمان کو تمہارے دل میں روشن کر دیا ہے۔ پھر اس جوان نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میرے لئے شہادت کی دعا فرمایئے۔

چنانچہ رسول اللہؐ نے ان کے لئے دعا کی۔ ایک مرتبہ سواروں کو آواز دی گئی تو سب سے پہلا سوار جو آیا وہ یہی تھے اور سب سے پہلا سوار جو شہید ہوا وہ یہی تھے جب ان کی شہادت کی خبر ان کی والدہ کو پہنچی تو وہ رسول اللہؐ کے پاس آئیں اور انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ اگر وہ جنت میں ہو تو میں نہ روؤں اور نہ رنجیدہ ہوں اور اگر وہ دوزخ میں ہو تو میں جب تک دنیا میں زندہ رہوں روتی رہوں حضرت نے فرمایا کہ اے ام حارثہ ان کے لئے ایک جنت نہیں بلکہ کئی جنتیں ہیں اور حارثہ فردوس اعلیٰ میں ہے پس ان کی ماں ہنستی ہوئی لوٹ گئیں اور یہ کہتی جاتی تھیں کہ اے حارثہ تجھ کو مبارک ہو بعض لوگوں کا بیان ہے کہ انصار میں سے غزوۂ بدر میں سب سے پہلے یہی شہید ہوئے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ غزوۂ بدر میں شریک تھے اور غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔ ابونعیم نے اس کا انکار کیا ہے اور انہوں نے ابن مندہ کا تعاقب کیا ہے اور ایک روایت بھی ابن اسحٰق اور انس سے اس مضمون کی نقل کی ہے کہ وہ غزوۂ بدر میں شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابونعیم نے جو ذکر کیا ہے کہ ان کو نبیؐ نے جنت میں دیکھا یہ حال حارثہ بن نعمان کا ہے اس کو بہت سے ائمہ نے بیان کیا ہے منجملہ ان کے امام احمد بن حنبل بھی ہیں انہوں نے اپنی مسند میں ذکر کیا ہے کہ نبیؐ نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں جنت میں ہوں وہاں میں نے ایک پڑھنے والے کی آواز سنی کی وہ پڑھ رہا تھا میں نے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے لوگوں نے کہا یہ حارثہ بن نعمان ہیں میں نے کہا کہ ماں کی اطاعت ایسی ہی کرنا چاہیے۔ (ان) حارثہ بن سراقہ کا ذکر حارثہ بن ربیع کے نام میں ہو چکا ہے وہ یہی ہیں اگر ہم نے یہ التزام نہ کیا ہوتا کہ کوئی تذکرہ ترک نہ کریں گے تو بے شک ہم اس تذکرہ کو ترک کر دیتے اور پہلے تذکرہ پر اکتفا کرتے۔

۹۹۴۔ حضرت حارثہؓ بن سہل

حضرت حارثہؓ بن سہل ابن حارثہ بن قیس بن عامر بن مالک بن لوذان بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس غزوۂ احد میں شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور عدوی نے کہا ہے کہ تمام اہل مغازی کا اتفاق ہے کہ یہ احد میں شریک تھے۔

۹۹۵۔ حضرت حارثہؓ بن شراحیل

حضرت حارثہؓ بن شراحیل بن کعب بن عبدالعزیٰ بن امرالقیس بن عامر بن نعمان کلبی۔ والد ہیں زید بن حارثہ غلام نبیؐ کے۔ ان کا نسب اسامہ بن زید کے نام میں گزر چکا ہے۔ نبیؐ کے حضور میں اپنے بیٹے زید کو لینے آئے تھے پھر مسلمان ہو گئے۔ اسامہ بن زید نے اپنے والد زید بن حارثہ سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے ان کے والد حارثہ کو اسلام کی ترغیب دی تو انہوں نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۹۹۶۔ حضرت حارثہؓ بن ظفر

حضرت حارثہؓ بن ظفر۔ ابن شاہین نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹۹۷۔ حضرت حارثہؓ بن عدی

حضرت حارثہؓ بن عدی بن امیہ بن ضبیب۔ بعض لوگوں نے ان کا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ ایک مجہول شخص ہیں مشہور نہیں ہیں بخاری نے ان کو ذکر کیا ہے۔ عصمہ بن کمیل بن وہب بن حارثہ بن عدی بن امیہ بن ضبیب نے اپنے باپ دادا سے انہوں نے حارثہ بن عدی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ میں اور میرے بھائی اور اس وفد میں تھے جو رسول اللہ کے حضور میں گیا تھا تو حضرت نے فرمایا کہ اے اللہ حارثہ کو ان کے رزق میں برکت دے ابن ماکولا نے ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ حارثہ بن عدی ان کا شمار اہل شام میں ہے صحابی ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۹۹۸۔ حضرت حارثہؓ بن عمرو انصاری

حضرت حارثہؓ بن عمرو انصاری۔ انکا تعلق بنی ساعدہ سے ہے احد میں شہید ہوئے انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۹۹۹۔ حضرت حارثہؓ بن قطن

حضرت حارثہؓ بن قطن بن زابر بن کعب بن حصن بن علیم بن جناب بن ہبل بن عبداللہ بن کنانہ بن بکر بن عوف بن عذرہ ابن زیدلات بن رفیدہ بن ثور بن کلب بن وبرہ، کلبی۔ نبی ﷺ کے حضور میں یہ اور ان کے بھائی حصن وفد بن کے گئے تھے حضرت نے ان دونوں کو یہ تحریر لکھ دی تھی بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ لحارثة و حصن ابنی قطن لا هل الموات من بنی جناب من الماء الجاری العشر ومن العشری نصف العشر فی السنة فی عمائر کلب ''شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان رحم کرنے والا ہے۔ یہ تحریر ہے محمد رسول اللہ کی طرف سے حارثہ اور حصن فرزندان قطن کے نام کہ قبیلہ بنی جناب کی افتادہ زمین میں آب جاری سے جو چیز پیدا ہو اس پر دسواں حصہ عشر ہے اور جو آب باراں سے ہو اس پر نصف عشر ہے قبیلہ کلب کی تمام آبادی کا یہی حکم ہے۔'' ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۰۰۰۔ حضرت حارثہؓ بن مالک انصاری

حضرت حارثہؓ بن مالک انصاری۔ حبیب بن عبد کی اولاد سے ہیں۔ بدر میں شریک تھے یہ محمد بن اسحٰق کا قول ہے اس کو یونس بن بکیر نے ابن اسحٰق سے روایت کیا ہے ابن مندہ نے بھی کہا ہے کہ جو لوگ حبیب بن عبد کی اولاد سے بدر میں شریک تھے۔ ان میں حارثہ بن مالک بھی ہیں اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض وہم کرنے والوں نے یعنی ابن مندہ نے ان کا ذکر لکھا ہے اور اس نے اپنا وہم محمد بن اسحٰق کی طرف منسوب کر دیا ہے حالانکہ یہ وہم ہے صحیح نام ان کا حبیب بن عبد حارثہ بن مالک ہے انہوں نے عبد کے اور حارثہ کے درمیان میں فصل کر دیا اور یہی بات فرض کر لی کہ حارثہ صحابی کا نام ہے حالانکہ ابن اسحٰق نے جو کچھ لکھا وہ اس کے خلاف ہے۔ جو ابن مندہ نے ان سے نقل کیا ہے انہوں نے ابراہیم بن سعد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن اسحٰق سے ان لوگوں کے نام میں جو بنی حبیب بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج سے شہید ہوئے رافع بن معلّی کا نام روایت کیا ہے پس شہید رافع ہیں اور وہ بنی حبیب بن عبد حارثہ سے ہیں اس وہم کرنے والے نے یہ سمجھا کہ شہید حارثہ ہیں۔ ابونعیم نے کہا کہ یہ وہم ابن مندہ کو اس وجہ سے بھی پیدا ہوا کہ انہوں نے اپنی سند سے ابن لہیعہ سے انہوں نے ابوالاسود سے انہوں نے عروہ سے ان لوگوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے نام میں جو انصار کے خاندان بنی بیاضہ سے بیعت عقبہ میں شریک تھے حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج کا نام نقل کیا ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں اس معاملہ میں حق ابونعیم کی طرف ہے اگرچہ ابن مندہ پر ابونعیم کا ابراہیم بن سعد سے اور ان کا اپنے والد سے اور ان کا ابن اسحٰق سے نقل کرنا حجت نہیں ہوسکتا کیونکہ راوی ابن اسحٰق سے اکثر اختلاف کرتے ہیں۔ہاں ابن مندہ پر وہ روایت ضرور حجت ہے جو یونس نے ابن اسحٰق سے نقل کی ہے یونس نے ابن اسحٰق سے یہ روایت نقل کی ہے ہمیں ابوجعفر عبیداللہ بن احمد بن علی بغدادی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے شرکاے بدر کے ناموں میں نقل کر کے لکھا ہے کہ انہوں نے کہا بنی حبیب بن عبد سے رافع بن معلّٰی بن لوذان ہیں۔کلبی نے ان کا نسب بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ رافع بن معلّٰی بن لوذان بن حارثہ بن زید بن ثعلبہ بن عدی بن مالک بن زید مناہ بن حبیب بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج اور انہوں نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ رافع غزوۂ بدر میں شریک تھے اس سے بھی ابونعیم کے قول کی تائید ہوتی ہے۔واللہ اعلم

اس حدیث کو سلمہ بن فضل نے ابن اسحٰق سے روایت کیا ہے اور شرکاے بدر کے ناموں میں کہا ہے کہ بنی حبیب بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج سے رافع بن معلّٰی بن لوذان بن حارثہ بن زید بن عدی بن ثعلبہ بن زید مناہ بن حبیب بھی ہیں اس سے بھی ابونعیم کے قول کی تائید ہوتی ہے کہ ابن مندہ سے وہم ہوگیا ہے اور انہوں نے حارثہ بن مالک کو جو بنی حبیب بن عبد سے ہیں صحابی سمجھ لیا ہے حالانکہ وہ (خود صحابی نہیں ہیں بلکہ) صحابی کے دادا ہیں۔واللہ اعلم

۱۰۰۱۔حضرت حارثہؓ بن مالک بن غضب

حضرت حارثہؓ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج بعد اس کے یہ بنی مخلد بن عامر بن زریق سے ہوئے انصاری ہیں زرقی ہیں۔واقدی نے ان کو شرکاے بدر میں ذکر کیا ہے۔ابوعمر نے کہا ہے کہ ابن مندہ نے بیان کیا ہے کہ حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم انصاری بنی بیاضہ میں سے ہیں بیعت عقبہ میں شریک تھے اور اس کو انہوں نے ابوالاسود سے انہوں نے عروہ سے روایت کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابوعمر نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ یہ ان دونوں کی غلطی ہے کیونکہ ان دونوں نے جو یہ کہا ہے کہ حارثہ بیٹے ہیں مالک بن غضب کے یہ بہت ہی بعید ہے کیونکہ نبی ﷺ کے ہمراہ بنی مالک بن غضب سے جو لوگ تھے ان کے اور ان حارثہ کے درمیان میں تقریباً دس پشتوں کا فصل ہے پس کم سے کم یہ ان سے تین سو برس بعد ہوں گے پس کیونکر مالک حارثہ کے باپ ہو سکتے ہیں پھر ابوعمر یہ بھی کہتے ہیں کہ حارثہ بیٹے ہیں مالک کے اور ان کا نسب بیان کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ بنی مخلد بن زریق سے ہیں پس اگر بنی مخلد سے انہوں نے خزرج مراد لیا ہے تو بھی صحیح نہیں کیونکہ زریق بنی خزرج سے ہیں اور اگر انہوں نے حارثہ کو مراد لیا ہے تو پھر یہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ مالک بیٹے ہوں غضب جشم بن خزرج کے۔پھر بنی مخلد سے بھی ہو جائیں کیونکہ مخلد بیٹے ہیں عامر بن زریق بن عامر بن زریق بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب کے یہ اقوال متناقض ہیں صحیح نہیں۔علاوہ اس کے واقدی نے ان کو صحابہ میں ذکر نہیں کیا انہوں نے انساب میں ان کا ذکر کیا ہے نہ صحابہ ہیں۔واللہ اعلم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰۰۲۔ حضرت حارثہؓ بن مضرب

حضرت حارثہؓ بن مضرب۔ بقول بعض انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے۔ کوفہ کے رہنے والے ہیں۔ حضرت عمر وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۱۰۰۳۔ حضرت حارثہؓ بن نعمان

حضرت حارثہؓ بن نعمان بن نقع بن زید بن عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن تجار۔ انصاری خزرجی ثم من بنی النجار۔ کنیت ان کی ابوعبداللہ۔ غزوۂ بدر میں اور احد میں اور خندق میں اور تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک تھے فضلائے صحابہ سے ہیں۔ عبداللہ بن عامر بن ربیعہ نے حارثہ بن نعمان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہؐ کی طرف سے ہوکے گزرا آپ کے پاس جبرئیل بیٹھے ہوئے تھے میں نے آپ کو سلام کیا اور نکل گیا پھر میں جب لوٹا اور نبیؐ بھی فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ تم نے اس شخص کو دیکھا تھا جو میرے پاس بیٹھا ہوا تھا میں نے عرض کیا کہ ہاں آپ نے فرمایا وہ جبرئیل تھے۔ انہوں تمہارے سلام کا جواب بھی دیا۔

حضرت ابن عباس نے روایت کی ہے کہ حارثہ بن نعمان کا گزر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہوا آپ کے پاس جبرئیل بیٹھے ہوئے تھے آپ ان سے کچھ آہستہ باتیں کررہے تھے حارثہ نے آپ کو سلام نہیں کیا جبرئیل نے کہا انہوں نے سلام کیوں نہیں کیا تو رسول اللہؐ نے حارثہ سے پوچھا کہ تم جب اس طرف سے گئے تو تم نے سلام کیوں نہیں کیا انہوں نے کہا میں نے آپ کے پاس ایک شخص کو دیکھا آپ اس سے آہستہ آہستہ کچھ باتیں کررہے تھے میں نے مناسب نہ سمجھا کہ میں آپ کی بات کو قطع کردوں حضرت نے فرمایا کیا تم نے اس شخص کو دیکھ لیا انہوں نے عرض کیا کہ ہاں آپ نے فرمایا آگاہ رہو وہ جبرئیل تھے اور وہ کہتے تھے کہ اگر یہ شخص سلام کرتا تو میں اسے جواب دیتا پھر بعد اس کے جبرئیل نے کہا کہ یہ ۸۰ لوگوں میں سے ہے رسول اللہ ﷺ (فرماتے تھے کہ میں) نے پوچھا کہ اسی کے کیا معنی جبرئیل نے کہا ۸۰ آدمیوں کے سوا اور سب لوگ آپ کے پاس سے بھاگ جائیں گے وہ ۸۰ آدمی آپ کے ساتھ رہیں گے ان کا رزق اور ان کی اولاد کا رزق جنت میں اللہ کے ذمہ ہے پس آپ نے حارثہ سے یہ سب بیان کیا۔

ہمیں ابوالفرج بن محمود بن سعد نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمارے دادا کے چچا ابوالفضل جعفر بن عبدالواحد نے اپنی سند سے ابوبکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن محمد شافعی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے زہری سے انہوں نے عمرہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے نقل کرکے بیان کیا کہ وہ کہتی تھیں رسول اللہؐ فرماتے تھے کہ میں (ایک مرتبہ) جنت میں گیا تو میں نے پڑھنے کی آواز سنی میں نے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے تو کسی نے کہا کہ یہ حارثہ بن نعمان ہیں پھر رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اسی طرح کی نیکی تم سب کو کرنا چاہیے یہ اپنی والدہ کی بہت اطاعت کیا کرتے تھے۔

اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے کہ وہ شخص جو اپنی والدہ کی اطاعت زیادہ کرتے تھے حارثہ بن ربیع تھے مگر یہی قول صحیح ہے۔ یہ ان اسی آدمیوں میں تھے جو غزوۂ حنین میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ثابت قدم رہے جبکہ اور لوگ بھاگ گئے تھے حارثہ نہیں بھاگے۔ آخر میں نابینا ہوگئے تھے پس انہوں نے ایک رسی اپنے مصلیٰ سے دروازے تک باندھ دی تھی اور اپنے پاس ایک زنبیل رکھے رہتے تھے جس میں چھوہارے ڈالتے تھے جب کوئی مسکین آتا اور سلام کرتا تو اس رسی کو پکڑ کر اپنے مصلا سے دروازے تک آتے اور اس کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھوہارے دیتے ان کے گھر والے کہتے تھے کہ ہم آپ کی خدمت کر دیا کریں مگر یہ (منظور نہ کرتے تھے اور) اور کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ مسکین کو دینا بری موت سے بچاتا ہے۔ ابن اسحٰق نے ان لوگوں کے نام میں جو انصار کے قبیلہ خزرج کی شاخ بنی ثعلبہ سے غزوۂ بدر میں شریک تھے حارثہ بن نعمان بن رافع بن زید بن عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک کا نام لکھا ہے اور موسیٰ بن عقبہ نے ابن شہاب سے نقل کیا ہے کہ بدر میں انصار کی شاخ بنی نجار سے حارثہ بن نعمان شریک تھے یہی ہیں جو رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ہو کے گزرے تھے اور آپ جبرئیل کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابن اسحٰق نے ان کے نسب میں اختلاف کیا ہے انہوں نے کہا ہے نعمان بن رافع اور ابن ماکولا نے بھی ان کی موافقت کی ہے اور پہلا نسب ابوعمر کا بیان کیا ہوا ہے۔ انہوں نے نعمان بن نقع کہا ہے کلبی نے ان کی موافقت کی ہے۔

۱۰۰۴۔ حضرت حارثہؓ بن نعمان خزاعی

حضرت حارثہؓ بن نعمان خزاعی۔ کنیت ان کی ابوشریح۔ عسکری یعنی علی بن سعید نے افراد میں ان کو ذکر کیا ہے ان کے نام میں اختلاف ہے لہٰذا میں ان کا ذکر ایک دوسرے مقام میں بھی کروں گا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۰۰۵۔ حضرت حارثہؓ بن وہب خزاعی

حضرت حارثہؓ بن وہب خزاعی۔ عبیداللہ بن عمر بن خطاب کے اخیافی بھائی ہیں۔ ان سے ابواسحٰق سبیعی نے اور معبد بن خالد جہنی نے روایت کی ہے۔ ہمیں اسماعیل بن عبیداللہ وغیرہ نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ یعنی محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سفیان نے معبد بن خالد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے حارثہ بن وہب خزاعی سے سنا کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کیا میں تمہیں اہل جنت کے حالات بتاؤں ہر کمزور مسکین کہ اگر اللہ پر بھروسہ کر کے قسم کھالے تو اللہ اس کو پوری کرے کیا میں تمہیں اہل دوزخ کے حالات نہ بتاؤں ہر سرکش جواظ مغرور۔ یہ حدیث صحیح ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

جواظ کے معنی بعض لوگوں نے یہ بیان کئے ہیں کہ مال جمع کرے اور بخیل ہو اور بعض لوگوں نے یہ بیان کئے ہیں کہ فربہ حیلہ جو اور مختال بعض لوگوں نے کہا ہے پستہ قامت تو ندیل۔

۱۰۰۶۔ حضرت حازمؓ انصاری

حضرت حازمؓ انصاری۔ حضرت جابر بن عبداللہ نے روایت کی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل نے (ایک مرتبہ) انصار کو نماز مغرب پڑھائی (اور قرأت میں خوب طول دیا) حازم انصاری نہ ٹھہر سکے (اور اپنی نماز علیحدہ پڑھ کے چل دیئے) پس حضرت معاذ ان پر غصہ ہوئے حازم نبیؐ کے حضور میں گئے اور عرض کیا کہ معاذ نے ہمیں بہت طویل نماز پڑھائی تو نبی ﷺ نے معاذ سے فرمایا کہ کیا تم فتنہ میں ڈالنے والے ہو اے معاذ لوگوں پر تخفیف کرو کیونکہ ان میں مریض بھی ہیں اور ضعیف بھی ہیں اور بوڑھے بھی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ اس روایت میں ان کا نام حازم بتایا گیا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ وہ حزام بن ملحان تھے اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ وہ حزام بن ابی کعب تھے اور بعض کا قول ہے کہ وہ سلیم تھے۔ واللہ اعلم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰۰۷۔ حضرت حازمؓ بن ابی حازم احمسی

حضرت حازمؓ بن ابی حازم احمسی۔ والد ہیں قیس بن ابی حازم کے۔ ابو حازم کا نام عبدعوف بن حارث ہے۔ حازم اور ان کے بھائی قیس دونوں رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں مسلمان ہو چکے تھے مگر آپ کو دیکھا نہیں۔ حازم جنگ صفین میں حضرت علیؓ کے ہمراہ قبیلہ احمس اور بجیلہ کے جھنڈے کے نیچے شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۱۰۰۸۔ حضرت حازمؓ بن حرملہ

حضرت حازمؓ بن حرملہ بن مسعود غفاری۔ بعض لوگ ان کو اسلمی کہتے ہیں ان سے صرف ایک حدیث مروی ہے۔ ہمیں ابوالفرج یحییٰ بن محمود اصبہانی نے اپنی سند سے ابوبکر یعنی احمد بن عمرو بن ضحاک تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن منذر حزامی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن معن نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے خالد بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے ابوزینب نے جو حازم بن حرملہ کے غلام تھے حازم بن حرملہ سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کر کے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا **لا حول و لا قوۃ الا باللہ** ایک خزانہ ہے جنت کے خزانوں میں سے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۰۰۹۔ حضرت حازمؓ بن حرام

حضرت حازمؓ بن حرام اور بعض لوگ کہتے ہیں حزام، خزاعی۔ عقیلی نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ ان کی حدیث مدرک بن سلیمان بن عقبہ بن شبیب بن حازم نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا شبیب سے انہوں نے اپنے والد حازم سے روایت کی ہے کہ وہ نبیؐ کے حضور میں گئے حضرت نے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے انہوں نے کہا حازم حضرت نے فرمایا نہیں بلکہ تمہارا نام مطعم ہے۔ ابوعمر نے ان کو خزاعی قرار دیا ہے اور ابن مندہ نے ان کو جذامی لکھا ہے۔ ابن مندہ وغیرہ نے (ان کے راوی کا نام) مدرک بن سلیمان لکھا ہے اور دار قطنی اور عبدالغنی نے بجائے مدرک بن سلیمان کے محمد بن سلیمان لکھا ہے۔ یہ ابن ماکولا کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۰۱۰۔ حضرت حازمؓ

حضرت حازمؓ۔ یہ ایک دوسرے شخص ہیں عبدان نے ان کی حدیث ذکر کی ہے انہوں نے کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر کو روزہ دار کے لئے تمام لغو اور فحش باتوں سے پاکی کا سبب قرار دیا ہے جو شخص اس کو قبل نماز (عید) کے ادا کر دے اس کے لئے زکوٰۃ کا ثواب ہوگا اور جو شخص بعد نماز کے ادا کرے اس کو (معمولی) صدقہ کا ثواب ہوگا ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۱۰۱۱۔ حضرت حاطبؓ بن ابی بلتعہ

حضرت حاطبؓ بن ابی بلتعہ۔ ابوبلتعہ کا نام عمرو بن عمیر بن سلمہ۔ بنی خالفہ سے ہیں جو ایک شاخ ہے لخم کی اور ابن ماکولا نے کہا ہے کہ (ان کا نسب اس طرح ہے) حاطب بن ابی بلتعہ بن عمرو بن عمیر بن سلمہ بن صعب بن سہل بن عتیک بن سعاد بن راشدہ بن جزیلہ بن لخم بن عدی۔ بنی اسد کے حلیف ہیں۔ کنیت ان کی ابوعبداللہ ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابومحمد اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ قبیلہ مذحج سے ہیں اور حلیف ہیں بنی اسد بن عبدالعزیٰ کے بعد اس کے حضرت زبیر بن عوام بن خویلد بن اسد کے حلیف ہوئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ عبید اللہ بن حمید بن زبیر بن حارث بن اسد کے غلام تھے انہوں نے ان کو مکاتب [1] کر دیا تھا انہوں نے اپنا بدل کتابت فتح مکہ کے دن ادا کر دیا۔ جنگ بدر میں شریک تھے۔ یہ موسیٰ بن عقبہ کا اور ابن اسحٰق کا قول ہے۔ حدیبیہ میں شریک تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے ایمان کی شہادت دی تھی اپنے اس قول میں یا ایھا الذین آمنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء۔ الآیہ (الممتحنہ:۱) ''اے ایمان والوں میرے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔''

اس سورت کے نزول کا سبب وہ ہے جو ہم سے اسماعیل بن عبید اللہ وغیرہ نے اپنی سند سے بیان کیا وہ محمد بن عیسیٰ سے نقل کرتے تھے کہ انہوں نے کہا ہمیں ابن ابی عمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سفیان نے عمرو بن دینار سے انہوں نے حسین بن محمد سے انہوں نے عبید اللہ بن ابی رافع سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے علی بن ابی طالب ﷛ سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اور زبیر بن عوام کو اور مقداد کو بھیجا فرمایا کہ جاؤ یہاں تک کہ جب (مقام) روضہ خاخ میں پہنچو تو وہاں ایک بڑھیا ملے گی اس کے پاس ایک خط ہے اس خط کو اس سے لے کر میرے پاس لے آؤ۔

چنانچہ ہم بہت تیزی کے ساتھ گھوڑوں کو دوڑاتے ہوئے چلے یہاں تک کہ اس مقام میں پہنچ گئے وہ بڑھیا ہمیں ملی ہم نے کہا کہ خط نکال اس نے کہا میرے پاس کوئی خط نہیں ہے ہم لوگوں نے کہا کہ تجھے یقیناً خط نکالنا ہوگا۔ ورنہ ہم تجھے برہنہ کریں گے۔ حضرت علی ﷛ کہتے تھے یہ سن کے اس نے اپنے جوڑے سے خط نکالا ہم وہ خط رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئے اس خط میں حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے چند مشرکین مکہ کے نام تحریر تھے۔ حاطب بن ابی بلتعہ نے انہیں نبی ﷺ کے بعض معاملات کی خبر دی تھی حضرت نے فرمایا کہ اے حاطب یہ کیا بات تھی حاطب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میرے معاملہ میں عجلت نہ فرمائیے۔ (اصل بات یہ ہے کہ) میں ایک شخص ہوں کہ قریش میں مل گیا ہوں درحقیقت قریش سے نہیں ہوں اور آپ کے ساتھ جو اور مہاجرین ہیں مکہ میں ان کی قرابتیں ہیں جن کی وجہ سے اپنے گھر والوں کی اور مال کی (جو مکہ میں ہے) حفاظت کرتے ہیں پس جبکہ ان میں میری کوئی رشتہ داری نہیں ہے تو میں نے یہ چاہا کہ میں کچھ احسان ان پر کروں جس کی وجہ سے وہ میرے اعزہ کی (جو مکہ میں ہیں) حفاظت کریں (اسی غرض سے میں نے یہ خط لکھا تھا) میں نے کفر کی وجہ سے یا اپنے دین سے پھر کر یا کفر سے راضی ہو کر یہ کام نہیں کیا۔

پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ سچ کہتے ہیں۔ حضرت عمر ﷛ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ (حکم ہو تو) اس منافق کی گردن ماردوں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (نہیں یہ غزوۂ بدر میں شریک ہو چکے ہیں اور اللہ اہل بدر کے حال سے مطلع ہے لہٰذا اس نے فرما دیا ہے اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم ''تم جو چاہو کرو میں نے تمہیں بخش دیا۔۱۲'' حضرت علی ﷛ کہتے ہیں کہ انہیں کے حق میں یہ سورت نازل ہوئی یا ایھا الذین آمنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء تلقون الیھم بالمودۃ اس حدیث کو ابو عبد الرحمٰن سلمی نے حضرت علی ﷛ سے روایت کیا ہے اس خط کا واقعہ یوں ہے کہ نبی ﷺ نے جب سال فتح مکہ میں مکہ جہاد کا ارادہ فرمایا تو اللہ سے دعا کی کہ کفار قریش کو اس کی اطلاع نہ ہونے پائے حاطب نے انہیں رسول اللہ ﷺ کے ارادہ جہاد سے خبردار کرنے کے لئے یہ خط لکھا پس اللہ نے اپنے رسول کو اس سے آگاہ کر دیا چنانچہ آپ نے حضرت علی ﷛ کو اور زبیر کو بھیجا اور اس کا یہی واقعہ ہوا

---

[1] مکاتب اس غلام کو کہتے ہیں۔ جس سے اس کا مالک یہ کہہ دے کہ تم اس قدر روپیہ مجھے دے دو تو آزاد ہو جاؤ گے یہ معاملہ بذریعہ تحریر و کتابت کے ہوا کرتا تھا۔ جو روپیہ غلام دیتا اس کو بدل کتابت کہتے تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو ہم ذکر کر چکے۔

حاطب کو رسول اللہ نے ۶ ہجری میں مقوقس شاہ اسکندریہ کے پاس بھیجا تھا (چنانچہ جب یہ اسکندریہ پہنچے تو) مقوقس نے ان کو اپنے پاس بلوایا اور کہا کہ مجھ سے اپنے صاحب کی حالت بیان کرو کیا وہ نبی نہیں ہیں حاطب کہتے تھے میں نے کہا ہاں بے شک وہ اللہ کے رسول ہیں مقوقس نے کہا پھر انہوں نے اپنی قوم پر بددعا کیوں نہ کی جب کہ ان کی قوم نے ان کو ان کے شہر سے نکالا حاطب کہتے تھے میں نے مقوقس کو یہ جواب دیا کہ عیسیٰ بن مریم کی نسبت تو آپ خود کہتے ہیں کہ وہ خدا کے رسول تھے پھر جب ان کو ان کی قوم نے سولی دینے کا ارادہ کیا تو انہوں نے کیوں نہ انہیں بددعا دی یہاں تک کہ ان کو اللہ نے آسمان پر اٹھا لیا مقوقس نے کہا تم نے اچھا جواب دیا تم حکیم ہو اور حکیم کے پاس سے آئے ہو اور مقوقس نے ان کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے لئے ہدیہ بھیجا تھا اسی ہدیہ میں ماریہ قبطیہ اور ان کی بہن سیرین بھی تھیں اور ایک لونڈی اور تھی پس ماریہ کو تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے لئے رکھ لیا اور وہی ابراہیم فرزند نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ہیں اور سیرین کو آپ نے حسان بن ثابت کے حوالہ کر دیا وہ ان کے بیٹے عبدالرحمٰن کی ماں ہیں اور دوسری لونڈی آپ نے ابوجہم بن حذیفہ عدوی کو دے دی مقوقس نے حاطب کے ہمراہ کچھ لوگ بھی کر دیئے تھے جو ان کو امن کے مقام تک پہنچا دیں۔ حاطب کی وفات ۳۰ ہجری میں ہوئی۔ حضرت عثمان نے ان کے جنازہ کی نماز پڑھائی تھی۔ اس وقت ان کی عمر پینسٹھ سال کی تھی۔ یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب حاطبی نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا حاطب سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور عمدہ لباس پہنے اور (سویرے سے) جامع مسجد جائے اور (امام کے) قریب بیٹھے تو یہ بات اس کے لئے دوسرے جمعہ تک (تمام گناہوں سے) کفارہ ہو جائے گی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۰۱۲۔ حضرت حاطبؓ بن حارث

حضرت حاطبؓ بن حارث بن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح جمحی۔ سرزمین حبش میں ان کی وفات ہوئی۔ جب یہ وہاں ہجرت کر کے گئے تھے یہ وہاں جب گئے تھے تو ان کے ہمراہ ان کی بیوی فاطمہ بنت مجلل عامریہ بھی تھیں وہیں ان سے ان کے دونوں بیٹے محمد اور حارث پیدا ہوئے۔ یہ ابوعمر کا قول ہے اور ابن مندہ نے (اس طرح) لکھا ہے حاطب بن حارث بن معمر بن حبیب انہوں نے سرزمین حبش کی طرف ہجرت کی تھی اور ان کے ساتھ ان کی بیوی فاطمہ اور ان کے دونوں بیٹے محمد اور حارث بھی تھے اور انہوں نے ابن اسحٰق سے حبش کی طرف ہجرت کرنے والوں کے نام میں حاطب بن حارث بن مغیرہ ابن حبیب بن حذافہ جمحی کا نام بھی نقل کیا ہے مگر یہ وہم ہے جو بروایت یونس بن بکیر کے ابن اسحٰق سے منقول ہے اور اسی کو ابن ہشام نے بکائی سے انہوں نے ابن اسحٰق سے صحت کے ساتھ نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ حاطب بن حارث بن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ۔ سلمہ نے بھی ابن اسحٰق سے ایسا ہی روایت کیا ہے شاید یہ وہم یونس سے ہوا ہے یا اور کسی راوی سے جو اس سند میں ہے۔ واللہ اعلم ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۰۱۳۔ حضرت حاطبؓ بن عبدالعزیٰ

حضرت حاطبؓ بن عبدالعزیٰ بن ابی قیس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوئی عبداللہ بن اجلح نے اپنے والد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے انہوں نے بشیر بن تیم وغیرہ سے ان کا تذکرہ نقل کیا ہے ان لوگوں نے کہا ہے کہ بنی عامر بن لوئیٰ میں سے حاطب ابن عبدالعزیٰ مولفتہ القلوب میں سے تھے۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۱۰۱۴۔ حضرت حاطبؓ بن عمرو بن عبد شمس

حضرت حاطبؓ بن عمرو بن عبد شمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوئیٰ۔ سہل اور سلیط اور سکران کے بھائی ہیں۔ انکا تعلق بنی عمرو سے ہے۔ رسول اللہؐ کے ارقم بن ابی الارقم کے گھر میں تشریف لے جانے سے پہلے اسلام لے آئے تھے سر زمین حبش کی طرف دونوں ہجرتیں انہوں نے کی تھیں ایک قول کے موافق حبش کی طرف ہجرت کرنے والوں میں یہ سب سے پہلے تھے۔ بدر میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک تھے۔ موسیٰ بن عقبہ نے اور ابن اسحٰق نے اور واقدی نے ان لوگوں کے نام میں جنہوں نے حبش کی طرف ہجرت کی اور غزوۂ بدر میں بھی شریک ہوئے حاطب بن عمرو کا نام لکھا ہے۔ جو بنی عامر بن لوئیٰ میں سے تھے بعض لوگ ان کو ابو حاطب بھی کہتے ہیں کنیت میں انشاء اللہ اس کا بیان ہوگا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۰۱۵۔ حضرت حاطبؓ بن عمرو بن عتیک

حضرت حاطبؓ بن عمرو بن عتیک بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ ابن اسحٰق نے شرکائے بدر میں ان کو ذکر نہیں کیا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۱۰۱۶۔ حضرت حامدؓ صائدی کوفی

حضرت حامدؓ صائدی کوفی۔ ابوالفتح ازدی نے ان کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ صحابی ہیں مگر ان کی کوئی حدیث نہیں نقل کی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ کسی اور نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اور ان کو قبیلہ ازد کی طرف منسوب کر دیا ہے۔

باب الحاء والباء

۱۰۱۷۔ حضرت حبابؓ بن جبیر

حضرت حبابؓ بن جبیر۔ بنی امیہ کے حلیف تھے۔ عرفطہ بن حباب ان کے بیٹے ہیں۔ یہ غزوۂ طائف میں نبی ﷺ کے ہمراہ شہید ہوگئے تھے۔ ابوعمر نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۱۰۱۸۔ حضرت حبابؓ بن جزء

حضرت حبابؓ بن جزء بن عمرو بن عامر بن عبد رزاح بن ظفر انصاری ظفری۔ طبری نے ان کا ذکر شرکائے بدر میں کیا ہے اور ابن شاہین نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ ابن ماکولا نے کہا ہے کہ جزء بفتح جیم و سکون زا ہے اور بعد اس کے ہمزہ ہے انہیں کی اولاد میں سے حباب بن جزء بن عمرو بن عامر انصاری ہیں وہ صحابی ہیں احد میں اور اس کے بعد کے تمام غزوات میں شریک ہوئے اور جنگ قادسیہ میں شہید ہوئے اور مصعب نے ابن قداح سے نقل کیا ہے کہ ان کا نام حباب بن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جزی ہے بضم جیم مگر پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہے۔

۱۰۱۹۔ حضرت حبابؓ بن زید

حضرت حبابؓ بن زید بن تیم بن امیہ بن بیاضہ بن خفاف بن سعید بن مرہ بن مالک بن اوس انصاری بیاضی احد میں مع اپنے بھائی حاجب بن زید کے شریک تھے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۱۰۲۰۔ حضرت حبابؓ بن عبداللہ

حضرت حبابؓ بن عبداللہ ابی بن سلول۔ ان کا نام حباب تھا اور ان کے والد کی کنیت انہیں کے نام پر تھی۔ (یعنی ابو حباب) مگر جب یہ اسلام لائے تو نبیؐ نے ان کا نام عبداللہ رکھا۔ ان کا ذکر انشاء اللہ تعالیٰ عبداللہ کے نام میں پورا کیا جائے گا۔ یہی ہیں جنہوں نے رسول اللہؐ سے اپنے باپ کے قتل کی اجازت مانگی تھی جبکہ ان سے نفاق کی باتیں ظاہر ہوئیں مگر حضرت نے ان کو اجازت نہیں دی۔ ان کا ذکر ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۱۰۲۱۔ حضرت حبابؓ بن عمرو

حضرت حبابؓ بن عمرو۔ ابوالیسر انصاری کے بھائی ہیں۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے۔ یونس بن بکیر نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے خطاب بن صالح سے انہوں نے اپنی والدہ سے انہوں نے سلامہ بنت معقل سے روایت کی ہے کہ وہ کہتی تھیں میرے چچا زمانہ جاہلیت میں آئے اور انہوں نے مجھے حباب بن عمرو کے ہاتھ فروخت کر ڈالا حباب نے مجھ سے خلوت کی چنانچہ مجھ سے ان کا بیٹا عبدالرحمٰن پیدا ہوا پھر جب حباب کی وفات ہوئی اور انہوں نے (اپنے اوپر) کچھ قرض چھوڑا تو ان کی بیوی نے مجھ سے کہا کہ اے سلامہ اب تم قرض کی بابت بیچی جاؤ گی [1] میں نے جواب دیا کہ اگر اللہ نے میرے لئے یہ مقدر کر دیا ہے تو میں اس پر صبر کروں گی پھر میں رسول اللہ کے پاس گئی اور میں نے اپنا سب حال آپ سے بیان کیا آپ نے پوچھا کہ حباب کے ترکہ کا مالک کون ہے لوگوں نے کہا ان کے بھائی ابوالیسر بن عمرو تو رسول اللہؐ نے (ابوالیسر سے) سے فرمایا کہ اسے آزاد کر دو اور جب تم سننا کہ میرے پاس کوئی غلام آیا ہے تو تم میرے پاس آنا میں اس کے عوض میں تمہیں غلام دے دوں گا۔

چنانچہ ان لوگوں نے مجھے آزاد کر دیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس غلام آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوالیسر کو بلایا اور فرمایا کہ ان غلاموں میں سے کوئی غلام اپنے بھتیجے کے لئے لے لو۔ اس حدیث کو احمد بن حنبل نے اسحٰق بن ابراہیم سے انہوں نے سلمہ بن فضل سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کیا ہے اور انہوں نے اس حدیث کو اسی طرح ذکر کیا ہے اور ان کا نام سلامہ بتایا ہے اور بعض متاخرین نے اس حدیث کو ابن اسحٰق سے نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ وہ خطاب سے روایت کرتے ہیں اور وہ اپنی والدہ سے وہ سلمہ بنت معقل سے حالانکہ ان کا نام سلامہ ہے اس میں کسی کا اختلاف نہیں۔ بعض لوگوں نے (اس صحابی کا نام بجائے حباب کے) حتات بیان کیا ہے جو اپنے مقام میں انشاء اللہ تعالیٰ بیان کیا جائے گا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

---

[1] اس وقت تک یہ حکم نازل نہ ہوا تھا کہ جس لونڈی سے اولاد پیدا ہو جائے وہ آزاد ہو جاتی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰۲۲۔ حضرت حباب رضی اللہ عنہ بن قیظی

حضرت حباب رضی اللہ عنہ بن قیظی۔ ان کی والدہ صعبہ بنت تیہان ہیں جو بہن ہیں ابوالہیثم بن تیہان کی۔ احد کے دن شہید ہوئے ابن شہاب نے کہا ہے کہ رسول اللہ ؐ کے ہمراہ جو مسلمان انصار کی شاخ بنی نبیت سے شہید ہوئے تھے ان میں حباب بن قیظی بھی تھے اور ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ یہ بنی عبدالاشہل سے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ عبدالاشہل بھی نبیت کی شاخ ہے کیونکہ نبیت لقب ہے عمرو بن مالک بن اوس کا اور عبدالاشہل بیٹے ہیں جشم بن حارث بن خزرج بن عمرو نبیت کے ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے نے خای معجمہ اور بای موحدہ کی ردیف میں کیا ہے اور امیر ابونصر نے حباب بجائے مہملہ مضمومہ کی ردیف میں لکھا ہے کہ حباب بن قیظی انصاری احد کے دن شہید ہوئے ان کی والدہ صعبہ بنت تیہان ہیں اور موافق روایت مروزی کے ابن ایوب سے اور ان کی ابن سعد سے ابن اسحٰق نے ان کا نام جناب بن قیظی جیم کے ساتھ لکھا ہے۔

۱۰۲۳۔ حضرت حباب رضی اللہ عنہ بن منذر

حضرت حباب رضی اللہ عنہ بن منذر بن جموح بن زید بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی سلمی کنیت ان کی ابوعمر اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوعمرو غزوۂ بدر میں جب یہ شریک ہوئے تو ان کی عمر تینتیس سال کی تھی۔ واقدی وغیرہ نے ایسا ہی کہا ہے اور ان سب لوگوں نے کہا ہے کہ یہ غزوۂ بدر میں شریک تھے مگر ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ بدر میں شریک تھے ان کو لوگ اہل الرای کہتے تھے۔ ہمیں عبداللہ بن احمد بن علی بغدادی نے اپنی سند سے ابن اسحٰق تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے یزید بن رومان نے عروہ بن زبیر سے روایت کر کے بیان کیا نیز ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ مجھ سے زہری نے اور محمد بن یحییٰ بن حبان نے اور عاصم بن عمر بن قتادہ نے اور عبداللہ بن ابی بکر وغیرہ ہمارے علما نے غزوۂ بدر کے واقعات میں بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ ارادہ کیا کہ قریش سے پہلے پانی پر پہنچ جائیں۔

چنانچہ جب سب سے پہلا پانی مقام بدر کا ملا اور حضرت وہاں اترے تو حباب بن منذر بن جموح نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس مقام میں جو اللہ نے آپ کو اتار دیا ہے کیا ہم کو اختیار نہیں ہے کہ یہاں سے آگے بڑھیں یا پیچھے ہٹیں یا رائے صائب اور لڑائی کے طریقے جس بات کو مقتضی ہوں اس کے کرنے کا ہمیں اختیار ہے۔ اللہ ؐ نے فرمایا ہاں رائے صائب اور لڑائی کے طریقے جس بات کو مقتضی ہو اس کے کرنے کا اختیار ہے۔

پس حباب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ اس مقام کو منزل نہ بنائیے بلکہ یہاں سے چلئے یہاں تک کہ جس قدر کنویں ہیں سب آپ کی پس پشت رہ جائیں پھر جس قدر کنوئیں ہیں سب کا پانی خشک کر دیا جائے سوا ایک کنویں کے اور اس کنویں پر ایک حوض بنوا دیجئے تا کہ ہم کافروں سے لڑیں ہمیں پانی پینے کو ملے اور ان لوگوں کو نہ ملے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اور ان کے درمیان میں فیصلہ کر دے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ تم نے عمدہ رائے بتائی پھر آپ نے ایسا ہی کیا۔ حباب تمام مشاہد میں رسول اللہ ؐ کے ہمراہ شریک تھے اور انہیں نے سقیفہ بنی ساعدہ میں جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے لوگ بیعت کرنے لگے کہا تھا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ میں اس معاملہ میں مثل جزیل محکک [1] اور عذیق مرجب [2] کے ہوں ایک خلیفہ ہم میں سے (یعنی انصار میں سے) اور ایک خلیفہ تم میں سے (یعنی مہاجرین میں سے) ہونا چاہیے۔ حباب کی وفات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہوئی۔ ان سے ابوالطفیل یعنی عامر بن واثلہ نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۰۲۴۔ حضرت حباب رضی اللہ عنہ انصاری

حضرت حباب رضی اللہ عنہ انصاری۔ سعید بن مسیب نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے مجھے خبر ملی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری مرد کا نام جو حباب تھا بدل دیا تھا اور فرمایا تھا کہ حباب ایک شیطان کا نام ہے اور ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے اور میں ان حباب کو عبداللہ بن عبداللہ بن ابی بن سلول سمجھتا ہوں۔ جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔

۱۰۲۵۔ حضرت حبان رضی اللہ عنہ

حضرت حبان رضی اللہ عنہ بفتح حاء و بای موحدح مشددہ۔ یہ حبان بیٹے ہیں منقذ بن عمرو بن عطیہ بن خنساء بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار کے انصاری ہیں' خزرجی ہیں' مازنی ہیں' صحابی ہیں۔ احد میں اور اس کے بعد کے تمام مشاہد میں شریک تھے۔ انہوں نے زینب صغریٰ بنت ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب سے نکاح کیا تھا اور ان کے بطن سے یحییٰ بن حبان اور واسع بن حبان پیدا ہوئے تھے۔ یہ دادا ہیں محمد بن یحییٰ بن حبان استاد امام مالک کے یہی ہیں جن سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب تم خرید فروخت کیا کرو تو کہہ دیا کرو کہ لاخلابتہ ان کی زبان میں کچھ ثقل تھا پس جب یہ کوئی چیز مول لیتے تو کہتے لا خیابتہ ان کو بوجہ نقصان عقل خرید فروخت میں گھاٹا ہو جاتا تھا۔ (اسی وجہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کلمہ کے کہنے کی ان کو تعلیم فرمائی تھی) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ان کی وفات ہوئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۰۲۶۔ حضرت حبان رضی اللہ عنہ بن بح

حضرت حبان رضی اللہ عنہ بن بح۔ بکسر حا اور بعض لوگ کہتے ہیں بفتح حاء مگر کسرہ زیادہ مشہور اور صحیح ہے۔ آخر میں بائے موحدہ اور نون ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں یائے تحتانیہ ہے اس کا ذکر بھی ہوگا۔ یہ حبان بیٹے ہیں بح صدائی کے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد بن کے آئے تھے اور فتح مصر میں شریک تھے ابن لہیعہ نے بکر بن سوادہ سے انہوں نے زیاد بن نعیم حضرمی سے انہوں نے حبان بن بح صدائی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں ایک سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا نماز صبح کا وقت آ گیا تو آپ نے مجھ سے فرمایا کہ اے قبیلہ صدا کے بھائی اذان دو جب میں اذان دے چکا تو حضرت بلال اقامت کہنے کو آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اذان دے وہی اقامت کہے اس روایت میں ایسا ہی ہے۔ اس روایت کو ہناد نے عبدہ اور یعلی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن انعم سے انہوں نے زیاد بن نعیم سے انہوں نے زیاد بن حارث صدائی سے روایت کیا ہے اور ایسا ہی بیان کیا ہے اور یہ مشہور بھی ہے مگر یہ حدیث بواسطہ افریقی کے

---

[1] جذیل محکک اس لکڑی کو کہتے ہیں جو خارشی اونٹ کے پاس رکھ دی جاتی ہے تا کہ وہ اس سے اپنے بدن کو کھجلائے اور عذیق مرجب رکن کو کہتے ہیں مطلب ہے کہ میں اس معاملہ کا ایک رکن ہوں۔

[2] اس لفظ کے معنی ------ نقصان نہ ہونا چاہیے چونکہ اس زمانے میں دیانت زیادہ تھی لہٰذا اس لفظ کو سن کر دوسرا شخص خود ہی نقصان دینے سے رک جاتا تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مروی ہے اور علمائے حدیث کے نزدیک ضعیف ہے۔ حبان نے نبیؐ سے ایک حدیث طویل روایت کی ہے جس میں یہ مضمون بھی ہے کہ مسلمان کے لئے امارت میں کچھ فائدہ نہیں ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ اذان کی حدیث اور امارت میں بہتری نہ ہونے کی حدیث زیاد بن حارث صدائی سے مروی ہے اور یہ بات بعید ہے کہ یہ دونوں حدیثیں قبیلہ صدا کے دو دو آدمیوں سے مروی ہوں حالانکہ قبیلہ صدائے سے نبیؐ کے حضور میں بہت کم لوگ آئے تھے یہ روایت زیادہی کی نسبت سے زیادہ مشہور ہے۔

۱۰۲۷۔ حضرت حبانؓ بن حکم سلمی

حضرت حبانؓ بن حکم سلمی۔ ان کو لوگ فرار بھی کہتے ہیں۔ فتح مکہ میں شریک تھے اور ان کے ساتھ بنی سلیم بھی تھے اور جب فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ بنی سلیم کا جھنڈا باندھا تو فرمایا کہ یہ جھنڈا کس کو دوں لوگوں نے کہا حبان بن حکم فرار کو دیجئے رسول اللہ کو فرار کہنا ناپسند ہوا اور پھر دوبارہ آپ نے ان سے پوچھا بعد اس کے آپ نے جھنڈا ان کو دے دیا اسی جھنڈے کو لے کر وہ فتح مکہ میں اور حنین میں شریک ہوئے پھر آپ نے جھنڈا ان سے لے لیا اور یزید بن اخنس کو دے دیا اور جو بنی زغب یمن سے تھے۔ یہ ایک شاخ ہے قبیلہ سلیم کی ان کا ذکر ابوعلی غسانی نے کیا ہے۔

۱۰۲۸۔ حضرت حبحابؓ ابوعقیل انصاری

حضرت حبحابؓ ابوعقیل انصاری۔ کنیت ان کی ابوعقیل انصاری۔ یہ وہی ہیں جن پر منافقوں نے طعن کیا تھا جب یہ ایک صاع چھوہارے خیرات کے لئے لائے تھے پس اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی الذین یلمزون المطوعین من المومنین فی الصدقات والذین لا یجدون الا جھدھم فیسخرون منھم۔ (التوبہ: ۷۹) الایہ سعید نے قتادہ سے اللہ عزوجل کے قول الذین یلمزون المطوعین من المومنین فی الصدقات و الذین لا یجدون الا جھدھم ”جو لوگ صدقہ دینے والے مسلمانوں پر طعن کرتے ہیں اور ان لوگوں پر جو اپنی مشقت سے روپیہ حاصل کرتے ہیں۔۱۲“ کی تفسیر میں روایت کیا ہے کہ ایک مرتبہ عبدالرحمٰن بن عوف اپنا نصف مال نبیؐ کے پاس لے آئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ یہ میرا نصف مال ہے جو میں آپ کے پاس لے آیا ہوں اور نصف اپنے بال بچوں کے لئے چھوڑ آیا ہوں نبیؐ نے فرمایا اللہ تمہیں برکت دے اس چیز میں جو تم نے دی اور جو تم نے باقی رکھ لی پس منافقوں نے ان پر طعن کیا کہ انہوں نے دکھانے سنانے کے لئے اس قدر دیا ہے پھر ایک انصاری فقرائے مسلمین میں سے جن کا نام حبحاب تھا اور کنیت ان کی ابوعقیل تھی آئے اور انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ میں نے رات بھر رسی بٹی اور وہ دو صاع کھجورے کے عوض میں بکی پس ایک صاع تو میں نے اپنے گھر والوں کے لئے رہنے دیا اور ایک صاع یہ ہے۔ منافقوں نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول ابوعقیل کے ایک صاع سے بے نیاز ہیں پس اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی استغفر لھم او لا تستغفر لھم ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۰۲۹۔ حضرت حبشیؓ بن جنادہ

حضرت حبشیؓ بن جنادہ بن نصر بن اسامہ بن حارث بن معط بن عمرو بن جندل بن مرہ بن صعصعہ۔ مرہ بھائی ہیں عامر بن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صعصعہ کے ان کی اولاد کو سلولی کہتے ہیں ان کی ماں کی طرف نسبت کرتے ہیں جن کا نام سلول بنت ذہل بن شیبان تھا۔ کنیت ان کی ابوالجنوب تھی۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے انہوں نے حجۃ الوداع میں نبیؐ کو دیکھا تھا۔ ان سے شعبی نے اور ابواسحٰق سبیعی نے روایت کی ہے۔ اسرائیل نے ابواسحٰق سے انہوں نے حبشی بن جنادہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص بے ضرورت سوال کرتا ہے وہ آگ کے انگارے کھاتا ہے۔ ہمیں ابواسحٰق یعنی ابراہیم بن محمد بن مہران فقیہ نے اور کئی آدمیوں نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ یعنی محمد بن عیسیٰ سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے علی بن سعید کندی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحیم بن سلیمان نے مجالد سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے حبشی بن جنادہ سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ سے حجۃ الوداع میں سنا آپ مقام عرفات میں تھے ایک اعرابی آپ کے پاس آیا اور اس نے آپ کی چادر کا کنارہ پکڑ لیا اور آپ سے کچھ مانگا آپ نے اسے دے دیا اور وہ چلا گیا اسی وقت سے سوال کرنا حرام ہو گیا اور رسول اللہؐ نے فرمایا کہ صدقہ مالدار کے لئے اور طاقتور کے لئے حلال نہیں ہے سوا اس شخص کے جو نہایت سخت محتاج ہو اور جو شخص لوگوں سے بغرض تجارت کے سوال کرے گا قیامت کے دن اس کے چہرے پر زخم اور جہنم کے داغ ہوں گے۔ پس اب جس کا جی چاہیے سوال کم کرے جس کا جی چاہے زیادہ کرے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۰۳۰۔ حضرت حبہؓ بن بعکک

حضرت حبہؓ بن بعکک۔ کنیت ان کی ابوالسنابل بیٹے ہیں بعکک قریشی عامری کے ابوعمر نے ایسا ہی کہا ہے اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ حبہ جن کی کنیت ابوالسنابل ہے بیٹے ہیں۔ بعکک بن حارث بن سباق بن عبدالدار بن قصی کے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام عمرو ہے ابوموسیٰ کا یہ کہنا ہے کہ قبیلہ عبدالدار سے ہیں صحیح ہے۔ ابوعمر نے بھی کنیت کے باب میں ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے جیسا ابوموسیٰ نے کیا اور کلبی نے بھی ان کو اسی طرح ذکر کیا ہے۔ یہ فتح مکہ کے نو مسلموں میں سے ہیں یہی ہیں جنہوں نے سبیعہ اسلمیہ سے ان کے شوہر کی وفات کے بعد نکاح کیا تھا۔ ہم ان کا ذکر کنیت کے باب میں انشاء اللہ تعالیٰ کریں گے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ابن ماکولا نے کہا ہے کہ ان کا نام حبہ ہے حائی مہملہ اور بائی موحدہ کے ساتھ بیٹے ہیں بعکک کے۔ ان کی کنیت ابوالسنابل ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام حنہ ہے نون کے ساتھ۔

۱۰۳۱۔ حضرت حبہؓ بن جوین

حضرت حبہؓ بن جوین بجلی ثم العرنی۔ کنیت ان کی ابوقدامہ۔ کوفہ کے رہنے والے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اصحاب سے ہیں۔ ابوالعباس بن عقدہ نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور انہوں نے یعقوب بن یوسف بن زیاد سے اور احمد بن حسین بن عبدالملک سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہمیں نصر بن مزاحم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالملک بن مسلم ملائی نے اپنے والد سے انہوں نے حبہ بن جوین عرنی بجلی سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے جب غدیر خم کا دن آیا تو نبیؐ نے دوپہر کے وقت اعلان کرایا کہ الصلوٰۃ جامعۃ وہ کہتے تھے پھر (جب سب لوگ جمع ہو گئے تو) نبیؐ نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی بعد اس کے فرمایا کہ تم لوگ جانتے ہو کہ میں تمہارا تمہاری جان سے بھی زیادہ دوست ہوں سب لوگوں نے کہا کہ ہاں پھر آپ نے فرمایا فمن کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ "میں جس کا محبوب ہوں علی بھی اس کے محبوب ہیں اے اللہ محبت رکھ اس سے جو علی سے محبت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھے اور دشمنی رکھ اس سے جو ان سے دشمنی رکھے۔'' اور آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر اٹھایا یہاں تک کہ میں نے ان کی بغل کو دیکھ لیا میں اس زمانہ میں مشرک تھا۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے کیا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ حبہ بن جوین صحابی نہیں ہیں۔ ہاں حضرت علی اور ابن مسعود کے اصحاب میں سے ہیں اور انہوں نے جو یہ کہا کہ میں اس واقعہ میں بحالت شرک موجود تھا (بالکل غلط ہے کیونکہ) نبی نے یہ قول حجۃ الوداع میں فرمایا تھا اور اس سال کسی مشرک نے حج نہیں کیا کیونکہ ۹ ہجری میں نبیؐ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو موسم حج میں بھیجا تھا اور انہیں حکم دیا تھا کہ اس امر کا اعلان کر دیں کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع ۱۰ ہجری میں کیا ہے اس وقت تمام جزیرہ عرب میں اسلام پھیل گیا تھا۔ حبہ کا نسب یہ ہے حبہ بن جوین بجلی بن عبد نہم بن مالک بن غانم بن مالک بن ہواذن بن عرینہ بن نذیر بن قسر بن عبقر بن انمار بن اراش بجلی ثم العرنی۔

۱۰۳۲۔ حضرت حبہؓ بن حابس

حضرت حبہؓ بن حابس۔ ابن ابی عاصم نے ان کا ذکر لکھا ہے اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ ان کا نام حیہ ہے یای مثناۃ کے ساتھ ہم اس کو اسی مقام میں انشاء اللہ تعالیٰ ذکر کریں گے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

۱۰۳۳۔ حضرت حبہؓ بن خالد

حضرت حبہؓ بن خالد۔ بھائی ہیں سواء بن خالد خزاعی کے۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ ان کی حدیث سلام یعنی ابو شرحبیل نے روایت کی ہے انہوں نے حبہ سے اور سواء سے جو دونوں بیٹے تھے خالد کے سنا کہ وہ دونوں کہتے تھے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے آپ کچھ عمارت بنا رہے تھے ان دونوں سے بھی آپ نے فرمایا کہ آؤ بناؤ پھر جب یہ دونوں فارغ ہوئے تو انہیں کچھ دیئے جانے کا حکم دیا بعد اس کے ان سے فرمایا کہ جب تک تمہارے سر ہل رہے ہیں (یعنی تم زندہ ہو) رزق سے مایوس نہ ہونا کیونکہ جو بچہ اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتا ہے سرخ پیدا ہوتا ہے اس کے اوپر چھلکا بھی نہیں ہوتا (یعنی اپنے ساتھ کچھ لے کے نہیں آتا) پھر اللہ عزوجل اسے رزق دیتا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۰۳۴۔ حضرت حبہؓ بن مسلم

حضرت حبہؓ بن مسلم۔ ان کا تذکرہ عبدان نے احمد بن سیار سے نقل کیا ہے وہ کہتے تھے ہمیں یوسف بن یعقوب عصفری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد المجید بن ابی داؤد نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے ابن جریج نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے حبہ بن مسلم سے نقل کر کے بیان کیا گیا کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شطرنج کھیلے وہ ملعون ہے اور جو اس کی طرف دیکھے وہ ایسا ہے جیسا سور کا گوشت کھانے والا۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۰۳۵۔ حضرت حبیبؓ بن اساف

حضرت حبیبؓ بن اساف۔ اور بعض لوگ بساف کہتے ہیں۔ انصاری ہیں بھائی ہیں بلحارث بن خزرج کے اور بعض لوگ ان کا نام خبیب خائے معجمہ کے ساتھ کہتے ہیں ان کا نسب خائے معجمہ میں بیان کیا جائے گا کیونکہ وہی نام ان کا صحیح ہے اور یہ تو بعض راویوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی تضحیف ہے۔ وہب بن جریر نے اپنے والد سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا حضرت ابو بکر حبیب بن اساف کے یہاں اترے تھے جو بھائی تھے بلحارث بن خزرج کے اور بعض لوگ کہتے ہیں نہیں بلکہ خارجہ بن زید بن ابی زہیر کے یہاں اترے تھے جو بھائی تھے بلحارث بن خزرج کے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۰۳۶۔ حضرت حبیبؓ بن اسود

حضرت حبیبؓ بن اسود نبیؐ کے صحابی ہیں انکا تذکرا ابوموسیٰ نے خبیب خائے معجمہ کی ردیف میں کیا ہے اور انہیں حبیب بھی کہا گیا ہے ان شاء اللہ اس کا ذکر ہم وہاں کریں گے۔

۱۰۳۷۔ حضرت حبیبؓ بن اسید

حضرت حبیبؓ بن اسید بن جاریہ ثقفی۔ حلیف ہیں بنی زہرہ کے جنگ یمامہ میں شہید ہوئے تھے یہ بھائی ہیں ابوبصیر کے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۱۰۳۸۔ حضرت حبیبؓ بن بدیل

حضرت حبیبؓ بن بدیل بن ورقا۔ ابوالعباس بن عقدہ وغیرہ نے صحابہ میں ان کو ذکر کیا ہے۔ ان کی حدیث زر بن جیش نے روایت کی ہے یہ کہتے تھے حضرت علیؓ (ایک روز) محل سے نکلے تو چند سواروں نے جو تلواریں لٹکائے ہوئے تھے ان کا استقبال کیا اور کہا کہ السلام علیک یا امیر المومنین السلام علیک یا مولانا ورحمتہ وبرکاۃ حضرت علی نے پوچھا کہ یہاں اصحاب نبی ﷺ سے کون کون لوگ ہیں پس بارہ آدمی کھڑے ہوگئے۔ جن میں قیس بن ثابت بن شماس اور ہاشم بن عتبہ اور حبیب بن بدیل بن وقاء بھی تھے ان لوگوں نے گواہی دی کہ ہم نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۰۳۹۔ حضرت حبیبؓ بن حارث

حضرت حبیبؓ بن حارث۔ یہ ابوالغادیہ کے ہمراہ نبیؐ کے پاس ہجرت کر کے آئے تھے۔ عاص بن عمرو طفاوی نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ابوالغادیہ اوران کی والدہ اور حبیب بن حارث یہ سب لوگ ہجرت کر کے نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور مسلمان ہوگئے تھے ابوالغادیہ کی ماں نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ مجھے کچھ نصیحت کیجئے حضرت نے فرمایا ایسی بات نہ کرو جو کان کو بری لگے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۰۴۰۔ حضرت حبیبؓ بن حباشہ

حضرت حبیبؓ بن حباشہ۔ عبدان نے بیان کیا ہے کہ یہ انصار میں سے ہیں صحابی ہیں۔ ان کی وفات نبی ﷺ کی زندگی ہی میں ہوگئی تھی ایک زخم ان کو لگ گیا تھا انہوں نے کہا ہے کہ ہم سے یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ یہ رات کو دفن کئے گئے تھے پھر نبی ﷺ تشریف لے گئے تھے اور ان کی قبر پر نماز پڑھی تھی۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ سوا ذکر وفات کے اور کوئی حال ان کا محفوظ نہیں ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے اسی طرح لکھا ہے اور کلبی نے ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے حبیب بن حباشہ بن جویریہ بن عبید

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن عثمان ابن عامر بن خطمہ ان کے جنازہ کی نماز نبی ﷺ نے پڑھائی تھی۔

۱۰۴۱۔ حضرت حبیبؓ بن حماز

حضرت حبیبؓ بن حماز۔ عبدان نے کہا ہے کہ یہ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہیں آپ کے ہمراہ کئی سفر میں شریک رہے ان کی صرف ایک حدیث مروی ہے اس کو زائدہ نے اعمش سے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے عبداللہ بن حارث سے انہوں نے حبیب بن حماز سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہم نبی ﷺ کے ہمراہ سفر میں تھے آپ کسی منزل میں فروکش ہوئے بعض لوگوں نے مدینہ جانے کی عجلت کی اور کہا کہ ہم اس کو پھر آراستہ کریں اس سے بھی زیادہ جیسا کہ پہلے تھا اور جریر نے اعمش سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا بواسطہ حبیب کے ابوذر سے مروی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ پہلی روایت مرسل ہے۔

۱۰۴۲۔ حضرت حبیبؓ بن حمامہ سلمی

حضرت حبیبؓ بن حمامہ سلمی۔ ابن مندہ وغیرہ نے مجہول لوگوں میں ان کو ذکر کیا ہے اور لوگوں نے کہا ہے کہ یہ حمامہ کے بیٹے ہیں اور عبدان نے احمد بن سیار سے روایت کی ہے کہ بعض لوگوں کا قول ہے کہ حمامہ کے بیٹے کا نام حبیب ہے۔ ان ابوزکریا یعنی ابن مندہ نے ان کو حمامہ لکھا ہے حالانکہ یہ حمامہ کے بیٹے ہیں ان کی ایک حدیث مشہور ہے اور لوگوں نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔ ابوموسیٰ نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۱۰۴۳۔ حضرت حبیبؓ بن حیان

حضرت حبیبؓ بن حیان۔ کنیت ان کی ابورمثہ۔ تیمی ہیں اور ابوعمر نے کہا ہے کہ تمیمی ہیں۔ ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ رفاعہ کہتے ہیں بعض لوگ عمارہ اور بعض لوگ خشخاش اور بعض لوگ حیان۔ رسول اللہ ﷺ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے ان سے رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کہ یہ تمہارے ساتھ کون ہے انہوں نے عرض کیا کہ یہ میرا لڑکا ہے حضرت نے فرمایا آگاہ رہو تمہارا گناہ اس پر نہ پڑے گا اور اس کا گناہ تم پر نہ پڑے گا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں ان کا ذکر آئے گا۔

۱۰۴۴۔ حضرت حبیبؓ بن خراش

حضرت حبیبؓ بن خراش بن حریث بن صامت بن کباس بن جعفر بن ثعلبہ بن یربوع بن حنظلہ بن مالک بن زید مناہ بن تمیم تمیمی حنظلی بدر میں شریک تھے اور ان کے ساتھ ان کے غلام صامت بھی تھے۔ یہ کلبی کا قول ہے انہوں نے کہا ہے کہ یہ انصار کے خاندان بنی سلمہ کے حلیف تھے۔ ابن شاہین نے ان کو ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے کیا ہے۔

۱۰۴۵۔ حضرت حبیبؓ بن خراس عصری

حضرت حبیبؓ بن خراش عصری قبیلہ عبدالقیس سے ہیں۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں ہے۔ ان کی حدیث محمد بن حبیب بن خراش عصری نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ مسلمان آپس میں بھائی ہیں ایک کو دوسرے پر کچھ فضیلت نہیں مگر بوجہ پرہیزگاری کے ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابن مندہ نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰۴۶۔ حضرت حبیبؓ بن خماشہ انصاری

حضرت حبیبؓ بن خماشہ انصاری اوسی خطمی۔ خطمہ بیٹے ہیں جشم بن مالک بن اوس کے۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے ان کی حدیث یہ ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو مقام عرفات میں فرماتے ہوئے سنا کہ عرفات سب موقف ہے سوا بطن عرنہ کے اور مزدلفہ سب موقف ہے سوا بطن محسر کے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ حبیب بن خماشہ دادا ہیں ابوجعفر یعنی عمیر بن یزید بن حبیب بن خماشہ خطمی کے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۰۴۷۔ حضرت حبیبؓ بن ربیعہ

حضرت حبیبؓ بن ربیعہ۔ بن عمرو بن عمیر ثقفی۔ جسر کے دن ابوعبید کے ساتھ شہید ہوئے۔ غسانی نے ان کو ذکر کیا ہے۔

۱۰۴۸۔ حضرت حبیبؓ بن زید تمیم

حضرت حبیبؓ بن زید بن تمیم بن اسید بن خفاف بن بیاضہ انصاری بیاضی۔ بنی بیاضہ میں سے ہیں احد میں شہید ہوئے ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ابن شاہین نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے محمد بن یزید سے انہوں نے اپنے راویوں سے نقل کر کے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۱۰۴۹۔ حضرت حبیبؓ بن زید بن عاصم

حضرت حبیبؓ بن زید بن عاصم بن کعب بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار۔ انصاری، خزرجی ثم من بنی مازن بن النجار، عقبی، ابن اسحٰق نے ان کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ نسیبہ بنت کعب یعنی ام عمارہ اور ان کے شوہر زید بن عاصم بن کعب اور ان کے دونوں بیٹے حبیب اور عبداللہ فرزندان زید بیعت عقبہ میں شریک تھے اور نیز وہ اور ان کے شوہر اور ان کے دونوں بیٹے احد میں شریک تھے۔ یہ حبیب وہی ہیں جن کو رسول اللہ ﷺ نے مسیلمہ کذاب حنفی صاحب یمامہ کے پاس بھیجا تھا مسیلمہ جب ان سے پوچھتا تھا کہ کیا تم اس بات کی شہادت دیتے ہو کہ محمد خدا کے رسول ہیں تو یہ کہتے تھے کہ ہاں اور جب وہ ان سے پوچھتا تھا کہ کیا تم اس بات کی بھی شہادت دیتے ہو کہ میں خدا کا رسول ہوں تو یہ کہتے تھے کہ میں بہرا ہوں سنتا نہیں ہوں ایسا ہی انہوں نے کئی بار کیا پس مسیلمہ نے ان کا ایک ایک عضو کاٹ ڈالا اور یہ شہید ہو گئے۔ اللہ ان سے راضی رہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابونعیم اور ابوموسیٰ نے کیا ہے۔

۱۰۵۰۔ حضرت حبیبؓ بن زید کندی

حضرت حبیبؓ بن زید کندی۔ صحابی ہیں۔ ابوالحسن عسکری وغیرہ نے ان کا ذکر صحابہ میں کیا ہے۔ ان کی حدیث ان کے بیٹے عبداللہ بن حبیب نے اپنے والد سے حبیب بن زید سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ عورت کو شوہر سے کس قدر حصہ ملتا ہے جب شوہر مر جائے تو حضرت نے فرمایا کہ چوتھائی مال بشرطیکہ شوہر کی اولاد نہ ہو اور اگر اولاد ہو تو آٹھواں حصہ اور انہوں نے نبی ﷺ سے وضو کا طریقہ بھی پوچھا تھا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰۵۱۔ حضرت حبیبؓ بن سباع

حضرت حبیبؓ بن سباع۔ اور بعض لوگ ان کو حبیب بن وہب کہتے ہیں اور بعض لوگ حبیب بن سبع کہتے ہیں۔ انصاری ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کنانی ہیں مگر پہلا ہی قول صحیح ہے۔ کنیت ان کی ابو جمعہ ہے انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں ان کا ذکر اس سے زیادہ کیا جائے گا۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے۔ ہمیں ابو یاسر یعنی عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد بن حنبل تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوالمغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اوزاعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسید بن عبدالرحمٰن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے صالح بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے ابو جمعہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ایک روز صبح کو ہم رسول اللہ ﷺ کے حضور میں گئے ہمارے ہمراہ ابو عبیدہ بن جراح بھی تھے ابو عبیدہ نے کہا کہ یارسول اللہ ﷺ کیا ہم سے بھی بہتر کوئی شخص ہے ہم اسلام لائے اور ہم نے آپ کے ہمراہ جہاد کیا اور ہم آپ پر ایمان لائے حضرت نے فرمایا ہاں (تم سے بھی بہتر لوگ ہیں) کچھ لوگ تمہارے بعد ہوں گے جو مجھ پر ایمان لائیں گے حالانکہ انہوں نے مجھے دیکھا نہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۰۵۲۔ حضرت حبیبؓ بن سعد

حضرت حبیبؓ بن سعد۔ انصار کے غلام تھے۔ موسیٰ بن عقبہ نے کہا ہے کہ یہ جنگ بدر میں شریک تھے بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ حبیب بیٹے ہیں اسود بن سعد کے اور بعض لوگ کہتے ہیں یہ حبیب بیٹے ہیں اسلم کے جو غلام تھے جشم بن خزرج کے اور ان سب نے کہا ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ کسی ایک کی بابت یہ قول ہے یا دو کی بابت۔

۱۰۵۳۔ حضرت حبیبؓ سلمی

حضرت حبیبؓ سلمی۔ والد ہیں ابو عبدالرحمٰن سلمی کے۔ کنیت ان کی ابو عبداللہ ان کے بیٹے ابو عبدالرحمٰن کا نام عبداللہ تھا زہیر نے ابواسحٰق سے انہوں نے ابو عبدالرحمٰن سلمی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ میرے والد رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ آپ کے تمام غزوات میں شریک تھے۔ ان کے بیٹے ابو عبدالرحمٰن فضلائے تابعین میں سے ہے انہوں نے حضرت عثمان اور حضرت علی اور حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۰۵۴۔ حضرت حبیبؓ بن سندر

حضرت حبیبؓ بن سندر۔ عبدان نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ کنیت ان کی ابو عبدالرحمٰن ہے۔ یہ وہی ہیں جنہوں نے اپنے غلام کو خصی کیا تھا۔ ان کا شمار اہل مصر میں ہے۔ عبدان نے ان کا نام یہی بتایا ہے یہ ابن سندر کی لفظ سے مشہور ہیں سب لوگوں نے ابن سندر کے نام میں ان کو ذکر کیا ہے اور اسی نام سے ان کی ایک حدیث بھی مشہور ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۰۵۵۔ حضرت حبیبؓ بن ضحاک جمحی

حضرت حبیبؓ بن ضحاک جمحی۔ ہمیں ابوالفضل عبداللہ بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر احمد بن علی بن بدر حلوانی نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن احمد بن عبداللہ بن بناء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفتح بن ابی الفوارس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی بن صواف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوجعفر یعنی محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں وہب بن بقیہ نے عبدالعزیز بن عبدالصمد سے انہوں نے سلمہ بن حامد سے انہوں نے حبیب بن ضحاک جمحی سے نقل کر کے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے پاس جبرئیل علیہ السلام مسکراتے ہوئے آئے میں نے پوچھا کہ کیوں مسکراتے ہو تو انہوں نے کہا میں یہ دیکھ کر مسکرایا کہ ایک رحم عرش سے لٹکا ہوا ہے اس شخص کے لئے بددعا کر رہا ہے جس نے اس کو قطع کیا ہے حضرت فرماتے تھے میں نے پوچھا کہ اس قطع کرنے والے اور اس رحم کے درمیان میں کس قدر فصل ہے۔ جبرئیل نے کہا پندرہ پشت کا ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور انہوں نے ان کو جہنمی لکھا ہے۔

۱۰۵۶۔ حضرت حبیبؓ ابوضمرہ

حضرت حبیبؓ۔ کنیت ان کی ابوضمرہ۔ ان سے ان کے بیٹے ضمرہ نے روایت کی ہے۔ یہ دادا ہیں عبدالعزیز بن ضمرہ بن حبیب کے۔ عبدالعزیز نے اپنے والد سے انہوں نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے جماعت کی نماز تنہا ایک شخص کی نماز پر پچیس درجہ زیادہ ہے اور نماز نفل کا گھر میں پڑھنا ویسی ہی فضیلت رکھتا ہے جیسے جماعت کی نماز تنہا ایک شخص کی نماز پر فضیلت رکھتی ہے۔ ان کا ذکر غسانی نے لکھا ہے۔

۱۰۵۷۔ حضرت حبیبؓ بن عمرو سلامانی

حضرت حبیبؓ بن عمرو سلامانی۔ قبیلہ قضاعہ سے ہیں اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ حبیب بیٹے ہیں فدیک بن عمرو سلامانی کے مقام جفار میں رہتے تھے۔ ابن شاہین نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ حبیب سلامانی ہیں۔ واقدی نے کہا ہے کہ ۱۰ ہجری میں قبیلہ سلامان کا وفد آیا تھا وہ سات آدمی تھے ان کے سردار حبیب سلامانی تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۰۵۸۔ حضرت حبیبؓ بن عمرو بن عمیر

حضرت حبیبؓ بن عمرو بن عمیر بن عوف بن عقدہ بن غیرہ بن عوف بن ثقیف ثقفی۔ بھائی ہیں مسعود بن عمرو کے اور بھائی ہیں ربیعہ کے جو دادا تھے امیہ بن ابی الصلت بن ربیعہ کے اور ان کے بھائیوں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی وان تبتم فلکم رؤوس اموالکم ابوصالح نے حضرت ابن عباس سے اللہ تعالیٰ کے قول یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ و ذروا ما بقی من الربا ان کنتم مومنین کی تفسیر میں روایت کیا ہے کہ یہ آیت قبیلہ ثقیف کے لوگوں کے حق میں نازل ہوئی تھی جن میں سے مسعود اور ربیعہ اور حبیب اور عبد یالیل فرزندان عمرو بن عمیر بن عوف ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور میرے نزدیک اس کے صحیح ہونے میں کلام ہے۔

۱۰۵۹۔ حضرت حبیبؓ بن عمرو

حضرت حبیبؓ بن عمرو بن محصن بن عمرو بن عتیک بن عمرو بن مبذول بن غنم بن مازن بن نجار۔ یہ یمامہ کی طرف جا رہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے (اثنائے راہ میں) مقتول ہوئے ان کا شمار شہدائے یمامہ میں ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۱۰۶۰۔ حضرت حبیبؓ بن عمرو

حضرت حبیبؓ بن عمرو۔ عبدان نے ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ ہم سے احمد بن سیار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن مغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جمعہ بن عبداللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علاء بن عبدالجبار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حماد نے ابوجعفر خطمی سے انہوں نے حبیب بن عمرو سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے نبی ﷺ سے بیعت کی تھی وہ جب کسی کو سلام کرتے تھے تو کہتے تھے السلام علیکم۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۰۶۱۔ حضرت حبیبؓ بن عمیر

حضرت حبیبؓ بن عمیر خطمی۔ ان کا ذکر بھی عبدان نے کیا ہے اور کہا ہے کہ ہمیں ابراہیم بن یعقوب سعدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالصمد بن عبدالوارث نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حماد بن سلمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوجعفر خطمی نے اپنے دادا حبیب بن عمیر سے نقل کر کے خبر دی وہ کہ انہوں نے اپنے بیٹوں کو جمع کیا اور کہا کہ اللہ سے ڈرتے رہو اور بے عقل لوگوں کے پاس نہ بیٹھو کیونکہ ان کے پاس بیٹھنا ایک مرض ہے جو شخص کم عقل کی بات برداشت کر لے گا وہ اس بردباری سے خوش ہوگا اور جو شخص کم عقل سے دوستی کرے گا وہ پشیمان ہوگا جو شخص کم عقل کی ذرا سی تکلیف پر صبر نہ کرے گا وہ اس کی بہت تکلیف پر صبر نہ کر سکے گا اور جو شخص اپنے خلاف مزاج بات پر صبر کرے گا وہ اپنی محبوب چیز کو پا جائے گا۔ پھر جب تم میں سے کوئی شخص عمدہ بات کی تعلیم اور بری بات سے روکنے کا قصد کرے تو جب تک اپنے نفس کو تکلیف پر صبر کرنے کا عادی نہ بنا لے ایسا نہ کرے اللہ عزوجل کے ثواب پر بھروسہ رکھے کیونکہ جو شخص اللہ عزوجل کے ثواب پر بھروسہ رکھتا ہے اس کو کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ حبیب بن خماشہ اور حبیب بن عمرو جو سلام والی حدیث روایت کرتے ہیں اور یہ حبیب تینوں ایک ہیں کیونکہ نسب ایک ہے اور خطمی ہیں اور راوی بھی ان سب سے ایک ہی ہے یعنی ابوجعفر کا پوتا اسی سبب سے ابوعمر نے صرف حبیب بن خماشہ کا ذکر کیا ہے اور ابوموسیٰ کے پاس حبیب بن عمرو اور حبیب بن عمیر کا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے کوئی دلیل نہیں ہے کیونکہ یہ وہی حبیب بن خماشہ ہیں ابن مندہ نے اس پر تنبیہ بھی کر دی۔ واللہ اعلم

۱۰۶۲۔ حضرت حبیبؓ العنزی

حضرت حبیبؓ عنزی والد ہیں طلق بن حبیب کے۔ عبدان نے ان کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ ان کی حدیث کی سند میں اختلاف ہے صحیح وہ ہے جو غندر نے شعبہ سے انہوں نے یونس بن خباب سے انہوں نے طلق سے انہوں نے ایک شامی شخص سے اس نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ نبی ﷺ کے حضور میں حاضر ہوئے ان کو قبض کی بیماری تھی حضرت نے انہیں حکم دیا کہ اس دعا کو پڑھیں ربنا اللہ الذی فی السماء تقدس اسمک الحدیث ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰۶۳۔ حضرت حبیبؓ بن فدیک

حضرت حبیبؓ بن فدیک۔ بعض لوگ ان کو حبیب بن فویک واو کے ساتھ کہتے ہیں اور بعض لوگ حبیب بن عمرو بن فدیک کہتے ہیں۔ سلامانی ہیں ان کی حدیث میں اختلاف ہے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد نے اجازۃً اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن ابی شیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن بشر نے عبدالعزیز بن عمر سے انہوں نے بنی سلامان بن سعد کے ایک شخص سے انہوں نے اپنی والدہ سے نقل کر کے خبر دی کہ ان کے ماموں حبیب بن فدیک نے ان سے بیان کیا کہ ان کے والد نبیؐ کے حضور میں گئے ان کی آنکھیں سفید ہوگئی تھیں دکھائی نہ دیتا تھا حضرت نے ان سے اس کا سبب پوچھا انہوں نے کہا میں ایک مرتبہ اپنا بوجھ لئے جا رہا تھا اتفاق سے میرا پیر سانپ کے انڈوں پر پڑ گیا پس میری بینائی جاتی رہی تو رسول اللہ ﷺ نے کچھ پڑھ کر ان کی آنکھوں پر دم کر دیا ان کی آنکھوں میں روشنی آ گئی حبیب کہتے تھے میں نے ان کو دیکھا کہ وہ سوئی میں دھاگا ڈال لیتے تھے حالانکہ ان کی عمر اسی برس کی تھی اور ان کی آنکھیں بدستور اسی طرح سفید تھیں اور محمد بن سہل نے اپنے والد سے انہوں نے حبیب بن عمرو سلامانی سے روایت کی ہے کہ وہ سلامان کے وفد کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے۔ حبیب ابن عمرو سلامانی کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔

۱۰۶۴۔ حضرت حبیبؓ فہری

حضرت حبیبؓ فہری۔ ابن مندہ نے حبیب فہری کو ذکر کیا ہے اور ان کا تذکرہ حبیب بن مسلمہ فہری کے علاوہ قائم کیا ہے اور انہوں نے اپنی سند سے روایت کیا ہے انہوں نے ابی عاصم اور داؤد عطار سے روایت کیا ہے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے ابی ملیکہ سے انہوں نے حبیب فہری سے روایت کیا ہے کہ وہ مدینہ میں نبیؐ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ لڑکا میرا ہاتھ اور میرا پیر ہے (یعنی اسی کے سبب سے مجھے قوت و طاقت ہے) حضرت نے حبیب سے فرمایا تو تم انہیں کے ساتھ لوٹ جاؤ کیونکہ عنقریب ان کا انتقال ہو جائے گا چنانچہ اسی سال ان کا انتقال ہو گیا۔ ابونعیم نے اس حدیث کو اکٹھا کر کے کہا ہے کہ بواسطہ ابن ابی ملیکہ کے حبیب بن مسلمہ سے مروی ہے کہ وہ نبیؐ کے حضور میں مدینہ گئے جہاد کا ارادہ رکھتے تھے ان کے والد نے انہیں مدینہ میں چھوڑ دیا پھر مسلمہ نے نبیؐ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ اس کے سوا اور کوئی میرا لڑکا نہیں ہے جو میرے مال اسباب کی حفاظت کرے اور میرے گھر والوں کی خبر گیری کرے نبیؐ نے حبیب کو مسلمہ کے ہمراہ کر دیا اور فرمایا کہ شاید اسی سال تم ان کے دیکھنے سے محروم ہو جاؤ گے۔

چنانچہ اسی سال حبیب نے جہاد کیا۔ انہوں نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے بواسطہ داؤد عطار کے بن جریج سے ان کا حصہ آ کر نقل کیا ہے اور ان کا تذکرہ علیحدہ قائم کیا ہے حالانکہ اس میں شک نہیں کہ یہ حبیب مسلمہ کے بیٹے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۰۶۵۔ حضرت حبیبؓ بن مخنف

حضرت حبیبؓ بن مخنف غامدی۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ عمری ہیں۔ ان کا شمار اہل حجاز میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے حالانکہ یہ وہم ہے۔ صحیح وہی ہے جو عبدالرزاق نے ابن جریج سے انہوں نے عبدالکریم سے انہوں نے حبیب ابن مخنف سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہ کے حضور میں عرفہ کے دن پہنچا حضرت فرمارہے تھے کہ تم جانتے ہو کہ یہ کون سا دن ہے۔ یہ نہیں معلوم کہ ان لوگوں نے کیا جواب دیا پھر رسول اللہ نے فرمایا کہ ہر شخص پر واجب ہے کہ ایک بکری رجب میں قربانی کرے اور ایک بکری عید الضحیٰ میں بعض اوقات عبدالرزاق اس حدیث کی روایت میں ان کے والد کا ذکر نہ کرتے تھے۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبدالرزاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن جریج نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے عبدالکریم نے حبیب بن مخنف سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں عرفہ کے دن رسول اللہ کے حضور میں پہنچا پھر انہوں نے ایسی ہی روایت بیان کی ہے۔ اس حدیث کو ابن عون نے ابو رملہ سے انہوں نے مخنف بن سلیم سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا میں عرفہ کے دن رسول اللہ کے حضور میں گیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۰۶۶۔ حضرت حبیبؓ بن ابی مرضیہ

حضرت حبیبؓ بن ابی مرضیہ۔ عبدان نے ان کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ میں ان کا صحابی ہونا نہیں جانتا مگر یہ حدیث ان سے اسی طرح روایت کی گئی ہے ان کی حدیث یہ ہے کہ نبی ﷺ نے خیبر میں ایک وبائی مقام میں قیام کیا خیبر کے لوگوں نے آپ سے عرض کیا کہ آپ جس مقام میں اترے ہیں یہ وبائی مقام ہے اور اگر آپ مناسب سمجھیں تو بلندی پر اٹھ چلیں ان کی آب و ہوا اچھی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۰۶۷۔ حضرت حبیبؓ بن مروان

حضرت حبیبؓ بن مروان بن عامر بن ضباری بن حجبہ بن کابیہ بن حرقوص بن مازن بن مالک بن عمرو ابن تمیم تمیمی مازنی۔ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے نبیؐ نے ان سے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے انہوں نے کہا بغیض حضرت نے فرمایا کہ تم حبیب ہو پس آپ نے ان کا نام حبیب رکھ دیا۔ ابن کلبی نے ان کو ذکر کیا ہے اور کسی نے ان کا تذکرہ نہیں کیا۔

۱۰۶۸۔ حضرت حبیبؓ بن سلمہ

حضرت حبیبؓ بن سلمہ بن مالک اکبر بن وہب بن ثعلبہ بن وائلہ بن عمرو بن شیبان بن محارب بن فہر بن مالک ابن نضر قریشی فہری کنیت ان کی ابوعبدالرحمٰن بعض لوگ ان کو حبیب دروب اور حبیب روم بھی کہتے ہیں اس وجہ سے کہ یہ رومیوں کے یہاں بہت جایا کرتے تھے اور ان سے فائدہ اٹھاتے تھے زبیر بن بکار نے کہا ہے کہ حبیب بن مسلمہ ایک شریف شخص تھے انہوں نے نبیؐ سے سنا تھا انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ واقدی نے حبیب کے صحابی ہونے سے انکار کیا ہے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جزیرہ کی حکومت ان کے متعلق کی تھی جبکہ عیاض بن غنم کو وہاں سے معزول کیا پھر آرمینیہ اور آذربائیجان بھی انہیں کے متعلق کر دیا تھا بعد اس کے ان کو معزول کر دیا تھا اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ان کو حضرت عمر نے حاکم نہیں بنایا بلکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو شام سے آذربائیجان بھیجا تھا اور سلمان بن ربیعہ باہلی کو کوفہ سے ان کی مدد کے لئے ساتھ کر دیا تھا پس کوفہ کے متعلق ان دونوں میں باہم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اختلاف ہوا ایک نے دوسرے کو دھمکایا سلمان کو لوگوں نے قتل کی دھمکی دی تو سلمان کے اصحاب نے کہا

فان تقتلوا سلمان نقتل حبیبکم وان ترحلوا نحوا بن عفان لرحل

اگر تم سلمان کو قتل کرو گے تو ہم تمہارے حبیب کو قتل کر دیں گے اور اگر تم حضرت عثمان کے پاس جاؤ گے تو ہم بھی ان کے پاس جائیں گے۔

یہ پہلا اختلاف تھا اور اہل عراق اور اہل شام کے درمیان میں واقع ہوا۔ اہل شام ان حبیب کی بہت تعریف کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ مستجاب الدعوات تھے۔ جب حضرت عثمان کا محاصرہ کیا گیا تو حضرت معاویہ نے ایک لشکر ان کی مدد کے لئے بھیجا تھا اس لشکر پر حبیب بن مسلمہ کو سردار بنایا تھا تا کہ یہ لوگ حضرت عثمان کی مدد کریں مگر جب حبیب بن مسلمہ مقام وادی قری میں پہنچے تو ان کو حضرت عثمان کی شہادت کی خبر ملی پس یہ واپس لوٹ آئے اور حضرت معاویہ کے ساتھ ان کی تمام لڑائیوں میں یعنی صفین وغیرہ میں رہے۔ انہیں حضرت معاویہ نے آرمینیہ پر حاکم بنا کے بھیجا تھا۔

چنانچہ وہیں ۴۲ ہجری میں ان کی وفات ہوئی ان کی عمر پچاس برس کی نہ تھی بعض لوگ کہتے ہیں ان کی وفات دمشق میں ہوئی۔ ابن وہب نے مکحول سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے فقہا سے پوچھا کہ کیا حبیب صحابی تھے انہوں نے اپنی لاعلمی ظاہر کی پھر میں نے ان کی قوم سے پوچھا تو انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ وہ صحابی تھے واقدی نے کہا ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو حبیب بن مسلمہ کی عمر بارہ برس کی تھی انہوں نے نبیؐ کے ہمراہ کوئی جہاد نہیں کیا اور اہل شام کہتے ہیں کہ انہوں نے آپ کے ہمراہ جہاد کیا تھا۔ ہمیں ابوالفرج بن ابی الرجاء ثقفی نے اجازۃً اپنی سند سے ابوبکر یعنی احمد بن عمرو بن ضحاک تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن عثمان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ولید بن مسلم نے سعید بن عبدالعزیز سے انہوں نے سلیمان ابن موسیٰ سے انہوں نے مکحول سے انہوں نے زیاد بن جاریہ سے انہوں نے حبیب بن مسلمہ سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے (ایک جہاد میں) جاتے وقت چوتھائی مال خیرات کیا اور لوٹتے وقت پانچواں حصہ۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۰۶۹۔ حضرت حبیبؓ بن ملہ

حضرت حبیبؓ بن ملہ۔ بھائی ہیں ربیعہ بن ملہ کے رسول اللہ ﷺ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ اسید بن ابی اناس کی حدیث میں ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۱۰۷۰۔ حضرت حبیبؓ بن وہب

حضرت حبیبؓ بن وہب۔ کنیت ان کی ابوجمعہ قاری اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام جبیب بن سباع ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں حبیب بن جنبذ۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے تو یہیں لکھا ہے اور ابونعیم اور ابوعمر نے ان کا ذکر جبیب بن سباع کے نام میں لکھا ہے اور ابن مندہ نے وہاں بھی لکھا ہے اور یہاں تو صرف ابن مندہ ہی نے لکھا ہے۔

۱۰۷۱۔ حضرت حبیبؓ بن یساف

حضرت حبیبؓ بن یساف۔ ابن شاہین نے ان کا ذکر کیا ہے اور عبدان نے کہا ہے کہ یہ ایک شخص ہیں اہل بدر میں سے قدیم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الاسلام میں ان کی کوئی روایت ذکر نہیں کی گئی صرف حضرت عمر بن خطابؓ نے کہا تھا کہ اگر تم اہل بدر میں سے نہ ہوتے تو میں تمہارے ساتھ ایسا کرتا) یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب حضرت عمرؓ نے ان کو رجم کیا۔ ابن شاہین نے ان کو حای مہملہ کے باب میں ذکر کیا ہے حالانکہ ان کا نام خای معجمہ مضمومہ کے ساتھ مشہور ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے ان کا تذکرہ خبیب کے ناموں میں سب سے پہلے کیا ہے خبیب بن اساف کے نام میں اور کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو یساف کہتے ہیں۔

۱۰۷۲۔ حضرت حبیبؓ بن ابی یسر

حضرت حبیبؓ بن ابی الیسر بن عمرو انصاری۔ صحابی ہیں۔ واقعہ حرہ میں شہید ہوئے ان کے دو بھائی تھے یزید اور عمیر یزید بھی اس واقعہ حرہ میں شہید ہوئے اور عمیر واقعہ جسر میں شہید ہوئے ان کا ذکر غسانی نے کیا ہے۔

۱۰۷۳۔ حضرت جبیؓ بن جاریہ ثقفی

حضرت جبیؓ بن جاریہ ثقفی۔ حلیف ہیں بنی زہرہ بن کلاب کے فتح مکہ کے دن اسلام لائے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ طبری کا قول ہے اور ابراہیم بن سعد نے ابن اسحٰق سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا جو لوگ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے تھے ان میں قبیلہ ثقیف سے جبی بن حارثہ بھی ہیں انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ دار قطنی نے بیان کیا ہے کہ لکھنے والے نے ان کا نام اسی طرح لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ حارثہ کے بیٹے ہیں واقدی نے بھی کہا ہے کہ جبی بن حارثہ اور طبری نے بھی ان کو اسی طرح ذکر کیا ہے اور ابو معشر نے ان کا نام یعلی بن جاریہ ثقفی بتایا ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ صحیح وہی ہے جو ابن اسحٰق نے کہا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابو عمر نے ان کے نام کو حرفوں میں ضبط نہیں کیا تا کہ پھر متغیر نہ ہوتا اور امیر ابو نصر ابن ماکولا نے ان کو ذکر کیا ہے اور حروف میں بہت اچھی طرح ان کے نام کو ضبط کیا ہے ہم اس کو ذکر کرتے ہیں تا کہ اشتباہ جاتا رہے انہوں نے کہا ہے کہ جبی بائے مشددہ مواحدہ امالہ کی ہوئی کے ساتھ ہے پھر انہوں نے اس نام کے کئی آدمیوں کو ذکر کر کے کہا ہے کہ جبی بن حارثہ حلیف ہیں بنی زہرہ کے قبیلہ ثقیف سے ہیں یہ ابن اسحٰق کا قول ہے اس کی روایت ابراہیم بن سعد نے کی ہے اور یحییٰ بن سعید اموی نے ابن اسحٰق سے ان کا نام یا کے ساتھ نقل کیا اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ حارثہ کے بیٹے ہیں اور واقدی نے بھی کہا ہے کہ ان کا نام جبی ہے مگر انہوں نے کہا ہے کہ یہ جاریہ کے بیٹے ہیں اور طبری نے کہا ہے کہ ان کا نام حی ہے حائے مہملہ مفتوحہ اور ایک یائے مشددہ کے ساتھ بیٹے ہیں جاریہ ثقفی کے فتح مکہ کے دن اسلام لائے تمام لوگوں کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ یہ ابن ماکولا کا قول ہے۔

۱۰۷۴۔ حضرت حبیشؓ اسدی

حضرت حبیشؓ اسدی۔ اسد بن خزیمہ کے اولاد سے ہیں۔ ان لوگوں میں ہیں جنہوں نے بعد وفات نبی ﷺ کے بنی اسد میں خطبہ پڑھا تھا اور انہیں اسلام پر قائم رہنے کی ترغیب دی تھی جب کہ طلیحہ (نامی ایک شخص) ظاہر ہوا اور اس نے نبوت کا دعویٰ کیا یہ ابن اسحٰق کا قول ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰۷۵۔ حضرت حبیش رضی اللہ عنہ بن خالد

حضرت حبیش رضی اللہ عنہ بن خالد بن منقذ بن ربیعہ بن اصرم بن ضبیس بن حرام بن حبشیہ بن کعب بن عمرو بعض لوگ ان کا نسب اس طرح بیان کرتے ہیں حبیش بن خالد بن حلیف بن منقذ بن ربیعہ منقذ کا ذکر نہیں کرتے یہ خزاعی ہیں کعبی ہیں۔ کنیت ان کی ابوصخر ہے اور ابو خالد ہے ان کو بعض لوگ اشعر بھی کہتے ہیں اور ابن کلبی نے کہا ہے کہ یہ حبیش اشعر ہیں اور انہوں نے انکے نسب میں کچھ بڑھا دیا ہے اور کہا ہے حبیش بن خالد بن حلیف بن منقذ بن اصرم اور ابن ماکولا نے بھی ان کی موافقت کی ہے مگر انہوں نے اشعر خالد کا لقب قرار دیا ہے اور ابراہیم بن سعد نے ابن اسحٰق سے ان کا نام خنیس خاے معجمہ اور نون کے ساتھ نقل کیا ہے مگر پہلا ہی قول صحیح ہے کنیت ان کی ابوصخر ہے یہ بھائی ہیں ام معبد کے اور ان کی حدیث کو انہیں نے روایت کیا ہے۔ ہمیں خبر دی عمر بن محمد بن معمر بغدادی وغیرہ نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے ابوالقاسم بن حصین نے ہمیں ابوطالب یعنی محمد بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر یعنی محمد بن عبداللہ بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے بشر بن انس یعنی ابوالخیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوہشام یعنی محمد بن سلیمان بن حکم بن ایوب بن سلمان بن زید بن ثابت بن یسار کعبی ربعی خزاعی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے چچا ایوب بن حکم نے بیان کیا نیز ابوبکر کہتے تھے کہ ہم سے احمد بن یوسف بن تمیم بصری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوہشام یعنی محمد بن سلمان نے قدیدی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے چچا ایوب بن حکم نے حرام بن ہشام قدیدی سے انہوں نے اپنے والد ہشام بن حبیش سے انہوں نے ان کے دادا حبیش بن خالد صحابی رسول اللہ ﷺ سے نقل کر کے بیان کیا کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر اور حضرت ابوبکر کے غلام عامر بن فہیرہ اور ان کے رہنما عبداللہ بن اریقط ہجرت کر کے مکہ سے چلے تو (اثنائے راہ میں) ان کا گزر (ام معبد خزاعیہ کے دونوں خیموں پر ہوا انہوں نے کھال کے خیمہ بنالئے تھے انہیں کے سامنے وہ بیٹھی تھیں اور مسافروں کو) پانی پلاتی تھیں اور کھانا کھلاتی تھیں حضرت ابوبکر وغیرہ نے گوشت اور کھجوریں ام معبد سے مانگے تاکہ خرید لیں مگر وہاں کچھ نہ نکلا وہ لوگ محتاج ہو گئے تھے وہاں قحط پڑ گیا تھا پھر رسول اللہ ﷺ نے خیمہ کے دراز سے ایک بکری دیکھی تو آپ نے پوچھا کہ اے ام معبد یہ بکری کیسی ہے ام معبد نے کہا کہ کمزور ہونے کے سبب سے یہ بکری گلہ سے پیچھے رہ گئی ہے حضرت نے فرمایا کہ کیا اس میں دودھ ہے ام معبد نے کہا کہ یہ بہت کمزور ہے اس میں دودھ کہاں حضرت نے فرمایا کیا تم اجازت دیتی ہو کہ میں اس بکری کا دودھ دوہوں ام معبد نے عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہو جائیں اگر آپ اس میں دودھ دیکھیں تو دوھ لیں۔

پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بکری کو منگوایا اور اس کے تھنوں پر ہاتھ پھیرا اور اللہ عزوجل کا نام لیا اور اس کی بابت دعا کی پس اس کے تھنوں میں دودھ بھر آیا اور پھول گئے آپ نے ایک برتن منگوایا جس میں سب لوگ مل کر کھاتے تھے آپ نے اس میں دودھ دوہا یہاں تک کہ دودھ اس کے اوپر تک آ گیا پھر آپ نے وہ دودھ ام معبد کو پلایا یہاں تک کہ وہ سیراب ہو گئیں پھر آپ نے اپنے اصحاب کو پلایا یہاں تک کہ وہ بھی سیراب ہو گئے پھر سب کے بعد آپ نے پیا پھر آپ نے اسی برتن میں دوبارہ دھویا یہاں تک کہ پھر وہ برتن بھر گیا بعد اس کے وہ دودھ آپ نے ام معبد کے پاس چھوڑ دیا۔ ام معبد نے اس کو بیچا اور آنحضرت ﷺ اور آپ کے ساتھ کے لوگ وہاں سے چل دیئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھوڑی دیر کے بعد ام معبد کا شوہر اپنی دبلی کمزور بکریوں کو لئے ہوئے آیا جو ایسی دبلی تھیں کہ ان کی ہڈیوں میں مغز بھی کم تھا جب ابو معبد (یعنی ام معبد کے شوہر) نے دودھ دیکھا تو تعجب سے کہا کہ اے ام معبد یہ دودھ تمہارے پاس کہاں سے آیا بکری بھی بہت دنوں کی جنی ہوئی ہے اور کوئی دوسرا دودھ والا جانور بھی گھر میں نہیں ہے ام معبد نے کہا نہیں واللہ (یہ کوئی بات نہیں ہے) بلکہ ایک مرد مبارک کا گزر ہم پر ہوا جس کا یہ حال تھا ابو معبد نے کہا کہ اے ام معبد کچھ اوصاف ان کے بیان کرو ام معبد نے کہا میں نے ایک مرد کو دیکھا جس کا حسن غالب تھا چہرہ چمکدار تھا خوش خلق تھا نہ ان کا پیٹ بڑا تھا اور نہ سر چھوٹا تھا جسم خوشبودار اور حسین تھا آنکھیں سیاہ تھیں اور پلکیں دراز تھیں اور آواز میں ایک خاص لہجہ تھا گردن لمبی تھی ڈاڑھی گھنی تھی ابرو خمدار اور دراز تھیں اگر وہ چپ ہوتے تو ان پر ایک ہیبت ہوتی تھی اور اگر وہ کلام کرتے تو ایک رونق ہوتی دور سے نہایت جمیل اور باہیبت معلوم ہوتے تھے اور قریب سے نہایت حسین اور شیریں کلام تھے باتیں بہت میٹھی ہوتی تھیں نہ کم سخن تھے اور نہ بہت باتیں کرنے والے تھے ان کی باتیں گویا موتی کی لڑیاں ہوتی تھیں میانہ قد تھے نہ دراز قامت اور نہ ایسے کہ کوئی شخص پستہ قدی کی وجہ سے ان کو حقیر سمجھے ایک درمیانی حالت تھی تین آدمی تھے تینوں میں وہی زیادہ تروتازہ اور صاحب قدر تھے ان کے کچھ رفیق تھے جو ان کے گھیرے رہتے ہیں جب وہ بات کرتے ہیں تو وہ لوگ چپ ہو کے ان کی بات سنتے ہیں اور اگر وہ کچھ حکم دیتے ہیں تو وہ لوگ فوراً اس کے حکم کی تکمیل کرتے ہیں مخدوم اور مطاع تھے ترش رو اور بے فیض نہ تھے ابو معبد نے کہا خدا کی قسم یہ وہی قریش کے شخص ہیں جن کا ذکر ہم سے مکہ میں کیا گیا تھا میں نے ارادہ کرلیا ہے کہ ان کے ساتھ رہوں گا اور یقیناً میں ایسا کروں گا اگر مجھے کوئی سبیل اس کی ملی پھر ایک بلند آواز مکہ میں ظاہر ہوئی لوگ اس آواز کو سنتے تھے مگر آواز والے کو نہ دیکھتے تھے وہ یہ کہہ رہا تھا۔

جزی اللہ رب الناس خیر جزائہ — رفیقین قالا خیمتی ام معبد
ھما نزلا ھابا لھدی واھتدت بہ — فقد فاز من امسی رفیق محمد
فیال قصی ماز وی اللہ عنکم — بہ من فعال لا یجاری وسودد
لیھن بنی کعب مقام فتاتھم — ومقعدھا للمومنین بمرصد
سلوا اختکم عن شاتھا وانائھا — فانکم ان تسالوا الشاۃ تشھد
دعاھا بشاۃ حائل فتحلبت — علیہ صریحا ضرۃ الشاۃ مزبد
فغادرھا ھنا لدیھا لحالب — یرددھا فی مصدر ثم مورد

جب حسان بن ثابت نے ان اشعار کو سنا تو انہوں نے اس ہاتف غیب کے جواب میں یہ اشعار کہے

لقد خاب قوم زال عنھم نبیھم — وقدس من یسری الیھم ویغتدی
ترحل عن قوم فضلت عقولھم — وحل علی قوم بنور مجدد
ھداھم بہ بعد الضلالہ ربھم — وارشدھم من یتبع الحق یرشد
وھل یستوی ضلال قوم تسفھوا — عمایتھم و ھادبہ کل مھتد
وقد نزلت منہ علی اھل یثرب — رکاب ھدی حلت علیھم باسعد
نبی یری مالا یری الناس حولہ — ویتلو کتاب اللہ فی کل مسجد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وان قال فی یوم مقالة غائب فتصدیقها فی الیوم اوفی ضحی الغد

یہ حبیش پھر اسلام لائے اور فتح مکہ میں رسول اللہ کے ہمراہ شریک ہوئے تھے فتح مکہ کے دن یہ اور کرز بن جابر شہید ہو گئے تھے۔ یہ دونوں خالد بن ولید کے سواروں میں تھے اور ان کے راستے کو چھوڑ کر دوسرے راستہ میں چلے تھے پس مشرک ان کو مل گئے اور انہوں نے ان کو قتل کر دیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۰۷۶۔ حضرت حبیش رض بن شریح

حضرت حبیش رض بن شریح کنیت ان کی ابوحفصہ حبشی ہیں۔ اسحق بن سوید رملی نے ان کا ذکر صحابہ میں لکھا ہے۔ اہل فلسطین سے ہیں۔ جبرین میں رہتے تھے اور موسیٰ بن سہل نے ان کا ذکر تابعین میں لکھا ہے اور یہی صحیح ہے۔ حضرت عبادہ بن صامت سے روایت کرتے ہیں ان سے علی بن ابی جملہ نے روایت کی ہے۔ حسان بن ابی معن نے ان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا (ایک مرتبہ) میں اور تیس (۳۰) صحابی یکجا تھے ان لوگوں نے اذان دی اور اقامت کہی اور میں نے انہیں نماز پڑھائی اور بعد اس کے پوری حدیث ذکر کی ہے حسان نے ان کا نام حبیش بتایا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

باب الحاء والتاء

۱۰۷۷۔ حضرت حتات رض بن عمرو انصاری

حضرت حتات رض بن عمرو انصاری۔ بھائی ہیں ابوالیسر کے ان کے نام میں دو تاے فوقانیہ ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام حباب ہے دو بائے موحدہ کے ساتھ ان کا ذکر حباب کے نام میں ہو چکا ہے۔

۱۰۷۸۔ حضرت حتات رض بن یزید

حضرت حتات رض بن یزید بن علقمہ بن حوی بن سفیان بن مجاشع بن دارم بن مالک بن حنظلہ بن مالک بن زید مناہ بن تمیم تمیمی دارمی۔ نبی ﷺ کے حضور میں بنی تمیم کے وفد میں عطارد بن حاجب اور اقرع بن حابس وغیرہما کے ساتھ آئے تھے یہ سب لوگ اسلام لائے ابن اسحق نے اور کلبی نے ان لوگوں کا ذکر کیا ہے رسول اللہ ﷺ نے ان کے اور معاویہ بن ابی سفیان کے درمیان میں مواخات کرادی تھی جب حضرت معاویہ کو خلافت حاصل ہوئی تو حتات اور جاریہ بن قدامہ اور احنف بن قیس ان کے پاس گئے۔ یہ دونوں بھی قبیلہ بنی تمیم سے تھے۔ حتات حضرت عثمان کے دوستوں میں تھے اور جاریہ اور احنف حضرت علی کے اصحاب میں سے تھے حضرت معاویہ نے ان دونوں کو حتات سے زیادہ دیا تو حتات نے ان سے کہا کہ تم نے محرق (یعنی جلا دینے والے) اور مخذل (یعنی پریشان کرنے والے) کو مجھ پر فضیلت دی حضرت معاویہ نے کہا (میں نے فضیلت نہیں دی) بلکہ میں نے ان سے ان کا دین مول لیا ہے اور تم کو اس محبت پر چھوڑ دیا ہے جو تم کو حضرت عثمان کے ساتھ ہے حتات نے کہا مجھ سے بھی میرا دین مول لے لو جلا دینے والا انہوں نے جاریہ بن قدامہ کو کہا کہ انہوں نے ابن حضرمی کو جلا دیا تھا اور پریشان کرنے والا احنف بن قیس کو کہا کہ انہوں نے حضرت عائشہ اور طلحہ اور زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے لوگوں کو پریشان کر دیا تھا بعض لوگوں کا بیان ہے کہ حتات حضرت معاویہ کے پاس گئے اور انہیں کے یہاں وفات پائی اور حضرت معاویہ اس اخوت کے سبب سے ان کے وارث ہوئے حضرت معاویہ اس زمانہ میں خلیفہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے۔ فرزدق نے اس معاملہ میں حضرت معاویہ سے مخاطب ہو کر یہ اشعار کہے تھے

ابوک وعمی یا معاوی اورثا | تراثا فیحتاز بالتراث اقاربه
فما بال میراث الحتات اکلته | ومیراث صخر جامدلک زائبه
فلو کان هذا الامر فی جاهلیة | علمت من المرا القلیل خلائبه
ولو کان فی دین سواذ اسننتم | لنا حقنا اوغص بالما شاربه
الست اعز الناس قوما واسرة | وامنعهم جارا اذا اضیم جابنه
وما ولدت بعد النبی واله | کمثلی حصان فی الرجال یقاربه
وبینی الی جنب الثریا فناء ہ | ومن دونه البدر المضیء کو اکبه
انا ابن الجبال الشم فی عدد الحصی | وعرق الثری عرقی فمن ذایحسابه

اس قصیدہ میں اس سے زیادہ اشعار ہمیں اور فخریہ اشعار میں یہ سب سے عمدہ کلام ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

باب الحاء والجیم

۱۰۷۹۔ حضرت حجاج بابلی

حضرت حجاج بابلی صحابی ہیں قواریری نے غندر سے انہوں نے شعبہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے حجاج بن حجاج باہلی کو اپنے والد سے روایت بیان کرتے ہوئے سنا وہ صحابی تھے نبی ﷺ کے ایک صحابی سے جن کا نام مجھے ابن مسعود یاد پڑتا ہے۔ وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا گرمی کی شدت جہنم کے سانس لینے سے ہوتی ہے پس جب گرمی زیادہ پڑنے لگے تو لوگو نماز ظہر کو ٹھنڈے میں پڑھو۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۱۰۸۰۔ حضرت حجاج بن حارث

حضرت حجاج بن حارث بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم قریشی سہمی۔ انہوں نے سرزمین حبش کی طرف ہجرت کی تھی اور احد کے بعد مدینہ منورہ لوٹ کر آئے تھے ان کی کوئی اولاد نہ تھی۔ یہ حقیقی بھائی ہیں سائب اور عبداللہ اور ابوقیس فرزندان حارث کے اور عبداللہ بن حذافہ بن قیس سہمی کے چچازاد بھائی ہیں عروہ بن زبیر نے اور زہری نے اور ابن اسحٰق نے بیان کیا ہے کہ حجاج بن حارث سہمی جنگ اجنادین میں شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابن مندہ نے لکھا ہے کہ یہ حجاج بیٹے ہیں قیس بن عدی کے۔

۱۰۸۱۔ حضرت حجاج بن عامر ثمالی

حضرت حجاج بن عامر ثمالی۔ ان کا شمار اہل حمص میں ہے۔ ان سے خالد بن معدان اور شرحبیل ابن مسلم نے روایت کی ہے۔ ثور نے خالد بن معدان سے انہوں نے حجاج بن عامر ثمالی سے جو اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تھے اور عبداللہ بن عامر ثمالی سے کہ وہ بھی اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تھے روایت کی ہے کہ ان دونوں نے حضرت عمر بن خطاب کے ہمراہ نماز پڑھی حضرت عمر نے سورۃ اذا السماء انشقت پڑھی اور اس میں سجدہ کیا اور شرحبیل بن مسلم نے ان سے روایت کی ہے اور یہ اصحاب نبیؐ سے تھے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے نبیؐ سے روایت کر کے بیان کیا کہ آپ فرماتے تھے کثرت سوال اور مال کے ضائع کرنے سے بچو اور مال کا دینا بہتر ہے اس کے روکنے سے روکنا بہت برا ہے اور تنگی معیشت پر خدا کو ملامت نہ کرے اور خیرات کرنے میں ابتدا اس شخص سے کرو جس کی تم عیال داری کرتے ہو۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ حجاج بن عامر ثمالی بعض لوگ ان کو حجاج بن عبداللہ ثمالی کہتے ہیں اور بعض لوگ نصری کہتے ہیں شام میں رہتے تھے۔ ان سے صرف ایک حدیث بواسطہ اہل حمص کے مروی ہے۔ ان سے شرحبیل بن مسلم نے مرفوعاً روایت کی ہے کہ کثرت سوال سے بچو الخ پس ابوعمر نے حجاج بن عامر ثمالی کو اور حجاج بن عبداللہ نصری کو ایک کر دیا ہے۔ جن کا ذکر اس کے بعد کے تذکرہ میں آئے گا اور ابونعیم نے ان دونوں کے درمیان میں فرق کیا ہے اور ان دونوں کے تذکرہ علیحدہ قائم کئے ہیں احمد بن محمد بن عیسیٰ نے بھی اپنی تاریخ میں اسی کے موافق لکھا ہے اور کہا ہے کہ حجاج بن عامر ثمالی صحابی ہیں۔ مجھے ان کے بعض اولاد کے دیکھنے والوں نے حمص میں خبر دی تھی۔ بعد اس کے حجاج بن عبداللہ ثمالی کا ذکر کیا ہے ان سے ابوسلام اسود نے روایت کی ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تھا اور آپ کے ساتھ حجۃ الوداع میں حج کیا تھا ابواحمد عسکری نے بھی اسی کے موافق لکھا ہے۔ انہوں نے کہا ہے حجاج بن عبداللہ نصری ثمالی بعض لوگ ان کو حجاج بن عامر ثمالی کہتے ہیں انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا نظر کا لگ جانا برحق ہے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور عمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۰۸۲۔ حضرت حجاجؓ بن عبداللہ نصری

حضرت حجاجؓ بن عبداللہ نصری۔ ہمیں ابوموسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن احمد بن حسن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبید بن یعیش نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن یعلی نے عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر سے روایت کر کے خبر دی نیز ابونعیم کہتے تھے ہم سے محمد بن احمد مقری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عبداللہ حضرمی نے خبر دی نیز ابونعیم کہتے تھے ہم سے ابوعمر بن حمدان نے وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن سفیان نے خبر دی ان دونوں نے کہا ہمیں ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہمیں ابواسامہ نے عبدالرحمٰن بن یزید سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مکحول نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حجاج ابن عبداللہ نصری نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ (غازیوں کو کچھ بطور) انعام دینا درست ہے رسول اللہ ﷺ نے انعام دیا ہے عبدالرحمٰن بن ابی حاتم نے ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ ابوزرعہ سے پوچھا گیا کہ یہ روایت صحیح ہے انہوں نے کہا میں اس کی وجہ نہیں جانتا ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۰۸۳۔ حضرت حجاجؓ بن علاط

حضرت حجاجؓ بن علاط بن خالد بن نویرہ بن حنثر بن ہلال بن عبید بن ظفر بن سعد بن عمرو بن تیم بن بہز بن امرالقیس بن بہثہ بن سلیم بن منصور سلمی ثم البہزی کنیت ان کی ابوکلاب اور بعض لوگ کہتے ہیں ابومحمد اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوعبداللہ مدینہ میں رہتے تھے ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے انہوں نے وہاں ایک مسجد بنائی تھی اور ایک گھر بنایا تھا وہ انہیں کے نام سے مشہور ہے یہ والد ہیں نصر بن حجاج کے جن کو حضرت عمر بن خطاب ؓ نے جلاوطن کر دیا تھا جب انہوں نے ایک عورت کو یہ شعر پڑھتے ہوئے سنا

هل من سبیل الی خمر فاشربها ام هل سبیل الی نصر بن حجاج

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا کوئی سبیل شراب ملنے کی ہے کہ میں اس کو پیوں کیا کوئی سبیل نصر بن حجاج کے ملنے کی ہے۔

نصر بن حجاج بہت حسین تھے۔ حجاج اسلام لائے اور ان کا اسلام اچھا ہوا خیبر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے ان کے اسلام کا سبب یہ ہوا کہ یہ اپنی قوم کے سواروں کے ساتھ مکہ کی طرف گئے تھے ایک خوفناک جنگل میں انہیں شام ہوگئی ان سے ان کے ساتھ والوں نے کہا کہ ابوکلاب اٹھو اور اپنی اصحاب کی حفاظت کرو چنانچہ حجاج بن علاط کھڑے ہوگئے اور اپنے اصحاب کے گرد گشت کرنے لگے ان کی پاسبانی کرتے جاتے تھے اور یہ کہتے جاتے تھے کہ میں اپنی جان کی اور اپنے ساتھیوں کے جان کی پناہ مانگتا ہوں ہر اس جن سے جو اس جنگل میں ہو یہاں تک کہ میں اور میرے ساتھی صحیح سلامت لوٹ جائیں پس انہوں نے ایک کہنے والے کو سنا کہ وہ کہہ رہا ہے **یا معشر الجن والانس ان استطعتم ان تنفذو من اقطار السموات والارض فانفذ والا تنفدون الا بسلطان** پھر جب یہ مکہ پہنچے تو انہوں نے جماعت قریش کو اس کی خبر دی ان لوگوں نے ان سے کہا کہ تم بے دین ہوگئے ہو واللہ اے ابوکلاب یہ تو اسی کلام کا ایک ٹکڑا ہے جو محمد کہا کرتے ہیں کہ ان پر نازل ہوا ہے انہوں نے کہا واللہ میں نے اس کو سنا ہے اور میرے ساتھ والوں نے سنا ہے بعد اس کے یہ اسلام لے آئے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو فتح کیا تو حجاج بن علاط نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں میرا کچھ مال ہے اور وہیں میری بیوی بھی ہے میں چاہتا ہوں کہ وہاں جاؤں تو کیا مجھے اس بات کی اجازت ہے کہ میں آپ کی کچھ برائی بیان کردوں یا کچھ کہہ دوں۔

ہمیں عبیداللہ ابن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ محمد بن اسحٰق سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا مجھ سے بعض اہل مدینہ نے بیان کیا کہ جب حجاج بن علاط سلمی اسلام لائے تو خیبر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! مکہ میں کچھ مال میرا تاجروں کے پاس ہے اور کچھ مال میری بی بی ام شیبہ بنت ابی طلحہ کے پاس ہے جو بنی عبدالدار کی بہن ہے اور میں ڈرتا ہوں کہ اگر وہ لوگ میرے اسلام سے واقف ہو جائیں گے تو میرا مال ہضم کرلیں گے پس آپ مجھے اجازت دیجئے کہ وہاں جاؤں شاید اپنا مال لے آؤں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں اجازت دی پھر انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ وہاں مجھے یہ بھی ضرورت ہے کہ کچھ کہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہو تم کو اجازت ہے۔

چنانچہ حجاج گئے وہ کہتے تھے کہ جب میں (مقام) تنیہ بیضا میں پہنچا تو وہاں قریش کے کچھ لوگ ملے جو خبروں کا تجسس کر رہے تھے جب انہوں نے مجھے دیکھا تو کہا کہ یہ حجاج ہیں ان کے پاس کچھ خبر ہوگی میں نے کہا کہ اس شخص (یعنی محمد ﷺ) کو تو بہت بڑی شکست ہوگئی تم نے سنا ہوگا اور اس کے اصحاب بھی مقتول ہوگئے اور محمد قید کر لئے گئے لوگوں نے کہا کہ ہم ان کو قتل نہ کریں گے ان کو مکہ لیجائیں گے اور وہاں سب لوگوں کے سامنے قتل کریں گے پھر ہم مکہ پہنچے تو ان لوگوں نے مکہ میں شور مچا دیا کہ یہ حجاج آئے ہیں اور خبر لائے ہیں کہ محمد قید کر لئے گئے اب صرف اس بات کا انتظار ہے کہ وہ یہاں لائے جائیں اور تم لوگوں کے سامنے قتل کئے جائیں میں نے کہا کہ تم لوگ میرا مال جمع کردو میں خیبر جانے کا ارادہ رکھتا ہوں محمد کا مال لوٹا گیا ہے اس کو مول لوں گا قبل اس کے کہ تاجر لوگ وہاں پہنچیں چنانچہ ان سب لوگوں نے اچھی طرح میرا مال جمع کر دیا اور میں نے اپنی بی بی سے بھی کہا کہ میرا مال لاؤ تاکہ میں خیبر جاؤں اور وہاں سے سستا مال خرید لاؤں اس نے بھی میرا مال مجھے دے دیا جب اس خبر کا مکہ میں بہت چرچا ہوا تو عباس میرے پاس آئے اس وقت میں ایک تاجر کے خیمہ میں کھڑا ہوا تھا وہ نہایت شکستہ خاطر اور رنجیدہ میرے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاس آ کے کھڑے ہو گئے اور انہوں نے کہا کہ اے حجاج یہ خبر کیسی ہے میں نے کہا کہ آپ ٹھہر جائیے مجھ سے خلوت میں ملیے۔ چنانچہ وہ میرے پاس آئے اور کہا کہ اے حجاج تمہارے پاس کیا خبر ہے میں نے کہا میرے پاس واللہ وہ خبر ہے جو آپ کو خوش کر دے گی میں نے واللہ آپ کے بھتیجے کو اس حال میں چھوڑا ہے کہ اللہ نے خیبر ان پر فتح کر دیا اور وہاں کے بہت سے لوگ مقتول ہوئے اور ان کے مال آپ کے بھتیجے کو اور ان کے اصحاب کو ملے اور میں نے ان کو اس حال میں چھوڑا ہے کہ انہوں نے خیبر کی شہزادی (حضرت ام المومنین صفیہ) سے نکاح کیا ہے اور میں تو مسلمان ہوں یہاں صرف اپنا مال لینے آیا ہوں پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس لوٹ جاؤں گا آپ اس خبر کو تین دن تک مخفی رکھیے گا ورنہ مجھے خوف ہے کہ میرا تعاقب کیا جائے گا بعد اس کے میں چل دیا جب تیسرا دن ہوا تو حضرت عباس نے اپنا لباس پہنا اور خوشبو لگائی بعد اس کے عصا لے کر مسجد میں گئے اور حجر اسود کو بوسہ دیا قریش کے لوگوں نے ان کو دیکھا تو کہا کہ اے ابوالفضل تم اس سخت مصیبت پر ایسی سنگ دلی کرتے ہو حضرت عباس نے کہا ہرگز نہیں خدا کی قسم خیبر فتح ہو گیا اور محمد اور ان کے اصحاب کو مل گیا اور محمد نے وہاں کی شہزادی سے نکاح کیا ہے ان لوگوں نے پوچھا کہ تم سے یہ خبر کس نے بیان کی حضرت عباس نے کہا حجاج بن علاط نے وہ تو مسلمان ہو گئے ہیں اور انہوں نے محمد کے دین کی پیروی کر لی ہے یہاں وہ صرف اپنا مال لینے آئے تھے وہ پھر وہیں لوٹ جائیں گے کفار قریش نے یہ سن کے بہت واویلا کیا) کہا کہ اے خدا کے بندو دیکھو وہ خدا کا دشمن ہمیں دھوکہ دے گیا پھر تھوڑے ہی دنوں کے بعد (فتح خیبر کی) خبر ان لوگوں کو پہنچ گئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۰۸۴۔ حضرت حجاج رضی اللہ عنہ بن عمرو

حضرت حجاج رضی اللہ عنہ بن عمرو بن غزیہ بن ثعلبہ بن خنساء بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار انصاری خزرجی ثم من بنی مازن بن النجار۔ بخاری نے کہا ہے کہ یہ صحابی ہیں ان سے عکرمہ مولی ابن عباس نے اور کثیر بن عباس وغیرہما نے روایت کی ہے۔ ہمیں اسماعیل بن عبیداللہ اور ابراہیم بن محمد اور ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ بن سورۃ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسحٰق بن منصور نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں روح بن عبادہ نے خبر دی وہ کہتے تھے حجاج بن صواف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن ابی کثیر نے عکرمہ سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے حجاج بن عمرو نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص (کسی پرند کے پر) توڑ ڈالے یا (اس کو) لنگڑا کر دے وہ احرام سے باہر ہو جاتا ہے اور اس کے اوپر دوسرا حج فرض ہوتا ہے میں نے یہ روایت ابن عباس سے اور ابوہریرہ سے بیان کی انہوں نے کہا کہ حجاج نے سچ کہا اس حدیث کو معمر نے اور معاویہ بن سلام نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے عبداللہ بن رافع سے انہوں نے حجاج ابن عمرو سے روایت کیا ہے اور بخاری نے کہا ہے کہ یہ بہت صحیح ہے ان سے کثیر بن عباس نے تہجد کی حدیث روایت کی ہے یہی ہیں جنہوں نے مروان کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے محاصرہ کے زمانے میں مارا یہاں تک کہ وہ گر پڑا تھا ان کے مولی ابوحفصہ نے ان کو اس بات پر آمادہ کیا تھا یہ اس زمانہ میں زیادہ سمجھ نہ رکھتے تھے۔ حضرت علی کے ہمراہ جنگ صفین میں شریک تھے اور لڑتے وقت لوگوں سے کہتے تھے کہ اے گروہ انصار کیا تم یہ چاہتے ہو کہ جب ہم اپنے پروردگار سے ملیں تو اس سے کہیں کہ انا اطعنا سادتنا و کبراء انا فاضلونا السبیلا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰۸۵۔ حضرت حجاج ؓ ابو قابوس

حضرت حجاج ؓ۔ کنیت ان کی ابو قابوس۔ سماک بن حرب نے قابوس بن حجاج سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر کوئی شخص میرا مال لیتا ہو تو آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ تم اس کو نصیحت کرو اور ہٹا دو۔ ابن قانع نے ایسا ہی کہا ہے کہ حالانکہ یہ وہم ہے۔ صحیح نام ان کا مخارق ہے کنیت ان کی ابو قابوس ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ مخارق کے نام میں ان کا ذکر کیا جائے گا۔

۱۰۸۶۔ حضرت حجاج ؓ بن قیس

حضرت حجاج ؓ بن قیس بن عدی سہمی۔ چچا ہیں عبداللہ بن حذافہ سہمی کے انہوں نے عبداللہ بن حذافہ اور ان کے بھائی قیس بن حذافہ کے ہمراہ حبش کی طرف ہجرت کی تھی۔ ان کی کوئی روایت معلوم نہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے اسی طرح مختصر لکھا ہے اور ابو نعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ حجاج بن حارث بن قیس قریشی اور کہا ہے کہ میں ان کو وہی حجاج سمجھتا ہوں جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے یعنی سہمی۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ نے ان کو حجاج بن حارث بن قیس سہمی کے علاوہ سمجھا ہے جن کا ذکر ہم کر چکے۔ حالانکہ یہ بلاشک وہی ہیں چونکہ ابن مندہ نے ان کے والد حارث کا ذکر نہ دیکھا لہٰذا انہوں نے ان کو اور کوئی سمجھ لیا اور ابو نعیم نے دونوں تذکروں سے ان کے والد کا ذکر حذف نہیں کیا اور دونوں تذکروں میں ابن زبیر اور زہری اور ابن اسحٰق سے ایک ہی مضمون یعنی ان کا ہجرت کرنا اور اجنادین میں شہید ہونا روایت کیا ہے۔ واللہ اعلم اس میں شک نہیں کہ ان کے والد حارث کا نام حذف ہو گیا ہے حجاج بن حارث کے نام میں اس کی بحث ہو چکی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۱۰۸۷۔ حضرت حجاج ؓ بن مالک

حضرت حجاج ؓ بن مالک بن عویمر بن ابی اسید بن رفاعہ بن ثعلبہ بن ہوازن بن اسلم بن افصی سلمی اور بعض لوگ ان کو حجاج بن عمرو اسلمی کہتے ہیں مگر پہلا ہی قول صحیح ہے یہ مدنی ہیں۔ مقام عرج میں فروکش تھے ان سے صرف ایک مختلف فیہ حدیث مروی ہے کہ سفیان بن عیینہ نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حجاج سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ حق [1] رضاعت مجھ سے کیونکر ادا ہو سکتا ہے حضرت نے فرمایا کہ ایک غلام یا ایک لونڈی کے دینے سے اور لوگوں نے سفیان کی مخالفت کی ہے۔ ہمیں عبیداللہ بن احمد بن علی وغیرہ نے خبر دی وہ اپنی سند سے ابو عیسیٰ ترمذی سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حاتم بن اسماعیل نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حجاج بن حجاج اسلمی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے انہوں نے رسول اللہ سے پوچھا پھر انہوں نے اسی حدیث کو ذکر کیا۔

---

[1] اہل عرب کا دستور تھا کہ جب بچہ کا دودھ چھڑاتے تھے تو مرضعہ کو اس کی مقررہ اجرت کے علاوہ بھی کچھ دیتے تھے تاکہ اس کا حق ادا ہو جائے اسی کے متعلق انہوں نے پوچھا کہ کیا چیز دینا چاہیے جس میں پوری طرح حق ادا ہو جائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس انہوں نے عروہ اور حجاج اسلمی کے درمیان میں حجاج ابن حجاج کو بڑھا دیا ہے۔ ہمیں ابو احمد عبدالوہاب بن علی بن سکینہ نے اپنی سند سے ابوداؤد یعنی سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن محمد نفیلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابومعاویہ نے خبر دی نیز ابوداؤد کہتے تھے کہ ہم سے ابن علاء نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابن ادریس نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حجاج بن حجاج سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ حق رضاعت مجھ سے کیونکر ادا ہو سکتا ہے آپ نے فرمایا ایک غلام یا ایک لونڈی کے دینے سے۔ نفیلی نے بھی حجاج بن حجاج اسلمی کہا ہے یہ الفاظ انہیں کے تھے۔ معمر اور ثوری اور ابن جریج اور لیث بن سعد اور عبداللہ بن نمیر اور یحیٰی قطان وغیرہم نے بھی حاتم بن اسماعیل کی موافقت کی ہے انہوں نے سند میں حجاج بن حجاج کا ذکر کیا ہے۔ اور ابن عیینہ کی حدیث غلط ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۰۸۸۔ حضرت حجاجؓ بن مسعود

حضرت حجاجؓ بن مسعود۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ وہم ہے اور انہوں نے بواسطہ ابوداؤد طیالسی کے شعبہ سے انہوں نے حجاج بن حجاج اسلمی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے نبی ﷺ کے ایک صحابی سے جن کو میں حجاج بن مسعود سمجھتا ہوں روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جب گرمی زیادہ پڑنے لگے تو نماز ٹھنڈک میں پڑھو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کے سانس سے پیدا ہوتی ہے۔ اس کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ ہمیں ابویاسر یعنی عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ ابن احمد بن حنبل تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن جعفر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شعبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے حجاج بن حجاج سے سنا وہ ان لوگوں کے امام تھے اپنے والد سے نقل کرتے تھے ان کے والد نے رسول اللہؐ کے ہمراہ حج کیا تھا وہ نبیؐ کے ایک صحابی سے نقل کرتے تھے حجاج کہتے تھے میں ان صحابی کا نام عبداللہ سمجھتا ہوں وہ نبیؐ سے روایت کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا گرمی کی شدت جہنم کے سانس لینے سے پیدا ہوتی ہے الی آخر الحدیث اور اس حدیث کو ابوداؤد طیالسی نے شعبہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا میں ان کو ابن مسعود سمجھتا ہوں اور قواریری نے محمد بن جعفر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں ان کو عبداللہ بن مسعود سمجھتا ہوں۔

میں کہتا ہوں کہ ابونعیم نے ابوعبداللہ بن مندہ کے حق میں انصاف نہیں کیا کیونکہ ابن مندہ نے حجاج بن مسعود کا تذکرہ لکھ کے کہا ہے کہ یہ وہم ہے اور صحیح وہ ہے جو اس کے بعد مذکور ہوگا اور انہوں نے قواریری کی حدیث ذکر کر دی ہے پس ان پر کوئی اعتراض باقی نہ رہا ابن مندہ نے اس بات میں شک نہیں کیا کہ حجاج بن مسعود کی صرف ایک روایت ہے اور اس حدیث کو انہوں نے صرف اس واسطے پیش کیا ہے کہ اس میں حجاج بن حجاج نے اپنے والد کو صحابی بتایا ہے اور اس تذکرہ میں کہا ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کے ہمراہ حج کیا تھا پس اس لئے انہوں نے اس حدیث کو پیش کیا ورنہ نفس حدیث سے کچھ مطلب نہیں ہے اور جو ان کو یہ خیال ہوا کہ لوگ اس کو وہم سمجھیں گے لہٰذا انہوں نے کہہ دیا کہ یہ وہم ہے ابن مندہ نے اس حدیث کے دو ترجمے لکھے ہیں ایک یہ ہے اور دوسرا حجاج باہلی کا ہے اس میں ابونعیم نے ابن مندہ پر اعتراض کیا ہے کہ یہ دونوں ایک ہیں۔ واللہ اعلم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰۸۹۔ حضرت حجاج رضی اللہ عنہ بن منبہ

حضرت حجاج رضی اللہ عنہ بن منبہ بن حجاج بن حذیفہ بن عامر سہمی۔ ابن قانع نے اپنی سند سے ابراہیم بن منبہ بن حجاج سہمی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کو تم دیکھو کہ ابوبکر و عمر کا ذکر بری طرح کر رہا ہے تو سمجھ لو کہ وہ دین اسلام کے سوا اور کسی دین کو چاہتا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعلی غسانی نے لکھا ہے۔

۱۰۹۰۔ حضرت حجر رضی اللہ عنہ بن ربیعہ

حضرت حجر رضی اللہ عنہ بن ربیعہ بن وائل۔ والد ہیں وائل بن حجر حضرمی کے ان سے صرف ایک حدیث مروی ہے اس میں اعتراض ہے ہشیم نے عبدالجبار بن وائل بن حجر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیشانی اور ناک کے بل سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ابوعمر نے کہا ہے کہ اگر یہ قول وہم نہیں ہے تو یہ حجر صحابی ہیں اور اگر یہ قول غلط ہے تو یہ حدیث ان کے بیٹے وائل کی ہوگی ان کے صحابی ہونے میں اختلاف نہیں ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ اس حدیث میں ان کے دادا کا ذکر وہم ہے اور غلط ہے یہ حدیث وائل اور ان کے بیٹے کی حدیث کی روایت سے مشہور ہے۔ واللہ اعلم

۱۰۹۱۔ حضرت حجر رضی اللہ عنہ ابوعبداللہ

حضرت حجر رضی اللہ عنہ۔ کنیت ان کی ابوعبداللہ۔ ان سے ان کے بیٹے عبداللہ نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے (ایک مرتبہ) نماز پڑھی (تو تسبیحات وغیرہ میں نے بلند آواز سے کہیں) آپ نے فرمایا کہ اے حجر اللہ کو سناؤ اور مجھے نہ سناؤ۔ غسانی نے ابن قانع سے ان کا تذکرہ نقل کیا ہے۔

۱۰۹۲۔ حضرت حجر رضی اللہ عنہ عدوی

حضرت حجر رضی اللہ عنہ عدوی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ انہوں نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ ترمذی سے انہوں نے قاسم ابن دینار سے انہوں نے اسحٰق بن منصور سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے حجاج بن دینار سے انہوں نے حکم بن جحل سے انہوں نے حجر عدوی سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ ہم نے عباس کی زکوٰۃ لے لی۔ میں کہتا ہوں کہ ابوعیسیٰ نے اپنی کتاب جامع میں اسی سند سے جس کو ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے اس حدیث کو روایت کیا ہے اور اس میں اس قدر بات زیادہ ہے کہ حجر عدوی نے حضرت علی سے روایت کی اور ترمذی نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے سعید بن منصور سے انہوں نے اسماعیل بن زکریا سے انہوں نے حجاج بن دینار سے انہوں نے حکم بن عتیبہ سے انہوں نے حجیہ بن عدی سے انہوں نے حضرت علی سے روایت کی ہے کہ حضرت عباس نے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی کہ میرا صدقہ قبل از وقت لے لیا جائے حضرت نے انہیں اس کی اجازت دے دی ابوعیسیٰ نے کہا ہے کہ اسماعیل بن زکریا کی حدیث جو حجاج سے مروی ہے میرے نزدیک صحیح ہے اس حدیث سے جو اسرائیل نے حجاج بن دینار سے روایت کی ہے۔ واللہ اعلم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰۹۳۔ حضرت حجرؓ بن عدی

حضرت حجرؓ بن عدی بن معاویہ بن جبلہ بن عدی بن ربیعہ بن معاویہ اکرمین بن حارث بن معاویہ بن نور بن مرتع بن معاویہ بن کندہ کندی۔ یہ حجر الخیر کے نام سے مشہور ہیں۔ بیٹے ہیں ادبر کے ان کے والد عدی کو ادبر اس سبب سے کہتے ہیں کہ وہ ایک مرتبہ بھاگے جارہے تھے ان کے سر میں کسی نے نیزہ مار دیا تھا اسی وجہ سے ان کو لوگ ادبر کہنے لگے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں یہ اور ان کے بھائی ہانی حاضر ہوئے تھے اور جنگ قادسیہ میں شریک تھے۔ فضلائے صحابہ میں تھے۔ جنگ صفین میں قبیلہ کندہ کے سپہ سالار تھے اور نہروان میں لشکر کے میسرہ پر تھے اور جنگ جمل میں بھی حضرت علی کے ساتھ تھے مشاہیر صحابہ سے ہیں۔ جب زیاد عراق کا حاکم ہوا اور اس نے سختی اور بدچلنی شروع کی تو حجر نے اس کی بیعت واپس کر دی اور حضرت معاویہ کی بیعت انہوں نے واپس نہ کی تھی۔ شیعان [1] علی رضی اللہ عنہ کی ایک جماعت ان کی پیرو ہوگئی ایک دن تاخیر نماز کی بابت انہوں نے اور ان کے اصحاب نے زیاد پر طعن وتشنیع کی تو زیاد نے ان کی شکایت حضرت معاویہ کو لکھ بھیجی حضرت معاویہ نے لکھا کہ ان کو معہ ان کے اصحاب کے میرے پاس بھیج دو۔

چنانچہ زیاد نے سب لوگوں کو وائل بن حجر حضرمی کے ساتھ بھیج دیا ان کے ساتھ بڑی جماعت تھی جب یہ مقام مرج عذرا میں پہنچے تو انہوں نے کہا کہ میں پہلا مسلمان ہوں جو اس مقام میں تکبیر کہتا ہوں پھر یہ اور ان کے اصحاب عذرا نامی قریہ میں جو دمشق کے پاس ہے اترے حضرت معاویہ نے ان سب کے قتل کا حکم دیا مگر حضرت معاویہ کے اصحاب نے بعض لوگوں کی سفارش کی وہ چھوڑ دیئے گئے اور حجر اور ان کے ساتھ چھ آدمی قتل کر دیئے گئے اور چھ آدمی چھوڑ دیئے گئے جب لوگوں نے ان کے قتل کا ارادہ کیا تو انہوں نے دو رکعت نماز پڑھی بعد اس کے کہا کہ اگر تم میری طرف کسی ایسی بات کا گمان نہ کرتے جو مجھ میں نہیں ہے (یعنی بزدلی کا) تو بے شک میں ان دونوں رکعتوں کو طول دیتا بعد اس کے انہوں نے کہا کہ میرے ہتھیار نہ اتارنا اور میرے خون کو نہ دھونا میں (قیامت کے دن) معاویہ سے اسی حال میں ملوں گا جب حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حجر کے ساتھ زیاد کی اس بدسلوکی کی خبر ملی تو انہوں نے عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام کو حضرت معاویہ کے پاس بھیجا کہ خدا کے لئے حجر اور ان کے اصحاب کی بے حرمتی نہ کرنا مگر عبدالرحمٰن ایسے وقت میں پہنچے کہ وہ قتل ہو چکے تھے۔

تو عبدالرحمٰن نے حضرت معاویہ سے کہا کہ ابوسفیان تو حجر اور ان کے اصحاب کے ساتھ بہت بردباری کیا کرتے تھے یہ بات تم میں کیوں نہ ہوئی تم نے ان کو قید کیوں نہ کر دیا یا کسی وبائی مقام میں کیوں نہ بھیج دیا حضرت معاویہ نے کہا اس وقت میری قوم میں تمہارے ایسے (نیک مشورہ دینے والے) لوگ نہ تھے عبدالرحمٰن نے کہا خدا کی قسم اب اہل عرب نہ تم کو حلیم سمجھیں گے اور نہ صاحب عقل تم نے ایسے لوگوں کو قتل کر دیا جو مسلمان تھے اور تمہارے پاس قید کر کے بھیجے گئے تھے حضرت معاویہ نے کہا میں کیا کرتا زیاد نے مجھے ان کے بہت سخت حالات لکھے تھے اور لکھا تھا کہ یہ لوگ ایسا رخنہ ڈالنا چاہتے ہیں جو پھر بند نہ ہو سکے گا۔ جب حضرت معاویہ مدینہ میں آئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئے حضرت عائشہ نے سب سے پہلے حجر کے قتل کے متعلق ان سے طویل گفتگو کی حضرت معاویہ نے کہا کہ میرا اور حجر کا معاملہ چھوڑ دیجئے یہاں تک کہ ہم دونوں اپنے پروردگار کے یہاں ملیں۔ نافع کہتے

---

[1] شیعان علی سے وہ لوگ مراد ہیں جو حضرت علی مرتضیٰ کے ساتھ رہتے تھے فرقہ روافض۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے کہ حضرت ابن عمر بازار میں تھے جب ان کو حجر کی وفات کی خبر ملی تو ان سے صبر نہ ہو سکا اٹھ کھڑے ہوئے اور رونے کی آواز ان سے بلند ہوگئی۔ محمد بن سیرین سے قتل کے دو رکعت نماز پڑھنے کا مسئلہ پوچھا گیا انہوں نے کہا ان دونوں رکعتوں کو حجر اور خبیب نے پڑھا ہے اور یہ دونوں بڑے فاضل تھے۔ حسن (بصری) حجر اور ان کے اصحاب کے قتل کو بڑا حادثہ سمجھتے تھے۔

ربیع بن زیاد حارثی کو جو حضرت معاویہ کی طرف سے خراسان کے حاکم تھے حجر کے قتل کی خبر پہنچی تو انہوں نے اللہ سے دعا کی کہ اے اللہ ربیع کے لئے اگر تیرے پاس بھلائی ہو تو اسے اپنی طرف اٹھا لے اور جلدی کر چنانچہ وہ اس مقام سے ہٹنے نہیں پائے کہ ان کی وفات ہوگئی۔ حجر کا وظیفہ دو ہزار پانچ سو تھا ان کا قتل ۵۱ ہجری میں ہوا ان کی قبر مقام عذرا میں مشہور ہے۔ مستجاب الدعوت تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۰۹۴۔ حضرت حجرؓ بن عنبس

حضرت حجرؓ بن عنبس۔ بعض لوگ ان کو ابن قیس کہتے ہیں کنیت ان کی ابوالعنبس ہے کوفی ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں ان کی کنیت ابوالسکن ہے انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا اور اسی زمانہ میں انہوں نے (ایک مرتبہ) خون پیا تھا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا نہیں مگر آپ کی زندگی ہی میں آپ پر ایمان لے آئے تھے۔ ان کی روایت حضرت علی بن ابی طالب اور وائل بن حجر سے ہے۔ حضرت علی کے ہمراہ جنگ جمل اور صفین میں شریک تھے۔ ان سے موسیٰ بن قیس حضرمی نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے کہ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبیؐ سے حضرت فاطمہ کی خواستگاری کی مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (منظور نہیں کیا اور حضرت علی سے) فرمایا کہ اے علی کیا تم اس کو منظور کرتے ہو۔ اس حدیث کو عبداللہ بن داؤد حربی نے موسیٰ بن قیس سے روایت کیا ہے انہوں نے ان کا نام حجر بن قیس بتایا ہے اور اتنی بات زیادہ روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا اے علی کیا تم اس کو منظور کرتے ہو) بشرطیکہ فاطمہ سے عمدہ معاشرت کرو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۰۹۵۔ حضرت حجرؓ والد مخشی

حضرت حجرؓ والد مخشی۔ یہ والد ہیں مخشی کے۔ عبدان نے ان کو اسی طرح ذکر کیا ہے حالانکہ ان کا نام حجیر ہے اور اسی نام میں لوگوں نے ان کا ذکر لکھا ہے ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۱۰۹۶۔ حضرت حجرؓ بن نعمان

حضرت حجرؓ بن نعمان بن عمرو بن عرفجہ بن عاتک بن امرالقیس بن ذہل بن معاویہ بن حارث اکبر۔ نبیؐ کے حضور میں وفد بن کے آئے تھے اور اسلام لائے۔ انکے بیٹے صلت بن حجر کا وظیفہ دو ہزار پانچ سو تھا۔ یہ ابن شاہین کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۰۹۷۔ حضرت حجرؓ بن یزید

حضرت حجرؓ بن یزید بن سلمہ بن مرہ بن حجر بن عدی بن ربیعہ بن معاویہ اکرمین کندی۔ ان کو لوگ حجر شر کہتے ہیں اس سبب سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ یہ (پہلے) بہت شریر تھے اور حجر بن عدی ادبر کو حجر الخیر کہتے تھے یہی ان دونوں کے درمیان میں ما بہ الامتیاز ہے۔ نبی ﷺ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے تحکیم کے گواہوں میں ایک یہ بھی تھے حضرت علی کی طرف تھے۔ حضرت معاویہ نے انہیں آرمینیہ کا حاکم بنایا تھا۔ ان کے بیٹے عائذ شریف تھے انہوں نے عبدالرحمٰن بن محمد بن اشعث کو طمانچہ مارا تھا۔ قبیلہ کندہ کو تو اس پر غصہ نہیں آیا مگر قبیلہ ہمدان کے لوگ اس پر بگڑے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے ابن شاہین سے نقل کیا ہے۔ کلبی نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔

۱۰۹۸۔ حضرت جحنؓ

حضرت جحنؓ۔ آخر میں نون ہے۔ بیٹے ہیں مرقع بن سعد بن عبدالحارث بن حارث بن عبدالحارث ازدی غامدی کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور اسلام لائے تھے یہ ہشام کلبی کا قول ہے۔

۱۰۹۹۔ حضرت جحیرؓ بن ابی اہاب

حضرت جحیرؓ بن ابی اہاب۔ بضم حاء۔ تصغیر ہے حجر کی۔ یہ جحیر بیٹے ہیں ابواہاب تمیمی کے حلیف ہیں بنی نوفل کے صحابی ہیں۔ ان سے ان کی لونڈی ماریہ نے زید بن عمرو بن نفیل کا قصہ نقل کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۱۱۰۰۔ حضرت جحیرؓ بن بیان

حضرت جحیرؓ بن بیان۔ ان کا شمار اہل عراق میں ہے۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ صحابہ میں ان کا ذکر کیا گیا ہے مگر صحیح نہیں ہے ان سے ابوقزعہ نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ نے (ایک مرتبہ) یہ آیت پڑھی ولا یحسبن الذین یبخلون بما اتاھم اللہ من فضلہ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۱۰۱۔ حضرت جحیرؓ بن ابی جحیر

حضرت جحیرؓ بن ابی جحیر۔ کنیت ان کی ابومخشی ہلالی ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں حنفی ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں ربیعہ بن نزار کے خاندان سے ہیں ان سے ان کے بیٹے مخشی نے روایت کی ہے کہ انہوں نے حجۃ الوداع میں نبی ﷺ کو خطبہ پڑھتے دیکھا آپ فرمارہے تھے کہ تم لوگوں کے خون اور آبروئیں (آپس میں ہمیشہ کے لئے) اسی طرح حرام ہیں جس طرح آج کے دن اس مہینے میں اس شہر میں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۱۰۲۔ حضرت جحیرہؓ

حضرت جحیرہؓ۔ بزیادت ہا۔ کنیت ان کی ابویزید۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ ان سے ان کے بیٹے یزید نے روایت کی ہے کہ ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں حسن بن سفیان وغیرہ نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ یزید ابن جحیرہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو نعمتیں ہیں جن میں بہت سے لوگ فائدہ نہیں حاصل کرتے صحت اور فارغ البالی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ